تاریخ طبری

www.KitaboSunnat.com

حصہ ہشتم

ہارون الرشید اور اس کے جانشین

تصنیف: ابی جعفر محمد بن جریر طبری

مترجمہ: سید محمد ابراہیم۔ ایم۔ اے

نفیس اکیڈمی ○ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب.....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تاریخ طبری

حصہ ہشتم

ہارون الرشید اور اس کے جانشین

۱۷۱ھ تا ۲۳۱ھ

خلیفہ ہارون الرشید تا خلیفہ الواثق باللہ

خلافت عباسیہ کے تمدن آفریں اور درخشاں عہد کی مکمل تاریخ

ترجمہ

سید محمد ابراہیم ایم اے (ندوی)

مصنف

ابی جعفر محمد بن جریر الطبری (المتوفی ۳۱۰ھ)

ترتیب وتبویب

شبیر حسین قریشی ایم اے

المکتبۃ الرحمانیۃ

۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

نمبر .....

نفیس اکیڈمی

بلاسس اسٹریٹ ——— کراچی نمبر ۱

قیمت ۳۵ روپے مجلد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2
953
ط ب ر ی

تاریخ الامم والملوک

مصنفہ علامہ ابن جریر الطبری کے حصہ ہشتم کا اردو ترجمہ

جملہ حقوق اشاعت وطباعت تصحیح وترتیب وتبویب
بحق

چوہدری اقبال سلیم گاہندری

مالک

نفیس اکیڈیمی و مسعود پبلشنگ ہاؤس

بلدیس اسٹریٹ کراچی، محفوظ ہیں

بہ اہتمام _____ خالد اقبال گاہندری

اشاعت اول نفیس اکیڈمی۔ ستمبر ۱۹۶۸ء

برانچ آفس _____ اسٹریچن روڈ کراچی

ٹیلیفون _____ ۵۱۳۳۰۳

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹-۰۰ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 01387

مطبوعہ
ایجوکیشنل پریس کراچی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

خلافتِ عباسیہ کا درخشاں عہد

از

محمد اقبال سلیم گاھندی

تاریخ ابو جعفر طبری المتوفی ۳۱۰ھ کو جو مقام اسلامی تاریخ کی کتابوں میں حاصل ہے وہ ہر صاحب علم پر روشن ہے۔ یہ تاریخ قدیم ماخذوں میں سے سب سے بڑا ماخذ ہے اور سب سے زیادہ مفصل تاریخ ہے۔ اس سے پہلے کی جو تاریخیں مثلاً تاریخ یعقوبی وغیرہ ملتی ہیں بہت ہی مختصر اور تفصیلات سے بڑی حد تک خالی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ طبری کے بعد آنے والے تمام مورخین نے اس کو بطور ماخذ و حوالہ استعمال کیا ہے اس کا اردو ترجمہ بہت دن ہوئے کہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن سے سرکاری انتظام و اہتمام کے ساتھ شائع ہوا تھا۔ لیکن اب بہت ہی نایاب ہو گیا تھا۔ ہم نے یہ ایک بہت بڑی مہم شروع کی کہ اس ضخیم اور عظیم الشان کتاب کو پھر سے مرتب کر کے اور فہرستوں اور عنوانوں کے اضافہ کے ساتھ شائع کرنا شروع کر دیا اور جو حصے کسی مصلحت کے تحت جامعہ عثمانیہ نے شائع نہیں کئے تھے اس کا ترجمہ کرا کر شائع کیا اس طرح تاریخ طبری مکمل پیش کی جا رہی ہے۔

یہ ایک بہت بڑی مہم تھی اور کاغذ کی اس ہوش ربا گرانی میں تو یہ مہم واقعتاً جوئے شیر لانے کے برابر ہو گئی ہے۔ لیکن شکر ہے خدائے بزرگ و برتر کا کہ اس نے یہ کام ہم سے تقریباً تکمیل تک پہنچا دیا۔ یہ حصہ ہشتم پیش ہے اور مابقی نہم و دہم بھی تیار ہو گئے ہیں۔ ہم نے ترتیب نو میں اس کتاب کو دس جلدوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ پوری کتاب دس حصوں میں انشاء اللہ مکمل ہو جائے گی۔

تاریخ طبری کا جو حصہ اس وقت آپ کے سامنے پیش ہے وہ ترتیب نو میں آٹھواں حصہ ہے جو خلیفہ ہارون الرشید اور اس کے جانشین خلفاء امین الرشید، مامون الرشید، المعتصم باللہ اور خلیفہ الواثق باللہ کے عہد تک کی تاریخ پر مشتمل ہے۔ نہایت تفصیل کے ساتھ اس دور کے حوادث و واقعات اس میں موجود ہیں۔

یہ زمانہ خلافت عباسیہ کا سب سے درخشاں دور ہے۔ حتیٰ کہ مشہور کتاب الف لیلہ و لیلہ میں جو اس کے بہت بعد کے زمانہ کی تالیف ہے فرضی قصے اور کہانیوں کی شکل میں اس دور کے بہت سے افسانے خوشحالی فارغ البالی اور تمدن آفرینی کے نمونے دکھاتے ہیں اور اس دور کو تمدن آفریں دور کہا جاتا ہے۔ مختلف علوم و فنون کی کتابوں کے ترجمے، سریانی، یونانی، فارسی اور سنسکرت زبانوں سے عربی میں کئے گئے۔ بہت سی صنعتیں اس دور میں پیدا ہوئیں اعلیٰ قسم کی عمارتیں تعمیر ہوئیں۔ مدارس قائم ہوئے۔ غرض یہ کہ اسی دور میں عباسیوں کے دار الخلافہ خلیفہ المنصور کے بنا کردہ شہر بغداد کو یہ مقام حاصل ہوا کہ اس وقت کی دنیا میں یہ شہر سب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑا اب سے زیادہ متمدن اور حقیقی معنوں میں رشک بلاد جہاں" تھا۔ یہاں ہر فن کے ماہر موجود تھے۔ بہتر سے بہتر صناع یہاں بستے تھے۔ محدث و مفسر تھے تو بے مثال اور فقیہ و قاضی تھے تو لاثانی۔ یہی نہیں بلکہ ابن النديم موصلی جیسا گویا۔ اور ابو نواس جیسا شاعر بھی اسی دور میں تھے اور خاص شہر بغداد ہی میں رہتے تھے۔

غرض یہ کہ یہ دور عجیب دور تھا، اتنا اچھا۔ اس قدر خوشحال اتنا پرامن اور اس قدر علوم پرور اور عہد آفرین دور عراق و عرب نے پھر کبھی نہیں دیکھا اس وقت دنیا کے ہر گوشہ سے چلنے والے تجارتی قافلوں کی منزل مقصود بغداد تھی اور ہر گھر سے تلاش علم و ہنر میں نکلنے والے طالب علم کی زمین تمنا بغداد تھی اسی بغداد کے متعلق حالی مرحوم نے کہا ہے۔

وہ بلدہ جو رشک بلاد جہاں تھا — تر و خشک پر جس کا سکہ رواں تھا
گڑا جس میں عباسیوں کا نشاں تھا — عراق و عرب جس سے رشک جہاں تھا

تاریخ طبری کا آٹھواں حصہ اسی رشک جہاں کی تصویر ہے جو آپ کے سامنے پیش ہے۔

وما توفیقی الا باللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
باب ۱	۳۳
خلیفہ ہارون الرشید	۳۳
بیعت خلافت	۳۳
یحییٰ بن خالد برمکی کی رہائی	۳۳
یوسف بن القاسم کی تقریر	۳۳
ہارون الرشید کو موسیٰ کی وفات کی اطلاع	۳۴
عبداللہ بن ہارون الرشید کی پیدائش	۳۵
ابوعصمہ کا قتل	۳۵
انگشتری کی تلاش	۳۵
جعفر کی ولی عہدی سے دستبرداری	۳۵
عبداللہ بن مالک کا کفارہ	۳۶
رشید ابراہیم المحرانی اور سلام الابرش کی گرفتاری	۳۶
عمر بن عبدالعزیز العمری کی برطرفی	۳۶
یحییٰ بن خالد کی وزارت	۳۶
بنی ہاشم میں وراثت کی مساویانہ تقسیم	۳۶
امیر حج ہارون الرشید و عمال	۳۷
۱۷۱ھ کے واقعات	۳۷
مُہر خلافت کی یحییٰ بن خالد کو سپردگی	۳۷
ابوہریرہ محمد بن فروخ کا قتل	۳۷
طالبین کا مدینۃ السلام سے اخراج	۳۷
امیر حج عبدالصمد بن علی	۳۷
۱۷۲ھ کے واقعات	۳۷
ہارون الرشید کی مرج القلعہ سے مراجعت	۳۷
امارت ارمینیا پر عبیداللہ المہدی کا تقرر	۳۸
امیر حج یعقوب بن ابی جعفر	۳۸
۱۷۳ھ کے واقعات	۳۸
محمد بن سلیمان کی وفات	۳۸
محمد بن سلیمان کی املاک کی ضبطی	۳۸
خیزران کی وفات و تدفین	۳۹
مُہر خلافت کی فضل بن ربیع کو حوالگی	۳۹
امارت خراسان پر عباس بن جعفر کا تقرر	۳۹
امیر حج ہارون الرشید	۳۹
۱۷۴ھ کے واقعات	۳۹
امارت سندھ پر اسحٰق بن سلیمان کا تقرر	۳۹
امیر حج ہارون الرشید	۴۰
۱۷۵ھ کے واقعات	۴۰
عیسیٰ بن جعفر کی فضل بن یحییٰ سے درخواست	۴۰
امین کی ولیعہدی کی بیعت	۴۰
امیر حج ہارون الرشید و عمال	۴۰
۱۷۶ھ کے واقعات	۴۱
یحییٰ بن عبداللہ کا خروج	۴۱
فضل بن یحییٰ کی روانگی	۴۱
منصور بن زیاد کی نیابت	۴۱
فضل بن یحییٰ کی یحییٰ بن عبداللہ سے خط و کتابت	۴۱
یحییٰ بن عبداللہ کو ہارون الرشید کا امان نامہ	۴۲
یحییٰ بن عبداللہ سے حسن سلوک	۴۲
فضل بن یحییٰ کے اعزاز میں اضافہ	۴۲
عبداللہ بن موسیٰ کا یحییٰ بن عبداللہ سے استفسار	۴۳
یحییٰ بن عبداللہ کی طلبی	۴۳
یحییٰ بن عبداللہ کا دعویٰ	۴۳
یحییٰ بن عبداللہ کی ہارون الرشید سے درخواست	۴۳
یحییٰ بن عبداللہ اور بکار میں تلخ کلامی	۴۳
یحییٰ بن عبداللہ کا خطاب	۴۳
بکار پر یحییٰ بن عبداللہ کا الزام	۴۴
محمد بن عبداللہ کا مرثیہ	۴۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مضمون	صفحہ
یحییٰ بن عبداللہ کا حلف کا مطالبہ بکار کا انتقال	۴۴
بکار کی موت کی دوسری روایت	۴۵
محمد بن الحسن کا عہد امان کے متعلق فتویٰ	۴۵
عہدۂ قاضی القضاۃ پر ابو البختری کا تقرر	۴۶
عبداللہ بن عباس کا بیان	۴۶
عبداللہ بن مصعب کی ہارون الرشید سے ملاقات کی درخواست	۴۶
عبداللہ بن مصعب کی طلبی	۴۷
یحییٰ بن عبداللہ کے خلاف شکایت	۴۷
یحییٰ بن عبداللہ کی مباہلہ کی پیشکش	۴۷
یحییٰ بن عبداللہ اور عبداللہ بن مصعب کا مباہلہ	۴۷
عبداللہ بن مصعب کی عباس بن حسن سے ملاقات کی درخواست	۴۸
عباس بن حسن کا عبداللہ کی ملاقات سے گریز	۴۸
عباس بن حسن کا اندیشہ	۴۸
عبداللہ بن مصعب کا انتقال	۴۹
عباس بن حسن کا اظہار اطمینان	۴۹
عباس بن حسن کی طلبی	۴۹
یحییٰ بن عبداللہ کو عبداللہ بن مصعب کی موت کی اطلاع	۴۹
یحییٰ بن عبداللہ کی اسیری و انعام	۵۰
تزاری اور سیانی عربوں میں فساد	۵۰
غطریف بن عطا کی معزولی	۵۰
عمر بن عمران	۵۱
امارت مصر پر عمر بن عمران کا تقرر	۵۱
عمر بن عمران اور موسیٰ بن عیسیٰ کی ملاقات	۵۱
عمر بن عمران کی تحائف کے متعلق ابو دُرّہ کو ہدایت	۵۱
مالگزاری کی وصولی	۵۲
عمر بن عمران کا ہارون الرشید کے نام خط	۵۲
اہل مصر کی ادائگی خراج	۵۲
عمر بن عمران کی مراجعت	۵۳
امیر حج سلیمان بن ابی جعفر	۵۳
۱۷۷ھ کے واقعات	۵۳
اسحاق بن سلیمان کی ولایت مصر	۵۳
واقدی کا سرخ آندھی کے متعلق بیان	۵۳
امیر حج ہارون الرشید	۵۳
۱۷۸ھ کے واقعات	۵۳
اسحٰق بن سلیمان کے خلاف بغاوت	۵۳
اہل افریقیہ کی بغاوت و سرکوبی	۵۴
عبدویہ الانباری کی اطاعت	۵۴
ولید بن طریف الشاری خارجی کا خروج	۵۴
امارت خراسان پر فضل بن یحییٰ	۵۴
ہرثمہ بن اعین کی طلبی	۵۴
کا تقرر	۵۰
عباسیہ فوج	۵۴
فضل بن یحییٰ کی سخاوت	۵۵
ابراہیم بن جبرئیل عامل سجستان	۵۵
فضل بن اسحاق کا بیان	۵۵
ابراہیم کی فضل بن یحییٰ کی دعوت	۵۵
فضل بن یحییٰ کا استقبال	۵۶
امیر حج محمد بن ابراہیم	۵۶
۱۷۹ھ کے واقعات	۵۶
حمزہ بن اترک خارجی کا خروج	۵۶
ابن طریف انشاری خارجی کا قتل	۵۷
امیر حج ہارون الرشید	۵۷
۱۸۰ھ کے واقعات	۵۷
شام میں شورش	۵۷
جعفر بن یحییٰ کا حسن انتظام	۵۷
جعفر بن یحییٰ کی مراجعت	۵۷
جعفر بن یحییٰ کا ہارون سے خطاب	۵۸
مہر خلافت کی یحییٰ بن خالد کو سپردگی	۶۰
امارت خراسان پر عیسیٰ بن جعفر کا تقرر	۶۰
موصل کی فصیل کا انہدام	۶۰
ہرثمہ بن اعین کی طلبی	۶۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
فراشۃ الشیبانی خارجی کا قتل	۶۰
عمر بن محمد العمر کا قتل	۶۰
امارت طبرستان پر عبداللہ بن خازم کا تقرر	۶۰
ہارون الرشید کی مکہ سے مراجعت	۶۱
ہارون الرشید کا حیرہ میں قیام	۶۱
امیر حج موسیٰ بن عیسیٰ	۶۱
۱۸۱ھ کے واقعات	۶۱
قلعہ صفصاف کی تسخیر	۶۱
امیر حج ہارون الرشید	۶۱
۱۸۲ھ کے واقعات	۶۲
عبداللہ المامون کی ولیعہدی کی بیعت	۶۲
بنت خاقان کا انتقال	۶۲
قسطنطین بن ایون کا زوال	۶۲
امیر حج موسیٰ بن عیسیٰ	۶۲
۱۸۳ھ کے واقعات	۶۲
خزر خاقان کا انتقامی حملہ	۶۲
خزر کی آرمینیا پر یورش	۶۳
علی بن عیسیٰ والی خراسان کی طلبی	۶۳
موسیٰ بن جعفر کی وفات	۶۳
امیر حج عباس بن موسیٰ	۶۳
۱۸۴ھ کے واقعات	۶۳
عمال کا عزل ونصب	۶۳
ابوحمزہ الشاری کا خروج	۶۳
امیر حج ابراہیم بن محمد	۶۴
۱۸۵ھ کے واقعات	۶۴
حمزۃ الشاری کی شورش	۶۴
ابوالخصیب کا خروج	۶۴
یقطین بن موسیٰ اور عبدالصمد بن علی کی وفات	۶۴
یحییٰ بن خالد کو عمرہ کی اجازت	۶۴
امیر حج منصور بن محمد	۶۴
۱۸۶ھ کے واقعات	۶۴
ابوالخصیب کا قتل	۶۴
جعفر بن ابی جعفر کی وفات	۶۵
امیر حج ہارون الرشید	۶۵
ہارون الرشید کی راہ و دہش	۶۵
عبدالملک بن صالح کی قاسم کی سفارش	۶۵
قاسم بن ہارون الرشید کا لقب	۶۵
سلطنت کی تقسیم پر عوامی ردعمل	۶۶
عبداللہ المامون کے حق میں دو وثیقے	۶۶
عہدناموں کی تکمیل	۶۶
عہدنامے کے متعلق پیشگوئی	۶۶
محمد امین بن ہارون الرشید کا عہدنامہ	۶۷
عبداللہ بن ہارون الرشید کا اقرارنامہ	۶۷
ہارون الرشید کا عمال کے نام فرمان	۷۳
علی بن عیسیٰ کے خلاف شکایات	۷۶
عبداللہ المامون کی تجدید بیعت	۷۶
باب ۲	۷۷
زوال برامکہ	۷۷
۱۸۷ھ کے واقعات	۷۷
ہارون الرشید کی جعفر بن خلاف ناراضگی	۷۷
ہارون الرشید کی سفندت	۷۷
محمد بن اللیث کی یحییٰ بن خالد کے خلاف شکایت	۷۸
محمد بن اللیث کی اسیری	۷۸
محمد بن اللیث کی رہائی	۷۹
یحییٰ بن خالد کی اہانت	۷۹
جعفر بن یحییٰ اور یحییٰ بن عبداللہ	۷۹
یحییٰ بن عبداللہ سے جعفر کا حسن سلوک	۷۹
یحییٰ بن عبداللہ کے متعلق فضل بن ربیع کی تحقیق	۷۹
جعفر بن یحییٰ سے جواب طلبی	۷۹
ہارون الرشید کا جعفر بن یحییٰ کے قتل کا ارادہ	۸۰
ادریس بن بدر کا ایک خبر کے متعلق بیان	۸۰
یحییٰ بن عبداللہ کی ہارون الرشید کو اطلاع	۸۰
ہارون الرشید کا یحییٰ بن	۸۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
عبداللہ کے متعلق استفسار	۸۱
مخبر کو انعام و سزا	۸۱
منصور بن زیاد کا جعفر بن یحییٰ کو مشورہ	۸۱
جعفر بن یحییٰ کی ابراہیم بن مہدی کو ہدایت	۸۲
جعفر بن یحییٰ کی فراست و ذہانت	۸۲
جعفر کا ابراہیم بن مہدی کی رائے سے اتفاق	۸۳
جعفر بن یحییٰ کی پیشینگوئی	۸۳
یحییٰ بن خالد کی خانہ کعبہ میں دعا	۸۳
یحییٰ بن خالد کی مکہ سے مراجعت	۸۳
موسیٰ بن یحییٰ سے ہارون الرشید کی بدظنی	۸۴
موسیٰ بن یحییٰ کی نظر بندی و رہائی	۸۴
فضل بن یحییٰ سے ہارون الرشید کی ناراضگی	۸۴
یحییٰ بن خالد کی جعفر بن یحییٰ کو نصیحت	۸۴
یحییٰ بن خالد کی ہارون الرشید سے درخواست	۸۵
عباسہ بنت المہدی کا واقعہ	۸۵
جعفر بن یحییٰ کی گرفتاری	۸۶
جعفر بن یحییٰ کی مسرور سے درخواست	۸۶
جعفر بن یحییٰ کے قتل کا حکم	۸۶
جعفر بن یحییٰ کا قتل	۸۶
آل برامکہ پر عتاب	۸۷
املاک برامکہ کی ضبطی	۸۷
جعفر بن یحییٰ کی لاش کی تشہیر کا حکم	۸۷
محمد بن خالد کو امان	۸۷
انس بن ابی الشیخ کا قتل	۸۸
آل برامکہ پر تشدد	۸۸
انس بن ابی الشیخ کے قتل کی دوسری روایت	۸۸
انس بن ابی الشیخ کے قتل کی وجہ	۸۸
سندی بن شاہک کی طلبی	۸۸
آل برامکہ کے مکانات کے محاصرہ کا حکم	۸۹
جعفر بن یحییٰ کی لاش کی تشہیر	۸۹
یحییٰ بن عبداللہ کی پیشینگوئی	۹۰
ہارون الرشید کی جعفر بن یحییٰ سے آخری ملاقات	۹۰
جعفر بن یحییٰ کو شراب نوشی کا حکم	۹۰
یحییٰ بن خالد کے عروج و اقتدار کی آخری شام	۹۱
جعفر بن یحییٰ کی مدت وزارت	۹۱
جعفر بن یحییٰ کی ہارون الرشید سے ملاقات کی خواہش	۹۱
مضری و یمانی عربوں میں فساد	۹۱
عبدالسلام خارجی کا خروج و قتل	۹۲
متفرق واقعات	۹۲
عبدالملک بن صالح کے خلاف شکایات	۹۲
عبدالملک بن صالح کی گرفتاری و جواب طلبی	۹۲
عبدالملک بن صالح کے خلاف گواہی	۹۲
عبدالرحمٰن بن عبدالملک کی گواہی	۹۳
عبدالملک بن صالح کی اسیری	۹۳
عبدالملک بن صالح کی طلبی	۹۳
عبدالملک بن صالح کی ہارون الرشید سے درخواست	۹۴
عبدالملک کے لئے عبداللہ بن مالک کی سفارش	۹۴
عبدالملک بن صالح کی نظر بندی	۹۵
عبدالملک بن صالح سے امین کا حسن سلوک	۹۵
عبدالملک کے متعلق یحییٰ بن خالد سے استفسار	۹۵
ہارون الرشید کی یحییٰ بن خالد کو دھمکی	۹۶
یحییٰ اور فضل بن یحییٰ کی علیحدگی	۹۶
یحییٰ بن خالد کی بددعا	۹۶
عبدالملک بن صالح کے خلاف شکایت	۹۶
ہارون الرشید اور عبدالملک	۹۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
بن صالح کی گفتگو	
قاسم بن الرشید کا جہاد	۹۷
علی بن عیسیٰ کی وفات	۹۷
رومیوں کا نقض معاہدہ	۹۷
نقفور کا ہارون الرشید کے نام خط	۹۷
ہارون الرشید کا نقفور کو جواب	۹۸
ہرقلہ کا تاراج	۹۸
نقفور کی اطاعت	۹۸
ابراہیم بن عثمان کی سفاکانہ روش	۹۹
ابراہیم بن عثمان کے خلاف تحقیقات	۹۹
ابراہیم بن عثمان کا امتحان	۹۹
ہارون الرشید اور ابراہیم بن عثمان کی گفتگو	۱۰۰
ابراہیم بن عثمان کا قتل	۱۰۰
امیر حج عبیداللہ بن عباس	۱۰۰
۱۸۸ھ کے واقعات	۱۰۱
ابراہیم بن جبرئیل کی رومیوں پر فوج کشی	۱۰۱
امیر حج ہارون الرشید	۱۰۱
۱۸۹ھ کے واقعات	۱۰۱
علی بن عیسیٰ کی امارت خراسان	۱۰۱
علی بن عیسیٰ کے ہارون الرشید کو تحائف	۱۰۱
علی بن عیسیٰ کے خلاف جعفر بن یحییٰ کی شکایت	۱۰۱
ہارون الرشید کی علی بن عیسیٰ سے بدظنی	۱۰۲
ہارون الرشید کا علی بن عیسیٰ کے متعلق یحییٰ سے مشورہ	۱۰۲
ہارون الرشید کی روانگی رے	۱۰۳
علی بن عیسیٰ کی دربار خلافت میں باریابی	۱۰۳
علی بن عیسیٰ کی امارت خراسان پر بحالی	۱۰۳
قاسم مؤتمن کی ولیعہدی کی بیعت	۱۰۳
شروین و مرزبان وغیرہ کو امان	۱۰۳
امارت عمان پر عیسیٰ بن جعفر کا تقرر	۱۰۴
جعفر بن یحییٰ کی لاش جلانے کا حکم	۱۰۴
ہارون الرشید کی نظر میں بغداد کی اہمیت	۱۰۴
امیر حج عباس بن موسیٰ	۱۰۵
۱۹۰ھ کے واقعات	۱۰۵
رافع بن لیث کی بغاوت کی وجہ	۱۰۵
رافع بن لیث پر عتاب	۱۰۵
رافع بن لیث کی اہانت و اسیری	۱۰۵
رافع بن لیث کی بغاوت	۱۰۶
عبداللہ بن مامون کی قائم مقامی	۱۰۶
فضل بن سہل کا قبول اسلام	۱۰۶
فتح ہرقلہ	۱۰۶
نقفور کی جزیہ و خراج کی ادائیگی	۱۰۷
نقفور کی ایک جاریہ کے لئے درخواست	۱۰۷
نقفور کے تحائف	۱۰۷
سیف بن بکر خارجی کا قتل	۱۰۸
امیر حج عیسیٰ بن موسیٰ	۱۰۸
۱۹۱ھ کے واقعات	۱۰۸
شروان خارجی کا خروج	۱۰۸
ابوالنداء کا خروج	۱۰۸
اہل نسف کی رافع سے امداد طلبی	۱۰۸
یزید بن مخلد کا جہاد	۱۰۸
رومیوں کی مرعش میں غارتگری	۱۰۹
ذمیوں کو امتیازی لباس پہننے کا حکم	۱۰۹
علی بن عیسیٰ کی بلخ سے روانگی	۱۰۹
علی بن عیسیٰ کی معزولی کا سبب	۱۰۹
علی بن عیسیٰ کی اشراف خراسان سے بدسلوکی	۱۱۰
ہشام بن فرخسرو کی اہانت	۱۱۰
ہشام بن فرخسرو کی عالیہ کو ہدایت	۱۱۱
ہشام بن فرخسرو کی مصنوعی علالت	۱۱۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
علی بن عیسیٰ کی برطرفی کا فیصلہ	۱۱۱
ہارون الرشید کی ہرثمہ بن اعین کو ہدایات	۱۱۲
ہارون الرشید کا علی بن عیسیٰ کے نام خط	۱۱۲
امارت خراسان پر ہرثمہ کی تقرری کا فرمان	۱۱۲
ہمونیہ کے ہارون الرشید کے نام خطوط	۱۱۴
ہرثمہ بن اعین کی روانگی خراسان	۱۱۴
ہرثمہ کی عمال کو ہدایات	۱۱۴
ہرثمہ کا علی بن عیسیٰ کے نام خط	۱۱۵
ہرثمہ بن اعین کا مرو میں استقبال	۱۱۵
علی بن عیسیٰ پر عتاب	۱۱۵
ہرثمہ کی جامع مسجد میں تقریر	۱۱۶
علی بن عیسیٰ سے سرکاری مطالبات کی طلبی	۱۱۶
علاء بن باہان کی دیانتداری	۱۱۷
علی بن عیسیٰ کی املاک کی ضبطی	۱۱۷
علی بن عیسیٰ کی مرو سے روانگی	۱۱۸
علی بن عیسیٰ کے عمال سے سرکاری مطالبہ کی وصولی	۱۱۸
علی بن عیسیٰ کی ہرثمہ سے شکایت	۱۱۸
ہرثمہ کا ہارون الرشید کے نام خط	۱۱۹
ہارون الرشید کا ہرثمہ کے نام فرمان	۱۲۲
امیر حج فضل بن عباس	۱۲۴
۱۹۲ھ کے واقعات	۱۲۴
ہارون الرشید کی رافع پر فوج کشی	۱۲۴
ذوالریاستین کا مامون کو مشورہ	۱۲۴
محمد بن الصباح کا بیان	۱۲۴
ہارون الرشید اور صباح کی گفتگو	۱۲۵
آذربائیجان میں شورش	۱۲۶
متفرق واقعات	۱۲۶
امیر حج عباس بن عبداللہ	۱۲۶
۱۹۳ھ کے واقعات	۱۲۶
فضل بن یحییٰ کی وفات	۱۲۶
ہارون الرشید کو ہرثمہ سے خطرہ	۱۲۷
مامون کی روانگی مرو	۱۲۷
بشیر بن اللیث کی گرفتاری	۱۲۷
جامع المزوزی کا بیان	۱۲۷
بشیر بن اللیث کی ہارون الرشید سے رحم کی درخواست	۱۲۷
بشیر بن اللیث کا قتل	۱۲۸
ہارون الرشید سے جبرئیل بن بختیشوع کی گفتگو	۱۲۸
ہارون الرشید کا خواب	۱۲۹
ہارون الرشید کا طوس میں قیام	۱۲۹
ہارون الرشید کی علالت	۱۲۹
ہارون الرشید کا جبرئیل کو قتل کرنے کا ارادہ	۱۳۰
قبر کھودنے کا حکم	۱۳۰
ہارون الرشید کی حالتِ نزع	۱۳۰
کفن کے لئے کپڑے کا انتخاب	۱۳۱
ہارون الرشید کی وفات	۱۳۱
ہارون الرشید کی عمر	۱۳۱
ہارونی عہد کے والیانِ ممالک	۱۳۱
مدینہ کے والی	۱۳۱
مکہ کے والی	۱۳۲
کوفہ کے والی	۱۳۲
بصرہ کے والی	۱۳۲
خراسان کے والی	۱۳۲
باب ۳	۱۳۳
خلیفہ ہارون الرشید کی سیرت وحالات	۱۳۳
ایک سو رکعت نماز اور روزانہ زکوٰۃ وصدقہ	۱۳۳
ہارون الرشید کی سخاوت	۱۳۳
مروان بن ابی حفصہ شاعر کو انعام	۱۳۳
ہارون الرشید اور ابن ابی مریم	۱۳۴
ابن ابی مریم کا مذاق	۱۳۴
ہارون الرشید کو عباس بن محمد کا تحفہ	۱۳۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
ابن ابی مریم کا غالیہ کے متعلق مذاق	۱۳۵
ابن ابی مریم کی عباس بن محمد سے گفتگو	۱۳۵
ابن ابی مریم کی ایک روز کی کمائی	۱۳۶
اسمٰعیل بن صبیح کا شہرہ کے متعلق بیان	۱۳۶
ہندوستانی طبیب منکہ کی بغداد میں طلبی	۱۳۷
خلد کا ایک حکیم	۱۳۷
منکہ کی خلد کے حکیم کے متعلق رائے	۱۳۷
سواد کے تحصیلدار کو ہدایت	۱۳۸
ہارون الرشید اور یزید بن مزید	۱۳۸
ہارون الرشید کا حضرت عثمانؓ کے متعلق استفسار	۱۳۸
حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے مراتب	۱۳۹
ہارون الرشید کی حضرت عمرؓ سے عقیدت	۱۳۹
عبداللہ بن محمد کی روایت	۱۳۹
عمر بن بزیع اور فضل بن ربیع کی عبداللہ عمری سے ملاقات	۱۳۹
عبداللہ بن عبدالعزیز عمری کو دولت کی پیشکش	۱۴۰
عمر فضل کی مایوسی	۱۴۰
عبداللہ عمری اور ہارون الرشید	۱۴۰
ہارون الرشید کی خانہ کعبہ میں دعا	۱۴۰
ابن ابی داؤد کی طلبی	۱۴۱
ابن ابی داؤد کی رہائی و بحالی	۱۴۱
خس کے پرمے استعمال کرنے سے اجتناب	۱۴۱
ہارون الرشید کی دوپہر کی خواب گاہ	۱۴۲
ہارون الرشید کی عباس بن حسن سے فرمائش	۱۴۲
ابن السماک کی ہارون الرشید کو نصیحت	۱۴۳
سلطنت کی قیمت	۱۴۳
عبداللہ بن عبدالعزیز عمری کی ہارون الرشید کو نصیحت	۱۴۳
ایک نوعمر لڑکے کا عمری سے مباحثہ	۱۴۴
ایک زاہد کی ہارون الرشید کو نصیحت	۱۴۴
ہارون الرشید اور زاہد کی گفتگو	۱۴۴
ہارون الرشید کا زاہد سے حسن سلوک	۱۴۵
ہارون الرشید کی ازواج	۱۴۵
زبیدہ ام جعفر بنت جعفر	۱۴۵
امۃ العزیز	۱۴۶
ام محمد صالح	
عباسہ بنت سلیمان	۱۴۶
عذبرہ بنت عطریف	۱۴۶
جعفر شیبہ عثمانیہ	۱۴۶
ہارون الرشید کی اولاد ذکور	۱۴۶
ہارون الرشید کی اولاد اناث	۱۴۶
المفضل بن محمد کا بیان	۱۴۷
ایک شعر کی تشریح	۱۴۷
عمانی شاعر کی قاسم کی ولی	۱۴۸
عہدی کی سفارش	۱۴۸
نمیری کا قصیدہ	۱۴۸
ایک اعرابی شاعر کی ملاقات کی درخواست	۱۴۸
اعرابی شاعر کی ہارون الرشید کی فرمائش	۱۴۹
اعرابی شاعر پر عنایت	۱۴۹
قاسم کا ہارون الرشید سے شکوہ	۱۴۹
اہل مدینہ کے لئے وظائف و عطیات	۱۵۰
باب ۴	۱۵۱
خلیفہ محمد الامین	۱۵۱
امین کی بیعت	۱۵۱
امین کا خطبہ	۱۵۱
امین اور مامون میں کشیدگی	۱۵۲
امین کی بکر بن المعتمر کو ہدایات	۱۵۲
بکر بن المعتمر کی اسیری	۱۵۲
بکر بن المعتمر کے قتل کا حکم	۱۵۲
بکر بن المعتمر کی فضل بن ربیع سے درخواست	۱۵۳
بکر بن المعتمر کی رہائی	۱۵۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
امین کے امراء کے نام خطوط	۱۵۳
امین کا مامون کے نام خط	۱۵۴
امین کا صالح کے نام خط	۱۵۵
عصاد مہر خلافت کی روانگی بغداد	۱۵۷
اسحٰق بن عیسٰی بن علی کی تقریر	۱۵۷
حسین بن مصعب اور فضل بن سہل کی گفتگو	۱۵۷
مامون کی مراجعت مرو	۱۵۷
امراء اور سپاہ کی مراجعت بغداد	۱۵۷
امراء کی طلبی	
ذوالریاستین کی خط بھیجنے کی تجویز	۱۵۸
سہل بن سعد کی روانگی	۱۵۸
سہل بن سعد سے بدسلوکی	۱۵۸
فضل بن سہل اور مامون کی گفتگو	۱۵۹
فضل بن سہل کا مامون کو مشورہ	۱۵۹
فقہا کو دعوت حق	۱۵۹
امراء و اہل خراسان سے حسن سلوک	۱۶۰
ام جعفر کا بغداد میں استقبال	۱۶۰
مامون کا اظہار اطاعت	۱۶۰
ہرثمہ کا سمرقند پر حملہ	۱۶۰
شاہ روم نقفور کا خاتمہ	۱۶۰
امیر حج داؤد بن عیسٰی وعمال متفرق واقعات	۱۶۱
۱۹۴ھ کے واقعات	۱۶۱
حمص میں شورش	۱۶۱
قاسم کی برطرفی	۱۶۱
فضل بن ربیع کی ریشہ دوانی	۱۶۱
باب ۵	۱۶۲
امین و مامون کی جنگ	۱۶۲
فضل بن ربیع کی سازش	۱۶۲
موسٰی بن امین کے لئے امیر کا لقب	۱۶۲
قاسم کی علیحدگی کی مامون کو اطلاع	۱۶۲
رافع بن اللیث کی امان کی درخواست	۱۶۲
مامون کا رافع سے حسن سلوک	۱۶۳
عباس بن عبداللہ عامل رے کی برطرفی	۱۶۳
امین کے سفراء کی مرو میں آمد	۱۶۳
عباس بن موسٰی کی مامون سے گفتگو	۱۶۳
ذوالریاستین کی عباس بن موسٰی سے گفتگو	۱۶۴
عباس بن موسٰی کی مامون کی بیعت	۱۶۴
علی بن یحییٰ اور عباس بن موسٰی کی ملاقات	۱۶۴
موسٰی بن امین کی ولی عہدی کی بیعت	۱۶۴
عہد ناموں کا اتلاف	۱۶۵
امین کا مامون کو ایک ضلع سے دستبرداری کا حکم	۱۶۵
فضل بن سہل کا مامون کو مشورہ	۱۶۵
مامون کی مجلس مشاورت	۱۶۵
حسن کا امراء کی آراء سے اختلاف	۱۶۶
حسن کا امراء سے مناظرہ	۱۶۶
فضل بن سہل کی تجویز	۱۶۷
مامون کا امین کے نام خط	۱۶۷
مامون کی خراسان کی ناکہ بندی	۱۶۸
امین کے سفراء کی روانگی	۱۶۸
امین کی سفیروں کو ہدایات	۱۶۸
امین کا مامون کے نام خط	۱۶۹
مامون کا امین کو جواب	۱۶۹
مامون کی امینی سفراء کو ہدایات	۱۶۹
امینی سفارت کی مراجعت	۱۷۰
عراق	۱۷۰
امین کا مامون کے نام خط	۱۷۰
ذوالریاستین کا مامون کو مشورہ	۱۷۰
مامون کا امین کے نام خط	۱۷۰
امین کا مامون کو جواب	۱۷۱
امین کے طرز عمل پر مامون کی ناراضگی	۱۷۱
مامون کے اکابر بغداد کے نام خطوط	۱۷۲
مامون کے قاصد کی بغداد میں آمد	۱۷۳
قاصد کی امین اور امرائے بغداد کے متعلق اطلاع	۱۷۳
امراء سے امین کا حسن سلوک	۱۷۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
امین کی مامون کے متعلق یحییٰ بن سلیم سے گفتگو	۱۷۴
یحییٰ بن سلیم کی تجویز	۱۷۴
یحییٰ کی تجویز سے امین کی مخالفت	۱۷۴
فضل بن ربیع کی ایک سردار سے گفتگو	۱۷۵
فضل بن ربیع کی تجویز سے اختلاف	۱۷۵
سردار کا فضل بن ربیع کو مشورہ	۱۷۶
مامون کے قاصد کا خط	۱۷۶
طاہر بن حسین کو رے جانے کا حکم	۱۷۷
عصمہ بن حماد کی روانگی ہمدان	۱۷۷
امین کے عمال	۱۷۷
میخائیل شاہ روم پر حملہ	۱۷۷
امارت حمص پر عبداللہ بن سعید کا تقرر	۱۷۷
۱۹۵ھ کے واقعات	۱۷۸
مامون و قاسم کے لئے دعا کی ممانعت	۱۷۸
علی بن عیسیٰ کی ولایت صوجبل	۱۷۸
امین کے فرمان کا اعلان	۱۷۸
سعید بن افضل و فضل بن ربیع کی تقاریر	۱۷۹
علی بن عیسیٰ کی پیشقدمی	۱۷۹
علی بن عیسیٰ کی ہمدان میں آمد	۱۷۹
علی بن عیسیٰ کی روانگی رے	۱۸۰
مامون کی خلافت کی دعوت	۱۸۰
طاہر بن حسین کا قسطانہ میں قیام	۱۸۰
علی بن عیسیٰ کی رے پر قبضہ کی افواہ	۱۸۱
طاہر بن حسین کا جنگ کی تیاری کا حکم	۱۸۱
علی بن عیسیٰ کا حملہ	۱۸۱
احمد بن ہشام کی حکمت عملی	۱۸۱
طاہر بن حسین کا حاتم پر حملہ	۱۸۲
علی بن عیسیٰ کا قتل	۱۸۲
علی بن عیسیٰ کی فوج کی پسپائی	۱۸۲
بخاری جماعت کی شراب نوشی	۱۸۳
علی بن عیسیٰ کی لاش کا حشر	۱۸۳
مامون کی خلافت کا اعلان	۱۸۳
علی بن عیسیٰ کے قتل کی مامون کو اطلاع	۱۸۳
علی بن عیسیٰ کے سر کی تشہیر	۱۸۴
علی بن عیسیٰ کے قتل کی امین کو اطلاع	۱۸۴
مامون کی املاک پر قبضہ	۱۸۴
امین کی حکمت عملی پر عبداللہ بن خازم کی تنقید	۱۸۴
امین کے متعلق ایک شاعر کے اشعار	۱۸۴
مامون کا امین کے نام خط	۱۸۵
مامون کا علی بن عیسیٰ کے نام خط	۱۸۷
ذوالریاستین کا فضل بن ربیع کے مشیر خاص کو مشورہ	۱۸۷
فضل کے مشیر خاص کی تجویز	۱۸۷
امین اور عبداللہ بن خازم کی گفتگو	۱۸۸
امین کی مامون سے بیزاری	۱۸۸
خزیمہ بن خازم کی امین سے درخواست	۱۸۸
امین کو مامون کی دل جوئی کا مشورہ	۱۸۹
اسمٰعیل بن صبیح کی مامون کی طلبی کی تجویز	۱۸۹
مامون کی طلبی کا خط	۱۹۰
امین کے سفراء کی روانگی	۱۹۰
عباس بن موسیٰ کی تقریر	۱۹۱
عیسیٰ بن جعفر کا خطاب	۱۹۱
محمد بن عیسیٰ کی مامون سے درخواست	۱۹۱
صالح کی امین کے خط کی تائید میں تقریر	۱۹۲
مامون کا سفراء سے خطاب	۱۹۲
مامون کی پریشانی	۱۹۳
فضل کی مامون کے بغداد جانے کی مخالفت	۱۹۳
مامون کا خاقان سے پناہ لینے کا ارادہ	۱۹۳
فضل بن سہل کی تجویز	۱۹۴
فضل کی تجویز سے مامون کا اتفاق	۱۹۴
فضل بن سہل کی پیشینگوئی	۱۹۴
مامون کا امین کو جواب	۱۹۵
ہمدان اور رے کے مابین ناکہ بندی	۱۹۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
خراسان پر فوج کشی	۱۹۵
زبیدہ کے علی بن عیسیٰ کو ہدایات	۱۹۵
مامون کی ولیعہدی کی برطرفی کا اعلان	۱۹۶
امین کی علی بن عیسیٰ کو ہدایات	۱۹۶
علی بن عیسیٰ کو ایک منجم کا مشورہ	۱۹۷
علی بن عیسیٰ کی نخوت و تکبر	۱۹۷
علی بن عیسیٰ کو طاہر کی جنگی تیاریوں کی اطلاع	۱۹۸
علی بن عیسیٰ کے دیلم طبرستان وغیرہ کے حکمرانوں کے نام خطوط و تحائف	۱۹۸
علی بن عیسیٰ کے سردار مقدمۃ الجیش کی رائے سے اختلاف	۱۹۸
یحییٰ بن علی کی تجاویز کی مخالفت	۱۹۸
طاہر کو رے میں قیام کا مشورہ	۱۹۹
طاہر کی رے میں قیام کی مخالفت	۱۹۹
طاہر کی تجویز	۱۹۹
طاہر کی رے سے روانگی	۲۰۰
طاہر کا فیصلہ کن جنگ کا ارادہ	۲۰۰
علی بن عیسیٰ کی فوجی ترتیب	۲۰۰
طاہر بن حسین کا فوج سے خطاب	۲۰۱
جنگ کا آغاز	۲۰۱
طاہر کا علی بن عیسیٰ کی فوج کے قلب پر حملہ	۲۰۱
علی بن عیسیٰ کا خاتمہ	۲۰۲
عبداللہ بن علی بن عیسیٰ کی مراجعت بغداد	۲۰۲
سفیان بن محمد کا بیان	۲۰۲
پہلی فتح کی خوش خبری	۲۰۲
امین کی پشیمانی	۲۰۳
بغداد میں فوج میں شورش	۲۰۳
عبدالرحمٰن بن جبلہ کی سپہ سالاری	۲۰۳
امین کے عبدالرحمٰن کو احکامات	۲۰۴
عبدالرحمٰن کی ہمدان میں آمد	۲۰۴
یحییٰ بن علی کی امین سے امداد طلبی	۲۰۴
یحییٰ بن علی کی روانگی ہمدان	۲۰۴
طاہر اور عبدالرحمٰن کی جنگ	۲۰۵
عبدالرحمٰن کی پسپائی	۲۰۵
طاہر کی حکمت عملی	۲۰۵
عبدالرحمٰن کا طاہر کی فوج پر حملہ	۲۰۵
عبدالرحمٰن کی شکست و پسپائی	۲۰۶
ہمدان کا محاصرہ	۲۰۶
عبدالرحمٰن کی طاہر سے امان کی درخواست	۲۰۶
طاہر بن حسین کو اعزاز و خطاب	۲۰۶
سفیانی علی بن عبداللہ کی بغاوت	۲۰۷
علاقہ جبال سے امینی عمال کا اخراج	۲۰۷
عبدالرحمٰن کی بدعہدی	۲۰۷
عبدالرحمٰن کا طاہر کی فوج پر اچانک حملہ	۲۰۷
طاہر کی فوج کی ثابت قدمی	۲۰۷
عبدالرحمٰن کا قتل	۲۰۸
طاہر بن حسین کا شلاشان میں قیام	۲۰۸
امیر حج داؤد بن عیسیٰ و عمال	۲۰۸
۱۹۶ھ کے واقعات	۲۰۸
اسد بن یزید کی طلبی	۲۰۸
اسد بن یزید کو طاہر کے مقابلہ کا حکم	۲۰۹
اسد بن یزید کے مطالبات و شرائط	۲۰۹
اسد بن یزید کی اسیری	۲۱۰
اسد کا مامون کے فرزندوں کی حوالگی کا مطالبہ	۲۱۰
احمد بن مزید کے متعلق سفارش	۲۱۱
احمد بن مزید کی طلبی	۲۱۱
احمد بن مزید کی فضل بن ربیع سے ملاقات	۲۱۱
احمد بن مزید کی سپہ سالاری	۲۱۲
احمد بن مزید کو حلوان جانے کا حکم	۲۱۲
امین کی احمد بن یزید کو ہدایات	۲۱۳
احمد بن مزید اور عبداللہ بن حمید کو احکامات	۲۱۳
طاہر بن حسین کی حکمت عملی	۲۱۳
احمد بن مزید اور عبداللہ میں نفاق	۲۱۴
طاہر کا حلوان پر قبضہ	۲۱۴
فضل بن سہل کا اعزاز و خطاب	۲۱۴
فضل بن سہل کی تلوار	۲۱۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
عبدالملک بن صالح سے امین کا حسن سلوک	۲۱۵
عبدالملک بن صالح کی امین سے درخواست	۲۱۵
عبدالملک بن صالح کی ولایت شام	۲۱۵
عبدالملک کا رقہ میں قیام	۲۱۵
سپاہ اور لشکروں میں لڑائی	۲۱۶
محمد بن ابی خالد سے جماعت ابناء کی درخواست	۲۱۶
ابناء کا لشکروں پر اچانک حملہ	۲۱۶
عبدالملک بن صالح کا اظہار تاسف	۲۱۶
ایک شخص اہل حمص سے خطاب	۲۱۷
شامیوں کی روانگی	۲۱۷
طوق بن مالک کی لڑائی سے علیحدگی	۲۱۷
نصر بن شبث کا خراسانی سپاہ پر حملہ	۲۱۷
عبدالملک بن صالح کی وفات	۲۱۸
باب ۶	۲۱۹
خلیفہ امین کی معزولی	۲۱۹
حسین بن علی کی مراجعت بغداد	۲۱۹
حسین بن علی کا ابناء سے خطاب	۲۱۹
حسین بن علی اور امینی لشکر کی جنگ	۲۲۰
امین کی خلافت سے برطرفی و اسیری	۲۲۰
محمد بن ابی خالد کی امین کی حمایت	۲۲۱

مضمون	صفحہ
میں تقریر	
ابناء کے ایک سردار کا فوج سے خطاب	۲۲۱
حسین بن علی کی گرفتاری	۲۲۱
حسین بن علی کی بحالی	۲۲۱
امین کی رہائی	۲۲۱
حسین بن علی کا فرار	۲۲۲
حسین بن علی کا قتل	۲۲۲
امین کی تجدید بیعت	۲۲۲
طاہر بن حسین کی روانگی اہواز	۲۲۳
طاہر کو محمد بن یزید کی پیشقدمی کی اطلاع	۲۲۳
طاہر کے فوجی سرداروں کی روانگی اہواز	۲۲۳
قریش بن شبل کی کمک	۲۲۳
محمد بن یزید کی مراجعت اہواز	۲۲۴
محمد بن یزید کی اہواز میں آمد	۲۲۴
قریش بن شبل کی فوجیوں کو ہدایت	۲۲۴
محمد بن یزید کا ابن شبل پر حملہ	۲۲۴
محمد بن یزید کی شجاعت	۲۲۵
محمد بن یزید کا قتل	۲۲۵
ابن ابی العینیہ شاعر اور طاہر کی گفتگو	۲۲۵
طاہر بن حسین کا اہواز پر قبضہ	۲۲۵
سندی بن یحییٰ اور ہشیم بن شعبہ کا فرار	۲۲۶

مضمون	صفحہ
طاہر بن حسین کا واسط پر قبضہ	۲۲۶
عباس بن موسیٰ کی مامون کی اطاعت	۲۲۶
منصور بن مہدی اور مطلب بن عبداللہ کی اطاعت	۲۲۶
مامون کے عمال کا تقرر	۲۲۷
محمد بن سلیمان اور محمد بن حماد کو شہر خون مارنے کا حکم	۲۲۷
محمد بن سلیمان اور محمد بن حماد کی حارث اور داؤد سے جنگ	۲۲۷
فضل بن موسیٰ کی روانگی کوفہ	۲۲۷
فضل بن موسیٰ کی حکمت عملی	۲۲۸
فضل بن موسیٰ کا محمد بن العلا پر اچانک حملہ	۲۲۸
طاہر کی مدائن کی جانب پیشقدمی	۲۲۸
طاہر کا مدائن پر قبضہ	۲۲۹
طاہر بن حسین کا صرصر میں قیام	۲۲۹
داؤد بن عیسیٰ کی امین کی بیعت سے برأت	۲۲۹
داؤد بن عیسیٰ کو موسیٰ کی دعوت	۲۲۹
عہدی کی بیعت لینے کا حکم	۲۳۰
داؤد بن عیسیٰ کی امین کی عہد شکنی کی مذمت	۲۳۰
داؤد بن عیسیٰ کی تجویز سے اہل مکہ کا اتفاق	۲۳۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
داؤد بن عیسیٰ کا اہل مکہ سے خطاب	۲۳۰
اہل مکہ کی مامون کی بیعت	۲۳۱
مدینہ منورہ میں مامون کی بیعت	۲۳۱
داؤد بن عیسیٰ کی روانگی مرو	۲۳۱
امارت مکہ و مدینہ پر داؤد بن عیسیٰ کا تقرر	۲۳۲
داؤد بن عیسیٰ کی مراجعت مکہ	۲۳۲
اہل یمن کی مامون کی بیعت	۲۳۲
ہرثمہ کا نہروان پر قبضہ	۲۳۳
طاہر کے خلاف فوجی بغاوت	۲۳۳
طاہر کے فوجی سرداروں کے نام خفیہ خطوط	۲۳۳
طاہر اور امینی لشکر کی جنگ	۲۳۴
قواد الغالیہ	۲۳۴
امینی لشکر میں شورش	۲۳۴
طاہر بن حسین اور تنوخی میں سمجھوتہ	۲۳۴
طاہر بن حسین کا باغ باب اللانبار میں قیام	۲۳۵
بغداد میں بدامنی	۲۳۵
امیر حج عباس بن موسیٰ	۲۳۵
۱۹۷ھ کے واقعات	۲۳۵
زہیر بن المسیب کے مظالم	۲۳۵
حسین الخلیج کا بیان	۲۳۶
سعید بن مالک کی نگرانی	۲۳۶
باب الرقیق اور باب الشام پر افسران کا تقرر	۲۳۶
بغداد میں طوائف الملوکی	۲۳۶
بنی ہاشم فوجی امرا کی املاک کی	۲۳۷

مضمون	صفحہ
کی ضبطی	
اہل بغداد کی اطاعت کی	۲۳۷
درخواست	
کوتوال محمد بن عیسیٰ کی اطاعت	۲۳۷
قصر صالح کا معرکہ	۲۳۸
بنی ہاشم اور امرا کی مامون	۲۳۸
کی بیعت	
اوباشوں اور چوروں کو	۲۳۸
لوٹ مار	
طاہر بن حسین کا حسن انتظام	۲۳۸
ایک خراسانی سردار کا نہتی	۲۳۹
جماعت سے جنگ کا واقعہ	
طاہر کی انتقامی کارروائی	۲۳۹
بغداد کی تجارتی ناکہ بندی	۲۴۰
جنگ کناسہ	۲۴۰
متمول اور تجار کا بغداد سے	۲۴۱
فرار	
باب الشماسیہ کی جنگ	۲۴۱
ہرثمہ کی گرفتاری	۲۴۱
ہرثمہ کی فوج کا فرار	۲۴۱
طاہر کا باب الشماسیہ پر قبضہ	۲۴۲
خزرانیہ کے محلات کی بربادی	۲۴۲
عبداللہ بن خازم کا بغداد سے	۲۴۲
فرار	
کرخ کے تجار کا طاہر کو عرضداشت	۲۴۲
بھیجنے کا فیصلہ	
طاہر کو تحریر بھیجنے کی مخالفت	۲۴۳
معرکہ جزیرۃ العباس	۲۴۳

مضمون	صفحہ
امین کو اپنی شکست کا	۲۴۴
احساس	
امیر حج عباس بن موسیٰ	۲۴۴
۱۹۸ھ کے واقعات	۲۴۴
طاہر بن حسین کا خزیمہ بن	۲۴۴
خازم کے نام خط	
خزیمہ بن خازم کی طاہر سے	۲۴۴
امان کی درخواست	
طاہر بن حسین کا ہرثمہ کو حملہ	۲۴۵
کرنے کا حکم	
خزیمہ و محمد بن علی کی امین	۲۴۵
کی بیعت سے برأت	
طاہر بن حسین کا مدینہ شرقیہ	۲۴۵
پر حملہ	
طاہر بن حسین کا شہر میں	۲۴۵
داخلہ	
قصر زبیدہ و قصر الخلد پر	۲۴۶
سنگباری	
عمر الوراق کے اشعار	۲۴۶
امین کا محاصرہ	۲۴۶
ابراہیم بن المہدی کی طلبی	۲۴۷
ضعف جاریہ سے گانے	۲۴۷
کی فرمائش	
امین کی جاریہ سے خفگی	۲۴۸
امین کا قصر الخلد سے فرار	۲۴۸
باب ۷	۲۴۹
خلیفہ امین کا قتل	۲۴۹
امرائے عساکر کا امین کو مشورہ	۲۴۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
بغداد سے روانگی کی تجویز	۲۴۹
طاہر کا سلیمان اور محمد بن عیسیٰ کو انتباہ	۲۴۹
سلیمان بن ابی جعفر اور محمد بن عیسیٰ کی امین سے درخواست	۲۵۰
سلیمان و محمد بن عیسیٰ کے قتل کا ارادہ	۲۵۰
امین کے ارادے میں تبدیلی	۲۵۰
طاہر بن حسین کے پاس جانے کی تجویز	۲۵۰
امین کی طاہر سے نفرت	۲۵۱
حفص بن ارمیائیل کا بیان	۲۵۱
حفص کی ایک ضعیفہ کو ہدایت	۲۵۱
امین کے ادبار کی پہلی علامت	۲۵۱
طاہر سے امان طلب کرنے کا مشورہ	۲۵۲
امین کی طاہر سے امان طلبی کی مخالفت	۲۵۲
ہرثمہ سے امان طلبی کی تجویز	۲۵۲
امین کی حوالگی کے متعلق طاہر بن حسین کا عزم	۲۵۲
امرائے عساکر کا طاہر بن حسین کو مشورہ	۲۵۳
ہرثمہ کی ریشہ دوانی	۲۵۳
امین پر طاہر بن حسین کا حملہ	۲۵۳
امین کی گرفتاری	۲۵۴
طاہر کو امین کی گرفتاری کی اطلاع	۲۵۴
ابو حاتم کی امین سے قصر میں قیام کی درخواست	۲۵۴
امین کی روانگی	۲۵۵
امین کا کشتی میں استقبال	۲۵۵
احمد بن سلام کی گرفتاری	۲۵۶
احمد بن سلام کے قتل کا حکم	۲۵۶
احمد بن سلام کی پیشکش	۲۵۶
امین کی ایک حجرے میں اسیری	۲۵۷
امین اور احمد بن سلام کی گفتگو	۲۵۷
امین کو اختلاج قلب	۲۵۷
امین کی شناخت	۲۵۸
عجمی جماعت کی حجرے میں آمد	۲۵۸
امین کی قاتلین سے درخواست	۲۵۸
امین کی مدافعت	۲۵۹
امین کا قتل	۲۵۹
امین کا بریدہ سر	۲۵۹
مامون کا سجدہ شکر	۲۶۰
علی بن حمزہ کا بیان	۲۶۰
ابراہیم بن المہدی کا مرثیہ	۲۶۰
طاہر بن حسین کا مامون کے نام خط	۲۶۰
قتل سے پہلے امین کا امرا اور سپاہ سے خطاب	۲۶۴
بغداد میں عام معافی کا اعلان	۲۶۵
طاہر بن حسین کا امرا اور بنی ہاشم سے خطاب	۲۶۵
طاہر بن حسین کا ابراہیم بن المہدی کے نام خط	۲۶۶
طاہر کے خلاف فوجی بغاوت	۲۶۶
طاہر بن حسین کا فرار	۲۶۷
موسیٰ اور عبداللہ کی روانگی خراسان	۲۶۷
طاہر بن حسین سے فوج کی طلب معاش	۲۶۷
امرائے عساکر کی طاہر بن حسین سے معذرت	۲۶۷
امرائے عساکر کی طاہر کو یقین دہانی	۲۶۷
طاہر بن حسین کی مراجعت بستان	۲۶۸
سعید بن مالک کی طاہر کو مالی امداد	۲۶۸
سمرقندی کی روپوشی	۲۶۸
سمرقندی کی گرفتاری	۲۶۸
سمرقندی کا خاتمہ	۲۶۹
باب ۸	۲۷۰
خلیفہ امین کی سیرت و حالات	۲۷۰
محمد الامین بن ہارون کی مدت خلافت	۲۷۰
داؤد بن عیسیٰ کی امارت میں حج	۲۷۰
امیر حج علی بن الرشید	۲۷۰
محمد بن موسیٰ الخوارزمی کا بیان	۲۷۰
قاسم بن ہارون الرشید کی ولیعہدی سے علیحدگی کا اعلان	۲۷۰
امین کا حلیہ و عمر	۲۷۱
طاہر بن حسین کے اشعار	۲۷۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
لبابہ بنت علی کا مرثیہ	۲۷۱
امین کے قتل پر شعراء کے مرثیے	۲۷۱
ذوالریاستین کا اظہار تاسف	۲۷۲
احمد بن یوسف کا اعتذار	۲۷۲
جوادیہ وغرابیہ	۲۷۲
مسخروں اور خواجہ سراؤں کے وظائف	۲۷۳
منصور خدمت گار کی عباس بن عبداللہ سے بلحدگی	۲۷۳
منصور خادم کی گرفتاری	۲۷۳
امین کی فوج کا عباس بن عبداللہ کا محاصرہ	۲۷۳
ام جعفر کی عباس بن عبداللہ سفارش	۲۷۴
عباس بن عبداللہ کی نظر بندی	۲۷۴
عباس بن عبداللہ کا بغداد سے	۲۷۴
امین کا عباس کے محل پر قبضہ	۲۷۴
عباس بن عبداللہ کا بیان	۲۷۵
وضاح بن حبیب کی طلبی	۲۷۵
وضاح بن حبیب کا امین کو مشورہ	۲۷۵
قصر الخلد کے چبوترے کا انہدام	۲۷۵
امین کا حزن وملال	۲۷۶
خطیم کی وفات پر ام جعفر کی تعزیت	۲۷۷
ابونواس شاعر کے اشعار	۲۷۷
ابونواس کی رہائی واعزاز	۲۷۷
ابونواس کی طلبی	۲۷۸
ابونواس کی رہائی	۲۷۸
ابونواس کی اسیری	۲۷۸
ابونواس کا ترک شراب کا عہد	۲۷۸
ابونواس کی اسیری کی وجہ	۲۷۹
ابونواس کا امین پر طنز	۲۷۹
ابونواس پر امین کا عتاب	۲۷۹
ابونواس کے امین کے متعلق	۲۷۹
طنزیہ اشعار	۲۷۹
جذلہ سنج شاعر کی طلبی	۲۸۰
امین کی ابونواس سے فرمائش	۲۸۰
ابونواس کے اشعار	۲۸۱
امین کا سرکاری فرش تلف کرنے کا حکم	۲۸۲
ابراہیم بن المہدی کے ایک شعر کی قیمت	۲۸۲
مخارق کو جبوں کا عطیہ	۲۸۲
امین کی مخارق سے خفگی	۲۸۲
عبیداللہ بن ابی غسان کا بیان	۲۸۳
عبیداللہ بن ابی غسان کا خربوزہ کھانے کا واقعہ	۲۸۳
عبیداللہ بن ابی غسان کو فرش کا عطیہ	۲۸۴
منصور کا عبیداللہ بن ابی غسان سے مذاق	۲۸۴
امین کا سموسہ تیار کرنے کا حکم	۲۸۵
مخارق اور ابراہیم کی طلبی	۲۸۵
امین کا رقص	۲۸۵
حسین بن فراس کے مولیٰ کا بیان	۲۸۶
فضل بن ربیع کی ابونواس کے لئے سفارش	۲۸۶
ابونواس کی ابوحبیب سے درخواست	۲۸۶
شراب کی تعریف میں	۲۸۶
ابونواس کے اشعار	۲۸۸
باب ۸ خلیفہ مامون عبداللہ	۲۸۸
ہرثمہ کی بغاوت	۲۸۸
حسن بن سہل کی ولایت	۲۸۸
طاہر کو نصر بن شبث پر فوج کشی کا حکم	۲۸۸
امیر حج عباس بن موسیٰ	۲۸۸
۱۹۹ھ کے واقعات	۲۸۸
محمد بن ابراہیم ابن طباطبا	۲۸۹
مامون کی نظر بندی کی افواہ	۲۸۹
محمد بن ابراہیم کا کوفہ پر قبضہ	۲۸۹
زہیر بن مسیب کی کوفہ پر فوج کشی	۲۸۹
زہیر بن مسیب کی شکست	۲۹۰
ابن طباطبا کا انتقال	۲۹۰
ابن طباطبا کی موت کی وجہ	۲۹۰
ابوالسرایا کی کارگزاری	۲۹۰
عبدوس بن محمد کی کوفہ کی جانب پیشقدمی	۲۹۰
عبدوس بن محمد کا قتل	۲۹۰
افواج ابوالسرایا کی روانگی بصرہ اور واسط	۲۹۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
حسن بن سہل کی ہرثمہ سے درخواست	۲۹۱
ہرثمہ کی کوفہ کی جانب پیشقدمی	۲۹۱
حسن بن سہل کی منصور بن مہدی کو ہدایت	۲۹۱
ابن ابی سعید کا مدائن پر قبضہ	۲۹۲
ہرثمہ اور ابوالسرایا کی جنگ	۲۹۲
ابوالسرایا کی مراجعت کوفہ	۲۹۲
محمد بن سلیمان کا مدینہ پر قبضہ	۲۹۲
مسرور الکبیر کا داؤد بن عیسیٰ کو مقابلہ کرنے کا مشورہ	۲۹۳
داؤد بن عیسیٰ کا حسین بن حسن سے مقابلہ کرنے سے انکار	۲۹۳
داؤد بن عیسیٰ کی روانگی عراق	۲۹۳
مسرور الکبیر کی مراجعت عراق	۲۹۳
احمد بن محمد کا امامت نماز سے انکار	۲۹۳
حسین بن حسن کی مکہ میں آمد	۲۹۴
حسین بن حسن کی امامت	۲۹۴
ہرثمہ اور ابوالسرایا کی جنگ	۲۹۴
ہرثمہ کی امرائے کوفہ سے مراسلت	۲۹۴
۲۰۰ھ کے واقعات	۲۹۵
ابوالسرایا کا کوفہ سے فرار	۲۹۵
حسن بن علی الباذ اور ہرثمہ کی جنگ	۲۹۵
ابوالسرایا کی شکست و گرفتاری	۲۹۵
ابوالسرایا کا قتل	۲۹۵
ابوالسرایا کے سر کی تشہیر	۲۹۵
زید النار کا بصرہ میں ظلم و تشدد	۲۹۶
زید النار کی گرفتاری	۲۹۶
ابراہیم بن موسیٰ العلوی کا خروج	۲۹۶
اسحٰق بن موسیٰ کا مشاش میں قیام	۲۹۷
حسین بن حسن کا غلاف کعبہ اتارنے کا حکم	۲۹۷
حسین کا عباسیوں کی املاک پر قبضہ	۲۹۷
دار العذاب	۲۹۸
حرم اور مساجد کی بے حرمتی	۲۹۸
محمد بن جعفر بن محمد علویوں کی درخواست	۲۹۸
علی حسین بن حسن کی بدکرداری	۲۹۸
علی بن محمد کی ناشائستہ حرکات	۲۹۹
اہل مکہ کا محمد بن جعفر سے احتجاج	۲۹۹
اسحٰق بن موسیٰ کی محمد بن جعفر سے جنگ	۲۹۹
معرکہ بیر میمون	۳۰۰
محمد بن جعفر کی امان کی طلبی	۳۰۰
محمد بن جعفر کی روانگی جدہ	۳۰۰
محمد بن جعفر اور ہارون بن مسیب کی جھڑپیں	۳۰۰
محمد بن جعفر کی جلودی اور رجا سے امان کی درخواست	۳۰۱
محمد بن جعفر کا اہل مکہ سے خطاب	۳۰۱
محمد بن جعفر کی روانگی عراق	۳۰۲
ایک عقیلی کی روانگی مکہ	۳۰۲
امیر حج ابو اسحٰق بن ہارون الرشید	۳۰۲
عقیلی کا حجاج و تجار پر حملہ	۳۰۲
جلودی کا جماعت عقیلی پر حملہ	۳۰۳
حسن بن سہل اور ابن ابی سعید میں کشیدگی	۳۰۳
مامون کا ہرثمہ کو عراق جانے کا حکم	۳۰۳
ہرثمہ کا مامون سے ملنے پر اصرار	۳۰۳
ہرثمہ کے خلاف فضل بن سہل کی مامون سے شکایت	۳۰۴
مامون کا ہرثمہ پر عتاب	۳۰۴
ہرثمہ کا قتل	۳۰۴
باب ۹	۳۰۶
شورش بغداد	۳۰۶
حسن بن سہل کے خلاف حربیہ کی شورش	۳۰۶
حسن کے عاملوں کا بغداد سے اخراج	۳۰۶
حربیہ کی کرخ میں آتشزنی	۳۰۶
علی بن ہشام کا بغداد سے فرار	۳۰۷
محمد بن ابی خالد کی انتقامی کارروائی	۳۰۷
آل عباس کی تعداد	۳۰۷
شاہ روم کا خاتمہ	۳۰۸
یحییٰ بن عامر کا قتل	۳۰۸
۲۰۱ھ کے واقعات	۳۰۸
منصور بن مہدی سے خلافت	۳۰۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
قبول کرنے کی درخواست	
محمد بن ابی خالد کی علانیہ مخالفت	۳۰۸
محمد بن ابی خالد اور زہیر بن مسیب کی جنگ	۳۰۹
حسن بن سہل کی روانگی واسط	۳۰۹
فضل بن ربیع کی محمد بن ابی خالد سے امان کی درخواست	۳۰۹
محمد بن ابی خالد اور حسن بن سہل کی جنگ	۳۰۹
محمد بن ابی خالد کی پسپائی	۳۱۰
محمد بن ابی خالد کا انتقال	۳۱۰
زہیر بن مسیب کا قتل	۳۱۰
زہیر بن مسیب کے سر کی تشہیر	۳۱۰
اہل نیل کی تاراجی	۳۱۱
منصور بن مہدی کی امارت بغداد	۳۱۱
حسن بن سہل کی عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد کو پیشکش	۳۱۱
منصور بن مہدی کے عمال کا تقرر	۳۱۲
غسان بن عباد کی گرفتاری	۳۱۲
محمد بن یقطین اور حمید الطوسی کی جنگ	۳۱۳
عیسیٰ بن محمد کی چھاؤنی کی مردم شماری	۳۱۲
رضا کار جماعت	۳۱۳
رضا کار جماعت کے خروج کا سبب	۳۱۳
فطربل کی تاراجی	۳۱۳
مقتدروں کے خلاف کارروائی	۳۱۳
ابو حاتم سہل بن سلام	۳۱۴
ابو حاتم سہل کی کارگزاری	۳۱۴
منصور بن مہدی کی بغداد میں آمد	۳۱۵
عیسیٰ بن محمد کی روانگی بغداد	۳۱۵
عیسیٰ بن محمد اور حسن بن سہل کی ساز باز	۳۱۵
سہل بن سلامہ اور مطلب کی جنگ	۳۱۵
حمید بن عبد الحمید کا قصر ابن ہبیرہ میں قیام	۳۱۵
عیسیٰ بن محمد کی سہل بن سلامہ سے معذرت	۳۱۶
باب ۱۰	۳۱۷
علی الرضا کی ولیعہدی	۳۱۷
علی الرضا کی بیعت اور سبز لباس پہننے کا حکم	۳۱۷
بنی عباس کا ردعمل	۳۱۷
بنی عباس کا ابراہیم بن مہدی کو خلیفہ بنانے فیصلہ	۳۱۸
بنی عباس کی سازش	۳۱۸
بنی عباس کی مامون کی مخالفت	۳۱۸
بابک الخرمی کی شورش	۳۱۹
امیر حج اسحٰق بن موسیٰ	۳۱۹
۲۰۲ھ کے واقعات	۳۱۹
بغداد میں ابراہیم بن المہدی کی بیعت	۳۱۹
ابراہیم بن مہدی کا کوفہ اور علاقہ سواد پر قبضہ	۳۱۹
مہدی بن علوان خارجی کا خروج	۳۲۰
المطلب کی شکست	۳۲۰
مامون کا حسن بن سہل کے نام فرمان	۳۲۰
حمید کے خلاف حسن بن سہل کو شکایات	۳۲۰
حمید کی طلبی	۳۲۱
عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد کا قصر ابن ہبیرہ پر قبضہ	۳۲۱
حمید کی روانگی کوفہ	۳۲۱
حکیم الحارثی اور عیسیٰ بن محمد کی جنگ	۳۲۲
عباس بن موسیٰ کی کارروائی	۳۲۲
معرکہ قنطرہ	۳۲۲
اہل کوفہ کا عباس بن موسیٰ سے معاہدہ امان	۳۲۳
سعید کی مراجعت حیرہ	۳۲۳
عباس بن موسیٰ کی جماعت کی غارتگری	۳۲۳
کوفہ میں عام معافی کا اعلان	۳۲۳
عیسیٰ بن محمد اور حسن کی جنگ	۳۲۴
اہل بغداد کو سہل بن سلامہ کی دعوت حق	۳۲۴
عیسیٰ بن محمد اور سہل بن سلامہ کی جنگ	۳۲۴
سہل بن سلامہ کی روپوشی	۳۲۵
سہل بن سلامہ کی گرفتاری	۳۲۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
سہل بن سلامہ کی اسیری	۳۲۵
محمد الرواعی کا قتل	۳۲۵
فضل بن سہل کے خلاف علی الرضا کی شکایت	۳۲۶
علی الرضا کی شکایت کی تصدیق	۳۲۶
مامون کو حقیقت حال کا علم	۳۲۶
مرا پر فضل بن سہل کا عتاب	۳۲۷
فضل بن سہل کا قتل	۳۲۷
فضل بن سہل کے قاتلین کی گرفتاری	۳۲۷
المطلب بن عبداللہ کی مامون کی بیعت کی دعوت	۳۲۸
المطلب بن عبداللہ کا ابراہیم سے ملاقات کرنے سے گریز	۳۲۸
حمید کا مدائن پر قبضہ	۳۲۸
مامون کی بوران سے شادی	۳۲۸
امیر حج ابراہیم بن محمد	۳۲۹
سنہ ۲۰۳ھ کے واقعات	۳۲۹
علی الرضا کی وفات	۳۲۹
اہل بغداد کو علی الرضا کے انتقال کی اطلاع	۳۲۹
مامون کی طوس سے روانگی	۳۲۹
حسن بن سہل کی دیوانگی	۳۲۹
عیسیٰ حسن اور حمید کا خفیہ معاہدہ	۳۲۹
عیسیٰ بن محمد کی سازش کا انکشاف	۳۳۰
عیسیٰ بن محمد کی گرفتاری	۳۳۰
عباسی کا ابراہیم کے کارکن پر حملہ	۳۳۰
عباس کی حمید کو حوالگی بغداد کی دعوت	۳۳۱
اہل بغداد کا عباس کے نام شرط دعوت نامہ	۳۳۱
حمید کو اہل بغداد کی مشروط پیشکش	۳۳۱
بغدادی فوج میں عطا کی تقسیم	۳۳۱
عیسیٰ بن محمد کی رہائی	۳۳۱
عیسیٰ بن محمد اور حمید کی فوج میں جھڑپ	۳۳۲
عیسیٰ بن محمد کی گرفتاری	۳۳۲
سہل بن سلامہ کی رہائی	۳۳۲
ابراہیم بن مہدی اور حمید کی جنگ	۳۳۲
ابراہیم بن مہدی کی روپوشی	۳۳۳
ابراہیم بن مہدی کی تلاش	۳۳۳
سہل بن سلامہ کی عزت و توقیر	۳۳۳
سورج گرہن	۳۳۳
امیر حج سلیمان بن عبداللہ	۳۳۴
باب ۱۱	۳۳۵
خلیفہ مامون کی عراق میں آمد	۳۳۵
سنہ ۲۰۴ھ کے واقعات	۳۳۵
مامون کا نہروان میں استقبال	۳۳۵
طاہر بن حسین کی طلبی	۳۳۵
بنی عباس اور اہل خراسان کا سبز لباس کے خلاف احتجاج	۳۳۵
طاہر بن حسین کی سبز لباس ترک کرنے کی درخواست	۳۳۶
طاہر بن حسین کی درخواست کی منظوری	۳۳۶
احمد بن ابی خالد کا اندیشہ	۳۳۶
مامون کی اہل بغداد کے متعلق رائے	۳۳۶
اہل سواد سے دو خمس مال گزاری وصول کرنے کا حکم	۳۳۷
امیر حج عبداللہ بن الحسن	۳۳۷
سنہ ۲۰۵ھ کے واقعات	۳۳۷
طاہر کی مشرقی ممالک کی ولایت	۳۳۸
محمد بن ابی العباس اور علی بن الہیثم میں مناظرہ	۳۳۸
محمد بن ابی العباس اور علی بن الہیثم میں تلخکلامی	۳۳۸
مامون اور طاہر بن حسین کی ملاقات	۳۳۸
طاہر بن حسین کی محمد بن ابی العباس کی سفارش	۳۳۸
مامون کے رونے کی وجہ	۳۳۹
طاہر کی احمد بن خالد سے درخواست	۳۳۹
طاہر بن حسین کا امارت خراسان پر تقرر	۳۳۹
طاہر بن حسین کی روانگی خراسان	۳۳۹
عبدالرحمٰن المطوعی سے اندیشہ	۳۴۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
طاہر بن حسین اور حسن بن سہل میں مخاصمت	۳۴۰
عمال کا تقرر	۳۴۰
امیر حج عبیداللہ بن الحسن	۳۴۰
سنہ ۲۰۶ھ کے واقعات	۳۴۱
داؤد بن مسجور کو زط پر فوج کشی کا حکم	۳۴۱
عبداللہ بن طاہر کی ولایت رقہ	۳۴۱
مامون کے علم کے متعلق احکامات	۳۴۱
عبداللہ بن طاہر کی فضل بن ربیع سے درخواست	۳۴۱
طاہر بن حسین کا عبداللہ کے نام تاریخی خط	۳۴۲
طاہر بن حسین کے خط کی اہمیت	۳۵۱
متفرق واقعات	۳۵۲
امیر حج عبیداللہ بن الحسن	۳۵۲
سنہ ۲۰۷ھ کے واقعات	۳۵۲
عبدالرحمٰن بن احمد علوی کا خروج	۳۵۲
عبدالرحمٰن بن احمد علوی کی اطاعت	۳۵۲
طاہر بن حسین کی وفات	۳۵۲
کلثوم بن ثابت کا بیان	۳۵۳
طاہر کے رویہ کے متعلق مامون کو اطلاع	۳۵۳
طاہر کی موت کی مامون کو اطلاع	۳۵۳

مضمون	صفحہ
امارت خراسان پر طلحہ بن طاہر کا تقرر	۳۵۳
عبداللہ بن طاہر کی ولایت خراسان	۳۵۴
طاہر کی وفات پر مامون کا اظہار تشکر	۳۵۴
طاہر کی فوج میں شورش	۳۵۴
طلحہ بن طاہر کی قائم مقامی	۳۵۴
متفرق واقعات	۳۵۵
امیر حج ابو عیسیٰ بن رشید	۳۵۵
سنہ ۲۰۸ھ کے واقعات	۳۵۵
حسن بن حسین کی سرکشی	۳۵۵
متفرق واقعات	۳۵۵
امیر حج صالح بن رشید	۳۵۵
سنہ ۲۰۹ھ کے واقعات	۳۵۵
نصر بن شبث کو مامون کا پیغام	۳۵۵
نصر بن شبث کی مشروط اطاعت کی پیش کش	۳۵۶
مامون اور جعفر بن محمد کی گفتگو	۳۵۶
مامون کا نصر بن شبث کی حاضری پر اصرار	۳۵۶
عبداللہ بن طاہر کی محاصرہ پر سختی	۳۵۶
مامون کا نصر بن شبث کے نام خط	۳۵۷
نصر بن شبث کی امان طلبی	۳۵۸
نصر بن شبث کو عبداللہ بن طاہر	۳۵۸

مضمون	صفحہ
کا امان نامہ	۳۵۹
متفرق واقعات	۳۵۹
امیر حج صالح ابن عباس	۳۵۹
سنہ ۲۱۰ھ کے واقعات	۳۵۹
نصر بن شبث کی بغداد میں آمد	۳۵۹
ابراہیم ابن عائشہ پر عتاب و اسیری	۳۵۹
ابراہیم بن مہدی کی گرفتاری	۳۵۹
ابراہیم بن مہدی کی تشہیر	۳۶۰
ابراہیم بن مہدی کی رہائی	۳۶۰
ابراہیم بن عائشہ کا قتل	۳۶۰
ابراہیم کی مامون سے رحم کی درخواست	۳۶۱
ابراہیم کی معافی کی دوسری روایت	۳۶۱
مامون کی بوران بنت حسن بن سہل سے شادی	۳۶۱
رسم جلوہ	۳۶۲
بوران کی ابراہیم مہدی کے لئے سفارش	۳۶۲
ابراہیم بن مہدی کو معافی و اعزاز	۳۶۲
مامون کے مصاحبین کو خلعت و عطیات سے سرفرازی	۳۶۳
ابوالحسن علی کے کاتب کا بیان	۳۶۳
ام جعفر کا بوران کو صلح کی جاگیر کا عطیہ	۳۶۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
حسن بن سہل کی توہم پرستی	۳۶۴
متفرق واقعات	۳۶۴
عبداللہ بن طاہر کو مصر پر فوجکشی کا حکم	۳۶۴
عبیداللہ بن سری کا عبداللہ کی فوج پر حملہ	۳۶۴
عبیداللہ بن سری کی شکست	۳۶۵
عبیداللہ بن سری کا محاصرہ	۳۶۵
عبیداللہ بن سری کی امان طلبی	۳۶۵
عبداللہ بن طاہر سے ایک اعرابی شیخ کی ملاقات	۳۶۵
اعرابی شیخ کی قیافہ شناسی	۳۶۶
بطین الحمص شاعر کو انعام واکرام	۳۶۷
مصر میں طوائف الملوکی	۳۶۷
عبداللہ بن وہب کا بیان	۳۶۷
فتح اسکندریہ	۳۶۸
اہل قم کی بغاوت	۳۶۸
قم کی فصیل کا انہدام	۳۶۸
جبال پر مازیار بن قارن کا قبضہ	۳۶۸
امیر حج صالح بن عباس	۳۶۸
سنہ ۲۱۱ھ کے واقعات	۳۶۸
عبیداللہ بن سری کی بغداد میں آمد	۳۶۸
فتح مصر پر مامون کے اشعار	۳۶۹
عبداللہ بن طاہر کے خلاف شکایات	۳۶۹
مامون کی جاسوس کو ہدایات	۳۶۹
مامون کے جاسوس کی عبداللہ بن طاہر سے ملاقات	۳۶۹
جاسوس کی قاسم کے لئے دعوت	۳۷۰

مضمون	صفحہ
بیعت	۳۷۰
عبداللہ بن طاہر کا جاسوس کو جواب	۳۷۰
طاہر کا جاسوس کو مصر جانے کا حکم	۳۷۰
احمد بن یوسف کا عبداللہ بن طاہر کے نام تہنیت نامہ	۳۷۱
متفرق واقعات	۳۷۲
امیر حج صالح بن عباس	۳۷۲
سنہ ۲۱۲ھ کے واقعات	۳۷۲
خود سر امرا کی گرفتاری	۳۷۲
متفرق واقعات	۳۷۳
مامون کا عقیدہ	۳۷۳
امیر حج عبداللہ بن عبیداللہ	۳۷۳
سنہ ۲۱۳ھ کے واقعات	۳۷۳
مصر میں شورش	۳۷۳
عمال کا تقرر	۳۷۳
غسان بن عباد کی ولایت سندھ	۳۷۳
غسان بن عباد کے متعلق احمد بن یوسف کی رائے	۳۷۳
امیر حج عبداللہ بن عبیداللہ	۳۷۴
سنہ ۲۱۴ھ کے واقعات	۳۷۴
محمد بن حمید الطوسی کا قتل	۳۷۴
فتح حوف	۳۷۴
بلال الضبابی کا خروج وقتل	۳۷۴
عبداللہ بن طاہر کی روانگی خراسان	۳۷۴
متفرق واقعات	۳۷۴
امیر حج اسحاق بن عباس	۳۷۴

مضمون	صفحہ
سنہ ۲۱۵ھ کے واقعات	۳۷۵
مامون کی جہاد کے لئے روانگی	۳۷۵
ام الفضل کی رخصتی	۳۷۵
قلعہ قرہ کی فتح	۳۷۵
اہل قلعہ اجدہ کی جاں بخشی	۳۷۵
متفرق واقعات	۳۷۵
امیر حج عبداللہ بن عبداللہ	۳۷۶
سنہ ۲۱۶ھ کے واقعات	۳۷۶
مامون کی رومی علاقے میں مراجعت	۳۷۶
مامون کی مراجعت کے متعلق دوسری روایت	۳۷۶
محاصرہ انطیغوا	۳۷۶
عبدوس الفہری کی بغاوت	۳۷۶
نماز کے بعد تکبیر کہنے کا حکم	۳۷۶
علی بن ہشام کی اہلاک کی ضبطی	۳۷۷
متفرق واقعات	۳۷۷
امیر حج عبداللہ بن عبیداللہ	۳۷۷
سنہ ۲۱۷ھ کے واقعات	۳۷۷
علاقہ بیاکی تسخیر	۳۷۷
عبدوس الفہری کا قتل	۳۷۷
علی بن ہشام اور حسین بن ہشام کا قتل	۳۷۷
علی کے سر کی تشہیر	۳۷۸
علی کے سر کے ساتھ مامون کا رقعہ	۳۷۸
محاصرہ لولوۃ	۳۷۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
توفیل شاہ روم کا خط مامون کے نام	۳۷۹
مامون کا توفیل شاہ روم کو جواب	۳۸۰
امیر حج عبداللہ بن سلیمان	۳۸۰
سنہ ۲۱۸ھ کے واقعات	۳۸۱
طوانہ کی تعمیر	۳۸۱
جبری فوج کی طلبی	۳۸۱
مامون کا اسحٰق بن ابراہیم کے نام خط	۳۸۱
خلق قرآن کے متعلق سات اشخاص کا اقرار	۳۸۳
خلق قرآن کے متعلق مامون کا اسحٰق بن ابراہیم کے نام خط	۳۸۴
حکام، فقہا اور محدثین کی طلبی	۳۸۶
مسئلہ خلق قرآن کے متعلق استفسار	۳۸۶
بشیر بن ولید کا جواب	۳۸۷
علی بن مقاتل کا جواب	۳۸۷
ابوالحسن الزیادی کی رائے	۳۸۸
امام احمد بن حنبل سے استفسار	۳۸۸
ابن البکا کی رائے	۳۸۹
ابن البکا والاصغر کی تجویز	۳۸۹
فقہا و محدثین اور حکام کے متعلق مامون کا اسحٰق کے نام خط	۳۸۹
امام احمد بن حنبلؒ اور محمد بن نوح کا اظہار حق	۳۹۳
حکام، فقہا اور محدثین کی طرطوس میں طلبی	۳۹۴
فقہا و محدثین کی روانگی طرطوس	۳۹۴
فقہا و محدثین کی مراجعت بغداد	۳۹۴

مضمون	صفحہ
عمال کے نام مامون کا فرمان	۳۹۴
فرمان مامون کے متعلق دوسری روایت	۳۹۴
چھاؤنیوں کے عامل کے نام فرمان	۳۹۵
سعید العلاف قاری کا بیان	۳۹۵
مامون کی رطب آزاد کھانے کی خواہش	۳۹۵
مامون کی علالت	۳۹۶
عباس بن مامون کی طلبی	۳۹۶
مامون کی وصیت	۳۹۶
مامون کے ابواسحٰق سے عہد و پیمان	۳۹۸
ابواسحٰق کو نصیحت	۳۹۸
آل علی سے حسن سلوک کی ہدایت	۳۹۹
مامون کی وفات کا وقت	۳۹۹
مامون کی تجہیز و تکفین	۳۹۹
مدت خلافت	۳۹۹
مامون کا حلیہ	۳۹۹
باب ۱۲	۴۰۱
خلیفہ مامون کی سیرت و حالات	۴۰۱
ابراہیم بن عیسیٰ کی مامون سے درخواست	۴۰۱
مامون کی جامع و مانع گفتگو	۴۰۱
شامی عربوں سے مامون کی بے اعتنائی	۴۰۱
مامون کی نامہ رسول سے عیادت	۴۰۲
مامون کی ابواسحٰق معتصم سے تنگدستی کی شکایت	۴۰۲
مامون کی سخاوت	۴۰۲

مضمون	صفحہ
محمد بن ایوب کا ایک تمیمی شاعر سے مذاق	۴۰۳
تمیمی شاعر کی روانگی شام	۴۰۳
مامون سے تمیمی شاعر کی ملاقات	۴۰۴
مامون کی تمیمی شاعر سے فرمائش	۴۰۴
تمیمی شاعر سے مامون کا حسن سلوک	۴۰۵
ابوسعید المخزومی کا مرثیہ	۴۰۵
مامون کی ایک شائستہ شامی مصاحب کی تلاش	۴۰۵
شامی پر مامون کی عنایات	۴۰۶
قاضی دمشق کے اشعار	۴۰۶
قاضی دمشق کی طلبی و برطرفی	۴۰۶
قاضی دمشق کو معافی	۴۰۷
مامون کی گلوکار علویہ سے خفگی	۴۰۷
مامون کی ذہانت	۴۰۸
مامون کے اشعار	۴۰۸
ابوالعتاہیہ کے اشعار	۴۰۹
علی بن جبلہ کا قصیدہ	۴۰۹
مامون کی علی بن جبلہ کو پیشکش	۴۰۹
علی بن جبلہ کا اعتراف	۴۱۰
مامون کی ہجو	۴۱۰
یزیدی کی مفلوک الحالی	۴۱۱
یزیدی کی دولت حاصل	۴۱۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
کرنے کی ترکیب	
یزیدی کا مامون کو رقعہ	۱۱ھ
یزیدی کی عبداللہ بن طاہر کے لئے درخواست	۱۲ھ
یزیدی کی ایک لاکھ درہم کی وصولی	۱۲ھ
حسین بن ضحاک کے اشعار	۱۲ھ
مامون کی شعر فہمی	۱۳ھ
العتابی کی مامون سے ملاقات	۱۳ھ
العتابی اور ابن الموصلی کی گفتگو	۱۴ھ
العتابی کا ابن الموصلی کی فضیلت کا اعتراف	۱۴ھ
عمارہ بن عقیل کے اشعار پر مامون کی تنقید	۱۴ھ
مامون کی محمد بن الہیثم سے فرمائش	۱۵ھ
طوبہ سے مامون کی خفگی	۱۵ھ
باب ۱۳	۱۷ھ
غلیظ معتصم	
بیعت خلافت	۱۷ھ
عباس بن مامون کی بیعت	۱۷ھ
طوانہ کے قلعہ کا انہدام	۱۷ھ
بابک خرمی کے پیروؤں کی بغاوت	۱۷ھ
امیر حج صالح بن عباس	۱۸ھ
سنہ ۲۱۹ھ کے واقعات	۱۸ھ
محمد بن قاسم کا ظہور	۱۸ھ
محمد بن قاسم کی گرفتاری	۱۸ھ
محمد بن قاسم کا فرار	۱۸ھ
خرمیوں کا قتل	۱۸ھ
نرط گردھوں کی سرکوبی	۱۹ھ
نرط کی ناکہ بندی	۱۹ھ
نرط سردار محمد بن عثمان سے عجیف کی جنگ	۱۹ھ
امیر حج صالح بن عباس	۱۹ھ
سنہ ۲۲۰ھ کے واقعات	۱۹ھ
عجیف کا نرط پر غلبہ	۱۹ھ
عجیف کی مراجعت بغداد	۲۰ھ
نرط کی تباہی	۲۰ھ
بابک کا خروج	۲۰ھ
محمد بن البعیث کی خرمیوں کی مہمان نوازی	۲۰ھ
عصمہ کی گرفتاری	۲۱ھ
عصمہ کے ساتھیوں کا قتل	۲۱ھ
افشین کا برزند میں قیام	۲۱ھ
افشین کا قافلوں کے لئے حسن انتظام	۲۱ھ
بابک کے جاسوسوں سے ابو سعید کی پیشکش	۲۲ھ
معرکہ ارشق	۲۲ھ
بابک کا بغا الکبیر پر حملہ کرنے کا منصوبہ	۲۲ھ
بغا الکبیر کو مارد بیل میں قیام کا حکم	۲۲ھ
افشین کی بغا الکبیر کو ہدایت	۲۳ھ
بغا الکبیر کی روانگی کی بابک کو اطلاع	۲۳ھ
بغا الکبیر کی مراجعت اردبیل	۲۳ھ
بابک کا قلعہ وارحمین النہر پر حملہ	۲۳ھ
بابک اور اس کی جماعت کی تیسری ہیئت	۲۳ھ
علویہ الدراس کی جماعت کے قتل کی ہیثم کو اطلاع	۲۴ھ
ہیثم کی مراجعت ارشق	۲۴ھ
بابک کا محاصرہ ارشق	۲۴ھ
افشین کا بابک خرمی پر حملہ	۲۵ھ
بابک خرمی کی شکست و فرار	۲۵ھ
بابک کا قافلہ خشن پر حملہ	۲۵ھ
افشین کے پڑاؤ میں قحط	۲۵ھ
افشین کا حاکم مراغہ کو سامان خوراک بھیجنے کا حکم	۲۵ھ
افشین کی حاکم شیزدان سے امداد طلبی	۲۶ھ
معتصم کو حربیہ سے اندیشہ	۲۶ھ
معتصم کی قاطول میں آمد	۲۶ھ
ہارون الرشید کے خدمتگار مسرور کا بیان	۲۶ھ
معتصم کے قاطول جانے کی وجہ	۲۶ھ
معتصم کی بغداد سے روانگی	۲۷ھ
فضل بن مروان	۲۷ھ
معتصم اور ابراہیم الہفتی	۲۷ھ
فضل بن مروان کے خلاف معتصم سے شکایت	۲۸ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
محمد بن عبدالملک کی کارکردگی	۴۲۸
معتصم کی فضل بن مروان سے ناراضگی	۴۲۸
معتصم کے احکامات کی خلاف ورزی	۴۲۹
ابوداؤد کی فضل بن مروان کو نصیحت	۴۲۹
فضل بن مروان کی معزولی	۴۳۰
امیر حج صالح بن عباس	۴۳۰
۲۲۱ھ کے واقعات	۴۳۰
افشین کی فوج میں تنخواہ کی تقسیم	۴۳۰
افشین اور ابوسعید کی دورروزمیں ملاقات	۴۳۰
بغا پر خرمیوں کا حملہ	۴۳۰
بغا کی شکست کی افشین کو اطلاع	۴۳۱
بغا کو افشین کی کمک	۴۳۱
افشین کو بغا کی ہدایت	۴۳۱
افشین کا بابک خرمی پر حملہ	۴۳۱
بغا کا پہاڑ پر قیام	۴۳۲
برنباری سے بغا کی پریشانی	۴۳۲
بغا کی بذ کی جانب پیشقدمی	۴۳۲
بغا کو بابک کے شبخون کی اطلاع	۴۳۲
غلام کی اطلاع کی تصدیق	۴۳۳
بغا کی مراجعت	۴۳۴
بغا کی فوج پر خوف کا غلبہ	۴۳۴
بغا کا بابک کے حملے کا اندیشہ	۴۳۴
فضل بن کاؤس کی رائے	۴۳۴
بغا کی فوج کی پست ہمتی	۴۳۴
بغا کی فوج کی خستہ حالی	۴۳۴

مضمون	صفحہ
بغا کے پڑاؤ پر خرمیوں کا حملہ	۴۳۴
بغا کی شکست وفرار	۴۳۵
بغا کو مراغہ جانے کا حکم	۴۳۵
بابک کے سردار طرخان کا قتل	۴۳۵
متفرق واقعات	۴۳۵
امیر حج محمد بن داؤد	۴۳۵
۲۲۲ھ کے واقعات	۴۳۵
ایتاخ، جعفر بن دینار کی کمک	۴۳۵
ایتاخ کی مراجعت	۴۳۶
ابوسعید کو پیشقدمی کا حکم	۴۳۶
خرمی سردار آذین کا زعم	۴۳۶
آذین کے خاندان کی گرفتاری	۴۳۶
افشین کی کوہبانی جماعت کو ہدایات	۴۳۷
کوہبانی جماعت پر آذین کی پیادہ فوج کا حملہ	۴۳۷
کوہبانیوں کی افشین سے امداد طلبی	۴۳۷
افشین کی محتاط حکمت عملی	۴۳۷
معتصم کی ہدایت پر عمل	۴۳۸
افشین کی روذ الروز کی جانب پیشقدمی	۴۳۸
محفوظ مقامات کا انتخاب	۴۳۸
خندق کی کھدائی	۴۳۹
افشین کی پیدل سپاہ کو ہدایت	۴۳۹
بابک کی افشین کو پھلوں کی پیش کش	۴۳۹
خرمیوں کی مبارزت	۴۴۰
خرمی دستہ پر افشین کا حملہ	۴۴۰
افشین کی فوج کی ترتیب کا انتظام	۴۴۱

مضمون	صفحہ
نقارہ کی آواز پر فوج کی نقل وحرکت	۴۴۱
افشین و بابک کی احتیاطی تدابیر	۴۴۱
افشین کی امرائے عساکر کو ہدایات	۴۴۱
بابک کو افشین کی نقل وحرکت کا علم	۴۴۲
افشین کا دستور العمل	۴۴۲
خرمیوں کا جعفر کے دستہ پر حملہ	۴۴۳
افشین کی جعفر سے برہمی	۴۴۳
جعفر کا افشین کو پیغام	۴۴۳
جعفر کو مراجعت کا حکم	۴۴۳
جعفر کی افشین سے شکایت	۴۴۴
جعفر اور فضل بن کاؤس میں تلخ کلامی	۴۴۴
رضاکاروں کی واپسی کا حکم	۴۴۴
ابوسعید کی افشین کی حکمت عملی کی تعریف	۴۴۴
افشین کی مقام مصاف سے مراجعت	۴۴۴
رضاکاروں کی افشین سے شکایت	۴۴۵
رضاکاروں کی افشین کے طرز عمل پر تنقید	۴۴۵
رضاکاروں کے افسروں	۴۴۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
کی طلبی	
ایک مجاہد کا جذبہ شہادت	۴۴۶
افشین کا حملہ کرنے کا فیصلہ	۴۴۶
افشین کی بذ پر فوج کشی	۴۴۶
افشین کی ابودلف کو پیشقدمی کا حکم	۴۴۶
رضاکاروں کا بذ پر حملہ	۴۴۷
رضاکاروں کے لئے ستو اور پانی کی فراہمی	۴۴۷
خرمیوں کا جعفر پر حملہ	۴۴۸
خرمیوں کی شدید مدافعت	۴۴۸
پیدل فوج کی کمک	۴۴۸
افشین کا فوج کو مراجعت کا حکم	۴۴۸
پیدل تیراندازوں کو پہاڑ پر چڑھائی کا حکم	۴۴۸
بشیر ترکی کو زریں حصہ پر قبضہ کرنے کی ہدایت	۴۴۹
افشین کی پیشقدمی	۴۴۹
آذین والے ٹیلے کا محاصرہ	۴۴۹
خرمیوں کا بشیر فراغنہ پر حملہ	۴۵۰
جعفر الخیاط کا حملہ	۴۵۰
ابوسعید کے فوجی دستہ کی یورش	۴۵۰
بابک کی امان طلبی	۴۵۱
بابک کو افشین کی اماں	۴۵۱
افشین کا بذ پر قبضہ	۴۵۱
بذ کی تاراجی	۴۵۱
افشین کی بذ سے مراجعت	۴۵۲
افشین کا قصروں کے انہدام کا حکم	۴۵۲
بابک کا فرار	۴۵۲
معتصم کا بابک کے لئے امان نامہ	۴۵۲
افشین کے قاصدوں کی روانگی	۴۵۳
افشین کے قاصدوں کی بابک سے ملاقات	۴۵۳
افشین کے ایک قاصد کا قتل	۴۵۳
بابک کا اپنے بیٹے کو پیغام	۴۵۳
بابک کی روپوشی	۴۵۴
بابک کی والدہ اور بیوی کی گرفتاری	۴۵۴
بابک کی ارمینیا کے پہاڑوں میں روپوشی	۴۵۴
بابک کے غلام کے خلاف شکایت	۴۵۵
سہل بن سنباط اور بابک کی ملاقات	۴۵۵
سہل بن سنباط کی بابک سے درخواست	۴۵۵
ابن سنباط کی بابک کو قلعہ میں قیام کی دعوت	۴۵۵
ابن سنباط کی بابک کے متعلق افشین کو اطلاع	۴۵۶
بابک کی شناخت	۴۵۶
ابوسعید اور لوز بارہ کو افشین کی ہدایت	۴۵۶
بابک کی گرفتاری کا منصوبہ	۴۵۷
بابک کی گرفتاری	۴۵۷
بابک کی افشین سے ملاقات	۴۵۸
بابک کی اسیری	۴۵۸
بابک کے بھائی	۴۵۸
عبداللہ کی گرفتاری	۴۵۸
بابک کی آخری خواہش	۴۵۹
امیر حج محمد بن داؤد	۴۵۹
۲۲۳ھ کے واقعات	۴۵۹
افشین کی روانگی سامرا	۴۵۹
معتصم کا خبر رسانی کا انتظام	۴۵۹
افشین کا سامرا میں استقبال	۴۶۰
بابک کی تشہیر	۴۶۰
بابک کا قتل	۴۶۰
عبداللہ کی روانگی مدینۃ السلام	۴۶۰
عبداللہ کی فالودہ و شراب کی خواہش	۴۶۱
عبداللہ کا قتل	۴۶۱
سہل بن سنباط کو اعزاز و انعام	۴۶۱
بابک کے متعلق علی بن مُر کا بیان	۴۶۱
بابک کی کارگزاری	۴۶۲
افشین کو اعزاز و انعام	۴۶۲
توفیل کی زبطرہ و ملطیہ میں غارت گری	۴۶۲
بابک کی توفیل کو بلاد اسلامیہ پر حملہ کی ترغیب	۴۶۲
زبطرہ میں عیسائیوں کا ظلم و ستم	۴۶۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
معتصم کا رومیوں پر فوجکشی کا عزم	۶۶۳
اہل زبطرہ کے لئے امدادی دستہ	۶۶۳
حملہ کے لئے عموریہ کا انتخاب	۶۶۳
باب ۱۴	۶۶۵
خلیفہ معتصم باللہ کا جہاد	۶۶۵
افشین حیدر کو پیشقدمی کا حکم	۶۶۵
انقرہ کی تسخیر کا منصوبہ	۶۶۵
اشناس کو مرج الاسقف میں قیام کا حکم	۶۶۵
معتصم کی اشناس کو ہدایت	۶۶۹
عمر الفرغانی کی مہم	۶۶۹
شاہ روم کے متعلق عمر کو اطلاع	۶۶۶
عمر کی فوجی دستوں کی طلبی	۶۶۶
رومی فوجیوں کی گرفتاری	۶۶۷
معتصم کا افشین کے نام خط	۶۶۷
ایک بوڑھے رومی کی پیشکش	۶۶۷
مالک بن اکیدر کی مہم	۶۶۸
بوڑھے رومی کی حکمت عملی	۶۶۸
مالک بن اکیدر کا انقرہ کے لشکر کا تعاقب	۶۷۰
مالک بن اکیدر کا اسیر رومیوں سے استفسار	۶۶۹
افشین کا رومیوں پر حملہ	۶۶۹
رومیوں کی شکست	۶۶۹
مالک بن اکیدر کی مراجعت	۶۷۰
معتصم کی عموریہ کی جانب پیشقدمی	۶۷۰
اہل عموریہ کی قلعہ بندی	۶۷۰

مضمون	صفحہ
قلعہ عموریہ کے متعلق ایک مسلمان کی اطلاع	۶۷۱
قلعہ عموریہ پر سنگباری	۶۷۱
اہل عموریہ کے قاصدوں کی گرفتاری	۶۷۱
رومی قاصدوں کا قبول	۶۷۲
قلعہ عموریہ کی فصیل کا انہدام	۶۷۲
قلعہ عموریہ کے خندق کو پاٹنے کی کوشش	۶۷۳
قلعہ کے شگاف پر سنگباری	۶۷۳
معتصم کی افشین کی جنگ کی تعریف	۶۷۳
اشناس کی برہمی	۶۷۳
عمر الفرغانی اور احمد بن خلیل کی گفتگو	۶۷۳
رومی سردار وندوا کی امداد طلبی	۶۷۴
سردار وندوا کا امان طلبی کا فیصلہ	۶۷۵
معتصم اور وندوا میں معاہدہ	۶۷۵
باطس کی طلبی	۶۷۵
باطس کی گرفتاری	۶۷۶
رومی اسیروں اور مال غنیمت کی نیلامی	۶۷۶
معتصم کی فوج میں ہنگامہ	۶۷۶
شاہ روم کے قاصد کی واپسی	۶۷۷
وادی الجور میں رومی اسیروں	۶۷۷

مضمون	صفحہ
کا قتل	
معتصم کی طرسوس میں آمد	۶۷۸
فوجی امرا کا افشین سے حسد	۶۷۸
فوجی امرا کی عباس بن مامون کی حمایت	۶۷۸
معتصم اور اس کے فوجی امرا کے قتل کا منصوبہ	۶۷۸
عجیف کا معتصم کو قتل کرنے پر اصرار	۶۷۹
عباس بن مامون کا عجیف کی رائے سے اختلاف	۶۷۹
عمر الفرغانی کی ایک عزیز کو نصیحت	۶۷۹
اشناس کی علالت	۶۸۰
معتصم و افشین کی عیادت	۶۸۰
عمر الفرغانی اور احمد بن خلیل کی اشناس سے کشیدگی	۶۸۰
عمر الفرغانی اور احمد بن خلیل کی اشناس سے علیحدگی کی درخواست	۶۸۱
عمر الفرغانی کی گرفتاری	۶۸۱
احمد بن خلیل کی اسیری	۶۸۱
عمر الفرغانی کی ایتاخ کو حوالگی	۶۸۲
احمد بن خلیل کا اشناس کے نام خط	۶۸۲
معتصم کے خلاف سازش	۶۸۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
کاانکشاف	
حارث سمرقندی کی گرفتاری ورہائی	۸۲ھ
عباس بن مامون کی گرفتاری	۸۳ھ
عجیف بن عنبہ کی گرفتاری	۸۳ھ
عجیف بن عنبہ کا قتل	۸۴ھ
عباس بن مامون کی ہلاکت	۸۴ھ
عمرو الفرغانی کا انجام	۸۴ھ
عجیف بن عنبہ کا خاتمہ	۸۴ھ
ترکی کی خودکشی	۸۵ھ
سندی بن بختاشہ کو معافی	۸۵ھ
احمد بن خلیل کی ہلاکت	۸۵ھ
ہرثمہ بن نصر کی بحالی	۸۵ھ
عباس بن مامون کو لعین کا خطاب	۸۶ھ
امیر حج محمد بن داؤد	۸۶ھ
باب ۱۵	۸۷ھ
مازیار اور افشین کا زوال	۸۷ھ
۲۲۴ھ کے واقعات	۸۷ھ
مازیار کی بغاوت	۸۷ھ
مازیار اور آل طاہر میں مخاصمت	۸۷ھ
مازیار کے خلاف عبداللہ بن طاہر کی شکایت	۸۷ھ
زمینداروں کی املاک کی ضبطی	۸۸ھ
لگان کی شرح میں اضافہ	۸۸ھ
مازیار کا شاذان بن الفضل کے نام خط	۸۸ھ

مضمون	صفحہ
علی بن یزداد کا فرار	۹۰ھ
علی بن یزداد کے فرار پر ابو صالح کی برہمی	۹۰ھ
عبدالکریم بن عبدالرحمٰن کی حسن بن علی کی سفارش	۹۰ھ
حسن بن علی بن یزداد کا خاتمہ	۹۱ھ
اہل ساریہ کی اسیری	۹۱ھ
آمل کی فصیل کا انہدام	۹۱ھ
طبس سے سمندر تک فصیل کی تعمیر	۹۲ھ
اہل جرجان کی مدافعت	۹۲ھ
کے لئے امدادی فوج	
امرائے عساکر کی پیشقدمی	۹۲ھ
مازیار کا قیدیوں سے مطالبہ	۹۲ھ
موسیٰ بن ہرمز کی خراج کی	
کی ادائیگی کی ضمانت	۹۳ھ
احمد بن الصقیر کی پیشکش	۹۳ھ
موسیٰ بن ہرمز کی ضمانت کا مقصد	۹۳ھ
آمل کے امیرزادوں کا قتل	۹۴ھ
مازیار کا زمینداروں کے قتل کا حکم	۹۴ھ
حسن بن حسین کا فصیل پر قبضہ	۹۴ھ
ابو صالح سرخاستان کی	
قیام گاہ پر قبضہ	۹۵ھ
شہریار کی گرفتاری	۹۵ھ
ابو صالح کی گرفتاری	۹۵ھ
ابو صالح کا قتل	۹۶ھ

مضمون	صفحہ
ابوالشاس شاعر	۹۶ھ
حسن بن حسین کی ابوالشاس سے فرمائش	۹۶ھ
قارن بن شہریار کو حیان بن جبلہ کی پیشکش	۹۷ھ
عبداللہ بن قارن کی گرفتاری	۹۷ھ
مازیار کا قیدیوں کی رہائی کا حکم	۹۷ھ
عامل ساریہ مہربستانی کا فرار	۹۷ھ
قوہیار کی حیان سے امان طلبی	۹۸ھ
اسحٰق بن احمد کا بیان	۹۸ھ
احمد بن الصقیر کی حیان سے برہمی	۹۸ھ
احمد بن الصقیر کا قوہیار کو مشورہ	۹۹ھ
احمد بن الصقیر کا حسن بن حسین کے نام خط	۹۹ھ
حسن بن حسین کی ساریہ میں آمد	۹۹ھ
حیان کو پہاڑ پر چوکیاں قائم کرنے کا حکم	۹۹ھ
حیان کو قارن کے متعلق ہدایت	۹۹ھ
حیان بن جبلہ کی وفات	۵۰۰
قوہیار کی حسن بن حسین	۵۰۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
سے ملاقات	
حسن بن حسین کی روانگی ہرمز آباد	۵۰۰
حسن بن حسین کی ہرمز میں آمد	۵۰۰
یعقوب بن منصور کو طالقان بھیجے جانے کا حکم	۵۰۱
مازیار کی گرفتاری	۵۰۱
دمید وار بن فواہست کا قوہیار کو مشورہ	۵۰۱
محمد بن ابراہیم کی حسن سے ملاقات	۵۰۱
مازیار کی دولت واملاک کی فہرست تیار کرنے کا حکم	۵۰۲
مازیار کی دولت	۵۰۲
مازیار کے جواہرات کی قیمت	۵۰۲
مازیار کی روانگی	۵۰۳
قوہیار کا قتل	۵۰۳
قاتلین قوہیار کی گرفتاری	۵۰۳
مازیار کی بربادی کی وجہ	۵۰۳
قوہیار کی نظر بندی ورہائی	۵۰۳
قوہیار کی مازیار سے مخاصمت	۵۰۴
قوہیار کی مازیار کے خلاف کارروائی	۵۰۴
مازیار کا محاصرہ	۵۰۴
دری کی شکست وقتل	۵۰۵
افشین کے خطوط کا معاوضہ میں سفارش کا وعدہ	۵۰۵
بزرجشنس کی گرفتاری	۵۰۵
محمد بن ابراہیم اور دری میں معرکہ	۵۰۶

مضمون	صفحہ
قیدیوں کا جیل سے فرار	۵۰۶
دری کا انجام	۵۰۶
متفرق واقعات	۵۰۶
منکجور الاشروسنی کی بغاوت	۵۰۶
منکجور کی گرفتاری	۵۰۷
متفرق واقعات	۵۰۷
میر حج محمد بن داؤد	۵۰۷
۲۲۵ھ کے واقعات	۵۰۷
جعفر بن دینار پر عتاب	۵۰۷
دربار عام میں مازیار اور افشین کی طلبی	۵۰۷
افشین کے قاصدوں کی جامہ تلاشی	۵۰۸
عبداللہ بن طاہر کا افشین کے مال پر قبضہ	۵۰۸
مال کے متعلق افشین سے استفسار	۵۰۸
افشین کے قاصدوں کو رہا کرنے کی سفارش	۵۰۸
افشین کی سازش کا انکشاف	۵۰۸
افشین کا فرار ہونے کا منصوبہ	۵۰۹
واجن کو افشین سے خطرہ	۵۰۹
ایتاخ کو واجن کی حوالگی	۵۰۹
افشین کی گرفتاری	۵۰۹
حسن بن افشین کی گرفتاری	۵۱۰
افشین کا مقدمہ	۵۱۰
سغدی امام ومؤذن کی گواہی	۵۱۰
کتاب کے متعلق افشین سے استفسار	۵۱۰

مضمون	صفحہ
موبذ مجوسی کے افشین پر الزامات	۵۱۱
افشین کی موبذ سے جرح	۵۱۱
مرزبان بن ترکش کا افشین پر الزام	۵۱۱
افشین کے خلاف مازیار کی گواہی	۵۱۱
مازیار کے متعلق افشین کا بیان	۵۱۲
افشین کا غیر مختون ہونے کا اعتراف	۵۱۲
افشین کی قید خانہ میں واپسی	۵۱۲
امیر حج محمد بن داؤد	۵۱۳
۲۲۶ھ کے واقعات	۵۱۳
رجاء بن ابی ضحاک کا قتل	۵۱۳
افشین کے لئے نئے پھلوں کا تحفہ	۵۱۳
افشین کی معتصم کے معتمد علیہ سے ملاقات کی خواہش	۵۱۳
افشین کی معتصم سے رحم کی درخواست	۵۱۳
افشین کے غیر مختون ہونے کے اعتراف کی وجہ	۵۱۴
افشین کا انتقال	۵۱۵
افشین کے مال ومتاع کی فہرست تیار کرنے کا حکم	۵۱۵
اشناس کی سامرا سے	۵۱۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
حرمین تک کی ولایت	
امیر حج محمد بن داؤد	۵۱۵
۲۲۷ھ کے واقعات	۵۱۵
ابو حرب مبرقع کا خروج	۵۱۵
ابو حرب مبرقع کی جماعت میں اضافہ	۵۱۶
رجا بن ایوب کی ابو حرب مبرقع پر فوج کشی	۵۱۶
ابو حرب مبرقع کی گرفتاری	۵۱۶
معتصم کے قاصد کی گرفتاری	۵۱۶
رجا بن ایوب کی حلد میں تاخیر کی وضاحت	۵۱۷
رجا اور مبرقع کی جنگ کی دوسری روایت	۵۱۷
متفرق واقعات	۵۱۷
معتصم کی علالت	۵۱۷
معتصم کی زنام سے گانے کی فرمائش	۵۱۷
معتصم کی وفات	۵۱۸
مدت خلافت	۵۱۸
معتصم کا حلیہ و عمر	۵۱۸
معتصم باللہ کی سیرت	۵۱۸
اہل شاش کے لئے ابن ابی داؤد کی سفارش	۵۱۹
معتصم کا غصہ	۵۱۹
معتصم کی اسحٰق بن ابراہیم سے چوگان کھیلنے کی فرمائش	۵۱۹
معتصم اور اسحٰق بن ابراہیم کا غسل	۵۱۹

مضمون	صفحہ
معتصم کے اپنے امرا کے متعلق تاثرات	۵۲۰
اسحٰق موصلی کی معتصم کی مغنیہ باندی کی تعریف	۵۲۰
اسحٰق بن ابراہیم موصلی کا بیان	۵۲۰
معتصم کی والدہ	۵۲۰
معتصم کی سخاوت	۵۲۰
باب ۱۶	۵۲۱
خلیفہ ہارون الواثق باللہ	۵۲۱
بیعت خلافت	۵۲۱
امیر حج جعفر بن المعتصم	۵۲۱
۲۲۸ھ کے واقعات	۵۲۱
متفرق واقعات	۵۲۱
امیر حج محمد بن داؤد	۵۲۱
۲۲۹ھ کے واقعات	۵۲۱
واثق کا اہلکاروں پر عتاب	۵۲۱
ابن ابی داؤد و نظماء فوجداری کے خلاف مقدمہ	۵۲۲
غزون بن عبد العزیز انصاری کا بیان	۵۲۲
برامکہ کے زوال کے متعلق واثق کا استفسار	۵۲۲
یحییٰ کو جاریہ کی قیمت ادا کرنے کا حکم	۵۲۳
بیت المال العروس تعمیر کرنے کا حکم	۵۲۳
ہارون الرشید کو ابو العتاہیہ کو انعام دینے کا حکم	۵۲۳

مضمون	صفحہ
ابو العتاہیہ کی یحییٰ سے مخاصمت	۵۲۳
ابو العتاہیہ کو رقم کی ادائیگی	۵۲۳
کاتبوں کے خلاف کارروائی	۵۲۴
سلیمان بن وہب سے مطالبہ کی وصولی	۵۲۴
امارت یمن پر شار بایان کا تقرر	۵۲۴
۲۳۰ھ کے واقعات	۵۲۴
بنی سلیم کی اطراف مدینہ میں شورش	۵۲۴
حماد بن جریر کا بنی سلیم پر حملہ	۵۲۴
حماد بن جریر کا قتل	۵۲۴
بغا الکبیر کی بنی سلیم بنی عوف پر فوج کشی	۵۲۵
بنی عوف کی شکست و فرار	۵۲۵
بنو سلیم کی اطاعت	۵۲۵
بغا الکبیر کی مدینہ میں آمد	۵۲۵
عبد اللہ بن طاہر کا انتقال	۵۲۵
امیر حج اسحٰق بن ابراہیم	۵۲۵
۲۳۱ھ کے واقعات	۵۲۶
بنو ہلال کی گرفتاری	۵۲۶
بنو سلیم اور بنو ہلال کی فرار ہونے کی کوشش	۵۲۶
بنو سلیم و بنو ہلال کے قیدیوں کے رجزیہ اشعار	۵۲۶
غریزہ بن القطاب کا قتل	۵۲۷
موذن کی قبل از وقت اذان	۵۲۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
بنی فزارہ اور بنی مرّہ پر بغاء الکبیر کی فوج کشی	۵۲۷
بنی کلاب کی گرفتاری	۵۲۷
احمد بن نصر کی بغاوت	۵۲۸
احمد بن نصر کی خلق قرآن ماننے والوں سے مخالفت	۵۲۸
احمد کو خلق قرآن کی علانیہ انکار کرنے کی ترغیب	۵۲۸
واثق کے خلاف بغاوت کرنے کا منصوبہ	۵۲۸
سازش کا انکشاف	۵۲۹
عیسیٰ الاعور کی گرفتاری	۵۲۹
طالب اور ابو ہارون کی گرفتاری	۵۲۹
احمد بن نصر کی گرفتاری	۵۲۹
احمد بن نصر سے خلق قرآن کے متعلق استفسار	۵۳۰
احمد بن نصر کی بے باکی	۵۳۰
عبدالرحمٰن اور ابو عبداللہ کا احمد کے قتل پر اصرار	۵۳۰
صمصامہ شمشیر کی طلبی	۵۳۰
احمد بن نصر کا قتل	۵۳۰
احمد بن نصر کے قتل کی دوسری روایت	۵۳۱
احمد بن نصر کے سر کی تشہیر	۵۳۱
احمد بن نصر کے ساتھیوں کی گرفتاری	۵۳۱
ایک دھوبی کی مخبری	۵۳۱
واثق کا ارادہ حج والتوا	۵۳۱
بغاء الکبیر کا حج	۵۳۲
امارت یمامہ و بحرین پر اسحٰق بن ابراہیم کا تقرر	۵۳۲
دیوان عام کے خزانے میں چوری	۵۳۲
محمد بن عمر و خارجی کا خروج	۵۳۲
وصیف ترکی کی کارگزاری	۵۳۲
ابو وہب ناظم فوجداری کی برطرفی	۵۳۲
سرحدی وفد کی مراجعت	۵۳۲
شاہ روم کے قیدیوں کے تبادلہ کی تجویز	۵۳۳
واثق کی ابن ابی داؤد کو ہدایت	۵۳۳
مسلم قیدیوں کے عقائد کا امتحان لینے کا حکم	۵۳۳
رومی و مسلم وفود کا لاسس میں اجتماع	۵۳۴
قیدیوں کی تعداد	۵۳۴
محمد بن عبداللہ کا بیان	۵۳۴
قیدیوں کا تبادلہ	۵۳۴
مسلم قیدیوں کے عقائد کا امتحان	۵۳۴
احمد بن سعید کی مہم کی ناکامی	۵۳۵
احمد بن سعید کی برطرفی	۵۳۵
متفرق واقعات	۵۳۵
۲۳۲ھ کے واقعات	۵۳۵
عمارہ بن عقیل کی بنی نمیر کے خلاف شکایت	۵۳۵
بغا کی بنی نمیر پر فوج کشی	۵۳۶
بغا کے قاصد کا قتل	۵۳۶
بغا کی پیشقدمی	۵۳۶
بغا اور بنی نمیر کی جنگ	۵۳۶
بنی نمیر کا فرار	۵۳۷
بنی نمیر کے مقتولین کی تعداد	۵۳۷
بنی نمیر کے قیدی	۵۳۷
بنی نمیر کے قیدیوں پر عتاب	۵۳۷
بغا کا حصین باہلہ میں قیام	۵۳۸
بنی نمیر کے چند سردار رہا کی امان طلبی	۵۳۸
متفرق واقعات	۵۳۸
واثق کی وفات	۵۳۸
واثق کی تجہیز و تکفین	۵۳۹
احمد بن داؤد کی امانت	۵۳۹
واثق کا حلیہ، عمر اور عہد خلافت	۵۳۹
واثق کی عمر کے متعلق بخومیوں مٹنجموں کی پیشگوئی	۵۳۹
واثق کے دربار کا پہلا دن	۵۳۹
علی بن الجہم کا قصیدہ	۵۴۰
صالح بن عبدالوہاب اور اس کی جاریہ کی طلبی	۵۴۱
احمد بن عبدالوہاب کے اشعار	۵۴۱
صالح بن عبداللہ کی واثق کو اپنی جاریہ کا نذرانہ	۵۴۱
اغتباط کی صالح کو رقم نہ ملنے کی شکایت	۵۴۱
صالح کو رقم کی ادائیگی	۵۴۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۱

خلیفہ ہارون الرشید

بیعت خلافت

جس جمعے کی رات کو ان کے بھائی موسیٰ الہادی نے انتقال کیا اسی رات کو رشید ہارون بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن العباس کی خلافت کے لئے بیعت ہوئی۔ جس روز رشید منصب خلافت پر فائز ہوئے ان کی عمر بائیس ۲۲ سال کی تھی۔ اکیس سال بھی بیان کی گئی ہے۔ ان کی ماں یمن کے مقام جرش کی رہنے والی خیزران نام چھوکری تھی۔ یہ مقام رے میں جب کہ ۱۴۵ھ ہجری کے ماہ ذی الحجہ کے ختم میں تین راتیں باقی تھیں منصور کے عہد خلافت میں پیدا ہوئے تھے۔ برامکہ یہ کہتے ہیں کہ ہارون یکم محرم ۱۴۹ھ ہجری کو پیدا ہوئے تھے۔ کیونکہ فضل بن یحییٰ ان سے سات دن بڑا تھا اور وہ ۱۴۸ھ ہجری کے ماہ ذی الحجہ کے ختم پر جب کہ سات راتیں باقی تھیں پیدا ہوا تھا۔ فضل کی ماں زینب بنت منیر رشید کی دودھ پلانے والی مقرر کی گئی۔ رشید نے فضل کے ساتھ زینب کا اور فضل نے رشید کے ساتھ خیزران کا دودھ پیا۔

یحییٰ بن خالد برمکی کی رہائی

جس رات ہادی کا انتقال ہوا اسی رات کو ہرثمہ بن اعین نے ہارون الرشید کو باہر لاکر بیعت کے لئے دربار میں بٹھایا اور ہارون نے یحییٰ بن خالد بن برمک کو قید سے رہا کر کے اپنے پاس بلایا۔ یہی رات تھی جس میں ہادی نے یحییٰ اور ہارون کے قتل کر دینے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ یحییٰ حاضر ہوا اسے وزیر مقرر کیا گیا۔ اس نے یوسف بن القاسم بن صبیح میر منشی کو طلب کر کے اسے فرامین لکھنے کا حکم دیا۔ دوسرے دن صبح کو تمام فوجی عہدہ دار دربار میں حاضر ہوئے۔ یوسف نے کھڑے ہو کر تقریر کی اس میں حمد و ثنا کے بعد نہایت خوبی سے ہادی کی موت، ہارون کی خلافت اور اس حکم کا جو انہوں نے لوگوں کو عطا دینے کے متعلق دیا تھا اعلان کیا۔

یوسف بن القاسم کی تقریر

اس موقع پر یوسف نے جو تقریر کی تھی وہ یہاں نقل کی جاتی ہے:۔

"تمام تعریفیں اللہ بزرگ و برتر کے لئے ہیں اور رحمت و سلامتی اس کے نبی صلعم پر ہو۔ اے اہل بیت نبوت خلافت اور رسالت اور اے اہل حکومت کے انصار اور اعوان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فرمان بردار جماعت، یاد رہے کہ اللہ نے اپنے فضل و احسان سے تم کو جو بے شمار نعمتیں ہمیشہ کے لئے عطا فرمائی ہیں، ان میں اس کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے تم کو اتحاد و اتفاق دیا۔ تمہاری بات در کر دی تمہارے بازو قوی کر دیئے، تمہارے دشمن کو کمزور کر دیا اور اس تحریک کو جو حق و صداقت پر مبنی تھی غالب کیا اور تم سے اللہ نے یہ کام لے کر تمہاری عزت افزائی کی اور اللہ بے شک قوی اور غالب ہے۔ اس طرح تم اللہ کے برگزیدہ دین کے انصار بنے اور اللہ کی شمشیر برہنہ کے ذریعے سے تم نے اہل بیت نبی کی حمایت کی اور تمہارے ذریعے سے اللہ نے ان کو ظالموں، غداروں، قاتلوں اور مسلمانوں کے روپے کو غصب کر کے حرام کھانے والوں کے پنجے سے نجات دلائی۔ ان نعمتوں کو یاد کر کے تم اللہ کا شکر ادا کرو اور اس بات سے آگاہ رہو کہ اگر تم نے اپنے طرز عمل کو بدلا اللہ بھی اپنے سلوک کو بدل دے گا۔ اللہ نے اپنے خلیفہ موسےٰ الہادی کو اپنے پاس بلا لیا۔ اور ان کے ولی عہد ستودہ صفات رشید اب تمہارے امیر المومنین ہیں، جو بہت ہی مہربان اور رحیم ہیں وہ تمہارے نیک کردار کا صلہ دیں گے اور تمہارے خطاوار سے درگذر کریں گے اللہ اپنی نعمتوں سے ان کو بہرہ اندوز کرتا رہے۔ اس منصب خلافت کی ان کے لئے حفاظت کرے اور ان کو اپنے دوستوں اور فرماں برداروں کی طرح دوست رکھے۔ ہم اپنی طرف سے یہ وعدہ کرتے ہیں کہ وہ تمہارے ساتھ شفقت اور نرمی برتیں گے۔ استحقاق کے مطابق تمہارے عطایا تم کو دیں گے۔ اور ان مقررہ عطایا کے علاوہ وہ خلفا کے حق کا جو روپیہ سرکاری خزانوں میں جمع ہے۔ اس میں سے بطور مدد معاش اتنی رقم ماہانہ اضافہ دیں گے۔ اس مدد معاش کی وجہ سے تمہاری مقررہ عطا میں کوئی کمی نہ کی جائے گی اور نہ یہ رقم اس میں سے آئندہ وضع ہوگی۔ اس کے بعد جو روپیہ بچ رہے گا اسے وہ ناگہانی حادثات اور فتنوں کے انسداد کے لئے جو اطراف و اکناف سلطنت میں مبادا پیش آئیں اس وقت تک جمع رکھیں گے جب تک کہ توفیر آمدنی سے سلطنت کا مالیہ اپنی سابقہ خوش حالی پر عود کرے۔ چونکہ اللہ عزوجل نے تمہارے متعلق امیر المومنین کے حسن رائے میں تجدید کی اور ان کو تمہارا خلیفہ بنا کر تم پر احسان عظیم کیا ہے۔ اس لئے اب تم پھر اللہ کی حمد اور اس احسان عظیم پر اس کا شکر ادا کرو۔ کیونکہ شکر ازدیاد نعمت کا باعث ہوتا ہے۔ اور اللہ سے امیر المومنین کی درازی عمر و اقبال کی دعا مانگو تاکہ تم ان سے بہرہ ور ہو سکو اور اب خلوص نیت سے ان کی بیعت کے لئے اٹھو۔ اللہ ہر سمت سے تمہاری حفاظت اور اعانت کرے گا۔ اور تمہارے ذریعے سے (تمہارے ہاتھوں) تمام معاملات درست کرائے گا اور وہ اپنے بیگانوں کی طرح تم سے حسن سلوک کرے گا۔

ہارون الرشید کو موسیٰ کی وفات کی اطلاع

محمد بن ہشام المخزومی بیان کرتا ہے کہ موسیٰ کی وفات کے بعد یحییٰ بن خالد رشید کے پاس آیا وہ اس وقت بغیر ازار پہنے لحاف میں پڑے سو رہے تھے۔ یحییٰ نے امیر المومنین کہہ کر ان کو بیدار کیا۔ رشید نے کہا تم کو ہر وقت میری خلافت کی سوجھتی ہے۔ کب تک اس طرح تم مجھے پریشان کرتے رہو گے۔ کم جانتے ہو کہ یہ شخص میرا کیسا دشمن ہے اگر اسے اس کی خبر ہو گئی تو بتاؤ کہ وہ میری کیا درگت کرے گا۔ یحییٰ نے کہا۔ اب پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ یہ دیکھو موسیٰ کا وزیر حرانی موجود ہے۔ اور یہ اس کی مہر خلافت ہے۔ یہ سنکر رشید اپنے بستر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر اٹھ بیٹھے اور انہوں نے کہا کہ تم مجھے مشورہ دو کہ میں کیا کروں۔

عبداللہ بن ہارون الرشید کی پیدائش

ابھی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک دوسرا چوبدار حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ آپ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ رشید نے کہا کہ میں نے اس کا نام عبداللہ رکھ دیا۔ اور اب پھر انہوں نے یحییٰ سے کہا کہ مجھے مشورہ دو۔ یحییٰ نے کہا کہ آپ فوراً اس کے ارمنی گھوڑے پر سوار ہو جائیں۔ رشید نے کہا میں نے یہ بات مانی اور میرا یہ بھی ارادہ ہے کہ میں اس کی پشت پر صبح کی نماز عیسا باد میں پڑھوں گا اور ظہر کی نماز بغداد میں پڑھوں گا۔ نیز یہ کہ ابی عصمہ کا سر ابھی میرے سامنے پیش کیا جائے۔

ابو عصمہ کا قتل

رشید فوراً بستر سے اٹھے، کپڑے پہنے اور روانہ ہو گئے۔ نماز صبح سواری پر پڑھی ابو عصمہ کو اپنے سامنے قتل کرا کے اس کے کاسۂ سر کو ایک نیزے کے سرے پر بندھوایا اور اسے اسی طرح لئے ہوئے بغداد آئے۔ اس کے قتل کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک دن رشید اور جعفر بن موسیٰ الہادی گھوڑوں پر سوار سیر کے لئے جا رہے تھے۔ جب یہ عیسیٰ باد کے کسی پل کے قریب پہونچے، تو ابو عصمہ نے مڑ کر ہارون سے کہا کہ تم ٹھیرو اور ولی عہد بہادر کو پہلے گذر جانے دو۔ ہارون نے کہا جناب والا نے جو حکم دیا ہے میں اس کی بجا آوری کرتا ہوں۔ ہارون اپنی جگہ ٹھیر گئے اور جعفر پہلے گذر گیا۔ چنانچہ یہی واقعہ ابو عصمہ کے قتل کا سبب ہوا۔

انگشتری کی تلاش

بغداد آتے ہوئے جب ہارون پل کی کرسی پر آئے تو انہوں نے غوطہ زنوں کو طلب کیا اور یہ بات بیان کی کہ مہدی نے مجھے ایک انگوٹھی دی تھی، جس کی قیمت ایک لاکھ دینار تھی۔ اور اسے جبل کہتے تھے اسے پہنے ہوئے میں ایک دن اپنے بھائی سے ملنے گیا۔ ان سے مل کر واپس جا رہا تھا کہ سلیم الاسود مجھ سے اسی مقام پر آ ملا اور اس نے کہا کہ امیر المومنین آپ کو حکم دیتے ہیں کہ یہ انگوٹھی آپ میرے حوالے کریں۔ میں نے اس کو اسی جگہ دریا میں پھینک دیا تھا۔

غوطہ زنوں نے اسے ڈھونڈ نکالا۔ اس کے ملنے پر ہارون بے حد مسرور ہوئے۔

جعفر کی ولی عہدی سے دست برداری

ہادی نے رشید کو ولی عہدی سے علیحدہ کر کے اپنے بیٹے جعفر کو ولی عہد بنا لیا تھا۔ اس وقت عبداللہ بن مالک ہادی کا کوتوال تھا۔ ان کے مرنے کے بعد ہی اسی رات کو خزیمہ بن خازم اپنے پانچ ہزار مسلح موالی کو لے کر جعفر پر چڑھ دوڑا اور اس نے جعفر کو اس کے بستر پر ہی جا دبایا اور کہا کہ یا تو اپنی ولیعہدی سے دستبردار ہو جاؤ ورنہ ابھی کام تمام کئے دیتا ہوں۔ دوسرے دن علی الصباح تمام لوگ جعفر کے آستانے پر حاضر ہوئے۔ خزیمہ اسے لے کر سامنے آیا اور اس نے اسے محل کے پھاٹک کے بالاخانے پر کھڑا کیا۔ اس وقت تک تمام دروازے بند تھے۔ جعفر نے سب کے سامنے آ کر اعلان کیا کہ اے مسلمانو! جس کی گردن پر میری بیعت کی ذمہ داری ہے۔ میں اسے اس سے بری الذمہ قرار دیتا ہوں۔ خلافت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے چچا ہارون کا حق ہے میرا اس میں کوئی حق نہیں۔

عبداللہ بن مالک کا کفارہ

عبداللہ بن مالک کے نذروں پر حج کے لئے پیادہ جانے کی وجہ یہ تھی کہ جب اس نے اس حلف کے کفارے کے متعلق جو اس نے جعفر کی بیعت کر کے اپنے اوپر عائد کیا تھا، فقہا سے فتویٰ پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تمام دوسری قسموں کا کفارہ یہیں ہو سکتا ہے لیکن اس سے عہدہ برآ ہونے کی صرف یہی ایک صورت ہے کہ پیادہ حج کیا جائے۔ اسی بنا پر وہ پیادہ حج کرنے گیا۔

رشید ابراہیم المحرانی اور سلام الابرش کی گرفتاری

خزیمہ کی اس کارروائی سے رشید کے دل میں اس کی وقعت پیدا ہو گئی اور اسے بڑا رسوخ حاصل ہو گیا۔ موسیٰ کے انتقال کے دن چونکہ رشید ابراہیم المحرانی اور سلام الابرش سے ناراض تھے، انہوں نے حکم دیا کہ ان دونوں کو قید کر دیا جائے اور ان کی تمام جائداد ضبط کر لی جائے۔ ابراہیم یحییٰ بن خالد کے پاس اسی کے گھر میں قید تھا محمد بن سلیمان نے ہارون سے اس کی سفارش کی کہ آپ اس کی خطا معاف کر دیں اور اسے رہا کر دیں اور میں اسے اپنے ساتھ بصرے لئے جاتا ہوں۔ ہارون نے اس درخواست کو منظور کر لیا۔

عمر بن عبدالعزیز العمری کی برطرفی

اس سال رشید نے عمر بن عبدالعزیز العمری کو مدینۂ رسول اللہ صلعم کی ولایت سے برطرف کر کے اس کی جگہ اسحٰق بن سلیمان بن علی کو مقرر کر دیا۔

یحییٰ بن خالد کی وزارت

اس سال محمد بن ہارون الرشید پیدا ہوا۔ یہ اس سنہ کے ماہ شوال کے ختم ہونے میں ابھی تیرہ راتیں باقی تھیں کہ جمعہ کے دن پیدا ہوا۔ امون اس سے پہلے اسی سال نصف ماہ ربیع الاول میں جمعہ کی رات کو پیدا ہوا تھا۔ اس سال رشید نے یحییٰ بن خالد کو وزیر مقرر کیا۔ اور کہا کہ میں اپنے اوپر سے اس ذمہ داری کو اتار کر تمام رعایا کے معاملات تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ تم اپنی صوابدید پر کام کرنا۔ جسے مناسب سمجھنا مقرر کرنا جسے مناسب سمجھنا برطرف کر دینا اور اپنی رائے سے تمام امور سلطنت طے کرنا۔ انہوں نے اپنی مہر بھی اس کے حوالے کر دی۔ چنانچہ خیزران تمام امور کی دیکھ بھال کرتی تھی۔ یحییٰ تمام معاملات اس کے سامنے پیش کرتا اور اسی کی رائے کے مطابق حکم نافذ کرتا۔

بنی ہاشم میں وراثت کی مساویانہ تقسیم

اس سال ہارون نے حکم دیا کہ ذوی القربیٰ کے سہام مشخص کئے جائیں اور پھر ان کے مطابق انہوں نے وراثت کو بنی ہاشم میں برابر برابر تقسیم کیا۔ نیز اس سال انہوں نے ان سب لوگوں کو جو کسی خطا کی وجہ سے بھاگے ہوئے یا روپوش تھے، عام معافی دی۔ البتہ زندیقوں کو جن میں یونس بن فروہ اور یزید بن الفیض تھے۔ معاف نہیں کیا طالبیین میں سے طبا طبا ظاہر ہوئے۔ ابراہیم بن اسماعیل اور علی بن الحسن بن ابراہیم بن عبداللہ بن الحسن۔ ہیں۔ اس سال رشید نے سرحدوں کو جزیرہ اور قنسرین کی ماتحتی سے علیحدہ کر کے ان کو ایک آزاد ادارہ بنا یا اور اس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام عواصم رکھا۔ اس سال ابوسلیم فرج ایک ترک خادم کے ذریعہ سے طرسوس آباد کیا گیا اور لوگ اس میں جا بسے۔

امیر حج ہارون الرشید اس سال خود ہارون الرشید مدینۃ السلام سے حج کرنے گئے۔ انھیں کی امارت میں حج ہوا۔ انہوں نے اہل حرمین کو بہت کچھ دیا اور وہاں بے شمار روپیہ تقسیم کیا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس سال حج کے ساتھ وہ جہاد کے لئے بھی گئے تھے۔

اس سال سلیمان بن عبداللہ البکائی کی امارت میں موسم گرما کا جہاد ہوا۔

اس سال اسحٰق بن سلیمان الہاشمی مدینہ کا والی تھا۔ عبیداللہ بن قثم مکہ اور طائف کا عامل تھا۔ موسیٰ بن عیسیٰ کوفہ کا والی تھا۔ اور اس کی طرف سے اس کا بیٹا عباس بن موسیٰ کوفہ پر اس کا نائب تھا۔ بصرہ بحرین عمان، فرغ، یمامہ اور اضلاع اہواز اور فارس کا والی محمد بن سلیمان بن علی تھا۔

۱۷۹ھ کے واقعات

مہر خلافت کی یحییٰ بن خالد کو سپردگی اس سال ابوالعباس الفضل بن سلیمان الطوسی خراسان سے رہنۃ السلام واپس آیا۔ جس وقت یہ مدینۃ السلام واپس آیا ہے اس وقت مہر خلافت جعفر بن محمد بن الاشعث کے پاس رہتی تھی، اب رشید نے اسے جعفر سے لیکر ابوالعباس کے سپرد کر دیا۔ مگر کچھ ہی مدت کے بعد ابوالعباس نے وفات پائی۔ رشید نے مہر خلافت یحییٰ بن خالد کے سپرد کر دی۔ اس طرح دو وزارتیں یحییٰ کو تفویض ہو گئیں۔

ابوہریرہ محمد بن فروخ کا قتل اس سال رشید نے ابوہریرہ محمد بن فروخ کو قتل کر دیا۔ یہ جزیرہ کا والی تھا۔ ہارون نے ابوحنیفہ حرب بن قیس کو اس کی گرفتاری کے لئے بھیجا وہ اسے ہارون کے پاس مدینۃ السلام لے آیا اور قصر الخلد میں اس کی گردن ماردی گئی۔

طالبیین کا مدینۃ السلام سے اخراج اس سال ہارون کے حکم سے طالبیین مدینۃ السلام سے خارج البلد کر کے مدینۃ الرسول بھیج دیئے گئے۔ البتہ عباس بن حسن بن عبداللہ بن علی بن طالب کو رہنے دیا گیا۔ اس کا باپ حسن بن عبداللہ بھی محبوسین میں تھا۔ اس سال فضل بن سید الحروری نے خروج کیا۔ ابوالخالد المرورودی نے اسے قتل کر دیا۔ اس سال روح بن حاتم افریقیا آیا

امیر حج عبدالصمد بن علی اس سال ماہ رمضان میں خیزران حج کے ارادے سے مکہ گئی اور اس نے حج کے زمانے تک وہیں قیام کیا۔ اور پھر فریضہ حج ادا کیا۔ اس سال عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن العباس کی امارت میں حج ہوا۔

۱۸۰ھ کے واقعات

ہارون الرشید کی مرج القلعہ سے مراجعت اس سال رشید مرج القلعہ اس خیال سے گئے کہ وہاں کسی عمدہ جگہ کو اپنی فرودگاہ کے لئے انتخاب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گریا یہ خیال اس لئے پیدا ہوا کہ مدینۃ السلام کی آب و ہوا اب ان کے ناموافق مزاج ہو گئی تھی اور اسی وجہ سے وہ مدینۃ السلام کو بخار کہنے لگے تھے، وہ مرج القلعہ جا کر بیمار پڑ گئے اور واپس چلے آئے

امارت ارمینیا پر عبید اللہ بن المہدی کا تقرر

اس سال رشید نے یزید بن مزید کو ارمینیا کی ولایت سے علیحدہ کر کے اس کی جگہ عبید اللہ بن المہدی کو مقرر کیا

امیر حج یعقوب بن ابی جعفر

اس سال سلیمان بن علی کی نیابت میں موسم گرما کا جہاد ہوا۔ اور یعقوب بن ابی جعفر المنصور کی ملدرت میں حج ہوا۔ اس سال ہارون نے اس عشر کو جو اہل سواد سے نصف پیداوار لینے کے بعد لیا جاتا تھا معاف کر دیا۔

۱۷۳ھ کے واقعات

محمد بن سلیمان کی وفات

اس سال محمد بن سلیمان نے بصرہ میں جمادی الآخر کی بالکل آخری تاریخوں میں انتقال کیا۔ اس کے مرنے کے ساتھ ہی رشید نے اس کے تمام مال متروکہ پر قبضہ کرنے کے لئے سرکاری عمال بھیج دیئے۔ چنانچہ نقد روپے پر قبضہ کرنے کے لئے خود ان کے مہتمم خزانہ کی طرف سے ایک شخص بھیجا گیا۔ اسی طرح لباس، فرش، غلہ، چوپائے، (یعنی گھوڑے اور اونٹ) عطریات، جواہرات اور دوسرے اسباب اور سامان معیشت پر قبضہ کرنے کے لئے اسی شعبے کا ایک ایک عہدہ دار مدینۃ السلام سے بصرے بھیجا گیا۔

محمد بن سلیمان کی املاک کی ضبطی

ان عہدیداروں نے بصرے آ کر اپنے اپنے شعبے کی ہر اس شے پر جو محمد نے بطور ترکہ چھوڑی تھی اور جو خلافت کے لئے زیبا تھی، قبضہ کر لیا۔ انہوں نے صرف کاٹھ کباڑ چھوڑ دیا۔ چھ کروڑ نقد ملے۔ دوسرے اشیاء کے ساتھ یہ رقم بھی کشتیوں پر بار کی گئی۔ جب ان کشتیوں کی آمد کی اطلاع رشید کو ہوئی تو انہوں نے حکم دیا کہ زر نقد کے علاوہ اور تمام دوسری چیزیں سرکاری توشہ خانہ میں داخل کر دی جائیں۔ روپے کے متعلق انہوں نے یہ کیا کہ اپنے مصاحبین اور ندیموں کو بڑی بڑی رقموں کے چک لکھوا کر دے دیئے۔ گویوں کو بھی چک دیئے مگر وہ اتنی چھوٹی رقموں کے متعلق تھے کہ سرمایہ میں ان کا اندراج نہیں کیا گیا۔ ان چکوں کو انہوں نے اپنی رائے سے لوگوں کو دیدیا انہوں نے اپنے اپنے وکیل بھیج کر چکوں کے مطابق وہ تمام روپیہ نقد وصول کر لیا۔ اور اس میں سے ایک دینار یا درہم بھی بھی سرکاری خزانہ میں داخل نہیں ہوا۔ اسی طرح انہوں نے محمد کی اس جائداد غیر منقولہ رشید نام کو جو اہواز میں واقع اور بہت سیر حاصل تھی اپنے صرف خاص میں شامل کر لیا۔ اس کے توشے خانے میں اس کے عہد طفولیت کے کپڑوں سے لے کر (جبکہ وہ مکھنا سیکھتا تھا اور جس کی وجہ سے ان سیاہی کے دھبے موجود تھے، جو دو سال کے تھے) اس کے زمانۂ وفات تک کے کپڑے موجود تھے۔ جو تحائف علاقہ سندھ، مکران، کرمان، فارس، اہواز، یمامہ ترے اور عمان سے اس کے پاس آئے تھے، جن میں ہر قسم کا خشک میوہ، روغنیات، مچھلیاں، غلے، پنیر وغیرہ شامل تھے، اس کے ہاں سے برآمد ہوئے ان میں سے اکثر خراب ہو چکے تھے۔ جعفر اور محمد کے مکان سے پانسو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرتبان سڑی ہوئی چیزوں سے بھرے ہوئے راستے پر پھینکدے گئے تھے۔ جو سب کے لئے ایک مصیبت ہو گئے تھے۔ کہ ان کی بدبو کی وجہ سے کوئی شخص مربد سے گزر نہیں سکتا تھا۔

خیزران کی وفات و تدفین

اس سال ہارون اور ہادی کی ماں خیزران نے وفات پائی۔ یحییٰ بن حسن اپنے باپ کی روایت بیان کرتا ہے کہ جس روز خیزران نے انتقال کیا یہ ۱۷۳ھ کا واقعہ ہے۔ میں نے رشید کو اس حال میں دیکھا کہ وہ ایک سعید یہ جبہ پہنے ہوئے اوپر سے ایک پرانی نیلگوں طیلسان اوڑھے تھے جو ان کی کمر سے بندھی ہوئی تھی اور ننگے پاؤں تابوت کا پایہ پکڑے کیچڑ اور مٹی میں چلے جا رہے تھے۔ اسی طرح وہ قریش کی ہڑواڑ آئے۔ اپنے دونوں پاؤں دھوئے پھر موزہ پہن کر اس کی نماز جنازہ پڑھی اور قبر میں اترے

مہر خلافت کی فضل بن ربیع کو حوالگی

جب مقبرے سے باہر آ گئے تب ان کے [illegible] رسی رکھی گئی۔ جس پر وہ اب بیٹھ گئے۔ فضل بن ربیع بلایا اور وہ ہی کے حق کی قسم ہو جسے وہ بہت ہی خاص وقت پر ذکر کرتے تھے) کھا کر کہا کہ میں ہر شب ارادہ کرتا تھا کہ تم کو کوئی اہم منصب دوں یا تمہارے ساتھ کچھ اور سلوک کروں مگر میری ماں مجھے اس سے روکتی تھی اور میں اس کے امتثال امر میں چپ ہو جاتا تھا۔ اب میں مہر خلافت تمہارے حوالے کرتا ہوں۔ تم اسے جعفر سے لے لو فضل بن ربیع اسماعیل بن صبیح سے کہنے لگا۔ چونکہ میں ابوالفضل کی عزت کرتا ہوں اس لئے اس بارے میں اسے خود لکھنا اور اس طرح تو مہر لینا مناسب نہیں سمجھتا۔ کیا بہتر ہو تا کہ وہ خود بھیج دیتے۔

فضل نفقات عامہ اور خاصہ کا مہتمم مقرر کیا گیا۔ میز بادور یا اور کوفہ کے پانچوں پرگنے اس کے تفویض کر دیئے گئے ۱۸۷ھ تک اس کا عروج برابر بڑھتا گیا۔

امارت خراسان پر عباس بن جعفر کا تقرر

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ محمد بن سلیمان اور خیزران کا ایک ہی دن انتقال ہوا تھا۔ اس سال رشید نے جعفر بن محمد بن الاشعث کو خراسان سے واپس طلب کر کے اس کے اس کی جگہ اس کے بیٹے عباس بن جعفر بن محمد بن الاشعث کو خراسان کا والی مقرر کیا۔

امیر حج ہارون الرشید

اس سال ہارون کی امارت میں حج ہوا۔ بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے مدینۃ السلام سے احرام باندھ لیا تھا۔

۱۷۴ھ ہجری کے واقعات

امارت سندھ پر اسحٰق بن سلیمان تقرر

اس سال شام میں فرقہ وارانہ ہنگامہ برپا ہوا۔ رشید نے اسحٰق بن سلیمان الہاشمی کو سندھ اور مکران کا والی مقرر کیا اور (امام) یوسف بن ابی یوسف کو قاضی مقرر کیا۔ اس وقت ان کے باپ بقید حیات تھے۔ اس سال روح بن حاتم نے انتقال کیا۔ رشید باقروی اور بازبدی گئے۔ باقروی میں انہوں نے ایک قصر تعمیر کیا۔ عبدالملک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن صالح کی قیادت میں موسم گرما کا جہاد ہوا۔

امیر حج ہارون الرشید ہارون الرشید کی امارت میں حج ہوا۔ یہ پہلے مدینہ گئے وہاں انہوں نے بہت سا روپیہ تقسیم کیا۔ چونکہ اس سال مکہ میں ہیضہ ہو گیا تھا، اس لئے وہ مکہ میں آٹھویں ذی الحجہ کو پہونچے اور سعی اور طواف کر کے چلے آئے وہاں قیام پذیر نہیں ہوئے۔

۱۷۵ھ کے واقعات

رشید نے اپنے بیٹے محمد کو مدینۃ السلام میں اپنے بعد اپنا ولیعہد مقرر کیا اور اس کے لئے تمام عہدے داروں اور فوج سے باقاعدہ بیعت لی۔ امین نام رکھا۔ اس وقت امین کی عمر پانچ سال تھی۔

عیسیٰ بن جعفر کی فضل بن یحییٰ سے درخواست فضل بن یحییٰ بن خالد کا مولیٰ روح بیان کرتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ عیسیٰ بن جعفر فضل بن یحییٰ کے پاس آیا۔ عیسیٰ نے اس سے کہا میں تم سے خدا کا واسطہ دے کر درخواست کرتا ہوں کہ تم میرے بھانجے یعنی محمد بن زبیدہ بنت جعفر بن المنصور کی ولی عہدی کے لئے بیعت کرا لو۔ وہ تمہاری اولاد کے برابر ہے۔ اس کی خلافت تمہاری خلافت ہے۔ فضل نے اس کا وعدہ کر لیا اور اب اس نے اس معاملہ پر توجہ شروع کی۔ چونکہ اب تک رشید کا کوئی ولی عہد نہ تھا اس وجہ سے بنی عباس کے کچھ لوگ خلافت پر نظر رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے جب رشید نے امین کے لئے بیعت لی تو ان لوگوں نے امین کی کم سنی کی وجہ سے اس تجویز کو ناپسند کیا۔

امین کی ولی عہدی کی بیعت مگر محمد بن الحسین بن مصعب نے یہ بیان کیا ہے کہ جب فضل بن یحییٰ خراسان گیا تو اس نے وہاں بہت سا روپیہ تقسیم کیا اور فوج کو متواتر کئی تنخواہیں دیں۔ اس کے بعد اس نے محمد بن رشید کی بیعت کا لوگوں پر اظہار کیا سب نے اس کی بیعت کی بعد ازیں اس کا نام قرار دیا۔ جب رشید کو اس کی اطلاع ہوئی اور تمام مشرق نے اس کی بیعت کر لی تو اب انہوں نے بھی محمد کی ولیعہدی کے لئے بیعت لی اور اس کے لئے تمام سلطنت میں احکام نافذ کئے جس کی بنا پر ہر جگہ بیعت ہو گئی۔

امیر حج ہارون الرشید اس سال رشید نے عباس بن جعفر کو خراسان کی ولایت سے علیحدہ کر کے اس کی جگہ اپنے ماموں غطریف بن عطا کو مقرر کیا۔ اس سال یحییٰ بن عبداللہ بن حسن دیلم گیا اور وہاں اس نے شورش برپا کی۔ اس سال عبدالرحمان بن عبدالملک بن صالح موسم گرما میں جہاد کے لئے گیا اور اقریطیہ تک جا پہونچا۔ مگر واقدی کہتا ہے کہ اس سال عبدالملک بن صالح جہاد کے لئے گیا تھا۔ اس مہم میں شدت برفباری سے مسلمانوں کے ہاتھ پاؤں رہ گئے اس سال ہارون الرشید کی امارت میں حج ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۶ھ کے واقعات

رشید نے فضل بن یحییٰ کو علاقہ جبال، طبرستان، دنباوند، قومس آرمینیا، اور آذربائیجان کا والی مقرر کیا۔ اس سال یحییٰ بن عبداللہ بن حسن بن حسنؓ بن علیؓ بن ابی طالب نے دیلم میں خروج کیا

یحییٰ بن عبداللہ کا خروج

ابوحفص الکرمانی نے بیان کیا کہ یحییٰ بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب کے متعلق پہلی اطلاع یہ ملی کہ اس نے دیلم میں خروج کیا ہے۔ اس کی طاقت اور شوکت بہت بڑھ گئی ہے۔ بہت سے اضلاع اور شہروں کے باشندے اس کی طرف جھک پڑے ہیں۔ اس خبر سے رشید بہت غمگین ہوئے۔ اس زمانے میں انہوں نے نبیذ بھی نہیں پی۔

فضل بن یحییٰ کی روانگی

انہوں نے فضل بن یحییٰ کو پچاس ہزار فوج کے ساتھ یحییٰ کے مقابلہ کے لئے روانہ کیا۔ فضل کے ہمراہ تمام بڑے سپہ سالار تھے۔ نیز انہوں نے فضل کو اضلاع جبال۔ رے۔ جرجان۔ طبرستان۔ قومس۔ دنباوند اور رویان کا والی بھی مقرر کر دیا۔ اور بہت سا روپیہ اس کے ساتھ کر دیا۔ فضل نے ان اضلاع کو اپنے سپہ سالاروں میں تقسیم کر دیا۔ اس نے مثنیٰ بن الحجاج بن قتیبہ بن مسلم کو طبرستان کا والی مقرر کیا اور علی بن الحجاج الخزاعی کو جرجان کا والی بنایا۔ اسے پانچ لاکھ درہم دیئے اس نے نہربین پر پڑاؤ ڈالا شعرا نے اس کی تعریف میں قصیدے لکھے۔ اس نے بیش بہا صلے اور انعام ان کو دیئے لوگوں نے شعر کے ذریعے اس تک رسائی حاصل کی۔ اس نے بھی ان کو خوب روپیہ دیا۔ اب خود فضل بن یحییٰ اس مہم پر روانہ ہوا۔ اس نے امیرالمومنین کے آستانہ پر منصور بن زیاد کو اپنا نائب بنایا۔

منصور بن زیاد کی نیابت

یہ فضل کی تمام عرضداشتیں رشید کی خدمت میں پیش کر کے ان کے جوابات اسے ارسال کر دیتا تھا۔ چونکہ منصور برامکہ کا پرانا دوست اور رفیق تھا، اس لئے وہ سب اپنے معاملات میں اس پر اور اس کے بیٹے پر پورا اعتماد رکھتے تھے اب فضل اپنی چھاؤنی سے روانہ ہوا۔ رشید ہر خط میں اسے لطف و احسان اور انعام و اکرام کرنے کی ہدایت کرتے تھے

فضل بن یحییٰ کی یحییٰ بن عبداللہ سے خط و کتابت

فضل نے یحییٰ سے مراسلت شروع کی۔ اپنے خطوط میں نہایت نرم لہجہ اختیار کیا۔ اس کی خوشامد کی، اور اللہ کا واسطہ دیا۔ عواقب سے ڈرایا اور مشورہ دیا کہ تم اپنی معاندانہ روش کو ترک کر دو اور تمہارے ساتھ بہت حسن سلوک کیا جائے گا۔

فضل طالقان رے اور دستبیٰ کے علاقہ میں اشب نام ایک موضع میں فروکش ہو گیا وہاں نہایت شدید سردی پڑی اور برفباری ہوئی۔ یہ بغیر پیشقدمی کئے اسی مقام پر ٹھہرا رہا اور یہاں سے اس نے یحییٰ کو متواتر خطوط لکھے۔ نیز دیلم کے رئیس کو اس معاملہ میں لکھا کہ میں تم کو ایک کروڑ درہم دوں گا، تم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یحییٰ کو اپنے علاقہ سے خارج کر دو۔ بلکہ فضل نے یہ رقم اس کے پاس بھیجدی۔

یحییٰ بن عبداللہ کو ہارون الرشید کا امان نامہ

یحییٰ نے مصالحت قبول کی۔ اور اپنے آپ کو اس کے حوالہ کر دینے پر اس شرط پر آمادگی ظاہر کی کہ رشید اپنے ہاتھ سے ایک پرچہ پر وعدہ امان لکھ کر اسے بھیجدیں۔ فضل نے رشید کو لکھا اس سے رشید بہت خوش ہوئے اور ان کی نظر میں فضل کی عزت اور بڑھ گئی۔ انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ کے لئے معافی نامہ لکھا اس پر تمام فقہا، قضاۃ، بنی ہاشم کے اعیان اور اکابر مثلاً عبدالصمد بن علی، عباس بن محمد، محمد بن ابراہیم، موسیٰ بن عیسیٰ اور ان کے ہم مرتبہ دوسرے عمائد کی شہادت ثبت کی۔ نیز اس کے ساتھ بہت سے تحائف اور خلعت اور انعام جنس و نقد کی شکل میں بھیجے۔ فضل نے یہ سب کچھ یحییٰ کے پاس بھیجدیا۔

یحییٰ بن عبداللہ سے حسن سلوک

یحییٰ فضل کے پاس آگیا۔ اور فضل اسے بغداد لے آیا۔ یہاں رشید اس سے بہت اچھی طرح پیش آئے۔ اس کی تعظیم و تکریم کی۔ بہت سا روپیہ عنایت کیا۔ اور بڑی مقدار میں ماہوار کی مدد معاش مقرر کر دی۔ چند روز تو اس نے یحییٰ بن خالد کے مکان میں بسر کئے اس کے بعد رشید نے ایک بہت پر تکلف مکان اس کے قیام کے لئے دیا۔ بجائے اس کے کہ وہ یحییٰ کا انتظام کسی دوسرے کے سپرد کرتے خود رشید ہی اس کی ہر بات کے کفیل تھے۔

فضل بن یحییٰ کے اعزاز میں اضافہ

یحییٰ کے مکان سے چلے جانے کے بعد انہوں نے تمام لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس کی ملاقات اور سلام کے لئے اس کے پاس جائیں۔ اسی کے ساتھ رشید نے حد سے زیادہ فضل کا اعزاز اور اکرام کیا۔ مروان بن ابی حفصہ اور ابو ثمامۃ الخطیب نے اس سلسلہ میں فضل کی تعریف میں قصیدے لکھے۔ فضل نے ابو ثمامہ کو خلعت کے علاوہ ایک لاکھ درہم نقد دیئے۔ ابراہیم نے اس قصیدہ کو راگ میں بٹھا کر گایا۔

عبداللہ بن موسیٰ کا یحییٰ بن عبداللہ سے استفسار

عبداللہ بن موسیٰ بن عبداللہ بن حسن بن حسن رح بیان کرتا ہے کہ جب یحییٰ بن عبداللہ دیلم سے آئے ہیں تو میں ان سے ملنے گیا وہ اس وقت علی بن ابی طالب کے مکان میں مقیم تھے۔ میں نے ان سے کہا۔ اے چچا جان نہ آپ کے بعد اب کوئی خبر دے گا اور نہ میرے بعد کوئی خبر سنے گا۔ بہتر ہے کہ آپ مجھے اپنے معاملے کی حقیقت سے آگاہ کریں۔ انہوں نے کہا بخدا میری مثال حیی بن اخطب کے ان اشعار کے مصداق تھی:۔

لعمرک ما لام ابن اخطب نفسه ولکنه من یخذل الله یخذل
یجاهد حتی ابلغ النفس حمدها وقتل یبغی العز کل مقلقل

ترجمہ:۔ تیری عمر کی قسم ابن اخطب نے کوئی ایسی بات نہیں کی جو اس کے لئے باعث ننگ و عار ہو۔ مگر کیا کیا جائے جس کی مدد اللہ نہ کرے وہ بے یار و مددگار رہ جاتا ہے اس نے طلب مجد و عزت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں نہ کوئی کسر اٹھا رکھی اور نہ کوئی جتن باقی چھوڑا۔

یحییٰ بن عبداللہ کی طلبی

نوفلیوں کے ایک بزرگ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ہم عیسیٰ بن جعفر سے ملنے گئے۔ وہ اس وقت تکیوں پر جو ایک دوسرے پر ان کے لئے رکھے گئے تھے ٹیک لگائے کھڑے تھے اور کسی بات کو یاد کر کے خود بخود ہنس رہے تھے۔ ہم نے اس کی وجہ دریافت کی۔ کہنے لگے آج مجھے اس قدر خوشی ہوئی ہے کہ جو کبھی نہیں ہوئی تھی۔ ہم نے کہا۔ اللہ جناب والا کی خوشی میں اور اضافہ کرے۔ کہنے لگے۔ میں چاہتا ہوں مسند پر بیٹھے بغیر کھڑے ہوئے اس واقعہ کو بیان کروں۔ میں آج امیرالمومنین رشید کی خدمت میں باریاب تھا۔ انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ کو طلب کیا وہ فولادی ہڑیاں پہنے قید خانے سے حاضر کیا گیا بکار بن عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن الزبیرؓ بھی ان کی خدمت میں حاضر تھا۔ بکار آل ابی طالب کا شدید دشمن تھا اور ہمیشہ ہارون سے ان کی شکایت کیا کرتا تھا۔ اسی وجہ سے ہارون نے اسے مدینہ کا والی مقرر کر کے اسے آل ابی طالب پر سختیاں کرنے کی ہدایت کی تھی

یحییٰ بن عبداللہ کا دعویٰ

جب یحییٰ کو آواز دی گئی تو رشید نے ہنستے ہوئے اس سے کہا کہ آیئے آیئے یہ تو اس بات کا مدعی ہے کہ ہم نے اسے زہر دے دیا ہے۔ یحییٰ نے کہا دعا کے کیا معنی۔ یہ دیکھو میری زبان کا کیا حال ہے۔ اس نے اپنی سبز شدہ زبان باہر نکالی جو آبلوں سے پُر تھی اسے دیکھ کر رشید کا رنگ متغیر ہو گیا اور ان کا غضب اور بڑھ گیا۔

یحییٰ بن عبداللہ کی ہارون الرشید سے درخواست

اس رنگ کو دیکھ کر اب یحییٰ نے منت سماجت شروع کی اور کہا۔ امیرالمومنین۔ ہم آپ کے عزیز قریب ہیں۔ ترک یا دیلم نہیں ہیں۔ ہم اور آپ ایک ہی خاندان سے ہیں۔ میں آپ کو اللہ اور رسول اللہ صلعم سے اپنی قرابت کا واسطہ دے کر درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس قید اور عذاب سے مجھے رہا کریں یہ سنکر ہارون کا دل نرم ہوا مگر اس زبیری نے رشید سے بڑھ کر کہا۔ امیرالمومنین اس کی نرم اور عاجزانہ باتوں میں نہ آیئے۔ یہ باغی نافرمان ہے اور اس کی یہ تمام گفتگو مکر اور خبث نیت پر مبنی ہے اسی نے ہمارے شہر مدینہ میں بغاوت برپا کر کے اسے ہمارے رہنے کے قابل نہ رکھا

یحییٰ بن عبداللہ اور بکار میں تلخ کلامی

اس گفتگو کو سنکر یحییٰ کو طیش آ گیا اس نے امیرالمومنین سے اجازت لئے بغیر بکار سے کہا۔ اللہ تم کو سمجھے تم ہو کون تمہارے لئے میں نے مدینہ کو ناقابل سکونت بنا دیا۔ کیا خوب! زبیری نے کہا۔ امیرالمومنین۔ سن لیجئے جب آپ کے سامنے یہ گفتگو ہے تو آپ کے غیبت میں تو یہ کیا کچھ نہ کہے گا۔ ہماری اہانت کے لئے یہ کہتا ہے کہ تم کیا ہو۔ یحییٰ نے اسے خطاب کر کے کہا ہاں ٹھیک کہتا ہوں۔ تم ہو کون۔ اللہ مدینہ کو تم سے بچائے عبداللہ بن الزبیر مہاجر تھے۔ یا رسول اللہ صلعم تو ہوتا کون ہے کہ کہہ سکے کہ ہمارے مدینہ کو ہمارے لئے ناقابل سکونت بنا دیا گیا۔ میرے آبا اور ان کے آبا کی وجہ سے تمہارا باپ ہجرت کر کے مدینہ آیا تھا۔

یحییٰ بن عبداللہ کا خطاب

اب اس نے رشید کو خطاب کر کے کہا۔ امیرالمومنین اصل میں تو اہل عزت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم اور آپ ہیں اگر ہم نے آپ کے خلاف خروج کیا تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ تم نے تو اپنا پیٹ بھر لیا اور ہمیں بھوکا چھوڑ دیا۔ تم نے تو کپڑے پہنے اور ہمیں ننگا رہنے دیا۔ تم سواریوں پر بیٹھ گئے اور ہمیں پیدل رہنے دیا۔ ہم آپ کے مقابلہ پر اپنے خروج کی یہ توجیہ کر سکتے ہیں اور آپ بھی ہمیں اس وجہ سے مورد الزام قرار دے سکتے ہیں تو یہ برابر کی چوٹیں ہیں۔ عوض معاوضہ ہو گیا۔ اس کے بعد یہ یقینی بات ہے کہ امیر المومنین ضرور اپنے قریبی اعزا پر فضل اور احسان کریں گے۔ مگر سوال یہ ہے کہ یہ اور ان کے ایسے دوسرے فرومایہ اشخاص کو یہ کیسے جرات ہوئی کہ وہ آپ کے اہل بیت پر زبان درازیاں کریں اور آپ سے چغل خوری کرتے رہیں۔ بخدا یہ ہماری شکایت آپ کی خیر خواہی کی نیت سے نہیں کرتا ہے۔ بلکہ جس طرح یہ آپ سے ہماری چغلخوری کرتا ہے اسی طرح ہمارے پاس آکر بغیر ہماری بھلائی کی نیت کے آپ کی چغل خوری ہم سے کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہمارے آپ کے تعلقات خراب ہوں اور ہم میں سے جو بھی برباد ہو اسے بغلیں بجانے کا موقع ملے۔

بکار پر یحییٰ بن عبداللہ کا الزام

امیر المومنین! خدا کی قسم جب میرا بھائی محمد بن عبداللہ مارا گیا تو یہ میرے پاس تعزیت کے لئے آیا۔ اور اس نے کہا کہ اس کے قاتل پر اللہ کی لعنت ہو نیز اس نے تقریباً بیس شعروں کا مرثیہ مجھے سنایا اور یہ بھی کہا کہ اگر خلافت کے لئے تم جد و جہد کرو تو میں سب سے پہلے تمہارے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے تیار ہوں اور یہ کہ بصرہ کیوں نہیں چلتے ہم بالکل تمہارے ساتھ ہیں۔

محمد بن عبداللہ کا مرثیہ

یہ سنکر زبیری کا رنگ متغیر ہو کر سیاہ پڑ گیا۔ ہارون نے کہا سنتے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے۔ اس کا کیا جواب ہے۔ اس نے کہا امیر المومنین یہ جھوٹا ہے۔ میں نے ایک حرف بھی اس قسم کا اس سے نہیں کہا۔ ہارون نے یحییٰ بن عبداللہ سے کہا وہ مرثیہ سنا سکتے ہو جو اس نے محمد کا کہا تھا۔ اس نے کہا ابھی سن لیجئے اور سنا دیا۔ زبیری کہنے لگا۔ امیر المومنین اس خدائے واحد کی قسم جس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں جو کچھ اس نے کہا اس میں سے کوئی بات بھی نہیں ہوئی اور نہ میں نے یہ قصیدہ لکھا۔ اپنے اس قول کی شہادت کے لئے اس نے ایک طویل جھوٹی قسم کھائی۔ ہارون نے یحییٰ سے کہا۔ سنو۔ اس نے تو اپنے انکار پر قسم کھائی ہے۔ کیا ایسے گواہ ہیں جنہوں نے یہ مرثیہ اس کی زبانی سنا ہے؟

یحییٰ بن عبداللہ کا حلف کا مطالبہ

یحییٰ نے کہا۔ امیر المومنین ایسے گواہ تو نہیں ہیں مگر آپ مجھے اجازت دیں کہ میں جس طرح چاہوں اس سے حلف لوں۔ ہارون نے کہا اچھا تم حلف لو۔ اس نے زبیری سے کہا۔ یوں قسم کھاؤ "اگر میں نے یہ مرثیہ کہا ہو تو میں اللہ کی طاقت اور قوت کی حمایت سے نکل کر اپنی طاقت اور قوت کے سپرد ہوتا ہوں"۔ زبیری نے کہا۔ امیر المومنین یہ کیا حلف ہے جو مجھ سے یہ لینا چاہتا ہے۔ میں پہلے ہی خدائے واحد کی قسم کھا چکا ہوں اب یہ مجھ سے ایسے الفاظ ادا کرانا چاہتا ہے جس کے مفہوم ہی سے میں آگاہ نہیں ہوں۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بکار کا انتقال

یحییٰ بن عبداللہ کہنے لگا۔ امیرالمومنین اگر یہ سچا ہے تو اسے اس طرح قسم کھانے میں کیوں تامل ہے۔ ہارون نے زبیری سے کہا۔ کیوں قسم نہیں کھاتے۔ حلف اٹھاؤ۔ زبیری نے کہا میں اللہ کی طاقت و قوت کی حمایت سے نکل کر اپنی طاقت اور قوت کے سپرد ہوتا ہوں۔ اتنا کہتے ہی وہ کانپنے لگا اور کہنے لگا امیرالمومنین اس قسم کا کیا مطلب ہے جو یہ مجھ سے ادا کرا رہا ہے۔ میں تو پہلے ہی سب سے بڑی شے یعنی خدائے بزرگ و برتر کی قسم کھا چکا ہوں۔ ہارون نے کہا۔ اب تو اسی طرح قسم کھانا پڑیگی۔ ورنہ میں سمجھوں گا کہ وہ سچا ہے اور پھر تم کو اس کی سزا دوں گا۔ اب اس نے کہا۔ اگر میں نے محمد کا مرثیہ لکھا ہو تو میں اللہ کی طاقت اور قوت کی حمایت سے نکل کر اپنی قوت و طاقت کے سپرد ہوتا ہوں۔" یہ حلف اٹھا کر وہ ہارون کے پاس سے اٹھ کھڑا ہوا۔ باہر نکلتے ہی اسے فالج ہوا اور اسی وقت وہ مر گیا۔ یہ واقعہ بیان کر کے عیسیٰ بن جعفر کہنے لگا کہ مجھے خوشی اس بات کی ہوئی کہ زبیری اور یحییٰ کے درمیان جو واقعہ پہلے پیش آچکا تھا اسے یحییٰ نے بلا کم و کاست حرف بحرف صحیح بیان کر دیا۔

بکار کی موت کی دوسری روایت

البتہ بنی زبیر بکار کی موت کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ اس کی بیوی نے جو عبدالرحمٰن بن عوف کی اولاد میں تھی اسے قتل کر دیا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ باوجودیکہ وہ اپنے خاوند کو چاہتی تھی، پھر بھی اس نے اس پر ایک جاریہ رکھ لی۔ اسوجہ سے وہ اس کی دشمن ہو گئی۔ اس نے بکار کے دو زنگی غلاموں سے کہا کہ یہ فاسق تم کو قتل کر دینا چاہتا ہے۔ نیز اس نے ان کو کچھ دے کر ہموار کر لیا اور کہا کہ تم دونوں اس کے قتل کرنے میں میری مدد کرو۔ وہ راضی ہو گئے۔ بکار سو رہا تھا۔ یہ اس کے مجرے ان دونوں غلاموں کو لے کر گئی وہ دونوں اس کے منہ پر بیٹھ گئے اور دم گھٹنے کی وجہ سے وہ مر گیا۔ اس کے بعد اس عورت نے ان دونوں کو اتنی نبیذ پلائی کہ بستر کے پاس ہی ان کو قے ہو گئی۔ پھر اس نے ان کو باہر نکال دیا اور اپنے مقتول خاوند کے سرہانے ایک بوتل رکھ دی۔ صبح کو اس کے تمام اعزا جمع ہوئے تو اس کی بیوی نے کہا۔ کہ نشہ سے اس کا دماغ متاثر ہوا۔ اس بے ہوشی میں اس کے حلق میں ایسا پھندا پڑا کہ سانس رک گئی اور وہ مر گیا۔ ان دونوں غلاموں کو پکڑ کر جب عذاب میں مبتلا کیا گیا تو انہوں نے اقرار کیا کہ ہم نے اس کی بیوی کے حکم سے اسے قتل کیا ہے۔ اس شہادت کے بعد اس کی بیوی کو گھر سے نکال دیا گیا۔ اور متوفی کے مال متروکہ میں سے اسے کوئی ورثہ نہیں دیا گیا۔

محمد بن الحسن کا عہد امان کے متعلق فتویٰ

جس روز رشید نے یحییٰ بن عبداللہ بن حسن کو اپنے سامنے بلایا اس روز قاضی ابوالبختری اور محمد بن الحسن ابو یوسف کے دوست بھی وہاں موجود تھے۔ رشید نے وہ عہد امان منگوایا جو انہوں نے یحییٰ سے کیا تھا اور محمد بن الحسن سے پوچھا کہ اس عہد نامہ کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے۔ آیا یہ صحیح ہے۔ محمد بن الحسن نے کہا بے شک یہ صحیح ہے۔ اس میں کوئی قانونی سقم نہیں ہے۔ رشید ان سے حجت کرنے لگے۔ محمد نے کہا یہ امان نامہ تو ایک طرف رہا۔ اگر وہ لڑا ہوتا اور پھر اس نے سیٹھ پھیری ہوتی تب بھی وہ مامون تھا۔ اس فتویٰ کی وجہ سے رشید محمد بن الحسن

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے برداشتہ خاطر ہو گئے۔

عہدۂ قاضی القضاۃ پر ابوالبختری کا تقرر

اس کے بعد انہوں نے ابوالبختری سے کہا کہ تم اس تحریر کو خود سے پڑھ کر اپنی رائے دو۔ اس نے کہا یہ عہد نامہ اس اور اس وجہ سے ناقص ہے۔ اسے سن کر رشید نے کہا میں نے تم کو قاضی القضاۃ مقرر کیا۔ تم بے شک اس عہد نامہ کی قانونی حیثیت سے زیادہ واقف ہو۔ پھر انہوں نے اسے پھاڑ کر پرزے پرزے کر دیا۔ اور ابوالبختری نے اس پر تھوک دیا۔ بکار بن عبداللہ بن مصعب اس وقت دربار میں موجود تھا۔ اس نے یحییٰ بن عبداللہ کو مخاطب کر کے اس کے منہ پر کہا تو نے ہمارے اتحاد کو توڑ دیا۔ تو جماعت سے علیحدہ ہو گیا تو نے ہماری مشترکہ بات کی مخالفت کی۔ تو نے ہمارے خلیفہ کو برباد کرنے کا ارادہ کیا اور تو نے یہ یہ کیا اور یہ کیا۔ یحییٰ نے کہا۔ تم پر اللہ کی رحمت ہو۔ تم ہوتے کون ہو۔ رشید اپنی ہنسی ضبط نہ کر سکے۔ اور خوب ہنسے۔ یحییٰ کھڑا ہوا کہ پھر چل جائے مگر رشید نے اس سے کہا کہ پلٹ آؤ اور حاضرین دربار سے مخاطب ہو کر کہا۔ تم لوگ دیکھ رہے ہو اب تک علالت کے آثار اس میں موجود ہیں۔ اگر یہ مر جاتا تو سب لوگ یہی کہتے کہ ہم نے اسے زہر دے دیا۔ یحییٰ نے کہا بے شک میں تو جب سے قید ہوا ہوں مسلسل بیمار چلا آتا ہوں۔ اور اس قید سے پہلے بھی میں بیمار تھا۔ اس واقعہ کے ایک ماہ بعد ہی یحییٰ نے انتقال کیا۔

عبداللہ بن عباس کا بیان

عبداللہ بن العباس بن الحسن بن عبیداللہ بن العباس بن علی جو خطیب مشہور تھا، بیان کرتا ہے کہ ایک دن میں اور میرے باپ رشید سے ملنے کے لئے ان کے آستانے پر حاضر تھے۔ اس روز اس قدر سپاہی اور عہدہ دار وہاں تھے کہ ہم نے کسی دوسرے خلیفہ کی بارگاہ پر ان سے پہلے یا بعد اتنا مجمع نہیں دیکھا۔ اب فضل بن الربیع باہر آیا اور اس نے میرے باپ سے کہا کہ اندر چلئے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر آیا اور اب اس نے مجھ سے کہا کہ چلئے۔ میں اندر گیا۔ جب میں ان کے قریب پہونچا تو میں نے دیکھا کہ وہ ایک عورت سے باتیں کر رہے ہیں۔ میرے باپ نے مجھے اشارے میں یہ بات سمجھی کہ وہ نہیں چاہتے کہ آج کوئی آئے مگر حاضرین دربار کی کثرت دیکھ کر میں نے بطور خاص تمہارے لئے اجازت لی۔ تاکہ جب لوگ اس طرح اندر آتے تم کو دیکھیں گے ان کے دلوں میں تمہاری عزت اور وقعت ہوگی۔

عبداللہ بن مصعب کی ہارون الرشید سے ملاقات کی درخواست

ہمیں دربار میں آئے تھوڑی دیر گذری تھی کہ فضل بن الربیع نے اندر آکر رشید سے عرض کیا کہ عبداللہ بن مصعب الزبیری حاضر اور اجازت کا خواستگار ہے۔ رشید نے کہا مگر میں تو آج کسی سے بھی ملنا نہیں چاہتا۔ فضل نے کہا وہ کہتا ہے کہ میں ایک خاص بات امیرالمومنین سے کہنا چاہتا ہوں۔ رشید نے کہا تم اس سے جاکر کہو کہ وہ تم سے کہدے۔ فضل نے کہا میں نے پہلے ہی۔ اس سے کہا تھا۔ مگر اس نے کہا کہ میں صرف امیرالمومنین ہی سے بیان کروں گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن مصعب کی طلبی

رشید نے کہا اچھا بلا لو۔ فضل اسے بلانے گیا اور اب وہ پھر اس عورت سے باتیں کرنے لگے۔ میرے باپ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اسے کچھ کہنا نہیں ہے وہ صرف حاضرین آستانہ کو یہ جتانا چاہتا ہے کہ ہمیں امیر المومنین نے کسی خصوصیت کی وجہ سے نہیں بلایا بلکہ ہم بھی ان سے کچھ عرض کرنے آئے ہیں جس طرح کہ وہ اب آ رہا ہے

اتنے میں زبیری اندر آ گیا۔ اور اس نے کہا امیر المومنین میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں انہوں نے کہا کہو۔ اس نے کہا وہ راز کی بات ہے۔ رشید نے کہا۔ عباس سے کوئی بات راز نہیں یہ سن کر میں دربار سے جانے کے لئے اٹھا۔ رشید نے کہا۔ لے میرے دوست تم سے بھی کوئی بات راز نہیں۔ میں اپنی جگہ بیٹھ گیا۔

یحییٰ بن عبداللہ کے خلاف شکایت

رشید نے زبیری سے کہا۔ کہو کیا بات ہے۔ اس نے کہا۔ امیر المومنین۔ بخدا مجھے آپ کے لئے آپ کی بیوی کی طرف سے آپ کی بیٹی سے آپ کی اس جاریہ سے جو آپ کے ساتھ سوتی ہے اور اس خدمتگار سے جو آپ کو کپڑے پہناتا ہے، اور ان عہدیداروں کی طرف سے جو دنیا کے معاملہ میں آپ سے بہت ہی خاص تعلق رکھتے ہیں اور ان کی طرف سے جو آپ سے بہت دور کا واسطہ رکھتے ہیں خطرہ ہے۔ میں نے دیکھا کہ رشید کا رنگ متغیر ہو گیا۔ انہوں نے کہا۔ اچھا کہو پھر کیا ہے۔ اس نے کہا کہ یحییٰ بن عبداللہ کی دعوت میرے پاس آئی ہے اور جب بہ تحریک باوجود میری اس کی عداوت کے مجھ تک پہونچی ہے تو ضرور آپ کے آستانے پر کوئی شخص ایسا باقی نہ ہوگا جو آپ کی مخالفت کے لئے اس کے ساتھ نہ ہو گیا ہو۔ رشید نے کہا۔ کیا یہ بات تم اس کے منہ پر کہہ سکتے ہو۔ اس نے کہا جی ہاں۔ رشید نے حکم دیا کہ یحییٰ کو حاضر کیا جائے۔ وہ حاضر ہوا زبیری نے اس کے روبرو وہی بات دوبارہ بیان کی۔

یحییٰ بن عبداللہ کی مباہلہ کی پیشکش

یحییٰ نے کہا۔ امیر المومنین اگر یہ بات ایسے شخص کے متعلق کہی جاتی جو آپ سے بہت ہی کم مرتبہ کا ہوتا اور ایسے شخص کے بارے میں کہی جاتی جس کے اعوان و انصار میرے انصار کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہوتے تو بھی اب ایسی صورت میں کہ آپ مجھ پر پوری طرح قابو پا چکے ہیں، آپ کی دسترس سے دور نہیں ہو سکتا تھا۔ علاوہ اس کے کہ میں بالکل بے بس اور مجبور ہوں یوں بھی میں آپ کا عزیز قریب ہوں بہتر یہ ہے کہ آپ میرے معاملہ میں جلد بازی نہ فرمائیں بلکہ مہلت دیں۔ ممکن ہے کہ آپ کو میرے خلاف اپنے ہاتھ اور زبان سے کام ہی لینا نہ پڑے اور اس کے بغیر ہی آپ میرے معاملہ سے عہدہ برآ ہو جائیں نیز یہ ممکن ہے کہ یہ شخص ایسے طریقے پر جسے آپ نہیں جانتے آپ سے قطع رحم کراتا ہو۔ تھوڑی دیر توقف فرمائیے میں اس کے سامنے اس سے مباہلہ کرتا ہوں۔ رشید نے کہا۔ عبداللہ اگر تم مباہلہ کے لئے تیار ہو تو کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھ لو۔

یحییٰ بن عبداللہ اور عبداللہ بن مصعب کا مباہلہ

پہلے خود یحییٰ نے کھڑے ہو کر قبلہ رو جلد جلد دو رکعت نماز پڑھی۔ عبداللہ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر یحییٰ دوزانو بیٹھا اور عبداللہ سے کہا کہ تم بھی اسی طرح بیٹھو۔ پھر یحییٰ نے اپنا داہنا ہاتھ اس کے داہنے ہاتھ میں ڈال کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا اے بار الہ! اگر یہ بات تیرے علم میں آچکی ہے کہ میں نے عبداللہ بن مصعب کو اس شخص (اس نے اپنا ہاتھ رشید پر رکھا اور اشارہ بھی کیا) کی مخالفت میں دعوت دی ہے تو مجھے اپنے عذاب سے ہلاک کر دے۔ اور مجھے میری طاقت و قوت کے سپرد کر دے۔ ورنہ تو عبداللہ کو اس کی اپنی طاقت و قوت کے سپرد کر۔ اور اسے اپنے عذاب سے ہلاک کر دے۔ آمین اے رب العالمین۔ عبداللہ نے بھی کہا آمین۔ ابو یحییٰ بن عبداللہ نے عبداللہ بن مصعب سے کہا کہ جس طرح میں نے ان جملوں کو ادا کیا ہے اسی طرح تم کہو۔ چنانچہ عبداللہ نے کہا اے بار الہ اگر تیرے علم میں یہ بات آچکی ہے کہ یحییٰ بن عبداللہ نے مجھے اس شخص کی مخالفت میں شرکت کی دعوت نہیں دی تو مجھے تو میری طاقت و قوت کے سپرد کر دے اور اپنے عذاب سے مجھے ہلاک کر دے ورنہ تو اسے اس کی طاقت و قوت کے سپرد کر اور اپنے عذاب سے اسے ہلاک کر آمین یا رب العلمین۔

عبداللہ بن مصعب کی عباس بن حسن سے ملاقات کی درخواست

اس گفتگو کے بعد دونوں علیحدہ ہو گئے۔ یحییٰ کو پھر قید میں لے جانے کا حکم دیا گیا۔ وہ قصر کے ایک سمت میں قید کر دیا گیا جب وہ اور عبداللہ بن مصعب دربار سے چلے گئے تو رشید نے میرے باپ سے کہا کہ میں نے اس کے ساتھ یہ کیا اور یہ کیا انھوں نے اپنے احسانات بتائے۔ اس پر میرے باپ نے اس کی سفارش میں خود اپنی جان کے خوف سے غیر موثر سے ایک دو جملے کہہ دیئے۔ رشید نے ہمیں دربار برخاست کا حکم دیا۔ ہم پلٹ آئے۔ میں حسب عادت اپنے باپ کا سیاہ لباس اتارنے لگا۔ میں ان کا بکلوس کھول رہا تھا۔ غلام نے آکر کہا کہ عبداللہ بن مصعب کا آدمی حاضر ہے۔ میرے باپ نے کہا بلا لو۔ وہ اندر آیا۔ میرے والد نے پوچھا کیوں آئے۔ کہنے لگا میرے مالک نے خدا کیواسطے آپ سے یہ درخواست کی ہے کہ آپ اسی وقت ان کے پاس آئیں۔ میرے والد نے کہا کہ ان سے جاکر کہدو کہ میں اس وقت تک امیر المومنین کی خدمت میں حاضر تھا۔ ابھی آیا ہوں خود آنے سے معذور ہوں مگر میں اپنے بیٹے عبداللہ کو تمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ جو چاہو اس سے کہدو۔ تم جاؤ یہ تمہارے پیچھے ہی آتا ہے۔

عباس بن حسن کا عبداللہ کی ملاقات سے گریز

اس کے جانے کے بعد انہوں نے مجھ سے کہا کہ اس نے مجھے اس لئے بلایا ہے کہ جو جھوٹا حلف اس نے کیا ہے اس میں میں کچھ اس کی مدد کروں۔ حالانکہ اگر میں ایسا کروں تو گویا میں نے رسول اللہ صلعم سے اپنی قرابت کا کوئی لحاظ یا خیال نہیں رکھا اور اسے قطع کر دیا۔ اور اگر اس کی مخالفت کروں تو وہ میری امیر المومنین سے شکایت کرے گا۔ قاعدہ ہے کہ لوگ مصیبت کے وقت اپنی اولاد کو ذریعہ نجات بناتے ہیں۔ تم جاؤ اور جو بات وہ کہے اس کا صرف یہ جواب دو کہ میں اپنے والد سے جاکر کہتا ہوں۔ میں تم کو بھیج تو رہا ہوں مگر مجھے تمہارے متعلق اندیشہ ضرور ہے۔

عباس بن حسن کا اندیشہ

جب عبداللہ بن مصعب وغیرہ کے جانے کے بعد ہم دیر تک رشید کی

المکتبۃ الرحمانیۃ
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمت میں رکے رہے۔ اور پھر پلٹ کر آنے لگے تو اس وقت میرے والد نے مجھ سے یہ بات کہی تھی کہ کیا تم نے اس غلام کو نہیں دیکھا جو ایوان میں عقب سے نکل کر یکایک سامنے آ گیا تھا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن میں سمجھتا ہوں کہ ہم ابھی ایوان سے باہر بھی نہ ہوئے ہوں گے کہ اس نے یحییٰ کا کام تمام کر دیا ہوگا۔ اور عبداللہ بن مصعب کو اب ہماری بھی فکر ہوگی

عبداللہ بن مصعب کا انتقال

میں اس کے آدمی کے ساتھ اپنے گھر سے چلا کچھ راستہ طے کرنے کے بعد جب کہ میں اپنے اس طرح اس کے پاس جانے پر پریشان سا تھا میں نے اس کے غلام سے پوچھا کہو تو اس کا خیال کیا ہے اور کیوں اس نے اس وقت میرے والد کو بلوایا ہے۔ اس نے کہا جب وہ ڈیوڑھی سے آئے تو اپنے گھوڑے سے اترتے ہی پیٹ پیٹ پکارنے لگے۔ میں نے اسکی اس بات پر مطلقاً کوئی توجہ نہیں کی اور اسے کوئی وقعت نہیں دی۔ جب ہم کوچہ کے سرے پر پہونچے یہ سر بند کوچہ تھا۔ غلام نے دونوں پھاٹک کھول دیئے وہاں پہنچتے ہی ہم نے دیکھا کہ عورتیں بال بکھیرے ڈوریوں سے گات باندھے اپنے منہ پیٹ رہی ہیں۔ اور واویلا کر رہی ہیں۔ معلوم ہوا کہ عبداللہ بن مصعب ختم ہو چکا۔

عباس بن حسن کا اظہار اطمینان

اس منظر کا میرے قلب پر خاص اثر پڑا اور میں نے اپنے گھوڑے کی باگ اپنے گھر کی طرف موڑی اور اس قدر تیزی سے کہ جس کا اتفاق مجھے آج تک اس دن سے پہلے یا بعد نہیں ہوا۔ اسے بھگاتا ہوا میں اپنے گھر آیا چونکہ میرے والد میری وجہ سے متفکر تھے۔ اس وجہ سے تمام غلام خدمت گار اور شاگرد پیشہ ڈیوڑھی پر میرے لئے چشم براہ تھے۔ مجھے دیکھتے ہی وہ دوڑ کر میرے والد کے پاس گئے انھیں میرے آنے کی اطلاع کی وہ خود محض قمیص پہنے اور لنگی باندھے خوفزدہ مجھے لینے بڑھے۔ اور گھبرا کر بلند آواز میں پوچھا۔ خیر ہے؟ میں نے کہا وہ مر گیا کہنے لگے اس اللہ کا شکر ہے جس نے اسے ہلاک کر دیا۔ اور تم کو اور ہم کو اس کی طرف سے ہمیشہ کے لئے مطمئن کر دیا۔

عباس بن حسن کی طلبی

ابھی ان کی بات پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ رشید کے خدمت گار نے حاضر ہو کر کہا کہ امیر المومنین فرماتے ہیں کہ ابھی آپ اور یہ دونوں ان کی خدمت میں حاضر ہوں۔ جب ہم رشید کی خدمت میں جا رہے تھے تو میرے باپ نے راستے میں مجھ سے کہا کہ یحییٰ پر اللہ کی رحمت ہو اگر اس کے اہلبیت اس کے نبی ہونے کا دعویٰ کریں تو یہ دعویٰ صحیح ہوگا اب تو وہ اللہ کے پاس ہوگا۔ کیونکہ بخدا مجھے یقین ہے کہ وہ قتل کر دیا گیا۔

یحییٰ بن عبداللہ کو عبداللہ بن مصعب کی موت کی اطلاع

ہم رشید کے پاس آئے۔ دیکھتے ہی انہوں نے کہا۔ اے عباس بن الحسن کچھ خبر ہے کہ کیا ہوا۔ میرے والد نے کہا امیر المومنین اس خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے امیر المومنین کو قطع رحم کے ارتکاب سے بچا لیا اور اسے اس کی کذب بیانی کے پاداش میں ہلاک کر دیا۔ رشید کہنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگے نہیں جی۔ بخدا وہ تو زندہ اور سلامت ہے۔ سرا پردہ اٹھایا گیا یحییٰ اندر آیا اسے دیکھ کر میرے والد کھڑے گئے۔ دوسری طرف اسے دیکھتے ہی رشید نے للکارا۔ اے ابو محمد! تم کو معلوم ہے کہ اللہ نے تمہارے سرکش دشمن کو ہلاک کر دیا۔ یحییٰ نے کہا اللہ کا شکر ہے کہ اس نے میرے دشمن کے کذب کو امیر المومنین پر آشکار کر دیا۔ اور قطع رحم سے بچا لیا۔ امیر المومنین بخدا اگر حقیقت یہ ہوتی کہ میں خلافت کا طالب اس کا خواہشمند یا اس کے لئے ساعی ہوتا تو بھلا مجھ پر کیا گذرتی۔ میں درحقیقت نہ خلافت کا طالب ہوں نہ اس کا امیدوار۔ اگر مجھے یہ بات معلوم ہوتی کہ صرف عبداللہ بن مصعب کے ذریعہ میں اس کے حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہوں اور اس وقت ہم صرف تین آدمی میں وہ اور آپ ہی اس دنیا میں باقی ہوتے۔ تب بھی میں آپ کے خلاف اس کی مدد حاصل نہیں کرتا۔

یحییٰ بن عبداللہ کی اسیری و انعام

اس کے بعد اس نے فضل بن الربیع کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ آپ کی مصیبتوں میں ایک یہ ہے۔ اس شخص کا یہ حال ہے کہ اگر آپ اسے دس ہزار درہم دیں اور پھر اسے میرے ہمراہ صرف ایک کھجور زیادہ ملنے کی توقع ہو تو وہ ضرور آپ کو بیچ ڈالے۔ رشید کہنے لگے مگر اس عباسی کے حق میں سوائے خیر کے اور دوسری بات نہ کہنا۔ رشید نے اسے اس روز ایک لاکھ دینار دیئے۔ وہ چند روز یہی قید رہا تھا۔

ابو یونس نے بیان کیا ہے کہ اس مرتبہ کی قید کو شامل کر کے رشید نے یحییٰ کو تین مرتبہ قید کیا تھا۔ اور چار لاکھ دینار اسے دیئے۔

اس سال شام میں نزاری اور یمانی قبائل عرب کے درمیان فرقہ وارانہ نزاع ہوئی۔ اس وقت ابو الہیذام نزاری عربوں کا سرغنہ تھا۔

نزاری اور یمانی عربوں میں فساد

جس وقت شام میں یہ فتنہ رونما ہوا اس وقت موسیٰ بن علی حکومت کا عامل تھا۔ اس جھگڑے میں طرفین کے ہزارہا آدمی کام آ گئے رشید نے موسیٰ بن یحییٰ بن خالد کو شام کی ولایت تفویض کی اور کئی فوجی اور ملکی عہدیدار مع باقاعدہ سپاہ کی ایک معقول جمعیت کے اس کے ساتھ کئے۔ موسیٰ کے شام آتے ہی فریقین نے اپنے معاملہ کو صالح بن علی الہاشمی کے تصفیہ پر موقوف کر دیا۔ موسیٰ شام میں فروکش ہو گیا اس نے اہل شام کے درمیان صلح و صفائی کرا دی اور فتنہ دب گیا۔ سب معاملات ٹھیک ہو گئے۔ اس کی اطلاع رشید کو مدینۃ السلام میں ہوئی رشید نے بانیان فساد کے معاملہ کو یحییٰ کے سپرد کر دیا کہ وہ اپنی صوابدید کے مطابق جو چاہے ان کے ساتھ کرے۔ مگر اس نے ان کو اور ان کی غیر آئینی کارروائیوں کو معاف کر دیا۔ اور انھیں بغداد بلا لیا

غطریف بن عطا کی معزولی

اس سال رشید نے غطریف بن عطا کو خراسان کی ولایت سے علیحدہ کر دیا اور اس کی جگہ ہمزہ بن مالک بن ہیثم الخزاعی کو مقرر کیا۔ عروسی حمزہ کا لقب تھا۔ نیز اس سال انہوں نے جعفر بن یحییٰ بن خالد بن برمک کو مصر کا والی مقرر کیا اور جعفر نے عمر بن مہران کو مصر کا والی بنایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر بن مہران

جب رشید کو معلوم ہوا کہ موسیٰ بن عیسیٰ عامل مصر بغاوت پر آمادہ ہے تو کہنے لگے بخدا میں اپنے ایک سب سے زیادہ منحوس اور خسیس شخص کو مصر کا والی مقرر کروں گا اگر کوئی شخص ہمارے ہاں موجود ہو تو اس کی نشاندہی کی جائے۔ لوگوں نے عمر بن مہران کا نام لیا۔ یہ اس وقت تک خیزران کی سرکار میں ایک منشی تھا۔ اس نے خیزران کے علاوہ کسی دوسری جگہ ملازمت ہی نہیں کی۔ یہ بھینگا نہایت بدشکل تھا۔ بہت ہی معمولی کپڑے پہنتا تھا۔ اس کی خست کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ اس کا چغہ جو اس کے لباس میں سب سے ارفع ہوتا وہ تیس درہم مالیت کا ہوتا تھا۔ اس کے تمام کپڑے کوتاہ اور تنگ ہوتے تھے آستین بھی چھوٹی رکھتا تھا۔ سواری میں ایک خچر تھا جس کی ایک باگ ڈور تھی اور ایک فولادی لگام تھی۔ اپنے غلام کو اپنے پیچھے ہی بٹھا لیتا تھا۔

ولایت مصر پر عمر بن مہران کا تقرر

رشید نے اسے بلا کر اسے مصر کا والی امور عامہ مقرر کر دیا اس نے کہا۔ امیر المومنین میں ایک شرط پر اس خدمت کو قبول کرتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا وہ کیا اس نے کہا وہ یہ کہ اس عہدہ پر رہتا ہوں اس سے علیحدہ ہونا میرے اختیار میں رہے۔ تاکہ جب میں اس علاقہ کا انتظام درست کر دوں تو واپس چلا آؤں۔ رشید نے یہ شرط منظور کر لی اور اب وہ مصر روانہ ہو گیا۔

عمر بن مہران اور موسیٰ بن عیسیٰ کی ملاقات

اس کے والی مصر ہونے کی خبر موسیٰ بن عیسیٰ کو مصر میں ہو گئی وہ اس کا منتظر رہا۔ عمر بن عمران اس طرح مصر آیا کہ وہ خود ایک خچر پر سوار تھا اور سامان کے خچر پر اس کا غلام سوار تھا۔ مصر پہنچتے ہی یہ سیدھا موسیٰ بن عیسیٰ کے قصر میں گیا۔ وہاں دربار لگا ہوا تھا۔ یہ سب کے آخر میں جا بیٹھا۔ جب سب لوگ اٹھ گئے تو موسیٰ نے اس سے کہا۔ اے شیخ کچھ کہنا چاہتے ہو۔ اس نے کہا جی ہاں اللہ امیر کو شاد کام رکھے۔ پھر اس نے سرکاری مراسلے لے جا کر اس کے حوالے کئے موسیٰ نے کہا اچھا تو ابو حفص آیا ہے۔ اللہ اسے سلامت رکھے۔ عمر نے کہا میں ابو حفص ہوں موسیٰ نے پوچھا تمہارا نام عمر بن مہران ہے اس نے کہا ہاں۔ موسیٰ نے کہا۔ فرعون پر اللہ کی لعنت کیا یہی مصر ہے جس کی حکومت پر اسے ناز تھا۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی خدمت کا جائزہ اس کے لے کر دیا اور مصر سے چلا گیا۔

عمر بن مہران کی تحائف کے متعلق ابو درہ کو ہدایت

عمر بن مہران نے اپنے غلام ابو درہ کو ہدایت کر دی کہ سوائے ان تحائف کے جو تھیلوں میں رکھ سکیں اور کوئی ہدیہ سواری کا جانور، لونڈی یا غلام قبول نہ کرنا چنانچہ جب لوگ اسے تحائف بھیجتے تو وہ ہر قسم کی کھانے کی چیزوں اور خشک و تر میووں کو رد کر دیتا تھا البتہ نقد روپیہ اور کپڑے قبول کرتا اور ان کو عمر کی خدمت میں پیش کر دیتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ وہ ان نذرانوں پر ان کے داخل کرنے والوں کے نام لکھ کر ان کو محفوظ کر

مال گذاری کی وصولی

اب اس نے مالگذاری کی وصولی شروع کی۔ مصر میں ایک اچھی خا جماعت ایسے لوگوں کی پیدا ہو گئی تھی کہ وہ بلا وجہ ادائی خراج التوا کرنے کے عادی تھے۔ نیز وہ کم بھی ادا کرنے لگے تھے۔ عمر نے ایک شخص سے ادائی خراج کا مطال شروع کیا۔ اس نے فوری ادائی سے اپنی ناقابلیت کا ادعا کیا۔ عمر نے قسم کھا کر کہا کہ اگر تو اپنی خیر چاہتا ہے تو اب تجھے تمام سرکاری مطالبہ مدینۃ السلام کے خزانۂ عامرہ میں داخل کرنا پڑے یہ سن کر اس نے کہا کہ میں یہیں داخل کرتا ہوں آپ اسے قبول کریں۔ اور مجھے اس مشقت سفر سے دیدیں۔ عمر نے کہا مگر اب تو میں قسم کھا چکا ہوں اور اس کی خلاف ورزی کسی طرح نہیں کروں گا۔

عمر بن مہران کا ہارون الرشید کے نام خط

عمر نے اسے دو سپاہیوں کی نگرانی میں مدینۃ ال روانہ کر دیا۔ چونکہ اس زمانے میں عمال ممالک بر خلیفہ وقت سے مراسلت کرنے کے مجاز تھے۔ اس وجہ سے عمر نے ایک معروضہ بھی رشید کے نام مضمون کا کہ میں نے فلاں بن فلاں سے ادائی خراج کا مطالبہ کیا۔ اس نے مجھ سے التوا کی درخ کی اور مہلت مانگی۔ میں نے اسے مہلت دیدی۔ اس کے بعد میں نے اس سے پھر مطالبہ کیا۔ اس اس نے مجھ سے حجت کی اور ٹالنے لگا۔ اس وقت میں نے قسم کھائی کہ اب تجھے اپنا تمام زر لگا مدینۃ السلام کے بیت المال میں داخل کرنا پڑے گا۔ اس پر اس قدر رقم واجب الادا ہے۔ میں امیر المومنین کے سپاہیوں میں سے فلاں بن فلاں، فلاں بن فلاں کی قیادت میں بارگاہ سامی میں ہوں۔ مناسب ہو کہ امیر المومنین اس کی رسید سے مجھے مطلع فرمائیں۔ لکھ کر ان محافظ سپاہیوں کے ساتھ بارگاہ خلافت میں بھیجدیا۔ اس واقعہ کا اثر یہ ہوا کہ پھر کسی شخص نے ادائی خراج میں کوئی حجت اس سے نہیں کی۔ اس نے پہلی اور دوسری فصل کا خراج بلا عذر پورا وصول کر لیا۔ تیسری فصل جب اس نے مطالبہ کیا تو لوگوں نے اپنی ناقابلیت ادائی کا عذر کر کے التوا کی خواہش کی اس نے تمام گذاروں اور تاجروں کو طلب کر کے ان سے خود خراج کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے اقتصادی مشکلات کی پر ادائی خراج سے انکار کیا۔

اہل مصر کی ادائی خراج

عمر نے حکم دیا کہ جو تحائف ان لوگوں نے ہمیں بھیجے تھے، وہ سب جائیں۔ اس نے تھیلیوں پر نظر کی اور صراف کو طلب کیا۔ اس نے زر نقد تول لیا۔ عمر نے وہ رقم ان کے بھیجنے والوں کے حساب میں بطور زر لگان محسوب کر لی اس کے بعد اس نے کپڑوں کے پٹارے منگوائے ان کو ہراج کر کے خود اسے خرید لیا۔ اور ان کی قیمت بھی مطالبۂ لگان میں محسوب کر لی۔ پھر اس نے کہا۔ صاحبو! جس طرح میں نے تمہارے مرسلہ تحائف کو قیمت ضرورت کے وقت کے لئے بچا رکھا۔ اسی طرح تم ہمارا مطالبۂ لگان بے باق کر دو۔ اہل مصر نے س خراج ادا کر دیا۔ اس طرح مصر کی آمدنی بہت بڑھ گئی اور جب وہ تمام انتظام ٹھیک کر چکا تو بہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلا آیا۔ یہ بات معلوم نہیں کہ جس قدر آمدنی اس عمر کے زمانہ میں مصر سے ہوئی اتنی کسی اور شخص
ر حکومت میں وہاں سے وصول ہوئی ہو۔

ن نہران کی مراجعت

چونکہ اسے اختیار حاصل تھا کہ جب تک چاہے وہ مصر میں رہے اور جب چاہے واپس چلا آئے۔ اس اختیار کی وجہ سے وہ خود ہی
ے چلا آیا۔ جب روانہ ہوا تو وہی شکل تھی کہ ایک خچر پر خود سوار تھا اور ایک دوسرے خچر
ں کا غلام ابو درہ سوار تھا۔

اس سال عبدالرحمٰن بن عبدالملک موسم گرما میں جہاد کے لئے گیا اور اس نے ایک قلعہ فتح کیا۔

حج سلیمان بن ابی جعفر

اس سال سلیمان بن ابی جعفر المنصور کی امارت میں حج ہوا۔ واقدی کے بیان کے مطابق ہارون کی بیوی زبیدہ بھی اس سال
ے لئے گئی تھی اس کے بھائی اس کے ساتھ تھے۔

۱۷۷ھ کے واقعات

ن بن سلیمان کی ولایت مصر

اس سال رشید نے جعفر بن یحییٰ کو مصر کی ولایت سے علیحدہ
اسحٰق بن سلیمان کو والی مصر مقرر کیا۔ اور حمزہ بن مالک کو خراسان کی ولایت سے علیحدہ کر کے
ن کو بھی سجستان کے ساتھ شامل کر کے فضل بن یحییٰ کی ولایت میں دیدیا۔ اس سال عبدالرزاق
لحمید الربعی کی قیادت میں موسم گرما کی مہم نے جہاد کیا

دی کا سرخ آندھی کے متعلق بیان

واقدی کے بیان کے مطابق اس سال شب یکشنبہ
میں جبکہ ماہ محرم کے ختم میں چار راتیں باقی تھیں
ت شدید سیاہ اور سرخ رنگ کی آندھی چلی۔ پھر شب چہارشنبہ کو جبکہ ماہ محرم کے ختم میں دو
ں باقی تھیں تمام فضا میں شفق پھیل گئی اور یکم صفر جمعہ کے دن پھر نہایت شدید سیاہ آندھی چلی۔

ج ہارون الرشید

اس سال ہارون کی امارت میں حج ہوا۔

۱۷۸ھ کے واقعات

ن بن سلیمان کے خلاف

اس سال بنی قیس و قضاعہ وغیرہ حوفیوں نے مصر میں ہارون کے عامل مصر اسحٰق بن سلیمان کے خلاف بغاوت کر دی۔ اور اس سے لڑے
ید نے ہرثمہ بن اعین کو کئی سرداران عساکر کے ساتھ اسحٰق بن سلیمان کی مدد کے لئے مصر بھیجا۔ اہل حوف
مان کی درخواست کر کے اطاعت قبول کر لی اور تمام سرکاری مطالبات کو ادا کر دیا۔ اس زمانے
ہرثمہ رشید کی طرف سے فلسطین کا عامل تھا۔ اس فتنہ کے ختم ہونے کے بعد ہارون نے سلیمان کو
ر سے واپس بلا لیا۔ اور اس کی جگہ تقریباً ایک ماہ ہرثمہ والی رہا۔ اس کے بعد رشید نے اسے بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واپس بلا لیا۔ اور عبدالملک بن صالح کو والی مقرر کیا۔

اہل افریقیہ کی بغاوت و سرکوبی

اس سال اہل افریقیہ نے عبدویہ الانباری کی قیادت اور اس کے زیر قیادت باقاعدہ سپاہ کی معیت میں بغاوت کی۔ فضل بن روح بن حاتم کو قتل کر دیا گیا۔ آل مہلب کے جو لوگ وہاں تھے ان سب کو خارج البلد کر دیا گیا۔ رشید نے ہرثمہ بن اعین کو ان کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ اس کے جاتے ہی تمام باغی مطیع و منقاد ہو گئے۔

عبدویہ الانباری کی اطاعت

بیان کیا گیا ہے کہ جب اس عبدویہ نے افریقیہ پر قبضہ کر کے حکومت کے خلاف علانیہ بغاوت کی اور اپنی خود مختاری کا اعلان کیا تو اس کی شان و شوکت بہت بڑھ گئی۔ ہزار ہا آدمی اس کے تابع فرمان ہو گئے۔ اور اطراف اکناف ملک سے لوگ جوق در جوق اس کے پاس آ گئے۔ یحییٰ بن خالد بن برمک اس وقت رشید کا وزیر تھا اس نے یقطین بن موسیٰ اور منصور بن زیاد کو اس فتنہ کو دبانے کے لئے روانہ کیا۔ نیز یحییٰ نے عبدویہ کو بہت سے مسلسل خط لکھے۔ ان میں اسے حکومت کی اطاعت قبول کرنے کی ترغیب دی گئی تھی اور انکار کی صورت میں تہدید کی گئی تھی نیز یہ وعدہ کیا گیا کہ تمہاری تمام خطائیں معاف کر دی جائیں گی۔ تم کو امان دی جائے گی اور بہت کچھ انعام و صلہ دیا جائے گا اس وعدہ وعید کا اثر یہ ہوا کہ اس نے سر تسلیم خم کر کے حکومت کی اطاعت قبول کر لی۔ اور بغداد آیا۔ یحییٰ نے جو وعدے کئے تھے وہ سب کے سب اس نے پورے کئے۔ اس کی بہت خاطر و مدارات کی اور رشید سے بھی اس کے لئے معافی حاصل کی۔ اسے صلہ دیا اور ریاست دی۔

ولید بن طریف الشاری خارجی کا خروج

اس سال رشید نے اپنے تمام معاملات یحییٰ بن خالد بن برمک کے تفویض کر دیئے۔ اس سال ولید بن طریف الشاری خارجی نے جزیرہ میں خوارج کا شعار بلند کیا۔ اور وہ ابراہیم بن خازم بن خزیمہ کو نصیبین میں اچانک قتل کر کے جزیرہ ارمینیا چلا گیا۔

امارت خراسان پر فضل بن یحییٰ کا تقرر

اس سال فضل بن یحییٰ خراسان کے والی کی حیثیت سے خراسان آیا وہاں اس نے بڑی عمدہ حکومت کی بہت سی مساجد اور رباط بنائیں دریا پار کے علاقے پر جہاد کیا اشروسینہ کا بادشاہ خارا خرہ جو خلافت اسلامیہ کی اطاعت سے منحرف ہو کر قلعہ بند تھا۔ فضل کے پاس آیا۔

عباسیہ فوج

اس نے خراسان میں خالص عجمیوں کی ایک فوج تیار کی اس کا نام عباسیہ رکھا۔ اور اس کو یہ اختیار دیا کہ وہ اپنے سردار خود منتخب کرے۔ اس فوج کی تعداد پانچ لاکھ تک پہونچ گئی تھی۔ اس میں سے بیس ہزار آدمی بغداد آئے۔ اس جماعت کو بغداد میں کرنبیہ کہتے تھے۔ ان کی باقی جماعت اپنے اپنے مختص ناموں اور دفاتر کے ساتھ خراسان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ی میں رہی۔

فضل بن یحییٰ کی سخاوت

مروان بن ابی حفصہ شاعر نے اس موقع پر فضل کی تعریف میں ایک قصیدہ کہا۔ خراسان جانے سے پہلے جبکہ فضل اپنی چھاؤنی میں فروکش تھا۔ اسوقت بھی اس شاعر نے اس کی سخاوت میں چند شعر کہے اور اسے سنائے۔ فضل نے لباس اور گھوڑے کے علاوہ ایک لاکھ درہم اس مدح کے صلہ میں اسے دیئے۔ خود مروان بن ابی حفصہ نے ایک مرتبہ یہ بات کہی کہ اس سفر میں مجھے سات لاکھ درہم انعام ملا۔ اس کے بعد پھر اس نے اور سلم الخاسر نے فضل کی تعریف میں قصیدے لکھے۔

ابراہیم بن جبرئیل عامل سجستان

فضل بن اسحٰق الہاشمی بیان کرتا ہے کہ ابراہیم بن جبرئیل فضل بن یحییٰ کے ساتھ خراسان روانہ ہوا۔ چونکہ یہ بادلِ ناخواستہ خراسان گیا تھا، اس وجہ سے فضل کے دل میں اس کی یہ بات بیٹھ گئی تھی۔

ابراہیم کہتا ہے کہ کچھ روز کا بھلاوا دے کر ایک دن فضل نے مجھے بلایا میں نے اس کے سامنے پہونچکر اسے سلام کیا۔ اس نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج خیر نہیں فضل بیٹھا ہوا تھا۔ مجھے دیکھ کر وہ اچھی طرح اٹھ بیٹھا۔ کہنے لگا۔ ابراہیم ڈرو مت۔ چونکہ تم پر میں قدرت رکھتا ہوں اسی وجہ سے میں تم کو کوئی نقصان نہیں پہونچانا چاہتا۔ اس کے بعد اس نے مجھے سجستان کا عامل مقرر کر دیا اور جب میں نے اپنے علاقہ کی آمدنی اسکے پاس بھیجی تو وہ سب اس نے مجھے عطا کر دی۔ نیز اس کے ماسوا پانچ لاکھ درہم اپنے پاس سے اور بھیجے۔

فضل بن اسحٰق کا بیان

فضل بن اسحٰق کہتا ہے کہ ابراہیم فضل کا کوتوال اور محافظ دستہ کا افسر بھی تھا۔ فضل نے اسے کابل بھیجا۔ ابراہیم نے کابل کو فتح کیا۔ اور وہاں سے ہر قسم کی بیشمار غنیمت ملی۔

ابراہیم کی فضل بن یحییٰ کی دعوت

راوی کہتا ہے کہ مجھ سے فضل بن العباس بن جبرئیل نے جو اپنے چچا ابراہیم کے ہمراہ تھا۔ بیان کیا ہے کہ اس مہم میں ابراہیم کو سات کرور درہم وصول ہوئے۔ اس کے علاوہ چار کرور درہم زرخراج اس کے پاس تھے۔ جب یہ بغداد آیا اور بغبین میں اس نے اپنا محل تعمیر کیا تو اس نے فضل سے درخواست کی کہ آپ میرے مکان آکر میری عزت افزائی کریں اور جو احسان واکرام آپ نے مجھ پر کیا ہے۔ اس کو خود دیکھیں۔ اس نے اس موقع پر فضل کی نذر کے لئے بہت سے تحائف قیمتی اشیا اور سونے چاندی کے برتن مہیا کئے اور وہ چار کرور درہم بھی محل کے ایک گوشے میں رکھوا دیئے۔ جب فضل اس کے گھر آکر بیٹھا اس نے وہ تمام چیزیں نذر میں پیش کیں۔ فضل نے ان کے لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں تو صرف اس لئے آیا تھا۔ کہ تمہاری دلشکنی نہ ہو۔ ابراہیم نے کہا یہاں جو کچھ ہے یہ سب آپ کا احسان ہے۔ فضل نے کہا ہم اس سے زیادہ تمہارے ساتھ سلوک کرنا چاہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان تمام بیش بہا اشیا میں سے اس نے سوائے ایک سنجری کوڑے کے کوئی چیز نہیں لی۔ البتہ وہ کوڑا لے لیا اور کہا کہ یہ شہسواروں کے کام کی چیز ہے۔ ابراہیم نے کہا یہ خراج کی رقم حاضر ہے۔ فضل نے کہا یہ بھی تم لے لو۔ ابراہیم نے دوبارہ کہا کہ یہ سرکاری روپیہ تو لے لیجئے فضل نے کہا۔ کیا تمہارے ہاں اس کے رکھنے کی گنجائش نہیں ہے؟ یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔

فضل بن یحیی کا استقبال

جب فضل بن یحییٰ خراسان سے عراق آیا تو خود رشید بستان ابی جعفر تک اس کے استقبال کو گئے اور وہیں تمام بنو ہاشم ملکی اور فوجی عہدہ دار اہل قلم اور اشراف و عمائد اس سے ملنے گئے اس نے ایک ایک کو دس دس اور پانچ پانچ لاکھ درہم دیئے۔ مروان بن ابی حفصہ شاعر نے اس موقع پر اس کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا۔

خالد بن عبداللہ القسری کے آزاد غلام رزام بن مسلم کے بھائی حفص بن مسلم نے بیان کیا ہے کہ جب فضل بن یحییٰ خراسان سے عراق آیا تو میں اس سے ملنے گیا۔ اس وقت بہت سی تھیلیاں اس کے سامنے رکھی تھیں، اور وہ سر بمہر تقسیم کی جا رہی تھیں۔ اور ان میں سے ایک تھیلی بھی کھولی نہ گئی۔ اس پر میں نے یہ شعر پڑھا

کفی اللہ بالفضل بن یحیی بن خالد
وجود یدیہ بخل کل بخیل

ترجمہ:۔ فضل بن یحییٰ بن خالد اور اس کے دونوں ہاتھوں کی سخاوت کے ذریعہ اللہ نے ہر بخیل کے بخل کی اذیت سے اپنے بندوں کو بچا لیا۔

شعر سن کر مروان بن حفصہ نے مجھ سے کہا۔ کاش کہ یہ شعر مجھے مل جاتا۔ کیونکہ مجھ پر دس ہزار درہم کا قرض ہے۔

امیر حج محمد بن ابراہیم

اس سال معاویہ بن زفر بن عاصم کی قیادت میں موسم گرما کی مہم نے جہاد کیا۔ اور موسم سرما کی مہم نے سلیمان بن راشد کی قیادت میں جہاد کیا۔ اس کے ساتھ شمسلی کا بطریق البنید بھی شریک جہاد تھا۔ اس سال محمد بن ابراہیم بن محمد بن علی عامل مکہ کی امارت میں حج ہوا۔

۱۷۹ھ کے واقعات

اس سال فضل بن یحییٰ خراسان پر عمرو بن شرجیل کو اپنا قائم مقام بنا کر بغداد آیا۔

حمزہ بن ترک خارجی کا خروج

اس سال رشید نے منصور بن یزید بن منصور الحمیری کو خراسان کا والی مقرر کیا۔ نیز اس سال خراسان میں حمزہ بن ترک السجستانی خارجی نے خروج کیا۔ اس سال رشید نے محمد بن خالد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ن برمک حاجب کو برطرف کر کے اس کی جگہ فضل بن الربیع کو اپنا حاجب مقرر کیا۔

بن طریف انشاری خارجی کا قتل

اس سال ولید بن طریف انشاری خارجی آرمینیا سے جزیرہ واپس آیا۔ اس کی طاقت و شوکت بہت بڑھ گئی۔ ہزارہا آدمی اس کے ساتھ ہو گئے۔ رشید نے یزید بن مزید الشیبانی کو اس کے مقابلے بھیجا۔ پہلے تو یزید اس کے مقابلہ پر سے لومڑی کی طرح کنائی کاٹ گیا۔ مگر پھر اس نے ولید وہیت کے اوپر بے خبری میں جا لیا۔ اور اسے اور اس کے بہت سے ساتھیوں کو قتل کر دیا۔ جو نی بچے وہ تتر بتر ہو گئے۔

میر حج ہارون الرشید

اس ولید کے مقابلہ میں اللہ نے جو کامیابی رشید کو عطا کی اس کے شکر میں انہوں نے اس سال کے ماہ رمضان میں عمرہ ادا یا۔ اس کے بعد وہ مدینہ چلے آئے۔ اور موسم حج تک مدینہ میں اقامت گزیں رہے۔ پھر انھیں کی مارت میں حج ہوا۔ یہ مکہ سے منیٰ اور وہاں سے عرفات پیدل گئے اور پاپیادہ ہی انہوں نے تمام ناسک حج ادا کئے۔ حج کے بعد وہ براہ بصرہ مدینۃ السلام واپس آ گئے۔ واقدی کا کہنا ہے کہ رشید عمرہ ادا کر کے موسم حج تک مکہ ہی میں مقیم رہے تھے۔

۱۸۰ھ کے واقعات

شام میں شورش

اس سال شام میں عربوں کے قبائل میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا اور اس نے خطرناک صورت اختیار کر لی۔ اس کی اطلاع رشید کو ہوئی وہ بہت پریشان ہوئے۔ انہوں نے اس کے انتظام کے لئے جعفر بن یحییٰ کو شام کا والی مقرر کیا اور اس سے کہا کہ اس کام کے لئے تم جاؤ یا میں جاؤں۔ اس کے جواب میں جعفر نے کہا۔ میں آپ کی خاطر اپنی جان لڑاتا ہوں۔

جعفر بن یحییٰ کا حسن انتظام

یہ بہت سے سپہ سالاروں، جانوروں اور ہتھیاروں سے مسلح شام روانہ ہوا۔ اس نے عباس بن محمد بن المسیب بن زہیر کو اپنا کوتوال مقرر کیا اور شبیب بن حمید بن قحطبہ کو اپنی فوج خاصہ کا افسر اعلیٰ بنایا۔ یہ فتنہ پردازوں کے پاس گیا اور ان میں مصالحت کرا دی۔ البتہ اس نے ان ڈاکوؤں اور ٹھگوں کو جو اس فتنہ میں شریک ہوئے قتل کر دیا نیز اس نے شام میں کوئی گھوڑا اور نیزہ باقی نہیں چھوڑا سب ضبط کر لئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آتش فساد سرد ہو گئی۔ اور امن و امان بحال ہوا۔ اس کامیابی کے بعد جب جعفر شام سے روانہ ہوا تو منصور النمیری نے اس کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا۔ جس میں اس کے کارنامے کو سراہا۔

جعفر بن یحییٰ کی مراجعت

جعفر بن یحییٰ نے صالح بن سلیمان کو بلقا اور اس کے ملحقہ علاقہ کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والی مقرر کیا اور عیسیٰ بن علی کو شام پر اپنا جانشین مقرر کیا اور خود عراق پلٹ آیا۔ رشید نے پیش از پیش اس کی عزت افزائی کی۔

جعفر بن یحییٰ کا ہارون سے خطاب

جب یہ رشید کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے پہلے ان کے دونوں ہاتھوں اور پیروں کو بوسہ دیا۔ پھر سامنے کھڑے ہو کر دست بستہ عرض پرداز ہوا۔

"امیر المومنین اس خدا کا شکر ہے کہ جس نے میری پریشانی کو اطمینان نصیب کیا۔ میری دعا قبول کی میری التجا پر رحم کیا۔ میری مدت عمر میں اتنا اضافہ کر دیا کہ مجھے اپنے آقا کی صورت دکھائی۔ ان کی ملاقات سے میری عزت بڑھائی۔ اور مجھ پر یہ احسان کیا کہ مجھے ان کے ہاتھ چومنے کا موقع دیا۔ مجھے ان کی خدمت میں دوبارہ حاضر کر دیا۔ بخدا جب میں جناب والا سے اپنی علیحدگی اور ان قدرتی اسباب کو جن کی وجہ سے مجھے جناب والا سے رخصت ہونا پڑا یاد کرتا تھا تو اسی وقت میرے دل میں یہ بات آجاتی تھی کہ یہ مجھے اپنے گناہوں اور سرتاپا خطاؤں کی سزا ملی ہے۔ امیر المومنین اللہ مجھے آپ پر قربان کر دے، اگر مجھے کچھ اور دن آپ سے دور رہنا پڑتا تو مجھے اندیشہ تھا کہ آپ کے قرب کی تمنا اور آپ کے فراق کے غم میں میری عقل زائل ہو جاتی۔ اور میں خود بے تاب ہو کر آپ کے دیدار سے بہرہ ور ہونے کے لئے حاضری کی اجازت طلب کرتا۔

اس خدا کا شکر ہے کہ جس نے اس غیبت کے زمانے میں مجھے سلامتی اور عافیت دی۔ میری دعا قبول کی اور اپنی اطاعت کی توفیق سے تھامے رہا۔ اور اس نے مجھے معصیت سے بچائے رکھا کہ اب میں آپ کے حکم اور اجازت سے شام چھوڑ کر حاضر خدمت ہوا ہوں اور موت نے مجھے اس حاضری سے باز نہیں رکھا۔ میں سب سے بڑی قسم یعنی خدا کی قسم کھا کر عرض کرتا ہوں کہ مجھے دو فوق کامل تھا کہ اگر تمام دنیا مجھے پیش کی جاتی تب بھی میں آپ کی قربت کو ترجیح دیتا۔ اور آپ کی خدمت میں حاضری کے مقابلہ میں اس کی کوئی حقیقت نہ سمجھتا۔"

اس کے بعد جعفر نے اسی موقع پر کہا۔

اللہ ہمیشہ سے آپ پر آپ کی نیت کے مطابق احسان کرتا رہا ہے اور آپ کی انتہائی آرزو کے مطابق آپ کی رعایا کی اطاعت کو درست کرتا رہا ہے۔ وہ ان سب کی حالت کو آپ کے لئے درست کر دیتا ہے ان کے نظام کو یک جا کر دیتا ہے ان کے افتراق کو متحد کر دیتا ہے۔ جن میں آپ کا اور ان کا دونوں کا فائدہ ہے۔ اور وہ اس طرح کہ وہ سب کے سب آپ کی اطاعت کو قبول کرتے ہیں اور آپ کی خوشنودی کو اختیار کرتے ہیں۔ اس احسان پر اللہ کا ہزار ہزار شکر واجب ہے۔ امیر المومنین میں اہل شام کو اس حال میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ وہ آپ کے بالکل مطیع و منقاد ہیں۔ اپنے کئے پر نادم ہیں۔ آپ کی ذات سے وابستہ ہیں آپ کے ہر فیصلہ پر سر تسلیم خم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ سے معافی کے خواستگار ہیں آپ کے حلم پر بھروسہ رکھتے ہیں آپ کے فضل کے امیدوار ہیں۔ آپ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جذبۂ انتقام سے بے خوف ہیں، ان کی جو حالت اس ائتلاف کے وقت ہے وہی ان کے باہمی اختلاف کے وقت تھی۔ اور جو حال ان کا اس الفت کے زمانے میں ہے وہی حال ان کا رکاوٹ کے وقت تھا۔ امیر المومنین نے تو پہلے ہی ان کی معذرت کرنے اور معافی کی درخواست پر ان کو معاف کر دیا ہے۔ اور ان کی خطاؤں سے درگذر کیا ہے۔ اللہ نے جو کامیابی مجھے ان کے مقابلہ پر عطا فرمائی ہے کہ ان کی آتش غیظ کو اس نے بجھا دیا۔ ان میں جو شریر اور سرکش تھے ان کو دور پھینکدیا اور دوسری جماعتوں میں مصالحت کرا دی۔ مجھے ان کے ساتھ حسن سلوک کی توفیق عطا کی اور ان کی مدد سے بہرہ ور کیا۔ . . . سب کچھ آپ کی برکت نصیبے کی سعادت اور اقبال دائمی کی بدولت اور اس وجہ سے کہ وہ آپ سے ڈرتے بھی ہیں اور آپ کو اپنا امید گاہ بھی سمجھتے ہیں۔

بخدا امیر المومنین میں نے ان کے مقابلہ میں اول سے لے کر آخر تک آپ ہی کی ہدایت پر عمل کیا اور جو حکم اور طرز عمل جناب والا نے میرے لئے ارشاد کیا تھا اسی پر میں کاربند ہوا۔ چنانچہ انہوں نے آپ کے حکم کو سنکر سر تسلیم خم کر دیا کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو کامیاب کرتا رہا ہے اور وہ آپ کی سطوت سے خائف ہیں۔

جو کچھ مجھ سے اس معاملہ میں بن پڑا اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ کیونکہ اگرچہ میں نے اپنی انتہائی کوشش صرف کر دی مگر مجھے محسوس ہوا کہ جس قدر آپ کے احسانات عظیمہ کا بارگراں میرے سر پر ہے۔ اسی قدر ان کے حق کی ادائی سے میں اپنے آپ کو معذور و مجبور پاتا ہوں اگرچہ اللہ کی جس قدر مخلوق آپ کی رعایا ہے ان میں میں آخری آدمی ہوں گا۔ جس کے دل میں یہ آرزو بھی پیدا ہو کہ وہ آپ کے احسانات کا کچھ بھی حق ادا کر سکے۔ یہ جو کچھ میں نے کیا ہے وہ صرف اس لئے کہ میں آپ کی فرمانبرداری میں اپنی جان اور ہر وہ شے جو آپ کے موافق مزاج ہو خرچ کر دوں ورنہ جو آپ کے میرے اوپر ہیں جو میرے علم میں کسی دوسرے کے ساتھ آپ نے نہیں کئے۔ ان کے ہوتے ہوئے میں کیونکر آپ کے حق سے عہدہ برآ ہو سکتا ہوں۔ آپ کی عنایتوں اور احسانات نے مجھے فرد روزگار بنا دیا ہے۔ میں کیونکر آپ کا شکر ادا کر سکتا ہوں۔ یہ جرأت بھی محض آپ کے اس اکرام کی وجہ سے مجھے ہوتی ہے جو آپ کا میرے ساتھ ہے۔ میں کیونکر آپ کا شکر ادا کر سکتا ہوں۔ آپ کے احسانات اس قدر ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کے شمار ہی سے مجھے اس حق سے عہدہ برآ کرتا تو میں ان کی محض شمار سے بھی قاصر رہتا۔ میں کیونکر آپ کا شکر ادا کر دوں۔ تمام عالم کو چھوڑ کر صرف آپ میری جائے پناہ ہیں۔ میں کیونکر آپ کا شکر ادا کر دوں۔ آپ اتنی تکلیف بھی میرے لئے پسند نہیں کرتے جسقدر کہ میں خود پسند کر لیتا ہوں۔ میں کیونکر آپ کا شکر ادا کر دوں۔ آپ ہر روز ایک ایسا احسان عظیم میرے اوپر کر دیتے ہیں کہ جو آپ کی تمام گزشتہ عنایتوں کو بے حقیقت کر دیتا ہے۔ میں کیونکر آپ کا شکر ادا کر دوں آپ جو میرے ساتھ نیا احسان کرتے ہیں اپنے تمام پرانے احسانات کو فراموش کر دیتے ہیں۔ میں کیونکر آپ کا شکر ادا کر دوں۔ آپ اپنی زندگی کی درازی کے ساتھ ساتھ میرے مرتبہ کو میرے ہمسروں پر بڑھاتے رہتے ہیں۔ میں کیونکر آپ کا شکر ادا کر دوں۔ آپ میرے مالک ہیں میں کیونکر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کا شکر ادا کروں آپ میرے محسن ہیں ہاں البتہ میں اس اللہ سے جس نے مجھے بغیر کسی استحقاق ذاتی کے آپ کی ذات سے اس قدر متمتع اور مستفید کیا ہے، یہ درخواست کرتا ہوں کہ جب کہ میں آپ کے احسان کا عشر عشیر سے کم حق ادا نہیں کر سکتا تو وہ میرے اس عجز کی اپنی طرف سے اپنی قدرت اور اپنے وسعت ظرف کے مطابق آپ کو جزائے خیر دے۔ اور میری طرف سے آپ کے حق اور احسان عظیم کا آپ کو عوض دے۔ یہ صرف اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہی اسے کر سکتا ہے۔"

مہر خلافت کی یحییٰ بن خالد کو سپردگی

اس سال رشید نے مہر خلافت کو جعفر بن یحییٰ سے لے کر اسے اس کے باپ یحییٰ بن خالد کے سپرد کر دیا۔ اس سال جعفر بن یحییٰ خراسان اور سجستان کا والی مقرر کیا گیا۔ اور جعفر نے محمد بن الحسن بن قحطبہ کو ان دونوں صوبوں پر اپنا عامل مقرر کیا۔

امارت خراسان پر عیسیٰ بن جعفر کا تقرر

اس سال رشید رقہ آنے کے ارادہ سے بغداد سے براہ موصل شام روانہ ہوئے۔ جب یہ بروان پہونچے تو انہوں نے عیسیٰ بن جعفر کو خراسان کا والی مقرر کیا اور جعفر بن یحییٰ کو خراسان کی ولایت سے علیحدہ کر دیا۔ اس طرح جعفر کل بیس دن خراسان کا والی رہا۔ اس سال جعفر بن یحییٰ امیر المومنین کی فوج خاصہ کا افسر اعلیٰ مقرر کیا گیا

موصل کی فصیل کا انہدام

اس سال رشید نے موصل کی فصیل اس وجہ سے منہدم کرا دی کہ خارجیوں نے وہاں سے خروج کیا تھا۔ اس کے بعد وہ رقہ چلے گئے اور وہیں مستقل طور پر سکونت پذیر ہو گئے۔

ہرثمہ بن اعین کی طلبی

اس سال انہوں نے ہرثمہ بن اعین کو افریقیا کی ولایت علیحدہ کر کے اسے مدینۃ السلام بلا لیا۔ جعفر بن یحییٰ نے اسے فوج خاصہ پر اپنا نائب مقرر کر لیا۔ اس سال مصر میں نہایت شدید زلزلہ آیا۔ جس کی وجہ سے اسکندریہ کے مینار کی چوٹی گر پڑی۔

فراشتہ الشیبانی خارجی کا قتل

اس سال فراشتہ الشیبانی خارجی نے جزیرہ میں خروج کیا مسلم بن بکار بن مسلم العقیلی نے اسے قتل کر دیا۔

عمر بن محمد العمر کا قتل

اس سال محمرہ جماعت نے جرجان میں خروج کیا علی بن عیسیٰ بن ماہان نے اس ہنگامہ کے بارے میں بارگاہ خلافت میں یہ عرضداشت بھیجی کہ عمر بن محمد العمر کی شر انگیزیوں نے اس جماعت کو میرے خلاف آمادہ پیکار کیا ہے۔ اور یہ شخص زندیق ہے رشید نے حکم دیا کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ مرو میں اسے قتل کر دیا گیا۔

امارت طبرستان پر عبداللہ بن خازم کا تقرر

اس سال فضل بن یحییٰ طبرستان اور رویان کی ولایت سے علیحدہ کر دیا گیا اور اس کی جگہ ان علاقوں پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن خازم مقرر کیا گیا۔ نیز فضل کو رے کی ولایت سے بھی علیحدہ کیا گیا۔ اور اس کی جگہ رے پر محمد بن یحییٰ بن الحارث بن شخیر والی رے مقرر ہوا۔ اور سعید بن سلم جزیرے کا والی مقرر ہوا۔
اس سال معاویہ بن زفر بن عاصم کی قیادت میں موسم گرمائی مہم نے جہاد کیا۔

ہارون الرشید کی مکہ سے مراجعت

اس سال رشید مکہ سے واپسی میں بصرہ آئے یہ محرم میں بصرہ پہونچے۔ چند روز محمدیہ میں مقیم رہے۔ پھر وہاں سے عیسیٰ بن جعفر کے قصر واقع خریبۃ میں چلے آئے۔ پھر یحییٰ بن خالد کی بنائی ہوئی نہر سیحان کو دیکھنے کے لئے کشتی میں گئے اور انہوں نے نہر ابلہ اور نہر معقل کے دہانے بند کر دیئے اور اس طرح نہر سیحانی میں پانی کی بہرسانی متیقن ہو گئی۔ اس کے بعد جبکہ ماہ محرم کے ختم میں بارہ راتیں باقی تھیں، وہ بصرے سے مدینۃ السلام روانہ ہوئے اور وہاں پہونچکر پھر حیرہ گئے اور وہیں قیام پذیر ہوئے۔

ہارون الرشید کا حیرہ میں قیام

حیرہ میں انہوں نے اپنی سکونت کے لئے مکانات بنوائے اپنے ساتھیوں کو بھی زمین کے قطعات تعمیر اکمنہ کے لئے مفت دیئے۔ تقریباً چالیس روز ان کے قیام کو گذرے تھے۔ کہ اہل کوفہ نے ان کے خلاف ایک ہنگامہ برپا کر دیا۔ اور ان کے اس ہمسائگی کو پسند نہیں کیا۔ اس بنا پر رشید پھر مدینۃ السلام چلے آئے اور وہاں سے رقہ چلے گئے۔ رقہ جاتے وقت انہوں نے امین کو مدینۃ السلام پر اپنا نائب بنایا اور دونوں عراقوں کا والی مقرر کیا۔

امیر حج موسیٰ بن عیسیٰ

اس سال موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی کی امارت میں حج ہوا۔

سنہ ۱۸۱ھ کے واقعات

قلعہ صفصاف کی تسخیر

اس سال رشید خرد روم کے علاقہ میں جہاد کے لئے گئے اور انہوں نے قلعہ صفصاف کو بزور شمشیر مسخر کیا۔ نیز عبدالملک بن صالح بھی رومیوں سے لڑتا اور بڑھتے ہوئے انگورا جا پہونچا اور شہر مطمورہ کو فتح کر لیا۔ اس سال حسن بن قحطبہ اور حمزہ بن مالک نے وفات پائی۔ اس سال ممرہ جماعت نے جرجان پر غلبہ حاصل کیا۔
اس سال رقہ میں فروکش ہو کر رشید نے پہلی مرتبہ اپنے مراسلات کی ابتدا میں محمد صلعم پر درود اور سلامتی بھیجنے کا طریقہ جاری کیا۔

امیر حج ہارون الرشید

اس سال ہارون الرشید کی امارت میں حج ہوا۔ یہ حج ادا کر کے بہت جلد مکہ سے روانہ ہو گئے۔ یحییٰ بن خالد جو پیچھے رہ گیا تھا عمرہ میں ان سے آکر ملا۔ اور اس نے اپنی خدمت سے استعفیٰ دیدیا۔ رشید نے اسے قبول کر لیا۔ یحییٰ نے نہر خلد رشید کو واپس دیدی۔ اور مکہ میں قیام کی اجازت مانگی۔ رشید نے اس کی درخواست قبول کی اور یحییٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکہ پلٹ آیا۔

۱۸۲ھ کے واقعات

عبداللہ المامون کی ولی عہدی کی بیعت

اس سال رشید مکہ سے واپس آکر رقہ گئے اور وہاں انہوں نے اپنے بیٹے محمد الامین کے بعد اپنے بیٹے عبداللہ المامون کی ولی عہدی کے لئے تمام فوج سے بیعت لی اور مامون کو جعفر بن یحییٰ کے سپرد کر کے اسے مدینۃ السلام بھیجا۔ ان کے اہل بیت میں سے جعفر بن ابی جعفر المنصور اور عبدالملک بن صالح اور امرائے عساکر میں سے علی بن عیسیٰ مامون کے ساتھ تھے۔ مدینۃ السلام آنے کے بعد یہاں بھی اس کے لئے بیعت لی گئی اس کے باپ نے اسے خراسان اور اس کے ملحقہ ہمدان تک کے علاقہ کا والی مقرر کیا اور مامون اس کا نام رکھا۔

بنت خاقان کا انتقال

اس سال خزر کے بادشاہ خاقان کی لڑکی فضل بن یحییٰ کے پاس آنے کے لئے روانہ ہوئی۔ یہ برزعہ میں آکر مرگئی۔ اس وقت سعید بن سلم بن قتیبۃ الباہلی ارمینیا کا والی تھا۔ اس کے مرنے کے بعد ان خزر سرداروں نے جو اس کے ہمراہ تھے، اس کے باپ سے جاکر یہ کہا کہ آپ کی بیٹی کو دھوکہ سے قتل کیا گیا ہے۔ اس سے اس کے دل میں کینہ بیٹھ گیا اور اب وہ مسلمانوں سے لڑنے کی تیاری کرنے لگا۔

قسطنطین بن الیون کا زوال

اس سال یحییٰ بن خالد مدینۃ السلام واپس آگیا۔ اس سال عبدالرحمن بن عبدالملک بن صالح کی قیادت میں موسم گرما کی مہم نے جہاد کیا اور وہ بڑھتا ہوا اصحاب الکہف کے شہر رفسوس تک جا پہونچا۔ اس سال رومیوں نے اپنے بادشاہ قسطنطین بن الیون کی دونوں آنکھیں اندھی کر دیں۔ اور اس کی ماں رینی کو اپنی ملکہ تسلیم کیا اس نے اغسطہ لقب اختیار کیا۔

امیر حج موسیٰ بن عیسیٰ

اس سال موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی کی امارت میں حج ہوا۔

۱۸۳ھ کے واقعات

خزر خاقان کا انتقامی حملہ

اس سال خزر خاقان کی بیٹی کی موت کا بدلہ لینے کے لئے باب الابواب سے بڑھ کر وہاں کے مسلمانوں اور ذمیوں پر حملہ آور ہوئے اور انہوں نے تقریباً ایک لاکھ کو لونڈی غلام بنالیا۔ یہ اس قدر اہم واقعہ تھا کہ عہد اسلام میں اس سے پہلے اس کی نظیر نہیں ملتی۔ رشید نے یزید بن مزید کو آذربائیجان کے ساتھ ارمینیا کا والی مقرر کیا بہت سی باقاعدہ فوج اس کی امداد کو بھیجی اور خزیمہ بن خازم کو نصیبین پر پڑاؤ ڈالنے کا حکم دیا تاکہ بوقت ضرورت یہ اہل آرمینیا کی مدد کر سکے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خزر کی آرمینیا پر یورش خزر کی آرمینیا پر یورش کی مذکورہ بالا توجیہ کے علاوہ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ سعید بن سلم نے منجم سلمی کی خبر سے گردن ماردی۔ اس کے بیٹے نے خزر کے علاقہ میں جاکر انھیں سعید پر حملہ کرنے کی ترغیب و تحریص کی موقع کو غنیمت سمجھ کر قوم خزر نے شگاف کوہ سے گھس کر آرمینیا پر حملہ کردیا۔ سعید نے شکست کھائی۔ خزر نے زبردستی مسلمان عورتوں سے تمتع کیا اور تقریباً ستر دن تک وہ آرمینیا پر قابض رہے۔ پھر ہارون نے خزیمہ بن خازم اور یزید بن مزید کو آرمینیا بھیجا اور انہوں نے سعید کی بگاڑی ہوئی بات پھر درست کرلی۔ خزر کو وہاں سے نکال دیا اور شگاف کو پھر بند کردیا۔

علی بن عیسیٰ والیٔ خراسان کی طلبی اس سال رشید نے علی بن عیسیٰ بن ماہان والیٔ خراسان کو واپس طلب کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے متعلق رشید سے شکایت کی گئی کہ وہ حکومت کی مخالفت کے لئے بالکل آمادہ ہے۔ علی بن عیسیٰ اپنے بیٹے یحییٰ کو خراسان پر اپنا قایم مقام بناکر جسے رشید نے بھی تسلیم کیا۔ بارگاہ خلافت میں حاضر ہوا اور اس نے بہت بڑی رقم رشید کو نذر دی۔ رشید نے اسے دوبارہ اپنے بیٹے مامون کی جانب سے ابوالخصیب کے مقابلہ کے لئے خراسان بھیجدیا۔ اور وہ خراسان پلٹ آیا

اس سال ابوالخصیب وہیب بن عبداللہ النسائی حریش کے مولیٰ نے خراسان کے شہر نسا میں خروج کیا۔

موسیٰ بن جعفر کی وفات اس سال موسیٰ بن جعفر بن محمد نے بغداد میں وفات پائی اور محمد بن السماک القاضی نے بھی وفات پائی

امیر حج عباس بن موسیٰ اس سال عباس بن موسیٰ الہادی بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن علی کی امارت میں حج ہوا۔

سنہ ۱۸۴ھ کے واقعات

عمال کا عزل و نصب اس سال کے ماہ جمادی الآخر میں ہارون رقہ سے دریائے فرات میں کشتیوں کے ذریعہ سفر کرکے مدینۃ السلام واپس آئے۔ یہاں آکر انہوں نے رعایا سے لبتایا کی وصولیابی کا مطالبہ کیا۔ اور اس کام کے لئے عبداللہ بن ہیثم بن سام کو مقرر کیا۔ اور اسے قید کرنے اور مارنے پیٹنے کا بھی اختیار دیا۔ رشید نے حماد البربری کو مکہ اور یمن کے خراج کا محصل اور داؤد بن یزید بن حاتم المہلبی کو سندھ یحییٰ الحرشی کو علاقہ جبل اور مہرویہ الرادی کو طبرستان کا افسر خراج مقرر کیا۔ افریقیا کی حکومت ابراہیم بن الاغلب نے اپنے ہاتھ میں لی۔ پھر رشید نے بھی اسی کو افریقیا کا والی مقرر کردیا۔

ابوعمر والشاری کا خروج اس سال ابوعمر والشاری نے خروج کیا۔ رشید نے زہیر القصاب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اس کے مقابلہ پر بھیجا۔ زہیر نے شہر زور میں اسے قتل کر دیا۔ اس سال ابو الخصیب نے امان کی درخواست کی علی بن عیسیٰ نے امان دی۔ ابو الخصیب مرو میں اس کے پاس آیا۔ علی نے اس کی بڑی خاطر اور اور تکریم کی۔

امیر حج ابراہیم بن محمد

اس سال ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن علی کی امارت میں حج ہوا۔

۱۸۵ھ کے واقعات

حمزۃ الشاری کی شورش

اس سال اہل طبرستان نے اپنے والی مہرویہ الزاری کو قتل کر دیا۔ رشید نے اس کی جگہ عبد اللہ بن سعید الحرشی کو طبرستان کا والی مقرر کیا۔ اس سال عبد الرحمان الانباری نے ابان بن تحطبۃ الخارجی کو مرج قلعہ میں قتل کر دیا اس سال حمزۃ الشاری نے خراسان کے شہر باذغیس میں شورش برپا کر دی۔ عیسیٰ بن علی بن عیسیٰ نے حمزہ کے دس ہزار ساتھیوں پر اچانک حملہ کر کے سب کو تہ تیغ کر دیا۔ اور وہ ان کا تعاقب کرتا ہوا کابل زابلستان اور قندھار جا پہونچا۔

ابو الخصیب کا خروج

اس سال ابو الخصیب نے دوبارہ نساء میں خروج کیا اور اس نے نساء ابیورد، طوس اور نیشاپور پر قبضہ کر کے مرو پر پیشقدمی کی اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ مگر پھر اس نے شکست کھائی اور وہ سرخس چلا گیا۔ یہاں اس کی طاقت و شوکت زیادہ ہو گئی اس سال یزید بن مزید نے برذغہ میں انتقال کیا۔ اور اس کی جگہ اسد بن یزید مقرر کیا گیا۔

یقطین بن موسیٰ اور عبد الصمد بن علی کی وفات

اس سال یقطین بن موسیٰ نے بغداد میں انتقال کیا۔ اس کا کوئی دانت آج تک نہیں گرا تھا۔ یہ اپنے دودھ کے دانتوں کے ساتھ قبر میں دفن ہوا۔

اس سال رشید موصل کے راستے سے رقہ آنے کے لئے مدینۃ السلام سے روانہ ہوئے۔

یحییٰ بن خالد کو عمرہ کی اجازت

اس سال یحییٰ بن خالد نے رشید سے عمرہ اور جوار کی اجازت مانگی۔ رشید نے اسے اجازت دی۔ یہ شعبان میں روانہ ہوا اور ماہ رمضان کا عمرہ ادا کیا۔ پھر جدہ میں سب سے علیحدہ ہو کر حج کے موسم تک اقامت کی پھر حج کیا۔ اس سال مسجد حرام میں بجلی گری جس سے دو آدمی ہلاک ہو گئے۔

امیر حج منصور بن محمد

اس سال منصور بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن علی کی امارت میں حج ہوا۔

۱۸۶ھ کے واقعات

ابو الخصیب کا قتل

اس سال علی بن عیسیٰ بن ماہان ابو الخصیب سے لڑنے مرو سے نساء گیا۔ وہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

س نے ابوالخصیب کو قتل کر دیا۔ اس کے بیوی بچوں کو لونڈی غلام بنالیا اور اب تمام خراسان میں امن وامان ہوگیا۔ جب رشید کو معلوم ہوا کہ احمد بن عیسیٰ بن زید کے مقابلہ میں شمامہ بن اشرس جھوٹ بول رہا ہے انھوں نے اسے قید کر دیا۔

جعفر بن ابی جعفر کی وفات

اس سال جعفر بن ابی جعفر المنصور کا ہرثمہ کے پاس انتقال ہوا اور عباس بن محمد نے بغداد میں وفات پائی۔

امیر حج ہارون الرشید

اس سال ہارون الرشید کی امارت میں حج ہوا۔ یہ اس سال کے ماہ مفرد میں حج کے ارادے سے رقہ سے روانہ ہوئے۔ انبار سے گذرے مگر مدینۃ السلام نہیں آئے البتہ مدینۃ السلام سے سات فرسنگ کے فاصلہ پر دریائے فرات کے کنارے مقام رحبات پر انہوں نے پڑاؤ کیا تھا۔ وہ رقہ پر ابراہیم بن عثمان بن نہیک کو اپنا قائم بنا کر چھوڑ آئے تھے

ہارون الرشید کی داد و دہش

اس سفر میں ان کے دونوں بیٹے اور ولی عہد محمد الامین اور عبداللہ المامون ان کے ہمراہ تھے۔ یہ پہلے مدینہ آئے۔ اہل مدینہ کو انہوں نے تین عطیے دیئے۔ پہلے لوگ ان کے پاس آتے وہ ان کو عطا دیتے۔ پھر محمد کے پاس جاتے وہ ان کو عطا دیتا۔ پھر مامون کے پاس جاتے وہ ان کو عطا دیتا۔ مدینہ سے فارغ ہو کر وہ مکہ آئے۔ یہاں بھی انہوں نے عطا دی۔ اس طرح دس لاکھ پچاس ہزار دینار خرچ ہوئے۔

ابراہیم بن محمد المجبی کے بیان کے مطابق رشید نے اپنے بیٹے محمد کو بروز پنجشنبہ ماہ شعبان ۱۷۳ھ میں اپنا ولی عہد مقرر کیا اور امین اس کا لقب مقرر کیا تھا ۱۷۵ھ ہجری میں انہوں نے شام اور عراق اسے دے دیئے۔ پھر ۱۸۳ھ میں رقہ میں انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ المامون کی ولی عہدی کے لئے بیعت لی۔ اور یہاں سے لے کر افصائے ممالک محروسہ خلافت تک کا علاقہ اسے دیدیا۔

عبدالملک بن صالح کی قاسم کی سفارش

قاسم بن الرشید عبدالملک بن صالح کے زیر تربیت تھا۔ جب رشید نے مامون کے لئے بیعت لی تو عبدالملک بن صالح نے ان کو یہ شعر لکھ کر بھیجے

یا ایھا الملک الذی — لو کان نجما کان سعداً
اعقد لقاسم بیعۃ — واقدح لہ فی الملک زنداً
واللہ فرداً واحداً — فاجعل ولاۃ العہد فرداً

ترجمہ:۔ اے وہ بادشاہ کہ اگر وہ ستارہ ہوتا تو وہ ضرور مبارک ہوتا۔ آپ قاسم کے لئے بھی بیعت لیجئے اور اسے بھی ملک میں حصہ دیجئے۔ اللہ فرد واحد ہے۔ آپ اپنے ولی عہدوں کی تعداد بھی فرد رکھئے۔

قاسم بن ہارون الرشید کا لقب

انھیں اشعار نے سب سے پہلے قاسم کی ولیعہدی کا خیال رشید کے دل میں پیدا کیا۔ چنانچہ اب انہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس کے لئے بھی بیعت لی اور مؤتمن اس کا لقب قرار دیا۔ جزیرہ۔ سرحدات اور عواصم اس کے تفویض کئے۔

سلطنت کی تقسیم پر عوامی ردعمل

جب انہوں نے سارے ملک کو اس طرح تقسیم کر دیا تو اس پر عوام میں مختلف خیال آرائیاں ہونے لگیں بعض لوگوں کا یہ خیال تھا کہ اس طرح انہوں نے سلطنت کے نظام کو مضبوط کر دیا ہے دوسرے لوگ یہ کہتے تھے کہ یہ آپس میں لڑ مریں گے۔ اور اس تقسیم کے نتائج رعایائے حق میں نہایت خوفناک ہوں گے۔ کسی نے اس پر شعر لکھے اور ان میں بھی اس اندیشہ کو ظاہر کیا گیا۔ ۱۸۶ھ ہجری میں ہارون نے مع محمد اور عبداللہ کے حج کیا۔ ان کے دوسرے امرائے عساکر وزرا اور قاضی ان کے ساتھ تھے۔ رقہ میں انہوں نے اپنے حرم، خزانہ اموال اور فوج پر ابراہیم بن عثمان بن نہیک السکی کو اپنا قائم مقام بنا کر متعین کر دیا۔ اپنے بیٹے قاسم کو منبج بھیج دیا۔ اور اس کے ہمراہی امرائے عساکر اور سپاہ کے ساتھ اسے وہیں پڑاؤ ڈال دینے کا حکم دیا۔

عبداللہ المامون کے حق میں دو وثیقے

مناسک حج ادا کرنے کے بعد انہوں نے عبداللہ المامون کے حق میں دو وثیقے لکھوائے جن کے لکھنے میں فقیہوں اور قاضیوں نے اپنا تمام علم صرف کر دیا۔ ان میں سے ایک کے پورا کرنے کی ذمہ داری محمد پر تھی جس میں اسے تاکید کی گئی تھی کہ وہ اس وثیقہ کی مندرجہ باتوں کو پورا کرے گا۔ اور جو جو علاقے عبداللہ کو دیئے گئے ہیں وہ اس کے تفویض کر دے گا۔ نیز جو املاک، آمدنی، جواہرات اور مال اور اسباب عبداللہ کے لئے مشخص کر دیا گیا ہے، وہ اس کے حوالے کر دے گا۔ دوسرا وثیقہ وہ بیعت نامہ تھا جو انہوں نے اپنے عائد خاص اور عوام الناس سے مع اس کی تمام شرطوں کے عبداللہ کے لئے لی تھی۔ اور جس کی بجا آوری محمد اور ان سب پر واجب قرار دی۔

عہدناموں کی تکمیل

رشید نے بیت اللہ میں ان عہدناموں کے مطابق محمد سے بیعت لی اور اس پر اللہ ملائکہ اپنے لڑکوں عزیزوں موالیوں امیروں وزیروں کاتبوں اور دوسروں کو جو کعبہ میں حاضر تھے، اس بیعت پر شاہد بنایا اور اس طرح اس کی تکمیل کر کے وہ دونوں عہدنامے بیت اللہ میں محفوظ کرا دیئے۔ اور بیت اللہ کے حاجیوں سے کہا کہ ان کا احتیاط سے رکھنا۔ اور کسی کو باہر نہ لے جانے دینا۔

عہدنامہ کے متعلق بدشگونی

عبداللہ بن محمد۔ محمد بن یزید التیمی اور ابراہیم العجلی بیان کرتے ہیں کہ رشید کعبہ میں حاضر ہوئے انہوں نے بنی ہاشم کے عائد امرائے عساکر اور فقہا کو وہاں بلایا ان کے حکم سے وہ بیعت نامہ پڑھ کر عبداللہ اور محمد کو سنایا گیا۔ انہوں نے اس پر حاضرین کو شاہد بنایا۔ اور پھر حکم دیا کہ اسے کعبہ پر آویزاں کر دیا جائے جب اسے آویزاں کرنے کے لئے اٹھانے لگے ہاتھ سے گر گیا۔ اس پر لوگوں نے کہا یہ فال بد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرارداد پر عمل ہونے سے پہلے ہی یہ کالعدم ہو جائے گی۔

الامین بن ہارون الرشید کا عہد نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ عہد نامہ امیر المومنین عبداللہ الہارون کے لئے محمد بن امیر المومنین ہارون نے صحت عقل میں اپنی خوشی سے بغیر جبر و اکراہ کے لکھا ہے۔

امیر المومنین نے اپنے بعد مجھے ولی عہد خلافت مقرر کیا ہے۔ اور اس کے لئے تمام مسلمانوں سے بیعت لی ہے۔ اور انہوں نے عبداللہ بن امیر المومنین ہارون کو میری رضامندی اور دلی خوشی سے بغیر جبر و اکراہ کے میرے بعد ولی عہد خلافت اور مسلمانوں کے تمام امور کا سربراہ بنایا ہے۔ اور اسے تمام خراسان اس کی سرحدوں، علاقوں، جنگوں، فوجوں، لگان، حکومت، ڈاک، خزانے، صدقات، عشر عشور اور اس سے متعلق تمام کاروبار کا اپنی زندگی میں اور اپنے بعد بھی خود مختار فرمانروا مقرر کیا ہے۔

میں نے اپنی دلی رضامندی سے امیر المومنین ہارون کے سامنے یہ عہد کیا ہے کہ انہوں نے میرے بھائی عبداللہ کے لئے جو عہد ولایت خلافت اور مسلمانوں کی حکمرانی کے لئے میرے بعد کے لئے کیا ہے میں اسے پورا کروں گا اور اسی طرح انہوں نے عبداللہ کو خراسان اور اس کے توابع کی جو حکومت کلی سپرد کی ہے یا امیر المومنین نے جو جاگیر اس کو دی ہو، کوئی آمدنی اس کے لئے لکھی ہو، اپنی جائداد میں سے کوئی جائیداد دی ہو، یا خرید کر کوئی جائداد یا آمدنی دی ہو، اپنی زندگی اور صحت کی حالت میں زر نقد سے دیا ہو زیورات ہوں، جواہرات ہوں، دوسرا سامان ہو، لباس ہو، مکان ہو، جانور ہوں غرضکہ کم یا زیادہ جو کچھ ہوگا وہ سب کا سب عبداللہ بن امیر المومنین ہارون کو دیدیا جائے گا اور میں اس ایک ایک شے سے واقف ہوں جو امیر المومنین نے عبداللہ کو دی ہیں۔ اگر ابھی امیر المومنین پر حادثہ موت واقع ہو جائے اور خلافت محمد بن امیر المومنین کو پہونچے تو محمد پر واجب ہے کہ وہ امیر المومنین کے اس حکم کو جو انہوں نے عبداللہ بن امیر المومنین ہارون کی ولایت خراسان اور سرحدات خراسان کا دیا ہے اور قرباسین میں اپنے اہل بیت میں سے جن جن لوگوں کو عبداللہ کے ساتھ کر دیا ہے۔ اس کی بجاآوری کرے اور عبداللہ بن امیر المومنین کو خراسان رہے اور اس تمام علاقہ کا جس کی امیر المومنین تعیین کر دی ہے والی مقرر کر کے روانہ کر دے۔ چاہے عبداللہ بن امیر المومنین کی چھاؤنی اور سلطنت سے کتنے ہی دور دراز مقام پر ہو تب بھی اس حکم کی بجاآوری کی جائے گی۔

نیز ان تمام لوگوں کو جن کو امیر المومنین نے عبداللہ کے ساتھ کیا ہے۔ ان کے متعلق عبداللہ کو اختیار ہے کہ وہ ان کو رے سے لے کر انتہائے سرحد خراسان تک۔ جہاں چاہے متعین کرے محمد بن امیر المومنین کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی سردار سپاہی یا پیادہ کو جن کو امیر المومنین

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے عبداللہ کے ساتھ کیا ہے اس کے پاس سے ہٹا کر دوسری جگہ تبدیل کرے۔ یا خود عبداللہ بن امیرالمومنین کو خراسان اس کے تمام توابع اور رے کے ہمدان سے متصل علاقہ سے لے کر خراسان کی انتہائی سرحد تک جس علاقہ کی فرمانروائی امیرالمومنین ہارون نے اسے دی ہے جس میں اس کی سرحدیں، تمام شہر اور ہر وہ علاقہ جو خراسان سے منسوب ہو سب داخل ہے بے دخل کیا جائے۔

محمد کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ کسی شخص کو اپنی طرف سے ان علاقوں پر بھیجے یا عبداللہ کے ساتھیوں اور امراء میں سے کسی کو اس سے توڑے یا اس پر کسی کو والی مقرر کرنے یا اس پر اس کے کسی عامل اور والی پر کسی کو مفتش محاسب یا نگراں مقرر کرے۔ نیز یہ کہ اس کے چھوٹے یا بڑے کسی کام میں خرابی نہ پیدا کرے۔ اور اس کی مطلق العنان فرمان روائی کسی قسم کی مداخلت نہ کرے اور امیرالمومنین نے اپنے جن اعزا، مصاحبین، قضاۃ، عاملوں، کاتبوں، امرا، حاشیہ داروں، موالیوں اور سپاہ کو عبداللہ کے ساتھ کر دیا ہے۔ ان کے ساتھ کوئی ایسی کارروائی نہ کرے جس سے ان کی حالت میں خرابی پیدا ہو اور خود ان کے ساتھیا ان کے رشتہ داروں، موالیوں اور دوسرے متعلقین کے ساتھ نہ ان کی جان کے بارے میں نہ مال و متاع املاک و زمین مکانات اثاثے سامان۔ غلہ۔ مویشی کے بارے میں چھوٹے ہوں یا بڑے خود کوئی نقصان ان کو پہنچائے گا اور نہ اپنے حکم۔ رائے خواہش اور اجازت سے کسی اور شخص کے ذریعہ ان امور میں ایسی مداخلت کرائے گا جس سے ان کو نقصان پہونچے۔ اور نہ ان معاملات میں کسی کے لئے مداہنت کو جائز رکھے گا۔

نیز بغیر عبداللہ بن امیرالمومنین کی رائے اور اس کے قضاۃ کی رائے کے وہ ان لوگوں کے متعلق اس کے قاضیوں کے متعلق، عاملوں کے متعلق یا ان لوگوں کے متعلق جو آئندہ اس کے حکم سے کسی سرکاری عہدے پر سرفراز ہوں گے اپنی طرف سے کوئی حکم دے گا۔ نیز اگر ان لوگوں میں سے جن کو امیرالمومنین نے اپنے اعزا میں سے مصاحبین میں سے امرا میں سے، عہدہ داروں میں سے، امرا میں سے، عہدہ داروں میں سے، منشیوں میں سے، خدمتگاروں میں سے، موالیوں میں سے اور سپاہ میں سے عبداللہ بن امیرالمومنین کے ساتھ کر دیا ہے، کوئی شخص عبداللہ کی ملازمت اس کی چھاؤنی اس کی متعینہ جگہ کو عبداللہ کے حکم کے خلاف ورزی کر کے یا مخالفت پر آمادہ ہو کر چھوڑ کر محمد کے پاس چلا آئے گا تو محمد بن امیرالمومنین پر لازم ہے کہ وہ اسے ذلت و حقارت کے ساتھ اپنے یہاں سے نکال دے اور عبداللہ کے پاس پہنچا دے تاکہ عبداللہ اپنی رائے اور حکم سے اس کے ساتھ جو چاہے سلوک کرے۔

اگر محمد بن امیرالمومنین عبداللہ بن امیرالمومنین کو اپنے بعد ولی عہدی سے علیحدہ کرنا چاہے۔ یا خراسان، اس کی سرحد اس کے توابع اور اس علاقہ سے جس کی سرحد ہمدان سے مل گئی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ان اضلاع کی ولایت سے جن کو امیر المومنین نے اپنے اس فرمان میں معین کر دیا ہے، برطرف کرنا چاہے، یا ان امراء میں سے جو قراسین میں موجود تھے، اور جن کو امیر المومنین نے عبداللہ کے ساتھ کیا ہے، کسی کو اس سے توڑنا چاہے یا جو اختیارات اور عطا امیر المومنین نے عبداللہ کو دی ہیں، کم ہوں یا زیادہ ان میں کسی توجیہ یا حیلہ سے کچھ یا زیادہ کمی کرنا چاہے، تو امیر المومنین کے بعد عبداللہ بن امیر المومنین کو خلافت ملے وہ محمد بن امیر المومنین پر مقدم سمجھا جائے اور امیر المومنین کے بعد وہی حکومت کا مالک ہوگا۔ اور امیر المومنین ہارون کے تمام خراسانی امراء، منصب دار اور تمام چھاؤنیوں اور شہروں کے مسلمانوں پر عبداللہ کی اطاعت واجب ہوگی اور ان پر ضروری ہوگا کہ جب تک ان کی جان میں جان ہے، وہ اس کا ساتھ دیں، اس کے مخالف سے لڑیں اس کی مدد کریں، اور اس کی مدافعت کریں اور ان میں سے کسی شخص کے لئے چاہے وہ کہیں ہو یہ جائز نہ ہوگا کہ وہ عبداللہ کی مخالفت کرے اس کے حکم سے سرتابی کرے یا اس کی اطاعت سے نکل سکے۔

اور اگر محمد بن امیر المومنین ہارون کو اپنے بعد ولی عہدی سے علیحدہ کر کے اس کے بجائے کسی دوسرے کو ولی عہد بنائے یا جو چیزیں امیر المومنین ہارون نے اپنی زندگی اور صحت کی حالت میں عبداللہ کو دیدی ہیں جن کو انہوں نے تفصیل سے اپنے اس فرمان میں لکھ دیا ہے جو انہوں نے اس کے سامنے بیت الحرام میں لکھا ہے، اور نیز اس فرمان میں لکھا ہے ان میں سے کم کرنا چاہے تو کسی شخص کو بھی اس بارے میں محمد کی اطاعت نہ کرنا چاہئے اور اس وقت عبداللہ بن امیر المومنین کی بات قابل پذیرائی نہ ہوگی۔ نیز لوگوں نے جو بیعت محمد بن امیر المومنین ہارون کی ولیعہدی کی کی ہے، اگر وہ ان اشیاء میں جو امیر المومنین نے عبداللہ کے لئے مخصوص کر دی ہیں کچھ کمی کرے تو اس پر اس کی بیعت کی ذمہ داری باقی نہ رہے گی۔ اور وہ آزاد ہوں گے۔ اور اس وقت محمد بن امیر المومنین پر واجب ہوگا کہ وہ عبداللہ بن امیر المومنین ہارون کے آگے سر اطاعت خم کر دے اور خلافت اس کے سپرد کر دے۔

محمد بن امیر المومنین اور عبداللہ بن امیر المومنین کو یہ بھی حق نہیں ہے کہ وہ قاسم بن امیر المومنین ہارون کو ولایت عہد سے علیحدہ کر دیں یا اپنی اولاد، اعزہ یا اغیار میں سے کسی کو بھی اس پر مقدم کر دیں۔ البتہ جب عبداللہ بن امیر المومنین خلیفہ ہو تو اسے قاسم کے متعلق یہ اختیار ہے کہ چاہے وہ اسے ولی عہدی سے علیحدہ کر کے اپنے کسی بیٹے یا بھائی کو ولیعہد بنائے۔ یا کسی اور کو قاسم پر مقدم کر کے قاسم کو اس کے بعد ولی عہد برقرار رکھے۔ اس معاملہ میں وہ اپنی صوابدید پر عمل کرنے کا مجاز و مختار ہے۔

اے مسلمانو! امیر المومنین نے اپنے اس فرمان میں عبداللہ کے متعلق جو احکام اور وصایا لکھے ہیں، ان سب کی بجاآوری تم پر واجب ہے۔ اور اس کے لئے تم سے اللہ اس کے رسول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تمام مسلمانوں کی ذمہ داری پر وہ موثق عہد لیا جاتا ہے جو اللہ نے اپنے ملائکہ خاص اور انبیاء و مرسلین سے لیا ہے۔ اور جسے اس نے تمام مسلمانوں اور اہل ایمان سے لیا ہے کہ تم عبداللہ بن امیر المومنین کے حق میں جو کچھ لکھا گیا ہے، اور محمد، عبداللہ اور قاسم امیر المومنین کے صاحبزادوں کے متعلق جو کچھ اس فرمان میں لکھا گیا ہے اور جس کی بجا آوری تم پر لازم قرار دی ہے اور جسے خود تم نے اپنے اوپر واجب کیا ہے، ضرور بجا لاؤ گے۔ اگر تم نے ان شرائط کی جو اس فرمان میں درج ہیں خلاف ورزی کی یا اسے بدل دیا تو تم اللہ اس کے رسول اور تمام مسلمانوں کے ذمہ سے خارج سمجھے جاؤ گے اور تم میں سے ہر شخص کے پاس آج جس قدر مال ہے یا آج سے پچاس سال آئندہ تک جو وہ کمائے گا وہ سب مساکین کے لئے صدقہ ہو جائے گا۔ اور تم میں سے ہر ایک کو بیت اللہ الحرام کے پچاس حج پیادہ پا نذر واجب کے طور پر کرنے پڑیں گے جس کے معاوضہ میں کوئی اور شے کفارہ نہیں ہو سکے گی۔ نیز تمہارے وہ تمام لونڈی غلام جو اب تمہارے قبضہ میں ہیں یا آج سے پچاس سال آئندہ تک تم کو بدست ہوں وہ سب آزاد ہوں گے۔ اسی طرح تمہاری ہر بیوی پر تین طلاق بائن قطعی جس سے رجعت نہ ہو سکے واقع ہوں گے اس معاملہ میں اللہ تمہارے مقابلہ پر کفیل اور نگراں ہے اور صرف اس کی نگرانی کافی ہے۔

عبداللہ بن ہارون الرشید کا اقرار نامہ

ذیل میں وہ اقرار نامہ درج کیا جاتا ہے جو عبداللہ بن امیر المومنین نے اپنے قلم سے کعبہ میں تحریر کیا

یہ تحریر عبداللہ ہارون امیر المومنین کے لئے عبداللہ بن امیر المومنین ہارون نے اپنی طرف سے بحالت صحت عقل اور سلامتی شعور کے ساتھ اس لئے لکھی ہے کہ وہ جانتا ہے کہ اس میں اس کی اس کے اہل بیت اور تمام مسلمانوں کی فلاح و بہبود مضمر ہے

امیر المومنین ہارون نے میرے بھائی محمد بن ہارون کے بعد مجھے ولی عہد خلافت اور امیر المومنین مقرر کیا ہے۔ نیز انہوں نے اپنی زندگی ہی میں مجھے سرحد خراسان اس کے اضلاع اور تمام توابع اور ملحقات کا والی مقرر کیا ہے اور محمد بن ہارون سے یہ اقرار لیا ہے کہ انہوں نے اس کے بعد مجھے جو ولی عہد خلافت اور امیر المومنین مقرر کیا ہے اور خراسان اور اس کے توابع اور ملحقات کی جو ولایت مجھے دی ہے اسے وہ پورا کرے گا نیز امیر المومنین نے جو جاگیریں مجھے دی ہیں، جو جائداد خرید کر مجھے دی ہے یا پٹے خرید کر دیئے ہیں، یا مربعے دیئے ہیں یا جن کو خود میں نے خریدا ہے۔ نیز امیر المومنین نے جو مال، جواہرات، لباس، سامان معیشت، جانور، غلہ، وغیرہ وغیرہ مجھے دیا ہے ان میں محاسبہ کے لئے وہ مجھ سے اور نہ میرے کسی کارندے سے کوئی تعارض کرے گا۔ اور وہ نہ مجھے اور نہ میرے کسی آدمی کو تنگ کرے گا اور نہ میرے اور میرے آدمیوں کے معاملات میں کسی قسم کی مداخلت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گا۔ اور نہ ان لوگوں کے معاملہ میں جو میرے ہمراہ ہیں یا جن سے میں آئندہ خدمات لوں، ان کی جان و مال، اعزاء اقربا جانور اور دوسرے چھوٹے یا بڑے معاملات میں دخل دے کر ان کو نقصان پہونچائے گا۔

محمد نے ان سب باتوں کو مان کر اس کے متعلق ایک اقرار نامہ لکھ دیا ہے جس میں اس نے اقرار واثق کیا ہے کہ وہ ان باتوں کو پورا کرے گا۔ امیر المومنین ہارون نے اس اقرار نامہ کو پسند کر کے منظور کر لیا ہے اور چونکہ امیر المومنین کو یقین ہے کہ محمد نے جو اقرار نامہ لکھا ہے وہ اس کے خلوص اور صدق نیت پر مبنی ہے اس وجہ سے میں نے امیر المومنین کے سامنے اس بات کا اقرار کیا ہے اور میں اپنے اوپر یہ عہد لازم کرتا ہوں کہ میں محمد کا مطیع و فرمانبردار رہوں گا۔ ان کی مخالفت نہیں کروں گا۔ اس کے ساتھ خلوص برتوں گا۔ ان کو دھوکہ نہ دوں گا۔

میں نے اس کی خلافت کے لئے جو بیعت کی ہے اسے پورا کروں گا۔ اس کے ساتھ بے وفائی نہیں کروں گا۔ اس کی بیعت سے علیحدہ نہ ہوں گا۔ اس کے احکام کو نافذ کروں گا۔ حکومت کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے میں اس کے ساتھ مل کر کام کروں گا۔ اور اپنی ہمت میں اس کے دشمن سے جہاد کروں گا۔ مگر یہ اسی وقت ہوگا جبکہ وہ بھی ان تمام باتوں کو جو امیر المومنین نے میرے لئے مختص کر دی ہیں۔ اور جن کو اس نے اپنے عہد نامے میں جو اس نے امیر المومنین کو لکھ کر دیا ہے۔ تصریح اور تفصیل کر دی ہے اور جسے امیر المومنین نے منظور کیا ہے۔ پورا کیا ہے اور کسی بات میں وہ مجھے تنگ نہ کرے۔ اور نہ ان امور میں سے جن کے الفاظ کو امیر المومنین نے اس پر میرے لئے لازم قرار دیا ہے، کوئی کمی کرے۔

اگر محمد بن امیر المومنین کو فوج کی ضرورت ہوگی اور وہ مجھے حکم بھیجے گا کہ میں اسے اس کے پاس بھیج دوں یا کسی سمت کو جس کا اس نے حکم دیا ہوگا بھیج دوں گا۔ یا اس کے کسی ایسے دشمن کے مقابلہ پر جس نے اس کی مخالفت کی ہو یا اس کی یا میری اس حکومت میں سے جو امیر المومنین نے ہم دونوں کے سپرد کی ہے، وہ کسی حصہ کو علیحدہ کرنا چاہتا ہو تو مجھ پر فرض ہے کہ میں اس کے احکام کی بجا آوری کروں۔ اور نہ جس بات کے لئے وہ مجھے لکھے اس سے ذرا سی کوتاہی کروں۔

اگر محمد چاہے کہ وہ اپنے بیٹوں میں سے کسی کو میرے بعد خلیفہ اور امیر المومنین مقرر کرے تو اس کا اسے اس وقت تک حق ہے جب تک وہ ان دو باتوں کو جن کو امیر المومنین نے میرے لئے مختص کر دیا ہے اور جس کے ایفا کے لئے انہوں نے اس سے میرے لئے عہد لے لیا ہے۔ جس کے ایفا کو خود اس نے میرے معاملہ میں اپنے اوپر لازم کیا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورا کرے۔ اور اس وقت مجھ پر لازم ہوگا کہ میں اس کے اس قسم کے انتظام کو نافذ کردوں، اسے تمام و کمال بحال رکھوں۔ اس میں کمی کروں نہ تبدیلی اور نہ اسے بدل کر اس پر اپنے کسی بیٹے کو مقدم کروں یا خلق خدا میں سے کسی دور یا قریب کے شخص کو اس پر مقدم کروں البتہ اگر خود امیر المومنین ہی میرے بعد اپنے کسی اور بیٹے کو ولی عہد مقرر کردیں تو اس صورت میں مجھے اور محمد دونوں پر ان کے تقرر کی بجا آوری ضروری ہوگی۔

میں امیر المومنین اور محمد کے سامنے اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ جب تک محمد ان تمام باتوں کو جو امیر المومنین نے میرے لئے بالتصریح مختص کرکے ان کے ایفا کا محمد سے اقرار و عہد لیا ہے اور جسے اس نے اپنے مرقومہ عہد نامہ میں لکھ دیا ہے، پورا کرے گا۔

میں ان تمام باتوں کو جن کو میں نے اپنے اس اقرار نامہ میں تسلیم کیا ہے پورا کروں گا اور اس کے لئے اپنے اوپر میں اللہ کا عہد و پیمان، امیر المومنین کا ذمہ اپنا ذمہ، اپنے اجداد کا ذمہ اور تمام اہل ایمان کا ذمہ اور جو سخت سے سخت عہد اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام انبیاء و مرسلین سے لیا ہے اس کا ذمہ اور اس سخت حلف کا ذمہ جس کے ایفا کا اللہ نے حکم دیا ہے اور جس کی خلاف ورزی کرنے یا بدلنے کی سخت ممانعت فرمائی ہے اپنے سر لے کر اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ اگر میں ان باتوں میں جن کو میں نے تصریح کے ساتھ اپنے اس اقرار نامہ میں لکھ دیا ہے، ذرا سی کوتاہی کروں، الٹ دوں، بدل دوں، ان کی خلاف ورزی کروں یا بیوفائی کروں تو میں اللہ عزوجل، اس کی حفاظت، اس کے مذہب اور محمد صلعم سے قطعی بے تعلق ہو جاؤں گا اور قیامت کے دن اللہ کے سامنے کافر و مشرک ہو کر جاؤں گا۔

میری ہر بیوی پر جو اس وقت میرے نکاح میں ہے، یا جسے میں آئندہ تیس سال میں اپنے نکاح میں لاؤں تین طلاق قطعی واقع ہوں گی۔ جس سے رجعت ممکن نہیں۔ نیز میرا ہر مملوک جو آج میرے قبضہ میں ہے یا جو آئندہ تیس سال میں مجھے ہدست ہو وہ سب اللہ کے لئے آزاد ہوں گے۔ اور مجھے بیت اللہ کے تیس حج پیادہ پا نذر واجب کے طور پر کرنے پڑیں گے۔ جن کا کفارہ نہیں۔ نیز میرا تمام مال جو اس وقت میرے پاس ہے یا جسے آئندہ تیس سال میں حاصل کروں وہ کعبہ کا ہدیہ ہوگا۔

جو کچھ میں نے امیر المومنین کے سامنے اقرار کیا ہے اور جسے پابند تحریر کیا ہے، اس سب کا ایفا میرے لئے لازم ہے اور اس کا وہی مطلب ہے جو ظاہر ہے، کچھ اور نہیں۔"

یہ عہد نامہ ذی الحجہ ۱۸۶ھ میں لکھا گیا۔ اس پر سلیمان بن امیر المومنین اور فلاں فلاں کی شہادت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثبت ہے۔

ہارون الرشید کا عمال کے نام فرمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اما بعد اللہ امیر المومنین کا اور اس خلافت کا جو اللہ نے ان کے سپرد کی ہے محافظ ہے، اس نے اپنی خلافت اور سلطنت کے ذریعہ ان کی عزت افزائی کی ہے اور ان کے تمام اگلے اور پچھلے معاملات کو بنایا ہے۔ مشرق و مغرب میں اپنی امداد اور تائید سے ان پر احسان کیا ہے، تمام مخلوقات کے مقابلے میں وہی ان کا محافظ اور نگراں ہے اس کی ان تمام نعمتوں پر میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور تعریف کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے اس احسان و اکرام کو پورا کرے اور مجھے ایسے اعمال کی توفیق عطا کرے جس کی وجہ سے میں اس کے فضل مزید کا مستوجب بنوں۔

مجھ پر، تم پر اور تمام مسلمانوں پر اللہ کا یہ بڑا فضل و احسان ہے کہ اس نے امیر امیر المومنین کے بیٹے محمد اور عبداللہ کو وہ مرتبہ عظمیٰ دیا جس کی تمام امت آرزومند تھی، اور اللہ نے سب کے دلوں میں ان کی محبت ڈالدی۔ ان کی طرف میلان پیدا کر دیا اور ان پر اعتماد قائم کیا تاکہ امت کے دین کا استحکام ہو۔ اس کے معاملات درست رہیں۔ اس میں اتحاد رہے، اس کی سیاست استوار رہے اور وہ اختلاف اور تفریق کے مہلک نتائج سے مامون و مصئون رہے۔ اس وجہ سے انہوں نے اپنی عنان حکومت ان کے سپرد کر دی۔ اور پکے عہد اور سخت قسموں کے ساتھ انہوں نے ان دونوں کی بیعت کر لی۔ یہ بیعت اللہ کے ارادے سے قائم ہوئی ہے۔ کسی کو اس سے انحراف کا اختیار نہیں۔ چونکہ یہ بیعت اللہ نے اپنی پسند، مشیت اور سابقہ علم کی وجہ سے نافذ کی ہے۔ اس لئے اب اس کے کسی بندے کو اس کے نقض، ازالہ یا تبدیل کا حق نہیں ہا اس معاملہ میں امیر المومنین اپنے لئے ان دونوں کے لئے اور تمام امت کے لئے اللہ سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ اسے سرانجام کو پہونچائے گا۔ اللہ کے حکم کو نہ کوئی روک سکتا ہے اور نہ پلٹ سکتا ہے، جب سے تمام امت نے محمد بن امیر المومنین اور اس کے بعد عبداللہ بن امیر المومنین کی ولی عہدی خلافت پر اتفاق کیا ہے۔ امیر المومنین ایسی تدبیر پر غور و خوض کرتے رہے جس میں ان دونوں کی اور تمام رعایا کی صلاح اور فلاح ہو ان کی بات بنی رہے۔ اتفاق و اتحاد رہے۔ کفار و منافقین مفسدوں اور فتنہ انگیزوں کی جو ہماری خوشحالی اور عزت و شوکت کے دشمن ہیں در اندازیوں اور معاندانہ کارروائیوں کے بارآور ہونے کا کوئی موقع نہ رہے۔ اور ان کی ان تمام امیدوں پر جو وہ ان دونوں کے حق کو دستبرد کرنے کے لئے موقع کی تاک لگائے بیٹھے ہیں۔ پانی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر جائے۔

امیر المومنین اس معاملہ میں اللہ سے طلب خیر کرتے ہیں اور اس کام کے کرنے کے لئے جس میں ان دونوں کی فلاح، تمام امت کی فلاح اور اللہ کے حق اور حکومت کی قوت و شوکت ان دونوں کے مفاد کا استحکام ان کی حالت کی درستی ہماری خوش حالی اور اقبال مندی کے مخالفین کی سازش سے بچاؤ ان کے حسد، نفاق اور عناد کی مدافعت اور اس فتنہ انگیز کوشش کی جو ان دونوں کے درمیان فساد پیدا کرنے کے ہر روک تھام ہے۔ اللہ سے عزم راسخ کی استدعا کرتے ہیں اور اس کام کے لئے وہ اللہ کے ارادے کی تائید سے ان دونوں کو لے کر بیت الحرام گئے وہاں انہوں نے ان سے یہ عہد لیا کہ وہ ان کے حکم کی بلا چون و چرا بجا آوری کریں گے۔ اور اس کے لئے انہوں نے ان دونوں سے اپنے لئے اور ان کے لئے عہد نامے لکھوائے۔ جس میں انہوں نے پکے عہد و پیمان اور سخت قسموں کے ساتھ ایک نے دوسرے کے لئے اس بات کا وعدہ کیا ہے کہ ان کے متعلق امیر المومنین نے جو کچھ طے کر دیا ہے اس پر وہ کاربند ہوں گے تاکہ ان میں الفت و دوستی رہے۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کریں۔ مدد دیں اور حفاظت کریں اس میں نہ صرف ان کی بھلائی ہے بلکہ تمام رعایا کی۔ جس کی نگرانی اللہ نے امیر المومنین کے سپرد کی ہے۔

نیز اللہ عزوجل کے دین اس کی کتاب اس کے نبی صلعم کی نسبت کا استحکام اور استقامت ہے اور صرف اسی طرح مسلمانوں کے دشمن سے چاہے وہ کوئی ہو اور کہیں ہو، کامیابی سے جہاد کیا جا سکتا ہے۔ اور ظاہر و باطن، دشمن، منافق، مخالف اور گمراہ کن بندگان اغراض نفسانی کی ان امیدوں کا قلع قمع ہو سکتا ہے جن کے اپنے مکر و فریب سے ان دونوں کے درمیان عداوت پیدا کر کے بار آور ہونے کی ان کو تمنا ہے۔ اسی طرح اللہ کے دشمن اور اس کے دین کے دشمن امت اسلام کے آپس میں اختلاف پیدا کرنے اور اللہ کی سرزمین میں فساد برپا کرنے کی جو آرزو رکھتے ہیں اور بدعت و گمراہی کی طرف جو بلانا چاہتے ہیں ان کے تمام منصوبوں کا انسداد ہے۔ اور یہ جو کچھ کہا گیا ہے اس میں امیر المومنین کو اپنے دین، اپنی رعایا اور اپنے نبی صلعم کی امت کی فلاح پیش نظر ہے۔ اللہ اور تمام مسلمانوں کی خیر خواہی مقصود ہے۔ اور اسی طرح اللہ کی اس حکومت کی جو اس نے صرف امیر المومنین کو عطا فرمائی ہے مدافعت ہو سکتی ہے اور اسی طرح ہر اس کام کے لئے جس سے اللہ کی قربت اس کی پسندیدگی حاصل ہو اور جو اس تک پہونچنے کا وسیلہ بن سکے۔ کوشش کی جا سکتی ہے۔

جب امیر المومنین مکہ آئے تو انہوں نے اپنی رائے سے محمد اور عبداللہ کو آگاہ کیا جسے انہوں نے بخوشی قبول کیا اور اس کے ایفا کا حتمی وعدہ کیا اور بیت اللہ الحرام میں اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ سے امیر المومنین کے لئے ان کے اعزاء، امراء، مصاحبین اور قضاۃ کے سامنے جو حج میں شریک تھے اور خانہ کعبہ کے حاجیوں کے سامنے دو اقرار نامے جن پر ان کی شہادت ثبت ہے لکھ کر دیئے۔ امیر المومنین نے وہ دونوں اقرار نامے خدام کعبہ کے سپرد کر دیئے تاکہ وہ ان کو کعبہ کے اندر لٹکا دیں۔

اس سے فارغ ہونے کے بعد امیر المومنین نے اپنے قضاۃ اور دوسرے ان لوگوں کو جن کے سامنے اقرار نامے لکھے گئے تھے، حکم دیا کہ وہ اس کی خبر تمام ان لوگوں کو جو بیت اللہ الحرام میں حج یا عمرہ کی نیت سے حاضر ہوں کر دیں اور ان تمام شرائط کو پڑھ کر سنا دیں۔ جو ان کے سامنے ضبط تحریر میں آئی ہیں۔ تاکہ ان کے سننے والے ان کو اچھی طرح اپنے ذہن میں محفوظ کر کے اور سمجھ کر ان کو اپنے دوسرے بھائیوں اور ہموطنوں کو پہونچا دیں۔

چنانچہ میرے اس حکم کے مطابق میرے مقننین نے مسجد حرام میں سب کے سامنے وہ دونوں اقرار نامے پڑھ کر سنا دیئے۔ جس سے تمام حاضرین بیت اللہ واقف ہو گئے اور اس طرح وہ بھی اب اس پر شاہد بن گئے۔ اور ان کو یہ معلوم ہو گیا کہ امیر المومنین نے جو کچھ کیا ہے وہ ان کی فلاح اور بہبودی کے لئے ہے تاکہ ان کا خون نہ بہے ان کی بات بنی رہے اللہ کے دشمن، اس کے دین کے دشمن اس کی کتاب اور تمام مسلمانوں کے دشمنوں کے منصوبوں پر پانی پھر جائے۔ اس لئے انہوں نے امیر المومنین کے لئے دعائے خیر کی اور ان کا شکر ادا کیا۔

ان دونوں اقرار ناموں کی جو ان کے بیٹے محمد اور عبداللہ نے کعبہ کے اندر لکھ کر امیر المومنین کو دیئے ہیں۔ نقلیں اس فرمان کے ذیل میں درج ہیں۔ تم اللہ عزوجل کی بے حد تعریف کرو اور اس کا شکر ادا کرو کہ اس نے امیر المومنین کے بیٹے محمد اور عبداللہ کو ولی عہد خلافت بنا کر امیر المومنین پر، ان پر، تم پر اور تمام امت اسلام پر احسان عظیم کیا ہے۔ جو مسلمان وہاں ہوں ان کے سامنے میرا فرمان پڑھو ان کو اس کا مطلب سمجھا دو۔ ان پر ان سے بیعت لے لو اور اسے اپنے دفتر میں نیز امیر المومنین کے دوسرے امراء اور رعایا کے دیوانوں میں جو وہاں ہوں ثبت کرا دو اور یہ سب کارروائی مکمل کر کے امیر المومنین کو اس کی اطلاع دو۔

ماہ محرم ۱۸۶ھ ہجری کے ختم میں سات راتیں باقی تھیں جب سنیچر کے دن اس فرمان کو اسماعیل بن صبیح نے لکھا۔

ہارون الرشید نے عبداللہ المامون کے لئے ایک لاکھ دینار کا حکم دیا جو رقہ سے لے جا کر بغداد میں اس کو دے دیئے گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی بن عیسیٰ کے خلاف شکایت

مقام عمر میں جعفر بن یحییٰ کے قتل کے بعد رشید رقہ چلے گئے پھر جب خراسان سے علی بن عیسیٰ بن ماہان کی مسلسل شکایتیں موصول ہوئیں اور ان کے ہاں بھی اکثر لوگوں نے اس کی شکایت کی تو اب انہوں نے اس کے برطرف کرنے کا ارادہ کر لیا اور اس خیال سے کہ ایسے وقت میں ان کو خراسان کے قریب آجانا چاہیے۔ وہ رقہ سے بغداد آئے۔

عبداللہ المامون کی تجدید بیعت

ایک مدت تک بغداد میں قیام کے بعد وہ قراسین آئے۔ یہ ۱۹۵ھ ہجری کا واقعہ ہے اور کئی قاضیوں اور دوسرے لوگوں کو انہوں نے وہاں بلایا اور اس بات پر ان کو گواہ بنایا کہ ان کی چھاؤنی میں جو مال و متاع خزانے اسلحہ، جانور اور دوسری چیزیں موجود ہیں، وہ سب عبداللہ المامون کی ہیں، اب ان کو ان میں کم یا زیادہ کا کوئی حق نہیں۔ نیز انہوں نے اپنے ہمراہیوں سے عبداللہ المامون کے لئے تجدید بیعت کرائی اور اور اپنی فوج خاصہ کے سردار ہرثمہ بن اعین کو انہوں نے بغداد بھیجا اور وہاں جو لوگ موجود تھے اس نے اس عہدنامے کے بموجب جو رشید نے مکہ میں لیا تھا۔ محمد عبداللہ اور قاسم کے لئے دوبارہ بیعت لی اس عہدنامہ میں قاسم کی ولیعہدی کے معاملہ کو عبداللہ پر محول کیا گیا تھا کہ جب وہ سریر آرائے خلافت ہو تو اسے اختیار ہے کہ چاہے وہ قاسم کو ولی عہد برقرار رکھے یا اسے علیحدہ کر دے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۲

زوال برامکہ

۱۸۷ھ کے واقعات

اس سال رشید نے جعفر بن یحییٰ کو قتل کر دیا۔ اور وہ برامکہ کی تباہی کے درپے ہو گئے۔

ہارون الرشید کی جعفر بن خالد کے خلاف ناراضگی

جس وجہ سے رشید نے جعفر سے ناراض ہو کر اسے قتل کر دیا اس میں اختلاف ہے۔ اس کے متعلق بختیشوع بن جبرئیل اپنے باپ کی روایت بیان کرتا ہے کہ میں رشید کے دربار میں حاضر تھا۔ اتنے میں یحییٰ بن خالد دربار میں حاضر ہوا اور بغیر اجازت باریابی اندر چلا آیا۔ رشید کے قریب پہنچکر اس نے سلام کیا۔ رشید نے بے التفاتی سے اس کو جواب دیا۔ جس سے یحییٰ فوراً سمجھ گیا کہ اب ان کی بات بگڑ گئی۔ رشید نے مجھ سے کہا جبرئیل کیا ایسا ہی ہوتا ہے کہ تم اپنے گھر میں ہو اور اس وقت کوئی شخص بے اجازت تمہارے پاس چلا آئے۔ میں نے کہا جناب والا ایسا تو نہیں ہوتا اور نہ کوئی شخص ایسا خیال کر سکتا ہے۔ کہ وہ بغیر اجازت اندر چلا آئے۔ رشید کہنے لگے تو ہماری حالت کس قدر افسوسناک ہے کہ لوگ بغیر اجازت اندر چلے آتے ہیں۔ اس پر یحییٰ نے عرض کیا امیر المومنین اللہ نے مجھے جناب والا کی خدمت میں رسوخ عطا کیا ہے۔ یہ پہلی مرتبہ نہیں ہے کہ میں اس طرح بغیر اجازت آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں خود امیر المومنین نے اس امتیاز خاص سے مجھے سرفراز فرمایا ہے۔ اور یہ بات مشہور ہو چکی ہے۔ مجھے امیر المومنین کی خدمت میں اس وقت بھی باریابی ہوئی ہے جب کہ وہ اپنے بستر پر بھی بالکل برہنہ اور کبھی صرف ازار میں ملبوس ہوتے تھے۔ اور کبھی یہ بات میرے علم میں نہیں آئی کہ امیر المومنین نے میری اس بے تکلفی کو برا سمجھا ہو۔ ورنہ اگر میرے آقا مجھے حکم دیں تو میں تو اس کے لئے بھی تیار ہوں کہ درباریوں کے دوسرے کیا بلکہ تیسرے طبقہ میں شامل کیا جاؤں۔

ہارون الرشید کی معذرت

یہ جواب سنکر ہارون الرشید شرمندہ ہو گئے۔ چونکہ تمام خلفا میں وہ سب سے زیادہ بامروت تھے، اس لئے اس گفتگو کے دوران میں وہ نظریں نیچی کئے زمین دیکھتے رہے اور اس کی طرف آنکھ نہیں اٹھائی۔ اور کہنے لگے اس بات سے میرا مقصد تمہاری دل آزاری نہ تھی۔ مگر لوگ ایسا کہتے ہیں۔ ان کے لب ولہجہ سے میں نے محسوس کیا کہ ان سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یحییٰ کا کوئی معقول جواب نہ بن پڑا۔ اس وجہ سے انہوں نے اس طرح بات بنادی۔ پھر رشید خاموش ہو گئے اور یحییٰ دربار سے چلا گیا۔

محمد بن اللیث کی یحییٰ ابن خالد کے خلاف شکایت

ثمامہ بن اشرس نے یحییٰ بن خالد کے زوال کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ محمد بن اللیث نے ایک خط رشید کو لکھا اس میں ان کو پند و نصیحت کی اور لکھا کہ اللہ کے سامنے یحییٰ ابن خالد تمہارے کسی کام میں نہیں آسکتا۔ حالانکہ تم نے اسی کو اپنے اور اللہ کے درمیان حائل کر رکھا ہے۔ جب تم خدا کے سامنے اپنے اعمال کی جوابدہی کے لئے کھڑے ہو گے اور تم سے پوچھا جائے گا کہ تم نے اللہ کے بندوں اور علاقوں کے ساتھ کیا کیا۔ اور تم یہ جواب دو گے کہ خداوندا میں نے تیرے بندوں کے تمام معاملات یحییٰ کے سپرد کر دیئے تھے۔ تو کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہارا یہ عذر اللہ کے یہاں مقبول ہو گا۔ اپنے خط میں محمد بن اللیث نے اسی طرح رشید کو خوب ڈرایا دھمکایا تھا۔

محمد بن اللیث کی اسیری

رشید نے یحییٰ کو طلب کیا۔ اس سے پہلے ہی یحییٰ کو اس خط کے آنے کی اطلاع ہو چکی تھی۔ رشید نے اس سے پوچھا۔ تم محمد بن اللیث کو جانتے ہو۔ اس نے کہا جی ہاں جانتا ہوں۔ رشید نے پوچھا وہ کیسا آدمی ہے۔ یحییٰ نے کہا اس کے مسلمان ہونے میں بھی شبہ ہے۔ رشید نے حکم دیا کہ اسے جیل خانے میں قید کر دیا جائے چنانچہ وہ ایک عرصہ دراز تک جیل میں مقید رہا۔

محمد بن اللیث کی رہائی

جب رشید برامکہ سے ناراض ہوئے تو ان کو محمد بن للیث یاد آیا حکم دیا کہ اس کو دربار میں حاضر کیا جائے جب وہ آگیا تو ایک گفتگو کے بعد رشید نے اس سے کہا۔ محمد کیا تم مجھے دوست رکھتے ہو، اس نے کہا بخدا ہرگز نہیں۔ رشید نے کہا۔ کیا کہہ رہے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں میں سچ کہتا ہوں۔ آپ نے بغیر میرے کسی جرم یا خطا کے محض ایک حاسد، ملحد مسلمانوں اور اسلام کے دشمن کے مجرد کہنے پر مجھے بیڑیاں پہنا دیں۔ اور اپنے اہل و عیال سے جدا کرا دیا۔ ایسی حالت میں میں کیونکر آپ کو دوست رکھ سکتا ہوں۔ رشید کہنے لگے بے شک تم سچ کہتے ہو۔ اور اب انہوں نے محمد کو رہا کر دیا اور پھر پوچھا۔ محمد کیا تم مجھ کو دوست رکھتے ہو۔ اس نے کہا بخدا امیر المومنین ہرگز نہیں البتہ یہ بات ضرور ہے کہ میرے قلب میں آپ کی طرف سے جو غم و غصہ تھا وہ نکل گیا ہے۔ رشید نے حکم دیا کہ ایک لاکھ درہم اسے دیئے جائیں جب وہ روپیہ اسے دینے کے لئے لایا گیا تو اب رشید نے پھر پوچھا۔ محمد اب تو تم مجھ سے خوش ہو اور مجھے اچھا سمجھتے ہو گے۔ اس نے کہا جی ہاں اب کیوں نہیں آپ نے مجھ پر احسان اور اکرام کیا ہے میں اب کیوں آپ کو اچھا نہ سمجھوں گا۔ رشید کہنے لگے۔ اللہ اس شخص سے تمہارا انتقام لے جس نے تم پر ظلم کیا ہے اور مجھے تمہارے خلاف بھڑکایا۔ اب دوسرے لوگوں نے بھی برامکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بہت سی شکایتیں ان سے کیں۔ ان کے اقبال کے زوال کی یہ پہلی علامت تھی۔ جو ظاہر ہوئی

یحییٰ بن خالد کی اہانت

اس واقعہ کے بعد جب یحییٰ رشید کی خدمت میں حاضر ہوا تو حسب عادت تمام غلام اس کے استقبال کو بڑھے۔ رشید نے اپنے خدمت گار مسرور سے کہا کہ غلاموں کو حکم دیدو کہ جب یحییٰ آئے تو وہ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہوا کریں۔ چنانچہ جب یحییٰ اندر آیا تو کوئی غلام اس کی تعظیم کے لئے کھڑا نہ ہوا۔ یہ رنگ دیکھ کر اس کا رنگ زرد ہو گیا اور اب غلاموں اور دربانوں کا یہ شیوہ ہو گیا کہ یحییٰ کو دیکھ کر منہ پھیر لیتے۔ بسا اوقات یہ بھی ہوتا کہ یحییٰ پینے کے لئے پانی وغیرہ مانگتا تو وہ اسے نہ پلاتے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کرتے کہ جب وہ کئی مرتبہ مانگتا تب اسے پلا دیتے۔

جعفر بن یحییٰ اور یحییٰ بن عبداللہ

ابو محمد الیزیدی جس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اس عہد کے حالات سے سب سے زیادہ واقف تھا، کہتا ہے کہ اگر کوئی یہ کہے کہ رشید نے جعفر بن یحییٰ کو بغیر یحییٰ بن عبداللہ بن حسن کی وجہ سے قتل کیا تو اسے ہرگز باور نہ کرو۔ واقعہ یہ ہے کہ رشید نے یحییٰ کو جعفر کے حوالے کر دیا تھا۔ اور جعفر نے اسے قید رکھا تھا۔ ایک رات جعفر نے یحییٰ کو اپنے پاس بلا کر اس کے معاملہ سے متعلق کوئی بات پوچھی۔ یحییٰ نے اس کا جواب دیا۔ اور کہا کہ تم میرے معاملہ میں اللہ سے ڈرو اور اس بات سے بچو کہ کل قیامت کے محمد صلعم میرے معاملہ میں تمہارے مدعی ہوں۔ کیونکہ بخدا نہ میں نے خود کوئی جرم کیا ہے اور نہ کسی مجرم کو پناہ دی ہے

یحییٰ بن عبداللہ سے جعفر کا حسن سلوک

اس جواب سے جعفر اس قدر متاثر ہوا کہ اس نے یحییٰ سے کہا کہ اللہ کی سرزمین وسیع ہے جہاں چاہو چلے جاؤ میری طرف سے اجازت ہے۔ یحییٰ نے کہا کیسے جاؤں۔ مجھے یہ ڈر ہے کہ کچھ روز کے بعد پھر گرفتار کر کے تمہارے پاس یا کسی دوسرے کے پاس قید کر دیا جاؤں گا۔ جعفر نے اپنے خاص آدمی کو اس کے ساتھ بھیجا جو یحییٰ کو ایسے مقام تک پہونچا دے جہاں اب اسے کوئی خطرہ نہ تھا۔

یحییٰ بن عبداللہ کے متعلق فضل بن ربیع کی تحقیق

اس واقعہ کی خبر فضل بن الربیع کو بھی اپنے ایک خاص مخبر کے ذریعہ ہو گئی۔ اس نے پہلے تو اس کی تحقیق کی اور جب یہ بات پایہ ثبوت کو پہونچ گئی اور اچھی طرح متحقق ہو گئی تو اس نے رشید سے اس کی جا کر اطلاع کی۔ رشید نے ظاہر تو یہ کیا کہ گویا ان کو اس خبر کی خدا پروا نہیں اور اس سے کہا کہ تم کو اس معاملہ سے کیا سروکار ہے۔ ممکن ہے کہ میرے حکم سے اس نے ایسا کیا ہو۔ اس بات کو سنکر فضل چپ سا ہو گیا۔

جعفر بن یحییٰ سے جواب طلبی

جعفر ان کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے دن کا کھانا طلب کیا اور دونوں کھانے لگے۔ بلکہ رشید اپنے ہاتھ سے اسے کھلاتے اور باتیں کرتے جاتے تھے۔ آخر میں انہوں نے پوچھا یحییٰ بن عبداللہ کا کیا حال ہے۔ اس نے کہا وہ اسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح بیڑیاں پہنے ایک تنگ کوٹھری میں قید پڑا ہے۔ رشید نے کہا۔ کیا میری جان کی قسم کھا کر کہہ سکتے ہو کہ ایسا ہی ہے۔ اب جعفر ذرا رکا یہ اپنے زمانے میں سب سے زیادہ ذہین اور سمجھدار آدمی تھا، فوراً تاڑ گیا کہ امیر المومنین کو اس کے معاملہ کی کچھ خبر ہو گئی ہے۔ کہنے لگا اے میرے آقا آپ کی جان کی قسم ایسا نہیں ہے میں نے اسے یہ سمجھ کر کہ اب اس میں کچھ دم نہیں رہا۔ اور یہ آپ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ خود رہا کر دیا ہے۔ رشید نے کہا تم نے ٹھیک کہا۔ ممکن ہے کہ میں خود بھی یہی چاہتا ہوں۔

ہارون الرشید کا جعفر بن یحییٰ کے قتل کا ارادہ

اس گفتگو کے بعد جب جعفر ان کے پاس سے اٹھا تو وہ اسے جب تک وہ نظر آتا رہا گھورتے رہے۔ جب وہ نظر سے اوجھل ہونے لگا تو کہنے لگے اگر میں اسے قتل نہ کر دوں تو اللہ تعالیٰ مجھے حالت کفر میں اسلام کی تلوار سے قتل کرے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ انہوں نے جعفر کو قتل کر دیا۔

ادریس بن بدر کا ایک مخبر کے متعلق بیان

ادریس بن بدر بیان کرتا ہے کہ ایک شخص رشید کے سامنے نمودار ہوا۔ وہ اس وقت یحییٰ سے دوچار تھے۔ اس شخص نے عرض کیا کہ امیر المومنین میں آپ کے فائدہ کی ایک بات بیان کرتا ہوں۔ رشید نے ہرثمہ کو حکم دیا کہ تم اس سے جا کر پوچھو ہرثمہ نے اس سے کہا کہو کیا بات ہے۔ اس نے بتانے سے انکار کیا اور کہا کہ یہ ایک راز ہے۔ جو صرف خلیفہ سے تعلق رکھتا ہے۔ ہرثمہ نے رشید سے آکر یہ بات کہدی رشید نے کہا کہ اس سے کہو کہ وہ ڈیوڑھی پر حاضر رہے۔ میں فرصت پا کر اس سے باتیں کروں گا۔ چنانچہ جب دوپہر کے وقت سب لوگ ان کے پاس سے چلے گئے انہوں نے اس شخص کو اپنے پاس بلایا۔ اس نے کہا کہ میں تنہائی چاہتا ہوں۔ ہارون نے اپنے بیٹوں کو دیکھا اور کہا بچو! تم اب جاؤ۔ وہ فوراً اٹھ کر چلے گئے صرف خاقان اور حسین وہاں بیٹھے رہے۔ اس شخص نے ان دونوں کی طرف غور سے دیکھا۔ رشید نے ان سے کہا کہ ذرا آپ بھی اس وقت ہٹ جائیں تو مناسب ہے۔ چنانچہ وہ دونوں بھی اٹھ گئے۔

یحییٰ بن عبداللہ کی ہارون الرشید کو اطلاع

اب رشید نے اس شخص سے پوچھا۔ کہو کیا بات ہے اس نے کہا میں اس شرط سے بیان کرتا ہوں کہ آپ پہلے سے مجھ سے وعدہ امان کر لیں۔ رشید نے کہا ہاں ضرور میں وعدہ امان بھی کرتا ہوں اور یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ تم کو انعام دوں گا۔ اب اس شخص نے کہا کہ میں حلوان کی سرائے میں مقیم تھا۔ وہاں میں نے یحییٰ بن عبداللہ کو دیکھا اس نے ایک موٹی صدری پہن رکھی تھی۔ اس پر ایک سبز رنگ کا موٹا چغہ پہن رکھا تھا۔ اس کے ہمراہ ایک جماعت ہم سفر تھی۔ اگرچہ وہ لوگ اس کے ساتھ ہم سفر تھے مگر وہ اس سے علیحدہ رہتے تاکہ دیکھنے والے یہی سمجھیں کہ ان سے اس سے کوئی شناسائی نہیں ہے۔ حالانکہ وہ اس کے یار و مددگار ہیں۔ ان میں سے ہر شخص کے پاس سرکاری پروانہ ہے کہ اگر کوئی ان سے باز پرس بھی کرے تو اس پروانے کی وجہ سے ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہارون الرشید کا یحییٰ بن عبداللہ کے متعلق استفسار

رشید نے کہا۔ کیا تم یحییٰ بن عبداللہ کو پہچانتے ہو۔ اس نے کہا۔ میں بہت عرصہ سے اس کو جانتا ہوں اور اسی قدیم شناسائی کی وجہ سے تو میں نے کل اس کو اچھی طرح پہچان لیا۔ رشید نے کہا۔ اچھا اس کا حلیہ تو بیان کرو۔ اس نے کہا کہ وہ چوکور ہلکا سانولا ہے۔ کشادہ پیشانی ہے۔ اس کی آنکھیں بہت خوب صورت ہیں، اور پیٹ بڑا ہے۔ رشید نے کہا بالکل ٹھیک ہے اچھا کچھ تم نے اس کی زبانی سنا۔ اس نے کہا میں نے اس کو کچھ کہتے تو نہیں سنا البتہ میں نے یہ دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے اور اس کا ایک غلام جس کو میں ایک عرصہ سے جانتا ہوں سرائے کے دروازے پر بیٹھا ہوا ہے۔ جب یحییٰ نماز پڑھ چکا تو غلام نے ایک موٹا سوتی رومال لاکر اسے دیا جسے اس نے اپنی گردن پر لپیٹ لیا اور پشمینہ کا جبہ اتار لیا۔ زوال کے بعد اس نے دوسری نماز پڑھی۔ میرا خیال ہے کہ وہ عصر کی ہوگی۔ میں اس کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے پہلی دونوں رکعتیں بہت طویل کیں اور آخری قصیر۔ رشید کہنے لگے تم نے واقعہ کو خوب یاد رکھا ہے۔ بیشک یہ نماز عصر تھی۔ اور اسی وقت میں وہ لوگ نماز عصر پڑھا کرتے ہیں۔ اللہ تم کو اس کی جزائے خیر دے اور تمہاری سعی مشکور ہو۔ تم کون ہو۔ اس نے کہا میں آپ کی سلطنت کے متوسلین کی اولاد ہوں۔ میرا اصلی وطن تو مرو ہے مگر پیدائش مدینۃ السلام کی ہے۔ رشید نے پوچھا تم مدینۃ السلام میں رہتے ہو۔ اس نے کہا جی ہاں میرا مکان بھی وہیں ہے۔

مخبر کو انعام و سزا

رشید بہت دیر تک سر نیچا کئے ہوئے سوچتے رہے۔ پھر کہنے لگے۔ اگر میری خیر خواہی میں تم کو تکلیف برداشت کرنا پڑے تو کیا تم اسے خوشی سے برداشت کرلو گے۔ اس نے کہا جس طرح امیر المومنین چاہیں میں حاضر ہوں، رشید نے کہا اچھا یہیں ٹھہرو میں ابھی آتا ہوں۔ یہ کہکر وہ لپک کر اس کوٹھری میں گئے جو ان کی پشت پر واقع تھی۔ اور وہاں سے دو ہزار دینار کی ایک تھیلی نکال کر لائے۔ اس سے کہا کہ یہ لو اور چل دو۔ اور دیکھو کہ میں تمہارے ساتھ کیا کرتا ہوں۔ اس شخص نے وہ تھیلی لے لی اور اسے اپنی چادر سے چھپا لیا۔ رشید نے غلام کو آواز دی خانان اور حسین جواب میں حاضر ہوئے رشید نے کہا اس حرامزادے کو خوب پیٹ مارو۔ چنانچہ ان دونوں نے تقریباً ستر پیڑا اس کے مارے۔ پھر ان سے کہا کہ جو لوگ محل میں موجود ہوں ان سب کے سامنے اس کو اسی طرح لے جاؤ۔ اس وقت اس کا عمامہ اس کی گردن میں لپٹا ہوا تھا اور سب سے کہدو کہ جو شخص امیر المومنین کی اندرونی باتوں کا افشا کرے یا ان کے خاص دوست اور مددگاروں کی شکایت کرے گا اس کی یہی سزا ہے۔ ان دونوں نے حسب الحکم بجا آوری کی، اور اس کا چرچا عام ہوگیا۔ مگر جب تک برامکہ پر رشید کا عتاب نازل نہیں ہوا کسی شخص کو اس شخص کا یہ حال معلوم ہوا اور نہ وہ بات معلوم ہوئی جو اس نے رشید سے کہی تھی۔

منصور بن زیاد کا جعفر بن یحییٰ کو مشورہ

ابراہیم بن المہدی کہتا ہے کہ میں ایک مرتبہ جعفر بن یحییٰ سے اس کے محل میں جسے اس نے خود بنایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے گیا۔ اس نے مجھ سے کہا۔ منصور بن زیاد بھی عجیب آدمی ہے۔ میں نے کہا کیا ہوا۔ جعفر نے کہا۔ میں نے اس سے پوچھا تھا کہ تم کو میرے اس مکان میں کوئی عیب تو نظر نہیں آتا۔ اس نے کہا یہ عیب ہے کہ اس میں نہ اینٹ لگائی گئی ہے نہ لکڑی۔ اس پر میں نے کہا کہ میرے خیال میں تو اس میں صرف یہ عیب ہے کہ تم نے اس پر تقریباً بیس لاکھ درہم خرچ کئے ہیں اور یہ اتنی بڑی رقم ہے کہ ضرور کوئی شخص اس وجہ سے امیر المومنین سے تمہاری شکایت کرے گا۔ جعفر نے کہا۔ مگر وہ اس بات سے واقف ہیں کہ اس رقم سے بہت زیادہ بلکہ دوگنے کی قریب تو وہ مجھے خود عنایتاً دے چکے ہیں۔ میری تنخواہ اس کے علاوہ ہے۔ میں نے کہا کہ دشمن تو ان سے اس طرح شکایت کرے گا کہ امیر المومنین جب صرف ایک مکان پر جعفر نے بیس لاکھ درہم صرف کر دیئے ہیں تو دوسرے مصارف داد و دہش اور اخراجات پر کتنا صرف ہوتا ہوگا۔ امیر المومنین آپ کے خیال میں اتنی آمدنی کہاں سے اور کیونکر ہوتی ہوگی۔ یہ جملہ ایسا موثر ہے کہ فوراً ان کے دل میں اتر جائے گا اور تمہاری طرف سے وہ بدظن ہو جائیں گے۔ جعفر نے کہا اگر وہ میری بات سنیں گے تو میں عرض کروں گا کہ امیر المومنین نے بہت بہت سے لوگوں کے ساتھ احسانات عظیم کئے اپنی داد و دہش سے ان کو مالا مال کر دیا۔ مگر یہ کفران نعمت ہے کہ انہوں نے اپنی دولت کو چھپایا یا بہت میں سے بڑے نام ظاہر کی۔ مگر میں نے جب آپ کی نعمتوں کو دیکھا جس سے میں بہرہ مند ہوا ہوں تو میں نے اشاعت کے لئے ان کو پہاڑ کی چوٹی پر جما دیا۔ اور پھر لوگوں کو دعوت دی کہ آؤ اور دیکھو۔

جعفر بن یحییٰ کی ابراہیم بن مہدی کو ہدایت

ابراہیم بن المہدی دوسرے سلسلہ روایت کے ساتھ بیان کرتا ہے، جعفر بن یحییٰ رشید کے دربار میں اس کا سرپرست تھا اور اسی نے ابراہیم کو رشید کے ہاں پیش کیا تھا۔ ایک دن جعفر نے مجھ سے کہا کہ مجھے یہ شبہ پیدا ہو گیا ہے کہ رشید کو وہ خلوص میرے ساتھ اب نہیں رہا ہے جو پہلے تھا۔ مگر اسی کے ساتھ میں نے خیال کیا کہ ممکن ہے کہ ان کے سلوک کی یہ تبدیلی خود میرے خیالات کا پرتو ہو۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میرے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس کی جانچ کرے۔ تم اس کام کے اہل ہو، آج جب تم دربار میں شریک ہو تو ذرا غور سے ان کی ہر بات کو دیکھنا اور جس نتیجہ پر تم پہونچو اس سے مجھے اطلاع دینا۔

جعفر بن یحییٰ کی فراست و ذہانت

میں نے اس روز دربار میں اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا۔ اور جب رشید دربار سے اٹھ گئے تو سب سے پہلے میں وہاں سے باہر نکل آیا اور ایک درخت کے نیچے جو ہمارے راستے میں واقع تھا اپنے ملازمین کے ساتھ چھپ کر ٹھہر گیا۔ نیز میں نے شمع بجھوا دی۔ اب دوسرے درباری ایک ایک میرے پاس سے گزرنے شروع ہوئے۔ میں ان کو دیکھتا تھا مگر خود دکھائی نہ دیتا تھا۔ جب سب چلے گئے تو اب جعفر آیا اور اس درخت سے بڑھتے ہی اس نے مجھے آواز دی۔ میں باہر نکل آیا اس نے پوچھا کہو کیا دیکھا۔ میں نے کہا یہ میں بعد میں بیان کروں گا۔ پہلے یہ کہو کہ تم کو میرے یہاں ہونے کا علم کیونکر ہوا۔ اس نے کہا۔ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غائبت کی وجہ سے جو تم میرے حال پر کرتے ہو۔ مجھے یہ یقین تھا کہ تم بغیر مجھ سے ملے اور دربار کے رنگ سے آگاہ کئے چلے نہ جاؤ گے۔ نیز میں یہ بھی جانتا تھا کہ تم اس وقت نمایاں جگہ میں ٹھہرنا کبھی پسند نہ کرو گے اور ہماری راہ میں اس جگہ سے بہتر چھپ کر ٹھہرنے کی کوئی دوسری جگہ نہ تھی۔ اس بنا پر میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ تم ضرور یہاں ٹھہرے ہو گے۔ میں نے کہا بے شک تمہارا خیال صحیح ہے۔

جعفر کا ابراہیم بن مہدی کی رائے سے اتفاق

اس نے کہا اچھا کہو تم نے کیا رنگ دیکھا۔ میں نے کہا میں نے یہ بات محسوس کی جب تم مغالت اور سنجیدگی سے کوئی بات کہتے تھے وہ اسے مذاق میں اڑا دیتے تھے اور جب تم مذاق میں کوئی بات کہتے تھے وہ اسے خاص اہمیت دیتے تھے۔ اس نے کہا میں بھی ایسا ہی سمجھتا ہوں۔ تمہارا خیال بالکل درست ہے۔ اچھا اب اپنے گھر جاؤ۔ میں چلا آیا۔

جعفر بن یحییٰ کی پیشنگوئی

علی بن سلیمان کہتا ہے کہ میں نے ایک دن جعفر بن یحییٰ کو یہ کہتے سنا کہ ہمارے اس گھر میں کوئی عیب نہیں ہے سوائے اس کے کہ اس کا مالک اب زیادہ عرصہ زندہ رہنے والا نہیں۔ اس سے مراد وہ خود تھا۔

یحییٰ بن خالد کی خانہ کعبہ میں دعا

موسیٰ بن یحییٰ کہتا ہے کہ جس سال میرے والد کا انتقال ہوا، وہ حج کے لئے گئے۔ ان کے تمام بیٹوں میں سے صرف میں ان کے ہمراہ تھا۔ وہ کعبہ کے پردوں کو پکڑے ہوئے یہ دعا مانگ رہے تھے کہ خداوندا میرے گناہ اتنے ہیں جن کو صرف تو ہی شمار کر سکتا ہے اور تو ہی ان کو جان سکتا ہے۔ اے خداوند اگر تو مجھے ان کی پاداش دینے والا ہو تو اسی دنیا میں ان کی سزا دیدے۔ چاہے اس میں میری سماعت، بصارت دولت اور اولاد ہی جاتی رہے۔ تو مجھے معاف کرے اور آخرت میں سزا نہ دے۔

احمد بن الحسن بن حرب بیان کرتا ہے کہ میں نے یحییٰ کو بیت اللہ کے مقابل کعبہ کے پردوں کو تھامے ہوئے یہ دعا مانگتے سنا کہ اے خداوندا۔ اگر تیری خوشنودی صرف اسی طرح حاصل ہو سکتی ہے کہ جو نعمتیں تو نے مجھے دی ہیں تو وہ تو مجھ سے چھین لے۔ یہاں تک کہ اگر تیری خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے میرے اہل و عیال اور اولاد بھی مجھ سے چھین لی جائے تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں۔ سوائے میرے دین کے فضل کے اسے تو چھوڑ دے۔

یہ دعا کر کے وہ جانے لگا۔ مسجد کے دروازے کے قریب پہنچ کر وہ تیزی سے دوبارہ پلٹ کر کعبہ کے پاس آیا اور کہنے لگا اگرچہ مجھ ایسے گنہگار کو زیبا نہیں کہ وہ تیری رحمت کا امیدوار ہو اور تیری تعریف اور تقدیس کرے۔ مگر خداوندا میں فضل کو بھی قربان کرنے کے لئے آمادہ ہوں۔

یحییٰ بن خالد کی مکہ سے مراجعت

یہ حج سے واپسی میں انبار میں فروکش ہوئے۔ رشید نے عمر میں منزل کی۔ ان کے ہمراہ ان کے دونوں ولی عہد امین اور مامون بھی تھے۔ فضل امین کے ہمراہ اور جعفر مامون کے ہمراہ فروکش ہوا۔ یحییٰ اپنے کاتب خالد بن عیسیٰ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ فرد کش ہوا۔ محمد بن یحییٰ ابن نوح مہتمم توشکخانہ کے ساتھ فرد کش ہوا۔ اور محمد بن خالد نے عمر میں رشید کے ساتھ مامون کے پاس قیام کیا۔

ایک رات رشید نے فضل کو تنہائی میں باریاب کیا پھر اسے خلعت سے سرفراز کر کے حکم دیا کہ تم محمد الامین کے ساتھ چلے جاؤ۔

موسیٰ بن یحییٰ سے ہارون الرشید کی بدظنی

موسیٰ بن یحییٰ کو بلایا اور اس کا قصور معاف کر دیا یہ اس سفر کے ابتداء میں جب حیرہ آئے تھے، تو وہاں اس سے ناراض ہو گئے تھے۔ علی بن عیسیٰ بن ماہان نے خراسان کے متعلق رشید سے اس کی شکایت کی اور کہا کہ تمام خراسانی اس کے مطیع و فرمانبردار ہو گئے ہیں۔ اس سے محبت کرتے ہیں۔ یہ ان سے خط و کتابت کے ذریعہ سازش کر رہا ہے کہ چپکے سے نکل کر خراسان چلا جائے اور پھر اہل خراسان کو لے کر بغاوت کر دے۔ یہ بات رشید کے دل میں بیٹھ گئی۔ اور وہ اس سے بدظن ہو گئے۔ چونکہ موسیٰ بڑا بہادر شہسوار تھا اس وجہ سے جب علی بن عیسیٰ نے اس کی شکایت کی تو وہ فوراً رشید کے دل میں جاگزیں ہو گئی مگر اس وقت تو انہوں نے معمولی طور پر اپنی ناراضی کا اظہار کیا۔ اس کے بعد موسیٰ بہت مقروض ہو گیا اور اپنے قرضخواہوں سے روپوش ہو گیا۔ رشید سمجھے کہ جیسا کہ ان سے کہا گیا تھا وہ ضرور خراسان چلا گیا ہے۔

موسیٰ بن یحییٰ کی نظر بندی و رہائی

جب اس حج کے سفر میں وہ حیرہ آئے تو موسیٰ بغداد سے ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رشید نے اسے عباس بن موسیٰ کے پاس کوفہ میں نظر بند کر دیا۔ یہ پہلا نقصان تھا جو برامکہ کو پہنچا۔ فضل بن یحییٰ کی ماں جس کی بات کو رشید رد نہیں کرتے تھے ان کی خدمت میں ان کی سفارش کرنے کے لئے سفر طے کر کے حاضر ہوئی۔ رشید نے کہا چونکہ اس کی مجھ سے شکایت کی گئی ہے اس لئے اگر اس کا باپ اس کی ضمانت کرے تو میں اس کو رہا کر دوں گا۔ یحییٰ اس کا ضامن ہو گیا اور رشید نے موسیٰ کو یحییٰ کے حوالے کر دیا۔ پھر رشید اس سے خوش ہو گئے۔ انہوں نے اس خطا معاف کر دی اور خلعت سے سرفراز کیا۔

فضل بن یحییٰ سے ہارون الرشید کی ناراضگی

چونکہ فضل بن یحییٰ نے ان کے ساتھ شراب پینا چھوڑ دیا تھا، اس لئے رشید اس سے ناراض تھے اور ان پر اس کی موجودگی گراں تھی۔ اس پر فضل کہا کرتا تھا کہ اگر مجھے معلوم ہو تا کہ محض پانی سے دیرینہ تعلقات اس طرح ختم ہو جاتے ہیں تو میں کبھی شراب کو ہاتھ نہ لگاتا۔ یہ گانے کا بھی شوقین تھا۔

یحییٰ بن خالد کی جعفر بن یحییٰ کو نصیحت

جعفر رشید کی خلوت کی صحبت میں شریک ہوتا اور جیسا وہ کہتے اس پر آمادہ ہو جاتا۔

جب یحییٰ نے دیکھا کہ جعفر کسی طرح رشید کی محبت سے باز نہیں آتا اس نے جعفر کو لکھا۔ میں نے تم کو چھوڑ دیا ہے۔ اب کچھ نہیں کہوں گا۔ زمانہ خود تم کو سبق دیدے گا۔ اس وقت تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم کو اس مصیبت سے بہت زیادہ ڈرنا چاہئے تھا کہ جس کا کوئی مداوا نہیں۔

یحییٰ بن خالد کی ہارون الرشید سے درخواست

یحییٰ نے خود رشید سے بھی یہ بات کہدی تھی کہ میں آپ کے ساتھ جعفر کی ہر وقت کی معیت کو اچھا نہیں سمجھتا۔ کیونکہ اس کی وجہ سے مجھے آپ کی طرف سے خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ مناسب یہ ہے کہ آپ اسے کسی اہم خدمت پر متعین کر کے بھیجدیں۔ اس طرح میں آپ کی طرف سے مامون ہو جاؤں گا۔ رشید نے اس کے جواب میں کہا۔ اے میرے باپ اس ترکیب سے تمہارا مقصد اپنی حفاظت نہیں ہے بلکہ تم چاہتے ہو کہ فضل کو جعفر پر پیش کر دو۔

عباسہ بنت المہدی کا واقعہ

احمد بن زہیر اپنے چچا زاہر بن حرب کی روایت بیان کرتا ہے کہ جعفر اور برامکہ کی تباہی کی وجہ یہ ہوئی کہ رشید کو جعفر اور اپنی بہن عباسہ بنت المہدی کے بغیر چین نہیں آتا تھا جب وہ شراب پینے بیٹھتے تو ان دونوں کو بلاتے۔ جعفر کو بھی اس بات کا علم ہو چکا تھا۔ کہ وہ اس کے اور عباسہ کے بغیر رہ نہیں سکتے رشید نے جعفر سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ عباسہ سے تمہاری شادی کر دوں تاکہ جب میں اسے اپنی محبت میں بلاؤں تو تم آزادی سے اسے دیکھ سکو۔ مگر شرط یہ ہے کہ میاں بیوی کا تعلق قائم نہ کرنا۔

رشید نے عباسہ سے اس کا نکاح کر دیا۔ اب جب وہ شراب پینے بیٹھتے تو دونوں کو طلب کرتے پھر خود مجلس سے اٹھ جاتے اور ان دونوں کو بالکل تنہا چھوڑ جاتے۔ چونکہ دونوں بالکل جوان تھے، اور شراب کے نشہ میں مست ہوتے اس حالت میں جعفر اس سے مجامعت کر لیتا۔ عباسہ حاملہ ہوئی اور اس کے لڑکا پیدا ہوا۔ اسے خوف ہوا کہ اگر رشید کو اس کا علم ہو گا تو اس کی جان خطرے میں پڑ جائے گی۔ اس نے اس بچے کو اپنی مملوک اناؤں کے ساتھ مکہ بھیج دیا۔ عرصہ تک یہ بات رشید کو معلوم نہ ہو سکی۔ مگر ایک مرتبہ عباسہ نے اپنی کسی چھوکری کو مارا۔ اس نے رشید سے جا کر اس بچے کی ولادت اور دوسرے واقعات کی اطلاع دی۔ اور ان لونڈیوں کے جو اس بچے کے ہمراہ بھیجی گئی تھیں، نام ان کا پتہ اور وہ زیور اور جواہر جو عباسہ نے اس بچے کے ساتھ کر دیئے تھے، سب بتا دیئے۔

جب ہارون اس مرتبہ حج کے لئے مکہ گئے انہوں نے چھوکری کی نشاندہی کے مطابق اس بچے کو تلاش کیا وہ بچہ اور اس کے ساتھ والیاں حاضر ہوئیں۔ رشید نے ان سے واقعہ پوچھا۔ انہوں نے بھی اس کے متعلق اس چھوکری کے بیان کی تصدیق کر دی۔ جس نے عباسہ کے خلاف رشید کو سارے واقعہ سے مطلع کیا۔ پہلے تو رشید کا ارادہ ہوا کہ اس کمسن بچے کو قتل کر دیں مگر پھر خوف خدا سے وہ اس ارادے سے باز رہے۔ جعفر کا یہ دستور تھا کہ جب رشید حج سے واپس آتے تو وہ مقام عقان میں ان کی دعوت کرتا۔ اس سال بھی اس نے وہیں دعوت کا انتظام کیا۔ اور شرف ملاقات چاہا۔ رشید نے ناسازی طبیعت کا عذر کیا اور اس کی دعوت میں نہ گئے۔ جعفر برابر رشید کے ہمرکاب رہا۔ جب یہ اپنی اقامت کی منزل میں فروکش ہوئے تو اس کے اور اس کے باپ کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا اسے ہم اب بیان کریں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جعفر بن یحییٰ کی گرفتاری

فضل بن سلیمان بن علی کہتا ہے کہ رشید نے ۱۸۶ھ ہجری میں حج کیا وہ مکہ سے واپسی میں محرم ۱۸۷ھ میں حیرہ آئے۔ یہاں وہ عون العبادی کے قصر میں کئی روز مقیم رہے۔ پھر کشتیوں کے ذریعہ سفر کر کے عمر آئے جو انبار کے پہلو میں واقع ہے۔ ماہ محرم کے آخری دن سنیچر کی رات کو انہوں نے اپنے خدمت گار مسرور کو جعفر کے پاس بھیجا۔ اس کے ساتھ حماد بن سالم ابو عصمہ بھی باقاعدہ سپاہ کی ایک جماعت کے ساتھ تھا۔ اس جماعت نے رات کے وقت جعفر کا محاصرہ کر لیا۔ اور اب مسرور اس کے پاس گیا۔ اس وقت ابن بختیشوع طبیب اور مشہور گویا نابینا ابوزکار الکلواذانی اس کے پاس بیٹھے تھے۔ اور وہ عیش و نشاط میں مصروف تھا۔ مسرور اسے دھکے دیتا ہوا وہاں سے نکال کر اس مکان میں لایا جہاں رشید مقیم تھے۔ اور گدھے کی رسی سے باندھ کر اسے وہیں قید کر دیا۔ پھر رشید کو جا کر اطلاع کی کہ میں اسے گرفتار کر کے لے آیا ہوں۔ رشید نے اس کی گردن مار دینے کا حکم دیا۔ مسرور نے اسے قتل کر دیا۔

جعفر بن یحییٰ کی مسرور سے درخواست

مسرور بیان کرتا ہے کہ جب رشید نے جعفر کے قتل کا عزم کر لیا انہوں نے مجھے اس کے پاس بھیجا۔ حسب الحکم میں اس کے پاس آیا۔ اس وقت مشہور نابینا گویا ابوزکار اس کے پاس تھا اور شعر گا کر اسے سنا رہا تھا۔

فلا تبعد فکل فتیً سیاتی علیہ الموت یطرق او یغادی

(ترجمہ) خدا کرے کہ تم ہمیشہ رہو نہ یوں تو ہر شخص پر صبح یا شام موت طاری ہونے والی ہے۔

اس پر میں نے کہا اے ابوالفضل۔ دیکھو میں تمہارے لئے موت کا پیام لے کر آیا ہوں۔ امیر المومنین نے طلب کیا ہے۔ چلو۔ اس نے میرے ہاتھ جوڑے میرے پاؤں پر گر گیا اور انھیں چوما اور درخواست کی کہ میں اسے اتنی مہلت دوں کہ گھر میں جا کر وصیت کر آئے۔ میں نے کہا اب اندر جانے کی تو اجازت نہیں دی جا سکتی البتہ جو تم کو اپنے بعد کے لئے کہنا ہے کہہ دو۔ چنانچہ وہ جو وصیت کرنا چاہتا تھا اس نے کر دی اور اپنے تمام مملوک آزاد کر دیئے۔

جعفر بن یحییٰ کے قتل کا حکم

اتنے میں امیر المومنین کے دوسرے ہرکارے میرے پاس پہونچ گئے اور انہوں نے کہا کہ اسے فوراً لے چلو۔ میں اسے لے کر ان کے پاس آیا اور اس کی میں نے ان کو اطلاع کی وہ اپنے بستر پر لیٹ چکے تھے۔ وہیں انہوں نے مجھے حکم دیا کہ اس کا سر لے کر آؤ۔ میں نے جعفر سے آ کر ان کا حکم بیان کیا۔ اس نے کہا اے ابوہاشم میں تم کو اللہ کو یاد دلاتا ہوں انہوں نے یہ حکم ضرور حالت نشہ میں دیا ہوگا۔ تم صبح تک تو میرے معاملہ کو ٹال دو یا دوبارہ ان سے میرے متعلق حکم حاصل کرو۔

جعفر بن یحییٰ کا قتل

میں اب پھر پلٹا کہ ان سے دوسری مرتبہ حکم لوں۔ میری آہٹ پا کر کہنے حرامزادے جعفر کا سر لے کر آ۔ میں نے پھر جعفر سے آ کر کہا کہ یہ حکم ہوا ہے اس نے مجھ سے درخواست کی کہ میں تیسری مرتبہ اس کے بارے میں حکم حاصل کروں۔ میں پھر ان کی خدمت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حاضر ہوا۔ اس مرتبہ انہوں نے ڈنڈے سے میری خبر لی۔ اور کہنے لگے کہ اگر اب تو اس کا سر لئے بغیر میرے پاس آیا تو مجھے مہدی کا بیٹا نہ سمجھنا اگر میں کسی دوسرے کو بھیجکر پہلے تیرا سر نہ اتروالوں اور تیرے بعد اس کا۔ اس تہدید کے بعد میں ان کے پاس سے نکلا اور پھر جعفر کا سر لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا

آل برامکہ پر عتاب

نیز رشید نے اسی رات اپنے آدمی بھیجکر یحییٰ بن خالد، اس کے تمام لڑکوں موالیوں اور اس کے متعلقین میں دوسرے ان لوگوں کو جو بھاگ کر جا رہے تھے، گرفتار کرالیا۔ اس طرح جو لوگ اس جگہ موجود تھے، ان میں سے ایک بھی بچ کر بھاگ نہ سکا فضل بن یحییٰ اسی رات اپنے مقام سے ہٹا کر رشید کے ایک مکان میں قید کر دیا گیا۔ اور یحییٰ بن خالد کو اسی کے مکان میں قید کر دیا گیا۔ ان کی تمام املاک ضبط کر لی گئیں۔ سپاہیوں نے ان میں سے کسی کو بھی مدینۃ السلام یا کسی دوسرے مقام کو جانے نہیں دیا۔ رشید نے اسی رات اپنے خدمت گار رجا کو روانہ کیا تاکہ وہ وہاں برامکہ کی جملہ املاک نقد و جنس کی شکل میں ہوں اس کو ضبط اور ان کے تمام موالیوں اور ملازموں کو گرفتار کر کے ان کے ساتھ اپنی صوابدید کے مطابق سلوک کرے۔

املاک برامکہ کی ضبطی

نیز انہوں نے اسی رات کو تمام اطراف و اکناف سلطنت میں اپنے عمال کے نام احکام بھیجدیئے کہ ان کے ماتحت علاقہ میں برامکہ کی جو جائداد اور املاک ہوں ان کو ضبط کر لیں اور ان کے جو کارندے وہاں متعین ہوں ان کو گرفتار کر لیں۔

صبح کو رشید نے جعفر بن یحییٰ کا لاشہ شعبۃ الخفقانی، ہرثمہ بن اعین اور ابراہیم بن حمید المروروذی کے ساتھ جن کے عقب میں انہوں نے اپنے دوسرے خدمت گاروں اور معتمدین کو جن میں مسرور بھی تھا، بھیج دیا تھا، جعفر بن یحییٰ کے مکان کو بھیجدیا۔ ابراہیم بن حمید اور اپنے خدمت گار حسین کو فضل بن یحییٰ کے مکان بھیجا۔ یحییٰ بن عبدالرحمٰن اور اپنے خدمت گار رشید کو یحییٰ اور محمد بن یحییٰ کی قیام گاہ کو بھیجا اور ہرثمہ بن اعین کو بھی اس کے ساتھ کیا اور حکم دیا کہ ان کا تمام مال ضبط کر لیا جائے

جعفر بن یحییٰ کی لاش کی تشہیر کا حکم

رشید نے سندی الحرشی کو حکم بھیجا کہ وہ جعفر کے لاش کو مدینۃ السلام لے جائے اس کے سر کو جسر الاوسط پر نصب کر دے اس کے جسد کو کاٹ کر اس کا ایک حصہ جسر الاعلیٰ پر اور دوسرا جسر الاسفل پر نصب کر دے سندی نے حسب الحکم جعفر کے جسد کو قطع کر کے مختلف مقامات میں نصب کرا دیا۔ نیز خدمتگاروں نے ان ہدایات کی جو ان کو دی گئی تھیں، بجا آوری کی۔ فضل، جعفر اور محمد کے چھوٹے چھوٹے بچے گرفتار کر کے رشید کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ رشید نے ان کو چھوڑ دیا۔ انہوں نے یہ اعلان کرا دیا کہ برامکہ کے تمام حقوق ملکی بابت حفاظت جان و مال سلب کئے جاتے ہیں۔

محمد بن خالد کو امان

البتہ انہوں نے محمد بن خالد اس کی اولاد اور ملازموں کو، اس حکم سے مستثنیٰ اس لئے کر دیا کہ ان کو معلوم ہوا کہ صرف یہی ان میں ایسا شخص ہے جو ان کا سچا خیر خواہ رہا ہے اور وہ اس سازش میں شریک نہیں ہے جو دوسرے برامکہ ان کے خلاف کر رہے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر سے روانہ ہونے سے پہلے انہوں نے یحییٰ کو چھوڑ دیا۔ یحییٰ کے بیٹوں فضل، محمد اور موسیٰ ابوالمہدی، ان کے بھتیجے کو ہرثمہ بن اعین کی نگرانی میں دیدیا۔ یہ ان کو لے کر رقہ آیا۔

انس بن ابی الشیخ کا قتل

جس روز رشید رقہ آئے اسی روز انہوں نے ابراہیم بن عثمان بن نہیک کو انس بن ابی الشیخ کے قتل کا حکم دیا۔ اور قتل کے بعد اسے سولی پر لٹکا دیا گیا۔ یحییٰ بن خالد کو فضل اور محمد کے ساتھ دیر القائم میں قید کر دیا گیا۔ اور ان کی نگرانی کا ذمہ دار مسرور اور ہرثمہ بن اعین کو بنایا گیا۔ شیخ نے کچھ ملازم اور دوسری ضروریات زندگی ان کے ساتھ رہنے دیں

آل برامکہ پر تشدد

فضل کی ماں زبیدہ بنت منیر اور دنانیر یحییٰ کی جاریہ اور کچھ اور حد منگاروں اور لونڈیوں کو ان کے ساتھ رہنے کے لئے کر دیا گیا۔ ان لوگوں کو حالت قید میں کوئی تکلیف نہ تھی، البتہ جب رشید کا عبدالملک بن صالح پر عتاب ہوا اور اب لوگوں نے پھر اس کی اور برامکہ کی رشید سے مزید شکایتیں کیں تو جس طرح عبدالملک کے ساتھ سختی کا سلوک کیا جانے لگا۔ اسی طرح برامکہ پر بھی اب سختیاں ہونے لگیں

انس بن ابی الشیخ کے قتل کی دوسری روایت

جعفر بن الحسین الہلبی بیان کرتا ہے کہ جس رات کو رشید نے جعفر کو قتل کیا اس کی دوسری صبح کو انس بن ابی الشیخ ان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ رشید کے اور اس کے درمیان کچھ مکالمہ ہوا رشید نے اپنی مسند کے نیچے سے ایک تلوار نکالی اور حکم دیا کہ ابھی اس سے اس کی گردن اڑا دی جائے۔ اس وقت انہوں نے اپنی مثال میں یہ شعر پڑھا جو اس سے قبل انس کے قتل کے موقع پر کہا گیا تھا۔

تلمظ السیف من شوق الی النیب فالسیف یلحظ والاقدام تنتظر

تلوار نے بے تابی سے انس کی جانب اپنی زبان دراز کی اب تلوار غور سے دیکھ رہی ہے اور موت منتظر ہے۔

انس کو قتل کر دیا گیا۔ اس کے قتل سے پہلے ہی تلوار پر خون دوڑ گیا تھا۔ رشید کہنے لگے اللہ عبداللہ بن مصعب پر رحم کرے۔ اس کی تلوار کیسی اچھی ہے، مگر تمام دوسرے لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ تلوار زبیر بن العوام کی تھی۔

انس بن ابی الشیخ کے قتل کی وجہ

بعض ارباب سیر نے یہ بات بیان کی ہے کہ عبداللہ بن مصعب رشید کا جاسوس تھا۔ یہ تمام لوگوں کی خبریں ان سے جا کر بیان کرتا تھا۔ اس نے انس کے متعلق کہا تھا کہ یہ زندیق ہے۔ اسی وجہ سے رشید نے اسے قتل کر دیا۔ یہ برامکہ کے دوستوں میں تھا۔

سندی بن شاہک کی طلبی

سندی بن شاہک بیان کرتا ہے کہ میں ایک دن بیٹھا ہوا تھا کہ یکایک ایک شاگرد پیشہ نے جو ڈاک کے ذریعہ سفر کر کے آیا تھا، ایک چھوٹا سا خط مجھے دیا۔ میں نے اس کی مہر توڑی تو دیکھا کہ وہ خط خود امیرالمومنین کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ اور اس میں تحریر ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اے سندی جب تم میرے اس خط کو پڑھو اگر بیٹھے ہو تو فوراً اٹھ کھڑے ہو اور اگر کھڑے ہو تو بغیر بیٹھے اسی وقت میرے پاس پہونچو" میں نے سواری منگوائی اور اسی وقت ان کی خدمت میں روانہ ہوگیا۔ رشید اس وقت عمر میں تھے۔ ان کو میرا سخت انتظار تھا۔ چنانچہ اس کے بعد عباس بن الفضل بن الربیع نے مجھ سے بیان کیا کہ امیر المومنین دریائے فرات میں ایک کشتی پر سوار تمہارا انتظار کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک غبار اٹھا۔ مجھ سے کہنے لگے کہ عباس یہ ضرور سندی اور اس کے ہمراہی ہوں گے۔ میں نے کہا۔ بیشک امیر المومنین میرا بھی یہی خیال ہے۔ اتنے میں تم آپہونچے۔

میں اپنی سواری سے اتر کر ٹھہر گیا۔ رشید نے مجھے پاس بلوایا۔ میں سامنے جاکر مودب خاموش کھڑا ہوگیا۔ تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے مخبروں کو برخواست کا حکم دیا۔ وہ چلے گئے اور اب وہاں صرف عباس بن الفضل اور میں رہ گئے۔ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد اب انہوں نے عباس سے کہا کہ تم بھی جاؤ اور حکم دیا کہ وہ تختے جو کشتی پر بچھائے گئے ہیں اٹھائے جائیں۔ عباس نے حکم کی بجا آوری کی۔

آل برامکہ کے مکانات کے محاصرہ کا حکم

مجھ سے کہا قریب آؤ۔ میں ان کے قریب گیا۔ پوچھا جانتے ہو کہ میں نے تم کو کیوں بلایا ہے۔ میں نے اپنی لاعلمی ظاہر کی۔ کہنے لگے میں نے تم کو ایک ایسے کام کے لئے بلایا ہے کہ اگر اس کی خبر میری مخبروں کے بوتام کو ہوجائے تو میں اسے ابھی فرات میں پھینک دوں۔ اچھا تمہارے خیال میں میرا سب سے معتمد علیہ امیر کون ہے۔ میں نے کہا۔ ہرثمہ۔ کہنے لگے ٹھیک کہتے ہو۔ اور میرا سب سے زیادہ معتمد علیہ خادم کون ہے، میں نے کہا مسرور الکبیر۔ کہنے لگے بالکل ٹھیک کہتے ہو۔ اچھا تم اسی وقت جاؤ۔ اور نہایت تیزگامی سے طی مسافت کرکے مدینۃ السلام پہونچو۔ وہاں پہونچتے ہی اپنے بھروسے کے آدمیوں اور فوجی دستوں کو جمع کرکے حکم دو کہ وہ اور ان کے شاگرد پیشہ کیل کانٹے سے درست رہیں۔ اور بجل کی آواز پر تم برامکہ کے مکانات جانا اور سب کی پہرہ بندی کرنا۔ ایک ایک ڈیوڑھی کی ناکہ بندی اپنے فوجی دستوں کے ایک ایک سردار کے سپرد کر دینا۔ کسی شخص کو نہ اندر آنے دینا نہ باہر جانے دینا۔ البتہ محمد بن خالد کے ساتھ کوئی تعارض نہ کرنا۔ یہ ناکہ بندی میرے حکم کے آنے تک برابر قایم رہے۔

جعفر بن یحییٰ کی لاش کی تشہیر

اب تک انہوں نے برامکہ کو نہیں چھیڑا تھا۔ میں تیزی سے گھوڑے کو دوڑاتا ہوا مدینۃ السلام آیا۔ میں نے اپنے تمام آدمی جمع کرکے ان کو حسب الحکم ہر کام کے لیے تیار کر لیا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد ہرثمہ بن اعین جعفر بن یحییٰ کا مقتول جسد ایک خچر پر بلازین کے بار کئے ہوئے لے کر میرے پاس پہونچا اور امیر المومنین کا خط مجھے دیا جس میں مجھے حکم دیا گیا تھا کہ میں اس کے جسد کے دو ٹکڑے کرکے اس کو تین پلوں پر سولی پر لٹکا دوں۔ میں نے حسب الحکم بجا آوری کی۔

محمد بن اسحٰق کہتا ہے کہ جعفر کا جسد بہت دن تک اسی طرح مصلوب رہا۔ جب رشید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خراسان جانے لگے تو میں بھی اس مقام سے گذرا اور میری نظر اس پر پڑی۔ جب وہ دریا کے شرقی کنارے پر حزیمہ بن خازم کے دروازے آئے تو انہوں نے ولید بن ہشم الشاری کو جیل خانہ سے طلب کر کے احمد بن جنید الختلی اپنے مشہور غلام کو اس کی گردن اڑا دینے کا حکم دیا۔ احمد نے اسے قتل کر دیا۔ اس وقت انہوں نے سندی کو دیکھا اور کہا کہ مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُسے (یعنی جعفر) جلا دیا جائے۔ ان کے جانے کے بعد سندی نے کانٹے اور ایندھن جمع کر کے جعفر کی لاش جلا ڈالی۔

یحییٰ بن عبداللہ کی پیشگوئی

جب رشید نے جعفر بن یحییٰ کو قتل کر دیا تو کسی نے یحییٰ سے کہا کہ امیر المومنین نے تمہارے بیٹے جعفر کو قتل کر دیا ہے اس نے کہا اسی طرح ان کا بیٹا قتل کیا جائے گا۔ پھر اس سے کہا گیا کہ تمہارے تمام مکان ویران و برباد کر دیئے گئے۔ یحییٰ نے کہا اسی طرح ان کے قصر و ایوان ویران ہو جائیں گے۔

ہارون الرشید کی جعفر بن یحییٰ سے آخری ملاقات

بخار الترکی نے بیان کیا ہے کہ جس دن کے آخر میں رشید نے جعفر کو قتل کیا ہے اس روز وہ جبکہ عمر میں فروکش تھے شکار کے لئے گئے۔ یہ جمعہ کا دن تھا۔ اور صرف جعفر بن یحییٰ تنہا ان کے ہمراہ تھا۔ ان کے دونوں ولی عہد بیٹے بھی ساتھ نہ تھے۔ جعفر ان کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ انہوں نے اپنا ہاتھ اس کے شانے پر رکھ چھوڑا تھا اور اس سے پہلے خود اپنے ہاتھ سے انہوں نے جعفر کو غالیہ ملا تھا۔

وہ اس تمام دن ایک لمحہ کی جدائی بغیر ان کے ہمراہ رہا۔ سر شام شکار سے واپس آئے جب رشید محل میں جانے لگے انہوں نے جعفر کو سینے سے لگایا اور کہنے لگے کہ اگر آج میری رات عورتوں کے لئے مخصوص نہ ہوتی تو میں تم کو جدا نہ کرتا۔ تم اپنی قیام گاہ جاؤ اور وہاں خوب دور شراب چلاؤ۔ اور عیش و طرب کی بزم مناؤ۔ تاکہ جو کیفیت میری ہو وہی لطف تم کو بھی حاصل ہو۔

جعفر نے کہا۔ بخدا میں ان چیزوں کا دل دادہ نہیں ہوں میں تو صرف آپ کی محبت میں ان چیزوں سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔

جعفر بن یحییٰ کو شراب نوشی کا حکم

رشید کہنے لگے۔ تم کو میری جان کی قسم ہے آج ضرور پینا یہ ان کے پاس سے اپنی قیام گاہ آیا۔ اس رات رشید کے خدمت گار گھنٹے گھنٹے کے بعد نقل، بخورات، اور پھول لے کر اس کے پاس آتے رہے جب رات اچھی طرح بھیگ گئی انہوں نے مسرور کو اس کے پاس بھیجا۔ اور اسی کی نگرانی میں اس کو قید کر دیا گیا۔ اور پھر اس کے حکم سے اُسے قتل کر دیا گیا۔ فضل، محمد اور موسیٰ بھی قید کر دیئے گئے سلام الابرش کو کسی کے دروازے پر متعین کیا گیا البتہ محمد بن خالد یا اس کے بیٹوں اور ملازموں سے کوئی تعارض نہیں کیا گیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلام یہ کہتا ہے کہ اس وقت جب کہ یحییٰ کے مکان کے پردے کھول دیے گئے تھے، اور اس کا تمام مال ضبط کر کے قلم بند کر لیا گیا تھا میں اس کے پاس گیا۔ کہنے لگا اے ابو سلمہ قیامت اسی طرح آئے گی۔ جب میں پلٹ کر رشید کی خدمت میں آیا تو میں نے یحییٰ کی بات ان سے بیان کی۔ جسے سنکر وہ دیر تک سر نیچا کئے سوچتے رہے۔

یحییٰ بن خالد کے عروج و اقتدار کی آخری شام

ایوب بن ہارون بن سلیمان بن علی بیان کرتا ہے کہ چونکہ میں یحییٰ سے خاص تعلق رکھتا تھا اس بنا پر جب وہ انہار آیا تو میں اس سے ملنے گیا۔ میں اس شام کو جو اس کے عروج و اقتدار کی آخری شام تھی، اس کے پاس موجود تھا۔ اپنی تباہ کن کشتی میں بیٹھ کر امیر المومنین کی خدمت میں گیا۔ اور فوج خاصہ کے سردار کے دروازے سے ان کی خدمت میں باریاب ہوا۔ اس نے لوگوں کی ضروریات دوسرے مہمات سلطنت، سرحدوں کی اصلاح اور بحری لڑائی وغیرہ کے معاملات کو ان سے بیان کیا۔ اور ضروری احکام حاصل کئے۔ ان کے پاس سے نکل کر اس نے لوگوں سے کہا کہ امیر المومنین نے تمہاری درخواستیں قبول کر لی ہیں۔ اور ان کے متعلق احکام دے دئے ہیں۔ اس نے ابو صالح یحییٰ بن عبد الرحمٰن کو بلا کر حکم دیا کہ ان فرامین کو نافذ کر دو۔ پھر وہ ہم سے ابو سلمہ اور اس کے معاذ بن مسلم کو روانہ کر دینے کے واقعات بیان کرتا رہا۔ بعد مغرب وہ اپنے مکان میں چلا گیا۔ اسی رات کی صبح کو ہم کو جعفر کے قتل اور برامکہ کے زوال کی خبر ملی۔ میں نے اس کو جعفر کی تعزیت لکھی۔ اس کے جواب میں اس نے لکھا۔ کہ ہم اللہ کے فیصلہ سے خوش ہیں اور جانتے ہیں کہ اس میں ہماری بھلائی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کبھی اپنے بندوں سے بغیر ان کے گناہوں کے مواخذہ نہیں کرتا۔ اور تیرا رب ہرگز بھی اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ بلکہ اکثر اوقات وہ معاف کر دیتا ہے اور اس پر اللہ کا شکر ہے۔

جعفر بن یحییٰ کی مدت وزارت

جعفر شب شنبہ غرہ ماہ صفر ۱۸۷ھ ہجری میں سینتیس سال کی عمر میں قتل کیا گیا۔ وزارت سترہ سال برامکہ میں رہی۔

جعفر بن یحییٰ کی ہارون الرشید سے ملاقات کی خواہش

مسرور نے بیان کیا ہے کہ میں نے رشید سے عرض کیا کہ جعفر عرض پرداز ہے کہ صرف ایک مرتبہ آپ اسے دیکھ لیں۔ کہنے لگے یہ نہیں ہو سکتا وہ جانتا ہے کہ اگر میری نظر اس پر پڑ گئی تو پھر میں اسے قتل نہیں کروں گا۔

اکثر شعرائے عصر نے ان کے متعلق قصائد اور ان کے مرثیے لکھے۔

مضری اور یمانی عربوں میں فساد

اس سال دمشق میں مضری اور یمانی عربوں میں فرقہ وارانہ مناقشہ پیدا ہوا۔ رشید نے محمد بن منصور بن زیاد

01387

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو دمشق بھیجا۔ اس نے ان کے درمیان مصالحت کرا دی

عبدالسلام خارجی کا خروج و قتل

اس سال مصیصہ میں زلزلہ آیا جس سے شہر پناہ کا کچھ حصہ منہدم ہو گیا۔ اور تھوڑی دیر رات میں آب رسانی کا سلسلہ مسدود ہو گیا۔ اس سال عبدالسلام خارجی نے آمد میں خروج کیا۔ یحییٰ بن سعید العقیلی نے اسے قتل کر دیا۔ اس سال یعقوب بن داؤد نے رقہ میں وفات پائی۔

متفرق واقعات

اس سال رشید نے اپنے بیٹے قاسم کو کفار سے جہاد کرنے موسم گرما میں بھیجا اور اسے اپنا ذریعہ تقرب بنانے کے لئے اللہ کی راہ میں قربان ہونے کے لئے بھیجا اور اسے عواصم کا والی مقرر کر دیا۔

اس سال عبدالملک بن صالح پر رشید کا عتاب نازل ہوا اور انہوں نے اسے قید کر دیا۔

عبدالملک بن صالح کے خلاف شکایات

احمد بن ابراہیم بن اسماعیل نے بیان کیا کہ عبدالملک بن صالح کا ایک بیٹا عبدالرحمٰن تھا۔ یہ سربرآوردہ آدمی تھا۔ عبدالملک اسی سے اپنی کنیت کرتا تھا۔ یہ عبدالرحمٰن اپنے باپ کی اکثر شکایت کرتا رہتا تھا۔ اس نے اور قاسم نے رشید سے عبدالملک کی شکایت کی کہ وہ خلافت کا امیدوار ہے۔ رشید نے اسے پکڑ کر فضل بن الربیع کے پاس قید کر دیا۔

عبدالملک کی گرفتاری و جواب طلبی

بیان کیا گیا ہے کہ جب رشید عبدالملک سے ناراض ہوئے تو وہ ان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ رشید نے اس سے کہا۔ کیا جسقدر عظیم احسان میں نے تجھ پر کئے ہیں تو ان پر پانی پھیر رہا ہے اور ان نعمتوں کی ناشکری کرتا ہے۔ عبدالملک نے کہا حقیقت حال یہ نہیں ہے۔ اگر میں ایسا کرتا تو مجھے ندامت سے دوچار ہونا پڑتا اور سزا کا مستوجب ہوتا۔ یہ سب کچھ حاسدوں کی شرارت ہے۔ چونکہ مجھے آپ کی جناب میں قربت و دوستی اور دیرینہ نیازمندی حاصل ہے، اس وجہ سے لوگ مجھ سے جلتے ہیں۔ آپ امت اسلام کے لئے رسول اللہ ﷺ کے جانشین اور ان کے خاندان کے لئے ان کے امین ہیں امت پر آپ کی اطاعت اور خیر خواہی اور آپ پر اس کے معاملہ میں انصاف انفاقیہ واقعات میں جو وہ باری اور خطاؤں پر معافی فرض ہے۔ رشید نے کہا زبان سے اس طرح خوشامد کی باتیں بناتے ہو اور اپنے دل میں میرے خلاف منصوبے تیار کرتے ہو۔ یہ دیکھو تمہارا کاتب قاسم موجود ہے۔ یہ تمہارے دل کی کھوٹ اور فساد نیت کو تمہارے منہ پر بیان کرے گا۔ سنو وہ کیا کہتا ہے۔ عبدالملک نے کہا اس نے آپ سے بالکل خلاف واقعہ بات کہی ہے اور ممکن ہے کہ وہ میرے سامنے مجھ پر افترا اور بہتان لگا دے۔

عبدالملک بن صالح کے خلاف قاسم کی گواہی

قاسم طلب کیا گیا۔ رشید نے اس سے کہا۔ بغیر کسی خوف اور تردد کے صاف صاف بیان کرو۔ اس نے کہا۔ میرا یہ دعویٰ ہے کہ یہ آپ سے غدر کرے اور آپ کی مخالفت کے لئے کمربستہ ہے۔ عبدالملک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا تمہارا کیا کہنا کہہ رہے ہو۔ اس نے کہا بیشک تم چاہتے ہو کہ امیر المومنین کو اچانک قتل کر دو۔ عبد الملک کہنے لگا۔ جب یہ میرے منہ پر مجھ پر بہتان باندھ رہا ہے تو میرے عقب میں تو اس نے کیا کچھ میرے خلاف جھوٹی باتیں نہ کہی ہوں گی۔

عبد الرحمٰن بن عبد الملک کی گواہی

رشید نے کہا اور یہ دیکھو تمہارا بیٹا عبد الرحمٰن موجود ہے۔ اس نے مجھ سے تمہاری سرکشی اور فساد نیت کی شکایت کی ہے۔ اگر مجھے تمہارے خلاف کسی دلیل اور ثبوت کی ضرورت ہو تو ان دونوں سے زیادہ موثق شاہد تمہارے معاملہ میں اور کون ہو سکتا ہے۔ ان کے بیان کا تمہارے پاس کیا جواب ہے۔ عبد الملک نے کہا ان دو گواہوں میں سے ایک سرکاری مامور معلوم ہوتا ہے اور دوسرا وہ ہے جسے میں نے الفت پدری سے خارج کر دیا ہے۔ اسی وجہ سے وہ میری شکایت کرنے پر مجبور ہے۔ جو شخص اسی کام کے لئے مقرر کیا گیا ہے اس کا ایسا میری نسبت کہنا درست ہے۔ اور اگر کہنے والا عاق ہے تو وہ پہلے ہی ناحق شناس اور ناشکر ہے۔ اللہ عزوجل نے خود اپنے کلام مبین میں ایسے شخص کی عداوت سے مطلع کر کے متنبہ کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ (ترجمہ) بیشک تمہاری بیویوں اور اولاد میں سے تمہارے دشمن بھی ہیں۔ تم ان سے متنبہ رہو۔

عبد الملک بن صالح کی اسیری

اس گفتگو کے بعد رشید دربار سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ کہنے لگے اگرچہ تمہارا معاملہ بالکل واضح ہو چکا ہے۔ مگر جب تک مجھے تمہارے بارے میں اللہ کی مرضی کا علم نہ ہو، میں کوئی کارروائی نہیں کرنا چاہتا۔ اسی کو میں اپنے اور تمہارے درمیان حکم بناتا ہوں۔ عبد الملک نے کہا میں اس بات سے بالکل خوش ہوں۔ اللہ حکم ہو اور امیر المومنین حاکم۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ امیر المومنین اپنی خواہش اور رائے پر اللہ کے حکم اور اس کی کتاب کو ترجیح دیں گے اور اسی کو اختیار کریں گے۔

عبد الملک بن صالح کی طلبی

اس کے بعد رشید نے ایک دوسری مجلس اس معاملہ کے لئے منعقد کی عبد الملک نے دربار میں آکر سلام کیا۔ رشید نے اس کا جواب نہیں دیا۔ عبد الملک نے کہا کہ آج تو اس معاملہ کے متعلق میں کوئی جواب دہی نہیں کرتا۔ رشید نے پوچھا کیوں۔ اس نے کہا اس وجہ سے کہ اس کی ابتدا ہی خلاف سنت ہوئی ہے تو اس کا انجام معلوم ہے۔ رشید نے پوچھا کیا ہوا۔ اس نے کہا۔ میں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے اس کا جواب تک نہیں دیا۔ کم از کم آپ میرے ساتھ عوام کا سا برتاؤ تو کریں۔ رشید نے کہا سنت رسول اللہ کی اقتدا میں اور عدل کے لئے اظہار بیزاری میں اور اس لئے کہ سلام کی عادت رہے میں تم کو سلام کرتا ہوں السلام علیکم عبد الملک سے خطاب کرتے کرتے اب انہوں نے سلیمان بن ابی جعفر کی طرف مڑ کر کہا اسرید حیاتہ ویرید قتلی الی اخرہ۔ (ترجمہ) میں تو اس کی حیات چاہتا ہوں اور وہ میرے قتل کے درپے ہے۔ اس کے بعد انہوں نے کہا۔ بخدا گویا اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہوں کہ خون کی نالیاں بہہ رہی ہیں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتش جنگ مشتعل ہے۔ جس میں ہاتھ اور سر کٹ کٹ کر گر رہے ہیں۔ ذرا دم لو۔ کچھ خبر ہے اللہ نے میرے ذریعے دشوار کو تمہارے لئے سہل کیا ہے، کدورت کو صاف کیا ہے اور تمام معاملات کو درست کیا ہے۔ اس مصیبت سے پہلے جس میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں کٹ جائیں گے۔ میں تم کو آگاہ کرتا ہوں اور ڈراتا ہوں کہ اپنے آپ کو بچاؤ۔

عبدالملک بن صالح کی ہارون الرشید سے درخواست

عبدالملک نے کہا۔ امیرالمومنین آپ اس خلافت کے معاملہ میں جو اللہ نے آپ کو دی ہے اور اس رعایا کے بارے میں جس کی نگرانی اللہ نے آپ کو سپرد کی ہے۔ اللہ سے ڈرتے رہیں، شکرگذاری کے بجائے ناسپاس شناسی اختیار نہ کریں۔ صلہ کے بجائے سزا نہ دیں۔ بخدا میں نے ہمیشہ آپ کے ساتھ خلوص برتا ہے۔ اور سچی اطاعت شعاری کی ہے۔ میں نے اپنے ان دونوں قوی بازوؤں کے زور سے جو یلملم کے دونوں ستونوں سے زیادہ سخت اور مضبوط ہیں، آپ کی حکومت کی چولیں مضبوط کی ہیں اور آپ کے دشمن کو تباہ و برباد کیا ہے۔ میں خدا کا واسطہ دیکر آپ سے کہتا ہوں کہ آپ محض ایک جھوٹے مفتری کی جھوٹی شکایت اور ایک جانی دشمن کی چغلی کی بنا پر اپنے ایک عزیز قریب سے بدگمان نہ ہوں اور اس سے اپنا تعلق ختم نہ کریں۔ میں نے نہایت دشوار کاموں کو آپ کے لئے سہل کیا ہے۔ اور تمام امور سلطنت کو درست کیا ہے۔ میں نے آپ کی اطاعت کو لوگوں کے قلوب میں جانشین کیا ہے۔ کتنی راتیں مجھ پر ایسی گذری ہیں کہ ان میں میں نے آپ کی خاطر سخت تکلیف اٹھائی ہے۔ اور کتنے نازک موقع ایسے پیش آئے ہیں جہاں میں آپ کے لئے ثابت قدم رہا ہوں۔ ان مواقع پر میری مثال ان شعروں کی مصداق ہے۔

ومقام ضیّق فرجتہ بینانی ولسانی وجدل
لو یقوم الفیل او فیالہ زل عن مثل مقامی وزحل

ترجمہ:۔ بہت سے ایسے مشکل مواقع پیش آئے کہ میں نے ان کو اپنے ہاتھ، زبان اور طاقت سے سہل بنا دیا کہ اگر وہاں زبردست ہاتھی ہوتا تو وہ بھی اپنی جگہ چھوڑ کر ہٹ جاتا۔

عبدالملک کے لئے عبداللہ بن مالک کی سفارش

رشید نے کہا اگر میں بنی ہاشم پر مہربان نہ ہوتا تو ضرور تجھے قتل کرتا۔

زید بن علی بن الحسین العلوی بیان کرتا ہے کہ جب رشید نے عبدالملک بن صالح کو قید کیا تو عبداللہ بن مالک ان کا کوتوال حاضر ہوا اور اس نے کچھ عرض کرنے کی اجازت چاہی رشید نے کہا کہو کیا ہے۔ اس نے کہا امیرالمومنین خدائے بزرگ و برتر کی قسم ہے کہ عبدالملک ہمیشہ سے آپ کا مخلص اور وفا شعار ہے۔ آپ نے اسے کیوں قید کر دیا۔ رشید نے کہا۔ کیوں کو مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ میرے خلاف سازش کر رہا ہے اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ میرے ان دونوں بیٹوں امین اور مامون

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ں لڑائی کرا دے گا۔ اگر تم یہ مناسب سمجھتے ہو کہ ہم اسے قید سے رہا کر دیں تو ہم تمہاری ذمہ داری اس کے لئے تیار ہیں چھوڑ دیں گے۔

عبدالملک بن صالح کی نظر بندی

عبداللہ بن مالک نے کہا۔ اب جبکہ آپ نے اسے قید ہی کر دیا ہے تو میں یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ فوراً اسے رہا کر دیا جائے البتہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اسے صرف نظر بند کر دیا جائے اور وہاں اس کا وہی اعزاز قائم رہے جو آپ کے اور اس کے شایان شان ہے۔ رشید نے کہا البتہ میں اس کے لئے تیار ہوں۔ رشید نے فضل بن ربیع کو طلب کیا اور حکم دیا کہ تم عبدالملک بن صالح کے پاس اس کے قید خانے میں جاؤ اور کہو کہ تم حالت قید میں جن جن ضروریات کی ضرورت ہو اس کے متعلق حکم دیدو ان کو مہیا کر دیا جائے گا۔ فضل نے اس سے پوچھ کر اس کے مطالبات رشید سے بیان کئے۔

اسی سلسلہ میں ایک دن رشید نے عبدالملک بن صالح سے کہا کہ تو صالح کا بیٹا نہیں ہے اس نے کہا پھر میں کس کا ہوں۔ رشید نے کہا تو مروان الجعدی کا بیٹا ہے۔ عبدالملک کہنے لگا۔ دونوں آدمی نے، مجھے کچھ پرواہ نہیں کسی کا بھی ہوں۔

عبدالملک بن صالح سے امین کا حسن سلوک

رشید نے اسے فضل بن الربیع کی نگرانی میں قید کر دیا۔ یہ رشید کی زندگی میں مقید رہا۔ ان کی وفات کے بعد محمد نے اسے رہا کر کے شام کا صوبیدار مقرر کر دیا۔ اس نے رقہ کو اپنا مستقر بنایا۔ اس نے محمد سے یہ بھی عہد کیا تھا کہ اگر تم مارے گئے اور میں اس وقت زندہ رہا تو بھی کبھی مامون کے ہاتھ پر بیعت نہیں کروں گا۔ مگر یہ محمد سے پہلے ہی مر گیا۔ اور سرکاری مکانات میں سے کسی جگہ دفن کیا گیا۔ جب مامون اپنے عہد خلافت میں روم جانے لگے تو انہوں نے عبدالملک کے کسی بیٹے کو حکم بھیجا کہ تم اپنے باپ کو میرے مکان میں سے نکال لے جاؤ۔ چنانچہ اس کی ہڈیاں مدفن سے برآمد کر کے دوسری جگہ منتقل کی گئیں۔ اس نے محمد سے یہ بھی کہا تھا کہ اگر کبھی تم کو اپنی جان کا خوف ہو تم میرے پاس آ جانا۔ خدا کی قسم میں تمہاری حفاظت کروں گا۔

عبدالملک کے متعلق یحییٰ بن خالد سے استفسار

بیان کیا گیا ہے کہ اسی زمانے میں رشید نے یحییٰ بن خالد سے کہلا کر بھیجا کہ عبدالملک بن صالح میرے خلاف بغاوت کرنا چاہتا ہے تم اس سے باخبر ہو لہٰذا اس کے متعلق تم کو جو بات معلوم ہو اس سے اطلاع دو۔ اگر تم مجھ سے سچا واقعہ بیان کرو گے تو میں تم کو بحال کر دوں گا۔ یحییٰ نے کہا بخدا امیر المومنین میں اس بات سے قطعی ناواقف ہوں کہ عبدالملک نے کوئی ایسا منصوبہ باندھا ہو جو آپ کے خلاف ہو۔ اور اگر مجھے کوئی ایسی اطلاع ملتی تو آپ سے نہیں بلکہ میں اس کا حریف ہوتا۔ کیونکہ آپ کی حکومت تو اصل میں میری حکومت تھی اور اس کی نیکی اور بدی کا اتنا اثر مجھ پر تھا۔ ایسی صورت میں عبدالملک کے لئے یہ بات کیونکر مناسب تھی کہ وہ اپنے منصوبے میں مجھے شامل کرنے کی آرزو کرتا۔ اور اگر میں اس کا ساتھ دینے کے لئے آمادہ بھی ہو جاتا تو مجھے اس بات کی امید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہرگز نہ ہوتی کہ جو مرتبہ اور عزت رسوخ اور اقتدار آپ نے مجھے دیا ہے۔ وہ مجھے دیتا۔ خدا کے لئے آپ میرے متعلق ایسا گمان ہرگز نہ کریں۔ بلکہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ عبدالملک ایک معتمد اور ذمہ دار آدمی ہے۔ میری خوشی تو یہ ہے کہ ایسا آدمی آپ کے ساتھ رہے اور اس کی نیک چلنی عزت نفس اور بردباری کی وجہ سے جس کے آپ خود مداح تھے، آپ اس کے ساتھ دوستانہ تعلقات قایم رکھیں۔

ہارون الرشید کی یحییٰ بن خالد کو دھمکی

جب رشید کے پیامبر نے ان سے آکر یحییٰ کا یہ جواب عرض کیا انہوں نے اسے دوبارہ اس کے پاس بھیجا اور کہا کہ اس سے جاکر کہدو کہ اگر وہ عبدالملک کی اس سازش کا پتہ نہ دے گا تو میں اس کے بیٹے فضل کو قتل کر دوں گا۔ یحییٰ نے کہا جاکر عرض کر دو کہ ہم آپ کے قبضے میں ہیں، آپ جو چاہیں کریں۔ بالفرض اگر اس واقعہ میں کوئی بھی اصلیت ہو تو اس کا مجرم میں ہوں نہ کہ فضل۔ فضل نے کیا کیا ہے کہ اسے اس کی سزا دی جائے۔

یحییٰ اور فضل بن یحییٰ کی علیحدگی

پیامبر نے فضل سے کہا کہ چونکہ امیرالمومنین کے حکم کی بجاآوری ضروری ہے، لہذا موت کے لئے تیار رہو۔ فضل کو یقین ہوگیا کہ میں اب مارا جانے والا ہوں۔ اس نے اپنے باپ سے آخری ملاقات کی اور رخصت ہوا۔ اس نے یحییٰ سے کہا۔ آپ مجھ سے خوش ہیں یحییٰ نے کہا ہاں میں تم سے راضی ہوں اور اللہ بھی تم سے راضی ہو۔ تین دن تک باپ بیٹے ایک دوسرے سے علیحدہ رہے۔ مگر جب کوئی بات یحییٰ کے خلاف ثابت نہ ہوئی تو پھر ان دونوں کو حسب سابق یکجا کر دیا گیا۔ چونکہ اس زمانے میں برامکہ کے دشمن مسلسل رشید سے ان کی شکایتیں کرتے رہتے تھے، اسوجہ سے رشید نے بہت سخت سخت خط ان کو لکھے۔

یحییٰ بن خالد کی بددعا

جب مسرور نے قتل کے لئے لے جانے کے لئے فضل کا ہاتھ پکڑا تو اس وقت یحییٰ سے ضبط نہ ہو سکا اور اس نے دل کا غبار نکالا۔ اور مسرور سے کہا کہ رشید سے جاکر کہدو کہ اسی طرح تمہارا بیٹا بھی مارا جائے گا۔

مسرور کہتا ہے کہ جب رشید کا غصہ فرو ہوا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کیا ہوا۔ میں نے یحییٰ کا قول اس سے بیان کیا۔ کہنے لگے مجھے اس کے کہنے سے اندیشہ ہوگیا ہے۔ کیونکہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ مجھ سے کوئی بات آئندہ کے لئے کہی گئی ہو اور وہ اسی طرح پیش نہ آئی ہو۔

عبدالملک بن صالح کے خلاف شکایت

ایک دن رشید سیر کے لئے جا رہے تھے، عبدالملک بن صالح بھی سواری میں ہمرکاب تھا۔ جبکہ وہ رشید کے ساتھ ساتھ جا رہا تھا کہ ایک پہلو سے یکایک ایک شخص نے بلند آواز سے رشید سے کہا کہ امیرالمومنین اس کی امیدوں کا خاتمہ کر دیجئے۔ اس کی آزادی سلب کر لیجئے اور اس کی مشکیں بندھوا دیجئے۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو یہ آپ کے خلاف بغاوت کرے گا۔

ہارون الرشید اور عبدالملک بن صالح کی گفتگو

رشید نے عبدالملک کو دیکھا اور کہا سنتے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے۔ اس نے کہا، یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمان، سازشی جاسوس اور حاسد ہے۔ رشید نے کہا۔ تم سچ کہتے ہو۔ دوسرے لوگ اپنی ناقابلیت کی وجہ سے پیچھے رہ گئے اور تم آگے بڑھ گئے اپنی کوتاہی اور ناقابلیت کی وجہ سے ان کے دلوں میں حسد چنگاریاں دبی ہوئی ہیں۔ اسی لئے وہ تمہاری شکایتیں کرتے ہیں۔ عبدالملک نے کہا۔ خدا کرے کہ ان کے قلوب کی یہ آگ کبھی نہ بجھے۔ اور وہ اسی طرح جل جل کر مریں۔ تاکہ یہ تکلیف ان میں دوامی متواتر رہ جائے۔

ایک مرتبہ رشید منبج سے جو عبدالملک کا مستقر تھا گذرے۔ اور اس کے مکان کو دیکھ کر پوچھا تمہارا مکان ہے۔ عبدالملک نے کہا کہ اصل میں تو یہ جناب والا کا ہے اور اسی نسبت سے میرا بھی ہے انہوں نے پوچھا مکان کیسا ہے۔ عبدالملک نے کہا کہ میرے متعلقین کی عمارت سے نیچا ہے اور منبج کے دوسرے مکانوں سے بلند واقع ہوا ہے۔ رشید نے پوچھا رات کیسی ہوتی ہے اس نے کہا تمام رات گویا صبح ہے۔

قاسم بن الرشید کا جہاد

اس سال ماہ شعبان میں قاسم بن الرشید روم کے علاقہ میں گھس گیا اور اس نے قرہ کا محاصرہ کر لیا۔ نیز اس نے عباس بن جعفر بن محمد بن الاشعث کو کسی دوسری سمت بھیجا۔ اس نے قلعہ سنان کا محاصرہ کر لیا جب محصورین محاصرہ کی شدت سے عاجز آ گئے تو رومیوں نے مسلمانوں سے درخواست کی کہ ہم ان تین سو بیس مسلمان قیدیوں کو جو ہمارے پاس ہیں رہا کر دیں گے۔ اگر تم ان دونوں مقامات کو چھوڑ کر چلے جاؤ گے مسلمانوں نے یہ درخواست قبول کی اور قرہ اور قلعہ سنان سے صلح کر کے واپس چلے گئے۔

علی بن عیسیٰ کی وفات

اسی جہاد میں رومیوں کے علاقہ میں علی بن عیسیٰ بن موسیٰ نے وفات پائی۔ یہ قاسم کے ساتھ تھا۔

رومیوں کا نقض معاہدہ

اس سال بادشاہ روم نے اس صلح کو توڑ دیا۔ جو اس سے قبل رومیوں اور مسلمانوں کے درمیان ہوئی تھی نیز اس نے زرضمانت دینے سے انکار کر دیا۔

جس بنا پر مسلمانوں اور ملکہ روم رینی کے درمیان معاہدۂ صلح طے پایا تھا، اس کو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ اس کے ایک عرصہ کے بعد رومیوں نے ملکہ کے خلاف بغاوت کر دی۔ اسے تخت سے اتار دیا۔ اور اب اس کی جگہ قلعہ نقفور جس کے متعلق رومی یہ کہتے ہیں کہ وہ عرب کے قبیلہ غسان کے کسی شخص جفنہ نام کی اولاد میں تھا۔ بادشاہ بن بیٹھا۔ اس سے پہلے وہ روم کا افسر خراج تھا۔ تخت سے علیحدگی کے پندرہ ماہ بعد رینی مر گئی۔

نقفور کا ہارون الرشید کے نام خط

اب نقفور کا اقتدار اور اس کی حکومت استوار ہو گئی اور تمام رومی اس کے مطیع و فرمانبردار ہو گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے رشید کو یہ خط لکھا

یہ خط نقفور بادشاہ روم کی طرف سے رشید بادشاہ عرب کو ارسال کیا جا رہا ہے۔

امابعد۔ مجھ سے پہلے جو ملکہ تھی اس نے تم کو شطرنج کا رخ اور پیادے کو پیدل بنا لیا تھا۔ اور اسی کمزوری کی وہ تم کو زر فدیہ ادا کرتی تھی۔ حالانکہ سزاوار یہ تھا کہ تم اسے زر فدیہ دیتے۔ مگر یہ عورتوں کی فطری کمزوری اور حماقت تھی جس کیوجہ اس نے یہ بے عزتی گوارا کی۔ میرے اس خط کو پڑھتے ہی تمام زر واصلات واپس کرو اور آئندہ کے لئے اپنی جان کی امان کے لئے زر فدیہ ادا کرو ورنہ اب تلوار ہمارے اور تمہارے درمیان حکم ہے۔

ہارون الرشید کا نقفور کو جواب

خط پڑھ کر رشید فرط غضب سے آگ ہو گئے۔ اس حالت میں کسی شخص کو کچھ کہنے کی تو کیا مجال تھی کوئی ان کو دیکھ بھی نہ سکتا تھا۔ ان کے تمام مصاحبین اس خوف سے کہ مبادا ان کی کسی بات یا فعل سے وہ اور بھڑک اٹھیں دربار سے چلے گئے۔ خود وزیر سلطنت پریشان تھا کہ اس حالت میں کوئی مشورہ دے یا انہیں اپنی صوابدید پر کاربند ہونے دے۔

رشید نے دوات طلب کی اور خط کی پشت پر اپنے ہاتھ سے یہ جواب لکھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ خط امیر المومنین ہارون کی جانب سے رومہ کے کتے نقفور کے نام بھیجا جاتا ہے۔ اے کافر زادے۔ میں نے تیرا خط پڑھا۔ اس کا جواب تو اپنی سے دیکھ لے گا۔ تجھے سننے کی نوبت بھی نہیں آئے گی۔ والسلام

ہرقلہ کا تاراج

رشید اسی دن رومیوں سے نبرد آزما ہونے چل کھڑے ہوئے۔ وہ بہم کوچ کرتے ہوئے ہرقلہ پہونچے اس کا محاصرہ کر لیا اسے بزور شمشیر فتح کر لیا۔ انہوں نے بہت سے لونڈی غلام، اسیران جنگ اور مال غنیمت حاصل کئے۔ شہر کو برباد کر کے جلا ڈالا۔ اب نقفور نے اس شرط پر کہ وہ سالانہ خراج ادا کرتا رہے گا صلح کی درخواست کی رشید نے اسے منظور کر لیا۔

نقفور کی اطاعت

وہ اس مہم سے واپس ہو کر رقہ آئے تھے کہ ان کو اطلاع ملی کہ نقفور نے معاہدہ صلح کو توڑ کر اس کی خلاف ورزی کی ہے۔ چونکہ سردی نہایت شدید تھی، اس وجہ سے نقفور کو ان کے واپس آنے کی ہرگز امید نہ تھی اسی اطمینان پر اس نے بد عہدی کی۔ اس کی اطلاع دار الخلافت آئی۔ اس اندیشہ سے کہ مکرر پیشقدمی سب کے لئے باعث خطر ہوگی کسی نے یہ جرات نہ کی کہ اس کی اطلاع بلا واسطہ ان کو دے۔ اہل جندہ کے ایک شاعر ابو محمد عبد اللہ بن یوسف نے جس کے متعلق یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ یہ حجاج بن یوسف التیمی ہے، اس واقعہ کی اطلاع کرنے کے لئے اپنے اشعار کو ذریعہ ارسال بنایا۔ عبد اللہ بن یوسف اسماعیل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ن ابوالقاسم ابوالعتاہیہ اور تمیمی نے اس موضوع پر شعر کہے۔ اور جب عبداللہ بن یوسف نے اپنے شعار سنائے تو رشید کہنے لگے کیا خوب تقفور نے یہ کیا ہے۔ نیز ان کو اس بات کا بھی علم ہو گیا کہ ن کے وزرائے ان تک اس خبر کو پہنچانے کی یہ ترکیب نکالی تھی۔ اسے سنتے ہی وہ نہایت سخت نت اور کلفت سفر برداشت کرتے ہوئے پھر اس کے مقابلہ کے لیے چلے اور خود اس کے مرکز پر حملہ ر کے اس کا محاصرہ کر لیا اور اپنی تمام شرائط منوا کر اور اپنے دلی منصوبوں کو پورا کر کے وہاں سے واپس ئے

ابراہیم بن عثمان کی معاندانہ روش

واقدی کے بیان کے مطابق اس سال ابراہیم بن عثمان بن نہیک قتل کیا گیا۔ واقدی کے علاوہ دوسرے ارباب سیر ہتے ہیں کہ ابراہیم ۱۸۵ھ ہجری میں قتل کیا گیا۔

ابراہیم بن عثمان اکثر جعفر بن یحییٰ اور برامکہ کا تذکرہ کرتا رہتا تھا ان کی محبت میں اور ان کی بربادی ں ظہار غم کے لئے رویا کرتا۔ محض گریہ سے تجاوز کر کے وہ برامکہ کے بدلہ لینے والوں کے زمرہ میں شامل ہوا ا۔ یہ جب خلوت میں اپنی باندیوں کے ساتھ خوب شراب پی کر بدمست ہو جاتا۔ تو کہتا۔ "غلام میری لوار۔ ذوالمنیۃ مجھے دے۔" اس نے اپنی تلوار کا نام ذوالمنیۃ رکھا تھا۔ غلام تلوار لا کر اسے دیدیتا۔ یہ اسے یام سے نکال کر ہائے جعفر ہائے میرے آقا۔ پکارتا اور کہتا کہ میں تمہارے قاتل کو قتل کر کے رہوں گا۔ ور تمہارے خون کا بدلہ ضرور لوں گا۔

ابراہیم بن عثمان کے خلاف تحقیقات

جب اس کی یہ بے بہت بڑھ گئی اس کے بیٹے عثمان نے فضل بن الربیع سے آ کر تمام قصہ بیان کیا۔ فضل نے رشید اطلاع دی۔ رشید نے عثمان کو بلایا اور پوچھا کہ یہ فضل نے کیا بات بیان کی ہے اس نے اپنے باپ کا تمام واقعہ بیان کیا۔ رشید نے اس سے پوچھا کہ تمہارے علاوہ کوئی اور بھی شاہد ہے۔ اس نے کہا جی ں ان کا خدمت گار نوال۔ رشید نے بغیر کسی کی اطلاع کے نوال کو اپنے پاس بلا کر اس سے پوچھا، س نے کہا کہ ابراہیم نے یہ بات ایک دو مرتبہ نہیں بلکہ متعدد بار کہی ہے۔ مگر پھر بھی رشید کہنے لگے کہ بات نامناسب ہے کہ میں اپنے ایک خاص آدمی کو ایک نوعمر چھوکرے اور ایک خصی کے بیان پر تل کر دوں۔ ممکن ہے کہ ان دونوں نے اس کے خلاف اس لئے سازش کی ہو کہ لڑکا نوابی باپ کا عہدہ ہتا ہو اور خدمت گار مدت دراز کی خدمت گذاری کی وجہ سے اس کا دشمن ہو گیا ہو ہے

ابراہیم بن عثمان کا امتحان

چند روز انہوں نے اس معاملہ میں کوئی مزید کارروائی نہیں کی خاموش پھر انہوں نے خیال کیا کہ ابراہیم بن عثمان کا امتحان لینا چاہیے تاکہ س کی طرف سے جو بدگمانی اور اندیشہ ان کے دل میں پیدا ہو گیا ہے وہ بھی نکل جائے۔ انہوں نے اس ض کے لئے فضل بن الربیع کو بلایا اور اس سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ ابراہیم بن عثمان کے بیٹے نے س کی جو شکایت کی ہے اس کے متعلق ابراہیم کا امتحان لوں۔ جب دسترخوان اٹھا دیا جائے تم شراب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سگوانا اور ابراہیم سے کہنا کہ چونکہ امیرالمومنین کے دل میں تمہاری خاص جگہ ہے اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ آج تم ان کے ساتھ شراب میں شرکت کرو انہوں نے تم کو دعوت دی ہے۔ حاضر ہو اور جب وہ اچھی طرح پی لے تم ہمیں تنہا چھوڑ کر باہر چلے جانا۔

ہارون الرشید اور ابراہیم بن عثمان کی گفتگو

فضل نے حسب عمل کیا۔ پہلے تو ابراہیم شراب کے لئے تیار ہو کر بیٹھ گیا۔ مگر جب فضل بن الربیع ایک دم جانے کے لئے کھڑا ہوا تو یہ بھی اٹھا۔ مگر رشید نے اسے حکم دیا کہ اپنی جگہ پر بیٹھو۔ جب وہ مطمئن ہو کر بیٹھ گیا تو اب رشید نے غلاموں کو اشارہ کیا کہ چلے جائیں۔ وہ سب ہٹ گئے۔ رشید نے اس سے کہا۔ ابراہیم اگر میں اپنا کوئی خاص راز تم سے بیان کروں تو کیا تم اس کی حفاظت کرو گے اس نے کہا میرے آقا میں تو آپ کے غلامان خاص اور خادمان معتمد میں سے ہوں۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ میں آپ کے راز کو افشا کروں۔

رشید نے کہا بہت روز سے میرے دل میں ایک بات ہے۔ میں چاہتا تھا کہ تم سے بیان کروں اب میرے سینے میں اتنی وسعت نہیں کہ اسے وہ سنبھال سکے اس کی وجہ سے میری راتیں بیداری میں گزرتی ہیں۔ ابراہیم نے کہا جناب والا ضرور مجھ سے بیان کریں۔ میں کبھی دوبارہ اسے آپ سے بھی بیان نہیں کروں گا اور کبھی تنہائی میں بھی اسے اپنی زبان سے نہ نکالوں گا۔ رشید نے کہا سنو بات یہ ہے کہ جعفر بن یحییٰ کو قتل کر کے میں اس قدر نادم ہوں کہ اس ندامت کا اظہار بھی الفاظ میں نہیں کر سکتا۔ کاش میری سلطنت چلی جاتی وہ زندہ رہتا۔ اس کے قتل کے بعد سے عیش اور لطف زندگی میرے لئے حرام ہیں۔

ان الفاظ کو سنتے ہی ابراہیم کی آنکھوں سے بے اختیار اشک مسلسل رواں ہوئے اور وہ کہنے لگا۔ اللہ ابوالفضل پر اپنا رحم فرمائے اور اس کی خطاؤں کو معاف کر دے۔ اے میرے مالک اس

ابراہیم بن عثمان کا قتل

کے قتل میں آپ نے بڑی غلطی کی ہے اور اس کے معاملہ میں آپ سے لغزش ہوئی۔ دنیا میں ایسے آدمی کہاں نصیب ہیں وہ اس زمانے میں سب سے بڑا سخی تھا۔ یہ سنکر رشید نے کہا۔ حرامزادے تجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ نکل یہاں سے۔ ابراہیم کھڑا ہوا۔ مگر یہ حالت تھی کہ زمین اس کے قدموں سے نکل گئی تھی۔ اس نے اپنی ماں سے آکر کہا کہ اب میری جان گئی۔ اس نے کہا انشاء اللہ ایسا نہ ہوگا۔ اچھا کہو تو کیا ہوا۔ ابراہیم نے کہا ہوا یہ کہ رشید نے اس طرح میرا امتحان لیا ہے کہ اگر میری ہزار جانیں بھی ہوتیں تو بھی ان میں سے ایک نہ بچ سکتی۔ اس کے تھوڑی دیر کے بعد اس کے بیٹے نے آکر اس کے تلوار ماری جس کے زخم سے وہ چند ہی راتیں کر کے مر گیا۔

امیر حج عبیداللہ بن عباس

اس سال عبیداللہ العباس بن محمد بن علی کی امارت میں حج ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنہ ۱۸۸ھ کے واقعات

اس سال ابراہیم بن جبرئیل موسم گرما میں رومیوں سے جہاد کے لئے گیا۔ وہ درہ صفصاف سے رومیوں کے علاقہ میں در آیا خود نقفور اس کے مقابلہ کے لئے بڑھا۔ مگر اس کے عقب میں کوئی اہم معاملہ ایسا آپیش آیا کہ وہ ابراہیم کے مقابلہ سے پسپا ہو کر پلٹ گیا۔ واپسی میں مسلمانوں کی ایک جماعت سے اس کا مقابلہ ہو گیا۔ اس طرح اسے تین مرتبہ جنگ کا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ اس نے شکست کھائی۔ بیان کیا گیا ہے کہ ان لڑائیوں میں چالیس ہزار سات سو رومی کام آئے ان کے چار ہزار جانور پکڑے گئے۔

ابراہیم بن جبرئیل کی رومیوں پر فوج کشی

امیر حج ہارون الرشید

اس سال قاسم بن الرشید نے دابق میں جہاد کے لئے قیام کیا۔ اس سال رشید کی امارت میں حج ہوا۔ وہ پہلے مدینہ آئے یہاں انہوں نے اہل مدینہ کو نصف عطا دی۔ واقدی وغیرہ کے بیان کے مطابق یہ رشید کا آخری حج ہوا۔

سنہ ۱۸۹ھ کے واقعات

اس سال امیر المومنین ہارون الرشید رقہ گئے۔

علی بن عیسیٰ کی امارت خراسان

بیان کیا گیا ہے کہ علی بن عیسیٰ کو خراسان کا صوبہ دار مقرر کرنے کے لئے رشید نے یحییٰ بن خالد سے مشورہ کیا تھا۔ یحییٰ نے اس کے تقرر کی مخالفت کی اور کہا کہ آپ ایسا نہ کریں۔ رشید نے اس مشورہ کو نہ مانا۔ اور علی بن عیسیٰ خراسان کا والی مقرر کر دیا گیا۔

علی بن عیسیٰ کے ہارون الرشید کو تحائف

اس نے وہاں جا کر اہل خراسان پر بہت سختیاں اور مظالم کئے۔ اور بہت سی دولت جمع کر لی۔ اور اس قدر گھوڑے اور اشیائے خورد و نوش، کپڑے، مشک اور نقد رقم بطور ہدیہ رشید کی خدمت میں ارسال کی جس کی نظیر اس سے پہلے نہیں ملتی۔ ان کے معائنہ کے لئے رشید شماسیہ میں ایک بلند چبوترے پر بیٹھے وہ تمام ہدایا بالترتیب ان کے سامنے پیش کئے گئے۔ ان کو دیکھ کر رشید ششدر ہو گئے یحییٰ پہلو میں کھڑا تھا۔ رشید نے اس سے کہا۔ ابو علی یہ اس شخص نے ہمیں تحفے بھیجے ہیں جس کے متعلق تم نے یہ مشورہ دیا تھا کہ میں اسے خراسان کا والی مقرر نہ کروں۔ مگر ہم نے تمہاری بات نہ مانی اور مخالفت کی اور اس میں برکت ہوئی جس کا نتیجہ یہ سامنے موجود ہے۔ اس معاملہ میں دیکھ لو تمہاری رائے کیسی قاصر رہی اور ہماری رائے کیسی بار آور ثابت ہوئی۔

علی بن عیسیٰ کے خلاف جعفر بن یحییٰ کی شکایت

یحییٰ نے کہا امیر المومنین اگر چہ میں چاہتا تو یہ ہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ میری یہ رائے صائب ہو اور میرا یہ مشورہ قرین صواب ہو۔ مگر اس سے بڑھ کر میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ امیر المومنین کی رائے زیادہ صائب ان کی فراست زیادہ کارگر اور ان کا علم اور معرفت میرے علم و معرفت سے کہیں اعلیٰ اور افضل ہو۔ اگر مجھے اس بات کا قوی اندیشہ نہ ہوتا کہ اس کی ولایت کے عواقب اور نتائج برے ہوں گے جن سے اللہ آپ کو محفوظ اور مامون رکھے۔ تو بیشک ان سب اشیاء کی خوبی اور کثرت قابل تحسین ہوتی

رشید نے پوچھا وہ کیا ہے۔ یحییٰ نے کہا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ علی بن عیسیٰ نے یہ تمام نوادر عمائد اشراف خراسان پر ظلم کر کے جمع کئے ہیں اور ان میں سے اکثر کو اس نے زبردستی حاصل کیا ہے۔ اگر امیر المومنین مجھے حکم دیں تو میں ایک گھنٹہ میں اس سے دوچند کر کے تاجروں سے حاصل کر کے امیر المومنین کی خدمت میں پیش کئے دیتا ہوں۔

ہارون الرشید کی علی بن عیسیٰ سے بدظنی

رشید نے پوچھا یہ کیونکر؟ یحییٰ نے کہا عون جوہری جو ہمارے پاس جواہرات کا صندوق لایا تھا ہم نے ستر لاکھ قیمت لگائی۔ اس نے دینے سے انکار کر دیا۔ حکم ہو تو میں ابھی اپنے داروغہ کو اس کے پاس بھیجکر اس صندوق کو دوبارہ دیکھنے کے لئے منگواتا ہوں اور پھر صاف انکار کر دوں گا کہ میرے پاس وہ جواہرات نہیں آئے۔ اس طرح ہمیں ستر لاکھ کا یہ نفع حاصل ہو گا۔ اسی طرح میں بڑے بڑے تاجروں میں سے صرف دو کے ساتھ ایسا عمل کروں گا۔ اور یہ طریقہ اخفائے حال اور عواقب مضر سے زیادہ بچانے والا ہے بہ نسبت اس طریقہ کار کے جو علی بن عیسیٰ نے ان تحائف کے حاصل کرنے اور جمع کرنے میں اختیار کیا ہے۔ اس طرح میں تین گھنٹے میں امیر المومنین کے لئے ان تمام تحائف کی قیمت سے زیادہ کا مال جمع کئے دیتا ہوں اور یہ میرا طریقہ زیادہ سہل اور مامون بھی ہے۔ علی نے تو تین سال میں یہ جمع کئے ہیں۔

ہارون الرشید کا علی بن عیسیٰ کے متعلق یحییٰ سے مشورہ

یحییٰ کی یہ بات رشید کے دل نشین ہو گئی اور اب انہوں نے پھر کبھی علی کا تذکرہ یحییٰ کے سامنے نہیں کیا۔ جب اس نے خراسان میں ایک ہنگامہ برپا کر دیا وہاں کے عمائد اور اشراف کو اپنے مظالم سے اپنا دشمن بنا لیا ان کی جان و مال پر دست درازی کی تو وہاں کے سربرآوردہ عمائد نے رشید کو اس کی شکایت لکھی نیز تمام علاقہ خراسان کے لوگوں نے رشید کے اعزا اور مصاحبین کو اس کی شکایت میں مسلسل خط لکھے جس میں اس کی زشت خوئی حرص اور قابل اعتراض طریقہ ملاقات اور سلوک کی شکایتیں کی گئیں اور امیر المومنین سے یہ درخواست کی کہ آپ اس کے بجائے اپنے کسی خاص معتمد علیہ امیر اور حامی سلطنت کو یہاں کا والی مقرر کر کے بھیجدیں۔ رشید نے یحییٰ بن خالد کو بلایا اور اس سے علی بن عیسیٰ کے برطرف کرنے میں مشورہ لیا اور کہا کہ کوئی ایسا شخص بتاؤ جو خرابیاں اس فاسق نے وہاں پیدا کر دی ہیں وہ اس کی اصلاح کر سکے۔ یحییٰ نے یزید بن مزید کا نام تجویز کیا مگر رشید نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے نہ جانا۔

ہارون الرشید کی روانگی رے

رشید سے کہا گیا کہ علی بن عیسیٰ آپ کی بغاوت پر آمادہ ہے اسی بنا پر یہ مکہ سے واپس آکر سیدھے رے روانہ ہوئے۔ جمادی الاول کے ختم میں ابھی تیرہ راتیں باقی تھیں کہ انہوں نے نہروان آکر پڑاؤ کیا۔ ان کے ہمراہ ان کے دونوں بیٹے قاسم اور مامون بھی تھے۔ یہاں سے یہ رے چلے۔ جب قراسین آئے تو قاضیوں وغیرہ کی ایک جماعت یہاں ان کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ انہوں نے ان سب کو اس بات پر شاہد مقرر کیا کہ میرے اس پڑاؤ میں جس قدر مال و سلاح جانور اسلحہ اور دوسری چیزیں موجود ہیں یہ سب میں عبداللہ المامون کو دیتا ہوں۔ اب ان میں میرا کوئی حق نہیں ہے۔ نیز انہوں نے اپنے مصاحبین اور حاضرین دربار سے مامون کے لیے تجدید بیعت کرائی۔ ہرثمہ بن اعین اپنی فوج خاصہ کے افسر اعلیٰ کو بغداد بھیجا اور اب انہوں نے دوبارہ اپنے دربار کے تمام حاضرین سے محمد بن ہارون الرشید، عبداللہ اور قاسم کے لیے ولایت عہد کی بیعت لی۔ البتہ قاسم کی ولیعہدی کی توثیق اور تنسیخ مامون کے حوالے کی کہ جب وہ خلیفہ ہو تو اسے اختیار ہے کہ چاہے اسے ولی عہد رکھے یا علیحدہ کر دے۔

علی بن عیسیٰ کی دربار خلافت میں بار یابی

جب علی بن عیسیٰ بغداد سے واپس آگیا تو اب رشید رے سے روانہ ہوئے۔ تقریباً چار ماہ رے میں قیام پذیر رہے۔ علی بن عیسیٰ خراسان سے بہت سا روپیہ جانور تحائف، سامان، مشک سونے چاندی کے برتن۔ جواہر اور دوسری نوادر اشیا لے کر حاضر دربار خلافت ہوا اور یہ سب چیزیں اس نے رشید کے نذر کیں اور اس کے بعد اس نے رشید کے ساتھ جو ان کے بیٹے، اعزاء کاتب، خدمتگار اور مراہم سفر تھے، ان سب کو علیحدہ علیحدہ حسب مراتب نذرانے اور تحائف پیش کیے۔

علی بن عیسیٰ کی امارت خراسان پر بحالی

جب رشید نے سمجھا کہ اس کا طرز عمل اس اطلاع کے بالکل خلاف ہے جو اس کی شکایت میں ان کو موصول ہوئی تھی۔ وہ اس سے خوش ہو گئے اور اسے اس کی خدمت پر خراسان واپس بھیجا بلکہ خود بھی اس کی متابعت کی۔

قاسم مؤتمن کی ولی عہدی کی بیعت

بیان کیا گیا ہے کہ قاسم کے لیے اس وقت جو عہد ولایت لیا گیا وہ اس کے بھائی محمد اور عبداللہ کے عہد ولایت کے بعد لیا گیا۔ اور اب اس کا نام مؤتمن رکھا گیا۔ اور اس کے لیے ہارون نے ہرثمہ کو ماہ رجب ۱۸۹ھ ہجری کی گیارہ تاریخ کو سنیچر کے دن مدینۃ السلام بھیجا۔

شہر دین و مرزبان وغیرہ کو امان

رے سے رشید نے اپنے خدمت گار حسین کو طبرستان بھیجا۔ اسے تین خط لکھ کر دیے۔ ایک خط میں شہر دین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی فارن کے لئے وعدۂ امان لکھا تھا دوسرے میں وندا ہرمز مازیار کے دادا کے لئے وعدہ امان تھا۔ تیسرے میں مرزبان بن جستان شاہ دیلم کے لئے وعدۂ امان تھا۔ شاہ دیلم رشید کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رشید نے اسے خلعت وانعام سے نواز اور اسے اس کی ریاست کو بھیج دیا۔ سعید الحرشی چار سو طبرستانی بہادروں کو لے کر دربار خلافت میں حاضر ہوا۔ ان سب نے رشید کو نذر دی اور بندگی عرض کی۔ وندا ہرمز بھی رشید کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے وعدہ امان کو قبول کر کے ہمیشہ مطیع وفرمانبردار رہنے اور خراج ادا کرنے کا پختہ وعدہ کیا۔ نیز شروین کی طرف سے بھی اسی قسم کی ضمانت کی جسے رشید نے منظور کر لیا۔ اور اسے پھر اس کے علاقہ کو جانے کی اجازت دی۔ ہرثمہ بن اعین کو اس کے ہمراہ بھیجا۔ ہرثمہ نے اس کے اور شروین کے بیٹے کو بطور یرغمال اپنے ساتھ لیا۔ خزیمہ بن خازم والی آرمینیا بھی رے میں رشید کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بہت سے تحفے تحائف گذرانے۔

اس سال رشید نے عبداللہ بن مالک کو طبرستان، رے، رویان، دنباوند قومس اور ہمدان کا والی مقرر کیا۔

امارت عمان پر عیسیٰ بن جعفر کا تقرر

اسی سفر کے اثنا میں ہارون نے محمد بن الجنید کو ہمدان اور رے کے درمیانی راستے کا محافظ مقرر کیا۔ اور عیسیٰ بن جعفر بن سلیمان کو عمان کا والی بنایا۔ اس نے جزیرۂ ابن کاوان کی سمت سے سمندر کو عبور کر کے وہاں ایک قلعہ سر کیا۔ اور دوسرے کا محاصرہ کر لیا۔ ابن مخلد الازدی نے اس پر غارت گری کی۔ عیسیٰ نے اسے گرفتار کر لیا اور اسے ۱۷ ذی الحجہ میں عمان آ گیا۔

جعفر بن یحییٰ کی لاش کو جلانے کا حکم

اس سال رشید علی ابن عیسیٰ کے رے سے خراسان واپس جانے کے چند روز بعد وہاں سے روانہ ہوئے۔ قربانی کا دن ان کو قصر اللصوص میں ہوا۔ یہاں انہوں نے قربانی کی اور وہ دوشنبہ کی رات کو جب کہ ماہ ذی الحجہ کے ختم میں دو راتیں باقی تھیں مدینۃ السلام آئے جب پل سے گزرنے لگے تو حکم دیا کہ جعفر بن یحییٰ کے لاش کو جلا دیا جائے۔ یہ بغداد کے کنارے کنارے گذر گئے، شہر کے اندر نہیں آئے نہ وہاں قیام کیا۔ بلکہ اسی وقت سیدھے رقہ جانے کے لئے چلے گئے۔ اور رصافہ میں آ کر انہوں نے منزل کی۔

ہارون الرشید کی نظر میں بغداد کی اہمیت

رشید کے ایک امیر نے یہ بات بیان کی کہ جب رشید بغداد پہنچے تو کہنے لگے کہ میں اس شہر سے بغیر قیام کئے گذرنا چاہتا ہوں حالانکہ شرق وغرب میں اس سے زیادہ مامون اور آرام دہ دوسرا شہر کوئی نہیں۔ یہ میرا اور میرے آباء کا وطن ہے۔ جب تک ہمارا خاندان باقی ہے اور وہ اس شہر کی حفاظت کرتے رہیں گے۔ یہ بنی العباس کی حکومت کا پایۂ تخت رہے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بزرگوں کو آج تک اس شہر میں کوئی ایسا واقعہ یا حادثہ پیش نہیں آیا کہ جو بدا قبالی اور نحوست کا باعث ہو۔ باعتبار قیام گاہ کے بھی یہ اگرچہ بہترین مقام ہے۔ مگر میں ایسی جگہ رہنا چاہتا ہوں جہاں سے ہمارے دشمنوں، منافقوں اور ملعون خاندان بنی امیہ کے طرفداروں کی جن کے ساتھ دوسرے سازشی یا غی چور ڈاکو اور رہزن مل گئے ہیں۔ اچھی طرح سرکوبی ہو سکے۔ اگر یہ بات پیش نظر نہ ہوتی تو میں اپنی مدت العمر کبھی بغداد سے باہر نہ جاتا۔

اس سال مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان فدیہ کا معاہدہ طے پایا۔ جس کی رو سے رومی علاقہ میں اب کوئی مسلمان ایسا نہ رہا جو فدیہ دے کر رہا نہ کرا لیا گیا ہو۔

امیر حج عباس بن موسیٰ

اس سال قاسم نے دابق میں جہاد کی نیت سے قیام کیا۔

اس سال عباس بن موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ کی امارت میں حج ہوا۔

۱۹۰ھ کے واقعات

اس سال رافع بن لیث بن نصر بن سیار نے سمرقند میں ہارون کے خلاف بغاوت کی۔

رافع بن لیث کی بغاوت کی وجہ

اس کی بغاوت کی وجہ یہ ہوئی کہ یحییٰ بن الاشعث بن یحییٰ الطائی نے اپنے چچا ابو نعمان کی لڑکی سے شادی کی تھی یہ ایک خوش بیان اور مال دار عورت تھی یحییٰ نے مدینۃ السلام میں اقامت اختیار کی اور اپنی بیوی کو سمرقند میں چھوڑ دیا۔ جب اسے مدینۃ السلام میں رہتے ہوئے زمانہ دراز گذر گیا اور اس کی بیوی کو یہ بھی معلوم ہوا کہ میرے شوہر نے کئی باندیاں رکھ چھوڑی ہیں جو صاحب اولاد بھی ہو گئی ہیں، تو اس نے اپنی گلو خلاصی چاہی۔ مگر اس کے شوہر نے اسے طلاق دینے سے انکار کر دیا۔ رافع کو اس عورت کا حال معلوم ہوا۔ اس کے دل میں اس عورت اور اس کے مال کا لالچ پیدا ہوا۔ اس نے کسی ذریعہ سے یہ کہلا بھیجا دیا کہ ایک ہی صورت میں خلع ممکن ہے اور وہ یہ ہے کہ تم شرک اختیار کرو اور اس کے لئے کچھ معتبر لوگوں کو اپنے پاس بلاؤ اور ان کے سامنے اپنے بال کھول دو۔ اس کے بعد توبہ کر لینا تاکہ پھر تمہارے ساتھ میں نکاح کر سکوں۔ اس نے یہی طریقہ اختیار کیا۔

رافع بن لیث پر عتاب

رافع نے اس سے نکاح کر لیا۔ اس کی اطلاع یحییٰ بن الاشعث کو ہوئی اس نے رشید کی خدمت میں یہ معاملہ پیش کیا۔ رشید نے علی بن عیسیٰ کو حکم بھیجا کہ تم رافع اور اس کی بیوی میں افتراق کرو اور رافع کو سزا دو۔ اور اس پر حد زنا جاری کر کے اسے قید کر دو اور بیڑیاں پہنا کر ایک گدھے پر سوار کر کے تمام سمرقند میں اس کی تشہیر کے لئے پھراؤ تاکہ تمام لوگوں کو عبرت ہو۔

رافع بن لیث کی اہانت و اسیری

سلیمان بن حمید الازدی نے حد سے تو بچا لیا۔ البتہ بیڑیاں پہنا کر گدھے پر سوار تمام سمرقند میں اسے تشہیر کے لئے پھرایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ رافع نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ تشہیر کے بعد اسے سمرقند جیل میں قید کر دیا گیا۔ وہ ایک رات کو حمید بن المسیح کو توال سمرقند کی نگرانی سے بچکر بھاگ گیا اور علی بن عیسیٰ کے پاس بلخ پہنچا اس سے امان چاہی مگر علی نے امان دینے سے انکار کر دیا بلکہ چاہا کہ اسے قتل کر دے مگر اس کے بیٹے عیسیٰ بن علی نے اس کی سفارش کی اور اس نے بھی دوبارہ اس عورت کو علی کے سامنے طلاق دی۔ علی نے اسے سمرقند واپس جانے کی اجازت دے دی۔

رافع بن لیث کی بغاوت

اس نے سمرقند آکر علی بن عیسیٰ کے عامل سلیمان حمید الازدی پر اچانک حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ علی بن عیسیٰ نے اپنے بیٹے کو اس کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ مگر اس کے آنے سے پہلے ہی اہل سمرقند سباع بن مسعدہ کے پاس آئے انہوں نے اسے اپنا رئیس بنایا۔ اس نے رافع کو گرفتار کر کے قید کر دیا۔ مگر اب رافع کے طرفدار سباع پر چڑھ دوڑے اور انہوں نے اسے گرفتار کر کے قید کر دیا۔ اور رافع کو اپنا رئیس بنایا۔ اس کے ہاتھ پر بیعت کی ماوراء النہر کے باشندے بھی اس شورش میں شرکت کے لئے اس کے پاس آئے۔ عیسیٰ بن علی سے اس کا مقابلہ ہوا۔ رافع نے اسے شکست دے کر بھگا دیا۔ اب علی بن عیسیٰ فوج کی بھرتی اور لڑائی کی تیاری کرنے لگا۔

عبداللہ المامون کی قائم مقامی

اس سال موسم گرما میں رشید نے جہاد کیا۔ انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ المامون کو رقہ میں اپنا قائم مقام بنا کر متعین کیا تمام امور سلطنت اس کے تفویض کر دیئے۔ اور اس کے لئے تمام اطراف واکناف سلطنت میں فرمان نافذ کر دیا کہ تمام عہدیدار مامون کے احکام کی بجا آوری کریں۔ نیز انہوں نے منصور کی مہر خلافت بھی جسے وہ بہت مبارک سمجھتے تھے۔ اور وہی مہر خلافت تھی۔ مامون کو دیدی اس پر منقوش تھا۔ (اللہ ثقتی "منت بہ")

فضل بن سہل کا قبول اسلام

اس سال فضل بن سہل، مامون کے ہاتھ پر اسلام لایا۔ اس سال رومی عین زربہ اور کنیسہ سوداء آئے۔ غارت گری کی اور قیدی پکڑ کر لے گئے۔ مگر اہل مصیصہ نے قیدیوں کو ان سے چھڑا لیا۔

فتح ہرقلہ

اس سال رشید نے ہرقلہ فتح کیا اور وہاں سے اپنی فوجیں روم کے علاقہ میں پھیلا دیں بیان کیا گیا ہے کہ اس مہم میں رشید کے ہمراہ ایک لاکھ پینتیس ہزار تو باقاعدہ تنخواہ یافتہ فوج تھی، رضا کار اور دوسرے وہ لوگ جن کا نام دیوان میں درج نہ تھا۔ اس کے علاوہ تھے۔ عبداللہ بن مالک نے ذی الکلاع پر دھاوا کیا۔ اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ رشید نے داؤد بن عیسیٰ بن موسیٰ کو ستر ہزار فوج کے ساتھ روم کے علاقہ میں گرد آوری کے لئے بھیجا۔ شراحیل بن محسن بن زائدہ نے قلعہ صقالیہ اور دبستہ فتح کئے یزید بن مخارق نے صفصاف اور ملقوبیہ فتح کئے۔ رشید نے اس سال کے ماہ شوال میں ہرقلہ فتح کیا تھا۔ انہوں نے اسے بالکل ویران کر دیا۔ اس کی تمام آبادی کو لونڈی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام بنالیا۔ رشید تیس دن ہرقلہ میں رہے تھے، انہوں نے حمید بن معبوف کو سواحل بحر شام کا مصر تک والی مقرر کیا۔ حمید قبرس پہونچا۔ وہاں اس نے شہر مسمار کئے، ان کو جلا دیا۔ اور سولہ ہزار لونڈی غلام پکڑ کر رافقہ لایا۔ ان کی فروخت قاضی ابوالبختری کے سپرد کی گئی۔ اسقف قبرس کی دو ہزار قیمت اٹھی۔ ماہ رجب کے ختم میں دس راتیں باقی تھیں۔

نقفور کی جزیہ و خراج کی ادائگی

جب رشید روم کے علاقہ میں جہاد کے لئے بڑھے تھے انہوں نے اس موقع کے لئے ایک ٹوپی بنوائی تھی، جس پر لکھا تھا۔ مجاہد حاجی۔ اسی کو وہ اس موقع پر پہنا کرتے تھے۔ ہرقلہ سے رشید طوانہ گئے۔ وہاں انہوں نے پڑاؤ کیا۔ پھر وہاں سے بھی بڑھے۔ اور اس مقام پر عقبہ بن جعفر کو اپنا قائم مقام بنایا اور سے حکم دیا کہ وہاں ایک سرکاری قصر تعمیر کرے۔ نقفور نے خراج اور جزیہ اپنا اپنے ولی عہد اپنے رؤسا اور اپنے علاقہ کے تمام باشندوں کا جو بقدر پچاس ہزار دینار کے ہوتا تھا، رشید کی خدمت میں بھیج دیا۔ اس نے اپنی ذات کا جزیہ چار دینار اور اپنے بیٹے استبراق کے دو دینار بھیجے تھے۔

نقفور کی ایک جاریہ کے متعلق درخواست

نقفور نے اپنے دوست سے بڑے امیروں کے ہاتھ ایک خط ایک جاریہ کے متعلق جو ہرقلہ میں مسلمانوں کو حاصل ہوئی تھی، رشید کو بھیجا وہ خط یہ ہے:۔

یہ خط عبداللہ ہارون امیر المومنین کے نام نقفور بادشاہ روم کی طرف سے بھیجا جا رہا ہے

سلام علیک اے بادشاہ مجھے آپ کی جناب میں ایک ایسی ضرورت پیش آگئی ہے کہ اگر اسے آپ پورا کر دیں تو اس میں آپ کا دینی یا دنیاوی کوئی ضرر نہیں۔ وہ معمولی بات ہے۔ ہرقلہ کی باندیوں میں ایک لڑکی میرے بیٹے کی منظور ہے اسے آپ براہ مہربانی میرے بیٹے کو مرحمت فرما دیجئے۔ میں اس عنایت کا نہایت شکر گذار رہوں گا وسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

خط میں اس نے یہ بھی درخواست کی تھی کہ آپ مجھے خوشبودار مصالح اور اپنے خاص خیموں میں سے ایک خیمہ بطور تحفہ مرحمت فرمائیں۔ رشید نے حکم دیا کہ اس لڑکی کو حاضر کیا جائے۔ وہ پیش کی گئی اسے آراستہ کیا گیا اور وہ ایک تخت پر خود اس خیمہ میں جس میں رشید رہتے تھے بٹھائی گئی اور رشید نے اس لڑکی کو مع خیمہ اور اس کے تمام ظرف اور بیش قیمت سامان کے نقفور کے وکیل کے سپرد کر دیا اور جو دوسری چیزیں عطریات وغیرہ کی قسم سے اس نے مانگی تھیں وہ بھی بھیجیں، نیز کھجور، دوسرے خشک میوے، سنے اور تر یاق بھیجا۔ رشید کے وکیل نے یہ تمام چیزیں نقفور کو دیں۔

نقفور کے تحائف

نقفور نے اسے ایک کمیت گھوڑے کا بوجھ اسلامی درہم جن کی مقدار پچاس ہزار تھی، اسے دیئے۔ نیز دیبا کے سو تھان۔ دو سو تھان بزیون کے، بارہ شکاری باز، چار شکاری کتے اور تین سواری کے گھوڑے بطور خلعت اسے دیئے۔ نقفور نے رشید سے یہ شرط کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی کہ وہ ذمی اکلاع۔ سلہ اور حاد سنان کو برباد نہ کریں گے رشید نے اس سے یہ اقرار لیا تھا کہ اب وہ ہرقلہ کو آباد نہ کرے گا۔ اور نیز یہ کہ وہ تین لاکھ دینار بطور تاوان جنگ رشید کو دے گا

سیف بن بکر خارجی کا قتل

اس سال قبیلہ عبدالقیس کے ایک خارجی سیف بن بکر نے خروج کیا رشید نے محمد بن یزید بن مزید کو اس کے مقابلہ پر بھیجا۔ محمد نے اسے عین النورہ میں قتل کر دیا۔

امیر حج عیسیٰ بن موسیٰ

اس سال اہل قبرس نے عہد نامہ صلح کی خلاف ورزی کر کے غدر کر دیا۔ معیوف بن یحییٰ نے جہاد کیا اور اس کے بہت سے باشندوں کو لونڈی غلام بنالیا۔

اس سال عیسیٰ بن موسیٰ الہادی کی امارت میں حج ہوا۔

سنہ ۱۹۱ھ کے واقعات

ثروان خارجی کا خروج

اس سال ایک خارجی ثروان بن سیف نے حولایا کی سمت میں خروج کیا۔ یہ علاقہ سواد میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہتا تھا۔ رشید نے طوق بن مالک کو اس کی سرزنش کے لئے بھیجا۔ طوق نے اسے شکست دی اور زخمی کر دیا۔ تقریباً اس کے تمام ساتھی قتل کر دیے گئے۔ طوق کو تو یہ بھی گمان تھا کہ اس نے ثروان کو قتل کر دیا ہے۔ اس نے فتح کی خوشخبری رشید کو لکھی۔ ثروان زخمی ہو کر میدان جنگ سے بھاگ گیا

ابوالبنداء کا خروج

اس سال ابوالبنداء نے شام میں خروج کیا۔ رشید نے اس کی تلاش کے لئے یحییٰ بن معاذ کو بھیجا۔ اور اسی کو شام کا والی مقرر کر دیا۔

اس سال مدینۃ السلام میں برفباری ہوئی

اس سال حماد البربری نے ہیثم الیمانی کو گرفتار کر لیا۔

اس سال رافع بن لیث کے معاملہ نے سمرقند میں نازک صورت اختیار کر لی۔

اہل نسف کی رافع سے امداد طلبی

اہل نسف نے رافع کو لکھا کہ ہم آپ کے مطیع و منقاد ہیں، آپ اپنے کسی شخص کو ہمارے پاس بھیجدیں جو عیسیٰ بن علی کے قتل میں ہماری امداد کرے۔ رافع نے رئیس شاش کو اس کے ترک سپاہیوں کے ساتھ اور اپنے ایک دوسرے امیر کو نسف بھیجا۔ انہوں نے آکر عیسیٰ بن علی کا محاصرہ کر لیا اور قتل کر دیا۔ یہ ماہ ذی قعدہ کا واقعہ ہے۔ مگر اس جماعت نے عیسیٰ کے ساتھیوں سے کوئی تعارض نہیں کیا۔

یزید بن مخلد کا جہاد

اس سال رشید نے اپنے خادم جمویہ کو خراسان کی ڈاک کا عامل مقرر کیا۔

اس سال یزید بن مخلد الہبیری نے دس ہزار فوج کے ساتھ رومی علاقہ پر جہاد کیا۔ رومیوں نے اسے ایک تنگ درہ میں گھیر کر طرسوس سے دو منزل فاصلہ پر مع پچاس آدمیوں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل کر دیا۔ باقی بچ کر چلے آئے۔

رومیوں کی مرعش میں غارتگری

رشید نے ہرثمہ بن اعین کو موسم گرما میں جہاد کے لئے بھیجا تیس ہزار خراسانی باقاعدہ فوج اس کے ساتھ تھی۔ خدمتگار سرور بھی اس کے ساتھ تھا۔ فوج کی سپہ سالاری کے علاوہ فوج کی تنخواہوں وغیرہ کی تقسیم اور دوسرے انتظامات اور اخراجات سب سرور سے متعلق تھے۔ خود رشید بھی حدث کے درے میں آئے۔ یہاں انہوں نے عبداللہ بن مالک کو متعین کیا۔ سعید بن سلم بن قتیبہ کو مرعش میں متعین کیا۔ رومیوں نے مرعش پر غارت گری کی۔ کچھ مسلمانوں کو قتل کیا۔ اور بغیر نقصان اٹھائے واپس چلے گئے۔ حالانکہ سعید بن مسلم مرعش میں مقیم تھا۔ مگر ان کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔

ذمیوں کو امتیازی لباس پہننے کا حکم

رشید نے محمد بن یزید بن مزید کو طرسوس بھیجا۔ خود وہ ماہ رمضان میں تین دن تک درہ حدث میں قیام کر کے رقہ میں چلے آئے۔ رشید نے حکم دیا کہ اسلامی سلطنت کی سرحدوں پر جو کنیسے ہوں وہ منہدم کر دیئے جائیں اس سال انہوں نے سندی بن شاہک کو لکھا کہ مدینۃ السلام میں جس قدر ذمی ہوں ان کو حکم دیا جائے کہ وہ لباس اور سواری مسلمانوں سے جدا اختیار کریں۔ تاکہ ان میں امتیاز ہو سکے۔

اس سال رشید نے علی بن عیسیٰ کو خراسان کی ولایت سے برطرف کر کے اس کی جگہ ہرثمہ بن اعین کو خراسان کا والی مقرر کیا۔

علی بن عیسیٰ کی بلخ سے روانگی

ہم علی بن عیسیٰ کے بیٹے کے قتل کے واقعہ کو بیان کر چکے ہیں اس کے قتل کے بعد علی بلخ سے چل کر اس غرض سے مرو آیا۔ کہ مبادا رافع بن اللیث اس پر قبضہ کر لے۔ اس کے بیٹے بھی نے بلخ میں اپنے پاس باغ میں نہایت کثیر دولت کا اندازہ تین کروڑ کیا جاتا ہے دفن کر دی تھی۔ جس کی اطلاع خود علی بن عیسیٰ یا کسی شخص کو بھی نہ تھی۔ البتہ عیسیٰ کی ایک باندی اس مقام سے واقف تھی۔ جب علی بلخ سے روانہ ہو گیا۔ تو اس باندی نے مدفون خزانہ کی اطلاع ایک خادم کو کر دی۔ اس کے ذریعہ یہ خبر شہرت پا گئی۔

علی بن عیسیٰ کی معزولی کا سبب

چنانچہ بلخ کے قواد اور دوسرے عمائد اس باغ میں آئے۔ اس تمام دولت پر انہوں نے قبضہ کر کے اسے عوام میں تقسیم کر دیا رشید کو اس کی اطلاع ہوئی۔ کہنے لگے کہ ایک تو وہ میرے حکم کے بغیر بلخ سے چلا گیا دوسرے یہ کہ اتنی بڑی دولت وہ وہاں اپنے بعد چھوڑ گیا حالانکہ اس نے تو کہا تھا کہ رافع سے جنگ کرنے کے لئے اسے اپنی عورتوں کے زیوروں کو فروخت کرنا پڑا ہے۔ اس واقعہ کو معلوم کر کے رشید نے علی کو خراسان کی ولایت سے برطرف کر دیا۔ اور اس کی جگہ ہرثمہ بن اعین کو والی خراسان مقرر کیا۔ اور علی کی تمام جائداد پر قبضہ کر لیا۔ جس کی مالیت آٹھ کروڑ ہوئی۔

رشید کا ایک مولیٰ بیان کرتا ہے کہ جب رشید خراسان جانے کے ارادے سے جرجان آئے تو ہم ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہمراہ تھے یہاں ان کی خدمت میں علی بن موسیٰ کی وہ دولت جو ان کے حکم سے ضبط کی گئی تھی پیش ہوئی۔ یہ پندرہ سو اونٹوں پر بار تھی۔

علی بن عیسیٰ کی اشراف خراسان سے بدسلوکی

علی کے خلاف مذکورۂ بالا لغزشوں کے علاوہ یہ بھی شکایت تھی کہ اس نے خراسان کے اشراف اور عمائد کی توہین اور تذلیل کی تھی۔ اس سلسلہ میں یہ واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک دن ہشام بن فرخسرو اور حسین بن مصعب اس سے ملنے آئے انہوں نے سلام کیا۔ علی نے حسین سے کہا اے ملحد اور ملحد کے بیٹے تجھ پر اللہ کی سلامتی نازل نہ ہو۔ تجھے اسلام سے جس قدر عداوت ہے میں اس سے واقف ہوں اور تو ہمیشہ اسلام پر اعتراض کرتا ہے۔ تیرے قتل کے لئے مجھے صرف خلیفہ کے حکم کا انتظار ہے۔ ورنہ اللہ نے تو تیرا خون مباح کر ہی دیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ میرے ہاتھ سے تیرا کام بہت ہی جلد تمام کرائے گا۔ اور جلد ہی تجھے اپنے عذاب سے سزا دے گا کیا شراب کے نشہ میں بدمست ہو کر تو نے اسی میرے مکان میں میرے متعلق بری خبریں بیان نہیں کی ہیں۔ تو نے تو یہ کہا کہ مدینۃ السلام سے تیرے پاس میری برطرفی کی اطلاع آئی ہے تجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ دور ہو یہاں سے۔ بہت جلد تجھ پر اللہ کی لعنت نازل ہوگی۔ حسین نے کہا۔ اللہ جناب کو اپنی پناہ میں رکھے۔ آپ کے لئے یہ بات زیبا نہیں کہ کسی چغلخور یا بدمعاش کی شکایت کو باور کریں۔ مجھ پر جو الزام عائد کیا گیا ہے میں اس سے بری ہوں۔ علی نے کہا تو جھوٹا ہے۔ جو بات مجھے معلوم ہوئی۔ اس کی صحت ثابت ہو چکی ہے تو نے شراب پی اور اس کے نشے میں بے شک تو نے وہ بات کہی ہے کہ جس کی وجہ سے تو نہایت سخت تادیب کا مستوجب ہے۔ اور شاید بہت ہی جلد اللہ تجھے سخت سزا دیدے۔ فوراً یہاں سے بغیر اجازت اور مصاحب کے نکل جا۔ چنانچہ حاجب نے آکر اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے دربار سے نکالدیا

ہشام بن فرخسرو کی اہانت

ہشام بن فرخسرو سے علی نے کہا کہ تیرا گھر سازش گاہ ہے مجھے معلوم ہے کہ وہاں دنیا جہان کے احمق تیرے پاس جمع ہوتے ہیں اور تو سرکاری عہدہ داروں کی برائیاں بیان کرتا ہے۔ اللہ مجھے قتل کرے اگر میں تیرا کام تمام نہ کروں۔

ہشام نے کہا اللہ مجھے آپ پر سے فدا کرے۔ میں نہایت ہی مظلوم اور قابل رحم ہوں۔ میری حالت تو یہ ہے کہ جناب کی تعریف کرتے کرتے میری زبان خشک ہوئی جاتی ہے، اور آپ تک یہ بات پہونچائی گئی ہے کہ میں آپ کی برائی کرتا ہوں۔ اس کا میں کیا علاج کر سکتا ہوں۔ علی نے کہا۔ خدا کرے تیری ماں مرجائے تو جھوٹ بولتا ہے میں تیرے گھر والوں اور تیری اولاد سے پتہ چل گیا ہے کہ تیرے دل میں کیا منصوبے ہیں۔ نکل جا بہت جلد میں تیری طرف سے مطمئن ہو جاؤں گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہشام بن فرخسرو کی عالیہ کو ہدایت

ہشام اٹھ کر چلا گیا۔ آخر شب میں اس نے اپنی بیٹی عالیہ کو جو اس کی اولاد میں سب سے بڑی تھی اس کو اپنے پاس بلایا اور کہا۔ بی بی میں تم سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ شرط یہ ہے کہ وہ کسی پر ظاہر نہ ہو ورنہ میں مارا جاؤں گا۔ اب تم اپنے باپ کی موت یا زیست جو چاہو اختیار کرو۔ عالیہ نے کہا میں آپ پر قربان آپ بیان تو کریں۔ کیا بات ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ علی بن عیسیٰ میرے قتل کا درپے ہے۔ میں نے یہ سوچا ہے کہ ظاہر کر دوں کہ مجھے فالج ہو گیا ہے۔ پھر صبح ہو تم اپنی باندیوں کو لے کر میرے بستر کے پاس آنا اور مجھے ہلانا۔ جب تم دیکھو کہ مجھ سے حرکت نہیں کی جاتی۔ تم شور مچانا کہ ہیں یہ کیا ہوا۔ اور فوراً اپنے بھائیوں کو بلا کر ان کو میری علالت سے مطلع کرنا۔ مگر میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کے لئے اپنے یا پرائے کسی سے یہ راز ظاہر مت کرنا کہ میں تندرست بیمار بنا ہوں۔

ہشام بن فرخسرو کی مصنوعی علالت

اس کی بیٹی نے جو ہدایت عقلمند اور محتاط تھی حسبہٗ عمل کیا۔ وہ کچھ عرصہ تک اپنے بستر پر بے حس و حرکت پڑا رہا۔ خود سے جنبش نہیں کرتا تھا دوسرے لوگ اٹھاتے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے اہل خراسان میں سے بھی دوسرے شخص کو ہشام کے علاوہ علی بن عیسیٰ کی برطرفی کا حال معلوم ہو سکا۔ البتہ اسے کسی طرح یہ گمان ہو گیا تھا کہ علی برطرف ہو گیا ہے۔ اور اس کا یہ گمان پورا ہو جس روز ہرثمہ وہاں آیا یہ اس کے استقبال کے لئے اچھا خاصہ روانہ ہوا۔ راستہ میں علی کے فوجی عہدیدار نے اسے یوں جاتا دیکھ کر ٹوکا بھی کہ آپ تو اب اچھے ہو گئے اس نے کہا میں کل سے ہمیشہ سے تندرست ہوں بلکہ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ علی بن عیسیٰ نے اسے جاتے دیکھ کر پوچھا کہاں چلے۔ اس نے کہا اپنے امیر ابو حاتم کے استقبال کے لئے جا رہا ہوں۔ اس نے کہا تم نوبہار رکھے۔ ہشام نے کہا ہاں اللہ نے مجھے ایک ہی رات میں صحت عاجل عطا فرما دی۔ اور تم سرکش والی کو برطرف کر دیا۔

اس ملاقات کے بعد حسین بن مصعب نے یہ کیا کہ وہ علی بن عیسیٰ کے شر سے رشید کی پناہ لینے کے لئے کہ چلا آیا۔ رشید نے اسے پناہ دی۔

علی بن عیسیٰ کی برطرفی کا فیصلہ

جب رشید نے علی کی برطرفی کا ارادہ کر لیا تو انہوں نے تخلیہ میں ہرثمہ بن اعین کو بلایا۔ اس سے کہا کہ میں نے تمہارے لئے کسی دوسرے سے مشورہ نہیں لیا ہے۔ اور نہ اس بات سے کسی کو آگاہ کیا ہے کہ میں تم پر اس قدر اعتماد کرتا ہوں۔ میرے ممالک مشرقی کی حالت خراب ہے وہاں کا انتظام درست نہیں رہا۔ کیونکہ علی بن عیسیٰ نے میری ہدایات کی خلاف ورزی کی ہے اسلئے اہل خراسان اس سے سخت ناراض ہیں اور اب اس کی بات بگڑ چکی ہے۔ اس نے مجھ سے امداد اور فوج مانگی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہارون الرشید کی ہرثمہ بن اعین کو ہدایات

میں اسے لکھتا ہوں کہ میں تم کو اس کی مدد کے لیے اتنی فوج، دولت، اسلحہ اور دوسرے ساز و سامان کے ساتھ جسے پڑھ کر وہ بالکل مطمئن ہو جائے، بھیجتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی میں اپنے ہاتھ سے لکھ کر ایک دوسرا خط سربمہر تم کو دوں گا اور تاوقتیکہ تم نیساپور نہ پہونچ جاؤ اسے نہ خود کھولنا اور نہ کسی دوسرے کو اس سے آگاہ کرنا۔ وہاں پہونچکر ہمارے اس فرمان کے مطابق عمل کرنا۔ جو ہدایت دی گئی ہو اس پر اسی طرح کاربند ہونا۔ اس سے سرمو تجاوز نہ کرنا۔ میں اپنے خدمت گار رجا کو علی بن عیسیٰ کے نام کا اپنا ایک قلمی خط دے کر تمہارے ساتھ بھیجتا ہوں۔ تاکہ جو کارروائی تم اس کے ساتھ کرو یا جو طرز عمل وہ تمہارے مقابلہ میں اختیار کرے رجا اسے دیکھتا رہے مگر رجا سے بھی یہ بات نہ کہنا کہ علی بن عیسیٰ سے کوئی خاص کام پیش آگیا ہے۔ یا اس کے معاملہ نے کوئی اہمیت اختیار کی ہے۔ نیز اسے ہرگز یہ نہ بتانا کہ میں تم کو کیوں علی بن عیسیٰ کے پاس بھیج رہا ہوں۔ تم سفر کی تیاری کرو اور سب لوگوں سے چاہے وہ تمہارے خاص دوست ہوں یا عام ملاقاتی یہی کہو کہ میں تم کو علی بن عیسیٰ کی مدد کے لئے بطور کمک بھیج رہا ہوں۔

ہارون الرشید کا علی بن عیسیٰ کے نام خط

رشید نے علی بن عیسیٰ بن ماہان کو جو خط اپنے ہاتھ سے لکھا تھا وہ یہ ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حرامزادے میں نے تجھے عزت اور شہرت دی۔ میں نے تجھے عرب کے سرداروں پر مقدم کیا، عجمی شہزادوں کو تیرے ماتحت کیا۔ مگر تو نے میرے اس احسان کا مجھے یہ بدلا دیا ہے کہ تو نے میرے حکم اور میری صریح ہدایات کی خلاف ورزی کی ہے اپنے علاقہ میں ایک ہنگامہ برپا کر دیا۔ میری رعایا پر تو نے ظلم کیا۔ اپنے طرز عمل کی خرابی بے جا حرص اور کھلی ہوئی خیانت مجرمانہ سے تو نے اللہ اور اس کے خلیفہ کو ناراض کر دیا۔ میں نے اپنے مولیٰ ہرثمہ بن اعین کو تمام خراسان کا والی مقرر کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ وہ تجھ سے تیری اولاد سے تیرے اہلکاروں اور عہدیداروں سے نہایت سخت مواخذہ کرے تمہارے پاس ایک درہم نہ چھوڑے اور جس مسلمان یا ذمی کا کوئی مطالبہ تمہارے ذمے واجب الادا ہو اس کو تم سے پورا کرائے اگر تو، تیرے بیٹے یا تیرے مقرر کردہ عہدہ دار ادائی حق سے انکار کریں تو اس صورت میں میں نے ہرثمہ کو یہ اختیار اور حکم دیا ہے کہ وہ تم کو عذاب دے اور درے لگوائے اور تم وہ سزا پاؤ گے جو خائن غدار، بے ایمان، ظالم سرکش اور بے رحم کو دی جاتی ہے تاکہ اس طرح پہلے تو اللہ کا حق ادا ہو۔ اس کے بعد خلیفہ کا اور اس کے بعد مسلمانوں اور ذمیوں کا حق پورا ہو۔ لہٰذا تم اپنی جان اس سزا کے لئے پیش نہ کرو جس کا کوئی درمان نہ ہو سکے۔ ادائی ذمہ داریوں سے بخوشی یا مجبوری عہدہ برآ ہو جاؤ۔

امارت خراسان پر ہرثمہ کی تقرری کا فرمان

رشید نے ہرثمہ کا جو فرمان تقرر اپنے ہاتھ سے لکھا تھا وہ یہ ہے:۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یہ فرمان ہارون الرشید امیر المومنین نے ہرثمہ بن اعین کو علاقہ خراسان کا والی عام مقرر کرتے وقت لکھا ہے اور اسے ہدایت کی ہے کہ وہ اللہ سے ہر وقت ڈرتا رہے اس کی اطاعت کرے اور اس کے احکام کو ہر وقت پیش نظر رکھے، جو معاملہ اسے پیش آئے اس میں وہ کلام اللہ کو اپنا رہنما بنائے جو باتیں اللہ نے حلال کی ہیں ان کو حلال رکھے۔ جن کو حرام کیا ہے ان کو حرام قرار دے۔ اگر کسی مسئلہ کے تصفیہ میں اسے کلام اللہ سے کوئی صاف صاف حکم نہ مل سکے تو وہ توقف کرے اور شریعت الٰہیہ کے فقہا اور علمائے کلام اللہ سے اس مسئلہ میں مشورہ کرے یا اس کے متعلق اپنے امام کو لکھ بھیجے تاکہ اس طرح اللہ عزوجل اس معاملہ میں اپنے مقرر کردہ امام کے ذریعہ اپنی رائے اور ارادہ کو جو لازمی طور پر مناسب اور صحیح ہوگا ظاہر کرے۔

میں نے ہرثمہ کو بھی یہ حکم دیا ہے کہ وہ علی بن عیسیٰ، اس کے لڑکوں عہدیداروں اور اہلکاروں کو گرفتار کرے۔ ان کو اچھی طرح سزا دے اور سرکاری مالیہ اور مسلمانوں کے حقوق کی جو رقم اس کے ذمہ ہوا سے وہ وصول کرے۔ جب اس سے اور اس کے متعلقین سے یہ مطالبات وصول ہو جائیں اس کے بعد دوسرے مسلمانوں اور ذمیوں کے مطالبات پر جو ان کے ذمے ہوں توجہ کرے اور جس کا جو حق ثابت ہو وہ اسے دلوائے۔

اگر امیر المومنین اور مسلمانوں کے مطالبات ان کے ذمہ ثابت ہونے کے بعد وہ اس سے انکار کریں یا اس کے ادا کرنے سے اعراض کریں، تو ہرثمہ کو اختیار ہے کہ وہ ان کو سخت عذاب دے۔ اور مار مار کر برا حال کر دے۔ چاہے اس میں ان کی جان ہی جاتی رہے۔ اور جب ان سے تمام مطالبات بے باق کرائے جائیں تب ان کو باغیوں کی طرح جانوروں کی ننگی پیٹھ پر سوار کر کے جرائم پیشہ لوگوں کی خوراک کھلا کر اور لباس پہنا کر اپنے خاص معتمد اصحاب کی نگرانی میں ہماری جناب میں روانہ کر دے۔ ابو ہاشم، میں نے تم کو جو احکام اور ہدایات دی ہیں اسی پر تم عمل پیرا ہونا۔ میں نے اللہ اور اپنے دین کو اپنی ذاتی خواہش اور ارادے پر ترجیح دی ہے۔

میں چاہتا ہوں تمہارا طرز عمل بھی ایسا ہی رہے اور اسی کے مطابق تم کاربند رہو۔ خراسان جاتے ہوئے اضلاع کے جن جن عہدہ داروں سے تمہاری ملاقات ہو ان سے اس طرح کا سلوک کرنا کہ وہ تم سے بھڑک نہ جائیں اور نہ ان کے دل میں تمہاری طرف سے کوئی شک یا خوف یا بدگمانی پیدا ہونے پائے۔ خراسان پہنچکر تم اہل خراسان کو بہت عمدہ طرز حکومت کی امید دلانا ان کی جان و مال کی حفاظت کا وعدہ کرنا اور ان کی خطاؤں کو معاف کرنا اس کے بعد مستقل طریقہ پر خراسان پر اس طرح حکومت کرنا جس سے اللہ اس کا خلیفہ اور رعایا سب خوش ہوں۔ یہ فرمان تقریر میں خود اپنے قلم سے لکھ رہا ہوں۔ میں اس پر اللہ اور اس کے ملائکہ، حاملان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرش اور ساکنان سماوات کو گواہ بناتا ہوں اور اللہ کی شہادت بالکل کافی ہے۔ اس فرمان کو خود امیر المومنین نے اپنے ہاتھ سے تنہائی میں جب کہ ان کے پاس سوائے اللہ اور ملائکہ کے کوئی دوسرا موجود نہ تھا لکھا ہے۔"

ہمویہ کے ہارون الرشید کے نام خطوط

اس کے بعد رشید نے حکم دیا کہ ہرثمہ بن اعین کے خراسان جانے سے متعلق ایک مراسلہ علی بن عیسیٰ کو محکمۂ انشا سے لکھا جائے۔ جس کا مضمون یہ ہو کہ ہرثمہ کو تمہاری اعانت اور مدد کے لئے بھیجا جاتا ہے چنانچہ اس مضمون کا ایک مراسلہ لکھا گیا اور یہی بات سرکاری طور پر ظاہر کی گئی کہ ہرثمہ کو علی کی مدد کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ اس اثنا میں ہمویہ کے مسلسل کئی خط ہارون کے پاس اس مضمون کے آئے کہ رافع نے آپ سے نہ بغاوت کی ہے اور نہ بنی عباس کی حمایت سے اس نے بے تعلقی ظاہر کی ہے اور نہ اس کے ہمراہی آپ کے مخالف ہیں بلکہ ان کی معاندانہ کارروائی کا مقصد صرف یہ ہے کہ علی بن عیسیٰ کو جس نے ان پر بڑی سختیاں اور ظلم کئے ہیں، برطرف کر دیا جائے۔

اس سال ہرثمہ بن اعین خراسان کا والی ہو کر خراسان روانہ ہوا۔

ہرثمہ بن اعین کی روانگی خراسان

جس روز ہرثمہ کے لئے فرمان تقرر لکھا گیا ہے اس کے چھٹے دن ہرثمہ خراسان کے لئے روانہ ہوا۔ خود رشید نے اس کی مشایعت کی اور حسب ضرورت اور ہدایتیں دیں۔ جس سے اس نے سرمو تجاوز نہیں کیا۔ علانیہ طور پر تو اس نے علی بن عیسیٰ کو مال اسلحہ، خلعت اور عطر بھیجے۔ البتہ جب یہ نیشاپور پہونچ گیا تو اس نے اپنے خاص تجربہ کار سن رسیدہ اور معتمد علیہ لوگوں کو طلب کر کے ان سے فرداً فرداً تنہائی میں ملاقات کی اور ان سے پکے عہد اور اقرار لئے کہ وہ اپنے معاملہ کو کسی پر ظاہر نہ کریں گے۔ اس کو بالکل راز میں رکھیں گے۔ اس کے بعد اس نے ان میں سے ہر شخص کو اس کی مناسبت کے اعتبار سے خراسان کے مختلف اضلاع کا عامل مقرر کیا اس طرح اس نے جرجان، نیشاپور، طبسین، نسا، اور سرخس کے عامل مقرر کر دیئے۔ ہر شخص کو فرمان تقرر دینے کے بعد حکم دیا کہ تم نہایت خاموشی کے ساتھ اپنے اپنے علاقوں کو روانہ ہو جاؤ۔ اور وہاں پہونچکر بھی کسی کو اپنا حال نہ بتانا۔ بلکہ محض مسافروں کی طرح وقت گذارنا اور اس وقت تک (جو اس نے بتا دیا تھا) خاموش بیٹھے رہنا۔

ہرثمہ کی عمال کو ہدایات

ہرثمہ نے رشید کی سفارش پر اسماعیل بن حفص بن مصعب کو جرجان کا عامل مقرر کیا۔ اور اب وہ نیشاپور سے آگے بڑھا۔ جب وہ مرو سے ایک منزل رہ گیا تو اس نے اپنے دوسرے معتمد علیہ امرا کو طلب کر کے ان سب کو ایک ایک رقعہ دیا جس پر علی بن عیسیٰ کے لڑکوں عہدہ داروں اور اعزہ وغیرہ کے نام تھے۔ ان میں سے ہر شخص کو ایک نام کا رقعہ دیا۔ اور اس خوف سے کہ مبادا اس کی ولایت کے ظاہر ہونے کے بعد یہ لوگ بھاگ جائیں گے۔ اس نے اپنے سرداروں کو حکم دیا کہ تم مرو پہونچتے ہی جس کے نام کا رقعہ تمہارے پاس ہو، اسے جا کر گرفتار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر لینا۔

ہرثمہ کا علی بن عیسیٰ کے نام خط

اس انتظام کے بعد ہرثمہ نے علی بن عیسیٰ کو لکھا کہ اگر جناب والا مناسب خیال فرمائیں تو اپنے کچھ خاص معتمد لوگوں کو میرے پاس بھیجدیں تاکہ جو روپیہ میں آپ کے لئے لایا ہوں اسے وہ لے جائیں۔ کیونکہ جب روپیہ مجھ سے پہلے آپ کی خدمت میں پہونچ جائے گا۔ تو اس سے آپ کی شوکت اور عظمت بڑھ جائے گی۔ اور آپ کے دشمنوں کے بازو کمزور ہو جائیں گے۔ نیز مجھے یہ بھی اندیشہ ہے کہ اگر اس مال کو میں اپنے پیچھے چھوڑ دوں گا تو بعض طامع اور حریص لوگ اس پر دندان آز تیز کریں گے اور ہمارے شہر میں داخلہ کے وقت کو فرصت سمجھکر اسے لوٹ لے جائیں گے۔ علی بن عیسیٰ نے اپنے صراف اور مہتمم توشہ خانہ کو روپیہ لینے کے لئے بھیجا۔ ہرثمہ نے اپنے خزانچیوں سے کہہ دیا کہ آج رات تو ان کو باتوں میں مصروف رکھو اور روپیہ دینے میں کچھ اس طرح ان سے بہانے کرو کہ ان کے دلوں میں طمع پیدا ہو جائے۔ اور شک جاتا رہے خزانچیوں نے حسب عمل کیا۔ انہوں نے علی کے صراف سے کہا کہ ہم ان جانوروں اور چھکڑوں کے متعلق جن پر روپیہ بار ہو کر آیا ہے، ذرا ابو حاتم سے پوچھ لیں کہ ان کے متعلق کیا حکم ہوتا ہے اس کے بعد یہ سب رقم تمہارے حوالے کر دی جائے گی

ہرثمہ بن اعین کا مرو میں استقبال

اس کے بعد ہرثمہ اس منزل سے اور مرو کی طرف آگے بڑھا۔ جب یہ شہر سے دو میل رہ گیا تو علی بن عیسیٰ اپنے لڑکوں، اعزہ اور امرا کے ساتھ بڑے تزک و احتشام سے ہرثمہ کے استقبال کو آیا اور اس نے اس کی شایان شان اس کا خیر مقدم بڑے تپاک سے کیا۔ جب ہرثمہ کی نگاہ اس پر پڑی اس نے گھوڑے سے اترنے کے لئے اپنا پاؤں دابا مگر علی نے بلند آواز سے للکارا کہ آپ یہ کیا کرتے ہیں۔ بخدا اگر آپ اتریں گے تو میں بھی اتر پڑونگا۔ یہ سنکر ہرثمہ اپنی زین پر ہی جما رہا۔ اب وہ دونوں باہم قریب ہو کر بغلگیر ہوئے۔ اور ساتھ ساتھ چلنے لگے۔ علی ہرثمہ سے رشید کا حال، کیفیت اور سیاست اور ان کے دوسرے خاص مصاحبین اور امرائے عساکر اور اعیان سلطنت کا حال پوچھتا جاتا تھا، ہرثمہ اس کو جواب دیتا جاتا تھا۔ اسی طرح باتیں کرتے ہوئے وہ کشتیوں کے پل پر آئے۔ پل اتنا تنگ تھا کہ اس پر ایک وقت ایک ہی سوار گزر سکتا تھا۔ ہرثمہ نے اپنے گھوڑے کی لگام روک لی اور علی سے کہا کہ آپ بڑھیں۔ علی نے کہا میں ہرگز نہیں بڑھوں گا۔ آپ پہلے بڑھیں ہرثمہ نے کہا یہ تو کبھی نہیں ہو سکتا کہ آپ کی موجودگی میں آگے بڑھوں۔ آپ امیر ہیں۔ اور میں وزیر کی حیثیت رکھتا ہوں۔

علی بن عیسیٰ پر عتاب

علی بڑھا۔ اس کے پیچھے ہرثمہ چلا۔ دونوں مرو کے اندر آئے اور علی کے قصر پر پہونچے۔ رشید کا شاگرد ہمیشہ رجا ہر وقت سایہ کی طرح ہرثمہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے چمٹا ہوا تھا۔ دن ہو یا رات، سواری ہو یا نشست کسی حالت میں اس سے جدا نہیں ہوتا تھا، علی نے ناشتہ طلب کیا دونوں نے بیٹھ کر اسے کھایا۔ رجاء نے بھی ان کے ساتھ ہی کھانا کھایا۔ پہلے تو اس کی نیت یہ ہوئی تھی کہ ان کے ساتھ کھانے میں شریک نہ ہو مگر ہرثمہ نے آنکھ کے اشارے سے کہا کہ بیٹھو۔ پھر اس نے یہ بھی کہا کہ تم بھوکے ہو پہلے کھانے سے فارغ ہو جاؤ۔ کیونکہ بھوکے کی اور اس شخص کی جس نے حقنہ لیا ہو، کوئی رائے صائب نہیں ہوتی۔ جب کھانا بڑھا دیا گیا تو علی نے ہرثمہ سے کہا۔ میں نے آپ کے قیام کے لئے کاشان پر جو محل ہے اسے خالی کرا دیا ہے۔ اگر آپ چاہیں تو وہاں چلیں۔ ہرثمہ نے کہا مجھے اس قدر اہم کام درپیش ہیں کہ ان میں تاخیر نہیں کی جا سکتی۔ پہلے میں ان سے فارغ ہو جاؤں۔ اب رجاء نے رشید کا خط اور سرکاری مراسلہ علی کو دیا علی نے اسے کھول کر پڑھا۔ پہلے ہی حرف پر اس کی نظر پڑی تھی کہ وہ خط ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ اور اسے معلوم ہو گیا کہ جس بات کا اندیشہ تھا، آخر وہ ہو کر رہی۔ اس کے بعد ہرثمہ نے اسے اس کے بیٹوں، کاتبوں اور عاملوں کو قید کر لیا۔

ہرثمہ کی جامع مسجد میں تقریر

اس سفر ہی میں ہرثمہ کے ساتھ بیڑیوں اور رسیوں کا ایک بوجھ تھا۔ اس کی طرف سے قطعی اطمینان ہو جانے کے بعد ہرثمہ جامع مسجد میں آیا۔ تقریر کی۔ اس میں لوگوں سے حسن سلوک کا وعدہ کیا اور بتایا کہ جب امیر المومنین کو اس بدکردار علی کی حرکتوں کا علم ہوا انہوں نے اسے برطرف کر کے اس کے بجائے مجھے آپ کے علاقوں کا والی مقرر کیا ہے اور اس کے عمال اور اس کے متعلقین کے متعلق یہ احکام دیئے ہیں۔ عام اور خاص کوئی شخص ہو، اس کا جو حق یا مطالبہ علی کے ذمہ ہوگا، وہ پورا کرایا جائے گا۔ اور اس کے متعلق پورا پورا انصاف کیا جائے گا

علی بن عیسیٰ سے سرکاری مطالبات کی طلبی

اس کے بعد اس نے اپنے تقرر کے فرمان کو پڑھوایا۔ لوگوں نے اس پر اپنی خوشی کا اظہار کیا اور ان کی امیدیں وسیع ہو گئیں۔ ان کی توقعات بڑھ گئیں۔ سب نے خوشی میں نعرۂ تکبیر اور تہلیل بلند کیا اور امیر المومنین کی زندگی اور جزلے خیر کی خوب دعائیں مانگیں۔ اس کے بعد ہرثمہ مسجد سے قصر واپس آیا۔ اس نے علی بن عیسیٰ، اس کے بیٹوں، عاملوں اور کاتبوں کو طلب کر کے ان سے کہا بہتر یہ ہے کہ تم خود تمام سرکاری مطالبات ادا کر دو۔ اور مجھے اس بات کا موقع نہ دو کہ میں تمہارے خلاف کوئی کارروائی کروں۔ نیز ہرثمہ نے ان کے ساہوکاروں میں یہ اعلان کر دیا کہ جس کے پاس علی بن عیسیٰ یا اس کے متعلقین کا روپیہ جمع ہو وہ لا کر حاضر کر دے۔ ورنہ سرکار اس سے بری الذمہ ہے۔ چنانچہ جس جس کے پاس ان کی امانتیں جمع تھیں وہ اس نے ہرثمہ کو لا کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے دیں۔

علاء بن ماہان کی دیانت داری

البتہ اہل مرو میں سے ایک شخص جو مجوسی الاصل تھا، برابر اس بات کی کوشش اور تاک میں لگا رہا کہ وہ کسی طرح علی بن عیسیٰ تک پہنچ جائے۔ چنانچہ کسی نہ کسی طریقے سے وہ اس مقصد میں کامیاب ہوا۔ اور علی کے پاس پہنچا، اور اس سے خفیہ طور پر کہا کہ آپ کا کچھ مال میرے پاس جمع ہے اگر آپ کو اس کی ضرورت ہو تو پہلے میں اسے آپ کو پہونچا دوں۔ اس کے بعد میں مرنے کے لئے تیار ہوں۔ اس سے میرا نام تو رہ جائے گا۔ کہ میں نے امانت کا ایفا اس طرح کر دیا اور اگر آپ کو سردست اس کی ضرورت نہ ہو تو اسے میں اپنے پاس جمع رکھتا ہوں تاکہ آئندہ جب آپ کو کوئی ضرورت پیش آئے آپ اس سے کام لے سکیں۔

اس کی اس آمادگی اور دیانت سے علی حیرت زدہ ہو گیا۔ کہنے لگا اگر میں نے تم ایسے ایک ہزار آدمیوں کو اپنا دوست بنا لیا ہوتا تو پھر کسی سلطان یا شیطان کو کبھی جرات ہی نہیں ہوتی کہ وہ میرے خلاف کوئی کارروائی کرے۔ اچھا یہ بتاؤ کہ جو مال تمہارے پاس ہے اس کی کیا قیمت ہوگی اس ساہوکار نے کہا کہ آپ اپنے کچھ مال۔ کپڑے اور مشک میرے پاس امانت رکھوایا تھا، مجھے اس کی قیمت تو معلوم نہیں مگر وہ اسی طرح سالم محفوظ ہے۔ اس میں سے کوئی چیز گئی نہیں۔ علی نے کہا اسے ابھی رہنے دو۔ اگر اس کا پتہ چل گیا تو تم اسے سرکار کو دیدینا۔ اور اپنے آپ کو بچا لینا۔ اگر وہ بچ گیا تو اس وقت میں اس کے متعلق کوئی رائے قایم کروں گا۔ نیز علی نے اس کی اس امانت اور محسن جرات پر اسے جزائے خیر کی دعا دی۔ اس کا بہت شکریہ ادا کیا اور اس نیکی پر اس کی بہت تعریف کی۔ بعد میں اس شخص کی ایمانداری ضرب المثل ہو گئی تھی۔ علاء بن ماہان اس کا نام تھا

علی بن عیسیٰ کی املاک کی ضبطی

علی کا روپیہ جس جس کے پاس تھا ان سب کا پتہ ہرثمہ کو لگ گیا تھا۔ البتہ صرف علاء بن ماہان کی امانت کا حال اسے معلوم نہ ہوا ہرثمہ کو لگ گیا تھا۔ البتہ صرف علاء بن ماہان کی امانت کا حال اسے معلوم نہ ہوا ہرثمہ نے ان کی تمام املاک یہاں تک کہ ان کی عورتوں کے زیورات پر قبضہ کر لیا۔ قرق امین ان کے گھروں میں جا کر پہلے ہر قیمتی شئے کو اپنے قبضے میں لیتے۔ صرف بے قیمت کاٹھ کباڑ چھوڑتے کے بعد عورتوں سے کہتے کہ تم اپنا زیور اتار کر دو۔ جب وہ زیور اتارنے عورت کے قریب پہونچتا تو وہ ڈانٹتی کہ اگر تو صالح اور نیک چلن ہے تو اپنی نگاہ میری طرف سے پھیر لے۔ کیونکہ بجز اس زیور میرے جسم پر تھا جس کی تجھے تلاش تھی، وہ میں نے پہلے ہی اتار پھینکا ہے۔ اب ان میں سے جو خدا ترس لوگ عورت کے قریب جانے سے پرہیز کرتے، وہ اس کی التجا کو منظور کرتے۔ اور خود وہ عورت انگوٹھی یا زیب یا کوئی دوسری چیز جس کی قیمت دس درہم بھی ہوتی، اتار کر اس کی طرف پھینکدیتی۔ ان میں جو لوگ شریر یا بدنفس ہوتے وہ اس بات پر راضی نہ ہوتے۔ بلکہ یہ کہہ کر کہ ممکن ہے تو نے کوئی سونے کی چیز۔ موتی یا یاقوت چھپا رکھا ہو۔ خود جامہ تلاشی لینے پر اصرار کرتے۔ اور اپنے ہاتھ سے جسم کے مقعر مقامات کو ٹٹولتے۔ تاکہ اگر وہاں کوئی چیز چھپائی گئی ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو معلوم ہو جائے۔

علی بن عیسیٰ کی مرو سے روانگی

جب ہرثمہ ان تمام کاموں سے فارغ ہو گیا تو اب اس نے علی کو بغیر گدے کے اونٹ کی ننگی پیٹھ پر سوار کیا۔ اس کی گردن اور پیروں میں اس قدر وزنی بیڑیاں کہ وہ صرف اٹھ بیٹھ سکے۔ ڈالیں اور اسے رشید کی خدمت میں روانہ کر دیا۔

علی بن عیسیٰ کے عمال سے سرکاری مطالبہ کی وصولی

ایک شاہد عینی بیان کرتا ہے کہ جب ہرثمہ نے علی بن عیسیٰ، اس کے بیٹوں کاتبوں اور عاملوں سے سرکاری مطالبہ وصول کر لیا تو اب اس نے دوسرے لوگوں کو اجازت دی کہ وہ اپنے حقوق اور مطالبات پیش کریں جب کسی شخص کا حق اس کے یا اس کے کسی آدمی کے ذمے ثابت ہوتا تو ہرثمہ اسے حکم دیتا کہ یا تو اس مطالبہ کو بے باق کرو ورنہ میں اس کی سخت سزا دیتا ہوں علی اس کے جواب میں کہتا کہ جناب والا مجھے ایک دو دن کی مہلت عطا فرمائیں۔ ہرثمہ کہتا کہ میں تم کو مہلت نہیں دے سکتا۔ البتہ اس کا اختیار مدعی کو ہے وہ چاہے تو مہلت دیدے۔ چنانچہ پھر ہرثمہ مدعی سے کہتا کہ اگر تم کو کوئی اعتراض نہ ہو تو ان کو مہلت دیدو۔ اگر وہ اس کی آمادگی ظاہر کرتا تو ہرثمہ کہتا کہ اب جاؤ اور پھر اس کے پاس آکر اپنا مطالبہ کرنا اس اثنا میں علی علاء ابن ماہان سے کہلا بھیجتا کہ تم فلاں شخص کو اس کے اتنے مطالبہ کے متعلق یہ رقم ادا کر کے یا جیسا تم مناسب سمجھو میری طرف سے سمجھوتہ کر لو۔ علاء ابن ماہان جیسا اس کے وعدیدار سے سمجھوتہ کرتا اور اس طرح اس کا معاملہ رو براہ کر دیتا۔

علی بن عیسیٰ کی ہرثمہ سے شکایت

ایک شخص نے ہرثمہ سے آکر عرض کیا کہ اس بدمعاش نے میری نہایت بیش قیمت چمڑے کی ڈھال کہ اس جیسی کسی دوسرے کے پاس نہ تھی، مجھ سے زبردستی لے لی ہے۔ میں تین ہزار درہم میں بھی اسے فروخت کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اس کے لے لینے کے بعد میں نے اس کے دروغہ سے آکر اس کی قیمت طلب کی مگر اس نے ایک جبہ مجھے نہیں دیا۔ میں ایک سال تک اس ظالم کی سواری میں نکلنے کا منتظر رہا۔ جب وہ ایک مرتبہ سواری میں برآمد ہوا تو میں نے سامنے آکر دہائی دی کہ جناب والا میں اس زرہ کا مالک ہوں اور آجتک مجھے اس کی قیمت نہیں ملی ہے۔ اس نے مجھے ماں کی گالی دی اور میرا حق بھی مجھے نہیں دیا۔ اب آپ اس سے میری چیز کی قیمت وصول کیجئے اور اس نے میری ماں کو جو گالی دی ہے اس کی سزا دیجئے۔ ہرثمہ نے پوچھا تمہارے دعوے کا کیا ثبوت ہے۔ اس نے کہا جی ہاں ہے۔ اس وقت سینکڑوں آدمیوں نے اس کی گفتگو کو سنا تھا۔ وہ شاہد ہیں۔ ہرثمہ نے ان کو طلب کر کے اس کے دعوی پر شہادت لی اور اس کے بعد علی سے کہا کہ اب تم پر حد قذف لازم ہے۔ اس نے پوچھا کیوں؟ ہرثمہ نے کہا۔ چونکہ تم نے اس کی ماں پر اتہام لگایا ہے۔ علی نے کہا تم کو کس احمق نے یہ بتایا ہے۔ ہرثمہ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا یہ مسلمانوں کا قانون ہے۔ علی نے کہا تو میں شہادت دیتا ہوں کہ امیر المومنین نے ایک دو مرتبہ نہیں بلکہ بہت سی دفعہ تجھے ماں کی گالی دی ہے اور میں اس بات کی بھی شہادت دیتا ہوں کہ خود تو نے بیشمار مرتبہ اپنے بیٹے حاکم کو اور ایک مرتبہ اپنے بیٹے اعین کو ماں کی گالی دی ہے۔ کوئی ہے جو تم پر ان کی طرف سے یا تمہارے آقا پر تمہاری طرف سے حد جاری کرے۔ ہرثمہ نے زبیدہ کے مالک کی طرف متوجہ ہو کر دیکھا اور کہا کہ بھائی مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ تم اس شیطان سے محض اپنی زبان یا اس کی قیمت کا مطالبہ کرو۔ گالی کا مواخذہ چھوڑ دو۔

ہرثمہ کا ہارون الرشید کے نام خط

جب ہرثمہ نے علی کو رشید کی خدمت میں ارسال کیا تو حسب ذیل خط اپنی اس کارروائی کے بیان میں جو اس نے مرو آکر علی کے مقابلہ میں کی تھی، لکھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ عزوجل ہمیشہ سے خلافت، اپنے بندوں اور ملاقوں سے متعلقہ امور میں امیر المومنین کی حمایت اور مدد کرتا رہے، اور تمام معاملات حکومت کو چاہے وہ ان کے سامنے ہوں یا ان سے دور ہوں، خاص ہوں یا عام، بڑے ہوں یا چھوٹے۔ امیر المومنین کی خواہش کے مطابق طے کرتا رہا ہے تاکہ ان پر احسان ہو، تاکہ خلافت کی حفاظت ہو اور والیان خلافت اور اہل حق کی اس نے عزت افزائی کرتا ہے تاکہ خود خلافت کا اعزاز قایم رہے۔ ہم اللہ کی جناب میں دست بدعا ہیں کہ وہ اپنی عادت حسنہ کو جس کا اس نے ہمیں حوادث کے موقع پر خوگر بنا دیا ہے ہمیشہ برقرار رکھے۔ اور ہم اس سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے فرض کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس بات کی توفیق عطا کرے کہ ہم اس کے حکم اور رائے پر کاربند ہوں اور اس سے تجاوز نہ کریں۔

جب سے کہ میں نے جناب والا کی فرودگاہ کو خیرباد کہا آپ کی ہدایات کو اپنے لئے شمع ہدایت سمجھ کر تمام معاملات میں انھیں کے مطابق عملدرآمد کیا۔ اور چونکہ میں جانتا تھا کہ امتثال امر ہی میں سعادت و برکت ہے، اس وجہ سے میں نے ان سے سرمو تجاوز نہیں کیا۔ میں خراسان کے علاقہ میں داخل ہوا مگر اس تمام سفر کے اثنا میں امیر المومنین نے جو حکم دیا تھا اور جو راز میرے سپرد کیا تھا، اسے میں نے بغیر کسی سے بیان کئے قطعی راز میں رکھا۔ بلکہ خراسان پہنچکر میں نے اہل شاش اور فرغانہ سے مراسلت کر کے ان کو اس خائن سے توڑ لیا۔ اور اس طرح اس کی اور اس کے ساتھیوں کی ان توقعات کو جو ان کو ان علاقوں سے تھیں ہمیشہ کے لئے منقطع کر دیا۔ نیز میں نے ان لوگوں کو بھی جو بلخ میں تھے، اس مضمون کے خط لکھے جن کو میں پہلے وضاحت کے ساتھ امیر المومنین کی خدمت میں لکھ چکا ہوں۔

نیشاپور پہنچکر میں نے اس علاقہ کا جس سے میں گذرا تھا، جیسے جرجان، نیشاپور، قہستان اور سرخس کا انتظام کیا کہ وہاں سے روانہ ہونے سے پہلے میں نے اپنے صوابدید سے وہاں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جدید عامل مقرر کر دیے، اور ان کے انتخاب میں میں نے انتہائی احتیاط سے کام لیا اور صرف اپنے ان معتمد علیہ لوگوں کو مقرر کیا ہے جن کی قابلیت، امانت، دیانت اور تقویٰ اور عقل مسلم تھی۔ میں نے بیعت کی قسم لے کر یہ عہد لیا کہ وہ اپنے تقرر کو بالکل راز میں رکھیں۔ یہ عہد لے کر میں نے احکام تقرر ان کے حوالے کئے اور حکم دیا کہ وہ اپنی حیثیت کو بالکل چھپائے ہوئے خاموشی سے اپنے اپنے اضلاع پر جائیں۔ اور وقت معہود تک بالکل مسافروں کی طرح وہاں خاموشی وقت گذاریں اور اس کے لئے میں نے وہ وقت متعین کیا تھا جبکہ میں مرو میں داخل ہو جاؤں اور میری اور علی بن عیسیٰ کی ملاقات ہو جائے۔ اس کے بعد وہ اپنے آپ کو ظاہر کر دیں۔ میں نے حسب الملاع سابق اسمٰعیل بن حفص بن مصعب کو جرجان کا عامل مقرر کیا۔ ان تمام عاملوں نے میرے احکام کی بعینہٖ بجا آوری کی اور وقت مقررہ پر انہوں نے اپنے اپنے اضلاع کی حکومت کا جائزہ لے کر اس کا انتظام شروع کر دیا۔ اور اس طرح بغیر کسی پریشانی یا تردد کے پیش آئے اس تمام علاقہ کا انتظام درست ہو گیا۔

جب میں مرو سے صرف ایک منزل رہ گیا تو میں نے چند اپنے معتمدین خاص کو علی بن عیسیٰ کے بیٹوں، کاتبوں اور اس کے دوسرے متعلقین وغیرہ کے نام لکھ کر دیدیئے۔ ایک ایک پرچہ پر ایک ایک نام لکھ کر ایک شخص کو دیا تاکہ میرے مرو میں داخل ہوتے ہی وہ شخص معنون کو گرفتار کر کے اپنی حفاظت میں لے لیں۔ اگر اس معاملہ میں کوتاہی یا تاخیر کرتا تو مجھے اندیشہ تھا کہ وہ لوگ میری ولایت کے شہرت پذیر ہونے ہی روپوش ہو جائیں گے یا منتشر ہو جائیں گے اور اس وقت ان کی گرفتاری دشوار ہو گی۔ میرے معتمد علیہ اشخاص نے اس تجویز پر عمل کیا۔ میں اپنی قیام گاہ سے شہر مرو کی طرف روانہ ہوا۔ جب میں وہاں سے دو میل رہ گیا تو علی بن عیسیٰ اپنے بیٹوں، اہل خاندان اور امراء کے ساتھ میرے استقبال کو آیا۔

میں اس کے ساتھ نہایت تواضع اور اخلاق سے پیش آیا اور میں نے اس سے اس طرح کا معاملہ کیا کہ وہ میری طرف سے بالکل مطمئن ہو گیا۔ نیز اس کی پاسداری اور اظہار تعظیم کے لئے میں نے یہاں تک مبالغہ کیا کہ اسے دیکھتے ہی میں گھوڑے سے اترنے لگا اس سے اس کا اطمینان اور اعتماد اور بڑھ گیا۔ نیز اپنے وہاں پہونچنے سے پہلے راستے میں جو خط میں نے اسے لکھے تھے ان میں میں نے اس بات کا خاص طور پر لحاظ رکھا تھا کہ اسے خطاب کرتے ہوئے انتہائی تعظیم و تکریم کے الفاظ اور نرم لہجہ اختیار کیا جائے۔ تاکہ اس کے دل میں میری آمد کی وجہ سے کوئی بدگمانی پیدا نہ ہو اور اس طرح امیر المومنین کی تجویز میں جس کی تکمیل انہوں نے میرے سپرد کی تھی، کوئی خلل واقع نہ ہو۔

اللہ نے یہ سب کام امیر المومنین کے لئے نہایت خیر و خوبی سے سرانجام کر دیا۔ اب وہ اور میں ایک جگہ آ کر بیٹھے وہاں میں نے اس کے ساتھ کھانا کھایا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اس نے مجھ سے خواہش کی کہ آرام کرنے کے لئے اس مکان میں منتقل ہو جاؤں جو اس نے میرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھوڑے کے لیے آراستہ کیا تھا، مگر میں نے کہا کہ جن اہم امور کا سرانجام میرے متعلق کیا گیا ہے ان میں کسی طرح تاخیر نہیں کی جا سکتی۔

اس کے بعد رجاء خدمت گار نے امیرالمومنین کا خط اسے دیا اور زبانی پیام پہنچایا۔ اب اس کی آنکھیں کھلیں اور اسے معلوم ہوا کہ وہ بات پیش آگئی جو اس کے افعال و اعمال کا نتیجہ تھی۔ یعنی یہ کہ چونکہ اس نے امیرالمومنین کے احکام، ہدایات اور ان کی ذاتی طرز حکمرانی کی خلاف ورزی کی ہے اور اپنی حد سے تجاوز کیا ہے اسوجہ سے امیرالمومنین اس سے ناراض ہو گئے ہیں اور اب ان کی رائے اس کے لیے بدل گئی ہے میں نے اسے گرفتار کر کے اپنے ایک شخص کے سپرد کر دیا اور پھر جامع مسجد گیا۔ وہاں میں نے لوگوں کے سامنے تقریر کی۔ اس میں ان سے حسن سلوک اور عادلانہ حکومت کا وعدہ کیا اور امیرالمومنین کا پیام ان کو سنایا۔ اور بتایا کہ جب امیرالمومنین کو علی بن عیسیٰ کے مظالم اور تشدد کا علم ہوا ان کو اس سے بڑا رنج ہوا اور انہوں نے مجھ سے اس کے عہدے داروں اور متعلقین اور طرفداروں کے متعلق یہ یہ ہدایات کی ہیں۔ اور جن جن اشخاص پر وہ عوام ہوں یا خواص، انہوں نے مظالم کئے ہوں یا ان کے ذمہ ان کے حقوق اور مطالبات ثابت ہوں میں ان کا پورا پورا انصاف کروں گا اور ان کے حقوق دلواؤں گا۔

اس کے بعد میں نے حکم دیا کہ میرا فرمان تقرر حاضرین کو سنایا جائے۔ جب وہ پڑھا جا چکا تو میں نے ان سے کہا کہ یہ فرمان میرے لیے مثال اور رہبر ہے۔ میں حرف بحرف اس کی بجاآوری کروں گا اس پر کاربند ہوں گا۔ اگر ان ہدایات میں سے کسی ایک کی بھی خلاف ورزی کروں تو میں اپنے نفس پر بڑا ہی ظلم کروں گا۔ اور اس وقت میری وہ حالت ہوگی جو امیرالمومنین کی رائے اور حکم کے مخالف کی ہوتی ہے۔ میرے اس اعلان پر تمام لوگوں نے اپنی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ ایک نے دوسرے کو مبارک باد دی اور نعرہ تکبیر و تہلیل سے ایک شور برپا کر دیا۔ اور امیرالمومنین کو طول حیات اور حسن جزا کی بہت دعائیں دیں۔

اس سے فارغ ہو کر اب میں پھر اس جگہ آیا جہاں علی بن عیسیٰ تھا۔ میں نے اس کو اس کے بیٹوں خاندان والوں اور اہلکاروں اور عاملوں کو گرفتار کر کے بیڑیاں پہنا دیں۔ اور حکم دیا کہ جس قدر سرکاری اور مسلمانوں کا روپیہ ان کے ذمہ ہے وہ سب ادا کر دیں تاکہ مجھے ان پر تشدد کرنے کی نوبت نہ آئے۔ میں نے ان کے امانت داروں میں اعلان کر دیا کہ جو روپیہ ان کا ہو وہ لے آئیں۔ انہوں نے سب لا کر مجھے دے دیا اس میں جس قدر دینار و درہم تھے ان کی تفصیل میں پہلے امیرالمومنین کو ارسال کر چکا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ اللہ کی مدد سے اور جو کچھ ان کے ذمہ ہوگا اسے میں وصول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرلوں گا۔

میں نے مرو آتے ہی رافع، اہل سمرقند اور ان لوگوں کو جو بلخ میں ہیں نہایت مفصل اور آخری خط لکھ دیئے ہیں۔ کیونکہ میں ان کے متعلق یہ حسن ظن رکھتا ہوں کہ وہ میری بات کو مان لیں گے۔ اور امیر المومنین کی اطاعت پر مضبوطی سے جم جائیں گے۔ ان خطوط میں میں نے ڈرانے سمجھانے بجھانے اور بتانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا ہے۔ جناب والا جب میرے پیامبر ان کا جواب لے کر واپس آئیں گے اور مجھے معلوم ہوگا کہ انہوں نے میری بات مانی یا رد کی ہے میں اقتضائے حال کے مناسب کارروائی کروں گا۔ اور امیر المومنین کو اصل واقعات سے راستبازی اور دیانت کے ساتھ اطلاع دوں گا۔ اور مجھے یہ توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ امیر المومنین کی اعانت اور کفایت کی عادت جاریہ کے مطابق ان امور کو بھی بوجہ احسن سرانجام کرے گا۔ والسلام

ہارون الرشید کا ہرثمہ کے نام فرمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امیر المومنین کو تمہارا خط پہونچا۔ اس سے معلوم ہوا کہ تم کس دن اور کیونکر مرو پہونچے۔ اور مرو پہنچنے سے پہلے تم نے جو تدابیر اختیار کیں اور ان اضلاع کا جن کے نام تم نے اپنے خط میں لکھے ہیں، وہاں سے روانہ ہونے سے پیشتر تم نے جو انتظام کیا اور ان پر جن جن اشخاص کو والی مقرر کیا اور غدار علی بن عیسیٰ اس کے بیٹوں اور عزیزوں کے مقابلہ میں تم نے جو دانائی اور مصلحت اندیشی اختیار کی کہ ان کو تمہارے متعلق کوئی بدگمانی نہیں ہونے پائی کہ تم نے ان سب کو گرفتار کر لیا، اور اس تمام کاروائی میں تم نے امیر المومنین کے احکام اور ان کی ہدایات پر کلیتہً عمل کیا۔

جو کچھ تم نے لکھا ہے امیر المومنین اس کے مفہوم سے اچھی طرح آگاہ ہوئے۔ اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے تمہارے تمام کام بنا دیئے۔ اور تمہاری اعانت کی۔ اور تم کو وہ توفیق دی جس سے تم نے امیر المومنین کے ارادے اور ان کے منشا کو پورا کر دیا۔ اور تم نے نہایت خوبی سے امیر المومنین کے احکام کی جو ایسے معاملہ سے متعلق تھے، جن کی ان کو سخت فکر اور ان سے تعلق خاطر تھا۔ بجا آوری کی اور اس کارروائی کو سرانجام دینے میں پوری مستعدی اور کوشش صرف کی۔ تمہاری اس محنت اور خلوص پر وہ تم کو جزائے خیر کی دعا دیتے ہیں۔ اور اللہ سے دعا مانگتے ہیں کہ وہ ہمیشہ ان امور میں جن کو انہوں نے تمہارے سپرد کیا اور جس کام کے لئے انہوں نے تم کو مقرر کر کے وہاں بھیجا ہے۔ تمہاری اس قسم کی کارگذاری اور مستعدی کو باقی رکھے گا۔

امیر المومنین تم کو حکم دیتے ہیں کہ تم غدار اور خائن علی بن عیسیٰ، اس کی اولاد، اہلکار، عہدہ دار وکلا، اور ساہوکاروں کے پاس جو روپیہ ہو اس کی تلاش میں بیش از بیش جد وجہد اور مستعدی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرو اور اس بات کی تحقیق کرو۔ کہ ان کے ذمے سرکاری مطالبات کتنے ہیں۔ اور رعایا میں سے کن کن لوگوں کے حقوق اور مطالبات جو انہوں نے ظلم کر کے غصب کئے ہیں ان کے ذمہ واجب الادا ہیں، علی بن عیسیٰ وغیرہ کا جو مال جہاں ہو یا جن امانت داروں کے پاس انہوں نے رکھوایا ہو، ان سب کو برآمد کرو اور اس تمام کارروائی میں حسب ضرورت شدت اور نرمی اختیار کرو تاکہ وہ مطالبہ جو ان کے ذمہ ثابت ہو، وصول ہو سکے۔

اس معاملہ میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھنا۔ اسی طرح دوسرے لوگوں کے جو حقوق ان کے ذمہ ثابت ہوں یا جو مظالم انہوں نے ان پر کئے ہوں، ان سب کے معاملہ میں پوری حق پژوہی نصفت شعاری سے کام لینا تاکہ کوئی مظلوم یا متضرر ایسا نہ رہے جس کی دادرسی نہ ہو جائے۔ جب تم یہ تمام کام پوری طرح سرانجام دے چکو تب اس نمک حرام اور اس کے بیٹوں، عزیزوں، اہلکاروں اور عہدہ داروں کو بیڑیاں پہنا کر منہ کالا کر کے اس ذلت و خواری کے ساتھ جس کے وہ اپنے اعمال کی وجہ سے مستوجب ہیں، کیونکہ اللہ تو ہرگز بھی اپنے بندوں پر ظلم نہیں کیا کرتا امیر المومنین کی خدمت میں بھیج دینا۔

اس کے بعد ہمارے سابقہ حکم کے مطابق تم سمرقند جانا اور اس پست ہونے والے رافع اور علاقہ ماوراء النہر اور طخارستان کے ان لوگوں کو جو اس کی تحریک میں شریک ہو کر ہمارے مخالف ہو گئے ہیں۔ امیر المومنین کی اطاعت میں مراجعت اور واپسی کی دعوت دینا۔ اور اس امانت کو جو امیر المومنین نے تمہارے ساتھ کی ہے ان میں تقسیم کرنا۔ اگر وہ تمہاری دعوت کو قبول کر کے ہمارے حیطۂ اطاعت میں واپس آ جائیں اور اپنی جھتا بندی چھوڑ دیں تو فبہا المراد۔ ان میں سراسر ان کا فائدہ ہے اور اس وقت امیر المومنین کی یہ خواہش ہے کہ تم ان کی گذشتہ خطاؤں کو معاف کر دو۔ کیونکہ بہرحال وہ ہماری رعایا ہیں، اور ہم پر لازم ہے کہ جب وہ ہمارا کہا مان لیں تو ہم بھی ان کو معاف کر دیں ان کو امان دیدیں اور جس شخص اور اس کی ظالمانہ حکمرانی کی وجہ سے انہوں نے یہ معاندانہ روش اختیار کی تھی اس سے ان کو مطمئن کر دیں۔ نیز ان کے حقوق اور دوسرے مطالبات میں ان کے ساتھ بھی پورا انصاف کیا جائے۔

اگر وہ تمہاری دعوت کو قبول نہ کریں، اور امیر المومنین نے ان کے متعلق جو حسن ظن قایم کیا ہے یہ ان کے طرز عمل سے غلط ثابت ہو تو اب ان کا معاملہ اللہ کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ اس وقت وہ نافرمان، باغی، سرکش، فتنہ پرور اور عاقبت کے رد کرنے والے ہوں گے۔ اور چونکہ امیر المومنین پر جو فرض عاید تھا اس سے وہ اس شخص کو جس کی وجہ سے انہوں نے یہ معاندانہ روش اختیار کی ہے برطرف اور ذلیل کر کے اور قبول اطاعت کی صورت میں عام معافی کا اعلان کر کے عہدہ برآ ہو چکے ہوں گے۔ اس لئے اگر اب بھی وہ اپنی بغاوت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سر کشی پر مصر ہوں گے تو اس وقت وہ اللہ کو ان کے خلاف شاہد بنائیں گے۔ اور صرف اسی کو ہر ستم کی طاقت اور قوت حاصل ہے اسی پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ اور اسی کی طرف بازگشت ہے۔ والسلام۔

امیر حج فضل بن عباس

اس مراسلہ کو اسمٰعیل بن صبیح نے امیر المومنین کے سامنے لکھا۔ اس سال فضل بن العباس بن محمد بن علی والی مکہ کی امارت میں حج ہوا۔

اس سنہ کے بعد سنہ ۲۱۵ھ تک پھر مسلمانوں کی کوئی مہم موسم گرما میں جہاد کے لئے نہیں کی گئی

سنہ ۹۲ھ کے واقعات

ہارون الرشید کی رافع پر فوج کشی

اس سال ثابت بن نصر بن مالک کے ہاتھوں مسلمانوں اور رومیوں میں جنگی قیدیوں کا فدیہ سے تبادلہ ہوا

اس سال رشید رافع سے لڑنے خراسان جاتے ہوئے رقہ سے کشتیوں کے ذریعہ مدینۃ السلام آئے۔ جمعہ کے دن ماہ ربیع الآخر کے ختم میں پانچ راتیں باقی تھیں جب وہ بغداد آ گئے۔ وہ رقہ میں اپنے بیٹے قاسم کو اپنا نائب مقرر کر آئے تھے۔ اور خزیمہ بن خازم کو اس کا مددگار بنا آئے تھے پھر وہ پانچ شعبان کو نماز عصر کے بعد خیزرانیہ دروازے سے خراسان جانے کے لئے مدینۃ السلام سے روانہ ہوئے۔ رات انہوں نے بستان ابی جعفر میں بسر کی، صبح کو نہروان روانہ ہوئے۔ اور وہاں منزل کی۔ یہاں سے انہوں نے حماد البربری کو نہروان کے مضافات اور توابع کا عامل مقرر کر کے بھیجا۔ اور اپنے بیٹے محمد کو مدینۃ السلام میں اپنا نائب مقرر کیا۔

ذوالریاستین کا مامون کو مشورہ

ذوالریاستین کہتا ہے کہ جب رافع سے لڑنے رشید خراسان جانے لگے میں نے مامون سے کہا کہ جب کہ رشید خراسان جو تمہاری ولایت ہے، جا رہے ہیں اور محمد ولی عہدی میں تم پر مقدم کیا گیا ہے۔ تم جانتے ہو کہ کیا ہوگا جب یہ مر جائیں گے اور تمہارے ساتھ بہتر سے بہتر سلوک یہ ہوگا کہ تم کو محمد ولی عہدی سے علیحدہ کر دے گا۔ وہ زبیدہ کا بیٹا ہے۔ بنو ہاشم اس کے ماموں ہیں۔ اور زبیدہ اور اس کی دولت اس کی حمایت پر ہوگی۔ مناسب یہ ہے کہ تم ان سے درخواست کرو کہ وہ اس سفر میں تم کو اپنے ساتھ لے لیں مامون نے ساتھ چلنے کی اجازت مانگی رشید نے انکار کیا۔ میں نے اس سے کہا کہ تم جا کر کہو کہ چونکہ آپ علیل ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ کی خدمت کروں۔ اس کے علاوہ میں اور کسی بات کی تکلیف آپ کو نہ دوں گا۔ جب مامون نے اس طرح اجازت مانگی رشید نے اجازت دی اور اب وہ بھی ان کے ساتھ خراسان روانہ ہوا۔

محمد بن الصباح کا بیان

محمد بن الصباح الطبری کہتا ہے کہ جب رشید خراسان جانے لگے تو میرے باپ نہروان تک ان کی مشایعت کے لئے گئے۔ اثنائے راہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں رشید اس سے باتیں کرنے لگے اور کہنے لگے کہ صباح میرا خیال ہے کہ آپ آئندہ کبھی میری اور تمہاری ملاقات نہ ہوگی۔ صباح نے کہا یہ جناب والا کیا فرماتے ہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح وسالم بخیر وعافیت واپس لائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ آپ کو فتح ونصرت نصیب کی ہے اور دشمن کو آپ کے قابو میں دیا ہے۔ کہنے لگے جو میری حالت ہے اسے تم کیا جانو۔ اس نے کہا بے شک میں تو نہیں جانتا۔ کہنے لگے، آؤ میں تم کو دکھاؤں

ہارون الرشید اور صباح کی گفتگو

رشید شاہراہ سے تقریباً سو گز علیحدہ چلے گئے اور ایک درخت کے سایہ میں ہو کر اپنے خاص خدمت گار کو ہٹ جانے کا اشارہ کیا۔ وہ سب ایک طرف کو ہٹ گئے۔ صباح سے کہا۔ یہ بات اللہ کی امانت ہے تم اس کی حفاظت کرنا کسی کو نہ بتانا۔ اس نے کہا میرے آقا آپ یہ کیا فرماتے ہیں میں آپ کا ایک ادنیٰ غلام ہوں اور آپ مجھ اپنے بچوں کی طرح گفتگو فرما رہے ہیں۔ میں ہرگز اس راز کو کسی سے بھی بیان نہیں کروں گا۔ اب انہوں نے اپنا پیٹ کھول کر دکھایا۔ اس کے چاروں طرف حریر کی پٹیاں بندھی تھیں۔ کہنے لگے۔ یہ دیکھو یہ میری بیماری ہے۔ میں اس کا اظہار کسی سے نہیں کرتا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے ہر بیٹے کی طرف سے میرے اوپر ایک جاسوس متعین ہے۔ مسرور مامون کا جاسوس ہے۔ جبرئیل ابن بختیشوع امین کا جاسوس ہے۔ انہوں نے ایک تیسرا نام بھی لیا جسے صباح بھول گیا۔ ان میں ہر شخص میری سانس اور ایام زندگی گن رہا ہے۔ میری عمر ان کو اب بہت طویل معلوم ہو رہی ہے، وہ چاہتے ہیں کہ جلد سے جلد میرا وقت آخر ہو۔ اگر تم خود اس کا امتحان چاہتے ہو تو ابھی اس کا مشاہدہ کر لو۔ میں گھوڑا منگواتا ہوں دیکھ لینا کہ کس طرح کا کمزور اور اڑنے والا گھوڑا میرے لئے آتا ہے۔ تاکہ میری بیماری میں اور زیادتی ہو اور کسی طرح میرا کام ختم ہو۔ صباح نے کہا اے میرے آقا اس کا میرے پاس کوئی جواب نہیں۔ اور نہ میں ولیعہدوں کے متعلق کوئی بات کہنا چاہتا ہوں البتہ یہ ضرور دعا کرتا ہوں کہ جن والیوں ہوں یا قریبی رشتہ دار ہوں یا دور کے تعلق رکھنے والے جو آپ کا دشمن ہو اللہ اسے آپ پر سے قربان کر دے۔ اور آپ سے پہلے ان کا خاتمہ کر دے۔ اور ہمیں کبھی آپ کے متعلق کسی بری بات کو نہ دکھائے۔ آپ کے ذریعہ اسلام کو ترقی دے اور آپ کی بقا سے اس کے ارکان مضبوطی سے جمائے۔ اور دنیائے اسلام کی سرحدوں کی حفاظت کرے اور آپ کو اس مہم سے کامیاب اور فتحمند واپس لائے۔ آپ کے دشمن کو آپ کے قابو میں دے۔ اور آپ نے اپنے رب سے جو توقعات قائم کی ہیں، ان کو وہ اسی طرح پورا کرے۔ اس پر رشید نے کہا۔ بہر حال جہاں تک تمہارا تعلق ہے تم نے دونوں فریقوں سے اپنے کو بری کر لیا اور ہمیں معلوم ہو گیا کہ تمہارا ان میں سے کسی سے تعلق نہیں ہے۔

اب انہوں نے گھوڑا طلب کیا۔ چنانچہ بالکل ایسا ہی گھوڑا لوگ ان کے لئے لے کر آئے جیسا کہ وہ پہلے بیان کر چکے تھے۔ انہوں نے صباح کی طرف دیکھا اور سوار ہو گئے۔ اور اس سے کہا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ تم کو بہت سے کام ہیں اب واپس جاؤ۔ صباح نے ان کو خیرباد کہا اور یہی اس کی ان سے آخری ملاقات تھی۔

آذربائجان میں شورش

اس سال حزمیہ فرقہ نے نواح آذربائجان میں شورش برپا کی۔ رشید نے عبداللہ بن مالک کو دس ہزار شہ سواروں کے ساتھ ان کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ عبدالملک نے ان کو قید کیا اور لونڈی غلام بنالیا اور ان کو لے کر وہ رشید سے قرماسین میں آملا۔ رشید کے حکم سے قیدی قتل اور لونڈی غلام فروخت کر دیئے گئے۔

متفرق واقعات

اس سال قاضی علی بن نظیان نے قصر اللصوص میں انتقال کیا۔ اس سال یحییٰ بن معاذ ابواللنداء کو گرفتار کر کے رشید کی خدمت میں جبکہ وہ رقہ میں قیام پذیر تھے، لایا۔ رشید نے اسے قتل کر دیا۔ اس سال عمیث بن عنبہ اور الاحوص بن مہاجر شیبوں کی اولاد کی ایک جماعت کے ساتھ رافع بن لیث کا ساتھ چھوڑ کر ہرثمہ کے پاس چلے آئے۔ اس سال ابن عائشہ اطراف مصر کے کچھ لوگوں کے ساتھ گرفتار کر کے بارگاہ خلافت میں لایا گیا۔ اس سال ثابت بن نہر بن مالک سرحدوں کا محافظ مقرر کیا گیا۔ اس نے جہاد کیا۔ اور مظمورہ فتح کیا۔ اس سال بندوں میں قیدیوں کا تبادلہ ہوا۔ اس سال شروان الحروری خارجی نے شورش برپا کی اور اس نے بصرہ کے صحرا میں سرکاری عامل کو قتل کر دیا۔

اس سال علی بن عیسیٰ کو گرفتار کر کے بغداد لایا گیا۔ اور اسے اسی کے مکان میں قید کر دیا گیا۔

امیر حج عباس بن عبداللہ

اس سال عیسیٰ بن جعفر نے طارستان میں جبکہ وہ رشید کے پاس جارہا تھا، انتقال کیا، یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ سکرہ میں اس نے انتقال کیا۔

اس سال رشید نے ہیثم الیمانی کو قتل کر دیا۔

اس سال عباس بن عبداللہ بن جعفر بن ابی جعفر المنصور کی امارت میں حج ہوا۔

۱۹۳ھ کے واقعات

فضل بن یحییٰ کی وفات

اس سال کے ماہ محرم میں فضل بن یحییٰ بن برمک نے حالت قید میں بمقام رقہ انتقال کیا۔ اس کی زبان میں زخم ہوگیا تھا جس کی وجہ سے وہ شق ہوگئی تھی، وہ بیماری کی حالت میں کہا کرتا تھا کہ میں چاہتا ہوں کہ رشید ابھی نہ مریں۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ ان کے مرنے کے بعد تم اس قید کی مصیبت سے نجات پاجاؤ گے۔ مگر اس کا جواب وہ یہ دیتا کہ میرا وقت ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت سے قریب رہے، کئی ماہ کے مسلسل علاج کے بعد حالت درست ہوگئی اور وہ باتیں کرنے لگا۔ مگر پھر مرض نے شدت اختیار کی زبان اور آنکھیں بند ہوگئیں، اور اب وقت آخر ہوا۔ جمعرات اور جمعہ اسی حالت میں گذرے، سنیچر کے دن اذان صبح کے ساتھ رشید سے پانچ ماہ کم ترپنتالیس سال کی عمر میں فضل نے انتقال کیا۔ اس کی موت سے لوگوں کو بہت صدمہ ہوا۔ قصر سے باہر لانے سے پہلے اس کے ان اعزا، نے جو قصر میں تھے، اس کی نماز جنازہ پڑھ لی۔ پھر جب اس کی لاش باہر لائی گئی تو اور دوسرے لوگوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

ہارون الرشید کو ہرثمہ سے خدشہ

اس سال سعید الطبری نے جو جوہری کے نام سے مشہور ہیں، انتقال کیا۔

اس سال ماہ صفر میں ہارون جرجان پہونچے۔ وہاں ان کی خدمت میں علی بن عیسیٰ کی دولت جو پندرہ سو اونٹوں پر بار تھی پیش کی گئی۔ یہ جرجان سے ماہ صفر ہی میں علالت کی حالت میں طوس چلے گئے۔ اور اپنی وفات تک وہیں مقیم رہے۔ ان کو ہرثمہ پر کچھ شبہ ہوگیا۔

مامون کی روانگی مرو

اس وجہ سے انہوں نے اپنے مرنے سے تیئس راتیں پیشتر اپنے بیٹے مامون کو مرو بھیجدیا۔ اور اس کے ساتھ عبداللہ بن مالک یحیی بن معاذ اسد بن یزید بن مزید، عباس بن جعفر بن محمد بن اشعث سندی بن الحرشی اور ابراہیم بن حازم کو بھی مرو بھیجدیا۔ مامون کا قلمدان وزارت اور انشا ایوب بن ابی شمیر کو تفویض کیا اس کے بعد ان کے مرض نے شدت اختیار کی جس کی وجہ سے وہ چلنے پھرنے سے بھی معذور ہوگئے

بشیر بن اللیث کی گرفتاری

ہرثمہ اور رافع کے طرفداروں میں ایک جنگ ہوئی جس میں ہرثمہ نے بخارا فتح کرلیا اور رافع کے بھائی بشیر بن اللیث کو پکڑ لیا۔ اور پھر اسے ہرثمہ نے رشید کی خدمت میں طوس بھیجدیا۔

جامع المروزی کا بیان

جامع المروزی بیان کرتا ہے کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جو رافع کے بھائی کو لے کر رشید کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ جب رافع کا بھائی ان کے سامنے آیا اس وقت وہ زمین سے ایک ہاتھ بلند ایک تخت پر متمکن تھے، اور اس پر ایک ہی ہاتھ یا اس سے زیادہ موٹا گدا پڑا ہوا تھا اور ان کے ہاتھ میں آئینہ تھا جس میں وہ اپنی صورت دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔ اور پھر رافع کے بھائی کی طرف دیکھا۔ کہنے لگے اے فاحشہ زادے۔ مجھے توقع ہے کہ وہ ذلیل (انکی مراد اس سے رافع تھا) میری گرفت سے بچ نہ سکے گا۔ جس طرح کہ تو نہ بچ سکا۔

بشیر بن اللیث کی ہارون الرشید سے رحم کی درخواست

اس نے کہا۔ امیر المومنین بیشک میں نے آپ کے خلاف جنگ کی اور اللہ نے آپ کو فتح نصیب کی۔ اس کے شکریہ میں آپ میرے ساتھ ایسا سلوک کریں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس سے اللہ خوش ہو۔ اور میں آپ کا حامی اور جاں نثار ہو جاؤں اور اس طرح جب رافع کو یہ معلوم ہو گا کہ آپ نے میرے ساتھ یہ احسان کیا ہے تو شاید اللہ اس کے قلب کو آپ کے لئے نرم کر دے اور وہ آپ کے مقابلہ سے باز آجائے اس پر رشید برہم ہو گئے اور انہوں نے کہا۔ بخدا اگر میری زندگی صرف اتنی باقی ہو کہ میں اس میں صرف ایک بات زبان سے کہہ سکوں تو میں یہی حکم دوں گا کہ اسے قتل کر دو۔

بشیر بن اللیث کا قتل

رشید نے قصائی کو طلب کر کے اس سے کہا کہ تو اپنی چھری تیز بھی مت کر یوں ہی رہنے دے، اور اس فاسق اور فاسق زادے کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ اور جلد اس کام کو ختم کر۔ میں چاہتا ہوں کہ قبل اس کے کہ میرا وقت آخر ہو اس کے جسم کے دو عضو بھی سالم نہ رہنے پائیں۔ قصائی نے حسب الحکم اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ انہوں نے حکم دیا کہ ان کو شمار کیا جائے۔ میں نے شمار کئے تو وہ چودہ عضو بدن تھے، جو علیحدہ علیحدہ کر دیئے گئے تھے۔ انہوں نے دونوں ہاتھ دعا کے لئے آسمان کی طرف اٹھائے۔ اور عرض پرداز ہوئے۔ بار الٰہ کہ جس طرح تو نے اپنے دشمن کو میرے قبضہ میں دے کر اپنا بدلہ اس سے لیا ہے اسی طرح اس کے بھائی کو میرے قابو میں دے۔ یہ کہہ کر ان پر غشی طاری ہو گئی اور تمام حاضرین ان کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

اس سال ہارون الرشید نے وفات پائی۔

ہارون الرشید سے جبرئیل بن بختیشوع کی گفتگو

جبرئیل بن بختیشوع کہتا ہے کہ میں رقہ میں رشید کے ساتھ تھا۔ روزانہ صبح کے وقت سب سے پہلے میں ان کی خدمت میں جاتا شب میں ان کی جو کیفیت رہتی اسے پوچھتا۔ اگر طبیعت ناسازہ ہوتی وہ مجھ سے بیان کر دیتے۔ اس کے بعد وہ آزادی کے ساتھ مجھ سے اپنی خلوت شب کی باتیں بیان کرتے، اپنی باندیوں کا ذکر کرتے اپنی تخلیہ کی صحبت میں جو کرتے، جتنی دیر صحبت کرتے سب بیان کرتے۔ اس کے بعد مجھ سے لوگوں کی خبریں اور حالات پوچھتے۔ حسب معمول ایک دن میں صبح کو ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے سلام عرض کیا۔ مگر انہوں نے آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ بہت ہی منہ بنائے مغموم اور متفکر ہیں۔ میں دن کے کافی عرصے تک اسی طرح ان کے سامنے مودب کھڑا رہا اور وہ اسی طرح چپ تھے۔ جب اس بات کو بہت دیر گذر گئی تو میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا اے میرے آقا۔ اللہ مجھے آپ پر نثار کر دے آپ کا یہ کیا حال ہے۔ اگر آپ بیمار ہیں تو مجھ سے کہیں۔ شاید میں اس کا مداوا کر سکوں۔ اور کسی اپنے عزیز قلبی کے متعلق کوئی حادثہ پیش آیا ہے تو اس میں سوائے صبر و تسلیم کے کوئی چارہ نہیں۔ اور غم کرنے سے کیا مل جاتا ہے۔ اگر آپ کی سلطنت میں کوئی رخنہ پیدا ہو گیا ہے تو اس پر اس قدر حزن و ملال کی اس لئے ضرورت نہیں کہ تمام بادشاہوں پر اس قسم کے واقعات گذر چکے ہیں اور اس صورت میں سب سے زیادہ میں اس بات کا اہل ہوں کہ آپ مجھ سے بیان کر دیں۔ اور میرا مشورہ لیں۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہارون الرشید کا خواب

رشید نے کہا جبرئیل جتنی باتیں تم نے بیان کی ہیں ان میں سے کوئی بات مجھے میں نہیں آئی۔ واقعہ یہ ہے کہ میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے اس کی وجہ سے میں نہایت ہی متفکر اور پریشان خاطر ہوں میں نے عرض کیا آپ بیان فرمائیں یہ بالکل معمولی بات ہے۔ پھر میں نے ان کے پاس جاکر ان کے پاؤں چومے، اور کہا کہ محض ایک خواب کی وجہ سے آپ اس قدر مغموم اور محزون ہیں۔ ممکن ہے کہ پریشان خیالات یا فتور ہضم کی وجہ سے بخارات فاسدہ کی وجہ سے یا سودا کے غلبہ سے آپ نے کوئی برا خواب دیکھ لیا ہو۔ ان اسباب میں سے جو سبب بھی ہوا ہو، یہ خواب نہیں بلکہ محض عکس ہے۔ رشید نے کہا اچھا میں بیان کئے دیتا ہوں میں نے دیکھا کہ میں اپنے اسی بستر پر لیٹا ہوں کہ یکایک میرے نیچے سے ایک ہاتھ نکلا جسے میں پہچانتا ہوں اور ہتھیلی نظر پڑی وہ بھی میری دیکھی ہوئی ہے مگر اس شخص کا نام میرے ذہن میں نہیں ہے۔ کہ وہ کون ہے۔ بہرحال میں نے دیکھا کہ اس ہتھیلی میں سرخ مٹی ہے۔ کوئی شخص جس کی آواز میں سن رہا ہوں مگر اسکی صورت نظر نہیں آتی۔ یہ کہہ رہا ہے کہ یہ مٹی ہے جس میں تم دفن کئے جاؤ گے۔ میں نے پوچھا یہ مٹی کہاں ہے اس نے کہا طوس میں۔ یہ کہہ کر وہ ہاتھ غائب ہوگیا اور بات ختم ہوگئی اور میں بیدار ہوگیا۔

ہارون الرشید کا طوس میں قیام

میں نے کہا جناب والا۔ یہ ایک نہایت الجھا ہوا خواب ہے۔ میں سمجھتا ہوں جب آپ اپنے بستر پر تشریف لے گئے تھے اس وقت آپ خراسان، اس کی جنگوں اور خراسان کے کچھ علاقے کے نکل جانے کی وجہ سے پریشان تھے۔ اور ان امور پر غور فرما رہے تھے، کہنے لگے کہ ہوا تو ایسا ہی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کی اسی پریشانی نے حالت خواب میں بخارات فاسدہ سے مل کر یہ خواب دکھایا ہے آپ کو اس کی قطعی پروا نہ کریں۔ نشاط و سرور اختیار کریں۔ پھر ایسا خواب نظر نہ آئے گا۔ میں بہت دیر تک مختلف ترکیبوں سے ان کو بہلاتا رہا یہاں تک کہ وہ مطمئن ہوکر فارغ البال ہوئے اور حکم دیا کہ آج ہمارے عیش و نشاط کے لئے یہ انتظام کیا جائے اور روزانہ معمول سے آج فلاں فلاں سامان زیادہ کیا جائے اس کے بعد وہ بھی اس خواب کو بھول گئے۔ اور ہم بھی بھول گئے۔ کسی شخص کے دل میں بھی اس کا خیال نہیں آیا جب رافع نے خروج کیا، تو رشید خراسان چلے۔ اثنائے راہ سفر میں کسی جگہ ان کو مرض لاحق ہوا جو بڑھتا گیا۔ طوس پہنچکر ہم سب جنید بن عبدالرحمان کے قصر میں جو اس کے موضع سناباذ میں تھا، قیام پذیر ہوئے۔

ہارون الرشید کی علالت

حالت مرض میں وہ اس قصر کے باغ میں ٹہلتے، یکایک ان کو اپنا وہ خواب یاد آیا فوراً چونک پڑے۔ اور بمشکل گرتے پڑتے اٹھے۔ ہم سب جھپٹ کر ان کے پاس آئے اور ہر شخص نے پریشان ہوکر پوچھا۔ جناب کا مزاج کیسا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس وقت کیا نئی بات پیش آئی۔ کہنے لگے جبرئیل تم کو رد خواب یاد ہے جو میں نے رقہ میں طوس کے متعلق دیکھا تھا۔ یہ کہہ کر انہوں نے سر اٹھا کر مسرور کو دیکھا اور اس سے کہا۔ ذرا اس باغ کی مٹی تو لاؤ مسرور جا کر اپنی مٹھی میں مٹی لے کر آیا۔ اس وقت اس نے آستین چڑھا رکھی تھی۔ جس کی وجہ سے اس کا ہاتھ ننگا تھا۔ اسے اس طرح دیکھ کر کہنے لگے بخدا یہی ہاتھ اور یہی مٹی ہے۔ جو میں نے خواب میں دیکھی تھی۔ اور یہ سرخ مٹی ہے۔ کوئی بات غلط نہیں ہوئی۔ اس کے بعد وہ زار و قطار رونے لگے اور اس واقعہ کے تین دن بعد اسی باغ میں ان کا انتقال ہوا۔ اور وہیں وہ دفن ہوئے

ہارون الرشید کا جبرئیل کو قتل کرنے کا ارادہ

کسی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ جس مرض میں رشید کا انتقال ہوا اس کے علاج میں جبرئیل نے غلطی کی جس کا علم رشید کو ہو گیا تھا۔ اور جس رات ان کا انتقال ہو گیا اسی رات وہ اسے قتل کر کے رافع کے بھائی کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کرا دینا چاہتے تھے، انہوں نے جبرئیل کو اسی غرض سے اپنے سامنے بلایا مگر جبرئیل نے عرض کیا امیر المومنین کل تک اور انتظار فرمائیں کل آپ کی طبیعت سنبھل جائے گی۔ مگر اسی دن ان کا کام تمام ہو گیا۔

قبر کھودنے کا حکم

حسن بن علی الربعی کا دادا جس کے پاس کرائے کے لئے سو اونٹ تھے اور وہی رشید کو اپنے اونٹوں پر طوس لے گیا تھا، بیان کرتا ہے کہ رشید نے حکم دیا کہ قبل اس کے کہ میں مروں میری قبر کھود کر تیار کر لی جائے۔ چنانچہ ان کی قبر کھود لی گئی وہ اس کو دیکھنے گئے۔ میں ایک قبہ میں بٹھا کر آگے سے اونٹ کی نکیل پکڑے ہوئے ان کو قبر پر لایا اسے دیکھ کر کہنے لگے۔ اے ابن آدم تیری جگہ یہ ہے۔

کسی شخص نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ جب مرض نے شدت اختیار کی تو انہوں نے قبر کی تیاری کا حکم دیا۔ چنانچہ اسی محل میں جس میں وہ فروکش تھے، حمید بن ابی غانم الطائی کے احاطہ میں ایک مقام منقب نام تھا، وہیں ان کے لئے قبر کھودی گئی۔ اس کے بعد کئی آدمیوں نے اس میں اتر کر قرآن ختم کیا اتنی دیر تک وہ برابر قبر کے کنارے ایک صحافہ میں بیٹھے رہے۔

ہارون الرشید کی حالت نزع

سہل بن صاعد نے بیان کیا کہ جس مکان میں رشید کا انتقال ہوا میں وہاں موجود تھا۔ جب سانس اکھڑی اور نفس میں ان کو دقت پیش آنے لگی انہوں نے ایک موٹا لحاف منگوایا اور اسے ہر طرف سے لپیٹ لیا۔ اب ان کو نزع کی سخت تکلیف ہوئی۔ میں جانے کے لئے اٹھا مجھ سے کہا سہل بیٹھو میں بیٹھ گیا۔ میں بہت دیر تک بیٹھا مگر اس اثنار میں نہ انہوں نے مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں نے ان سے کوئی بات کی جب لحاف گرنے لگتا وہ اسے پھر چاروں طرف سے سنبھال کر لپیٹ لیتے جب اسی طرح بہت دیر گزر گئی تو اب میں پھر اٹھا مجھ سے کہا۔ سہل کہاں جاتے ہو۔ میں نے کہا امیر المومنین مجھ سے آپ کی تکلیف دیکھی نہیں جاتی۔ اگر آپ لیٹ جاتے تو شاید آپ کو کچھ آرام ملتا۔ اس پر خوب اچھی طرح ہنسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کہنے لگے۔ سہل میں اس حال میں کسی شاعر کا یہ شعر پڑھ رہا ہوں

وانی من قوم کرام میزیدھم شماسا وصبرا شدۃ الحدثان

ترجمہ: بے شک میں ان شرفاء میں ہوں جن کو حوادث کی شدت زیادہ مستقل مزاج اور اپنی تکلیف سے بے پرواہ کر دیتی ہے۔

کفن کے لئے کپڑے کا انتخاب

مسرور نے بیان کیا ہے کہ جب رشید کو محسوس ہوا کہ ان کا وقت آخر آ پہنچا انہوں نے مجھے حکم دیا کہ توشہ خانہ کھول کر وہاں جو سب سے قیمتی اور اعلیٰ درجہ کا کپڑے کا تھان ہو لے آؤ۔ میں نے کوئی ایک تھان ایسا نہ پایا۔ جس میں یہ دونوں باتیں جمع ہوں۔ دو تھان سب سے زیادہ قیمتی تھے۔ ایک کی قیمت دوسرے سے کچھ ہی زیادہ تھی۔ البتہ یہ فرق تھا کہ ایک سرخ اور دوسرا سبز تھا میں ان دونوں کو ان کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ انہوں نے دونوں کو دیکھا۔ میں نے ان کی قیمت بیان کی۔ کہنے لگے ان میں جو بہتر ہے اسے میرے کفن کے لئے رہنے دو۔ اور دوسرے کو پلٹا دو۔

ہارون الرشید کی وفات

بیان کیا گیا ہے کہ حمید بن ابی غانم کے قصر میں ایک مقام مشقب نام میں انہوں نے سنیچر کی آدھی رات میں اس سال کے ماہ جمادی الآخر کی تیسری کو انتقال کیا۔ ان کے بیٹے صالح نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ فضل بن الربیع اور اسمٰعیل بن صبیح انتقال کے وقت ان کے پاس موجود تھے۔ خدمت گاروں میں سے مسرور حسین اور رشید تھے۔ ۲۳ سال ۲ ماہ ۸ دن مدت خلافت ہوئی۔ اس کی ابتدا جمعہ کی رات جب کہ ۱۴ ربیع الاول کے ختم میں ۱۴ راتیں باقی تھیں ہوئی اور انتہا سنیچر کی رات جب کہ ۱۹۳ ہجری کے ماہ ربیع الآخر کے ختم ہونے میں تین راتیں باقی تھیں ہوئی۔

ہارون الرشید کی عمر

ہشام بن محمد کہتے ہیں ابو جعفر الرشید ہارون بن محمد جمعہ کی رات کو ۱۴ ربیع الاول ۱۷۰ھ ہجری ۲۳ سال کی عمر میں خلیفہ ہوئے، اور سنیچر کی رات یکم جمادی الاولیٰ ۱۹۳ھ میں ۴۵ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔ اس طرح وہ ۲۳ سال ایک ماہ اور ۱۶ دن خلیفہ رہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ وفات کے دن ان کی عمر ۴۷ سال ۵ ماہ اور ۵ دن تھی وہ ۱۹۵ھ ہجری کے ماہ ذی الحجہ کے ختم میں جبکہ تین راتیں باقی تھیں پیدا ہوئے۔ اور ۲۴ جمادی الآخر ۱۹۳ھ کو ان کا انتقال ہوا۔ بہت ہی گورے چٹے خوب صورت اور شاندار آدمی تھے۔ بال گھونگھر والے تھے جن پر سفیدی آ چلی تھی۔

ہارونی عہد کے والیان ممالک

مدینہ کے والی۔ اسحٰق بن عیسیٰ بن علی۔ عبدالملک بن صالح بن علی۔ محمد بن عبداللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ۔ ابراہیم بن محمد بن ابراہیم۔ علی بن عیسیٰ بن موسیٰ محمد بن ابراہیم۔ عبداللہ بن مصعب الزبیری۔ بکار بن عبداللہ بن مصعب ابوالبختری۔ وہب بن وہب العباس بن محمد بن ابراہیم سلیمان بن جعفر بن سلیمان۔ موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ عبداللہ بن محمد بن ابراہیم۔

مکہ کے والی۔

عبداللہ بن قثم بن العباس محمد بن ابراہیم۔ عبید بن قثم۔ عبداللہ بن محمد بن عمران۔ عبداللہ بن محمد بن ابراہیم العباس بن موسیٰ بن عیسیٰ علی بن موسیٰ بن عیسیٰ۔ محمد بن عبداللہ النعالی۔ حماد البربری سلیمان بن جعفر بن سلیمان۔ احمد بن اسمٰعیل بن علی الفضل بن العباس بن محمد۔ موسیٰ بن

کوفہ کے والی۔

عیسیٰ بن موسیٰ۔ یعقوب بن ابی جعفر۔ موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ۔ العباس بن عیسیٰ بن موسیٰ۔ موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ۔

بصرہ کے والی۔

محمد بن سلیمان بن علی۔ سلیمان بن ابی جعفر۔ عیسیٰ بن جعفر بن ابی جعفر خزیمہ بن خازم۔ عیسیٰ بن جعفر۔ جریر بن یزید۔ جعفر بن سلیمان۔ جعفر بن ابی جعفر۔ عبدالصمد بن علی۔ مالک بن علی الخزاعی۔ اسحٰق بن سلیمان بن علی۔ سلیمان بن ابی جعفر۔ عیسیٰ بن جعفر۔ الحسن بن جمیل امیر المومنین کا مولیٰ۔ اسحٰق بن عیسیٰ بن علی۔

خراسان کے والی

ابوالعباس الطوسی۔ جعفر بن محمد بن الاشعث۔ العباس بن جعفر۔ الطرائف بن عطا۔ سلیمان بن راشد افسر مالگذاری۔ حمزہ بن مالک۔ الفضل بن یحییٰ۔ منصور بن یزید بن منصور۔ جعفر بن یحییٰ۔ مگر علی بن الحسن بن قحطبہ اس کے نائب کی حیثیت سے خراسان کا والی تھا۔ علی بن عیسیٰ بن ماہان اور ہرثمہ بن اعین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۳

خلیفہ ہارون الرشید کی سیرت و حالات

ایک سو رکعت نماز اور روزانہ زکوٰۃ و صدقہ

عباس بیان کرتا ہے کہ بشرطیکہ کوئی خاص علت نہ پیش آجائے۔ مرتے دم تک ان کا یہ دستور تھا کہ روزانہ سو رکعت نماز پڑھتے تھے اور اپنے ذاتی مال میں سے روزانہ زکوٰۃ نکالنے کے بعد ایک ہزار درہم صدقہ دیتے تھے۔ جب حج کے لئے جاتے تو سو فقہا اور ان کی اولاد ان کے ہمراہ ہوتی اور جس سال خود حج کے لئے نہ جاتے تو تین سو آدمیوں کو اپنے خرچ سے حج کے لئے بھیجتے۔ ان کو پورے مصارف حج دیتے اور بہت عمدہ لباس بھی دیتے

ہارون الرشید کی سخاوت

وہ ہمیشہ منصور کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتے۔ البتہ روپیہ خرچ کرنے میں وہ منصور سے بالکل مختلف تھے۔ ان سے پہلے کسی خلیفہ نے اتنی سخاوت نہیں کی جتنی انہوں نے کی ان کے بعد بے شک مامون نے ایسی ہی فیاضی کی۔ جو شخص ان کے ساتھ احسان کرتا کبھی وہ احسان رائگاں نہ جاتا۔ بلکہ پہلے ہی موقع پر اس کی جزا دیتے۔ شعر و شعرا کے عاشق تھے۔ ادبا اور فقہا کی بہت خاطر کرتے تھے۔ دین کے معاملے میں شک و شبہ کو بہت برا جانتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ اس کا کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلتا اور اس میں تو کوئی شبہ ہی نہیں کہ اس سے ثواب نہیں ملیگا۔ اپنی تعریف کو اور خصوصاً خوش گو شاعر کی زبانی بہت پسند کرتے تھے۔ اور اس کا بیش بہا صلہ دیتے۔

مروان بن ابی حفصہ شاعر کو انعام

مروان بن ابی حفصہ ۳ رمضان ۱۸۱ھ ہجری اتوار کے دن ان کے ہاں باریاب ہوا۔ . . . . . اور اس نے ان کی تعریف میں اپنا وہ مشہور قصیدہ سنایا جس کا مطلع یہ ہے:-

وسدت بھارون الثغور فاحکمت
بہ من امور المسلمین المرائر

اس قصیدہ پر انہوں نے پانچ ہزار دینار اسی مجلس میں اسے دینے اس کے علاوہ لباس اور خلعت فاخرہ سے سرفراز کیا۔ دس رومی غلام اور لونڈیاں عطا کیں۔ نیز اپنی سواری خاصہ کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک گھوڑا بھی دیا۔

ہارون الرشید اور ابن ابی مریم

بیان کیا گیا ہے کہ ابن ابی مریم المدنی رشید کا مصاحب تھا۔ یہ ایک بڑا بولنے والا، ظریف، بذلہ سنج اور ہنسانے والا تھا رشید کو کسی وقت اس کے بغیر چین نہ آتا تھا۔ اور نہ وہ کبھی اس کی باتوں سے آزردہ ہوتے اس کے ساتھ ہی اسے اہل حجاز کے تمام واقعات، شرفا کے القاب اور ظرافت کے نکات یاد تھے۔ یہ اپنی ان خصوصیات کی وجہ سے رشید کا اس قدر مصاحب خاص بن گیا تھا کہ رشید نے اسے اپنے قصر ہی میں ایک مکان رہنے کے لئے دیدیا تھا۔ اور ان کی اجازت سے ان کی حرم محل کی دوسری عورتوں موالیوں اور غلاموں سے بے تکلف ملتا جلتا تھا۔ ایک مرتبہ رات کو جب وہ سو رہا تھا اور رشید طلوع فجر کے ساتھ نماز کے لئے تیار ہو چکے تھے، رشید اس کے پاس آئے دیکھا کہ وہ سو رہا ہے، انہوں نے اس پر سے لحاف اتار لیا اور کہا کہو صبح کیسی ہوئی۔ اس نے کہا میری صبح اب تک نمودار نہیں ہوئی ہے۔ تم جاؤ اور اپنا کام کرو۔ رشید نے کہا چلو نماز پڑھو۔ اس نے کہا یہ ابوالجارود کی نماز کا وقت ہے اور ہم تو قاضی ابو یوسف کے متبعین میں سے ہیں۔ یہ جواب سن کر رشید اسے سوتا چھوڑ کر چلے گئے اور اب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوئے۔

ابن ابی مریم کا مذاق

اس کے غلام نے آکر اس سے کہا اٹھو۔ امیر المومنین نماز کے لئے کھڑے ہو چکے ہیں۔ اب وہ اٹھا اور کپڑے پہن کر رشید کی طرف گیا۔ اس وقت وہ نماز صبح میں بلند آواز سے قرآن پڑھ رہے تھے۔ جب یہ ان کے پاس پہونچا تو وہ یہ آیت وَمَالِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي (اور میں کیوں نہ اس کی عبادت کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے) پڑھ رہے تھے۔ اسے سن کر ابن ابی مریم المدنی نے کہا ہاں بے شک میں بھی نہیں جانتا تھا کہ آپ کیوں اپنے خالق کی عبادت کریں۔ رشید سے نماز میں ہنسی ضبط نہ ہو سکی۔ وہ نیت توڑ کر اس کی طرف غضب آلود صورت بنائے پھرے اور کہنے لگے ابن ابی مریم تم نماز میں بھی مذاق سے نہیں چوکتے۔ اس نے کہا جناب والا۔ میں نے کیا کیا۔ رشید نے کہا۔ تم نے میری نماز خراب کر دی۔ اس نے کہا۔ بخدا میں یہ نہیں کیا۔ میں نے تو آپ کے منہ سے ایک بات سنی تھی جس سے مجھے رنج ہوا۔ جب آپ نے یہ کہا "وَمَالِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي" اس پر میں نے یہ کہا بخدا میں بھی اس کی وجہ نہیں جانتا۔ اب رشید پھر ہنس پڑے۔ اور کہا دیکھو قرآن اور دین میں آئندہ مذاق نہ کرنا۔ ان دو کے علاوہ اور سب باتوں میں تم کو آزادی ہے۔

ہارون الرشید کو عباس بن محمد کا تحفہ

ایک مرتبہ عباس بن محمد نے ایک خالیہ رشید کی خدمت میں ہدیۃً بھیجا۔ بلکہ وہ خود اسے اپنے ساتھ لے کر رشید کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض پرداز ہوا کہ امیر المومنین اللہ مجھے آپ پر نثار کر دے میں جناب کے لئے ایسا نادر خالیہ لایا ہوں جو کسی دوسرے کو میسر نہیں اس میں جو مشک ڈالا گیا ہے وہ تبت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے پرانے کپڑوں کی نافوں کا ہے۔ جو عنبر ہے وہ بحر عدن کا عنبر ہے، اور بالجہر مدینہ کے فلاں شخص کے ہاں کی ہے۔ جو اپنی خاصیت عمل میں مشہور ہے اور اس کا ترکیب دینے والا ایک شخص ہے جو بصرہ میں رہتا ہے۔ جو اس کے بنانے کی ترکیب سے پوری طرح واقف ہے۔ اگر امیر المومنین مناسب خیال فرمائیں تو اسے قبول کر کے مجھے ممنون فرمائیں۔ رشید نے اپنے خدمتگار خاقان کو جو ان کے سر اہنے کھڑا تھا، کہا کہ اس غالیہ کو لے آؤ۔ خاقان اسے اندر لے کر حاضر ہوا۔ وہ چاندی کے ایک بڑے مرتبان میں رکھا ہوا تھا۔ اور اوپر سرپوش ڈھکا تھا۔ خاقان نے سرپوش ہٹایا۔

ابن ابی مریم کا غالیہ کے متعلق مذاق

ابن ابی مریم المدنی بھی اس وقت حاضر تھا، اس نے کہا امیر المومنین یہ مجھے عنایت کر دیجئے۔ انہوں نے فرمایا۔ تم ہی لے جاؤ۔ اس پر عباس کو سخت رنج اور غصہ آیا اور اس نے کہا تو نے ایسی شے مانگی ہے کہ اسے میں نے خود بھی استعمال نہیں کیا بلکہ اپنے آقا کو لاکر بندگی اور تو نے اسے لے لیا۔ ابن ابی مریم المدنی نے کہا ان کی فاحشہ ماں کی قسم یہ صرف اسے اپنے جوتڑوں پر ملیں گے۔ رشید ہنس پڑے۔ اور ابن ابی مریم نے لپک کر اپنی قمیص کا دامن ان کے سر پر ڈالا اور پھر اس مرتبان میں ہاتھ ڈال کر اس میں سے مٹھی بھر کر ایک مرتبہ ان کے جوتڑ میں ملا اور دوسری مرتبہ ان کے چڈوں اور بغل میں ملا پھر اس سے ان کا منہ، سر اور ہاتھ پاؤں سیاہ کر دیئے۔ اسی طرح اس نے ان کے تمام اعضائے جسم پر وہ غالیہ لگا دیا اور خاقان سے کہا کہ ذرا میرے غلام کو یہاں بلا لاؤ۔ رشید نے بھی جو ہنسی کی وجہ سے اپنے قابو میں نہ تھے، خاقان سے کہا کہ اس کے غلام کو بلا لو۔ خاقان نے اسے آواز دی۔ ابن ابی مریم نے اس سے کہا کہ جس قدر غالیہ بچ گیا ہے یہ تم رشید کی فلاں بیوی کے پاس لے جاؤ اور اس سے کہو کہ اسے اپنی فرج میں لگا لو اور میں ابھی تمہارے ساتھ مجامعت کرنے آتا ہوں۔ غلام اسے لے کر چلا گیا اب رشید کا ہنسی سے یہ حال تھا کہ وہ بالکل اپنے آپے میں نہ تھے اور بالکل بے قابو ہو چکے تھے۔

ابن ابی مریم کی عباس بن محمد سے گفتگو

اس کے بعد ابن ابی مریم نے عباس سے مخاطب ہو کر کہا۔ بخدا تم بھی بالکل پاگل سٹھیا گئے ہو تم کو یہ خیال نہیں آیا کہ تم خلیفۃ اللہ کی خدمت میں آکر ایک معمولی غالیہ کی اتنی تعریف کر رہے ہو۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ جو شے آسمان سے ٹپکتی ہے یا زمین سے نکلتی ہے، اور ہر شے جو دنیا میں موجود ہے وہ ان کے قبضۂ قدرت میں اور زیر نگیں ہے، اور سب سے زیادہ تعجب اس بات پر ہے کہ ملک الموت سے یہ بات کہی جا رہی ہے کہ جو تم سے کہا جا رہا ہے، اسے یاد رکھو اور حسب عمل کرو۔ بھلا کہیں اس طرح غالیہ کی تعریف کرنا اور اس کے بیان میں اتنی طویل تقریر کرنا امیر المومنین کی جناب میں تم کو زیب دیتا ہے کیا تم نے کوئی بقال عطار یا کھجور فروش سمجھا ہے۔ ابن ابی مریم کی اس گفتگو پر رشید کو اس قدر ہنسی آئی کہ قریب تھا کہ ہنستے ہنستے وہ ہلاک ہو جاتے۔ انہوں نے اس روز ایک لاکھ درہم ابن ابی مریم کو انعام دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن ابی مریم کی ایک روز کی کمائی

ایک روز رشید کا ارادہ کسی دوا کے استعمال کا ہوا۔ ابن ابی مریم نے ان سے کہا کہ کل جب آپ دوا لگائیں تو مجھے اپنا حاجب بنائیں اور جس قدر میں کماؤں وہ میں اور آپ تقسیم کر لیں گے۔ رشید نے کہا اچھا انہوں نے اس حاجب کو جس کی نوبت کل تھی، حکم دیا کہ کل تم اپنے گھر آرام کرو۔ میں نے ابن ابی مریم کو کل کے لئے حاجب مقرر کیا ہے۔ علی الصباح ابن ابی مریم بارگاہ خلافت پر حاضر ہو گیا اور ایک کرسی اس کے لئے رکھ دی گئی۔ رشید نے دوا لگا لی۔ اس کی خبر محل میں پہونچی۔ ام جعفر کا پیام امیر المومنین کی مزاج پرسی کرنے اور اس دوا کے استعمال کی وجہ پوچھنے حاضر ہوا۔ ابن ابی مریم نے اسے رشید کی خدمت میں جانے کی اجازت دی اور اس کے آنے کی غرض و غایت بیان کی۔ وہ جواب لے کر واپس ہوا ابن ابی مریم نے اس سے کہا کہ سیدہ سے جا کر یہ بات ضرور کہہ دینا کہ سب سے پہلے میں نے آپ کے آدمی کو باریاب کیا ہے۔ اس نے جا کر ام جعفر سے یہ بات بیان کی۔ اس نے بہت سا مال ابن ابی مریم کو اس صلہ میں بھیجا۔ اس کے بعد یحیی بن خالد کا فرستادہ آیا۔ ابن ابی مریم نے اس کے ساتھ بھی وہ سلوک کیا۔ پھر جعفر اور فضل کے فرستادے آئے اس نے ان کے ساتھ بھی یہی کیا۔ چنانچہ ہر برمکی نے بہت سا مال اسے اس صلہ میں بھیجا۔ اس کے بعد فضل بن الربیع کا پیامبر آیا۔ ابن ابی مریم نے سب سے بغیر باریاب کئے پلٹا دیا۔ دوسرے تمام امراء اور اکابر کے آدمی خیریت پوچھنے آئے ان میں سے جس جس کے آدمی کو اس نے سہولت سے باریاب کیا اس نے ابن ابی مریم کو اس کا بڑا بھاری صلہ عطا کیا۔ عصر کے وقت ساٹھ ہزار دینار اس کے پاس جمع ہو گئے۔ جب رشید اس دوا کو دھو کر اور غسل کر کے فارغ ہوئے اور باہر آئے تو انہوں نے ابن ابی مریم سے پوچھا کہو آج کیا کیا۔ اس نے کہا اے امیر المومنین، میں نے ساٹھ ہزار دینار کمائے ہیں۔ رشید کو یہ رقم بہت معلوم ہوئی انہوں نے کہا ہمارا حصہ کہاں ہے اس نے کہا وہ علیحدہ موجود ہے۔ رشید نے کہا ہم نے اپنا حصہ بھی تمہیں دیا۔ اس کے سادھنہ میں دس ہزار سیب تم ہمیں لا دو۔ اس نے وہ سیب لا کر داخل کر دیئے۔ اور اس طرح یہ تمام لوگوں میں جنہوں نے رشید سے معاملہ کیا فائدے میں رہا۔

اسمٰعیل بن صبیح کا شیرہ کے متعلق بیان

اسمٰعیل بن صبیح کہتا ہے میں رشید کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت ایک باندی اس کے سامنے کھڑی تھی، جس کے ایک ہاتھ میں ایک بڑا پیالہ اور دوسرے میں ایک چمچہ تھا اور وہ ان کو ایک ایک چمچہ اس پیالہ میں سے چٹا رہی تھی۔ میں نے دیکھا کہ ایک سفید رقیق شے ہے مگر میں سمجھ نہ سکا کہ وہ کیا ہے وہ اس بات کو نا مرغوب کہ میں اس کی ماہیت دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے آواز دی۔ میں نے کہا۔ حاضر۔ کیا ارشاد ہوتا ہے۔ پوچھا جانتے ہو یہ کیا ہے۔ میں نے کہا جی نہیں۔ کہنے لگے یہ ماش اور گیہوں کا شیرہ ہے۔ جس میں پھٹے ہوئے دودھ کا پانی شریک کیا گیا ہے۔ یہ کج شدہ ہاتھ پاؤں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو سپید کرنے اور اعصاب کے تشنج کو دور کرنے کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس سے رنگ صاف ہوتا ہے، اضمحلال دور ہوتا ہے، یہ جسم کو فربہ اور میل کو دفع کرتا ہے۔ میں نے گھر آتے ہی سب سے پہلا کام یہ کیا کہ اپنے باورچی کو بلا کر حکم دیا کہ علی الصباح اس قسم کا شیرہ تیار کر کے لاؤ اس نے پوچھا وہ کیسے بنایا جائے؟ میں نے اس کے اجزاء اور ترکیب بیان کی اس نے کہا کہ آپ تین دن اس کا استعمال نہ کر سکیں گے اور تنگ آ جائیں گے۔ چنانچہ پہلے دن تو وہ مجھے بہت خوشگوار معلوم ہوا، دوسرے دن اس سے کم اور تیسرے دن جب میرا باورچی اسے تیار کر کے میرے پاس لایا تو میں نے کہدیا کہ مت لاؤ۔

ہندوستانی طبیب منکہ

ایک مرتبہ رشید کسی مرض میں بیمار ہوئے۔ تمام طبیبوں نے ان کا علاج کیا۔ مگر ان کو افاقہ نہ ہوا۔ ابو عمر الاعجمی نے ان سے عرض کیا کہ ہندوستان میں منکہ نام ایک طبیب ہے جسے اہل ہند سب سے حاذق سمجھتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کا ہندوستان کے مشہور عابدوں اور فلاسفروں میں شمار ہے۔ اگر امیر المومنین اسے بلائیں تو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ سے امیر المومنین کو شفا دیدے۔

منکہ کی بغداد میں طلبی

رشید نے اس کے لانے کے لئے اپنا آدمی بھیجا اور اس کے ہاتھ طبیب کو زاد راہ کے لئے کافی مال بھیجا۔

منکہ رشید کے پاس آیا اس نے ان کا علاج کیا۔ اس کے علاج سے ان کی بیماری جاتی رہی۔ اس صلہ میں رشید نے علاوہ بڑی رقم انعام کے اس کا بیش بہا منصب بھی مقرر کر دیا۔

خلد کا ایک حکیم

منکہ خلد سے گزر رہا تھا کہ وہاں اس نے مانی کے فرقہ کے ایک شخص کو دیکھا، کہ اس نے اپنی چادر بچھا رکھی ہے اس پر بہت سی شیشیاں پڑی ہیں اور وہ اپنی دوا کی تعریف میں، جو کوئی معجون تھی، کھڑا ہوا تقریر کر رہا ہے۔ اور کہہ رہا ہے کہ یہ ہر وقت رہنے والے بخار کی دوا ہے، ایک دن بیچ آنے والے بخار کی دوا ہے یہ چوتھے دن آنے والے بخار کی دوا ہے۔ پیٹ کے اور گھٹنوں کے درد کی دوا ہے، بواسیر، ریاح، جوڑوں کے درد، اور آنکھوں کے درد کی دوا ہے، پیٹھ کے درد، دردِ سر اور آدھے سر کے درد کی دوا ہے۔ سلس البول کی دوا ہے۔ فالج اور رعشہ کی دوا ہے، غرض کہ جسم انسان کی جتنی بیماریاں ہیں ان سب کے نام اس نے لئے اور کہا کہ بس یہ سب کے لئے اکسیر ہے۔ منکہ نے اپنے ترجمان سے پوچھا یہ کیا کہہ رہا ہے۔ اس نے ہندی زبان میں ترجمہ کر کے اسے سمجھایا کہ اس کے دعاوی یہ ہیں۔

منکہ کی خلد کے حکیم کے متعلق رائے

منکہ ہنسا اور کہنے لگا کہ جو کچھ بھی ہو معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ عرب جاہل آدمی ہے اور یہ اس لئے کہ اگر اس شخص کا دعویٰ صحیح ہے، تو پھر مجھے اپنے وطن اور اہل و عیال سے جدا کر کے اتنے طویل سفر کی زحمت دینے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کیا فائدہ تھا۔ یہ ایسا باکمال تو نہیں ان کے پاس موجود تھا۔ اور اگر یہ اپنے دعاوی میں جھوٹا ہے تو اسے وہ قتل کیوں نہیں کر دیتے۔ کیونکہ شریعت نے تو اس کا اور اس جیسے دوسرے دھوکہ بازوں کا خون مباح کر دیا ہے۔ کیونکہ اگر اسے قتل کر دیا جائے تو صرف ایک ہی جان جائے گی۔ مگر اس کی وجہ سے ہزاروں جانیں ہلاکت سے تو بچ جائیں گی اور اگر یہ جاہل اسی طرح چھوڑ دیا گیا تو روزانہ یہ ایک آدمی کو مار ڈالے گا۔ بلکہ ممکن ہے کہ روزانہ دو تین یا چار کا خاتمہ کر دے یہ تو بڑی بدانتظامی اور غیر آئینی بات ہے۔

سواد کے تحصیلدار کو ہدایت

یحییٰ بن خالد برمک نے ایک شخص کو سواد کے کسی ایک تعلقہ کا تحصیلدار مقرر کیا وہ رخصت ہونے کے لئے رشید کے سلام کو حاضر ہوا۔ اس وقت یحییٰ اور جعفر بن یحییٰ دونوں حاضر تھے۔ رشید نے ان سے کہا کہ اسے کچھ ہدایت کر دیجئے۔ یحییٰ نے کہا دیکھو آمدنی بڑھانا اور علاقہ کو آباد کرنا۔ جعفر نے کہا جیسا برتاؤ تم اپنے لئے پسند کرو وہی دوسروں کے ساتھ روا رکھنا۔ رشید نے کہا عدل کرنا اور احسان کرنا۔

ہارون الرشید اور یزید بن مزید

رشید کسی وجہ سے یزید بن مزید الشیبانی سے ناراض ہو گئے تھے۔ پھر خوش ہو گئے اور اسے دربار میں آنے کی اجازت دی۔ یزید نے ان کے سامنے پہنچ کر کہا: امیر المومنین تمام تعریفیں اس خدا کے لئے سزاوار ہیں۔ جس نے آپ کی ملاقات سے ہمارے لئے خوشی اور اطمینان کا راستہ صاف کر دیا۔ اور آپ کی اس عنایت کی وجہ سے ہمارے رنج واندوہ کو دور کر دیا۔ اللہ آپ کو اس بات کی جزائے نیک عطا فرمائے۔ کہ آپ جس سے ناراض ہوتے ہیں۔ جب وہ معافی چاہتا ہے تو آپ اسے معاف کر دیتے ہیں اور جس سے خوش ہوتے ہیں اس پر مسلسل انعام واکرام کر کے اسے اپنا زیر بار احسان بنا لیتے ہیں۔ اس بات پر اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے آپ کی ایسی نیک سرشت بنائی ہے کہ آپ حالت غیظ وغضب میں معاف کر دیتے ہیں۔ خطاکار سے درگزر کر جاتے ہیں اور اپنے احسانات اور اکرام سے گراں بار کر دیتے ہیں۔

ہارون الرشید کا حضرت عثمانؓ کے متعلق استفسار

مصعب بن عبداللہ الزبیری اپنے باپ عبداللہ بن مصعب کا بیان نقل کرتا ہے۔ کہ ایک دن رشید نے مجھ سے پوچھا کہ جن لوگوں نے عثمانؓ کو برا کہا ہے ان کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے۔ میں نے کہا جناب والا ایک جماعت نے ان پر اعتراض کیا، اور ایک جماعت نے ان کا ساتھ دیا۔ جن لوگوں نے ان پر اعتراض کئے تھے وہ ان کا ساتھ چھوڑ کر علیحدہ ہو گئے اور انہیں میں شیعہ، اہل بدعت اور خارجی ہیں اور جن لوگوں نے ان کا ساتھ دیا وہ آج تک اہل سنت والجماعت ہیں۔ رشید کہنے لگے کہ اس جواب کے بعد اب مجھے آئندہ کبھی اس معاملہ پر استفسار کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔

حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کے مراتب

ایک مرتبہ پوچھا۔ ابوبکر اور عمر کا مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی جناب میں کیا تھا۔ میں نے کہا جو مرتبہ ان دونوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی موت میں ہوا وہی مرتبہ ان کا ان کی زندگی میں تھا۔ رشید نے کہا تم نے میرے سوال کا جواب
انی دے دیا۔

رون الرشید کی حضرت عمرؒ سے عقیدت

خدمت گاران خاص میں سے سلام یا رشید امیر المومنین رشید کی ذاتی املاک کا جو سرحدوں پر ور شام میں واقع تھی، مہتمم مقرر کیا گیا۔ چند روز کے بعد اس کے حسن اخلاق کی تعریف میں مسلسل خطوط ن کو موصول ہوئے۔ زبانی بھی لوگوں نے اس کی مدح کی۔ رشید نے حکم دیا کہ اس کا درجہ بڑھایا جائے۔ ور اسے اس حسن کارگذاری کا صلہ دیا جائے۔ اور ہماری جو املاک جزیرہ اور مصر میں ہیں ان میں اسے اختیار یا جائے کہ وہ جس جس کو چاہے اپنی نگرانی میں لے لے۔ وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اسوقت امیر مومنین بھی کھانا کھا رہے تھے جو بلخ سے ان کے لئے آئی تھی اسے چھیل چھیل کر کھاتے جاتے تھے، اسی حالت میں نہوں نے کہا۔ لے فلاں ہمیں تمہاری حسن کارگزاری کے متعلق بہت عمدہ اطلاعیں ملی ہیں، ہم تمہاری رخواست کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور ہم نے تمہارے لئے اس انعام و صلہ کا حکم دیا ہے اور فلاں اور فلاں علاقے تمہارے تفویض کر دئے ہیں۔ کچھ اور چاہتے ہو تو بخوشی بیان کرو۔ اب وہ اپنی رگذاریاں بیان کرنے لگا۔ اور کہنے لگا امیر المومنین میں نے رعایا کے ساتھ ایسا عمدہ سلوک کیا ہے کہ وہ عمرؒ ور عمر بن عبدالعزیز کو بھول گئے۔ یہ سنتے ہی رشید کو سخت غصہ آگیا۔ ایک بھی اٹھا کر اسے ماری اور فرمانے لگے حرامزادے عمر بن عمر بن بکتا ہے۔ عمر بن عبدالعزیز کے معاملہ میں تو ہم خاموش بھی ہو جائیں، مگر سمجھتا ہے کہ کیا ہم تیرے اس گستاخی کو عمرؓ بن الخطاب کے مقابلہ میں برداشت کرلیں گے۔؟

عبداللہ بن محمد کی روایت

عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن عبدالعزیز بن عبداللہ بن عمرؓ بن الخطاب کہتا ہے کہ مجھ سے ابوبکر بن عبدالرحمن بن عبیداللہ بن عمر بن عبدالعزیز نے یہ کہا کہ مجھے ضحاک بن عبداللہ نے جو بہت عمدہ بزرگ تھے، یہ بیان کیا کہ ان سے عبداللہ بن عبدالعزیز کی اولاد میں سے کسی شخص نے یہ واقعہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ رشید کہنے لگے کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں اس عمری کے ساتھ کیا سلوک کروں۔ میں ان پر تعدی بھی نہیں کرنا چاہتا اور ان کے پیروؤں کو بھی اچھا نہیں سمجھتا۔ میں چاہتا ہوں کہ مجھے صحیح طور پر ان کا طریقہ اور مسلک معلوم ہو جائے۔ مگر مجھے کسی ایک شخص پر اتنا اعتماد نہیں کہ میں اسے ان کے پاس بھیجوں۔ عمر بن بزیع اور فضل بن الربیع نے کہا کہ امیر المومنین ہم دونوں اس کے لئے آمادہ ہیں۔ رشید نے کہا مناسب ہے تم دونوں جاؤ۔

عمر بن بزیع اور فضل بن الربیع کی عبداللہ عمری سے ملاقات

یہ دونوں عرج سے خلص کے لئے جو صحرا میں واقع تھا روانہ ہوئے۔ عرج کے راہنما اپنے ساتھ لے لئے اور چاشت کے وقت اس مقام پر پہونچ گئے جہاں وہ عمری مقیم تھا۔ وہ اس وقت مسجد میں تھا، انہوں نے اور ان کے ہمراہیوں نے اپنی سواریاں ایک جگہ بٹھا دیں اور وہ دونوں بادشاہوں کا سا لباس پہن کر عطر لگا کر بڑے تزک و احتشام کے ساتھ اس کی خدمت میں مسجد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آئے اور اس سے کہا آؤ۔ ابو عبدالرحمٰن ہم اپنی اہل مشرق کی جماعت کے وکیل ہیں۔ آپ کے متبعین کہتے ہیں کہ آپ اللہ سے ڈریں اور جب چاہیں خروج کریں۔ اس نے ان کو مخاطب کر کے کہا۔ کیسا کہتے ہو۔ اور کس سے کہتے ہو۔ ان دونوں نے کہا جناب سے۔ وہ کہنے لگا بخدا میں ہرگز اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کسی ایک مسلمان کے خون کا وبال لئے ہوئے بھی خدا کے روبرو جاؤں۔ یہ قیامت تک نہیں ہو سکتا۔

عبداللہ بن عبدالعزیز عمری کو دولت کی پیشکش

جب وہ دونوں اس کی طرف سے مایوس ہوئے کہ یہ اس طرح ہمارے جال میں نہیں آ سکتا تو اب انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس کچھ مال ہے آپ اسے اپنی ضروریات زندگی میں صرف کر سکتے ہیں اس نے کہا مجھے اس کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا جناب والا بیس ہزار دینار ہیں، اس نے کہا مجھے ان کی قطعی ضرورت نہیں۔ وہ کہنے لگے آپ خود نہیں لیتے تو کسی کو دلوا دیجئے اس نے کہا تم جسے چاہو دیدو۔ میں کوئی تمہارا خدمتگار یا مددگار تو نہیں ہوں کہ نشان دہی کرتا پھروں۔

عمر و فضل کی مایوسی

جب وہ دونوں اس کی طرف سے قطعی مایوس ہو گئے کہ یہ کسی طرح ہمارے قابو میں نہیں آ سکتا تو اپنا سا منہ لے کر اپنے گھروں میں بیٹھ کر رہے۔ دوسرے دن صبح کو جانوروں کو پانی پلانے کے وقت دوسری منزل میں رشید سے آ ملے۔ وہ ان کے منتظر ہی تھے یہ دونوں ان کی خدمت میں اسی وقت باریاب ہوئے اور جو واقعہ گذرا تھا وہ پورا بیان کر دیا۔ سن کر رشید کہنے لگے، کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اب اس کے بعد میں اس شخص کے ساتھ اور کیا سلوک کروں۔

عبداللہ عمری اور ہارون الرشید

اسی سال عبداللہ حج کے لئے گیا۔ جب وہ دوکانداروں سے کچھ اشیا اپنے بچوں کے لئے خرید رہا تھا، اس وقت ہارون سواری پر صفا و مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے، عبداللہ سامنے آ گیا اس نے اشیاء کی خرید چھوڑ دی اور ان کے پاس آ کر ان کے گھوڑے کی لگام تھام لی۔ سپاہی اور کوتوالی کے جوان اس کی طرف لپکے مگر ہارون نے ان کو حکم دیا کہ اس سے باز رہیں۔ اور اس سے کچھ باتیں کیں میں نے دیکھا کہ رشید کے آنسو گھوڑے کی گردن پر گر رہے ہیں۔ پھر وہ چلا گیا۔

ہارون الرشید کی خانۂ کعبہ میں دعا

لیث بن عبدالعزیز الجوزجانی، جو چالیس سال سے کہ میں ہجرت کر کے مقیم تھا، بیان کرتا ہے کہ مجھ سے کعبہ کے ایک حاجب نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب رشید حج کرتے تو کعبہ کے اندر آ کر اپنی انگلیوں کے بل کھڑے ہوتے اور یہ دعا مانگتے: "اے وہ ذات جو مانگنے والوں کی ضروریات کی مالک ہے جو خاموش رہنے والوں کے دل کی بات سے آگاہ ہے، تو ہر مانگنے والے کو فوراً جواب دیتا ہے تو ہر خاموش رہنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ے کی دلی آرزوؤں سے پورا پورا واقف ہے۔ تیرے تمام وعدے سچے، تیرے احسانات بے پایاں تیری رحمت وسیع ہے۔ تو اپنی رحمت محمد اور ان کی اولاد پر نازل فرما۔ ہمارے گناہوں کو معاف دے۔ ہماری برائیوں کو دفع کر دے۔ اے وہ ذات مقدس جس کو بندوں کے گناہ کوئی ضرر نہیں پہونچاتے ں سے عیوب پوشیدہ نہیں۔ جس کو گناہوں کی مغفرت سے کوئی نقص نہیں پہونچتا، اے وہ ذات جس نے ین کو پانی پر جمایا ہے، جس نے فضا کو آسمان سے قائم کیا ہے اور خود اپنے لئے اسمائے حسنیٰ مقرر کئے ہیں، پر رحمت نازل فرما اور میرے تمام کاموں کو بخیر و خوبی سرانجام دے دے۔ اے وہ ذات جس کی جناب میں مختلف زبانوں میں سائل نہایت عاجزی و انکسار کے ساتھ اپنی درخواستیں عرض کرتے ہیں۔ میری حاجت تجھ سے ہے کہ جب تو مجھے اس دنیا سے اٹھائے اور میں لحد میں رکھا جاؤں اور میرے سب اپنے مجھے چھوڑ کر ے جائیں اس وقت تو میرے گناہوں کو بخش دینا۔ الٰہی جس طرح تو سب سے افضل و اعلیٰ ہے اسی طرح ں اعلیٰ سے افضل تیری حمد کرتا ہوں۔ الٰہی محمد صلعم پر ایسی رحمت اور سلامتی نازل فرما جو ان کو مرغوب ہو اور ان کے لئے باعث حفاظت ہو۔ خداوندا تو ہمارے بدلے ان کو آخرت میں جزائے خیر عطا ما۔ الٰہی تو ہم کو نیک بخت بلا، شہدا کی موت دے، اور ہم کو ویسا سعید بنا جن کو تیری طرف سے رزق ہو پہنچے گا۔ اور ان بدبختوں میں شامل نہ کر جو تیری رحمت اور نعمت سے محروم رہیں گے۔"

ابن ابی داؤد کی طلبی

ایک مرتبہ رشید نے ابن ابی داؤد اور خادمان تربت حسینؓ کو طلب کیا جب یہ سب دربار خلافت میں حاضر ہوئے تو حسن بن راشد کی نظر ابن ابی داؤد پر پڑی اس نے پوچھا کیسے آئے۔ ابن ابی داؤد نے کہا اس شخص نے طلب کیا ہے اور مجھے ن کی جانب سے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ حسن بن راشد نے کہا کہ جب تم ان کے سامنے جاؤ اور وہ تم سے سوال کریں تو کہہ دینا کہ مجھے حسن بن راشد نے وہاں متعین کیا ہے۔

ابن ابی داؤد کی رہائی و بحالی

ابن ابی داؤد رشید کے پاس آیا اور اس نے وہی بات کہدی رشید کہنے لگے میں نہیں سمجھتا کہ حسن بن راشد کی اس معاملہ میں شرکت ہے۔ اچھا اسے حاضر کرو۔ حسن حاضر ہوا۔ رشید نے پوچھا تم نے کیوں اس شخص کو حیرہ میں متعین کیا ہے۔ حسن نے کہا اللہ اس پر اپنا رحم کرے جس نے اسے حیرہ میں مقیم کیا ہے۔ مجھے ام موسیٰ نے حکم دیا تھا کہ میں اسے وہاں بھیجدوں۔ اور نہیں درہم ماہانہ اس کو دیدیا کروں۔ رشید نے کہا اچھا اسے حیرہ جانے دو۔ اور جو ماہوار ام موسیٰ نے اس کے لئے مقرر کی تھی وہ جاری کر دو۔ یہ ام موسیٰ مہدی کی ماں اور یزید بن منصور کی بیٹی (رشید کی دادی) تھی۔

حسن کے پردے استعمال کرنے سے اجتناب

علی بن محمد کا باپ بیان کرتا ہے کہ میں ایک مرتبہ عون العبادی کے مکان میں رشید کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ وہ گرمی منا رہے ہیں۔ اور ایک ایسے ایوان میں جو چاروں طرف سے کھلا ہوا ہے، ایک چبوترہ پر جو مکان کے داہنے بازو میں واقع تھا، بیٹھے ہیں۔ اس میں کوئی فرش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی نہیں ہے۔ ایک باریک کرتا زیب تن ہے اور رشیدی ازار چوڑے پائیچوں کی پہن رکھی ہے۔ جس ایوان میں وہ خود رہتے تھے اس میں وہ کبھی خس کے پردے اس وجہ سے کہ اس سے ان کو ضرر پہونچتا تھا نہیں ڈلواتے تھے۔ البتہ کسی طرح سے خس کی ٹھنڈک ان کو پہونچائی جاتی تھی، مگر وہ خود خسخانہ میں بیٹھتے نہ تھے۔ سب سے پہلے رشید ہی نے اس ایوان میں جہاں وہ موسم گرما میں دوپہر بسر کرتے گرمی کی حدت دور رکھنے کے لئے یہ ترکیب کی تھی کہ اس کی چھت کے نیچے ایک اور چھت بنوائی تھی۔ اور اس کی وجہ تحریک یہ بات ہوئی کہ ان کو معلوم ہوا کہ ایرانی بادشاہوں کا یہ دستور تھا کہ وہ اپنے مکانوں کی چھت کو روزانہ مٹی سے لپواتے تھے، تاکہ آفتاب کی تمازت کو گیلی مٹی جذب کرلے۔ اور ان تک حرارت کا اثر نہ ہو۔ اس وجہ سے رشید نے یہ کیا کہ چھت کے نیچے ایک اور چھت اس ایوان کی بنوائی جہاں وہ موسم گرما میں دوپہر کا وقت گذارتے۔

ہارون الرشید کی دوپہر کی خوابگاہ

مجھے بتایا گیا ہے کہ موسم گرما میں روزانہ یہ دستور تھا کہ عطاران کے لئے ایک چاندی کے تغار میں گلاب، زعفران، خوشبودار مصالحے اور پھولوں سے ایک مرکب تیار کرتا تھا اور اسے ان کی دوپہر کی آرامگاہ میں لے جاتا تھا۔ اسی کے ساتھ رشید یہ تراش کے سات لانبے زنانے کرتے لائے جاتے، اور ان کو اس مصالحہ میں تر کیا جاتا اور روزانہ سات باندیاں حاضر کی جاتیں جن کے تمام کپڑے اتار دیئے جاتے اور پھر ان کو یہ کرتے پہنائے جاتے، ان کو ایک ایسی کرسی پر، جس کی نشست میں سوراخ ہوتا بٹھایا جاتا کرتے کے دامنوں کو کرسی کے چاروں طرف اس طرح لٹکایا جاتا کہ وہ اس کرسی کو ہر طرف سے ڈھانک لیتے اور اب کرسی کے نیچے عنبر میں ملی ہوئی عود کو دھونی کے لئے سلگا دیتے اسی طرح اس کرتے کو باندی کے جسم پر اس دھونی سے خشک کرتے اس طرح ان کی دوپہر کی خوابگاہ خوشبو کی لپٹوں سے مہک اٹھتی۔

ہارون الرشید کی عباس بن حسن سے فرمائش

عبداللہ بن عباس بن الحسن بن عبیداللہ بن العباس بن علیؓ بن ابی طالب بیان کرتا ہے کہ مجھ سے عباس بن الحسن نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رشید نے مجھ سے کہا کہ تم اکثر ینبوع کی تعریف کرتے رہتے ہو۔ مختصر طور پر اس کا حال بیان کرو۔ میں نے کہا نظم میں یا نثر میں۔ انہوں نے کہا دونوں طریقے سے۔ میں نے عرض کیا وہ تمام نخلستان ہے جو اپنی بہار دکھا رہا ہے۔ اس پر وہ مسکرائے اور اب میں نے یہ شعر پڑھے:۔

یا وادی القصر نعم القصر والوادی — من منزل حاضر ان شئت او بادی

مزی قراقیرہ والعیس واقفۃ — والضب والبنون والملاح والحادی

ترجمہ:۔ اے وادی القصر تیرا قصر اور وادی دونوں خوب ہیں۔ یہ شہری اور بدوی دونوں کا مسکن ہے۔ یہاں قمری، سفید اونٹنیاں۔ گوہ۔ بچھو، ملاح اور حدی خواں سب ہی کثرت سے موجود ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن السماک کی ہارون الرشید کو نصیحت

ایک مرتبہ رشید نے ابن السماک کو طلب کر کے اس سے خواہش کی کہ تم مجھے کچھ نصیحت کرو۔ اس نے کہا امیر المومنین آپ خدائے واحد سے جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ ہر وقت ڈرتے رہیں۔ اور اس بات کو بھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ کل آپ اپنے رب کے سامنے جواب دہی کے لئے کھڑے ہوں گے اور پھر دو مقام جنت یا دوزخ آپ کا ٹھکانہ ہوگا۔

اسے سنکر ہارون زار و قطار رونے لگے کہ ان کی ڈاڑھی اشکوں سے تر ہوگئی۔ فضل بن الربیع نے ابن السماک سے کہا۔ جناب والا آپ نے یہ کیا فرمایا۔ بھلا کسی شخص کو اس امر میں شبہ بھی ہو سکتا ہے کہ امیر المومنین جنت میں نہ جائیں گے وہ حق کو قائم کرتے ہیں اس کے بندوں میں عدل کرتے ہیں اور ان پر احسان کرتے ہیں مگر ابن السماک نے فضل کی بات پر اعتبار نہیں کیا۔ اور امیر المومنین کو مخاطب کر کے کہا کہ جناب والا بخدا یہ فضل بن الربیع قیامت کے دن نہ آپ کے ساتھ ہوگا اور نہ آپ کے پاس ہوگا۔ آپ اس کی باتوں میں نہ آجائیے گا آپ اللہ سے ہر وقت ڈرتے رہیں اور اپنا خیال رکھیں اس پر ہارون اس قدر روئے کہ سب کو اندیشہ ہوا کہ مبادا اسی طرح جان دیدیں۔ اور فضل تو ایسا چپ ہوا کہ ایک حرف اس کی زبان سے نہ نکلا۔ اسی حالت میں دربار برخاست ہوا۔

سلطنت کی قیمت

ایکمرتبہ اور ابن السماک رشید سے ملنے آیا۔ اس وقت رشید نے پانی مانگا۔ پانی کا ایک کوزہ پیش کیا گیا۔ جب رشید پینے کے لئے اسے منہ سے لگانے لگے تو ابن السماک نے کہا۔ امیر المومنین میں آپ کو آپ کی رسول اللہ صلعم سے قرابت کا واسطہ دے کر درخواست کرتا ہوں کہ ذرا توقف فرمائیے اور اس بات کا جواب دیجئے کہ اگر اس وقت آپ کو پانی نہ پینے دیا جائے تو آپ اس کی کتنی قیمت دینے کے لئے تیار ہیں۔ رشید نے کہا اپنی آدھی سلطنت۔ اس نے کہا اب نوش فرمائیے۔ جب وہ پی چکے تو ابن السماک نے کہا میں آپ کو آپ کی رسول اللہ صلعم سے قرابت کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ اگر اب آپ کا پیشاب روک دیا جائے تو اس کے اجرا کے لئے آپ کیا معاوضہ دیں گے۔ انہوں نے کہا اپنی ساری سلطنت ابن سماک نے کہا وہ ملک جس کا مول ایک پیاس پانی ہو، اس قابل نہیں کہ کوئی سمجھدار آدمی اس کی آرزو کرے۔ یہ سن کر ہارون رو پڑے۔ فضل بن الربیع نے ابن السماک کو اشارہ کیا کہ آپ چلے جائیں۔ وہ اٹھ گیا۔

عبداللہ بن عبدالعزیز العمری کی ہارون الرشید کو نصیحت

ایک مرتبہ عبداللہ بن عبدالعزیز العمری نے رشید کو کچھ نصیحت کی۔ رشید نے اس کا یہ قول بغم یا غم یاد رکھا۔ جب وہ جانے لگا تو انہوں نے دو ہزار دینار کی تھیلی امین اور مامون کے ہاتھ اسے بھیجی۔ اثنائے راہ میں وہ دونوں اس سے آملے۔ انہوں نے کہا۔ چچا جان امیر المومنین فرماتے ہیں کہ یہ رقم آپ قبول کریں۔ اسے خود خرچ کریں یا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقسیم کر دیں۔ عبداللہ نے کہا امیر المومنین میرے مقابلہ میں اس بات کو زیادہ جانتے ہیں کہ یہ رقم کن لوگوں کو دی جائے۔ پھر اس نے تھیلی میں سے صرف ایک دینار لے لیا۔ اور کہنے لگا میں نے برا سمجھا کہ سخت جواب بھی دوں اور بد تہذیبی بھی کروں اس لئے ایک دینار لے لیتا ہوں۔

ایک نو عمر لڑکے کا عمری سے مباحثہ

اس واقعہ کے بعد وہ ان سے ملنے بغداد روانہ ہوئے۔ رشید کو یہ بات مناسب معلوم نہ ہوئی کہ وہ بغداد آئے اور اس طرح دونوں عمری ایک جگہ جمع ہو جائیں۔ اسی اندیشہ سے وہ اس کے اعزا سے کہنے لگے کہ میں اس کے ساتھ کیا سلوک کروں۔ جب تک وہ حجاز میں رہا میں نے اسے برداشت کیا اور اس کے خلاف کسی کارروائی کی ضرورت نہ سمجھی۔ مگر اب تو یہ میرے دار السلطنت میں آ رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمارے طرفداروں کو بہکائے گا۔ تم لوگ اسے اس ارادے سے باز رکھو۔ اور بغداد جانے سے روک دو۔ انہوں نے کہا کہ وہ ہماری بات نہ مانے گا۔ رشید نے موسیٰ بن عیسیٰ کو لکھا کہ تم اس کے ساتھ کوئی ایسی چال کرو کہ وہ یہاں سے ٹل جائے۔ موسیٰ نے ایک دس سال کے لڑکے کو جسے بہت سے مواعظ اور خطبات حفظ تھے، بلا کر عبداللہ سے مقابلہ کرایا۔ اس لڑکے نے اس سے بڑی بحث کی اور ایسے ایسے پند و نصائح سنائے جو عبداللہ نے کبھی نہ سنے تھے۔ نیز اس نے عبداللہ کو منع کیا کہ وہ امیر المومنین سے تعرض نہ کرے۔ عبداللہ نے اپنا جوتا بغل دبایا اور یہ کہتا ہوا فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ (انہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا۔ لہذا ہلاک ہوں دوزخی) مجلس سے چلدیا۔

ایک زاہد کی ہارون الرشید کو نصیحت

ایک شخص نے یہ بیان کیا ہے کہ بغداد چھوڑ کر وہ رقہ میں رشید کے ساتھ مقیم تھا۔ ایک دن وہ بھی رشید کے ساتھ شکار کو گیا۔ ایک سالک نے سامنے آ کر رشید سے کہا۔ اے ہارون اللہ سے ڈرتے رہو۔ انہوں نے ابراہیم بن عثمان بن نہیک کو حکم دیا کہ میری واپسی تک اس شخص کو گرفتار رکھو۔ شکار سے واپس آ کر کھانا طلب کیا اور حکم دیا کہ اس شخص کو بھی ہمارے خاصہ میں سے کھانا کھلا دیا جائے۔ جب وہ کھا پی چکا تو اب اسے اپنے سامنے بلایا اور اس سے کہا۔ خبردار، جو بات ہم دریافت کریں اس کا ٹھیک ٹھیک جواب دینا۔ اس نے کہا کہ آپ کے حق کے مقابلہ میں یہ بہت ہی کم بات ہے۔ ارشاد فرمایئے۔

ہارون الرشید اور زاہد کی گفتگو

ہارون نے پوچھا۔ میں بڑا ہوں یا فرعون؟ کہا "فرعون۔ جس نے کہا اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى اور وَمَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ۔ رشید نے کہا "تم نے سچ کہا۔ اب یہ بتا کہ تم بہتر ہو یا موسیٰ ابن عمران؟ اس نے کہا موسیٰ بہتر تھے وہ اللہ کے کلیم اور مخلص تھے۔ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو اپنا بنایا، اپنی وحی ان پر نازل فرمائی اور تمام مخلوقات میں سے صرف ان سے باتیں کیں ہارون نے کہا۔ تم نے ٹھیک جواب دیا ہے۔ اچھا کیا تم کو یہ بات معلوم نہیں کہ جب اللہ نے ان کو اور ان کے بھائی کو فرعون کے پاس جانے کا حکم دیا تو یہ ہدایت کی فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ (تم اسے نرم لہجہ میں پیام پہونچانا۔ شاید وہ سمجھ لے اور ڈر جائے) مفسرین نے اس آیت کے معنی یہ بیان کئے ہیں اور اس سے صاف صاف نہیں بلکہ کنائے کے پیرائے میں باتیں کرنا اللہ نے یہ حکم اس شخص کے واسطے دیا ہے جو اپنے تکبر اور نخوت میں شہرۂ آفاق تھا۔ تم خود بھی اس سے اچھی طرح واقف ہو۔ اب دیکھو تم میرے پاس آئے ہو، میرا یہ حال ہے کہ جس سے تم بھی واقف ہو کہ اللہ کے جو فرائض مجھ پر ہیں میں ان میں سے اکثر کو پورا کرتا ہوں، میں اُس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہیں کرتا۔ اللہ کے حدود سے تجاوز نہیں کرتا، اس کے حکم اور ممانعت کی اتباع کرتا ہوں۔ باوجود اس کے تم نے مجھے بہت ہی سخت الفاظ اور درشت لہجہ میں نصیحت کی۔ نہ تم نے اللہ کی بتائی ہوئی تہذیب پر عمل کیا اور نہ نیکوں کے اخلاق کی اقتدا کی۔ تم نے خواہ مخواہ کے لئے اپنے آپ کو معرض خطر میں ڈالا۔ اب بتاؤ کہ تم میری گرفت سے کیونکر بچ سکتے ہو۔ اس زاہد نے کہا، امیر المومنین مجھ سے خطا ہوئی میں آپ سے معافی کا خواستگار ہوں۔

ہارون الرشید کا زاہد سے حسن سلوک

رشید نے کہا اللہ تم کو معاف کرے۔ اس کے بعد انہوں نے حکم دیا کہ بیس ہزار درہم اس کو دیئے جائیں۔ اس نے ان کے لینے سے انکار کیا اور کہا کہ میں سیاح ہوں مجھے مال کی ضرورت نہیں۔ ہرثمہ نے اسے غصے سے گھورا اور ڈانٹا کہ تم جاہل ہو۔ امیر المومنین کے صلہ کو رد کرتے ہو۔ مگر رشید نے ہرثمہ سے کہا خاموش رہ۔ اور اس نے زاہد سے کہا کہ ہم نے تم کو یہ مال اس لئے نہیں دیا ہے کہ تم کو اس کی ضرورت تھی۔ بلکہ ہماری عادت ہے کہ دوست ہو یا دشمن جس شخص کو خلیفہ سے باتیں کرنے کا امتیاز حاصل ہوتا ہے اسے وہ ضرور صلہ اور عطا دیتے ہیں۔ ہمارے اس صلہ میں سے جس قدر چاہو لے لو اور جہاں چاہو خرچ کرو۔ اب اس زاہد نے اس میں سے دو ہزار درہم لے لئے۔ ان کو درباریوں اور حاضرین آستانہ مبارک میں تقسیم کر دیا۔

ہارون الرشید کی ازواج

زبیدہ ام جعفر بنت جعفر

بیان کیا گیا ہے کہ رشید نے زبیدہ ام جعفر بن المنصور سے شادی کی اور ۱۶۵ ہجری میں مہدی کے عہد میں بغداد میں محمد بن سلیمان کے محل میں شب باشی کی۔ یہ محل بعد میں عباسہ کے قبضہ میں آیا اور پھر معتصم باللہ کے قبضہ میں چلا گیا۔ زبیدہ کے بطن سے رشید کا لڑکا محمد الامین پیدا ہوا اور زبیدہ نے سنہ ۲۱۶ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بغداد میں انتقال کیا۔ رشید نے امۃ العزیز موسیٰ الہادی کی اُم ولد سے نکاح کیا اور اس سے علی بن الرشید پیدا ہوا۔

امۃ العزیز ام محمد صالح

رشید نے ام محمد صالح المسکین کی بیٹی سے نکاح کیا اور ذی الحجہ ۱۸۵ھ ہجری میں رقہ میں اس کے ساتھ شب باشی کی۔ اس کی ماں ام عبد اللہ عیسیٰ بن علی کی بیٹی تھی۔ کرخ میں جو محل ام عبد اللہ کے نام سے مشہور ہے وہ اسی کا تھا۔ جس میں شہدوالے رہتے تھے۔ یہ مکان اسے ابراہیم بن المہدی سے ملا تھا۔ پھر اس نے اس سے قطع تعلق کر لیا تھا۔ اور اس کے بعد رشید نے اس سے نکاح کیا۔

عباسہ بنت سلیمان

رشید نے سلیمان بن ابی جعفر کی بیٹی عباسہ سے شادی کی اور ذی الحجہ ۱۸۵ھ میں اس سے شب باش ہوئے۔ یہ اور صالح کی بیٹی ام محمد دونوں ان کی خدمت میں بھیجی گئی تھیں۔

عزیزہ بنت غطریف

رشید نے عزیزہ غطریف کی بیٹی سے شادی کی۔ یہ پہلے سلیمان بن ابی جعفر کے نکاح میں تھی۔ سلیمان نے اسے طلاق دیدی پھر رشید نے اس سے نکاح کر لیا۔ یہ خیزران کی بھتیجی تھی۔

جرشیہ عثمانیہ

رشید نے جرشیہ عثمانیہ سے شادی کی۔ یہ عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن عمر بن عثمان بن عفان کی بیٹی تھی۔ چونکہ وہ یمن کے مقام جرش میں پیدا ہوئی تھی اس لئے اسے جرشیہ کہتے تھے اس کی دادی فاطمہ بنت الحسین بن علی بن ابی طالب تھی۔ اور اس کے باپ کا چچا عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب تھا۔ رشید کے انتقال کے وقت ان کی یہ چار منکوحہ بیویاں موجود تھیں۔ ام جعفر، ام محمد صالح کی بیٹی، عباسہ سلیمان کی بیٹی اور عثمانیہ۔

ہارون الرشید کی اولاد ذکور

محمد الاکبر۔ اس کی ماں زبیدہ تھی۔ عبداللہ المامون۔ اس کی ماں ام ولد تھی۔ جس کا نام مراجل تھا۔ القاسم المؤتمن۔ اس کی ماں ام ولد تھی۔ جس کا نام قصف تھا۔ محمد ابو اسحٰق المعتصم۔ اس کی ماں ام ولد تھی جس کا نام ماردہ تھا۔ علی۔ اس کی ماں امۃ العزیز تھی۔ صالح اس کی ماں ام ولد تھی جس کا نام رہم تھا۔ محمد ابو عیسیٰ اس کی ماں ام ولد تھی۔ جس کا نام عرابہ تھا۔ محمد ابو یعقوب اس کی ماں ام ولد تھی جس کا نام شندہ تھا۔ محمد ابو العباس۔ اس کی ماں ام ولد تھی۔ جس کا نام خجشت تھا۔

محمد ابو سلیمان۔ اس کی ماں ام ولد تھی جس کا نام رَوَاح تھا۔ محمد ابو علی۔ اس کی ماں ام ولد تھی جس کا نام وداح تھا۔ محمد ابو احمد۔ اس کی ماں ام ولد تھی۔ جس کا نام کتمان تھا۔

ہارون الرشید کی اولاد اناث

سکینہ۔ اس کی ماں قصف تھی۔ یہ قاسم کی بہن ہے۔ ام حبیب۔ اس کی ماں ماردہ تھی۔ اور یہ ابو اسحٰق المعتصم کی بہن ہے۔ اروی۔ اس کی ماں حلوب تھی۔ ام الحسن اس کی ماں کا نام عرابہ تھا۔ ام محمد۔ یہ حمدونہ ہے۔ فاطمہ اس کی ماں غصص تھی۔ اور اس کا نام مصفی تھا۔ ام ابیھا۔ اس کی ماں کا نام سکر تھا۔ ام سلمہ۔ اس کی ماں کا نام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ق تھا۔ خدیجہ۔ اس کی ماں شیخر کردب کی بہن تھی۔ ام القاسم۔ اس کی ماں خزرق تھی۔ رملہ ام جعفر۔ اس ماں علی تھی۔ ام علی اس کی ماں انیق تھی۔ ام الفالیہ اس کی ماں سمندل تھی۔ ریطہ اس کی ماں زتیہ

مفضل بن محمد کا بیان

المفضل بن محمد الضبی کہتا ہے۔ ایک مرتبہ رشید نے مجھے بلا بھیجا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا وہ مسند لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ محمد بن زبیدہ کی بائیں جانب اور مامون ان کے داہنے جانب بیٹھا تھا۔ میں نے سلام کیا انہوں نے مجھے بیٹھ جانے کا اشارہ کیا۔ میں بیٹھ گیا۔ انہوں نے پوچھا فَسَيَكْفِيكَهُمُ میں کتنے اسم ہیں۔ میں نے کہا تین، پوچھا کیسے؟ میں نے کہا۔ کاف رسول اللہ صلعم کے لئے میم کفار کے لئے اور یا یہ اللہ عزوجل کے لئے۔ کہنے لگے۔ تم نے ٹھیک جواب دیا ہے۔ ہمارے اس شیخ یعنی کسائی نے ہمیں یہ ہی بتایا ہے

ایک شعر کی تشریح

اس کے بعد انہوں نے محمد سے کہا۔ تم سمجھے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ کہنے لگے اچھا اسی طرح اس کا اعادہ کرو۔ جس طرح مفضل نے بیان کیا ہے۔ محمد نے اسی طرح بیان کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے مجھ سے کہا اگر تم کو کچھ دریافت کرنا ہے تو تم ہم سے شیخ کے سامنے پوچھو۔ میں نے کہا جی ہاں امیر المومنین میں ایک بات دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا کیا ہے۔ میں نے کہا فرزدق کا یہ شعر:۔

اخذنا بآفاق السماء عليكم لنا قمراها والنجوم الطوالع

کہنے لگے کیا دریافت کرتے ہو۔ اس کا مطلب تو پہلے ہی ہمارے شیخ نے ہم سے بیان کر دیا ہے قمراھا سے مراد آفتاب و ماہتاب ہیں۔ اس کی مثال ستہ العمرین یعنی طریقہ ابوبکرؓ اور عمرؓ ہے ——— میں نے کہا میں کچھ اور بھی اس کے متعلق دریافت کروں۔ کہنے لگے ہاں پوچھو۔ میں نے کہا شعرا نے اس ترکیب و ترتیب کو کیوں مستحسن قرار دیا ہے۔ کہنے لگے دو اسم ایک جنس کے جمع ہو جائیں، ان میں سے ایک بولنے والوں کی زبان پر زیادہ چڑھ گیا ہو تو وہ اسی کو ترجیح دے کر اصل قرار دیدیتے ہیں۔ اور دوسرے اسم کو اصل میں شامل کر دیتے ہیں۔ چونکہ عمرؓ کا عہد حکومت ابوبکرؓ کے عہد سے بہت زیادہ تھا۔ ان کی فتوحات بھی بہت تھیں نیز ان کا نام بھی سہل تر تھا۔ اس وجہ سے لوگوں نے ان کے نام کو ترجیح دے کر اصل قرار دے لیا۔ اور اسی نام سے ابوبکرؓ کو بھی مسمون کر دیا۔ اس کی دوسری مثال اللہ تعالیٰ کا یہ قول بعد المشرقین ہے۔ یہاں مراد مشرق و مغرب ہیں۔ میں نے کہا اس میں اب بھی ایک بات دریافت طلب ہے۔ کہنے لگے ہاں اس سلسلہ میں لوگوں نے ہمارے اس بیان کے علاوہ دوسری تاویل بھی کی ہے۔ کسائی نے کہا امیر المومنین نے جو معنے بیان کئے ہیں وہ ان تمام اقوال پر حاوی ہیں جو اس کی تاویل میں لوگوں نے کہے ہیں۔ اور اس کا پورا پورا مطلب تو صرف عرب جانتے ہیں۔ اب پھر انہوں نے میری طرف دیکھ کر پوچھا۔ کوئی بات اور باقی ہے۔ میں نے کہا وہ نہایت تو باقی رہ گئی جس پر شاعر نے فخر کیا ہے۔ پوچھا وہ کیا ہے؟ میں نے کہا شاعر کی مراد آفتاب سے ابراہیم اور ماہتاب سے محمدؐ اور نجوم سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ خلفائے راشدین مراد ہیں جو آپ کے نیک بزرگواروں میں سے ہو چکے ہیں۔ یہ سن کر امیر المومنین نے گردن اٹھا کر دیکھا اور پھر فضل بن الربیع کو حکم دیا کہ وہ ایک لاکھ درہم میرے گھر پہنچا دے تاکہ اس سے میں اپنا قرضہ ادا کر سکوں۔

عمانی شاعر کی قاسم کی ولی عہدی کی سفارش

نیز انہوں نے اسے یہ بھی حکم دیا کہ جو شاعر آستانہ پر حاضر ہوں ان کو باریاب کیا جائے۔ عمانی اور منصور النمری باریاب کئے گئے۔ رشید نے کہا ان کو میرے قریب لاؤ۔ عمانی یہ شعر پڑھتا ہوا آگے بڑھا

وقل للامام المقتدی باقۃ ما قاسم دون المکرمی
ابن امیۃ فقد رضیناہ فقیم فسمہ

اس امام سے جو ساری امت کا پیشوا ہے کہہ دو کہ قاسم کسی طرح ابن ام (مامون) سے کم نہیں ہے۔ ہم نے اسے پسند کیا ہے اب آپ کھڑے ہوں اور اسے بھی ولایت کے عہد کے لئے نامزد کریں۔

رشید نے کہا۔ تم چاہتے ہو کہ میں اپنی اسی نشست میں قبل اس کے کہ اٹھ جاؤں قاسم کے لئے بیعت لے لوں۔ عمانی نے کہا جی ہاں۔ قبل اس کے کہ آپ خود ارادتاً اٹھیں نہ یہ کہ آپ کو کسی ضرورت سے اٹھنا پڑ جائے۔ رشید نے حکم دیا کہ قاسم کو بلایا جائے۔ وہ حاضر ہوا اور اب عمانی آہستہ آہستہ اپنا قطعہ گنگنانے لگا۔ رشید نے قاسم سے کہا کہ اس شخص نے مجھے تمہاری ولی عہدی کے لئے بیعت لینے پر آمادہ کیا ہے اسے اس کا بہت بڑا صلہ دو۔ قاسم نے کہا امیر المومنین کا حکم بسر و چشم۔ کہنے لگے پھر اس سے کوئی تعلق نہیں۔

نمیری کا قصیدہ

نمیری آگے آؤ۔ وہ ان کے قریب آیا۔ اور اس نے اپنا قصیدہ سنانا شروع کیا۔ ما تنقضی حسرۃ منا ولا جزع سناتے سناتے جب ان شعر پر پہنچا:۔

ما کان احسن ایام الشباب وما — الفی حلاوۃ ذکراہ التی تدع
ما کنت اوفی شبابی کنہ عزتہ — حتی مضی فاذا الدنیا لہ تبع

عہد شباب کس قدر عمدہ تھا کہ جس کے ذکر میں اب تک حلاوت موجود ہے۔ شباب میں تو میں نے اس کا پورا لطف اٹھایا نہیں اور اسی طرح وہ زمانہ گذر گیا اور اب اس دنیا میں کچھ لطف نہیں رہا۔

رشید کہنے لگے بے شک جب عہد شباب گذر جائے تو پھر دنیا میں کوئی لطف باقی نہیں رہتا۔

ایک اعرابی شاعر کی ملاقات کی درخواست

ایک مرتبہ سعد بن سلمہ ایاہلی رشید کے پاس آیا۔ اس نے ان کو سلام کیا۔ رشید نے اشارہ کیا اور وہ بیٹھ گیا۔ سعید نے کہا امیر المومنین کے آستانہ پر ہابلہ کا ایک اعرابی شریف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قات کے لئے حاضر ہے۔ میں نے اس سے بہتر شاعر آج تک نہیں دیکھا۔ رشید نے کہا یہ دیکھو عمانی اور
صور النمری ایسے بڑے شاعر یہاں موجود ہیں، ان کی موجودگی میں کیونکر کسی دوسرے شاعر کو باریاب
جائے البتہ اگر یہ منظور کریں تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ سعید نے کہا آپ کی خاطر میری اس التجا کو
دونوں قبول کر لیں گے۔ آپ اس اعرابی کو بلا تو لیجئے۔

اعرابی شاعر سے ہارون الرشید کی فرمائش

رشید نے اسے بلا لیا۔ اس وقت اس اعرابی نے ململ کا جبہ پہن رکھا تھا، اور یمنی چادر سے اپنی
ر باندھ رکھی تھی۔ اور پھر اسی کو پلٹا کر اپنے کاندھوں پر ڈال دیا تھا۔ نیز وہ عمامہ باندھے تھا۔ جس سے
س نے اپنے دونوں رخسار باندھ رکھے تھے۔ اور اس کا ایک سرا چھوڑ رکھا تھا۔ یہ اسی ہیئت کے ساتھ
میر المومنین کے سامنے آکر کھڑا ہوا۔ کرسیاں ڈال دی گئیں ان پر کسائی۔ مفضل ابن سلم اور فضل بن الربیع
ٹھ گئے ابن سلم نے اس اعرابی سے فرمائش کی کہ امیر المومنین کی شان میں کچھ سناؤ۔ اس نے بے ساختہ
شعار پڑھنا شروع کر دیئے۔ امیر المومنین کہنے لگے تم نے بہت خوب شعر سنائے ہیں اگر یہ شعر خود تمہاری
صنیف ہیں۔ تو اب تم ان دونوں یعنی امین و مامون کی تعریف میں ہماری خاطر کچھ کہہ کر سناؤ۔ وہ دونوں
س وقت امیر المومنین کے دونوں جانب متمکن تھے۔ اعرابی کہنے لگا آپ نے میرے ذمے ایسا مشکل کام
یا ہے کہ جس کے لئے میں پہلے سے قطعاً تیار نہ تھا۔ علاوہ بریں آپ کا رعب، فی البدیہ کہنے کا اضطراب
ور قوافی کا نفور میری راہ میں حائل ہیں۔ مجھے جناب والا اتنی مہلت عطا فرمائیں کہ میں قوافی کو سوچ لوں
ور آپ کا رعب و داب میرے قلب سے دور ہو۔ تو میں عرض کروں۔ رشید نے کہا ہم تم کو مہلت دیتے ہیں
ور جس خوبی سے تم نے اپنی مشکلات بیان کی ہیں اسی کو تمہارا امتحان قرار دیتے ہیں۔ اعرابی نے کہا
میر المومنین اب میں نے سانس لے لی ہے اور میدان مار لیا ہے۔ یہ شعر حاضر ہیں:۔

هما طنباها بارك الله فيهما — وانت امير المومنين عمودها

بنيت بعبد الله بعد محمد — ذرى قبة الاسلام فاهتز عمودها

وہ دونوں خلافت کی دو رسیاں ہیں۔ اللہ ان میں برکت دے۔ اور آپ خلافت کی اصلی
تھونی ہیں۔ آپ نے پہلے محمد اور اس کے بعد عبد اللہ کو ولی عہد مقرر کر کے اسلام کے قبہ کو اس قدر سربلند
کر دیا ہے کہ وہ شان کے ساتھ جھوم رہا ہے۔

اعرابی شاعر پر عنایت

رشید نے اشعار سنکر کہا تم نے بہت خوب کہا ہے اللہ تم برکت دے۔
اچھا جو چاہو مانگو۔ مگر یہ خیال رہے کہ جس قدر عمدہ شعر تم نے کہے ہیں
سی کے مناسب سوال بھی ہو۔ اعرابی نے کہا۔ امیر المومنین سنو۔ رشید مسکرائے اور حکم دیا کہ ایک لاکھ
درہم اور سات پارچے اسے دیئے جائیں۔

قاسم کا ہارون الرشید سے شکوہ

بیان کیا گیا ہے کہ ولی عہد مقرر ہونے سے پہلے ایک مرتبہ
قاسم رشید کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رشید نے اس سے کہا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس معاملہ میں مامون تمہارا کچھ خیال رکھے گا۔ قاسم نے کہا اندیشہ یہ ہے کہ وہ بالکل ہی محروم کر دے گا۔ اسی طرح ایک مرتبہ اور بھی رشید نے قاسم سے کہا تھا کہ میں نے تمہارے متعلق امین اور مامون کو وصیت کر دی ہے۔ قاسم نے کہا۔ جناب والا ان کے لئے تو جناب نے سارے انتظامات کر دیئے اور مجھے دوسروں کے حوالے کر دیا۔

اہل مدینہ کے لئے وظائف و عطیات

مصعب بن عبداللہ الزبیری کہتا ہے۔ رشید مدینہ رسول صلعم آئے ان کے دونوں بیٹے محمد الامین اور عبداللہ المامون ہمرکاب تھے۔ مدینہ میں انہوں نے سب کو عطا دی اور اس سال انہوں نے مدینہ کے مرد عورتوں میں تین عطائیں تقسیم کیں۔ جس کی مجموعی مقدار دس لاکھ پچاس ہزار دینار ہوئی۔ نیز انہوں نے اس سال مدینہ کے پانسو سربرآوردہ موالی کے وظائف مقرر کئے اور ان میں سے بعض، جیسے یحییٰ بن مسکین ابن عثمان اور مخراق بنی تمیم کے موالی کے جو مدینہ میں قرآن کا درس دیتا تھا، مناصب مقرر کر دیئے۔

اسحٰق الموالی بیان کرتا ہے کہ جب رشید نے اپنے بیٹوں کے لئے بیعت لی تو بیعت کرنے والوں میں عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن الزبیر بھی تھا۔ جب یہ بیعت کرنے بڑھا تو اس نے یہ شعر پڑھا۔

لا قصر اعنها ولا بلغتهما حتى يطول على يديك طوالها

(ترجمہ) جب تک کہ آپ کے ہاتھ میں عنان خلافت ہے۔ خدا نہ کرے کہ وہ دونوں اس سے محروم ہو جائیں یا وہ ان کو ہدست ہو جائے۔

رشید اس کی اس برمحل مثال کو سنکر بہت خوش ہوئے۔ اور اس کو بہت زیادہ صلہ دیا۔ یہ شعر طرح بن اسمٰعیل کا ہے۔ جو اس نے ولید بن مزید اور اس کے دونوں بیٹوں کے متعلق کہا تھا۔ ابوالشیص اور ابوتواس حسن بن ہانی نے رشید کے مرثیے لکھے، بیان کیا گیا ہے کہ ہارون کی موت کے وقت بیت المال میں نو کروڑ سے زیادہ تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۴

خلیفہ محمد الامین

امین کی بیعت

اس سال محمد الامین بن ہارون کی خلافت کے لئے رشید کے پڑاؤ میں بیعت لی گئی۔ اس وقت عبداللہ المامون بن ہارون مرو میں تھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ مہدی کے موالی حمویہ نے جو طوس میں عامل پٹہ تھا۔ ابومسلم اپنے مولیٰ کو جو بغداد میں اس کا نائب برید اور خبر رساں تھا، رشید کی موت کی اطلاع بھیجی۔ ابومسلم محمد کے پاس آیا اس نے رشید کی موت کی تعزیت کی۔ اور ان کو خلافت کی مبارکباد دی۔ سب سے پہلا شخص یہ ہی تھا جس نے امین سے تعزیت کی۔ اور ان کو مبارکباد دی۔ اس کے بعد بدھ کے دن ۱۴ جمادی الآخر کو رجاء خدمتگار جسے صالح بن الرشید نے امین کے پاس رشید کی خبر مرگ اور ان کی خلافت کی اطلاع دینے کے لئے بھیجا تھا۔ ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ رجاء جمعرات کی شب میں ۱۵ جمادی الآخر کو امین کی خدمت میں پہنچا تھا۔ جمعہ کے دن یہ خبر مشہور کی گئی۔ جمعرات کے سارے دن اور شب جمعہ اس خبر کو پوشیدہ رکھا گیا۔ تمام لوگ رجاء کے آنے کی وجہ کو ایک دوسرے سے پوچھتے رہے۔

امین کا خطبہ

جس وقت صالح کا خط امین کو رجاء کے ہاتھ موصول ہوا جس میں رشید کی وفات کی خبر درج تھی وہ اپنے خلد والے قصر میں قیام پذیر تھے۔ خط کے موصول ہوتے ہی وہ شہر کے اندر ابوجعفر کے قصر میں منتقل ہو گئے اور انہوں نے سب لوگوں کو جمعہ کے دن حاضری کا حکم دیا۔ تمام لوگ حاضر ہوئے۔ امین نے ان کو نماز پڑھائی۔ نماز پوری کرنے کے بعد وہ منبر پر بیٹھے۔ اللہ کی حمد اور رسول اللہ کی ثنا کے بعد انہوں نے حاضرین کو رشید کی خبر مرگ سنائی اور اپنے آپ کو اور تمام لوگوں کو صبر کرنے کی تلقین کی۔ ان سے حسن سلوک کا وعدہ کیا۔ ان کو بڑی بڑی امیدیں دلائیں اور سب کاموں اور گوروں کو عام معافی دی۔ ان کے اکثر اہل خاندان، مقربین خاص موالی اور فوجی اور ملکی امراء اور سرداروں نے اسی وقت ان کی بیعت کر لی۔ جو لوگ بیعت نہ کر سکے ان سے بیعت لینے کے لئے انہوں نے اپنے باپ کے چچا سلیمان بن ابی جعفر کو مقرر کر دیا۔ اور بقیہ تمام حاضرین نے ان کے لئے سلیمان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ انہوں نے سندی کو حکم دیا کہ وہ تمام دوسرے فوجی عہدیداروں اور فوج سے بیعت لے لے۔ اور اس باقاعدہ سپاہ کے لئے جو مدینۃ السلام میں موجود تھی، حکم دیا کہ ان کو دو سال کے لئے معاش ایکدم دیدی جائے۔ نیز اپنے خاص آدمیوں کو بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے دو سال کی معاش یکمشت عطا کی۔

اس سال امین اور مامون میں اختلاف کی ابتدا ہوئی اور باوجود اس عہد و پیمان کے، جو ان کے باپ نے دونوں سے ایک دوسرے کے متعلق لیا تھا۔ جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔

امین و مامون کی کشیدگی

ہم پہلے اس بات کو بیان کر چکے ہیں کہ جب رشید خراسان کے لئے روانہ ہوئے تو انہوں نے ان تمام امراء اور دوسرے لوگوں کو جو اس سفر میں ان کے ساتھ تھے، مامون کے لئے جدید بیعت لی۔ نیز اس بات کا فیصلہ کیا کہ جس قدر باقاعدہ سپاہ ان کے ساتھ ہے، وہ سب مامون کے ساتھ کر دی جائے۔ اور جس قدر مال و متاع اسلحہ اور دوسرا سامان ان کے ساتھ ہے وہ بھی سب مامون کا ہے۔

امین کی بکر بن المعتمر کو ہدایات

جب امین کو یہ بات معلوم ہوئی کہ ان کے باپ کے مرض نے شدید صورت اختیار کر لی ہے اور وہ اس سے جانبر نہ ہو سکیں گے۔ اس نے روزانہ ان کی کیفیت مزاج سے اطلاع دینے کے لئے ایک ایک شخص کو ان کے پاس بھیجا۔ اس کام کے لئے اس نے بکر بن المعتمر کو رشید کے پاس بھیجا اور اسے کئی خط متعدد لوگوں کے نام لکھ کر دیئے۔ ان خطوں کو اس نے صندوقوں کے کھوکھلے پایوں کے اندر رکھ کر اوپر سے گائے کی کھال منڈھ دی۔ اور اسے حکم دیا کہ جب تک امیر المومنین کا انتقال نہ ہو جائے وہ نہ اپنے آنے کی غرض بیان کرے اور نہ ان خطوط کی اطلاع کسی شخص کو بھی دے۔ چاہے وہ خود امیر المومنین ہوں یا ان کے بڑاؤ کا کوئی دوسرا شخص ہو چاہے اس میں اس کی جان ہی جاتی رہے البتہ جب ان کا انتقال ہو جائے تب وہ ہر شخص کے نام کا خط اس کے حوالے کر دے۔

بکر بن المعتمر کی اسیری

بکر طوس آیا۔ رشید کو اس کے آنے کی اطلاع ہوئی۔ انہوں نے اس کو بلا کر آنے کی وجہ دریافت کی۔ اس نے کہا مجھے محمد نے اس لئے بھیجا ہے کہ میں روزانہ آپ کی کیفیت مزاج سے ان کو اطلاع دیتا رہوں۔ رشید نے پوچھا۔ تمہارے پاس کوئی خط ہے، اس نے کہا نہیں۔ رشید نے حکم دیا اس کے تمام سامان کی تلاشی لی جائے۔ مگر تلاشی کے بعد بھی کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی۔ رشید نے کہا سیدھے سیدھے بتا دو۔ ورنہ خوب پٹواؤں گا۔ اس پر بھی اس نے کسی بات کا اقرار نہیں کیا۔ اب انہوں نے اسے قید کر دیا۔

بکر بن المعتمر کے قتل کا حکم

جس رات کو ان کا انتقال ہوا انہوں نے فضل بن الربیع کو حکم دیا کہ تم بکر بن المعتمر کے پاس جاؤ۔ اور اس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربانت کرو۔ اگر وہ اقرار کرے تو خیر ورنہ اس کی گردن مار دو۔ فضل اس کے پاس آیا اس نے پھر اس سے اقرار لینا چاہا۔ مگر اس نے کسی بات کا اقرار نہیں کیا۔ اتنے میں ہارون پر غشی طاری ہوئی جس کی وجہ سے عورتوں نے نالہ وشیون شروع کر دیا۔ فضل نے اس گریہ کو سن کر بکر کے قتل سے اپنا ہاتھ روک لیا۔ اور جلدی سے ہارون کی خدمت میں پہونچ گیا۔ اس کے بعد ان کو افاقہ ہو گیا۔ مگر اب وہ اس قدر ضعیف ہو گئے تھے اور موت کا احساس طاری ہو چکا تھا، کہ وہ بکر وغیرہ سب کو بھول چکے تھے۔ اس کے بعد دوبارہ ان پر ایسی غفلت طاری ہوئی کہ سب نے خیال کیا کہ اب وہ ختم ہو گئے۔ گریہ کا ایک شور برپا ہو گیا۔

بکر بن المعتمر کی فضل بن الربیع سے درخواست

اسے سنکر بکر بن المعتمر نے عبداللہ بن ابی نعیم کے ہاتھ اپنا ایک رقعہ فضل بن الربیع کو بھیجا اور اس سے درخواست کی کہ تم اس معاملہ میں عجلت نہ کرو۔ میں تم کو بتاتا ہوں کہ میرے پاس ایسی چیزیں ہیں جن کے علم کی تم کو ابھی ضرورت پیش آئے گی۔ بکر حسین خدمتگار کے پاس قید تھا۔ جس وقت رشید کا انتقال ہو گیا فضل نے اسی وقت بکر بن المعتمر کو بلا بھیجا۔ اور پوچھا کیا ہے اس نے اس اندیشہ سے کہ مبادا رشید زندہ ہوں راز کے ظاہر کرنے سے میری جان خطرہ میں پڑ جائے، اب بھی انکار ہی کیا۔

بکر بن المعتمر کی رہائی

البتہ جب اسے صحیح طور پر رشید کی موت کا علم ہو گیا اور خود اسے دکھا دیا گیا تب اس نے کہا میرے پاس امیر المومنین محمد کے متعدد خط ہیں۔ مگر جب تک میں حالت قید و بند میں ہوں میرے لئے ان کا نکالنا جائز نہیں حسین نے تو اس کے چھوڑنے سے انکار کر دیا مگر فضل نے اسے رہا کر دیا۔

امین کے امراء کے نام خطوط

تب اس نے وہ خط لاکر ان کو دیئے۔ یہ خط پکانے کے برتنوں کے صندوقوں کے پایوں میں جن پر گائے کی کھال منڈھی تھی، بحفاظت رکھے تھے، اس نے ہر شخص کے نام کا خط اس کو دے دیا۔ اسی میں ایک خط خود امین کا قلمی حسین خدمتگار کے نام تھا۔ جس میں اسے حکم دیا گیا تھا کہ وہ بکر بن المعتمر کو رہا کر دے۔ بکر نے وہ خط حسین کو دے دیا۔ ایک خط عبداللہ المامون کے نام تھا جسے بکر نے اپنے پاس ہی رکھ لیا۔ تاکہ اسے مامون کے پاس مرو بھیجے۔ اب سب نے صالح کو بلانے کے لئے قاصد بھیجا۔ یہ طوس میں اپنے باپ کے ساتھ تھا اور رشید کے ان سب لڑکوں میں جو اس وقت وہاں موجود تھے، سب سے بڑا تھا۔ وہ اسی وقت ان سب کے پاس آگیا۔ اس نے اپنے باپ کو وفات کیا۔ لوگوں نے ان کے مرنے کی اسے اطلاع دی۔ سنتے ہی اس نے سخت جزع و فزع کا اظہار کیا اب لوگوں نے اسے اس کے بھائی محمد کا وہ خط جو بکر لایا تھا دیا۔ جو لوگ ان کی موت کے وقت ان کے پاس موجود تھے، انہیں سے ان کی تجہیز و تکفین کا سارا انتظام کیا۔ ان کے بیٹے صالح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان کی نماز جنازہ ادا کی۔

امین کا مامون کے نام خط

جب تم کو میرا خط موصول ہو تم اس مصیبت پر جو امیر المومنین کی موت کی ہم پر پڑی ہے صبر کرنا۔ موت وہ ہے جو بہر حال سب کو آئے گی اور آئی ہے۔ اس وقت تمہارے مجھ سے دور ہونے کا مجھے قلق ہے۔ چونکہ اللہ نے امیر المومنین کے لئے دنیا اور آخرت میں سے بہتر مقام آخرت کو پسند فرمایا اور ان کو دنیا و دین کا دو فرحصہ دینا چاہا اس لئے اس نے ان کو پاک کر کے اس دنیا سے اٹھا لیا۔ انشاء اللہ اللہ ان کی سعی کو مشکور کرے گا۔ اور ان کے گناہوں کو بخشدے گا۔ اب تم پوری دانائی اور ارادے کے ساتھ اپنی بات کے استحکام کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ اور فوراً اپنے بھائی کے لئے اپنے لئے اس کی حکومت کے لئے اور تمام مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے مستعد ہو جاؤ۔ ایسا ہرگز نہ ہونے دینا کہ امیر المومنین کی موت کے صدمہ سے تم مغلوب ہو جاؤ۔ کیونکہ اس سے اجر ساقط ہو جاتا ہے اور نتیجہ میں گرانی حاصل ہوتی ہے۔

میں زندگی اور موت ان کی دونوں حالتوں میں امیر المومنین کے لئے رحمت و مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔ ہم اللہ کے لئے ہیں، اور وہیں پلٹ کر جائیں گے وہاں جس قدر امراء فوج باقاعدہ اور خاص و عام لوگ ہوں ان سے اپنے بھائی کے لئے پھر لینے لئے پھر قاسم بن امیر المومنین کے لئے اسی عہد کے مطابق جو امیر المومنین نے تمہارے لئے سب سے لیا ہے بیعت لے لو اور سب کو یہ بتا دو کہ میرا طرز عمل یہ رہے گا کہ ان کی بھلائی کے لئے کوشاں رہوں، ان کی ضروریات کو پورا کروں اور ان پر عطا و اکرام کروں۔ بیعت لیتے وقت جس شخص کی اطاعت پر تم کو شبہ ہو اسے قتل کر کے اس کا سر میرے پاس بھیج دو اور اس کی کیفیت سے اطلاع دو۔ کسی ایسے شخص کو کبھی معاف نہ کرنا کیونکہ اس کے لئے جہنم اس دنیا سے بہتر جگہ ہے۔

اپنے علاقوں کے تمام عمال کو اور اپنی سپاہ کے تمام سرداروں کو امیر المومنین کی موت کی اطلاع لکھ بھیجنا اور اس میں لکھ دینا کہ چونکہ اللہ نے ان کے لئے اس بات کو پسند نہیں کیا کہ ان کے اعمال حسنہ کا اجر صرف دنیا میں دے۔ اس وجہ سے اللہ نے ان کو اپنی جنت اور آسائش و رحمت سے بہرہ ور کرنے کے لئے ان کو اپنے پاس بلا لیا۔ اور انشاء اللہ وہ اپنے تمام جانشینوں کو اپنی زیر قیادت جنت میں لے جائیں گے ان کو حکم دینا کہ وہ اپنی سپاہ اور خاص و عام لوگوں سے حسب ہدایت مذکورۃ الصدر بیعت لے لیں۔ ان کو تاکید کر دینا کہ وہ اپنی سرحدوں کی پوری طرح حفاظت کریں۔ اور دشمن کے لئے ہمیشہ در رہیں۔ میرے قلب کو ان کے ساتھ خاص لگاؤ ہے۔ میں ان کی حاجت برآری اور ان کے ساتھ احسان و اکرام کرنا چاہتا ہوں۔ یاد رکھو کہ میں اپنی سپاہ اور اپنے مددگاروں کی تقویت میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گا۔

جتنے مراسلے تم اپنے عاملوں کو ارسال کرو ان سب کا مضمون عام ہو تاکہ وہ علی الاعلان پڑھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا جائے۔ اس طرح وہ مطمئن ہو جائیں گے اور ان کی توقعات بڑھ جائیں گی۔ اور میں تم کو حکم اور اختیار دیتا ہوں کہ تم اپنی سپاہ کے ساتھ عام اس سے کہ وہ تمہارے پاس ہو یا تم سے دور ہو۔ حسب ضرورت اپنی صوابدید پر جو چاہو سلوک کرو اور یہ اختیار تم کو اس لئے ہے کہ مجھکو معلوم ہے کہ تم دور اندیش، مصلحت بین اور صائب الرائے ہو۔ میں تم کو اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں اور اس سے التجا کرتا ہوں کہ وہ تمہاری وجہ سے میرے بازو قوی کر دے اور میری بات بنا دے۔ کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ جس کام کو کرنا چاہتا ہے اس کے تمام اسباب موافق بھی خود ہی بہم پہنچا دیتا ہے۔

یہ خط بکر بن المعتمر نے شوال ۱۹۳ھ میں میرے سامنے اور میری املا کے مطابق لکھا۔

امین کا صالح کے نام خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے حکم اور علم کے مطابق اور اس قانون کے مطابق جو اس کے خلفاء، اولیاء، انبیاء مرسلین اور ملائکہ مقربین میں جاری ہے کہ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (اس کی ذات کے ماسوا ہر شے ہلاک ہونے والی ہے۔ اسی کو حکومت حاصل ہے اور اسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔) امیر المومنین کا انتقال ہو گیا۔ لہٰذا جب تم کو میرا یہ خط موصول ہو تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا کہ اللہ نے اپنے ثواب عظیم سے بہرہ مند ہونے کے لئے اور اپنے انبیاء علیہم السلام کی مصاحبت اور رفاقت کے لئے امیر المومنین کو اپنے پاس بلا لیا۔ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ ہم اللہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے نبی کریم محمد صلعم کی امت پر امیر المومنین کا صحیح جانشین مقرر کرے۔ امیر المومنین اپنی زندگی میں مسلمانوں کے جائے پناہ تھے۔ اور ان پر نہایت شفیق اور مہربان تھے۔ اب بغیر کسی تاخیر اور انتظار کے تم اپنی حکومت کے انتظام کے لئے مستعد ہو جاؤ۔ چونکہ تمہارے بھائی نے تم کو اس کام کے لئے منتخب کیا ہے، تم کو چاہیے کہ تم اس انتخاب کو حق بجانب ثابت کرو۔ ہم اللہ سے توفیق طلب کرتے ہیں۔

امیر المومنین کے بیٹوں، اہلبیت، موالیوں اور دوسرے خاص و عام متعلقین میں سے جو لوگ وہاں ہوں ان سے اس معاہدہ کے مطابق جو امیر المومنین نے اپنی زندگی میں ترتیب دیا تھا، محمد صلعم امیر المومنین، پھر عبداللہ بن امیر المومنین کے لئے اس کے بعد قاسم بن امیر المومنین کے لئے اس شرط پر کہ قاسم کے تقرر کا نسخ اور اثبات عبداللہ کے اختیار میں رہے، بیعت لے لو۔ ہم سب کے لئے سعادت و برکت اسی میں ہے کہ امیر المومنین کے عہد حکومت کے مطابق بیعت لی جائے۔ اور تمام لوگوں کو یہ بتا دیا جائے کہ میں ان کی اصلاح کرنا چاہتا ہوں ان کی شکایات کو رفع کروں گا۔ ان کے حالات سے باخبر رہوں گا ان کے بوسیدہ اور عطا ان کو دوں گا۔ اگر اس باب میں کوئی مفسد فتنہ برپا کرے فوراً تم اس کو ایسی سخت سزا دینا جو دوسروں کے لئے عبرت ہو۔

امیر المومنین کی اولاد، خادموں اور بیویوں کو فضل بن الربیع کی نگرانی میں دینا اور اسے حکم دینا کہ وہ اپنی فوج اور متعلقین کے ساتھ ان سب کو لے کر روانہ ہو جائے۔ فرودگاہ کا تمام انتظام اور نگرانی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن مالک کے سپرد کرنا۔ وہ ایسا شخص ہے کہ اس پر اس معاملہ میں پورا اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ نیز سب لوگ اسے پسند کرتے ہیں۔ کوتوالی کی جو باقاعدہ جمعیت اور بے قاعدہ جمعیت وہاں ہو۔ اس سب کو اسی کے تحت کر دینا اور حکم دینا کہ وہ اس فرقہ کو اپنی جمعیت کے ساتھ ملا لے۔ اور دن اور رات میں ہر وقت نہایت حزم اور مستعدی کے ساتھ فرودگاہ کی حفاظت کرتا رہے۔ کیونکہ ہماری اس حکومت کے دشمن اور معاند اس مصیبت کے موقع کو غنیمت سمجھ کر کہیں اس کے خلاف جارحانہ کارروائی نہ کریں۔

حاتم بن ہرثمہ کو اس کے موجودہ عہدہ پر برقرار رکھنا اور امیر المومنین کے محلوں کی نگرانی کا حکم دینا۔ جس طرح اس کے باپ کی وفاداری اور اخلاص ہمیشہ خلفا کی نگاہ میں محمود رہا ہے، اسی طرح یہ بھی اپنے باپ کی طرح مطیع اور مرید ہے۔ تمام خدمتگاروں کو حکم دینا کہ وہ بھی اپنے اپنے متعلقین اور فرقوں کو اس موقع پر حاضر رکھیں تاکہ حسب ضرورت ان کی خدمات سے کام لیا جا سکے۔ اسد بن یزید بن مزید کو اپنے مقدمہ پر اور یحییٰ بن معاذ کو اپنی اپنی جمعیت کے ساتھ ساقہ لشکر پر مقرر کرنا اور ان کو ہدایت کر دینا کہ وہ دونوں باری باری رات میں تمہاری خدمت میں حاضر ہوتے رہیں۔ ہمیشہ شاہراہ اعظم پر سفر کرنا۔ جو مقررہ منازل ہیں ان سے ہرگز تجاوز نہ کرنا۔ اس میں تم کو آرام ملے گا۔

اسد بن یزید کو کہنا کہ وہ اپنے خاندان یا فوجی عہدیداروں میں سے کسی ایک شخص کو منتخب کر کے اسے اپنے آگے بھیجے۔ تاکہ وہ منزلوں کو اور حسب ضرورت راستے کی مرمت اور اصلاح کرتا رہے جن لوگوں کے نام میں نے لکھے ہیں، اگر ان میں سے کوئی وہاں موجود نہ ہو تو اس کی جگہ تم کسی دوسرے مناسب اور معتمد علیہ شخص کو مقرر کر لینا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ کسی موزوں آدمی کے تقرر میں تم کو کوئی دشواری پیش نہ آئے گی۔ کوئی کام بغیر فضل بن الربیع کے مشورے کے ہرگز نہ کرنا۔ جس شخص کے پاس جو کچھ نقد و جنس اسلحہ اور سامان کی شکل میں ہو، اسے اسی طرح اس کے قبضے میں رہنے دینا اور تاوقتیکہ تم میرے پاس نہ پہنچ جاؤ، تم اس کے متعلق کسی سے کوئی تعرض نہ کرنا۔

میں نے بکر بن المعتمر کے ذریعہ جو ہدایات تم کو بھیجی ہیں، وہ تم سے کہدے گا۔ ان ہدایات پر حسب مقتضا و ضرورت اپنی صوابدید پر عمل کرنا۔ اگر تم اہل لشکر کو بونیہ یا عطا دینا چاہو، تو اس کی تقسیم فضل بن الربیع کی نگرانی میں کرنا۔ تاکہ وہ اپنی ضمانت اور ذمہ داری پر رقم تقسیم کرے۔ سیاہہ نویسوں کے سامنے ہر ایک رقم کا اندراج سیاہہ میں کرا دے۔ یہ کام فضل کے متعلق اس لئے کیا جاتا ہے کہ وہ ہمیشہ سے اسی قسم کے اہم اور ذمہ دارانہ فرائض کو انجام دیتا رہا ہے میرے اس خط کے پہونچتے ہی تم اسمٰعیل بن صبیح اور بکر بن المعتمر کو ڈاک کے ذریعہ میرے پاس روانہ کر دینا اور جہاں تم ہو میرے اس خط کے موصول ہوتے ہی بغیر کسی تاخیر اور مہلت کے تم اپنے تمام لشکر اور ملی اور خزانوں کو لے کر میرے پاس آنے کے لئے روانہ ہو جانا۔ اللہ ہر تکلیف کو تم سے دور رکھے۔ اور تمہاری تائید کرے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس خط کو بکر بن المعتمر نے میری املا کے مطابق میرے سامنے ماہ شوال ۱۹۳ھ میں لکھا۔

عصا و مہر خلافت کی روانگی بغداد

ہارون کے دفن ہونے کے بعد رجا، خدمتگار عصائے خلافت، مہر خلافت اور چادر لے کر ان کی موت کی اطلاع دینے وہاں سے روانہ ہو کر جمعرات کی شب میں یا دوسرے بیان کے مطابق بدھ کے دن بغداد آیا اور جو کچھ بغداد آکر اس نے کیا اسے پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

اسحٰق بن عیسیٰ بن علی کی تقریر

بیان کیا گیا ہے کہ جب ہارون کی خبر مرگ بغداد آئی، اسحٰق بن عیسیٰ بن علی منبر پر تقریر کرنے چڑھا۔ اس نے حمد و ثنا کے بعد کہا۔ کہ اس وقت ہم کو نہایت سخت مصیبت پیش آئی ہے اور اس کا نہایت ہی بہتر عوض ملا ہے ہمیں ایسے شخص کی موت کا صدمہ برداشت کرنا پڑا ہے جس کی نظیر نہیں اور ان کے عوض میں ہمیں ایسا شخص ملا ہے کہ اس کی بھی مثال نہیں۔ اس کے بعد اس نے لوگوں کو ہارون کی موت کی اطلاع دی اور ان کو بیعت کے لیے ترغیب و تحریص کی۔

حسین بن مصعب اور فضل بن سہل کی گفتگو

فضل بن سہل نے بیان کیا ہے کہ اس سفر میں خراسان کے عمائد ہارون کے استقبال کو آئے تھے۔ ان میں حسین بن مصعب بھی تھا۔ یہ مجھ سے بھی ملا اور اس نے کہا کہ ہارون تو دو ایک دن میں مر جائیں گے محمد بن رشید کی بات کمزور معلوم ہوتی ہے، البتہ تمہارے آقا کے لیے اچھا موقع ملا ہے لاؤ ہاتھ پھیلاؤ۔ میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اس نے مامون کے لیے میرے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اس کے چند روز کے بعد وہ پھر میرے پاس آیا۔ اس وقت اس کے ہمراہ خلیل بن ہشام بھی تھا حسین نے مجھ سے کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے اس پر تم پوری طرح اعتماد کر سکتے ہو اس سے بھی بیعت لے لو۔

مامون کی مراجعت مرو

اس وقت مامون سمرقند کے ارادے سے مرو سے روانہ ہو کر خالد بن حماد کے قصر میں جو مرو سے ایک فرسنگ پر واقع ہے خود پہلے آ گیا تھا۔ اور اس نے عباس بن المسیب کو حکم دیا تھا کہ وہ تمام فوج کو لے کر اس کی فرودگاہ میں اس سے آ ملے۔ اسی اثنار میں خدمتگار اسحٰق ہارون کی خبر مرگ لے کر عباس کے پاس آیا۔ عباس کو اس کا اس وقت آنا ناگوار گزرا۔ اس نے مامون کو جا کر اس کے آنے کی اطلاع دی۔ مامون مرو واپس آیا اور ابو مسلم کے قصر میں جو بطور سرکاری محل کے استعمال ہوتا تھا، آ کر منبر پر اس نے رشید کی موت کی خبر سنائی۔ اپنے کپڑے چاک کیے اور پھر منبر سے اتر آیا۔ لوگوں میں مال بٹوایا۔ محمد کے لیے اور پھر اپنے لیے بیعت لی اور تمام فوج کو ایک سال کی تنخواہ عطیہ دی۔

امرا اور سپاہ کی مراجعت بغداد

جب ان امرا، سپاہ اور ہارون کے اولاد نے جو طوس میں تھے، اپنے اپنے نام کے خط جو محمد نے ان کو بھیجے تھے، پڑھے تو اب انہوں نے محمد کے ساتھ مل جانے کا باہمی مشورہ سے تصفیہ کیا۔ اس موقع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر فضل بن الربیع نے کہا کہ میں تو اس فرماں روا کو جو موجود ہے اس شخص کی خاطر جس کے متعلق معلوم نہیں کہ کیا ہوگا۔ نہیں چھوڑنا اور اب اس نے سب کو کوچ کا حکم دے دیا۔ تمام لوگ بغداد آنے پر صرف اس لئے آمادہ ہو گئے کہ وہ چاہتے تھے کہ اپنے اہل و عیال کے پاس چلے آئیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے ان عہود کا مطلق لحاظ نہیں رکھا۔ جو ان سے مامون کے لئے لئے گئے تھے۔

اس کی اطلاع مرو میں مامون کو ہوئی۔ اس نے اپنے باپ کے ان امرا کو جو ان کے ہمراہ تھے، اپنے پاس بلا یا ان میں عبداللہ بن مالک، یحییٰ بن معاذ، شبیب بن حمید بن قحطبہ، علا ہارون کا مولیٰ، عباس بن المسیب بن زہیر، اس کا کوتوال، ایوب بن ابی سمیر اس کا میر منشی۔ تھے۔ اس کے علاوہ میں عبدالرحمٰن بن عبدالملک بن صالح اور ذوالریاستین تھے۔ مامون کی نظر میں اسی کی سب سے زیادہ عظمت اور وقعت تھی۔ اور وہی ان کا سب سے زیادہ معتبر اور خاص آدمی تھا۔ مامون نے ان کو تمام واقعہ کی اطلاع دی اور مشورہ لیا۔

ذوالریاستین کی خط بھیجنے کی تجویز

دوسرے سب لوگوں نے تو یہ مشورہ دیا کہ آپ خود دو ہزار شہ سواروں کو لے کر جائیں اور ان کو جا لیں اور پلٹا لائیں۔ اس کے لئے ایک جماعت نامزد بھی ہو گئی مگر ذوالریاستین نے مامون سے جا کر کہا کہ اگر آپ نے ان لوگوں کے مشورہ پر عمل کیا تو یہ سب کے سب محمد کے پاس چلے جائیں گے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ان کے نام ایک خط لکھیں اسے اپنے نامہ بر کے ہاتھ بھیجدیں۔ اس خط میں ان کو ان کی بیعت کی ذمہ داری یاد دلائی جائے اور کہا جائے کہ وہ اس کا ایفا کریں۔ اور ان کو نقض بیعت کی اس ذمہ داری سے جو ان پر اس دنیا و آخرت میں عائد ہوگی ڈرایا جائے۔

سہل بن سعد کی روانگی

ذوالریاستین کہتا ہے" میں نے مامون سے کہا آپ کے خط اور نامہ بر کا وہی اثر ہوگا جو آپ کے جانے سے ہوتا۔ کیونکہ اس طرح بہر حال ان کا عندیہ معلوم ہو جائے گا۔ اس کام کے لئے آپ سہل بن صاعد اپنے جمدار کو، جسے آپ کی ذات سے بہت توقعات ہیں، اور جن کے حاصل ہونے کی امید بھی ہے بھیجد بجئے۔ وہ ایسا شخص ہے کہ آپ کی خیر خواہی میں کوئی کوتاہی نہ کرے گا۔ نیز آپ خدمتگار نوفل امیر المومنین کے مولیٰ کو جو بڑا عقلمند ہے اس کام کے لئے بھیجدیں۔ چنانچہ مامون نے حسب مشورہ ایک خط لکھکر ان دونوں کو روانہ کر دیا۔ یہ دونوں نیساپور میں اس جماعت کے پاس جا پہونچے۔ انہوں نے ابھی صرف تین منزلیں طے کی تھیں۔

سہل بن سعد سے بدسلوکی

سہل بن ساعد کہتا ہے۔ جب میں نے فضل بن الربیع کو مامون کا خط دیا تو وہ کہنے لگا میں تنہا تو نہیں ہوں، میں بھی جماعت کا ایک فرد ہوں۔ عبدالرحمٰن بن جبلہ نے نیزہ تان کر لے میرے پہلو میں چبھو دیا اور کہنے لگا کہ تم اپنے صاحب سے جا کر کہہ دو کہ اگر تم یہاں ہوتے تو میں تمہارے منہ میں نیزہ کر دیتا۔ یہ ہی میرا جواب ہے۔ نیز اس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مامون کے لئے سخت الفاظ بھی استعمال کئے۔ میں نے آکر سارا واقعہ بیان کر دیا۔

فضل بن سہل اور مامون کی گفتگو

اسے سن کر فضل بن سہل نے مامون سے کہا۔ اچھا ہوا وہ لوگ چلے گئے۔ آپ کو ان کی طرف سے اطمینان ہو گیا لیکن ایک بات میں آپ کہتا ہوں اسے اچھی طرح سمجھ لیجئے۔ اس سلطنت کی طاقت و شوکت منصور کے عہد سے بڑھ کر کسی عہد میں نہ تھی۔ مقنع نے جو اپنی ربوبیت کا مدعی تھا، یا جیسا کہ دوسروں نے بیان کیا ہے، کہ وہ ابو مسلم کا بدلہ لینے کھڑا ہوا تھا، ان کے خلاف خروج کیا۔ چونکہ اس نے خراسان میں خروج کیا تھا، اس وجہ سے خود منصور کے قیامگاہ میں ہلچل پڑ گئی تھی۔ مگر بہر حال اللہ نے اس فتنہ کو فرو کر دیا۔ اس کے بعد یوسف البرم نے جس کو بعض مسلمان کافر سمجھتے ہیں خروج کیا۔ اللہ نے اس کے فتنہ کو بھی فرو کر دیا۔ اس کے بعد استاذسیس نے جو کفر کا داعی تھا خروج کیا اس کے مقابلہ کے لئے مہدی رے سے نیشاپور تک آئے۔ مگر اللہ نے اس فتنہ سے سلطنت کو محفوظ رکھا۔ مگر اب جو کچھ میں کرنا چاہتا ہوں وہ بڑی بات ہے۔ اچھا یہ تو بتایئے کہ جب رافع کی بغاوت کی خبر دربار میں پہونچی تو لوگوں پر کیا اثر تھا۔ مامون نے کہا۔ میں نے دیکھا کہ وہ اس خبر سے سخت پریشان ہو گئے تھے۔

فضل بن سہل کا مامون کو مشورہ

فضل نے کہا اب دیکھئے کہ اگر آپ خروج کر دیں اور آپ اپنے ننھیال میں ہیں اور آپ کی بیعت کی ذمہ داری بھی ان پر لازم ہے تو اہل بغداد کا کیا حال ہو۔ ذرا انتظار کیجئے اور اس نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ میں آپ کی خلافت کی ضمانت کرتا ہوں۔ مامون نے کہا میں اس تجویز کو منظور کرتا ہوں۔ اور اس کے متعلق تمام کام تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ اب تم اسے سرانجام دو۔ فضل بن سہل نے کہا میں آپ سے صحیح طور پر یہ بات کہتا ہوں جس میں کوئی دھوکہ نہیں ہے کہ اگر عبداللہ بن مالک، یحیی بن معاذ اور دوسرے فلاں اور فلاں بڑے سپہ سالار آپ کے لئے اس معاملہ کو سرانجام دینے کے لئے کھڑے ہو جائیں تو وہ اپنی ذاتی ریاست اور فوجی طاقت کی وجہ سے میرے مقابلہ میں آپ کے لئے زیادہ سودمند ہوں گے۔ اور جو شخص بھی اس کام کے لئے کھڑا ہوگا میں اس کی خدمت کے لئے کھڑا ہوگا۔ میں اس کی خدمت کے لئے حاضر ہوں۔ اور جب آپ کا مقصود حاصل ہو جائے، اس وقت البتہ آپ جو چاہیں میرے ساتھ سلوک کریں۔ اس تجویز کے مطابق فضل نے ان سب امراء سے ان کے مکان پر جا کر ملاقات کی اور اس بیعت کو یاد دلایا۔ جس کی ذمہ داری اور جس کا ایفا ان پر واجب تھا۔ مگر سب نے اس تجویز کو نہایت ہی کراہیت سے دیکھا۔ کسی نے تو کہا یہ نہ ہوگا۔ کسی نے کہا وہ کون ہے جو امیر المومنین اور ان کے بھائی کے درمیان مداخلت کرے۔

فقہا کو دعوت حق

فضل بن سہل کہتا ہے کہ میں نے آکر مامون سے ساری سرگزشت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کی۔ اس نے کہا تم ہی اس معاملہ کو سرانجام دو۔ میں نے کہا آپ نے قرآن پڑھا ہے، حدیث سنی ہے۔ اور قانون شریعت میں بہت اچھی واقفیت حاصل کی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ یہاں جسقدر فقہا ہوں ان کو آپ طلب کریں ان کو دعوت حق دیں۔ اس کے عمل کی ترغیب و تحریص کریں سنت کا احیا کریں۔ مندوں پر بیٹھیں اور لوگوں کی شکایات کو سنکر ان کو رفع کریں۔

امرا و اہل خراسان سے حسن سلوک

اب ہم نے اس تجویز پر عمل کیا اور تمام فقہا کو دربار میں بلایا۔ امرا، بادشاہوں اور شہزادوں کی تعظیم و تکریم کی۔ اگر کوئی تمیمی ہوتا تو ہم کہتے کہ ہم تجھ کو موسیٰ بن کعب کی جگہ سمجھتے ہیں۔ ربعی سے کہتے کہ ہم تجھ کو ابو داؤد خالد بن ابراہیم کی جگہ سمجھتے ہیں۔ یمانی سے کہتے کہ ہم تجھ کو قحطبہ اور مالک بن الہیثم کی جگہ سمجھتے ہیں۔ اس طرح ہم ہر قبیلہ کو اس کے کسی مشہور سردار سے نسبت دے کر پکارتے۔ ہم نے خراسان کا ایک چوتھائی خراج کم کر دیا۔ اس سے تمام خراسان خوش ہو گیا اور اہل خراسان کہنے لگے۔ کیوں نہ ہو آخر یہ ہمارا بھانجہ ہے اور رسول اللہ صلعم کے چچا کا پوتا ہے۔

علی بن اسحٰق کہتا ہے کہ جب محمد خلیفہ ہو گئے اور بغداد میں بالکل سکون ہو گیا تو اپنی بیعت کے دوسرے ہی دن سنیچر کی صبح کو انہوں نے حکم دیا کہ شہر کے اندر ابو جعفر کا جو محل ہے اس کے گرد چوگان اور دوسرے کھیل تماشوں کے لئے ایک میدان بنایا جائے۔

ام جعفر کا بغداد میں استقبال

اس سال ماہ شعبان میں ام جعفر رقہ سے ان تمام خزانوں کو لے کر جو وہاں اس کے پاس تھے بغداد روانہ ہوئی۔ اس کے بیٹے محمد الامین نے بغداد کے تمام عمائد اور اکابر کو لے کر انبار آکر اس کا استقبال کیا۔

مامون کا اظہار اطاعت

مامون خراسان اور اس کے توابع اور ملحقات کی امارت پر قائم رہا۔ رے تک کا علاقہ اس کے تحت تھا۔ اس نے امین کو اپنی اطاعت کا خط لکھا۔ اور بہت سے تحائف ان کو بھیجے۔ اس کے بعد بھی مامون کے مسلسل خط خط جن میں محمد کی تعظیم و تکریم ہوتی تھی ان کے پاس آتے رہے۔ اور مامون نے خراسان کے تحفے جس میں جواہرات، ظروف مشک، جانور اور اسلحہ تھے، کثیر مقدار میں امین کو بھیجے۔

ہرثمہ کا سمرقند پر حملہ

اس سال ہرثمہ سمرقند کی فصیل کے اندر گھس آیا اور رافع نے شہر کے اندرون میں پناہ لی۔ اس نے ترکوں سے امداد طلب کی۔ ترک مدد کے لئے آئے۔ اس طرح ہرثمہ ایک طرف رافع اور دوسری طرف ترکوں کے بیچ میں گھر گیا مگر پھر ترک پلٹ گئے اور اب رافع کمزور ہو گیا۔

شاہ روم تقفور کا خاتمہ اس سال تقفور شاہ روم برجان کی جنگ میں مارا گیا۔ بیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے گیا ہے کہ اس کا عہد حکومت سات سال ہوا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا استبراق اس کا جانشین ہوا مگر چونکہ یہ زخمی تھا اس لئے دو ماہ ہی زندہ رہ کر مر گیا۔ اور اب اس کا بھنوئی میخائیل بن جورجس روم کا بادشاہ ہوا۔

امیر حج داؤد بن عیسیٰ وعمال

اس سال داؤد بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی والیٔ مکہ کی امارت میں حج ہوا۔

متفرق واقعات

اس سال محمد بن ہارون نے اپنے بھائی قاسم کو جزیرہ کی ولایت پر جس پر اسے ہارون نے سرفراز کیا تھا بحال رکھا۔ البتہ خزیمہ بن خازم کو انہوں نے جزیرہ کا عامل مقرر کر دیا۔ اور قنسرین اور سرحدی چھاؤنیوں پر بدستور قاسم کو برقرار رکھا۔

۱۹۴ھ کے واقعات

حمص میں شورش

اس سال اہل حمص نے اپنے عامل اسحٰق بن سلیمان کی جسے محمد نے ان کا عامل مقرر کیا تھا مخالفت کی وہ ان سے خوف زدہ ہو کر سلمیہ منتقل ہو گیا۔ محمد نے اس کو واپس بلا لیا۔ اور اس کی جگہ عبداللہ بن سعید الحرشی کو بھیجا۔ اس کے ساتھ عافیہ بن سلیمان بھی تھا۔ عبداللہ نے اہل حمص کے کئی سربرآوردہ لوگوں کو قید کر دیا۔ اور ان کے شہر میں اطراف سے آگ لگا دی۔ اب اہل حمص نے امان کی درخواست کی عبداللہ نے اسے منظور کر لیا۔ چند روز کے لئے وہاں امن و امان ہو گیا۔ مگر پھر انہوں نے ہنگامہ برپا کر دیا۔ تب عبداللہ نے ان کے کئی آدمی قتل کر دیئے

قاسم کی برطرفی

اس سال محمد نے اپنے بھائی قاسم کو اس تمام علاقہ شام، قنسرین، عواصم اور سرحدوں کی ولایت سے جس پر اس کے باپ نے اسے مقرر کیا تھا۔ برطرف کر دیا اور اس کی جگہ خزیمہ بن خازم کو مقرر کیا۔ اور قاسم کو حکم دیا کہ وہ مدینۃ السلام میں رہا کرے۔

اس سال محمد نے حکم دیا کہ تمام مملکت میں منبروں پر اس کے بیٹے موسیٰ کے لئے اسے امیر کہہ کر دعا مانگی جائے۔

فضل بن الربیع کی ریشہ دوانی

اس سال امین اور مامون نے باہم دوسرے سے معاندانہ چال چلی جس سے ان کے تعلقات بگڑ گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۵

امین و مامون کی جنگ

جب فضل بن الربیع طوس سے ان تمام عہد و پیمان کو پس پشت ڈال کر جو رشید نے اس سے مامون کے لئے لئے تھے۔ امین کے پاس عراق آگیا تو اب اسے یہ فکر دامنگیر ہوئی کہ اگر اس کی زندگی میں خلافت مامون کو مل گئی تو اسے وہ زندہ نہیں چھوڑے گا۔ اس اندیشہ سے اب اس نے محمد کو بہکانا شروع کیا۔ کہ آپ ولایت عہد سے مامون کو علیحدہ کر کے اس کے بجائے اپنے فرزند موسیٰ کو ولی عہد بنائیں۔ حالانکہ خود امین کا ارادہ یہ نہ تھا۔ بلکہ اس کے برخلاف وہ چاہتا تھا کہ اس عہد و پیمان کو جو ان کے باپ نے اس سے اس کے بھائیوں عبداللہ اور قاسم کے لئے لیا ہے۔ پوری طرح ایفا کرے۔

فضل بن ربیع کی سازش

مگر فضل برابر مامون کی شان کو اس کی نظروں میں کم کرتا رہا۔ اور اس کی علیحدگی کی سازش میں لگا رہا۔ ایک مرتبہ اس نے امین سے کہا کہ آپ اپنے بھائیوں کے معاملہ میں کس بات کا انتظار کر رہے ہیں۔ انھیں الگ کیجئے اصل میں تو ان دونوں سے قبل آپ کے لئے بیعت ہو چکی تھی، وہ تو یوں ہی آپ کے بعد یکے بعد دیگر اس آپ کی بیعت میں داخل کر دیے گئے ہیں۔ اس مشورہ میں علی بن عیسیٰ بن ماہان اور سندی وغیرہ بھی فضل کے ہمنوا ہو گئے اور ان سب نے مل کر محمد کو اس کی رائے سے پھیر دیا۔

موسیٰ بن امین کے لئے امیر کا لقب

اس کے متعلق سب سے پہلی تدبیر جو فضل کے مشورہ سے امین نے کی وہ یہ تھی کہ اپنے تمام شہروں کے عاملوں کو یہ حکم بھیجا کہ آئندہ سے امیر المومنین کے لئے دعا کے بعد امیر کہہ کر موسیٰ کے لئے بھی دعا کی جایا کرے۔ اور اس کے بعد مامون اور قاسم بن الرشید کے لئے دعا ہو۔

قاسم کی علیحدگی کی مامون کو اطلاع

فضل بن اسحٰق بن سلیمان کہتا ہے کہ جب مامون کو اس حکم کی اور اس بات کی کہ امین نے قاسم کو اس تمام علاقہ کی کہ ولایت سے جس پر اس کے باپ نے اسے مقرر کیا تھا علیحدہ کر کے اسے مدینۃ السلام میں رہنے کا حکم دیا ہے اطلاع ہوئی تو اس نے سمجھ لیا کہ یہ خود اس کی علیحدگی کی ابتدائی تدابیر ہیں اس نے محمد سے مراسلت بند کر دی اور فرامین سے اس کا نام خارج کر دیا۔

رافع بن اللیث کی امان کی درخواست

اسی زمانہ میں رافع بن اللیث بن نصر بن سیار کو مامون کی حالت اس کی حسن سیرت رحم و کرم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنی رعایا کے ساتھ احسان اور شفقت کا حال معلوم ہوا اس نے اپنے کچھ آدمی امان طلب کرنے کے لئے ارسال کئے۔ ہرثمہ نے اس کی درخواست فوراً منظور کرلی۔ رافع اپنی جائے پناہ سے نکل کر مامون کے پاس چلا آیا۔ ہرثمہ اس کے بعد سمرقند میں مقیم رہا۔

مامون کا رافع سے حسن سلوک

مامون نے رافع کی خاطر مدارات کی۔ جب ہرثمہ نے رافع کا محاصرہ کیا تھا۔ اس وقت ہرثمہ کے ہمراہ طاہر بن حسین بھی تھا۔ رافع کی معافی کے بعد ہرثمہ نے مامون سے درخواست کی کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہوں۔ مجھے ترک مستقر کی اجازت مرحمت ہو۔ اجازت کے بعد وہ بابلے بلخ کو جو اس وقت بالکل بیخ بستہ تھا۔ اپنی فوج کے ساتھ عبور کر کے مرو آیا۔ عام طور پر اس کا استقبال ہوا۔ مامون نے اسے اپنی فوج خاصہ کا افسر مقرر کر لیا۔

عباس بن عبداللہ عامل رے کی برطرفی

اس تمام کارروائی کو محمد نے بالکل ناپسند کیا اور اب مامون کے خلاف اس نے کارروائی شروع کی۔ سب سے پہلے یہ کیا کہ عباس بن عبداللہ بن مالک کو جو مامون کی جانب سے رے کا عامل تھا حکم بھیجا کہ تم رے کے نوادر و رخت ہمارے پاس بھیجدو۔ اس براہ راست اسے حکم دینے سے منشا یہ تھا کہ اس طرح اس کا امتحان کر لیا جائے کہ وہ کس کا ساتھ دیتا ہے۔ عباس نے امین کے حکم کی بجا آوری کی اور اس بات کو مامون اور ذوالریاستین سے پوشیدہ رکھا۔ مگر مامون کو خبر ہوگئی۔ اس نے حسن بن علی المامونی کو اور اس کے ہمراہ رسہمی کو ڈاک کے ذریعے رے بھیجا۔ اور عباس بن عبداللہ بن مالک کو رے کے عمل سے برطرف کر دیا۔

امین کے سفراء کی مرو میں آمد

رسہمی نے بیان کیا ہے کہ میں اپنے گھوڑے سے اترنے نہ نہ پایا تھا کہ رے کے ایک ہزار مرد میرے پاس جمع ہوگئے تھے۔ محمد نے مامون کے پاس تین آدمیوں کو اپنا سفیر بنا کر بھیجا۔ ان میں ایک عباس بن موسیٰ بن عیسیٰ تھا۔ دوسرا صالح صاحب مصلیٰ اور تیسرا احمد بن عیسیٰ بن نہیک تھا۔ امین نے ان کے ہاتھ ایک خط بھی رے کے عامل کو بھیجا تھا۔ جس میں اسے حکم دیا تھا کہ وہ علانیہ طور پر فوج اور اسلحہ کے ساتھ ان کا استقبال کرے انہوں نے قومس، نیشاپور، اور سرخس کے والیوں کو بھی اسی قسم کے مراسلے لکھے۔ اور ان سب نے امین کے احکام کی بجاآوری کی۔ اب وہ سفراء مرو آئے۔ ان کو ہر قسم کا ساز و سامان اور اسلحہ مہیا کر دیا گیا تھا یہ مامون کے پاس حاضر ہوئے اور اسے امین کا یہ پیام پہونچا دیا کہ وہ چاہتے ہیں کہ آپ ان کے بیٹے موسیٰ کو اپنے پر مقدم کر دیں۔ اور یہ کہ انہوں نے ناطق بالحق موسیٰ کا لقب مقرر کیا ہے۔

اصل میں علی بن عیسیٰ نے امین کو اس بات کا مشورہ دیا تھا اور کہا تھا کہ اہل خراسان اس کو مانتے ہیں۔ مامون نے اس تجویز کو مسترد کر دیا۔

عباس بن موسیٰ کی مامون سے گفتگو

ذوالریاستین کہتا ہے کہ اس موقع پر عباس بن موسیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عیسیٰ بن موسیٰ نے مامون سے کہا کہ آپ کو اس تجویز کے قبول کرنے میں کیا پس و پیش ہے میرے ادا عیسیٰ بن موسیٰ نے ولی عہدی سے علیحدگی اختیار کی۔ مگر اس سے ان کو کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اس پر میں نے اسے ڈانٹا۔ خاموش رہ۔ تیرا دادا ان کے ہاتھ میں قیدی کی حیثیت رکھتا تھا۔ ان کی حالت بالکل مختلف ہے۔ یہ اس وقت اپنے ناعیال اور اپنے مریدین میں مقیم ہیں۔

ذوالریاستین کی عباس بن موسیٰ سے گفتگو

اس گفتگو کے بعد یہ اشخاص دربار سے چلے گئے اور وہ تینوں علیحدہ علیحدہ فروکش کر دیئے گئے چونکہ عباس بن موسیٰ کی ہوشیاری و ذکاوت کا مجھ پر خاص اثر پڑا تھا، میں نے تنہائی میں اس سے ملاقات کی اور اس سے کہا کہ آپ کی فراست اور بزرگی کا یہ اقتضاء ہے کہ آپ امام سے بہرہ ور ہوں اسی زمانہ میں مامون کو امام کہہ کر خطاب کیا جاتا تھا۔ مگر خلیفہ نہیں کہا جاتا تھا۔ اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ جب اسے معلوم ہوا کہ محمد نے اسے ولایت عہد سے علیحدہ کر دیا ہے تو اس نے اپنا لقب امام مقرر کیا حالانکہ اس سے پہلے ہی محمد نے اپنے سر سے یہ بات کہدی تھی کہ مامون کا لقب امام مقرر کیا گیا ہے۔

عباس بن موسیٰ کی مامون سے بیعت

اسی بنا پر عباس نے مجھ سے کہا کہ آپ حضرات نے اس کا لقب امام مقرر کیا ہے۔ میں نے کہا تو اس سے کیا ہوا۔ امام مسجد کا ہوتا ہے، اور قبیلہ کا بھی امام ہوتا ہے۔ اگر تم اپنے عہد کا ایفا کرو تو اس تبدیل سے تم کو کوئی ضرر نہیں اور اگر بد عہدی کرو گے تو وہ امام ہیں۔ اس کے بعد میں نے عباس سے کہا کہ میں تم کو امیر حج مقرر کروں گا اس سے بڑھ کر معزز عہدہ اور کوئی نہیں۔ اس کے علاوہ مصر میں جہاں کی حکومت چاہو تم کو دیدی جائے گی۔ تھوڑی ہی دیر میں میں نے اس سے مامون کی خلافت کے لئے بیعت لے لی۔ اور اس کے بعد وہ برابر دار الخلافت کی خبریں لکھتا رہا۔ اور ہماری تحریک میں مشورہ دیتا رہا۔

علی بن یحییٰ اور عباس بن موسیٰ کی ملاقات

علی بن یحییٰ الرخسی بیان کرتا ہے کہ مرو جاتے ہوئے عباس بن موسیٰ سے میری ملاقات ہوئی تھی۔ میں نے اس وقت اس سے مامون کی حسن سیرت اور ذوالریاستین کی حسن سیاست اور موقع شناسی کی تعریف کی تھی، مگر اس نے میرے بیان کو باور نہیں کیا تھا۔ جب وہ مرو سے واپس ہوا تو پھر مجھ سے ملنے آیا۔ میں نے پوچھا کیسا پایا۔ اس نے کہا ذوالریاستین اس سے کہیں زیادہ ہے جیسا کہ تم نے پہلی مرتبہ مجھ سے بیان کیا تھا۔ میں نے کہا۔ کیا تم نے امام سے مصافحہ کیا ہے۔ اس نے کہا جی ہاں۔ میں نے کہا اچھا آپ اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھ دیجئے۔

موسیٰ بن امین کی ولیعہدی کی بیعت

وہ سفراء محمد کے پاس پہونچے اور انہوں نے ان سے کہدیا کہ مامون نے آپ کی تجویز کو رد کر دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضل بن الربیع اور علی بن عیسیٰ نے امین پر سخت دباؤ ڈالا اور اصرار کیا کہ وہ اپنے بیٹے کے لئے بیعت لے لیں اور مامون کو ولایت عہد سے علیحدہ کر دیں۔ فضل نے بہت سا مال بھی امین کو دیا۔ آخر کار امین نے اپنے بیٹے موسیٰ کے لئے بیعت لی۔ الناطق بالحق اس کا نام رکھا۔ علی بن عیسیٰ کو اس کا اتالیق مقرر کیا اور اسے عراق کا والی مقرر کر دیا۔ سب سے پہلے بشیر بن السمیدع والی بلد نے موسیٰ کی بیعت کی۔ اس کے بعد مکے اور مدینہ کے والیوں نے وہاں کے چند خاص خاص لوگوں سے موسیٰ کے لئے بیعت لی۔ عوام کو ابھی بے خبر رہنے دیا۔ اب فضل بن الربیع نے حکم دیدیا کہ منبروں پر عبداللہ اور قاسم کا کسی حیثیت سے بھی نام لیا جائے اور نہ ان کے لئے دعا کی جائے۔ بلکہ اس نے یہ بھی سازش کی کہ مامون کا ذکر برائی سے کیا جائے۔

عہدناموں کا اتلاف

فضل نے کعبہ کے ایک حاجب محمد بن عبداللہ بن عثمان بن طلحہ کے ہاتھ مکے ایک خط بھیجا جس میں اسے حکم دیا گیا کہ وہ ان دونوں تحریروں کو جن کو ہارون نے لکھا تھا۔ اور جس میں امین نے مامون کے لئے عہد وفا لیا تھا۔ اور اسے کعبہ میں محفوظ کر دیا لے آئے۔ یہ شخص وہ دونوں معاہدے لے آیا۔ اگرچہ کعبہ کے دوسرے حاجبوں نے اس پر اعتراض بھی کیا۔ مگر اس نے ان کی بالکل پروا نہ کی اور اب خود ان کو اپنی جان کا اندیشہ ہوا۔ امین نے وہ دونوں معاہدے اپنے قبضے میں کر لئے۔ لانے والے کو بیش بہا صلہ عطا کیا۔ اور معاہدوں کو چاک کر کے پارہ پارہ کر دیا۔

امین کا مامون کو ایک ضلع سے دستبرداری کا حکم

قبل اس کے کہ امین اور مامون میں علانیہ مخالفت ہو، امین نے مامون کو لکھا تھا کہ تم خراسان کے فلاں ضلع سے میرے حق میں دستبردار ہو جاؤ۔ اور میں اپنا عامل وہاں مقرر کر دوں گا۔ اور تم اس بات کو منظور کرو کہ میں کسی شخص کو عامل ثبہ مقرر کر کے تمہارے پاس متعین کر دوں۔ بلکہ وہ تمہاری تمام خبریں مجھے لکھتا رہے۔

فضل بن سہل کا مامون کو مشورہ

اس خط سے مامون بہت رنجیدہ ہوا اس نے فضل بن سہل اور اس کے بھائی حسن کو اس معاملہ میں مشورہ لینے کے لئے طلب کیا۔ فضل نے کہا یہ معاملہ بہت اہم ہے۔ آپ کے رازدار پیرو اور اعزا یہاں موجود ہیں۔ چونکہ وہی لوگ ہمیشہ مشاورت میں شرکت کرتے ہیں اور اگر ان کے بغیر کسی معاملہ کا تصفیہ ہو تو یہ نہ صرف خلاف مصلحت ہوگا بلکہ اس سے یہ بات ظاہر ہوگی کہ ان پر اعتماد نہیں کیا گیا۔ آئندہ جو رائے عالی ہو۔

حسن نے کہا مناسب یہ ہے کہ جن لوگوں کے خلوص پر آپ کو اعتماد ہو ان سے آپ مشورہ لیجئے نیز ایسے دشمنوں کی برائی سے بھی جن سے کوئی بات پوشیدہ نہیں رہ سکتی، اسی طرح حفاظت کی جا سکتی ہے کہ ان کو مشورہ میں شریک کر لیا جائے

مامون کی مجلس مشاورت

مامون نے اپنے خاص امراء اور سرداروں کو طلب کیا اور ان کو امین کا خط

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر اسے کو سنایا۔ سب نے کہا کہ جناب والا ایک نہایت اہم اور خطرناک معاملہ میں مشورہ طلب کرتے ہیں۔ اس لئے ہم کو اس پر کافی غور و خوض کرنے کی مہلت عطا ہو۔ مامون نے کہا تمہاری رائے صائب ہے۔ بے شک دور اندیشی اور احتیاط کا یہی تقاضا ہے۔ میں اس کے لئے تین دن کی مہلت دیتا ہوں۔ مہلت کے بعد وہ سب کے سب پھر جمع ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا آپ دو مشکلوں میں گھر گئے ہیں۔ اگر آپ آئندہ کے خطرات سے بچنے کے لئے اس وقت کے مشورے کو گوارا کریں تو میں اسے غلطی نہ سمجھوں گا۔ دوسرے نے کہا کہ جب کہ معاملہ خطرناک ہو تو اس وقت مدعی مقابل کے مطالبہ کا ایک جزو تسلیم کر لینا اس سے زیادہ مناسب ہے کہ انکار کر کے کھلی ہوئی عداوت اپنے سر لی جائے۔ ایک دوسرے شخص نے کہا کہ جب آئندہ کے واقعات کا آپ کو علم نہیں ہے تو مناسب یہ ہے کہ جو چیز آج آپ کو میسر ہے اس کو اچھی طرح اپنے قبضۂ اقتدار میں رکھیں۔ کیونکہ اس بات کا خطرہ ہے کہ اگر آج آپ کی بات بگڑ گئی تو کل اور زیادہ بگڑ جائے گی۔ ایک اور شخص نے کہا کہ اگر ان مطالبات کو تسلیم کرنے کی صورت میں آپ کو آئندہ کے لئے بڑے نتائج کا اندیشہ ہے تو اس میں کم از کم یہ بات تو ہے کہ ہم جماعت کی تفریق سے بچ جائیں گے۔ ورنہ فساد ہو جائے گا۔ اور اس کے نتائج اس سے کہیں زیادہ شدید ہوں گے اور ایک شخص نے کہا میں سلامتی کے طریقہ کو چھوڑنا مناسب نہیں سمجھتا۔ شاید اسی صورت میں ہمیں اطمینان نصیب ہو جائے۔

حسن کا امراء کی آراء سے اختلاف

حسن نے کہا میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ آپ حضرات نے رائے زنی میں پورے تفکر اور تفحص سے کام لیا ہے۔ مگر میری رائے آپ کے خلاف ہے۔ مامون نے کہا تم ان سے مناظرہ کرو۔ حسن نے کہا۔ جی ہاں۔ اسی لئے تو یہ مجلس قایم کی گئی ہے۔

حسن کا امراء سے مناظرہ

اب حسن نے سب کو مخاطب کر کے کہا۔ کیا آپ حضرات اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ محمد نے جو مطالبہ کیا ہے، اس کا اسے حق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا۔ جی ہاں ہم اس بات کو جانتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے اس بات کا احتمال ہے کہ اگر مامون نے ان کی بات نہ مانی تو اس کو ضرور پہونچے گا۔ حسن نے کہا۔ کیا آپ لوگوں کو اس بات پر پورا اعتماد ہے کہ اگر امین کا یہ مطالبہ مان لیا جائے تو وہ آئندہ اس سے تجاوز کر کے کوئی دوسرا مطالبہ نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا۔ اس بات کا اعتماد نہیں۔ البتہ ہمارا خیال ہے کہ شاید بات اسی پر ختم ہو جائے۔ اور جو خطرہ اور اندیشہ تم کو ہے وہ وقوع پذیر نہ ہو۔ حسن نے کہا فرض کرو کہ اس بات کے بعد کوئی اور مطالبہ کرے تو کیا ہوگا۔ کیا آپ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ اس سے پہلے مطالبہ کو منظور کر کے مامون کی حیثیت کمزور ہو چکی ہوگی۔ انہوں نے کہا اگر اس تسلیم کے عواقب میں کوئی بات روکنا ہوتی تو اسوقت ہم اس کا اس طرح مقابلہ اور مدافعت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے جس طرح تم اب ابتدا ہی میں کرنا چاہتے ہو، حسن نے کہا یہ بات گذشتہ حکما کے قول کے منافی ہے۔ انہوں نے کہا۔ جناب والا اس وقت تو یہی مناسب ہے کہ اگر آج کوئی بات آپ کے خلاف مرضی پیش آئے تو اسے آپ آئندہ کے خطرات سے بچنے کے لئے بادل ناخواستہ قبول ہی کر لیں۔ اور آج کے اطمینان کو کل کے لئے خطرات پیدا کر کے آلودہ نہ کریں۔

فضل بن سہل کی تجویز

مامون نے فضل سے پوچھا کہ اس اختلاف رائے میں تمہارا مشورہ کیا ہے؟ اس نے کہا۔ جناب والا۔ اللہ ہمیشہ آپ کو کامیاب کرے۔ کیا محمد کی طرف سے اس بات کا اطمینان ہو سکتا ہے کہ اگر آپ اس وقت اس کے مطالبہ کو مان لیں، اپنی قوت سے دستبردار ہو کر اسے اور طاقتور کر دیں تو وہ اسی طاقت کو آپ کے مقابلہ میں بروئے کار نہ لائے گا۔ اور کیا محتاط اور دور اندیش آدمی ذرا سے موجودہ فائدہ کی خاطر اپنے مستقبل کو خطرہ میں ڈالتا ہے اس کے برخلاف ایسے مواقع پر حکما نے یہ مشورہ دیا ہے کہ موجودہ مصیبت کو آئندہ کی بہبودی کے لئے برداشت کر لینا چاہیے۔ مامون کہنے لگا۔ تم نے بالکل سچ کہا ہے۔ جن لوگوں نے نفع عاجل کو آئندہ کی فلاح پر ترجیح دی اور اسے اختیار کیا۔ انھیں کی عاقبت برباد گئی۔ چاہے وہ دنیا کا معاملہ ہو یا دین کا۔ اس پر دوسرے تمام لوگوں نے کہا۔ ہم نے اپنی عقل کے مطابق رائے دے دی ہے۔ اور اللہ مناسب اور صحیح رائے سے جناب کی تائید کرے گا۔

مامون کا امین کے نام خط

مامون نے فضل سے کہا۔ تم میری طرف سے امین کو جواب لکھو۔ اس نے کہا۔ مجھے امیر المومنین کا خط ملا۔ امیر المومنین نے اس میں مجھ سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ میں بعض مقامات سے جن کے جناب نے لکھ دیئے اور جن کی حکومت صراحۃً رشید نے اپنے عہدنامے میں میرے تفویض کی ہے آپ کے لئے دستبردار ہو جاؤں۔ امیر المومنین نے جو حکم دیا ہے وہ تمام تر اس عہدنامے پر عائد ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جو علاقہ میرے پاس ہے، اس کے سفاد عامہ کو میں اچھی طرح سمجھتا ہوں اور اپنی ذمہ داریوں کا پورا احساس رکھتا ہوں۔ اگر یہ تمام باتیں اس عہدنامے اور میثاق میں صاف طور پر مذکور نہ ہوتیں اور مجھ پر ایک خطرناک دشمن کی نگہداشت، فتنہ پرداز عوام کی حفاظت اور ایسی فوج سے جس کی وفاداری پر بغیر مال خرچ کئے اور احسان و افضال کے اعتماد نہیں کیا جا سکتا ہو سابقہ پڑا تو اس وقت بھی مصالح عامہ اور اطراف سلطنت کے استحکام اور انضباط کے لئے امیر المومنین کے لئے لازمی ہوتا کہ وہ خود ہی ان مقامات کے لئے بے دریغ دولت خرچ کرتے نہ یہ کہ الٹا وہ مجھ سے ایسا سوال کرتے ہیں جو صریحی میرا حق ہے۔ اور جس کی عہدنامے نے توثیق کر دی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اگر امیر المومنین کو یہاں کی اصل حالت کا علم ہوتا جس کا علم مجھے ہے تو وہ مجھ سے کبھی اس قسم کا سوال نہ کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر بھی مجھے یقین کامل ہے کہ انشاء اللہ میرے اس بیان کے بعد وہ میرے اس عذر کو قبول کریں گے۔"

مامون کی خراسان کی ناکہ بندی

مامون نے خراسان کی سرحد پر اپنے چوکیدار مقرر کر دیئے ان کی اجازت کے بغیر کوئی پیامبر عراق سے خراسان میں نہیں آسکتا تھا۔ یہ عہدیدار مسافر کے ساتھ اپنے خاص معتمدین کو مقرر کر دیتے تاکہ وہ اس کی دیکھ بھال کرتے رہیں۔ اس طرح کسی شخص کو اس بات کا موقع نہ تاکہ وہ یہاں کی کوئی خبر معلوم کرے یا اپنا کوئی اثر قائم کرے۔ یا ترغیب اور دھمکی سے کسی کو اپنے ساتھ ملالے۔ یا کسی سے کوئی پیام کہے۔ یا خط دے سکے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خراسان میں اس ناکہ بندی سے یہ موقع ہی نہیں ملا کہ ترغیب و تحریص یا دھمکی سے کسی کو بھی مامون کی مخالفت پر آمادہ کیا جاتا۔ تمام ناکوں پر معتمد علیہ چوکیدار مقرر کر دیئے گئے تھے۔ صرف ان لوگوں کو خراسان آنے کی اجازت ملتی جن کا چال چلن غیر مشتبہ ثابت ہوتا اور جو اس بات کی تصدیق اپنے پروانہ راہ داری سے کر دیتے کہ وہ اپنے گھر واپس آرہے ہیں۔ یا کسی مشہور اور ایسے بے خطر تاجر کو اجازت مل جاتی جس کا رویہ اور مسلک مشتبہ نہ ہوتا۔ ان کے علاوہ اور دوسرے تمام لوگوں کو جو سامان تجارت ان کے ساتھ ہو یا محض اپنے کو مسافر اور راہ گیر بتائیں۔ سفر کرنے اور خراسان کے شہروں میں آنے جانے سے روک دیا گیا۔ نیز تمام خطوں کو کھول کر پڑھا جاتا تھا۔

امین کے سفرا کی روانگی

مامون کے اس انکار کے بعد اتمام حجت کے لیے محمد نے ایک جماعت کو خراسان بھیجا تاکہ پہلے وہ خود وہاں کی حالت کا مشاہدہ کرلیں۔ اس کے بعد ان سے خواہش کی جائے کہ وہ اپنے طرفداروں میں عطا تقسیم کریں اور مخالفین کو محروم کر دیں۔ اور وہاں سے آکر جو بات یہ جماعت بیان کرے وہ ان کی مقصد برآری میں حجت اور ذریعہ بنے جب یہ جماعت رے کی حد پر پہنچی وہاں انھوں نے ناکہ بندی اور روک تھام کے تمام انتظامات کو مکمل پایا۔ ناکہ داروں نے ہر طرف سے ان کو آگھیرا۔ اور سفر اور اقامت دونوں حالتوں میں سایہ کی طرح ساتھ ساتھ رہے۔ کہ کسی طرح ان لوگوں کو یہ موقع ہرگز نہ ہوسکا۔ کہ وہ خود کسی سے کچھ کہتے یا ان سے کوئی بات کرتا۔ ان کی آنے کی اطلاع مامون کو کی گئی۔ انہوں نے حکم دیا کہ ان کو مرو لایا جائے۔ حالت نظر بندی میں وہ جماعت مرو لائی گئی مگر اس تمام سفر میں نہ کوئی خبر ان کو معلوم ہوئی اور نہ انہوں نے کسی سے کوئی بات کی۔

امین کی سفیروں کو ہدایات

حالانکہ امین نے ان کو ہدایات کی تھیں کہ وہ تمام لوگوں میں مامون کی علیحدگی کی خبر شائع کر دیں۔ اور جس بنا پر ایسا کیا گیا ہے وہ بھی ظاہر کر دیں۔ حکومت کے وفاداروں کو مامون کی مخالفت کی دعوت دیں۔ ان کو خوب روپیہ دیں۔ بڑی بڑی حکومتوں، جاگیروں اور مکانات کے دینے کا ان سے پختہ وعدہ کریں۔ مگر یہاں آکر دیکھا کہ ہر چیز پر وہ قید و بند ہے کہ ان میں سے کسی بات کے سرانجام دینے کا ان کو موقع بھی نہ مل سکا۔ اسی مجبوری کی حالت میں وہ آستانے پہونچ گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ن کے ہاتھ امین نے جو خط مامون کے نام بھیجا تھا، وہ یہ ہے :-

مین کا مامون کے نام خط

امابعد۔ اگرچہ امیر المومنین رشید نے وہ تمام علاقہ جس پر تم نگراں ہو صرف تم کو دیا ہے اور صوبہ جبل کو اسی لئے تمہارے تفویض کیا ہے۔ کہ اس سے تمہاری حکومت کو تقویت ہو اور تمہاری سمت محفوظ رہے۔ مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس علاقہ کی وہ آمدنی جو اخراجات کے بعد فاضل بچے اسے بھی تم اپنے قبضہ میں رکھو۔ تمہارے علاقہ کی آمدنی وہاں کے اخراجات اور غیر معمولی واقعات کے لئے کافی ہے۔ مگر اس کے بعد بھی تم فاضل رقم کو لے لیتے ہو۔ اس کے علاوہ ایک دوسرا نہایت ہی زرخیز اور سیر حاصل علاقہ تمہاری سمت میں شامل کیا گیا ہے۔ جس کی تم کو قطعی ضرورت نہ تھی، اس لئے مناسب یہ ہے کہ وہ علاقہ ہمیں واپس دیدیا جائے۔ میں نے اس معاملہ کے لئے تم کو خط لکھا تھا، اور اس میں یہ بھی خواہش کی تھی کہ تم ہمارے ایک پرچہ نویس کو اپنے ہاں رہنے دو۔ تاکہ وہ ہمیں تمہاری سمت کی ضروری خبروں سے اطلاع دیتا رہے۔ مگر تم نے ہماری ان خواہشوں کو رد کر دیا۔ اب اگر تم کو اپنی رائے پر اصرار ہے تو ہم کو اس کا حق ہے کہ تم سے اس معاملہ میں باز پرس کریں۔ بہتر ہے کہ تم اپنے ارادے سے باز آجاؤ اور تب ہم بھی تم سے مطالبہ نہیں کریں گے انشاء اللہ "

مامون کا امین کو جواب

یہ خط پڑھ کر مامون نے اس کے جواب میں امین کو لکھا۔

" مجھے امیر المومنین کا خط موصول ہوا۔ اگر وہ خط کسی نامعلوم بات کے متعلق ہوتا تو میں اس کو بتا دیتا۔ ایک غیر حق بات کا سوال ہی کیوں ہو۔ اس کے انکار سے مجھ پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ جن لوگوں کو منصف ہونا چاہئے جب وہ انصاف نہیں کرتے تو عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ دونوں حریف دربہ انصاف سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ اور جب وہ شخص جسے اللہ نے سب کچھ دے رکھا ہو، دیدہ و دانستہ اور اوتحا انصاف سے تجاوز کر جائے تو پھر کیا رہا۔ بھائی صاحب! میں آپ کا مطیع اور فرمانبردار ہوں، آپ کی خوشنودی کا خواہاں ہوں۔ اللہ نے جو مرتبہ آپ کو دیا ہے اور جس حال میں مجھے رکھا ہے، دونوں پر دل سے خوش ہوں۔ والسلام۔"

مامون کی امینی سفرا کو ہدایت

خط لکھنے کے بعد مامون نے امین کے سفراء کو طلب کر کے ان سے کہا کہ امیر المومنین نے جس معاملہ کے متعلق مجھے خط لکھا تھا میں نے اس کا جواب لکھ دیا ہے۔ اسے تم ان کو دیدینا اور زبانی کہدینا کہ جب تک اپنے حق کی حفاظت کے لئے میں بالکل ہی مجبور نہ ہو جاؤں گا برابر آپ کا مطیع و منقاد رہوں گا۔ جب وہ لوگ جانے لگے تو مامون نے پھر کہا۔ صاحبو! جو بات آپ نے دیکھی اور سنی ہے امید ہے کہ آپ اسے دیانت داری کے ساتھ اس کو پہنچا دیں گے۔ جو پیام آپ ان کے خط میں لائے ہیں اس سے مجھے اندیشہ ہے کہ شاید آپ ہمارے پیام کو صحت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ ان تک نہ پہنچائیں۔

امینی سفارت کی مراجعت عراق

وہ لوگ پلٹ کر عراق آ گئے۔ مگر ان کو کوئی بات ایسی نہیں ملی جو وہ مامون کے خلاف امین سے کہہ سکتے۔ اور ان کو یہ محسوس ہوا کہ وہ دونوں پورے ارادے اور تفکر کے بعد اپنی دانست میں اپنے حق پر جمے ہوئے ہیں جب مامون کا جواب امین کو موصول ہوا، اسے پڑھ کر وہ فرط غضب سے بے قابو ہو گئے اور اب انہوں نے یہ حکم دیا جس کو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ کہ مامون کے لئے اب نماز کے بعد دعا نہ مانگی جائے۔

امین کا مامون کے نام خط

نیز انہوں نے یہ دوسرا خط مامون کو لکھا:۔

امابعد۔ مجھے تمہارا خط مل گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے اپنی بے شمار نعمتیں جو تم پر نازل کی ہیں تم ان کو برباد کر دینا چاہتے ہو۔ اور اپنے آپ کو دوزخ کی آگ میں ڈال دینا چاہتے ہو، اس سے تو یہ بہتر ہو تا کہ تم میری اطاعت ہی کو چھوڑ دیتے۔ جو کچھ میں نے لکھا ہے اس میں تمہارا بھی نفع ہے۔ کیونکہ بہرحال اس فاضل رقم کا فائدہ تمہاری تمام رعایا پر یکساں مرتب ہوگا۔ اور اس سے بیشتر تمہاری سلامتی اور عافیت مقصود ہے۔ تم اپنی رائے سے اطلاع دو میں انشاء اللہ اسی پر عمل کروں گا

ذوی الریاستین کا مامون کو مشورہ

اسی زمانے میں مامون نے ذی الریاستین سے کہا کہ میرے تمام اہل وعیال اور وہ مال جو رشید نے صرف مجھ کو محمد کے سامنے عطا کیا ہے۔ جن کی مقدار ایک کرور ہے اور جس کی اب مجھے ضرورت ہے سب محمد کے ہاں ہے اب بتاؤ اس معاملہ میں کیا تدبیر کی جائے۔ کہ مجھے مل جائے۔ مامون نے اس بات کو کئی مرتبہ اس سے کہا۔ اس پر اس نے کہا بے شک آپ کو اس رقم کی ضرورت ہے۔ نیز اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ آپ کے اہل وعیال آپ کے پاس ہوں۔ مگر مشکل یہ ہے کہ اگر آپ اس معاملہ کے متعلق ان کو تحکمانہ لہجہ میں کچھ لکھیں اور سے وہ نہ مانیں تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ آپ نے عہد کی خلاف ورزی کی اور تب مجبوراً آپ کو ان سے لڑنا پڑ جائے گا۔ اور میں اس بات کو کسی طرح پسند نہیں کرتا۔ کہ اختلاف کی ابتدا آپ کی جانب سے ہو۔ اسلئے مناسب یہ ہے کہ آپ انکو ایک خط لکھیں اس میں اپنا حق مانگیں اور درخواست کریں کہ وہ آپ کے بیوی بچوں کو یہاں بھیجدیں۔ اس وقت ان کا اس خواہش سے انکار ان کی طرف سے عہد کی صریحی خلاف ورزی ہوگی۔ اگر وہ آپ کی درخواست مان لیں تو بہت اچھا ہے۔ سب کی سلامتی اور عافیت اسی میں ہے اور اگر رد کر دیں تو اس وقت آپ پر یہ الزام عائد نہیں ہو سکتا۔ کہ آپ نے بلا وجہ لڑائی اپنے سر لی۔ اگر اجازت ہو تو یہی لکھ دوں۔

مامون کا امین کے نام خط

چنانچہ اب اس نے مامون کی طرف سے یہ خط امین کو لکھا

امابعد۔ جب امیر المومنین کو اپنی رعایا کا اس قدر خیال ہے کہ وہ ان کے ساتھ نہ صرف انصاف کرتے ہیں، بلکہ ان کے ساتھ احسان واکرام کرتے ہیں تو اس بات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی زیادہ توقع ہے کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ بھی یہی سلوک کریں گے جس خطرناک سرحدی علاقہ میں میں مقیم ہوں، امیر المومنین اس سے بخوبی واقف ہیں۔ مجھے ایسی فوج سے سابقہ ہے جس کے متعلق یہ یقین ہے کہ وہ جب چاہے بدعہدی کر کے میری طاعت چھوڑ دے۔ میرے پاس خرچ کی بھی قلت ہے۔ میرے اہل وعیال اور مال سب امیر المومنین کے ہاں ہے اور اگرچہ میرے متعلقین امیر المومنین کی حفاظت وعنایت کے سایہ میں جو ان کے لئے بمنزل باپ کے ہیں آرام سے ہیں، مگر پھر بھی اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ میرے پاس اور میری نگرانی میں آ جائیں۔ نیز مجھے یہاں کے انتظامات کے لئے مال کی ضرورت ہے میں نے اپنے آدمی، اپنے متعلقین اور مال کو یہاں لانے کے لئے بھیجے ہیں۔ امیر المومنین مناسب خیال فرمائیں تو فلاں شخص کو رقہ جانے کی اجازت مرحمت فرما دیں۔ تاکہ وہ میرا مال وہاں سے بھجوا دے۔ نیز حکم صادر فرمائیں کہ اس کام میں سرکاری طور پر اس شخص کی مدد کی جائے اور اس کی راہ میں کوئی دشواری نہ پیدا کی جائے۔ اگر امیر المومنین میری اس درخواست کے خلاف بھی حکم صادر فرمائیں گے تب بھی میں اسے برداشت کروں گا۔

والسلام

محمد نے مامون کو لکھا۔

امین کا مامون کو جواب

"اما بعد۔ مجھے تمہارا خط ملا۔ اس میں تم نے ہمارے اس طرز طرز عمل اور سلوک کا ذکر کیا ہے، جو ہم حق کے ماسوا اپنی رعایا اپنے اقربا اور بھائی کے ساتھ روا رکھتے ہیں۔ اور تم نے اپنے پرخطر سرحدی علاقہ میں قیام اور اس کی وجہ سے اپنی حکومت کی تقویت کے لئے اس مزید مال کی ضرورت ظاہر کی ہے۔ جو اللہ کے مال میں سے تمہارے لئے مخصوص کر دیا گیا تھا۔ اور اس کے اور اپنے اہل وعیال کے لے جانے کے لئے جو ہمارے ہاں ہیں تم نے اپنے آدمی بھی بھیجے ہیں۔ ہماری رعایا اور اپنوں کے ساتھ جس طرز عمل کا ذکر تم نے کیا ہے ہمیں اس سے انکار نہیں، مگر جس مال کے لئے تم نے لکھا ہے اس کی ہمیں مسلمانوں کے معاملات میں استحکام کے لئے خود ضرورت ہے اور اس لئے اس کے بر موقع خرچ کا ہمیں زیادہ حق ہے۔ اور چونکہ اس سے عام طور پر تمہاری رعایا مستفید ہوگی اس لئے بالواسطہ اس کا نفع تم کو بھی پہنچے گا۔ اپنے اہل وعیال کے بھیجنے کے متعلق جو تم نے خواہش کی ہے اس کے متعلق اگر امیر المومنین مناسب سمجھیں گے تو تمہاری خواہش کو پورا کر دیں گے اگرچہ وہ خود اپنی قرابت اور تمہارے خطرات کو پیش نظر رکھ کر یہ مناسب نہیں سمجھتے کہ ان کو لمبے طویل سفر کی زحمت دی جائے۔ کیونکہ اس طرح وہ ہم سے جدا ہو جائیں گے۔ اگر ہماری رضا ہوئی تو انشاء اللہ ہم خود ان کو اپنے معتمد علیہ لوگوں کے ساتھ تمہارے پاس بھیجیں گے۔" والسلام

امین کے طرز عمل پر مامون کی ناراضگی

اس خط کو پڑھ کر مامون نے کہا۔ وہ ہمارا حق غصب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ارادہ یہ ہے کہ اس طرح ہماری طاقت کو کمزور کر کے پھر وہ ہماری مخالفت پر علانیہ کمربستہ ہو جائیں۔ ذوالریاستین نے اس سے کہا۔ کیا یہ بات سب کو معلوم نہیں ہے کہ رشید نے یہ مال سب کے سامنے ان کے پاس جمع کر دیا تھا اور میں نے بھی اسے سب کے سامنے محض امانۃً کچھ مدت کے لئے اپنے قبضے میں لیا تھا۔ اس صورت میں میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس پر قبضہ نہیں کریں گے۔ اس لئے آپ بھی اس بارے میں زیادہ اصرار نہ کریں۔ اور اس بات کی توقع رکھیں کہ وہ کوئی حرکت ایسی نہ کریں گے جس کی وجہ سے آپ علانیہ طور پر ان کے مخالف ہو جائیں۔ بہتر یہی ہے کہ آپ اعتماد کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور جھگڑے کو مٹائیں۔ اگر اس کے بعد بھی وہ اس کے لئے آمادہ ہوں تو اس کی ذمہ داری اللہ کے ہاں ان کے سر رہے گی۔ اور آپ چونکہ بے قصور ہوں گے اس لئے اللہ آپ کی مدد کرے گا۔

مامون کے اکابر بغداد کے نام خطوط

اب مامون اور فضل کو اس بات کا پورا یقین ہو گیا کہ اس خط کے بعد امین ضرور کوئی ایسی بات کریں گے جس سے باخبر رہنا ان کے لئے ضروری ہے۔ اور اس کام کے لئے اپنے کسی معتمد علیہ کو مقرر کیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی سوچا کہ اس معاملہ میں اب جو کارروائی کریں گے اپنے ذی اثر اور باوجاہت طرفداروں اور ان لوگوں سے جنہوں نے بنی عباس کی حکومت کو قائم کرنے میں ابتدا میں خاص خدمات انجام دی ہیں۔ مشورہ لیں گے اور ان کی تائید حاصل کریں گے۔ اس کارروائی کو غیر مؤثر کرنے کے لئے انہوں نے مناسب سمجھا کہ اپنے ایک خاص آدمی کے ہاتھ دارالخلافہ بغداد کے اعیان و اکابر کے نام ایک خط لکھا جائے تاکہ اگر محمد مامون کو ولی عہدی سے برطرف کرنے لگے تو وہ شخص اس خط کو ان لوگوں کو دیدے اور جو لوگ اس معاملہ میں امین کے ہمنوا ہوں ان کی اطلاع دے اور اگر امین اس معاملہ میں کوئی اور کارروائی نہ کریں تو وہ اس خط کو اپنے ذخیرے میں محفوظ رکھے اور کسی کو نہ دے۔ مامون نے اس شخص سے کہا کہ تم جلدی بغداد پہونچ جاؤ۔ اور جاتے ہی یہ خط سب کو دیدینا۔

جو خط مامون نے اپنے قاصد کے ہاتھ بغداد بھیجا تھا، اس کا مضمون یہ ہے:۔

"امابعد۔ مسلمانوں کی مثال اعضائے بدن کی ہے۔ اگر کسی ایک عضو کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو اس سے تمام اعضائے بدن متاثر ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی ایک مسلمان کو کوئی تکلیف پہونچے، تو اس کا اثر تمام مسلمانوں پر پڑے گا۔ خاص کر اگر کسی ایسے شخص کو جو ان کے قانون شریعت کو قائم کرتا ہے اور ان کو آخرت کے عواقب سے ڈرا کر اس کے لئے سعی کو لازم قرار دیتا ہے، کوئی تکلیف پہنچی تو اس کا اثر بدرجہ اولیٰ تمام مسلمانوں کو ہوگا۔ چونکہ امۃ کا مرتبہ تمام امت میں افضل اور اعلیٰ ہوتا ہے، اسی وجہ سے ان کی تکلیف بھی سب پر اثر کرے گی۔ ہم نے ایسی خبر سنی ہے کہ اس کا اظہار خود تم پر عنقریب ہو جائے گا اور وہ یہ ہے کہ دو شخصوں میں اختلاف رائے ہوا ان میں سے ایک نے دوسرے کے ساتھ بے وفائی کا عزم کر لیا ہے۔ البتہ اگر تمام مسلمان محض اللہ کے لئے اپنی اعانت اور تائید کو مخصوص

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردیں تو شاید وہ ایسا کرنے سے باز رہے۔ تم کو اپنے قیام کی وجہ سے تمام باتوں کو خود دیکھنے اور سننے کا موقع ہے۔ اور پھر تم یہ کہہ سکتے ہو کہ میں آپ کی بات مانتا ہوں اور اگر علانیہ طور پر کسی اندیشہ کی وجہ سے تم کو ہماری حمایت کے اظہار کا موقع نہ ہو تو تم خاموش رہ جانا ہم تمہارے منشا کو سمجھ لیں گے۔ اس احسان کا ثواب اللہ کے یہاں سے بھی تم کو ملے گا، اور ہم بھی اس کے حق کو اپنے اوپر ضروری سمجھیں گے۔ اس طرح تم کو دنیا و آخرت دونوں جگہ حصہ ملے گا۔ اور اگر دونوں باتوں کے ہاتھ سے نکل جانے کا اندیشہ ہو تو کم از کم ایک کی ضرور نگہداشت کرنا۔ اور اس کے متعلق اپنی رائے ہمیں لکھ دینا یا زبانی طور پر ہمارے پیامبر سے کہہ بنا دہ ہمیں لکھ دے گا

مامون کے قاصد کی بغداد میں آمد

مامون نے دار الخلافہ کے دوسرے عمائد اور اشراف کو اس مضمون کا خط لکھا تھا۔ جب یہ پیامبر بغداد پہونچا۔ اسی زمانے میں امین نے جمعہ کے خطبہ میں مامون کے لئے دعا کرنے کی ممانعت کی تھی۔ مامون نے انھیں لوگوں کو خط لکھے تھے، جن پر اسے پورا اعتماد تھا، ان میں سے بعض نے تو قطعی کوئی جواب نہیں دیا۔ بلکہ زبانی بھی جواب میں کچھ نہیں کہا۔ کچھ ایسے بھی تھے جنہوں نے اس کے خط کا جواب دیا۔ ایک نے لکھا مجھے آپ کا خط ملا۔ حق اور صداقت کچھ ایسی حجت سے جو اپنی آپ دلیل ہے، اگر کوئی شخص حق کو حیرت میں کہے گا تو خود حق اس کے خلاف حجت بنے گا۔ جو شخص نفع عاجل کو عاقبت کے فائدہ پر ترجیح دے اس سے بڑھ کر خسارہ میں اور کون ہو سکتا ہے۔ وہ شخص بالکل کھلے ہوئے نقصان میں ہے جو عاقبت کے فائدہ کو یہاں بھی نکبت اور تکلیف دہ واقعات کو اختیار کر کے ضائع کر رہا ہے۔ چونکہ میں اپنے آپ کو ہر طرف سے خطرات سے محصور پاتا ہوں۔ اس لئے جناب والا سے میری استدعا ہے کہ جناب والا میری سلامتی جان کی خاطر اب آئندہ اس معاملہ میں مجھ سے کوئی مزید خواہش نہیں کریں گے۔ انشاء اللہ۔

قاصد کی امین اور امرائے بغداد کے متعلق اطلاع

اس پیامبر نے جو بغداد بھیجا گیا تھا، مامون اور ذوالریاستین کو یہ خط وہاں کے واقعات کے متعلق لکھا:۔

اما بعد۔ میں بغداد آیا۔ آپ کے بھائی نے آپ کی مخالفت کا اعلان کر دیا ہے میں نے وہ خط پہونچا دیئے۔ میں نے محسوس کیا کہ اکثر آدمی اپنا دلی راز ظاہر نہیں کرنا چاہتے عام رعایا کی یہ کیفیت ہے کہ ان کو قبول کے سوا چارہ نہیں۔ اس لئے جو حکم ہوتا ہے اسے وہ برداشت کرتے ہیں۔ خود امین کا یہ حال ہے کہ اس کی اپنی ذاتی کوئی رائے نہیں ہے۔ نہ اس میں اتنی ہمت ہے کہ وہ خود اس کارروائی کی مخالفت کرے۔ اور نہ وہ خود شاید دل سے اسے پسند کرتا ہے۔ جو لوگ پس پردہ اس کارروائی کے روح رواں ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے جلد ان کی کارروائی تکمیل کو پہونچ جائے۔ تاکہ اس فتنہ کی ناکامی کے خمیازہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے وہ بچ جائیں۔ دشمن مستعد ہے اب آپ انتظار نہ کیجئے۔

امراء سے امین کا حسن سلوک

جب سعید بن مالک بن تادم۔ عبداللہ بن حمید بن قحطبہ، عباس بن لیث، امیر المومنین کا موالی، منصور بن ابی مظہر اور کثیر بن قادرہ مامون کی فرودگاہ سے امین کے پاس آ گئے تو انہوں نے ان کے ساتھ بہت لطف و مہربانی برتی۔ ان کو اپنا تقرب عطا کیا، اور ان میں سے جس نے چھ ماہ کی عطا لے لی تھی، اسے بارہ ماہ کی عطا مزید دی اور خود عطا میں خاص اور عام سب کے لئے اضافہ کیا۔ اور جن لوگوں نے چھ ماہ کی عطا نہیں لی تھی ان کو اٹھارہ ماہ کی عطا دی

امین کی مامون کے متعلق یحییٰ بن سلیم سے گفتگو

جب امین نے مامون کی علیحدگی کا ارادہ کیا تو انہوں نے یحییٰ بن سلیم کو اس معاملہ میں مشورہ لینے کے لئے طلب کیا۔ اس نے عرض کیا۔ جب کہ رشید نے اپنے عہد نامے میں اس کی ولایت عہد کے لئے نہایت راسخ اور پختہ عہد و پیمان سب سے لے لئے ہیں تو اسکی موجودگی میں یہ کام کیونکر ہو سکتا ہے۔ امین نے کہا۔ مامون کے متعلق رشید نے جو رائے قائم کی وہ فوری تھی۔ یہ تو محض جعفر بن یحییٰ نے اپنی خوشامد اور جادو بیانی سے ان کو ایسا موہ لیا کہ انہوں نے بغیر غور و فکر کے ہمارے لئے ایسا بڑا درخت بو دیا کہ جس کو بیخ و بنیاد سے اکھاڑے بغیر اب نہ ہم اپنی حکومت سے نفع حاصل کر سکتے ہیں اور نہ ہماری حکومت پائدار ہو سکتی ہے جب تک اسے صاف نہ کر دیا جائے مجھے اطمینان نہیں ہو سکتا۔

یحییٰ بن سلیم کی تجویز

یحییٰ نے کہا اگر امیر المومنین اس بات کا تصفیہ کر چکے ہیں کہ اسے برطرف کر دیا جائے تو مہربانی فرما کر ابھی اس کو علانیہ اس طرح اظہار نہ کیجئے کہ لوگ اسکو ناپسندیدہ نگاہوں سے دیکھیں اور برا سمجھیں۔ بلکہ مناسب یہ ہے کہ ایک حصہ فوج اور ایک ایک سپہ سالار کو پہلے اپنے پاس بلائیے اسے انعام و اکرام سے اپنا ہم خیال بنائیے۔ مامون کے جو خاص آدمی اور معتمدین ہیں ان کو کسی طرح اس سے جدا کیجئے ان کو مال اور حکومت کی ترغیب و تحریص کیجئے۔ جب پہلے اس طرح آپ اس کی قوت کو توڑ دیں اور اس کے خاص آدمیوں کو علیحدہ کر لیں، پھر آپ اسے حکم دیں کہ وہ آپ سے آکر ملے۔ اگر وہ آجائے تو اس وقت آپ جو چاہتے ہیں اس کے ساتھ کریں اور اگر آنے سے انکار کرے تو اس وقت جبکہ اس کی طاقت کمزور ہو چکی ہو گی۔ اس کے بازو جھک گئے ہوں گے۔ اس کا پایہ کمزور ہو چکا ہو گا اس کی عزت جا چکی ہو گی۔ آپ اسے نہایت آسانی سے زیر کر لیں گے

یحییٰ کی تجویز سے امین کی مخالفت

محمد نے کہا۔ میں کوئی معاملہ اس طرح نہیں کرتا جس طرح تمہاری زبان تلوار کی طرح چل رہی ہے۔ تم چوب زبان مقرر ہو صاحب رائے نہیں۔ تم اس رائے سے باز آؤ اور ہمارے مخلص اور دانا بزرگ وزیر سے جا کر ملو۔ اور اپنی سیاہی اور قلم بھی لے جاؤ تاکہ وہ تم سے کام لے سکے۔ یحییٰ نے کہا اگر میں اس کے پاس گیا تو البتہ صدا قت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رخلوص اس کے سامنے آئے گا۔ ورنہ جس رائے کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جاہل بھی ہے اور دھوکہ باز منافق بھی۔ کچھ روز کے بعد یحییٰ کو اپنی بات یاد آئی اور وہ فوراً اس کے پاس سے بھاگ گیا۔

فضل بن ربیع کی ایک سردار سے گفتگو

سہل بن ہارون کہتا ہے کہ فضل بن سہل نے بغداد کے اپنے بعض خاص معتمد علیہ سرداروں اور عمائد سے یہ سازباز کی کہ وہ روزانہ وہاں کی خبریں اسے لکھتے رہیں۔ چنانچہ جب امین نے مامون کو ولی عہدی سے برطرف کرنے کا عزم بالجزم کر لیا تو فضل بن الربیع نے ان لوگوں میں سے ایک شخص کو اس معاملہ میں مشورہ کے لئے اپنے پاس بلایا۔ اس نے کہا میں اس بات کو برا سمجھتا ہوں، مامون کے ساتھ بے وفائی کروں اور اس کے لئے جو عہد امین نے کیا ہے اسے توڑ دوں۔ ایسا نہیں کروں گا۔ فضل نے کہا تمہارا اعتراض معقول ہے مگر اب خود مامون نے ایسی حرکت کی ہے کہ اس سے رشید کا وہ عہد جو انہوں نے اس کے لئے لیا تھا، کالعدم ہو گیا۔ اس نے پوچھا کیا اس کا قصور اس معاملہ میں عوام کے نزدیک اسی طرح پایہ ثبوت کو پہنچ گیا۔ جس طرح اس کی ولایت عہد کی بیعت جس کی تجدید کا حال سب کو معلوم ہے۔ فضل بن الربیع نے کہا ایسا تو نہیں اس شخص نے کہا فرض کرو کہ اسی نے خلاف معاہدہ کوئی بات کی ہے مگر جب تک اس کا علم عام نہ ہو جس کی وجہ سے نقض عہد ہو سکے۔ کیا اس صورت میں عوام کے نزدیک آپ کا نقض عہد کرنا ضروری سمجھا جائے گا۔ فضل بن الربیع نے کہا۔ ہاں اس پر اس شخص نے بلند آواز سے کہا اللہ اللہ آج ایسا سابقہ مجھے کبھی پیش نہیں آیا تھا۔ یہ وہی مامون ہے جس کی عزت اور منزلت کے قیام اور استحکام میں آپ بھی مشیر تھے۔ آج آپ ہی اس کی مخالفت پر آمادہ ہیں۔

فضل بن الربیع کی تجویز سے اختلاف

فضل بن الربیع دیر تک سر نیچا کئے سوچتا رہا اور پھر اس نے سر اٹھا کر کہا۔ میں اسی بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ تم نے اپنی سچی رائے مجھ سے بیان کر دی۔ اور بہت خوبی کے ساتھ اپنی امانت سے عہدہ برا ہوئے۔ مگر یہ بتاؤ کہ اگر ہم رائے عامہ کو کسی طرح سے اپنے ساتھ کر لیں اور ہمارے شیعہ اور ہماری فوجیں ہمارے ساتھ ہو جائیں تو پھر تمہاری کیا رائے ہے۔ اس نے کہا یہ آپ کیا فرماتے ہیں جس طرح عوام نے مامون کے لئے بیعت کی ہے اسی طرح آپ کی فوجوں نے جو عوام ہی پر مشتمل ہے۔ اس کے لئے بیعت کی ہے۔ اور ان کے دلوں میں وہ عہد و فا راسخ ہو چکا ہے اگر وہ اپنے ضمیر کے خلاف ظاہر میں اس معاملہ میں آپ کے ساتھ بھی ہو جائیں تب بھی ان کی وفاداری پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اطاعت وہی ہے جو ذاتی علم اور فہم پر مبنی ہو۔ فضل بن الربیع نے کہا اس تحریک کی کامیابی کی صورت میں جو منافع ان کو حاصل ہوں گے ان کی توضیح اور تشریح کر کے ان کو اپنے ساتھ ملا لیتے ہیں۔ اس نے کہا تب بھی اس وقت تو بادل ناخواستہ وہ آپ کی بات مان لیں گے۔ مگر جب ان کے خلوص سے کام لینے کی ضرورت داعی ہو گی، وہ آپ کا ساتھ چھوڑ دیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سردار کا فضل بن الربیع کو مشورہ

فضل بن الربیع نے پوچھا۔ عبداللہ کی فوجوں کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ اس نے کہا وہ دل سے اس کے ساتھ ہیں۔ اور اس کے لئے قولاً و فعلاً پہلے سے کوشش کی گئی ہے۔ فضل نے پوچھا اس کی عام رعایا کے متعلق تم کیا خیال رکھتے ہو؟ اس نے کہا ہمیشہ سے امتحان کے وقت اس کا طرز عمل ایسا رہا ہے کہ جس پر افسوس نہیں کیا جا سکتا۔ نیز اس بنا پر بھی ان کے خلاف کوئی بات نہیں کہی جا سکتی کہ اس وقت تو وہ اپنے مال و متاع کے پاس ہیں، اور ان کو یہ بھی توقع ہوگی کہ اس کی وجہ سے ان کو مال اور معیشت میں فراغت حاصل ہوگی۔ وہ اپنی موجودہ خوش حالی کی ضرور مدافعت کریں گے اور اس بات سے ضرور خائف ہوں گے کہ کہیں فتنہ و فساد کی وجہ سے ان پر مصیبت نازل نہ ہو۔ موجودہ حالات میں اس بات کی کامیابی کی کوئی توقع نہیں ہے۔ کہ ہم اس کے علاقہ کے سربرآوردہ لوگوں کو اس کا مخالف بنا دیں۔ اور اس چال سے اس کا مقابلہ کریں۔ اس کے حسن انتظام اور معدلت گستری کی وجہ سے چونکہ وہاں کے تمام کمزور افسر اور رعایا اس سے محبت کرتے ہیں اس وجہ سے اس کا بھی موقع نہیں کہ علانیہ طور پر اس سے لڑنے کے لئے اس پر چڑھائی کی جائے۔ رہے طاقتور افراد ملک کو اس کے خلاف کوئی وجہ شکایت اور مخالفت نہیں۔ یہاں یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ رعایا کا سواد اعظم کمزور اور ناتوان افراد پر مشتمل ہوا کرتا ہے۔

فضل کہنے لگا۔ تم نے ایسی تقریر کی ہے جس سے کسی کارروائی کا موقع ہی نہیں رہا۔ تمہارے بیان کے مطابق نہ اس کی فوجوں کو اپنے ساتھ ملایا جا سکتا ہے اور نہ یہاں سے اس کے مقابلہ پر کوئی فوج بھیجی جا سکتی ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر تم نے یہ بات کہی ہے کہ اس کی مخالفت کے لئے ہماری فوج میں کمزوری ہے اور اس کی فوج طاقتور ہے۔ مگر اب کیا ہو سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں نہ امیر المومنین جس بات کو اپنا حق سمجھتے ہیں اس کے ترک کرنے پر آمادہ ہوں گے اور اب تک اس معاملہ میں جو کارروائی ہو چکی ہے اس کے ہوتے ہوئے نہ میں خود اس بات پر آمادہ ہوں کہ اسے یہیں ختم کر دیا جائے۔ بسا اوقات معاملات کا ابتدائی رخ بھیانک اور پرخطر معلوم ہوتا ہے مگر ان کا انجام نیک اور مفید نکلتا ہے۔ اس کے بعد وہ دونوں جدا ہو گئے۔

مامون کے قاصد کا خط

چونکہ فضل بن الربیع نے سرحد کی ناکہ بندی کر دی تھی تاکہ کوئی خط ادھر سے سرحد پار نہ جا سکے۔ اس وجہ سے مامون کے فرستادہ قاصد نے ایک عورت کے ہاتھ اپنا خط روانہ کیا۔ اس خط کو اس نے بالان کی ایک لکڑی میں سوراخ کر کے بحفاظت رکھ دیا۔ اور اپنے صاحب برید کو لکھا کہ جس قدر جلد ممکن ہو اسے مامون کے پاس پہونچا دے۔ وہ عورت امین کی سرحدی چوکیوں سے اس طرح گذرتی چلی گئی جس طرح کوئی راہ گیر ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کو جاتا ہے۔ اس کی ہیئت کی وجہ سے نہ کسی کو اس پر شبہ گزرا نہ اس کی جامہ تلاشی کی گئی۔ اس طرح مامون کو دار الخلافہ کی جو اطلاع موصول ہوئی وہ ان اطلاعات کے بالکل موافق تھی جو اسے دوسرے ذرائع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ے ذریعہ سے مل چکی تھی جب ہر طرح اسے اپنی اطلاعات کی تصدیق ہو گئی تو اس نے ذوالریاستین سے کہا ان اطلاعات سے حقیقت منکشف ہو چکی ہے کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ ابتدائی آثار بعد میں آنے والے واقعات کا پتہ دیتے ہیں۔ ہمارے لئے یہ کافی ہے کہ ہم حق پر ہیں اور شاید اس تلخی کا ثمرہ میں شیریں ملے۔

طاہر بن حسین کو تے جانے کا حکم

جب مامون کے لئے دعا ترک کی گئی اور یہ بات صحیح طور پر معلوم ہو گئی کہ امین اسے علیحدہ کر دینا چاہتا ہے تو سب سے پہلا کام جو فضل بن سہل نے کیا یہ تھا کہ اس نے ان تمام سپاہیوں کو جن کو اس نے پہلے سے رے کے چاروں طرف پھیلا رکھا تھا۔ اس فوج کے ساتھ مل جانے کا حکم دیا جو باقاعدہ طور پر رے میں متعین تھی۔ ان کثیر التعداد فوجوں کی موجودگی سے ان علاقوں میں قحط پڑ گیا۔ ان کی سربراہی کے لئے اس نے ہرثمہ اور ناکہ سے اس قدر سامان معیشت جانوروں پر بار کر کے ان کے پاس پہونچا دیا کہ ہر ضروری شے ان کو وہیں میسر آ گئی۔ یہ تمام فوجیں سرحد پر پڑی رہیں۔ اس سے آگے نہ بڑھیں۔ مگر اپنے اس طویل قیام کے زمانے میں انہوں نے کسی مسافر یا دوسرے شخص کو مطلقاً نہ چھیڑا۔ اور نہ ستایا۔ اس کے بعد فضل بن سہل نے طاہر بن الحسین کو اس کے ماتحت سرداروں اور سپاہ کے ساتھ رے جانے کا حکم دیا۔ طاہر مسلسل طے منازل کرتا ہوا رے پہنچا اور وہیں اس نے اپنا پڑاؤ ڈال دیا۔ اس نے رے کے اطراف میں اپنے آدمی متعین کر دیئے۔ چوکیاں قائم کیں اور ہر طرف اپنے جاسوس اور مخبر پھیلا دیئے

عصمہ بن حماد کی روانگی ہمدان

امین نے عصمہ بن حماد بن سالم کو ایک ہزار فوج کے ساتھ ہمدان بھیجا۔ اسے حکم دیا کہ وہ وہیں مقام کر دے اور حسب ضرورت صوبہ جبل کی جنگی کارروائیوں میں وہی سپہ سالار رہے۔ اسے یہ بھی ہدایت کی کہ وہ اپنے مقدمۃ الجیش کو سادہ بھیجے۔ امین نے اس کے بھائی عبدالرحمٰن بن حماد کو اس کی جگہ اپنی فوج خاصہ کا افسر مقرر کر دیا۔

امین کے عمال

اب فضل بن الربیع اور علی بن عیسیٰ امین کو اور زیادہ مامون کی علیحدگی اور اپنے بیٹے موسیٰ کے لئے بیعت لے لینے پر بھڑکانے اور ابھارنے لگے۔ چنانچہ اسی سال انہوں نے اسے اپنا ولی عہد مقرر کر کے علی بن عیسیٰ بن ماہان کو اس کا اتالیق اور داروغہ مقرر کیا۔ محمد بن عیسیٰ بن نہیک کو اس کی فوج خاصہ کا افسر مقرر کیا۔ عبداللہ بن عبیدہ کو اس کا افسر خراج اور علی بن صالح صاحب المصلی کو اس کا میر منشی مقرر کیا۔

میخائیل شاہ روم پر حملہ

اس سال رومیوں نے میخائیل شاہ روم پر اچانک حملہ کر دیا۔ اس نے بھاگ کر جان بچائی اور مہابنیت اختیار کر لی۔ اس نے دو سال حکومت کی اور اس کے بعد لیون القائد روم کا بادشاہ ہوا

امارت حمص پر عبداللہ بن سعید کا تقرر

اس سال امین نے اسحٰق بن سلیمان کو حمص سے واپس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلالیا اور اس کی جگہ عبداللہ بن سعید الحرشی کو مقرر کیا۔ اس کے ہمراہ عافیہ بن سلیمان بھی تھا۔ عبداللہ نے وہاں کے بہت سے سربرآوردہ لوگوں کو قتل کر دیا۔ اور دوسروں کو قید کر دیا۔ اس نے چاروں طرف سے ان کے شہر میں آگ لگا دی۔ اب انہوں نے امان کی درخواست کی۔ عبداللہ نے ان کی درخواست قبول کی۔ چند روز تو وہ لوگ امن و سکون سے بیٹھے مگر پھر شورش برپا کر دی۔ اس مرتبہ عبداللہ نے ان کے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا۔

۱۹۵ھ کے واقعات

اس سال امین نے ان درہم و دینار کا چلن موقوف کر دیا جو ۱۹۴ھ میں اس کے بھائی مامون کے لئے خراسان میں مضروب ہوئے تھے اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ مامون نے یہ حکم دیدیا تھا کہ اب ان میں امین کا نام ثبت نہ کیا جائے۔ ان سکوں کو رباعیہ کہتے تھے اور کچھ عرصہ کے بعد وہ چلتے نہ تھے۔

مامون و قاسم کے لئے دعا کی ممانعت

اس سال امین نے اپنی تمام سلطنت میں مامون اور قاسم کے لئے منبروں پر دعا بند کرادی اور حکم دیا کہ خود ان کے بعد ان کے بیٹے موسیٰ کے لئے دعا کی جایا کرے۔ اس وقت موسیٰ بالکل صغیر سن تھا۔ ناطق بالحق اس کا نام تجویز کیا گیا۔ یہ سب باتیں فضل بن الربیع کے مشورہ سے ہوئیں۔ جب مامون کو اس کی اطلاع ملی اس نے امام الہدیٰ اپنا نام رکھ لیا اور یہی لقب اب تحریر میں بھی لکھا جانے لگا۔

علی بن عیسیٰ کی ولایت صوبہ جبل

اس سال یکم ربیع الآخر کو امین نے علی بن عیسیٰ بن ماہان کو تمام صوبہ جبل کا جس میں نہاوند، ہمذان، قم اور اصفہان شامل تھے، والی عام مقرر کر کے روانہ کیا۔ اس صوبہ کے تمام جنگی اور خراج کے معاملات سب اسی کے تفویض کئے۔ بہت سے فوجی امرا بھی اس کے ساتھ بھیجے۔ دو لاکھ دینار اسے اور پچاس ہزار اس کے بیٹوں کو دیئے۔ جو فوج ساتھ بھیجی تھی اسے انعام و اکرام سے مالا مال کر دیا دو ہزار مرصع تلواریں اور چھ ہزار پارچے خلعت میں اسے دیئے۔

امین کے فرمان کا اعلان

۸ جمادی الآخر جمعہ کے دن انہوں نے اپنے تمام اہل بیت موالی اور دوسرے امرا کو شماسیہ کے منصورہ میں طلب کیا۔ جمعہ کی نماز پڑھ کر منصورہ میں آئے۔ اور اپنے بیٹے موسیٰ کو ان سب کے سامنے محراب میں بٹھایا۔ اس وقت ان کے ساتھ فضل بن الربیع اور دوسرے تمام مدعو حاضرین موجود تھے۔ فضل نے امین کی طرف سے ایک فرمان پڑھ کر سنایا جس میں اپنی اس حسن رائے کا ذکر تھا جو وہ ان کے متعلق رکھتے ہیں۔ اور وہ حق جتایا تھا جو خود ان کا ان پر ہے کیونکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البتہ عراق میں صرف تنہا انھیں کے لئے بیعت لی گئی تھی۔ جس کا انقلاب تک ان کے لئے ضروری ہے۔ نیز یہ بتایا گیا تھا کہ عبداللہ نے اپنا لقب امام مقرر کر کے اور اپنے لئے دعوت دے کر اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا ہے۔ اس نے ان سے سلسلہ مراسلت بھی بند کر دیا ہے اور سکوں اور فرامین سے ان کا نام تک خارج کر دیا ہے۔ اس نے جو کچھ کیا ہے یا جن شرائط کا مدعی ہے ان میں سے کسی کا بھی اسے حق نہ تھا۔ اس کے بعد اس فرمان میں ان کو ان کی اطاعت کرنے اور ان کی بیعت پر قائم رہنے کے لئے ترغیب و تحریص کی گئی تھی۔

سعید بن الفضل و فضل بن الربیع کی تقاریر

جب وہ فرمان پڑھا جا چکا تو سعید بن الفضل خطیب نے کھڑے ہو کر اس کے فرمان کے مضمون کی تائید اور تصدیق کی۔ اس کے بعد فضل بن الربیع نے بیٹھے ہوئے ایک طول طویل تقریر کی جس میں اس نے یہ کہا کہ امیر المومنین محمد الامین کی موجودگی میں کسی دوسرے کو امامت یا خلافت کا کوئی حق نہیں ہے۔ اور اللہ نے عبداللہ وغیرہ کا اس میں کوئی حصہ بخرہ مقرر نہیں کیا ہے۔ اس معاملہ میں نہ امین کے اہل بیت میں سے کسی شخص نے نہ اور دوسروں نے ایک لفظ زبان سے نکالا۔ البتہ محمد بن عیسیٰ بن نہیک اور فوج خاصہ کے بعض دوسرے سرپرآوردہ لوگوں نے کچھ کہا۔ اپنی اس تقریر کے دوران میں فضل بن الربیع نے یہ بھی اعلان کیا کہ اے اہل خراسان امیر موسیٰ بن امیر المومنین نے اپنے ذاتی مال میں سے تین کروڑ درہم تم میں تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کے بعد سب لوگ چلے گئے۔

علی بن عیسیٰ نے امین سے آ کر کہا کہ خراسانیوں نے مجھے لکھا ہے کہ اگر مامون کے خلاف جارحانہ کارروائی کروں تو وہ سب کے سب میرے ساتھ ہو جائیں گے۔

اس سال علی بن عیسیٰ مامون کے خلاف لڑنے کے لئے رے روانہ ہوا

علی بن عیسیٰ کی پیشقدمی

۱۵ جمادی الآخر ۱۹۵ھ جمعہ کے دن مقام کوتمازجمعہ سے عصر تک علی بن عیسیٰ مدینۃ السلام سے اپنی اس فرودگاہ کو جو نہر بین پر قایم کی گئی تھی روانہ ہو گیا۔ اور وہاں اس نے تقریباً چالیس ہزار فوج کے ساتھ قیام کیا۔ یہ اپنے ساتھ چاندی کی ایک زنجیر بھی لے گیا تھا۔ کیونکہ اسے یہ زعم تھا کہ وہ اس سے مامون کو قید کرے گا۔ سینیچر کے دن جبکہ ماہ جمادی الآخر کے ختم ہونے میں چھ راتیں باقی تھیں کہ خراسانیوں علی بن عیسیٰ کے ساتھ نہروان تک آئے اور ان فوجوں کا جو علی بن موسیٰ کے ساتھ جا رہی تھیں باقاعدہ معائنہ کیا۔ اس دن کا بقیہ حصہ انہوں نے نہروان میں بسر کیا۔ اور پھر مدینۃ السلام واپس آ گئے۔

علی بن عیسیٰ کی ہمذان میں آمد

علی بن عیسیٰ نہروان میں بسر کر کے اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہوا اور مسلسل کوچ کرتا ہوا ہمذان پہنچا۔ اور وہاں اس نے عبدالرحمن بن حمید بن قحطبہ کو ہمذان کا والی مقرر کیا۔ اسی اثنا میں عصمہ بن حمار کو یہ حکم بھیجا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ وہ خود تو اپنے کچھ خاص آدمیوں کے ساتھ واپس آجائے اور اپنی بقیہ فوج اور دوسرے مال و متاع اور اسلحہ کو علی بن عیسیٰ کے حوالے کر دے۔ انہوں نے ابو دلف قاسم بن عیسیٰ کو بھی حکم بھیجا کہ وہ اپنی تمام جمعیت کے ساتھ علی بن عیسیٰ سے جا ملے۔ انہوں نے ہلال بن عبداللہ الحضرمی کو اس کے ساتھ کیا اور اس کا منصب مقرر کیا۔ اس کے بعد انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبلۃ الانباری کو دینور کا والی مقرر کر کے حکم دیا کہ تم اپنی جمعیت کے ساتھ روانہ ہو جاؤ۔ اور اسی کے ہمراہ انہوں نے وہ دو کروڑ درہم بھی بھیج دیئے۔ جو اس سے پہلے ہی اس کے پاس بھیجے گئے تھے۔

علی بن عیسیٰ کی روانگی رے

مگر علی عبدالرحمٰن کے اس کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی ہمدان سے رے روانہ ہو گیا۔ یہ پورے بندوبست کے ساتھ رے پہنچا، وہاں طاہر بن الحسین نے چار ہزار سے بھی کم فوج کے ساتھ جس کی کل تعداد تین ہزار آٹھ سو بیان کی گئی ہے اس کا مقابلہ کیا۔ طاہر کی چھاؤنی سے تین شخص علی بن عیسیٰ کا تقرب حاصل کرنے اس کے پاس چلے آئے۔ علی نے ان سے پوچھا تم کون ہو اور کہاں کے باشندے ہو، ان میں سے ایک نے کہا۔ میں آپ کے بیٹے عیسیٰ کی فوج کا جسے رافع نے قتل کر دیا ایک سپاہی ہوں۔ علی نے کہا۔ خوب تم تو میری ہی فوج کے ہو۔ اور پھر اس کے حکم سے دو سو کوڑے اس کے مارے گئے اس کے علاوہ دوسرے دو شخصوں کے ساتھ بھی اس نے اہانت آمیز برتاؤ کیا اس کے اس طرز عمل کی خبر طاہر کی تمام فوج میں پھیل گئی۔ جس کی وجہ سے وہ اور زیادہ اس سے متنفر ہو گئے اور اب اس کے مقابلہ کے لیے زیادہ عزم سے نکل گئے۔

مامون کی خلافت کی دعوت

احمد بن ہشام طاہر کا صاحب شرطہ بیان کرتا ہے کہ ابھی ہمیں اس بات کی اطلاع نہیں ملی تھی کہ مامون نے اپنی خلافت کا اعلان کر دیا ہے کہ ہمارا علی بن عیسیٰ سے مقابلہ ہو گیا۔ میں نے طاہر سے کہا کہ جس تزک اور احتشام سے علی آیا ہے وہ تمہارے سامنے ہے۔ اگر ہم اس سے لڑنے سے برآمد ہوں اور وہ یہ کہے کہ میں امیرالمومنین کا عامل ہوں اور ہم کو اس کا اقرار کرنا پڑے گا تب ہم کس منہ سے اس سے لڑ سکیں گے۔ طاہر نے کہا اس باب میں اب تک مجھے کوئی ہدایت موصول نہیں ہوئی ہے۔ میں نے کہا اس معاملہ کو تم مجھ پر چھوڑ دو۔ طاہر نے کہا جو تمہاری سمجھ میں آئے کر لو۔ میں اسی وقت منبر پر چڑھا۔ اور میں نے محمد کو خلافت سے برطرف کر کے مامون کی خلافت کی دعوت دی۔

طاہر بن حسین کا قسطانہ میں قیام

اور اب ہم اسی دن یا دوسرے دن سنیچر ماہ شعبان ۱۹۵ھ کو وہاں سے چل کر قسطانہ آئے۔ یہ مقام رے سے عراق کی سمت میں پہلی منزل ہے۔ اس وقت علی بن عیسیٰ شکوہ بہ نام ایک صحرا تک آپہنچا تھا اور اب ہمارے اور اس کے درمیان سات فرسنگ کا فاصلہ تھا۔ ہم نے اپنے مقدمۃ الجیش کو اور آگے بڑھا دیا کہ اب وہ علی سے صرف دو فرسنگ پر رہ گیا تھا۔ اس کا یہ خیال تھا کہ جب طاہر اسے دیکھے گا اسی وقت اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دے گا۔ مگر جب علی نے محسوس کیا کہ یہ تو واقعی جنگ پر تلا ہوا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس نے کہا کہ یہ تو بے آب و گیاہ صحرا ہے، یہاں پڑاؤ ڈالنا مناسب نہیں ہے۔ اس خیال سے وہ طاہر کی بائیں جانب ہو کر ایک ہاٹ میں جس کا نام بنی الزراری کا ہاٹ تھا، آ گیا۔ ہمارے ساتھ ترک تھے۔ ہم ایک نہر کے کنارے اتر پڑے۔ علی بھی ہم سے قریب ہی فروکش ہوا۔ ہمارے اور اس کے درمیان ٹیلے اور پہاڑیاں واقع تھیں۔

علی بن عیسیٰ کی رے پر قبضہ کی افواہ

آخر شب میں ایک شخص نے مجھ سے آ کر کہا کہ علی رے میں داخل ہو گیا ہے۔ اس نے اہل رے کو سازش کر کے اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔ میں اسی شخص کے ساتھ شاہراہ پر آیا۔ اسے غور سے دیکھا۔ اور پھر میں نے کہا دشمن کا راستہ تو یہی ہے۔ مگر یہاں کسی جانور کا نشان قدم معلوم نہیں ہوتا۔ اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس راہ سے اب تک کوئی گذرا نہیں ہے۔

طاہر بن حسین کا جنگ کی تیاریاں کرنے کا حکم

میں نے طاہر کو آ کر بیدار کیا۔ اس سے کہا نماز پڑھ لو۔ اس نے کہا ہاں پڑھتا ہوں اس نے پانی منگوایا۔ اور نماز کی تیاری کرنے لگا۔ میں نے اس سے تمام واقعہ بیان کیا۔ صبح ہو گئی اس نے مجھ سے کہا سوار ہو کر چلو۔ اب ہم شاہراہ پر آئے اور ٹھہر گئے۔ طاہر نے کہا کیا تم ان ٹیلوں کے آگے جا سکتے ہو۔ ہم ٹیلوں پر سے ہوتے ہوئے ایسے مقام پر آئے جہاں سے علی بن عیسیٰ کی فرودگاہ ہمارے سامنے تھی، ہم نے دیکھا کہ اس کی فوج اسلحہ لگا رہی ہے۔ طاہر نے کہا کہ الٹے قدم واپس چلو ہم اپنی فرودگاہ آئے۔ اس نے خروج کا حکم دیا۔ میں نے فوراً ماموں حسن بن یونس المحاربی اور رسہمی کو بلا کر کہا کہ اب چلو۔ وہ سب جنگ کے لئے برآمد ہوئے۔ ماموں میمنہ پر تھا اور رسہمی اور محمد بن مصعب میسرہ پر تھے۔

علی بن عیسیٰ کا حملہ

دوسری طرف سے علی بن عیسیٰ اپنی کثیر التعداد فوج کے ساتھ مقابلہ پر برآمد ہوا۔ اسلحہ اور سونے کی چمک سے تمام میدان سنہرا اور روپہلا ہو رہا تھا۔ اس کے میمنہ پر حسین بن علی تھا جس کے ساتھ ابو دلف قاسم بن عیسیٰ بن ادریس متعین تھا۔ اور اس کے میسرہ پر کوئی دوسرا سردار متعین تھا۔ اب انہوں نے ہم پر حملہ کیا اور ہمیں شکست دی۔ یہاں تک کہ وہ ہمارے فرودگاہ میں گھس آئے۔ مگر اسی وقت طاہر نے اپنی فرودگاہ سے نکل کر ان پر حملہ کیا اور ان کو مار بھگایا۔

احمد بن ہشام کی حکمت عملی

لڑائی سے قبل طاہر نے علی بن عیسیٰ کی فوج کی کثرت اور ساز و سامان کو دیکھ کر کہا تھا کہ ہم میں اس کے مقابلہ کی طاقت نہیں۔ البتہ ہم ان سے خارجیوں کی طرح لڑتے ہیں۔ اس نے ارادہ کیا کہ علی کی فوج کے قلب پر حملہ کرے اور اس غرض سے اس نے سات سو خوارزمیوں کو جن میں میکائیل، سمسل اور داؤد سیاہ تھے، اکٹھا کیا۔ میں نے طاہر سے کہا کہ میں ایک چال چلتا ہوں۔ وہ یہ کہ علی بن عیسیٰ کو وہ بیعت یاد دلاتا ہوں جو خاص طور پر اس نے تمام اہل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خراسان کی طرف سے ان کے نمائندہ کی حیثیت سے مامون کے لئے کی تھی۔ اس نے کہا اچھی بات ہے ضرور ایسا کرو۔ اب ہم دونوں نے معاہدے دو نیزوں کے پھلوں سے باندھے اور میں دونوں صفوں کے درمیان جاکر کھڑا ہوا۔ میں نے امان مانگی اور کہا تھوڑی دیر کے لئے ٹھیر جاؤ۔ نہ ہم تم کو ماریں اور نہ تم ہمیں مارو۔ علی بن عیسیٰ نے کہا۔ ہاں میں اس بات کو قبول کرتا ہوں۔ میں نے کہا۔ اے علی بن عیسیٰ تم اللہ سے نہیں ڈرتے۔ کیا یہ وہ عہد نامہ نہیں ہے جس میں خاص طور پر تم نے مامون کی بیعت کی ہے اللہ سے ڈرو اب تم قیر کے دروازے پر پہونچ گئے ہو۔ اس نے پوچھا تم کون ہو۔ میں نے کہا۔ احمد بن ہشام۔

چونکہ علی نے اس کے چار سو کوڑے لگوائے تھے، اس وجہ سے اس کا نام سنتے ہی اسے پھر غصہ آگیا اور اس نے خراسانیوں کو للکارا کہ جو اسے پکڑ کر لائے اسے دو ہزار درہم دیئے جائیں گے۔

طاہر بن حسین کا حاتم پر حملہ

ہمارے ساتھ ایک بخاری جماعت تھی۔ اس نے علی پر تیر اندازی کی اور کہنے لگے کہ ہم تجھے قتل کر کے تیرے مال پر قبضہ کئے لیتے ہیں اس کے بعد ہی اس کی فرودگاہ سے عباس بن اللیث مہدی کا مولیٰ اور ایک شخص جس کا نام حاتم الطائی تھا میدان جنگ میں نکل کر آئے۔ طاہر نے اس پر حملہ کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے تلوار کے قبضے کو مضبوطی سے پکڑ کر ایک ایسی ضرب لگائی کہ اسے زمین پر گرا دیا۔ طوٰ دسیاہ نے علی بن عیسیٰ پر حملہ کیا اور اسے زمین پر گرا دیا۔ وہ علی کو پہچانتا نہ تھا۔ اس روز وہ ایک ایسے گھوڑے پر سوار تھا جس کے پاؤں کمیت رنگ کے تھے۔ یہ گھوڑا اسے امین نے دیا تھا۔ حالانکہ جنگ میں ایسے گھوڑوں کو برا سمجھتے ہیں اور اسے شکست کی علامت خیال کرتے ہیں۔

علی بن عیسیٰ کا قتل

علی کو زمین پر گرا کے داؤد نے کہا کہ کیوں نہ ہم اس کا کام تمام کر دیں۔ اس پر طاہر الصغیر نے جس کا نام طاہر بن اتاجی ہے اس سے پوچھا کیا تم علی بن عیسیٰ ہو؟ علی نے اس خیال سے کہ یہ میرا نام سن کر مرعوب ہو جائے گا اور مجھ پر وار نہیں کرے گا۔ کہہ دیا کہ ہاں میں علی بن عیسیٰ ہوں۔ اتنا سنتے ہی طاہر بن الصغیر اس پر چڑھ بیٹھا اور اس نے تلوار سے اسے ذبح کر ڈالا محمد بن مقاتل بن صالح نے اس سے حجت یہ کی کہ سر میں لوں گا۔ اس میں تو اسے کامیابی نہیں ہوئی۔ مگر اس نے اس کی داڑھی کا ایک مٹھا نوچ لیا اور اس کو طاہر کے پاس لے کر آیا۔ اور اس کے قتل کی اسے بشارت دی۔ دھل میں طاہر کا پہلا وار فتح کا سبب ہوا۔ اور چونکہ اس نے دونوں ہاتھوں سے تلوار پکڑی تھی اسی وجہ سے اسے اسی دن سے ذوالیمینین کہنے لگے۔

علی بن عیسیٰ کی پسپائی

علی کے قادر انداز ہم پر تیر چلانے کے لئے آمادہ ہوئے۔ مجھے بھی اب تک اس کے قتل کا علم نہیں ہوا تھا، اتنے میں شور مچا کہ سردار مارا گیا۔ اب کیا تھا علی کی فوج بھاگی اور ہم نے دو فرسنگ تک اس کا تعاقب کیا۔ بارہ مرتبہ وہ ہماری مقاومت کے لئے ٹھیرے مگر ہر مرتبہ ہم نے ان کو مار بھگایا۔ طاہر بن اتاجی علی بن عیسیٰ کا سر لئے ہوئے میرے قریب آیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ں اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ کیونکہ علی کا ارادہ تھا کہ وہ میرے سر کو اس منبر پر نصب کرے جس پر ان ی خلافت سے علانیہ طور پر انکار کیا گیا تھا۔ اس نے یہ بھی حکم دیا تھا کہ رے میں اس کے لئے دن کا کھانا ار کیا جائے۔ میں شکست خوردہ فوج کے تعاقب سے پلٹ آیا۔ علی کا ایک تھیلا مجھے ملا اس میں ایک م آستین ایک کرتا اور ایک جبہ تھا۔ اس کو پہن کر میں نے دو رکعت نماز شکر ادا کی۔ ہم کو اس کی فرد گاہ ں سات سو تھیلیاں درہموں سے پُر ملیں۔ ہر تھیلی میں ایک ہزار درہم تھے۔

بخاری جماعت کی شراب نوشی

ہم نے دیکھا کہ وہ بخاری جماعت جس نے گالیاں دی تھیں، کئی خچر جن پر صندوق بار کئے۔ اسی خیال سے کہ ن میں مال ہوگا لئے ہوئے ہے۔ انہوں نے وہ صندوق توڑے دیکھا کہ ان میں سوا کی شراب بھری ہوئی ہے۔ اب انہوں نے شراب کے شیشے آپس میں تقسیم کر لئے اور کہنے لگے کہ چونکہ آج ہم نے بڑی محنت ی ہے آؤ شراب پئیں۔

علی بن عیسیٰ کی لاش کا حشر

میں طاہر کے خیمے میں آیا۔ وہ میری اس تاخیر سے مغموم تھا۔ دیکھتے ہی کہنے لگا۔ بشارت ہو۔ یہ علی کا سر موجود ہے۔ جتنے غلام وہاں موجود تھے فرط خوشی سے اس نے سب کو گلے سے لگایا اب علی کا جثہ کہاں ایک لکڑی پر اس طرح اٹھائے ہوئے کہ انہوں نے اس کے دونوں ہاتھوں کو پیروں سے باندھ دیا تھا۔ جس طرح کہ گدھے کو اٹھاتے ہیں طاہر کے پاس لائے۔ اس کے حکم سے اسے کمبل میں لپیٹ کر ایک کنویں میں ڈال دیا گیا۔ طاہر نے اس فتح کی بشارت ذوالریاستین کو لکھ بھیجی۔ اگرچہ جہاں ہم تھے، وہاں سے مرو تقریباً دو سو پچاس فرسنگ کے فاصلہ پر تھا۔ مگر طاہر کا خط صرف جمعہ کی رات سنیچر کی رات اور اتوار کی سات کو چل کر اتوار کے دن مرو پہونچ گیا۔

مامون کی خلافت کا اعلان

ذوالریاستین کہتا ہے کہ جس روز ہم کو اس فتح کی خوشخبری ملی ہے اسی دن ہم نے ہرثمہ کو پورے ساز و سامان کے ساتھ طاہر کی مدد کے لئے روانہ کر دیا تھا۔ وہ اسی دن اپنے کام پر چلا گیا۔ خود مامون نے بھی کچھ دور اس کی مشایعت کی۔ میں نے مامون سے کہا کہ اب یہ بات بہت ضروری ہو گئی ہے کہ آپ کی خلافت کا اعلان کر دیا جائے۔ کیونکہ ہمیں اندیشہ ہے کہ عنقریب یہ تجویز آپ کے سامنے لائی جائے گی کہ دونوں بھائیوں میں مصالحت کرا دی جائے۔ البتہ جب آپ کی خلافت کا باقاعدہ اعلان ہو چکا ہوگا اس وقت آپ کے لئے یہ ممکن نہ ہوگا کہ جو قدم آپ نے اس معاملہ میں بڑھا دیا ہے اسے واپس کریں۔ یہ کہہ کر میں ہرثمہ اور حسن بن سہل بڑھے اور ہم نے ان کو خلیفہ کہہ کر سلام کیا۔ اب کیا تھا ان کے تمام شیعوں نے ان کی فوراً بیعت کر لی۔

علی بن عیسیٰ کے قتل کی مامون کو اطلاع

میں ہرثمہ کو چھوڑ کر اپنے گھر واپس آیا۔ چونکہ اس کے سامان سفر کی تیاری میں مصروفیت کی وجہ سے میں تین دن سے سو نہ سکا تھا۔ اس لئے آج بہت ہی تھکا ماندہ تھا۔ اتنے میں میرے خدمتگار نے آ کر کہا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمٰن بن مدرک حاضر ہے۔ یہ عامل ثبہ تھا۔ ہم پہلے سے منتظر تھے کہ کوئی نہ کوئی خط آتا ہوگا۔ چاہے اس میں جو خبر درج ہو وہ ہمارے موافق ہو یا مخالف۔ وہ کمرہ میں آکر خاموش کھڑا رہا۔ میں نے کہا کیا ہے؟ اس نے کہا فتح کی بشارت آئی ہے۔ میں نے طاہر کا خط پڑھا۔ اس میں مرقوم تھا۔ "اللہ آپ کی عمر میں برکت دے، آپ کے دشمنوں کو تباہ و برباد کرے۔ میں آپ کو یہ خط لکھ رہا ہوں اور علی بن عیسیٰ کا سر میرے سامنے پڑا ہے۔ اس کی انگوٹھی میری انگلی میں۔ والحمد للہ رب العلمین"۔

میں فوراً تنہا امیرالمومنین کے قصر کی طرف لپکا۔ میں قصر کے احاطہ میں پہونچ چکا تھا، تب میرا غلام میرے پاس پہونچا۔ میں نے مامون کو جاکر اس فتح کی بشارت دی۔ اور وہ خط پڑھ کر سنایا۔

علی بن عیسیٰ کے سر کی تشہیر

انہوں نے اسی وقت اپنے تمام اہل بیت، فوجی امرا اور دوسرے عمائد اور اکابر کو اپنے پاس طلب کیا۔ دربار میں پہونچکر سب نے ان کو خلیفہ کہہ کر سلام کیا۔ منگل کے دن علی کا سر بھی آگیا اور اسے خراسان میں گشت کرایا گیا۔

علی بن عیسیٰ کے قتل کی امین کو اطلاع

ایک شخص بیان کرتا ہے کہ جب علی بن عیسیٰ کے قتل کی خبر امین کو ملی جو اس وقت دریا کے کنارے مچھلی کے شکار میں منہمک تھے۔ انہوں نے خبر رساں سے کہا کہ اس کا ذکر ابھی مت کرو۔ کوثر نے دو مچھلیاں پکڑلی ہیں اور میں نے ابھی ایک بھی نہیں پکڑی ہے۔ طاہر کا ایک حاسد دشمن اس فتح سے پہلے کہا کرتا تھا۔ کہ علی اس پر غلبہ پائے گا اور علی کی فوج کی کثرت اور اہل خراسان کی اس کے ساتھ عقیدت مندی کی وجہ سے طاہر اس کے سامنے ٹھیر بھی نہیں سکتا مگر جب وہ مارا گیا تو اب یہ بالکل کھو گیا اور کہنے لگا بخدا طاہر ایسا جوانمرد ہے کہ اگر وہ صرف اکیلا ہو اور علی اپنی ساری فوج کے ساتھ بھی ہو وہ اس سے ضرور لڑے گا۔ یہاں تک کہ وہ غالب آجائے یا مارا جائے۔

مامون کی املاک پر قبضہ

علی کی فوج کے ایک شخص نے جو نہایت بہادر اور جری تھا اس کا مرثیہ کہا۔ جب اس کے قتل کی اطلاع امین کو اور فضل کو بغداد میں ہوئی، تو مامون کے خادم نوفل کو جو بغداد میں اس کا وکیل، خازن، اہل و عیال کا نگراں اور تمام اس کی جائداد کا مختار عام تھا امین کی طرف سے بلا بھیجا اور پھر اس سے وہ ایک کروڑ درہم جو رشید نے مامون کو عطا کئے تھے لے لئے۔ نیز مامون کی تمام منقولہ اور غیر منقولہ جائداد پر جو سواد میں تھی، قبضہ کرکے اس پر اپنے کارندے مقرر کردیئے اور عبدالرحمٰن الانباری کو بڑی طاقت اور ساز و سامان کے ساتھ طاہر کے مقابلہ کے لئے روانہ کردیا۔ یہ بغداد سے روانہ ہوکر ہمذان آگیا۔

امین کی حکمت عملی پر عبداللہ بن خازم کی تنقید

اس موقع پر عبداللہ بن خازم نے یہ بات کہی تھی کہ امین اپنی اُلٹی اور بے ہنگام تدبیروں سے بہادروں کو اپنی جگہ سے ہٹانا اور فوجوں کو ہزیمت دینا چاہتا ہے۔ حالانکہ یہ کبھی نہ ہوگا۔ اس پر پہلے کسی شاعر کی یہ بات صادق آتی ہے۔ جس گلہ کا چرواہا تو ہے وہ تو تباہ ہوکر رہے گا۔

امین کے متعلق ایک شاعر کے اشعار

جب امین نے اپنے بیٹے موسیٰ کو اپنا ولی عہد خلافت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنایا اور علی بن عیسیٰ کو رے بھیجا تو بغداد کے کسی شاعر نے امین کے سراپا لہو و لعب میں انہماک، امور جہانبانی سے غفلت اور علی بن عیسیٰ اور فضل بن الربیع کے ان کے مزاج میں درخور اور اقتدار کو دیکھ کر یہ قصیدہ لکھا:۔

اضاع الخلافۃ غش الوزیر
وفسق الامام وجھل المشیر

وزیر کی نمک حرامی، مشیر کی نادانی اور امام وقت کے فسق و فجور میں انہماک نے خلافت کو تباہ کر دیا۔

امین نے جب اپنے سفراء کے ذریعہ مامون کو وہ خط بھیجا جس میں اس سے کہا گیا تھا کہ تم میرے جیسے موسیٰ کے لئے بیعت کر لو۔ تو مامون نے اس خط کا جواب یہ دیا تھا

امابعد۔ مجھے امیر المومنین کا خط ملا۔ اس میں آپ نے میری اس منزلت سے انکار کیا ہے۔ جو میرے آباء کی دی ہوئی ہے۔ آپ چاہتے ہیں کہ میں اس حق کی خلاف ورزی کروں جو سب کو معلوم ہے۔ اگر آپ انصاف سے کام لیتے اور اسے نہ چھوڑتے تو آپ کی بات ورہوتی۔ اور اگر اس وقت میں آپ کی اطاعت سے سرتابی کرتا تو میری ہی گرفت ہوتی۔ مگر اب تو معاملہ اس کے برعکس ہے۔ میں بدستور آپ کا عقیدت کیش نیاز مند ہوں۔ اور آپ حق اور انصاف کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ آپ کے لئے مناسب یہ ہے کہ اپنے ذاتی اغراض سے اغماض کر کے آپ حق اور انصاف پر کاربند ہوں۔ اس کے بعد اگر میں حق پر قایم رہوں گا تو آپ کو میری طرف سے کوئی خطرہ نہ ہونا چاہیے اور اگر میں اس کی خلاف ورزی کروں گا تو اس وقت آپ اپنی کارروائی میں حق بجانب ہوں گے۔ آپ نے اپنے خط میں اطاعت کی خوبی اور مخالفت کی برائی لکھی ہے۔ میں خود اس بات سے اچھی طرح واقف ہوں کہ حق کی مخالفت کر کے کوئی شخص نہ بچا۔ البتہ جو حق پر قایم ہے اسے کچھ اندیشہ نہیں۔ والسلام۔

مامون کا علی بن عیسیٰ کے نام خط

جب مامون کو معلوم ہوا کہ علی بن عیسیٰ بھی امین کے ساتھ ہو گیا ہے تو اس نے یہ خط اسے لکھا

امابعد: تم وہ ہو جس نے ہماری اس تحریک کو کامیاب بنایا ہے۔ تم اور تمہارے اسلاف ہمیشہ سے ہماری خلافت کی حفاظت اور تائید کرتے رہے ہیں۔ تم اس جاں نثاری کو اپنے اوپر اپنے ائمہ کا حق سمجھتے رہے ہو۔ تم نے ہمیشہ جماعت کے نظام کو برقرار رکھا ہے۔ اور طاعت میں جاں نثاری کی ہے۔ اپنے مخالفوں کو قتل کیا ہے۔ اپنے ساتھیوں کی مدد و حمایت کی ہے۔ اپنے ائمہ کو تم نے ہمیشہ اپنے آباء اور اپنی اولاد پر ترجیح دی ہے اور شدت اور راحت ہر حالت میں ان کا ساتھ دیا ہے۔ تم نے ہمیشہ اجتماع اور اتحاد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اپنی فلاح اور صلاح سمجھا اور افتراق کو اپنی تباہی اور بربادی، جس نے جماعت کا ساتھ چھوڑا اسے تم نے بھی گمراہ سمجھا۔ تم وہ لوگ ہو جن کے ذریعہ اللہ نے اپنا انتقام ہمارے دشمنوں سے لیا ہے کتنے ہمارے دشمن ہیں جن کو تم نے قتل کیا ہے کے میدان میں بغیر خبر گیری کے درندوں کا لقمہ بنا دیا کہ اب ہوائیں ان پر افسوس کر رہی ہیں۔ تمہاری انہیں جاں نثاریوں اور کارگزاریوں کی وجہ سے ائمہ نے تم کو وہ اعلیٰ اور اشراف درجہ اور مرتبہ عطا کیا جس پر آج تم فائز ہو۔ نیز خلافت کے تمام معاملات میں وہ سب کے سب تم پر اعتماد کلی رکھتے تھے۔ اور تم کو ہر بات میں پیش پیش رکھتے تھے۔ اس وجہ سے امور خلافت میں جو اعتماد اور مرتبہ تم کو حاصل ہے وہ کسی دوسرے کو نہیں بلکہ تم ہی اس کے سربراہ کار اور منصرم کلی ہو۔

تمام قوم میں تمہارا مرتبہ یہ ہے کہ اگر تم حکم دو کہ پاس آؤ وہ پاس آجائیں گے تم کہو آگے بڑھو وہ آگے بڑھ جائیں گے۔ تم رکو وہ بھی رک جائیں گے۔ اور کھڑے رہیں گے۔ اسی خیر خواہی اور جاں نثاری کی وجہ سے تمہاری عزت اور وقعت دن دونی اور رات چوگنی بڑھتی رہی۔ اور اسی طرح ترقی کرتے کرتے تم آج اپنے اس موجودہ مرتبہ پر فائز ہو۔ تمہاری زندگی کا بیشتر حصہ گزر چکا ہے اور اب خاتمہ کا وہ زمانہ آیا ہے جس میں اس بات کا انتظار ہوتا ہے کہ یہ زمانہ بھی خیر و خوبی سے گذر جائے۔ تاکہ اس کی وجہ سے تمام گذشتہ کارگزاریاں مقبول اور معروف ہو جائیں۔ ورنہ اگر آخر زمانے میں کوئی لغزش ہو جاتی ہے، تو اس کی وجہ سے تمام عمر کی خدمات پر پانی پھر جاتا ہے۔ مگر اس وقت تم نے اپنے آقایان نعمت اور ارکین امامت کو بڑی مشکل میں ڈال دیا ہے۔ کہ جس عہد و پیمان کو تم نے خود دوسروں سے منعقد کرایا تھا خود تم اب اس کو توڑ رہے ہو۔ وہ عہد صرف خواص تک محدود نہ تھا، بلکہ عوام الناس سے بھی نہایت ہی راسخ وعدوں اور غلیظ قسموں کے ساتھ لیا گیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہماری بات بگڑ جائے گی۔ تمام قوم میں تفریق پیدا ہو جائے گی۔ اس کی وجہ سے یہ نعمت خلافت ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گی اور ہمارے اسلاف کی تمام محنت اور کاوش برباد ہو گی۔ پھر جب تمہارے اولیائے نعمت ہی برباد ہو جائیں گے تو ضرور ہے کہ ان کے زوال کا اثر خاص طور پر خود تم تک بھی ساری ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت خراب نہیں کرتا مگر اس وقت تک کہ خود وہ قوم اپنے کو بدل دے۔ جو شخص خلافت کی عزت کے محافظوں کی عام طور پر بربادی کے لیے جد و جہد کرتا ہے خود وہ اپنا کچھ کم دشمن نہیں۔ اس کارروائی کا نتیجہ یہ ہوگا

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ سب کے سب مارے جائیں گے۔ تمہارا وہ مرتبہ ہے کہ اگر تم اس کارروائی کو مخالفت کرتے تو تمہاری رائے پر عمل ہوتا اور کسی طرح سے تمہاری اس رائے کو بد نیتی پر محمول نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس کے علاوہ اولیائے حق تمہاری اس حق پرستی کی وجہ سے تمہارا خاص احترام کرتے۔ جو شخص نفع عاجل کی خاطر حق کو چھوڑتا ہے اور عاقبت میں خود کو تباہ کر لیتا ہے وہ اس شخص کے برابر نہیں جو حق کی اعانت کرتا ہے۔ اس کی عاقبت بھی درست رہتی ہے اور اس دنیا میں بھی اسے بہت زیادہ نفع ملتا ہے۔

اور یہ بات کچھ ایسی نہیں ہے کہ اس کے لئے تم سے استدعا اور درخواست کی جائے بلکہ یہ تو حق ہے جس کا ایفا تمہاری عزت اور شرافت کی بقا کے لئے ضروری ہے۔ نیز پھر اس کا ثواب اللہ کے یہاں سے بھی تم کو ملے گا اور وہ اہل امامت بھی جس کے حق کے استقرار کے لئے تم ایسا کرو گے تمہاری اس حق پرستی کا تم کو بہت زیادہ صلہ اور انعام دے گا۔ اگر تم وہاں اپنے قیام کی وجہ سے کوئی بات نہ کہہ سکتے ہو یا نہ کر سکتے ہو تو ایسے مقام پر چلے جاؤ جہاں تم بے خوف و خطر ہو کر آزادی سے اپنی کوئی رائے قائم کر سکو۔ یا اس شخص کے پاس آ جاؤ جو تمہاری کارگزاریوں کا اعتراف کرے اور جو عزت اور ثروت تم کو اب حاصل ہے۔ وہی یہاں بھی تم کو حاصل ہوگی۔

میں اس کے لئے تم سے اللہ کے سامنے وعدہ کرتا ہوں اور اس کو ضامن قرار دیتا ہوں جس کی ضمانت بالکل کافی ہے۔ اگر اپنی جان کے خوف سے تم ایسا نہ کر سکتے ہو تو کم از کم یہ تو کرو کہ زبان سے اس تحریک میں جس کے متعلق ہمیں یقین ہے کہ وہ تمہاری مرضی کے خلاف کی جا رہی ہے کوئی حصہ نہ لو۔ اس سے یہ تو ہوگا کہ دوسرے اشخاص بھی اس طرز عمل میں تمہاری اقتدا کریں گے۔ اور تمہاری علیحدگی سے خود بھی علیحدہ ہو جائیں گے۔ تم اپنی رائے سے مجھے مطلع کرو میں انشاء اللہ اسے یاد رکھوں گا۔

ذوالریاستین کا فضل بن الربیع کے مشیر خاص کو مشورہ

علی نے یہ خط محمد کو لا کر دیا۔ اب کیا تھا جس قدر اشخاص اس تحریک میں پیش پیش تھے، انہوں نے امین کو اور جوش دلانا شروع کیا اور اس کی آتش غضب کو تیز کر دیا۔ خود اس کے مزاج کی افتاد نے ان کے منصوبوں میں ان کی مدد کی۔ مگر چونکہ فضل بن الربیع ہی تمام امور کا سربراہ کلی تھا اس وجہ سے طے یہ پایا کہ اس سے مشورہ لیا جائے، دوسری طرف ذوالریاستین نے اپنے اس خاص آدمی کو جو فضل کا مشیر خاص تھا لکھ دیا تھا کہ اگر آخر وہاں یہی طے ہو کہ ہم سے جنگ کی جائے تو تم یہ کوشش کرنا کہ ہمارے مقابلہ میں علی بن عیسیٰ کو امیر بنا کر بھیجا جائے۔ ذوالریاستین نے یہ تجویز اس لئے کی تھی کہ اسے معلوم تھا کہ اہل خراسان علی کو اس قدر برا سمجھتے ہیں کہ وہاں کے عوام تو اس سے لڑنے کے لئے تیار ہیں۔

فضل کے مشیر خاص کی تجویز

فضل نے حسب عادت اس شخص سے مشورہ لیا اس نے کہا کہ اگر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کام پر علی بن عیسیٰ کو مقرر کیا جائے تو نہایت ہی مفید اور مناسب ہو کیونکہ ایک زمانہ تک وہاں کا والی مقرر ہونے کی وجہ سے تمام خراسان میں اس کا اثر قائم ہے اس کے علاوہ اس کی کریم النفسی اور احسانات کی وجہ سے تمام خراسان اسے مانتا ہے۔ اس سے بہتر آدمی اس کام کے لئے میسر نہیں۔ نیز وہ ان لوگوں میں ہے جنہوں نے صحیح معنوں میں بنی عباس کی تحریک خلافت کو کامیاب بنایا ہے۔ اور سب سے پہلے جن لوگوں نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے ان کی یادگار ہے۔ اس مشورہ کی بنا پر سب نے علی بن عیسیٰ کو اس کام کے لئے منتخب کیا اور جو کچھ اس کا نتیجہ ہوا وہ ظاہر ہے۔ علاوہ اس باقاعدہ فوج کے جو مامون کی حمایت میں علی سے لڑی۔ اہل خراسان کے بہت سے عوام محض علی کے ان مظالم کا انتقام لینے جو اس نے اپنے عہد ولایت میں ان پر کئے تھے۔ مامون کے ساتھ ہو گئے۔ سوائے چند ان کمزور قلب اشخاص کے کہ خود جن کے ساتھ یا ان کے اسلاف کے ساتھ علی نے کوئی احسان کیا تھا۔ تمام اہل خراسان اس کی مخالفت میں ہم خیال تھے، اور اسی وجہ سے اسے ہزیمت ہوئی اور وہ مارا گیا۔

امین اور عبداللہ بن خازم کی گفتگو

امین کا مولیٰ عمر بن حفص کہتا ہے۔ چونکہ میں ان کے ملازمین خاص میں تھا۔ اس وجہ سے میں ہر وقت ان کی خدمت میں چلا جاتا تھا۔ ایسے اوقات میں بھی چلا جاتا جبکہ کوئی دوسرا ان کے پاس نہ جا سکتا اسی زمانہ میں ایک مرتبہ آدھی رات کو میں ان کی خدمت میں گیا۔ شمع سامنے رکھی تھی۔ اور وہ کسی فکر میں منہمک تھے۔ میں نے سلام کیا۔ انہوں نے جواب بھی نہیں دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ کسی اہم امر سلطنت کی تدبیر میں مشغول ہیں۔ میں خاموش ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا۔ رات کا بیشتر حصہ اسی طرح گذر گیا۔ اب انہوں نے سر اٹھا کر مجھے دیکھا۔ اور کہا عبداللہ بن خازم کو بلا لاؤ۔ میں اس کے پاس گیا اور اسی وقت اسے ان کی خدمت میں لے آیا۔ اب ان میں مناظرہ ہونے لگا۔ تمام رات اسی میں ختم ہو گئی۔ میں نے عبداللہ کو یہ کہتے سنا کہ امیر المومنین میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس الزام سے بچیں کہ سب سے پہلے خلفا میں آپ ہی عہد شکنی کریں اور اپنی قسم کا کچھ لحاظ نہ رکھیں اور اپنے پیشرو خلیفہ کے فیصلے کو کالعدم کر دیں۔ امین نے کہا خاموش رہو۔ عبدالملک کی جو تم سے کہیں زیادہ سمجھدار دور اندیش اور صائب الرائے تھا یہ رائے تھی کہ دو نر ایک گلہ میں جمع نہیں رہ سکتے۔

امین کی مامون سے بیزاری

امین فضل سے کہا کرتے تھے کہ عبداللہ کی موجودگی اور مخالفت میں زندگی کا کچھ لطف نہیں۔ اور اسے علیحدہ کئے بغیر چارہ نہیں۔ فضل ان کے اس خیال میں ان کی تائید کرتا تھا اور وعدہ کرتا تھا کہ وہ اس کام کر دے گا۔ امین کہتے تھے کب کرو گے جب مامون تمام خراسان اور اس کے ملحقہ علاقوں پر پوری طرح قابض اور متصرف ہو جائے گا کیا اس وقت کر سکو گے؟

خزیمہ بن خازم کی امین سے درخواست

امین کا ایک اور خدمت گار بیان کرتا ہے، کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب انہوں نے مامون کی علیحدگی اور اپنے بیٹے کو ولی عہد بنانے کا ارادہ کیا تمام بڑے امرا جمع ہوئے ہوں نے ہر ایک سے فرداً فرداً اپنی خواہش ظاہر کی، اکثر نے اس کے ماننے سے انکار کیا۔ البتہ ض لوگوں نے کبھی کبھی ان کی تائید بھی کی۔ اب انہوں نے خزیمہ بن نازم سے مشورہ کیا اس نے کہا: اب والا جس نے آپ کو غلط باور کرایا وہ آپ کا سچا خیر خواہ نہیں اور جس نے آپ سے سچی بات ہی اس نے آپ سے کسی قسم کی نمک حرامی نہیں کی۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ اپنے امرائے لکر کو مامون کی علیحدگی کے لئے ترغیب نہ دیں۔ کل بھی آپ کو علیحدہ کر دیں گے آپ ان کو بد ہدی برا غوانہ کریں۔ یہ ضرور آپ کے ساتھ بھی بے وفائی کریں گے۔ کیونکہ جو خود غدار ہوتا ہے لوگ اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ جو خود بد عہدی کرتا ہے وہ ہمیشہ ناکام رہتا ہے۔ اس کے بعد علی عیسیٰ بن ماہان بڑھا اسے دیکھ کر امین مسکرائے اور کہنے لگے مگر یہ ہمارے اس تحریک کے بانی انی اور اس سلطنت کے رکن رکین اپنے امام کے منشا سے سرتابی نہیں کریں گے۔ اور ان کی جاں ثاری میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ اب انہوں نے علی کو اپنے تقرب کا وہ درجہ عطا کیا جو کسی دوسرے انہوں نے نہیں دیا تھا۔ اور اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے اسی نے مامون کی علیحدگی لئے امین کی رائے کا اتباع کیا۔ اور ان کی حمایت کے لئے آمادگی ظاہر کی۔

امین کو مامون کی دلجوئی کا مشورہ

ابو جعفر کہتے ہیں: جب امین نے مامون کی علیحدگی کا ارادہ کیا تو فضل بن الربیع نے ان سے کہا کہ آپ س کو تنگ نہ کریں۔ ممکن ہے کہ وہ خود ہی بغیر کسی خونخشے کے آپ کی اس خواہش کو مان لے اور س طرح آپ اس کی مخالفت اور جنگ کی مشقت سے بچ جائیں۔ امین نے کہا میں کیا کروں۔ اس نے ہا آپ اسے ایک خط لکھیں اس میں اس کی دل جوئی کریں۔ اور کوشش کریں کہ اس کی وحشت دور ر اس کے بعد اس سے درخواست کریں کہ وہ اپنے علاقہ سے آپ کے لئے دست کش ہو جائے میں سمجھتا ہوں کہ اس کے خلاف بڑی فوجوں کے بھیجنے اور سازشیں کرنے سے یہ طریقہ زیادہ موثر اور مفید ہوگا۔ امین نے کہا بہتر ہے۔ تم اپنی صوابدید کے مطابق اس معاملہ میں جو مناسب سمجھو کرو۔

اسمٰعیل بن صبیح کی مامون کی طلبی کی تجویز

مگر جب اسمٰعیل بن صبیح مامون کو خط لکھنے کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا ر امیر المومنین آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔ آپ کا اس سے یہ درخواست کرنا کہ وہ اپنے مقبوضات سے آپ کے لئے دستبردار ہو جائے، فوراً اس کے دل میں آپ کی طرف سے خطرہ اور بدگمانی پیدا کر دے گا۔ اور وہ آئندہ کے لئے متنبہ ہو جائے گا۔ میری رائے یہ ہے کہ بجائے اس کے آپ اسے یہ لکھیں کہ میں چاہتا ہوں کہ تم میرے پاس رہو تاکہ امور سلطنت میں تم سے مدد لیا کروں اس لئے تم یہاں آجاؤ یہ نہایت ہی موثر اور مفید طریقہ کار ہے۔ کیونکہ آپ کے حکم کی اطاعت میں اسے ضرور آپ کی خواہش کو ماننا پڑے گا۔ فضل نے کہا بے شک امیر المومنین یہی رائے نہایت مناسب ہے۔ امین نے کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھا تو وہ اسی مضمون کا خط لکھ دے۔

مامون کی طلبی کا خط

چنانچہ اسمٰعیل ابن صبیح نے امین کی طرف سے یہ خط مامون کو لکھا۔ "امیر المومنین نے تمہارے معاملہ پر کافی غور و خوض کیا ہے جس سرحدی مقام میں تم ہو اس کی اہمیت بھی ان کے پیش نظر ہے۔ مگر اب وہ چاہتے ہیں کہ تم ان کے پاس آجاؤ۔ تاکہ امور خلافت میں وہ تم سے مدد لے سکیں اگرچہ امیر المومنین رشید نے تم کو خراسان کا والی مقرر کر کے اس تمام علاقہ کو بلا شرکت غیرے خود مختارانہ حیثیت سے تمہارے تفویض کیا ہے مگر پھر بھی امیر المومنین کو یہ توقع ہے کہ اگر تم وہاں سے چلے آؤ گے تو اس سے رشید کے منشا یا عہد میں کوئی سقم یا خرابی وارد نہ ہوگی کیونکہ بہرحال انہوں نے تم کو جو خراسان بھیجا تھا اس سے مقصد یہی تھا کہ تمہارے وہاں جانے سے تمام مسلمانوں کو نفع ہوگا۔ لیکن اب امیر المومنین اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ تمہارے قیام خراسان کے مقابلہ میں جہاں کہ تم اپنے اہلبیت سے بالکل علیحدہ پڑ گئے ہو، اور امیر المومنین سے بھی دور ہو، یہ زیادہ مناسب ہے کہ تم ان کے پاس آجاؤ۔ تمہارے پاس آجانے سے سرحدوں کی زیادہ اچھی طرح حفاظت ہو سکے گی۔ فوج کی حالت بھی درست رہے گی۔ خراج کے وصول ہونے میں بھی سہولت ہوگی اور عوام پر اس کا بہت اچھا اثر پڑے گا۔ امیر المومنین یہ بھی چاہتے ہیں کہ وہ تم سے تمام امور سلطنت میں مشورہ اور مدد لیں ان کا یہ بھی خیال ہے کہ وہ اپنے بیٹے موسیٰ کو تمہارے علاقوں پر تمہارا قائم مقام مقرر کر دیں۔ اس طرح کہ وہ ہر بات میں تمہارا ماتحت رہے اور تمہارے احکام نافذ کرے۔ تم اللہ کا نام لے کر نہایت اطمینان و دلجمعی و خوشی اور آئندہ کے متعلق اپنے لئے نہایت عمدہ توقعات کو دل میں لئے ہوئے ہمارے پاس چلے آؤ اور اطمینان رکھو کہ یہ کارروائی نہایت ہی مفید ہے۔ اور اس کا نتیجہ بہت ہی اچھا ہوگا۔ کیونکہ تم ہی سب سے زیادہ اس بات کے اہل ہو کہ امیر المومنین اس سے امور سلطنت میں مشورہ اور مدد لیا کریں اور اپنی فرماں روائی میں اسے شریک کریں اس لئے کہ اس میں ان کے خاندان اور ان کے منصب جلیلہ کی فلاح اور صلاح مضمر ہے

والسلام

امین کے سفر کی روانگی

امین نے یہ خط عباس بن موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی، عیسیٰ بن جعفر بن ابی جعفر، محمد بن عیسیٰ بن نہیک اور صالح صاحب المصلی کو دیا اور حکم دیا کہ تم لوگ اس خط کو مامون کے پاس لے جاؤ اور ہمارے مقصد کے حاصل کرنے اور تمام معاملات کو درست لانے کے لئے اس کے ساتھ نرمی اور تواضع کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھنا۔ ان میں سے ایک شخص کے سا انہوں نے بہت سے تحائف، نقد مال اور دوسری قیمتی اشیاء مامون کو بھیجیں۔ یہ سنہ ۱۹۴ھ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس خط کو لے کر یہ جماعت خراسان روانہ ہوئی جب یہ وہاں پہونچی مامون نے اس کو باریاب کیا اس نے امین کا خط اور دوسرے تحائف مامون کو دیدیئے۔ سب سے پہلے عباس بن موسیٰ بن عیسیٰ نے تقریر شروع کی۔ حمد اور ثنا کے بعد اس نے مامون سے کہا جناب والا آپ کے بھائی خلافت اور جہانبانی کے بوجھ سے دبے جارہے ہیں۔ اگرچہ ان کی نیت ہمیشہ بھلائی کی ہے۔ مگر ان کے وزرا اور دوسرے اعوان اور انصار دیانت اور صداقت کے ساتھ ان کو مدد نہیں دیتے ان کے علاوہ خود ان کے اہل بیت میں کوئی ایسا نہیں جس سے مانوس ہوں۔ آپ البتہ ان کے اپنے بھائی ہیں وہ اس بات پر مجبور ہیں کہ آپ سے امور سلطنت میں مشورہ اور مدد لیں۔ اور آپ کو اپنی فرمانروائی میں شریک کریں۔ چونکہ ہمیں یقین ہے کہ آپ ان کی مدد کرنے سے پہلو تہی نہیں کریں گے اس وجہ سے ہم اس کام کے لئے آپ کو پھسلانا نہیں چاہتے اور نہ ہم اس خوف سے کہ آپ ان کے مخالف ہوں گے آپ کو طاعت کے لئے ترغیب دیتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ اگر آپ ان کے پاس چلے جائیں گے تو اس سے آپ دونوں کی باہمی محبت کا اظہار ہوگا نیز اس سے ان کی دولت و سلطنت کو بڑا فائدہ پہنچے گا۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنے بھائی کی دعوت کو قبول فرمائیں۔ ان کی خواہش کو پورا کریں اور جس کام میں وہ آپ کی مدد طلب کریں اس میں آپ ان کی مدد کریں۔ اس طرح نہ صرف آپ ایک حق پورا کریں گے بلکہ اس میں صلۂ رحم ہے سلطنت کی بھلائی ہے۔ اور خلافت کی عزت افزائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے تمام کام بنائے اور اس معاملہ میں جو رائے آپ کی ہو اس کے نتائج آپ کے لئے بہتر اور مفید ہوں۔

عیسیٰ بن جعفر کا خطاب

عیسیٰ بن جعفر بن ابی جعفر نے کہا، جس طرح اس معاملہ میں جناب والا کے سامنے طویل تقریر کرنا خلاف دانائی ہے۔ اسی طرح امیر المومنین کے حق قرابت کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ کی تعریف میں کوتاہی کرنا قابل گرفت ہے اللہ آپ کی عزت افزائی کرے آپ امیر المومنین کے پاس نہیں ہیں مگر ان کے دوسرے اہلبیت کی موجودگی نے ان کو آپ سے مستغنی نہیں کیا وہ آپ کی ضرورت کو محسوس کرتے اور سمجھتے ہیں کہ کوئی دوسرا ان کے پاس آپ کی جگہ نہیں لے سکتا۔ اور بھائی ہونے کی وجہ سے ان کا آپ پر یہ حق ہے کہ آپ ان کے کام آئیں۔ اور اپنے امام کی بات ماننی مناسب ہے کہ جناب والا امیر المومنین کے حسب منشا عمل پیرا ہوں اور اس طرح ان کی خوشنودی تقرب اور محبت حاصل کریں۔ اگر آپ ان کے پاس چلیں گے تو یہ آپ کا احسان بھی ہوگا اور اس سے آپ کو نفع بھی بہت ہوگا اور اگر آپ نہ جائیں گے تو اس سے ہمارے مذہب اور تمام مسلمانوں کو نقصان ہوگا۔

محمد بن عیسیٰ کی مامون سے درخواست

محمد بن عیسیٰ بن نہیک نے کہا۔ جناب والا تو خود ہی امیر المومنین کے حق اور مسلمانوں کے مفاد کو اچھی طرح سمجھتے ہیں اور ان کا احساس رکھتے ہیں۔ اس وجہ سے میں اس کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ طول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طویل تقریروں اور خطبوں سے آپ کی نیت اور منشا کو زیادہ سریع الحس کروں۔ چونکہ امیر المومنین کے پاس جو مشیر اور مصاحب ہیں، ان سے ان کا کام اب نہیں چلتا اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ تمام امور سلطنت میں آپ سے مدد اور مشورہ لیں۔ اگر آپ امیر المومنین کی اس خواہش کو منظور کر لیں گے تو یہ ایک بہت بڑی نعمت ہوگی۔ جس سے آپ کی تمام رعایا اور اہل بیت مستفید ہوں گے۔ اور اگر آپ کسی وجہ سے ایسا نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ امیر المومنین کے لئے کوئی دوسری صورت پیدا کر دے گا۔ اور اس سے امیر المومنین کے آپ کے ساتھ حسن سلوک یا اس اعتماد میں جو ان کو آپ کی وفاداری اور خلوص پر ہے کوئی کمی نہیں ہوگی۔

صالح کی امین کے خط کی تائید میں تقریر

صالح نے کہا۔ جناب والا! خلافت کا بار نہایت گراں ہے اور مددگار بہت ہی کم ہیں۔ اور جو لوگ آپ کے خاندان اور آپ کی اس خلافت کے مخالف ہیں اور در پردہ سازشیں کرتے ہیں وہ بہت زیادہ ہیں۔ آپ امیر المومنین کے اپنے بھائی ہیں۔ اور چونکہ آپ ولی عہد اور ان کی حکومت اور سلطنت میں شریک اور سہیم ہیں اس وجہ سے امور سلطنت کی خوبی یا برائی کا اثر آپ دونوں پر یکساں مرتب ہوگا۔ اسی بنا پر چونکہ ان کو اس بات کا اعتماد کامل ہے تاکہ آپ امور خلافت میں ان کی مدد کریں گے انہوں نے آپ کو خط لکھا۔ اگر آپ ان کی بات مان کر ان کے پاس چلے جائیں گے تو اس سے خلافت کو عظیم الشان فائدہ پہونچے گا۔ اور عام مسلمانوں اور ذمیوں کو اطمینان اور دلجمعی حاصل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ جناب والا کے تمام کام بناتا رہے آپ کی خواہشوں کو بار آور کرے اور آپ کے لئے مفید کاموں کو سرانجام پہونچائے۔

مامون کا سفراء سے خطاب

اب مامون نے تقریر شروع کی۔ خدا کی حمد و ثنا کے بعد اس نے کہا۔ آپ حضرات نے امیر المومنین کا جو حق میرے سامنے وضاحت سے بیان کیا ہے میں اس سے انکار نہیں کرتا اور نہ ان کی اعانت کرنے اور ذمہ داریوں میں شرکت کرنے سے پہلو تہی کرتا ہوں میں خود چاہتا ہوں کہ امیر المومنین کے فرمان کی اطاعت کروں اور ان کی دلی خواہش کے مطابق ان کی خدمت میں حاضر ہوں۔ مگر صحیح رائے کافی غور و فکر کے بعد ہی قایم کی جا سکتی ہے۔ اور اس کی کوشش خلوص نیت پر شاہد ہوتی ہے امیر المومنین نے جو خواہش مجھ سے کی ہے۔ اس سے اعراض کر کے میں پیچھے نہیں رہنا چاہتا اور نہ فوراً بغیر سوچے سمجھے اس پر عمل کرنا چاہتا ہوں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں مسلمانوں کے ایسے سرحدی علاقہ میں ہوں جس کا دشمن نہایت ہی ضدی اور کڑوا ہے۔ اگر میں اس علاقہ کی حکومت کو بغیر انتظام کئے یوں ہی چھوڑ دوں تو مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے فوج اور رعایا دونوں کو ضرر پہونچے گا۔ اور یہ بھی سوچتا ہوں کہ اگر یہیں رہ جاؤں اور امیر المومنین کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکوں تو اس طرح میری اپنی خواہش جو امیر المومنین کا ہاتھ بٹانے، ان کی اعانت کرنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے اور ان کے ارشاد کی بجا آوری کی ہے فوت ہوئی جاتی ہے۔ اس وقت تو آپ حضرات جایئے تاکہ میں اس معاملہ پر غور کروں اور انشاء اللہ میں یہی رائے قایم کروں گا کہ ان کے پاس چلوں؟ اس کے بعد اس نے حکم دیا کہ اس وفد کو مہمان بنایا جائے اور اس کے اکرام اور احسان کیا جائے۔

مامون کی پریشانی

خط پڑھ کر مامون کے ہوش و حواس جاتے رہے۔ وہ خط اس کے ہاتھ سے گر پڑا۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کیا کرے۔ فضل بن سہل کو بلا کر اسے خط سنایا اور پوچھا کہ اس معاملہ میں تمہاری رائے کیا ہے۔ اس نے کہا آپ اپنی جگہ ٹھیرے رہیں اور ہمیں خطرہ میں نہ ڈالیں اور یہ آپ آسانی سے کر سکتے ہیں۔ مامون نے کہا یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ میں اپنی جگہ بیٹھا رہوں۔ اور امین کا مخالف ہو جاؤں۔ جبکہ فوجی سردار اور سپاہ ان کے ساتھ ہے۔ تمام روپیہ اور خزانہ ان کے قبضے میں ہیں انہوں نے روپے سے تمام بغداد کو اپنا کر لیا ہے۔ دنیا روپے کی ہے اس کے سامنے سب جھک جاتے ہیں اور اس کے سامنے کسی کو اپنے عہد و پیمان کے ایفا کا خیال نہیں رہتا۔

فضل کی بغداد جانے کی مخالفت

فضل نے کہا جب تعلقات خراب ہو جائیں تو اس بات کی ضرورت ہے کہ اپنی حفاظت کی تدابیر اختیار کی جائیں۔ ہمیں اس بات کا اندیشہ ہے کہ امین آپ کے ساتھ بدعہدی کر کے آپ کو آپ کے ممالک سے بے دخل کر دے گا۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ آپ اپنی فوج اور اپنی رعایا میں قیام کریں تاکہ اس کی طرف سے آپ کی مخالفت میں کوئی بات رونما ہو تو آپ اس کے مقابلے کے لئے تیار ہوں۔ اب یا تو اللہ تعالیٰ آپ کی دیانت داری اور ایمانداری کے صلہ میں آپ کو فتح عطا فرمائے تو بہت ہی اچھا ورنہ یہ تو ہو گا کہ آپ عزت کی موت مریں گے اور اپنے ہاتھوں اپنے کو دشمن کے حوالے نہ کریں گے کہ وہ پھر جس طرح چاہے آپ کے متعلق فیصلہ کرے۔

مامون کا خاقان سے پناہ لینے کا ارادہ

مامون نے کہا اگر یہ معاملہ مجھے ایسے وقت پیش آیا ہوتا کہ میرے پاس میری تمام فوج ہوتی اور اس ملک میں امن و امان ہوتا تو اس کا مقابلہ اور اس کی مخالفت میرے لئے بالکل سہل ہوتی۔ مگر اس وقت مشکل یہ ہے کہ خراسان میں عام بے چینی اور اضطراب پھیلا ہوا ہے جیغویہ نے ہماری اطاعت سے انحراف کر دیا ہے۔ خاقان تبت نے خراج روک لیا ہے۔ شاہ کابل خراسان کے اس علاقہ پر جو اس کے ملک سے ملحق ہے غارت گری کے لئے تیار ہے۔ شاہ اترار بندہ نے مقررہ خراج کے دینے سے انکار کر دیا ہے۔ مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ میں ان معاملات میں کسی ایک کو بھی سدھار سکوں۔ مجھے خوب معلوم ہے کہ امین نے مجھے اسی لئے طلب کیا ہے کہ وہ میرے ساتھ بدعہدی کرنا چاہتا ہے۔ ان تمام مشکلات کا حل صرف یہی سمجھ میں آتا ہے کہ میں اس سب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو چھوڑ کر سر دست خاقان ملک الترک کے پاس چلا جاؤں اور اس کے پاس اس کے ملک میں پناہ گزیں ہو جاؤں۔ مجھے یہ توقع ہے کہ خاقان مجھے امان دیدے گا۔ اور جو شخص مجھ پر جبر یا مجھ سے غدر کرے گا اس سے وہ مجھے بچائے گا۔

فضل بن سہل کی تجویز

فضل نے کہا جناب والا بدعہدی کا نتیجہ بہت ہی بد ہوا کرتا ہے اسی طرح ظلم و زیادتی کے انجام بد سے بھی بے خوف نہیں رہنا چاہیئے۔ بسا اوقات کمزور اور مغلوب غالب اور طاقتور ہو گئے ہیں۔ کامیابی قلت و کثرت پر نہیں ہے۔ موت کی تکلیف ذلت کی تکلیف سے سہل تر ہے۔ میں اس بات کو ہرگز مناسب نہیں سمجھتا کہ آپ اپنی سلطنت، تمام امرائے عساکر اور اپنی فوج کو چھوڑ کر تنہا سر بے جنگ کی طرح محمد کے پاس جا کر اس کے سامنے سر اطاعت خم کر دیں۔ اور بغیر جد و جہد کئے اس کے مقابلہ پر جنگ میں داد مردانگی دیئے بغیر خود کو اس کے حوالے کر دیں۔ اس وقت آپ بھی سنجلہ اور رعایا کے ایک شخص ہو جائیں گے کہ وہ آپ کے ساتھ جس طرح چاہے گا سلوک کرے گا۔ اس کے برخلاف میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ ابھی جیغویہ اور خاقان کو خط لکھیں۔ ان کو اپنے طرف سے ان کے ملکوں پر فرماں روا مقرر کر دیں اور وعدہ کریں کہ ان کے ہمسر دوسرے بادشاہوں کے مقابلہ میں آپ ان کی مدد بھی کریں گے۔ شاہ کابل کو خراسان کے تحائف اور میوے بھیجئے اور بھیجئے کہ مصالحت کرے۔ آپ دیکھیں گے کہ وہ خوشی سے اس بات کو قبول کرے گا۔ شاہ اترار بندہ کو لکھئے کہ اس سال کا خراج ہم اپنی طرف سے بطور صلہ تم کو معاف کئے دیتے ہیں۔ اس کے بعد آپ اپنے تمام آدمیوں اور سپاہ کو جو پھیلی ہوئی ہے اپنے پاس جمع کر لیں۔ پھر رسالہ کا رسالہ سے اور پیدل کا پیدل سے مقابلہ کریں۔ اگر کامیابی ہوئی تو سبحان اللہ ورنہ اس وقت بھی آپ کے لئے یہ موقع رہے گا کہ آپ خاقان کے پاس چلے جائیں۔

فضل کی تجویز سے مامون کا اتفاق

فضل کی تقریر کا مامون پر یہ اثر ہوا کہ اس نے اعتراف کیا کہ واقعی مصلحت یہی ہے جو تم کہتے ہو اور اس نے کہا کہ اب تم اپنی صوابدید کے مطابق اس معاملہ میں جو چاہو کرو۔ انہوں نے نامزد بادشاہوں کے نام اسی مضمون کے خطوط بھیج دیئے۔ انہوں نے مامون کی تمام خواہشوں کو تسلیم کر لیا اور پھر اطاعت کا اقرار کیا۔ جس قدر فوجی سردار اور فوجیں مرو سے باہر پھیلی ہوئی تھیں ان سب کو مامون نے اپنے پاس بلا لیا اور طاہر بن الحسین کو جو مامون کی طرف سے رے کا عامل تھا حکم بھیجا کہ وہ اپنے علاقے کی اچھی طرح نگرانی اور حفاظت کرتا رہے۔ اپنی منتشر جماعتوں کو اپنے پاس جمع کر کے فوج اور اسلحہ کے ساتھ ہر وقت اچانک حملہ یا کسی اور حادثہ کی مدافعت کے لئے تیار رہے۔ اور اب مامون پوری طرح اس بات کے لئے مستعد ہو گیا۔ کہ وہ امین کو خراسان میں مداخلت نہ کرنے دے گا۔

فضل بن سہل کی پیشین گوئی

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ خط آنے کے بعد مامون نے فضل بن سہل کو بلایا اور امین کے معاملہ میں اس سے مشورہ لیا۔ اس نے کہا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج آپ مجھے غور کرنے کی مہلت دیں۔ کل صبح اپنی رائے عرض کروں گا۔ رات بھر وہ سوچتا رہا۔ صبح آکر کہا۔ میں نے ستاروں کو دیکھا ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہی جیتیں گے۔ اور آخر میں آپ کو کامیابی ہوگی۔ اس پیشگوئی نے مامون کو اپنی جگہ ٹھہرا دیا۔ اور اب وہ امین کے مقابلہ میں پورے عزم و ارادے اور اطمینان قلب کے ساتھ آباد ہو گئے۔

مامون کا امین کو جواب

خراسان کے تمام انتظام کو ٹھیک کر کے مامون نے امین کے خط کا یہ جواب لکھا:۔

مجھے امیر المومنین کا خط موصول ہوا۔ دوسروں کی طرح میں بھی آپ کا ایک عامل اور مددگار ہوں۔ امیر المومنین رشید نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں اس سرحد پر قیام کروں اور امیر المومنین کا جو دشمن ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنا چاہے اس کی مدافعت کروں۔ میں اس کا یقین کامل رکھتا ہوں کہ میرا یہاں قیام رکھنا امیر المومنین اور تمام مسلمانوں کے لئے اس بات سے کہیں زیادہ مفید ہے کہ میں خراسان چھوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔ اگرچہ ذاتی طور پر میرا دل بھی یہی چاہتا ہے کہ میں آپ کی قربت سے مسرور ہوں اور اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں جناب کو عطا فرمائی ہیں، ان کو مشاہدہ کروں بہتر یہ ہے کہ آپ مجھے یہیں رہنے دیں۔ اور آنے سے معاف رکھیں۔

اس خط کو لکھ کر انہوں نے امین کے وفد کو بلا کر اسے ان کے حوالے کیا۔ ان کو بیش بہا انعام اور عزت سے سرفراز کیا۔ خود امین کو بھی خراسان کی بہت سی ہر قسم کی نادر اشیا تحفۃً ان کے ساتھ بھیجیں اور کہا کہ آپ حضرات میرے معاملے کو بخوبی ان کے سامنے بیان کریں اور میری مجبوریاں بتا دیں۔

خراسان اور رے کے مابین ناکہ بندی

مامون کا خط پڑھ کر امین نے سمجھ لیا کہ وہ کبھی ان کے پاس نہیں آئے گا۔ اس نے عصمہ بن حاد بن سالم اپنی فوج خاصہ کے سپہ سالار کو بلا کر حکم دیا کہ تم ہمذان اور رے کے درمیان جا کر ناکہ بندی کر دو۔ کسی تاجر کو کسی قسم کا اسباب معیشت خراسان نہ لے جانے دو۔ اور ہر شخص کی جامہ تلاشی لو تاکہ خط کے ذریعہ سے یہاں کی کوئی خبر مامون کو نہ مل سکے۔

خراسان پر فوج کشی

یہ ۱۹۴ھ میں ہوا۔ پہلے یہ انتظام کیا اس کے بعد اب انہوں نے خراسان پر فوج کشی کا ارادہ کیا۔ علی بن عیسیٰ بن ماہان کو طلب کر کے اس کو پچاس ہزار فوج کا سپہ سالار بنایا۔ اس میں بغداد کے شہسوار اور پیادے دونوں طرح کے سپاہی تھے۔ فوج کا دیوان بھی اسی کے سپرد کر دیا گیا۔ اسے یہ اختیار دیا کہ وہ اپنی صوابدید پر جسے چاہے عہدہ کی تولیت دے۔ اور جسے چاہے اٹھتی پائے والے والوں میں شامل کر دے۔ بے شمار اسلحہ اور کثیر روپیہ بھی اسے دیا۔ اور اب یہ فوج مامون کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوئی

زبیدہ کی علی بن عیسیٰ کو ہدایات

خراسان جاتے ہوئے علی ام جعفر کو سلام کے لئے حاضر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا۔ زبیدہ نے اس سے کہا۔ علی دیکھو، اگرچہ امیر المومنین میری اولاد ہیں، مجھے عبداللہ کا بھی بہت خیال ہے۔ اور میں اس بات سے ڈرتی ہوں کہ مبادا اسے گزند پہنچے۔ میرا بیٹا بادشاہ ہے محض خواہشات نفسانی کی وجہ سے وہ چاہتا ہے کہ اپنی بھائی کی سلطنت پر بھی قبضہ کرے اور اسے چھین لینے کے لئے وہ اب عبداللہ پر حملہ کر رہا ہے۔ حالانکہ کریم خود تکلیف برداشت کرتا ہے دوسروں کو نہیں ستاتا۔ بلکہ دوسرے اس سے نفع اٹھاتے ہیں۔ تم عبداللہ کے ساتھ اس کے باپ اور بھائی کے مرتبہ کو پیش نظر رکھ کر برتاؤ کرنا۔ اس کے ساتھ سخت کلامی نہ کرنا۔ کیونکہ تم مرتبے میں اس کے برابر نہیں ہو۔ اس پر غلاموں ایسی سختی نہ کرنا۔ اسے نہ قید کرنا اور نہ تکلیف دینا۔ کسی چھوکری یا خادم کو اس کی خدمت سے علیحدہ نہ کرنا۔ اسے شتاب روی کی تاکید نہ کرنا۔ اس کے برابر چلنا۔ اس سے قبل گھوڑے پر سوار نہ ہونا بلکہ بغیر اس کی رکاب تھامے خود گھوڑے پر سوار نہ رہنا۔ اگر وہ تم کو گالیاں دے برداشت کر لینا۔ اگر وار بھی کرے تو اس کا جواب نہ دینا یہ کہکر زبیدہ نے اسے چاندی کی ایک ہتھکڑی دی اور کہا کہ اگر وہ تمہارے ہاتھ میں اسیر ہو جائے تو یہ ہتھکڑی ڈالی جائے۔ علی نے کہا۔ جیسا آپ نے ارشاد فرمایا ہے میں پوری طرح اس کی بجا آوری کروں گا۔

مامون کی ولیعہدی کی برطرفی کا اعلان

امین نے علانیہ طور پر مامون کو ولایت عہد سے برطرف کر کے اس کے بجائے اپنے بیٹے موسیٰ اور عبداللہ کو اپنا ولی عہد مقرر کر کے اس کے لئے خراسان کے علاوہ تمام سلطنت میں بیعت لے لی اور انہوں نے اس موقع پر اپنے بنی ہاشم دوسرے امرا اور فوج کو نقد و جنس کی شکل میں بیش بہا انعام اور صلے دیئے۔ موسیٰ کا لقب ناطق بالحق اور عبداللہ کا لقب القائم بالحق رکھا۔ اس کے بعد علی بن عیسیٰ ۱۵ شعبان ۱۹۵ھ کو بغداد سے روانہ ہو کر نہروان پر فروکش ہوا۔ خود امین نے اس کی مشایعت کی دوسرے امرا اور فوجیں سوار ہو کر چلیں۔ ان کے لئے بازار لگا دیئے گئے مزدور اور معمار بھی ساتھ کئے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ علی کی فرودگاہ اپنے خیموں اور دوسرے لاؤ لشکر کی کثرت کی وجہ سے ایک فرسنگ کی تھی۔ بغداد کے بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اس سے پہلے کوئی ایسی چھاؤنی نہیں دیکھی جس میں اس قدر آدمی ہوں اتنے عمدہ جانور ہوں اس قدر اعلیٰ اسلحہ ہوں اور اس کا دوسرا ساز و سامان اس قدر مکمل اور بہتر ہو۔

امین کی علی بن عیسیٰ کو ہدایات

بغداد کے باب خراسان سے گزر کر امین سواری سے اتر کر پیادہ ہو گئے اور اب انہوں نے علی بن عیسیٰ کو ہدایت دینا شروع کیں اس سے کہا اپنی فوج کو رعایا پر ظلم نہ کرنے دینا۔ دیہات کے لوگوں پر غدر گری نہ کرنے دینا۔ درخت نہ کاٹنے دینا۔ عمدتوں کی عصمت دری نہ کرنے دینا۔ یحییٰ بن علی کو رے کا والی مقرر کر کے اس کے ساتھ زبردست فوج متعین کر دینا اور اسے حکم دینا کہ وہ رے کی آمدنی سے اپنی سپاہ کی معاش ادا کرتا رہے۔ جس جس ضلع سے تم آگے بڑھتے جاؤ وہاں اپنے کسی شخص کو عامل مقرر کرتے جانا۔ اہل خراسان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے جو سپاہی یا سردار تمہارے پاس آجائیں ان کی بہت تعظیم و تکریم کرنا۔ ان کو خوب انعام دینا ایک بھائی کی خطا کا مواخذہ اس کے دوسرے بھائی سے نہ کرنا۔ اہل خراسان کا ایک چوتھائی خراج کم کر دینا۔ کسی ایسے شخص کو معافی نہ دینا جس نے تمہاری فوج پر تیر چلایا ہو۔ یا کسی کے نیزہ مارا جس روز تم عبداللہ پر قابو پاؤ اس روز سے اسے وہاں قیام کی زیادہ سے زیادہ صرف تین دن کی اجازت دینا۔ اور جب اسے تم یہاں روانہ کرنا تو اپنے بہت ہی معتمد علیہ اشخاص کی نگرانی میں بھیجنا کیونکہ ممکن ہے کہ شیطان کے اغوا سے وہ تم سے سرکشی کر جائے۔ اس وقت تمہاری کوشش یہ ہو کہ تم اسے کسی طرح گرفتار کر لو۔ اگر وہ خراسان کے کسی علاقہ میں بھاگ کر چلا جائے تو تم خود اس کے لئے جانا۔ جو ہدایات میں نے تم کو دی ہیں تم اسے اچھی طرح سمجھ گئے ہو۔؟ اس نے کہا۔ جی ہاں امیر المومنین۔ امین نے کہا اللہ کی برکت اور مدد تمہارے ساتھ رہے جاؤ۔

علی بن عیسیٰ کو ایک منجم کا مشورہ

بیان کیا گیا ہے کہ علی کے منجم نے اس سے آکر کہا کہ بہتر ہو تاکہ آپ خراسان روانہ ہونے میں اتنا انتظار کرتے کہ چاند اچھے خانوں میں آجاتا اس وقت چاند پر نحوست ہے اور سعادت نہیں ہے مگر علی نے اس بات کی بالکل پروا نہ کی۔ اپنے غلام سعید سے کہا کہ مقدمۃ الجیش کے سردار سے جا کر کہو کہ وہ کوچ کے لئے نقارہ پر چوب مارے۔ اور اپنا نشان آگے بڑھائے۔ ہم چاند کے سعد و نحس کو نہیں جانتے۔ ہم صرف یہ جانتے ہیں کہ جو ہم سے لڑے گا ہم اس سے لڑیں گے جو ہم سے صلح و آشتی کا خواہشمند ہوگا ہم اس سے صلح کر لیں گے۔ جو ہمارے مقابلے پر آئے گا اور لڑیگا ہم اس کے خون سے اپنی تلوار کو سیراب کریں گے جب ہم نے جنگ میں پوری طرح ثابت قدم رہ کر دشمن کے مقابلہ کی ٹھان لی ہے تو چاند کی نحوست کو ہم کچھ نہیں جانتے۔

علی بن عیسیٰ کی نخوت و تکبر

ایک وہ شخص جو اس مہم میں علی کے ہمراہ تھا۔ بیان کرتا ہے کہ جب وہ حلوان سے گزر گیا تو اسے خراسان سے آنے والے قافلے ملے۔ اس نے ان سے خراسان کی خبریں پوچھنا شروع کیں تاکہ اہل خراسان کی کچھ حالت معلوم ہو ایک شخص نے اس سے کہا کہ طاہر رے میں فروکش ہے۔ اپنی فوج کی تعلیم و تربیت اور سامان جنگ کی اصلاح کر رہا ہے۔ یہ سنکر علی ہنسا اور کہنے لگا یہ طاہر ہے کیا۔ میری شاخ کی ایک ٹہنی اور میری آگ کا ایک شرارہ ہے۔ اسے فوج کی قیادت سے اور جنگوں سے کیا سروکار۔ اس کے بعد اس نے اپنے ساتھیوں سے مڑ کر کہا۔ جس وقت ہم نے ہمدان کی گھاٹی کو عبور کر لیا اور اسے اس کی اطلاع ہوئی تو وہ اس طرح ہمارے سامنے سے اکھڑ جائے گا جس طرح تیز آندھی کے جھونکے سے کوئی درخت اکھڑ جاتا ہے۔ بھیڑ کے بچے مینڈھے کی ٹکر نہیں سہار سکتے۔ اور لومڑیاں شیر کے سامنے نہیں ٹھہر سکتیں۔ اور اگر ایسا ہی طاہر مرد بن کر اپنی جگہ ٹھیرا رہا تو دیکھ لینا کہ سب سے پہلے وہی تلواروں کی دھاروں اور نیزوں کی انیوں کا نشانہ بنے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی بن عیسیٰ کو طاہر کی جنگی تیاریوں کی اطلاع

یزید بن الحارث کہتا ہے کہ جب علی ہمدان کی گھاٹی پر پہونچا تو یہاں بھی خراسان کا ایک قافلہ وہاں سے آتا ہوا اسے ملا۔ اس نے ان سے پوچھا کوئی خبر بیان کرو۔ انہوں نے کہا طاہر رے میں مقیم ہے۔ اس نے جنگ کا سارا انتظام مکمل کر لیا ہے۔ وہ لڑائی کے لئے بالکل آمادہ ہے۔ خراسان اور اس کے متصلہ اضلاع سے برابر اس کے لئے کمک پہونچ رہی ہے۔ روزانہ اس کی طاقت اور سپاہ کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور تمام سپاہی یہی سمجھتے ہیں کہ وہی خراسان کے جیش کا مالک ہے۔ علی نے پوچھا کیا کوئی اور نامی خراسانی بھی اس کے ساتھ لڑنے کے لئے آیا ہے؟ انہوں نے کہا اور تو کوئی نہیں آیا۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ وہاں ایک عام بے چینی ہے اور سب لوگ خائف ہیں

علی بن عیسیٰ کے دیلم، طبرستان وغیرہ کے حکمرانوں کے نام خطوط و تحائف

یہ سن کر علی نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ وہ عجلت کے ساتھ منازل کرے کیونکہ معلوم ہوتا ہے ہمارے دشمن کا انتہائی مقام پیشقدمی رے ہے۔ اگر ہم رے کو اپنے پیچھے چھوڑ کر خراسان کی سمت ان سے آگے نکل گئے تو اس سے ان کے حوصلے پست ہو جائیں گے ان کا سارا انتظام درہم برہم ہو جائے گا۔ اور ان کی تمام جماعت پراگندہ ہو جائے گی۔ اس کے بعد اس نے دیلم، جبل، طبرستان اور اس سے ملحقہ ریاستوں کے فرمانرواؤں کو خط لکھے ان کو بہت کچھ انعام و اکرام دینے کا وعدہ کیا۔ قیمتی۔ تاج و کنگن اور حلی اور مذہب تلواریں تحفہ میں بھیجیں اور حکم دیا کہ تم خراسان کے رستے مسدود کر دو۔ اور کسی کو طاہر کی مدد کے لئے اپنے علاقوں سے نہ گذرنے دو۔ ان بادشاہوں نے اس کی یہ بات مان لی۔

علی بن عیسیٰ کا سردار مقدمۃ الجیش کی رائے سے اختلاف

اب علی بڑھتا ہوا رے کی سرحد میں داخل ہو گیا۔ اس کے مقدمۃ الجیش کے سردار نے آکر اس سے کہا کہ یہ نہایت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جناب والا اپنے لشکر اس علاقے میں پھیلا دیں۔ طلائع مقرر کر لیں اور پڑاؤ کے لئے کسی مناسب مقام کا انتخاب کر کے وہاں فروکش ہوں اور اپنے پڑاؤ کے گرد خندق بنائیں تاکہ آپ کی فوج بے خوف و خطر فروکش ہو جائے۔ اور کسی قسم کا دغدغہ ان کو نہ رہے۔ اس سے ان کو اطمینان اور دلجمعی حاصل ہوگی۔ جو نہایت ضروری ہے۔ علی نے کہا۔ کیا کہتے ہو۔ طاہر ایسا جاہل نہیں کہ اس کے مقابلہ کے لئے یہ تدابیر حفاظت ضروری ہوں۔ ان دو منزلوں میں سے ایک منزل ہوگی کہ یا تو وہ رے میں قلعہ بند ہو جائے گا۔ اس خود اہل رے اسے بھگت لیں گے۔ اور ہمیں اس کے مقابلہ پر کوئی کارروائی ہی نہیں کرنا پڑے گی اور اگر ہمارے رسالے اور ہماری فوجیں اس کے قریب جا پہونچیں تو وہ رے کو چھوڑ کر فوکدم بھاگ نکلے گا۔

یحییٰ بن علی کی تجاویز کی مخالفت

یحییٰ بن علی نے اس سے آکر کہا۔ میں چاہتا ہوں کہ تمام پراگندہ جماعتوں کو اکٹھا کر لوں۔ کیونکہ مجھے اندیشہ ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ آپ پر شب خون پڑے گا۔ اور آپ رسالہ کو جب تک کہ ان کی تعداد کافی نہ ہو اپنے پاس سے ادھر ادھر نہ بھیجیں۔ فوجوں کا انتظام تساہل سے نہیں ہوتا۔ اور لڑائیاں فرصت اور موقع طلبی سے سر نہیں ہوا کرتیں۔ دور اندیشی یہ ہے کہ آپ ہر وقت چوکنے رہیں۔ اور یہ نہ کہئے کہ طاہر مجھ سے لڑنے آیا ہے اکثر ایسا ہوا ہے کہ ایک چنگاری بھڑک کر شعلہ بن گئی ہے۔ اور ایک چھوٹے سے چشمہ سے جب غفلت اور بے اعتنائی کی گئی وہ ایک بڑا سمندر بن گیا۔ ہماری فوجیں طاہر کے قریب پہونچ چکی ہیں اگر وہ بھاگنے والا ہوتا تو اب تک کبھی کا بھاگ گیا ہوتا۔ علی نے کہا۔ چپ رہو۔ جہاں تم سمجھتے ہو کہ طاہر موجود ہے وہاں وہ نہیں ہے۔ جب جوانمردوں کا مقابلہ ان کے برابر والوں سے ہوتا ہے تب وہ جوش میں آتے ہیں اور صرف اپنے ہمسروں کے مقابلہ پر جنگ میں مستعدی اور جد وجہد کیا کرتے ہیں یہ ہے کیا۔ اس کے لئے میں کیا کروں۔

طاہر کو رے میں قیام کا مشورہ

عبد اللہ بن مجالد کہتا ہے کہ خراسان بڑھتے ہوئے علی رے سے دس فرسنگ فاصلہ پر آکر فروکش ہوا۔ اس وقت طاہر رے میں تھا۔ جس کی اس نے اچھی طرح سے دربندی اور ناکہ بندی کر رکھی تھی۔ اور علی سے لڑنے کے لئے بالکل تیار تھا۔ علی کے فروکش ہونے کے بعد اس نے مصاحبین سے مشورہ لیا۔ کہ کس طرح علی کا مقابلہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا آپ شہر رے میں قیام کریں۔ اور یہیں سے حتی المقدور اس وقت تک اس سے کسی فیصلہ کن لڑائی سے بچتے رہیں جب تک کہ خراسان سے مزید رسالہ آپ کی کمک کو آئے اور کوئی دوسرا سپہ سالار بھی آئے۔ جسے آپ اپنی جگہ علی سے لڑنے کے لئے متعین کریں۔ ان لوگوں نے یہ بھی کہا کہ شہر رے کے اندر قیام کرنے سے آپ کو اور آپ کی سپاہ کو بہت آرام ملے گا۔ یہاں رہ ہم سب کو تمام ضروریات زندگی بہت آسانی سے بہم پہنچ جائیں گی۔ نیز سردی کی تکلیف سے بھی حفاظت رہے گی اور اگر خود شہر میں ایک پر لڑائی آپڑی تو اس وقت ہم شہر کے مکانات کی حفاظت میں اپنا بچاؤ کر کے اس وقت تک لڑتے رہیں گے جب تک کہ آپ کے پیچھے سے کوئی اور امدادی سپاہ آپ کے پاس پہونچ جائے۔

طاہر کی رے میں قیام کی مخالفت

طاہر نے کہا۔ میری رائے تمہاری اس رائے سے بالکل مخالف ہے۔ اہل رے علی سے مرعوب ہیں۔ ان کے دلوں میں علی کی ہیبت و سطوت جاگزیں ہے۔ تم خود جانتے ہو اس کے ہمراہ عرب کے بدوی کوہستانوں کے لٹیرے اور دیہات کے اچکے ہیں۔ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر وہ ہمارے قیام رے کی حالت میں یہیں ہم پر حملہ آور ہوا تو اس کے خوف سے خود یہاں کے باشندے ہم پر اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور اس کی حمایت میں ہم سے لڑنے لگیں گے۔

طاہر کی تجویز

علاوہ بریں یہ بات بھی سمجھ لو کہ جو جماعت خود اپنے گھروں میں سہمی ہوئی ہو اور خود اس کی فرودگاہ پر حملہ کیا جائے۔ وہ جماعت فوراً بزدل اور نکمی ہو جاتی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشی کا وقار جاتا رہتا ہے۔ اور اس کا دشمن اس پر چیرہ دست ہو جاتا ہے۔ اس وقت اس کے سوا اور کوئی بات مناسب نہیں کہ شہر رے کو اپنے عقب میں چھوڑ کر آگے بڑھ کر مقابلہ کریں۔ اگر اللہ نے ہمیں فتح دی تو خیر ورنہ اس وقت ہم پسپا ہو کر شہر میں چلے آئیں گے۔ اور اس کی گلی کوچوں میں لڑیں گے۔ اور قلعہ بند ہو کر اس وقت تک اس کی مدافعت کرتے رہیں گے جب تک کہ خراسان سے ہماری مدد کے لئے اور فوج آئے۔

طاہر کی رے سے روانگی

اس پر سب نے کہا بے شک یہی رائے مناسب ہے اب طاہر نے اسی فیصلے کے مطابق اپنی فوج میں کوچ کا اعلان کر دیا اور وہاں سے چل کر انہوں نے رے سے پانچ فرسنگ کے فاصلہ پر کلواذ نام ایک گاؤں میں آکر پڑاؤ کیا۔ یہاں محمد بن العلاء اسی سے آکر کہا کہ جناب والا آپ کی فوج دشمن کی سپاہ سے مرعوب ہو گئی ہے۔ ان کے دلوں میں اس کا خوف اور رعب جاگزیں ہے۔ مناسب یہ ہے کہ آپ اپنے پڑاؤ میں رہ کر دفاعی جنگ کریں۔ البتہ جب اس طرح آپ کے سپاہی ان کی خوبو سے واقف ہو کر ان کو پرکھ لیں۔ اور کوئی راہ ان کے خلاف پیشقدمی کی مل جائے۔ تب آپ خود ان پر جارحانہ کارروائی کر سکتے ہیں۔

طاہر کا فیصلہ کن جنگ کا ارادہ

طاہر نے کہا میں کچھ کم تجربہ کار اور محتاط نہیں ہوں میری فوج کم ہے دشمن کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اگر میں فیصلہ کن لڑائی کو ٹالتا ہوں تو مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اس طرح خود دشمن کو ہماری قلت تعداد اور کمزوری کا پتہ چل جائے گا۔ بلکہ وہ میرے ہمراہیوں کو ترغیب و تحریص سے اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرے گا۔ اور اس طرح میرے اکثر ساتھی مجھ سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ اور جو ہمارے ساتھ باہر اور دلیر ہیں وہ میرا ساتھ چھوڑ دیں گے۔ میں تو اب یہ کرتا ہوں کہ اپنی پیدل سپاہ کو ان کی پیدل سپاہ سے، اپنے سوار کو ان کے رسالہ سے بھڑا دوں۔ اور اپنی فوج کی طاعت اور وفاداری پر پورا بھروسہ کر کے کامیابی یا شہادت کا استقلال کے ساتھ منتظر رہوں۔ اگر ہمیں فتح و کامیابی حاصل ہوئی تو فبہا المراد اور اگر دوسری صورت پیش آئی تو میں کوئی پہلا ہی آدمی نہیں ہوں جو لڑا ہو اور مارا گیا ہو۔ اور پھر شہادت کا اجر جو اللہ کے یہاں ملے گا وہ بہت اعلیٰ اور افضل ہوگا۔

علی بن عیسیٰ کی فوجی ترتیب

علی نے اپنی فوج سے کہا کہ تم فوراً دشمن پر حملہ کر دو۔ چونکہ وہ بہت کم ہیں۔ اس لئے اگر تم ایک دم ان پر دھاوا کر دو گے تو وہ تمہاری تلواروں کی مار اور نیزوں کے وار کے سامنے ٹھہر نہیں سکیں گے۔ اب اس نے اپنی فوج کو جنگ کے لئے میمنہ اور میسرہ اور قلب میں تقسیم کر کے مرتب کیا۔ دس نشان بنائے۔ ہر نشان کے ساتھ ایک ہزار سپاہی متعین کئے۔ ایک ایک نشان کو میدان جنگ میں بڑھایا۔ ہر نشان کے درمیان سو گز کا فاصلہ چھوڑا۔ ان جماعتوں کے سرداروں کو حکم دیا کہ جب اگلی جماعت سے دشمن کی جنگ ہو اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ دیر تک استقلال کے ساتھ دشمن سے لڑتے لڑتے گرم ہو جائے تو اس کے بجائے اس کی مقابلہ دوسری جماعت آگے بڑھ کر دشمن سے لڑنے لگے اور اگلی کو ذرا دم لینے اور جنگ کے لئے دوبارہ تازہ دم ہونے کے لئے آرام کرنے کے لئے پیچھے ہٹا لائے۔ اس نے زرہ بکتر اور خود والوں کو نشانوں کے آگے متعین کیا۔ اور خود قلب فوج میں اپنے نہایت دلیر اور شجاع جوانمردوں کے جھرمٹ میں ٹھہر گیا۔

طاہر بن حسین کا فوج سے خطاب

طاہر بن الحسین نے بھی اپنی فوج کو کئی دستوں میں تقسیم کر کے ان کے پرے جانب پھر وہ ایک ایک سردار اور اس کی جماعت کے پاس آیا اور کہا۔ اے اللہ والو! اے وفا شعار شکر گذار و تم ان غدار بے ایمانوں کی طرح نہیں ہو جنہوں نے اس عہد و پیمان کو توڑ ڈالا ہے جس کی تم نے اب تک حفاظت کی ہے۔ انہوں نے اس بات کو ذلیل کیا ہے جس کی تم نے تعظیم کی ہے۔ اور اس وعدہ کی خلاف ورزی کی ہے جس کو تم نے پورا کیا ہے۔ ان کا مقصد باطل ہے۔ وہ بدعہدی اور جہالت کے لئے لڑ رہے ہیں یہ ضرور مارے اور لوٹے جائیں گے۔ اگر تم آنکھیں بند کر کے میدان جنگ میں ثابت قدم رہے تو مجھے یقین کامل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ نصرت پورا کرے گا اور عزت و نصرت کے تمام دروازے تمہارے لئے کھول دے گا۔ اس لئے تم ان باطل پرستوں اور دوزخ کے کندھوں سے اپنے دین کی خاطر نہایت بہادری سے لڑو۔ ان کے باطل سے اپنے حق کو بچاؤ۔ یہ صرف ایک گھنٹہ کی بات ہے پھر تو اللہ تعالیٰ تمہارے اور ان کے درمیان فیصلہ ہی کر دے گا۔ اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ اب اس نے نہایت جوش و خروش کے ساتھ بلند آواز کے ساتھ کہنا شروع کیا۔ اے صدق اور وفا کے حامیو! خبردار ثابت قدم رہنا اور اپنی پوری غیرت اور حمیت کے ساتھ لڑنا

جنگ کا آغاز

دونوں حریف ایک دوسرے کے مقابل بڑھے۔ اہل رے بھی ایک جگہ جمع ہوئے اور انہوں نے شہر کے دروازے بند کر لئے۔ اس موقع پر طاہر نے اپنی فوج کو للکارا۔ اے اللہ والو! اپنے سامنے والے دشمن کو مصروف پیکار کرو۔ تاکہ وہ ان لوگوں سے جو تمہارے عقب میں ہیں سازباز نہ کر سکے۔ اور اب صرف انتہائی جد و جہد اور جنگ میں ثابت قدمی تم کو بچا سکتی ہے۔ دونوں فریق گتھم گتھا ہو گئے اور بڑے زور کی لڑائی ہونے لگی۔ مگر دونوں فریق اپنی اپنی جگہ جمے رہے کسی کا قدم نہیں ڈگمگایا۔ علی کے میمنہ نے طاہر کے میسرہ پر حملہ کر کے بری طرح پاش پاش کر دیا۔ نیز اس کے میسرہ نے طاہر کے میمنہ پر حملہ کر کے اسے بھی اس جگہ سے ہٹا دیا۔ اس پر طاہر نے اپنی فوج سے کہا کہ جس طرح ہو سکے اپنی انتہائی شجاعت اور بسالت کے ساتھ دشمن کے قلب والے دستوں پر حملہ کرو اگر ان میں سے ایک نشان کو بھی تم نے پسپا کر دیا تو ان کی آگے بڑھی ہوئی جماعتیں خود بخود عقبی جماعتوں کے پاس پلٹ کر آ جائیں گی۔

طاہر کا علی بن عیسیٰ کی فوج کے قلب پر حملہ

چنانچہ طاہر کی سپاہ پہلے تو نہایت ہی ثابت قدمی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پامردی سے حملہ آوروں کے سامنے ڈٹی رہی اور پھر اس نے خود علی کی فوج کے قلب کے آگے بڑھے ہوئے نشانوں پر حملہ کیا۔ ان کو پسپا کر دیا اور ان کے بہت سے آدمی قتل کر دیئے۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ وہ نشان ایک پر ایک پلٹے اور اس طرح علی کا میمنہ اپنی جگہ سے اکھڑ گیا۔ جب طاہر کے ہزیمت خوردہ میمنہ اور میسرہ نے اپنے ساتھیوں کی یہ کارگزاری دیکھی وہ اپنے مقابل پر پلٹ پڑے اور ان کو مار بھگایا۔ جب علی تک یہ نوبت پہونچی اس نے اپنے سورماؤں کو للکارنا شروع کیا۔ "کہاں ہیں تاج و کلاہ والے۔ اے شریف زادو میرے پاس آکر ٹھہرو۔ پسپائی کے بعد جوابی حملہ کرو۔ جنگ میں کامیابی صرف استقلال اور پامردی سے ہوتی ہے۔

علی بن عیسیٰ کا خاتمہ

اتنے میں طاہر کے کسی سپاہی نے اپنے تیر سے علی کو نشانہ بنایا اور اس کا کام تمام کر دیا۔ اب کیا تھا۔ طاہر کی فوج نے ان کو بے دریغ قتل اور اسیر کرنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ رات نے آکر بھاگنے والوں اور پکڑنے والوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر دیا۔

فاتحوں کو بے شمار دولت ملی۔ طاہر نے علی کی سپاہ میں منادی کر دی جو ہتھیار ڈال دیگا وہ مامون ہے۔ اس وعدہ معافی کے ساتھ انہوں نے ہتھیار رکھ دیئے۔ اور اپنے جانوروں سے اتر آئے۔ طاہر شہر رے میں واپس آگیا۔ اور اس نے جنگی قیدی اور مقتولین کے سر مامون کے پاس بھیج دیئے۔

عبداللہ بن علی بن عیسیٰ کی مراجعت بغداد

بیان کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن علی بن عیسیٰ مقتولین کے درمیان جان کے خوف سے لیٹ گیا۔ وہ زخموں سے چکنا چور تھا۔ اس وجہ سے وہ اس دن اور ساری رات بے حس و حرکت مقتولین میں پڑا رہا۔ جب اسے اطمینان ہو گیا کہ اب کوئی اسے نہ پکڑے گا اس وقت اٹھا اور اپنی شکست خوردہ جماعت میں مل کر بغداد چلا گیا۔ یہ علی کا سب سے بڑا بیٹا تھا۔

سفیان بن محمد کا بیان

سفیان بن محمد نے بیان کیا ہے جب علی خراسان روانہ ہوا تھا تو مامون نے اس سے لڑنے کے لیے فرداً فرداً اپنے تمام سرداروں سے استفسار کیا۔ مگر چونکہ سب کے دلوں میں اس کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی، اس لئے سب نے کوئی نہ کوئی بہانہ کر کے اس کے مقابلہ سے اپنی جان چھڑائی۔

پہلی فتح کی خوشخبری

جب مامون کو اس فتح کی خوش خبری کا خط طاہر کی طرف سے موصول ہوا انہوں نے دربار عام منعقد کیا۔ جہاں سب نے آکر مبارکباد دی اور ان کی نصرت اور عزت کے لیے دعا کی۔ اور آج ہی کے دن انہوں نے تمام خراسان میں امین کی علیحدگی اور اپنی خلافت کا اعلان کیا۔ اس سے تمام اہل خراسان خوش ہوئے۔ ہر جگہ اس کے لئے مقرریں نے تقریریں کیں اور شعرا نے قصیدے کہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امین کی پشیمانی

اس کے برعکس جب امین جب علی مارا گیا تو اہل بغداد نے بری بری خبریں بیان کرنا شروع کیں۔ خود امین اب اپنے کئے پر نادم ہوئے۔ احد اس دن جو کہ ۱۹۵ھ کے نصف ماہ شوال کا جمعرات کا دن تھا۔ امرائے عساکر صورت حال پر غور کرنے کے لئے ایک دوسرے سے ملاقات کے لئے گئے اور سب نے جمع ہو کر یہ بات کہی کہ علی تو مارا گیا اب ضرور امین کو اس بات کی ضرورت ہوگی کہ وہ ہماری خدمات سے استفادہ کرے اور یہ قاعدہ ہے کہ لوگوں کے قلوب ہی ان میں تحریک پیدا کرتے ہیں ان کی شجاعت اور دلیری ان کو رفعت دیتی ہے۔ اسلئے اب مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم میں سے ہر شخص اپنی فوجی جمعیت کو ہدایت کرے کہ وہ ہنگامہ برپا کر دیں۔ اپنی معاش اور مزید انعام کا مطالبہ کریں۔ اس ترکیب سے ہمیں توقع ہے کہ موجودہ حالت میں ہم ان سے بہت کچھ مستفید ہو سکیں گے۔ اور اس طرح ہماری اور ہماری جمعیتوں کی معاشی حالت بہتر ہو جائے گی۔

بغداد میں فوج کی شورش

اس رائے سے سب نے اتفاق کیا۔ صبح کو سب باب الجسر پر آئے انہوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور اپنی معاش اور انعام کا مطالبہ کیا اس ہنگامہ کی اطلاع عبداللہ بن خازم کو ہوئی وہ اپنی جمعیت اور دوسرے عرب امراء کی جمعیت کو لیکر وہاں پہونچا تیر اندازی اور سنگباری کے بعد دونوں فریقوں میں خوب ہی تلوار چلی۔ محمد الامین نے جب تکبیر اور لڑائی کا شور سنا انہوں نے اپنے ایک خدمتگار کو اطلاع یابی کے لئے بھیجا۔ اس نے ان سے جاکر ساری کیفیت سنائی کہ تمام فوج جمع ہے اور اس نے معاش کے لئے ہنگامہ برپا کر رکھا ہے امین نے پوچھا کیا صرف معاش ہی چاہتے ہیں یا کچھ اور اس نے کہا جی ہاں صرف معاش کے خواستگار ہیں۔ امین نے کہا یہ تو بہت معمولی مطالبہ ہے اچھا تم عبداللہ بن خازم کے پاس جاؤ اور ہماری طرف سے اس کو حکم دو کہ وہ ان کو چھوڑ کر چلا آئے۔ اس کے بعد انہوں نے حکم دیا کہ تمام فوج کو چودہ ماہ کی معاش ایک دفعہ میں دیدی جائے۔ نیز جو سپاہی اسّی سے کم پاتے تھے ان کے بھی اسّی مقرر کر دیئے جائیں اس کے علاوہ فوجی عہدہ داروں اور سرداروں کو بیش بہا صلے اور انعام دیئے۔

عبدالرحمٰن بن جبلہ کی سپہ سالاری

اس سال امین نے عبدالرحمان بن جبلۃ الانباری کو طاہر سے لڑنے کے لئے ہمدان بھیجا۔

امین اور احمد بن سلام کی گفتگو

امین کو معلوم ہوا کہ علی بن عیسیٰ بن ماہان مارا گیا اور طاہر نے اس کے پڑاؤ کو لوٹ لیا۔ انہوں نے عبدالرحمان الانباری کو انبار کے بیس ہزار سپاہیوں کے ہمراہ طاہر کے مقابلہ پر بھیجا۔ اس کے ساتھ بہت سا روپیہ کر دیا۔ اسے پوری طرح مسلح کیا۔ گھوڑے دیئے بہت سا روپیہ بطور صلہ اور انعام کے دیا۔ نیز اسے حلوان سے لے کر اس تمام علاقے پر جو وہ خراسان کا فتح کرنے والی مقرر کیا اور انبار کے دوسرے مشہور صاحب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شجاعت اور بسالت اور دلیر لوگوں کو اس مہم میں اس کے ساتھ کیا۔

امین کے عبدالرحمٰن کو احکامات

اسے حکم دیا کہ وہ راستے میں بہت کم ٹھہرے اور آرام کرے اور لمبے منازل میں عجلت سے کام لے۔ اور اسی طرح مسلسل کوچ کرتا ہوا طاہر سے پہلے ہمدان جا پہنچے وہاں اپنے گرد خندق بنائے۔ تمام ضروریات زندگی مہیا کرے اور اس تمام بندوبست کے بعد دوسرے دن تڑکے ہی طاہر اور اس کی فوج سے لڑ پڑے۔ لوگوں کے ساتھ کشادہ دستی اختیار کرے۔ اور جو جو ہدایات میں نے دی ہیں۔ ان کو پوری طرح نافذ کرے حفاظت اور احتیاط کا پورا انتظام رکھے۔ اور علی کی طرح غفلت اور تساہل سے قطعی اجتناب کرے۔

عبدالرحمٰن کی ہمدان میں آمد

عبدالرحمٰن اپنی مہم پر روانہ ہوا۔ ہمدان پہونچا۔ ناکہ بندی کی اس کی فصیل اور دروازوں کی قلعہ بندی کی، شکستہ جگہوں کو درست کیا۔ مختلف ضروریات کے لئے بازار اور پیشہ ور لوگوں کو شہر کے اندر اکٹھا کر لیا۔ اور ہر قسم کے آلات جنگ اور سامان خوراک کو جمع کر کے طاہر کے مقابلہ اور اس سے لڑنے کے لئے مستعد ہو گیا

یحییٰ بن علی کی امین سے امداد طلبی

اپنے باپ کے قتل کے بعد یحییٰ بن علی اس کی ہزیمت خوردہ فوج کی ایک جماعت کے ساتھ میدان جنگ سے بھاگ کر رے اور ہمدان کے درمیان ٹھیر گیا۔ اور اس کے باپ کی شکست خوردہ فوج کا جو شخص اس کے پاس سے گزرتا یہ اسے اپنے پاس روک لیتا۔ چونکہ اسے یہ خیال تھا کہ امین اسی کو اس کے باپ کی جگہ پر مقرر کر کے رسالے اور پیادے سے اس کی مدد کریں گے۔ اسی امید میں وہ اس ہزیمت خوردہ فوج کے سپاہیوں کو اپنے پاس جمع کرنے لگا۔ اس نے امین سے مدد مانگی۔ انہوں نے اسے لکھا کہ ہم نے عبدالرحمٰن الانباری کو بھیجا ہے۔ تم اپنی جگہ ٹھہرے رہو اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ طاہر کا مقابلہ کرو۔ اگر مدد کی ضرورت ہو تو تم عبدالرحمٰن کو لکھنا۔ وہ تم کو ہر طرح کی کمک بھیجے گا۔

یحییٰ بن علی کی روانگی ہمدان

دوسری طرف طاہر کو تمام کیفیت معلوم ہوئی۔ عبدالرحمٰن کی طرف بڑھا۔ جب یحییٰ کے قریب پہنچا تو یحییٰ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ طاہر ہمارے قریب پہونچ گیا ہے۔ اس کے ہمراہ خراسان کے جو پامرد پیادے اور جوانمرد شہسوار ہیں، ان سے تم خوب واقف ہو چکے ہو۔ کل ہی تم سے اس کی لڑائی ہو چکی ہے۔ مجھے اندیشہ ہے اگر میں اس ہزیمت خوردہ فوج کے ساتھ اس سے لڑا تو وہ ہمیں ایسا سخت صدمہ پہونچا دے گا کہ اس کا اثر ہماری اس فوج پر بھی جو ہمارے عقب میں ہے پڑے گا۔ اور یہ ایک اچھا بہانہ عبدالرحمٰن کے ہاتھ آجائے گا۔ وہ امیرالمومنین سے میری بزدلی اور نکمے پن کی شکایت کرے گا۔ اگر میں اس سے امداد طلب کروں کروں اور اس کے انتظار میں پڑا رہوں تو مجھے اندیشہ ہے کہ وہ اپنے آدمیوں کو قتل سے بچانے اور آئندہ ان سے کام لینے کے لئے میری مدد نہیں کرے گا۔ ان دو شکلوں میں صرف یہ طریقہ سمجھ میں آتا ہے کہ ہم تیزی کے ساتھ ہمدان کی طرف بڑھیں اور عبدالرحمٰن کے قریب اپنا پڑاؤ ڈال دیں۔ اگر ہم نے اس سے مدد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانگی تو قریب ہونے کی وجہ سے اسے ہماری مدد کرنا آسان ہوگا اور اگر اسے ہماری ضرورت ہوئی تو ہم اس کی مدد کو پہنچ جائیں گے۔ اور اس کے ساتھ ہو کر دشمن سے لڑیں گے، اس رائے کو سب نے پسند کیا۔ اب یحییٰ چلا۔ اور جب وہ ہمدان کے قریب پہونچ گیا تو یہاں اس کے اکثر وہ صاحبی جو اس کے پاس جمع ہوئے تھے، اس کا ساتھ چھوڑ کر اپنی اپنی راہ ہو لئے۔

طاہر اور عبدالرحمٰن کی جنگ

طاہر ہمدان کی طرف بڑھا اور اس کے سامنے جا پہونچا۔ عبدالرحمٰن نے اپنی فوج میں لڑائی کے لیے آمادہ ہو جانے کا اعلان کیا اور اب وہ پوری طرح تیار ہو کر جنگی ترتیب کے ساتھ میدان کارزار میں مقابلہ کے لئے نکل آیا۔ جنگ شروع ہوئی جس میں دونوں فریق نہایت ہی ثابت قدمی کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابلہ پر جمے رہے۔ نہایت شدید خونریز جنگ ہوئی۔ طرفین کے بہت سے آدمی کام آئے۔ اور زخمی ہوئے۔

عبدالرحمٰن کی پسپائی

اس کے بعد عبدالرحمٰن پسپا ہو کر شہر ہمدان میں چلا آیا۔ کئی دن اس نے وہاں قیام کیا۔ اس اثنار میں اس کی حالت سنبھل گئی۔ اور اس کے زخمی اچھے ہو گئے۔ اب پھر اس نے اپنی فوج کو لڑائی کے لئے مستعد ہو جانے کا حکم دیا اور پوری طرح تیار ہو کر شہر سے نکل کر طاہر پر حملہ آور ہوا۔

طاہر کی حکمت عملی

جب طاہر کی نظر اس کے جھنڈوں اور اگلی جماعتوں پر پڑی اس نے اپنی سپاہ سے کہا کہ عبدالرحمٰن کی چال یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ صرف تم کو اپنی صورت دکھا کے اور جب تم اس کے پاس پہنچ جاؤ وہ تم سے لڑے۔ مگر تم نے اسے مار بھگایا تو فوراً شہر کی طرف پلٹ کر اس میں گھس پڑے اور پھر وہاں شہر کی خندق پر تم سے مقابلہ کرے اور شہر کے دروازوں اور فصیل کی آڑ میں تم سے لڑے اگر اس کے برعکس اس نے تم کو شکست دیدی تو پھر تمہارا تعاقب کرنے اور جی کھول کر تم کو قتل کرنے کا اس کو وسیع میدان مل جائے گا۔ کہ تم میں سے جو بھاگے یا میدان سے پشت پھیرے وہ اسے قتل کر دے اس لئے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنی خندق اور اپنی فرودگاہ کے قریب ہی ٹھہرے رہیں۔ تاکہ اگر وہ ہمارے پاس آئے ہم اس سے لڑیں۔ اس طرح وہ تو اپنی خندق سے دور نکل آئے گا اور ہم اپنی خندق کے قریب ہی رہیں گے۔

عبدالرحمٰن کا طاہر کی فوج پر حملہ

اس تجویز کے مطابق طاہر اپنی جگہ ٹھیرا رہا۔ عبدالرحمٰن نے یہ خیال کیا کہ میری ہیبت کی وجہ سے اس نے آگے بڑھ کر مقابلہ کرنے سے پہلو تہی کی ہے۔ اس خیال خام کی وجہ سے وہ خود ہی اس سے لڑنے کے لئے جھپٹا۔ اب پھر نہایت شدید جنگ ہوئی۔ طاہر اپنی جگہ جما رہا اور اس نے عبدالرحمان کی سپاہ کو بری طرح قتل کیا۔ ان کے بہت سے آدمی کام آ گئے۔ یہ رنگ دیکھکر عبدالرحمٰن نے اپنی فوج کے حوصلے بڑھانے کے لئے ان کو للکارا۔ اے جماعت ابنائے امرا زادوں اور تلوار کے مالکو! یہ عجم ہیں یہ بہت دیر تک جم کر مقابلہ نہیں کر سکتے۔ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں تم ثابت قدم رہو۔ اب وہ اپنے ہر نشان کے پاس آیا اور ان کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت قدم رہنے کی تلقین کرنے لگا۔ اور کہنے لگا کہ بس اگر ایک گھڑی ہم اور جم کر لڑتے رہے تو فتح ہماری ہے۔ خود وہ بھی دونوں ہاتھوں سے نہایت ہی بے جگری سے لڑنے لگا۔ اور اس نے متعدد حملے طاہر کی فوج پر ایسے سخت کئے کہ ہر حملہ میں طاہر کے بہت سے سپاہیوں کا صفایا کر دیا۔ مگر باوجود اس قدر دلیری اور جرات کے طاہر کی فوج کا کوئی شخص اپنی جگہ سے نہیں ہٹا۔ اور نہ ان میں کوئی اضطراب پیدا ہوا۔

عبدالرحمٰن کی شکست و پسپائی

اس کے بعد طاہر کے ایک جوانمرد نے عبدالرحمٰن کے علم بردار پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور اب طاہر کی تمام فوج نے یکجان ہو کر عبدالرحمٰن کی فوج پر ایسا سخت حملہ کیا کہ ان کو ان کی جگہوں سے اکھاڑ دیا۔ عبدالرحمٰن کی فوج نے پشت پھیری اور طاہر کی فوج نے بے دریغ ان کو قتل کرنا شروع کیا۔ اسی طرح مارتے اور قتل کرتے ہوئے ان کو ہمدان کے دروازے تک ڈھکیل لائے

ہمدان کا محاصرہ

طاہر نے شہر کے دروازے پر ٹھیر کر عبدالرحمٰن اور اس کی فوج کا محاصرہ کر لیا۔ عبدالرحمٰن روزانہ مقابلہ کے لئے شہر سے نکلتا اور شہر کے دروازوں ہی پر اس سے اور طاہر کی فوج سے لڑائی ہوا کرتی۔ عبدالرحمان کی سپاہ شہر کی فصیل پر سے طاہر کی فوج پر سنگ اندازی بھی کرتی۔

عبدالرحمٰن کی طاہر سے امان کی درخواست

عبدالرحمٰن کی فوج محاصرہ کی شدت سے تنگ آ گئی۔ خود اہل شہر کو بھی ان کی موجودگی سے تکلیف محسوس ہونے لگی اور خود بھی ان سے لڑنے اور مرنے مارنے کے لئے آمادہ ہوئے۔ باہر سے طاہر نے ہر قسم سے سامان معیشت کی بہم رسانی مسدود کر دی۔ عبدالرحمٰن اور اس کی سپاہ نے اپنی ہلاکت اور قحط زدگی کے خطرہ کو محسوس کیا۔ نیز ان کو یہ بھی اندیشہ ہو گیا کہ خود اہل شہر ہی ان پر وار کر دیں گے۔ اس نے طاہر کے پاس اپنے سفیر بھیجکر اپنے اور اپنی فوج کے لئے امان کی درخواست کی۔ جسے اس نے منظور کر لیا اور اس کا ایفا کیا۔ عبدالرحمان اپنے اور یحییٰ بن علی کے ساتھیوں کو لے کر جنگ سے کنارہ کش ہو گیا

طاہر بن حسین کو اعزاز و خطاب

ہم اس لقب کی وجہ پہلے بیان کر چکے ہیں، جب طاہر نے علی بن عیسیٰ بن ماہان کی فوج کو شکست دیدی اور علی مارا گیا تو اس نے فضل بن سہل کو یہ خط لکھا :-

اللہ آپ کی عمر دراز کرے، اور آپ کے دشمن کو برباد کرے۔ میں آپ کو یہ خط لکھتا ہوں اور علی بن عیسیٰ کا سر میری گود میں ہے۔ اور اس کی مہر میرے ہاتھ میں ہے اور اس پر اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے۔

خط پڑھ کر فضل اپنی جگہ سے فوراً اٹھ کر مامون کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے امیر المومنین کہکر اسے سلام کیا۔ مامون نے طاہر کی امداد کے لئے مزید سپاہ اور سردار بھیجے ذوالیمینین اور صاحب حبل الدین اسے خطاب عطا کیا۔ اور اس کی فوج کے ان سپاہیوں کی جن کی تنخواہ اسّی سے کم تھی، ترقی دے کر اسّی کر دی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفیانی علی بن عبداللہ کی بغاوت

اس سال ماہ ذی الحجہ میں سفیانی علی بن عبداللہ بن خالد بن یزید بن معاویہؓ نے شام میں علم بغاوت بلند کر کے اپنے لئے دعوت خلافت دی۔ اور اس کے عامل سلیمان بن ابی جعفر کو دمشق میں محصور کر لیا۔ جب سلیمان نے اپنی جان کا خطرہ محسوس کیا تو وہ اس کے مقابلہ سے نکل بھاگا۔ محمد المخلوع (امین) نے حسین بن علی بن عیسیٰ بن ماہان کو اس کے مقابلہ کے لئے بھیجا۔ مگر یہ ان کے سامنے ہی نہیں آیا۔ بلکہ رقہ پہونچکر وہیں ٹھہر گیا

علاقہ جبال سے اپنے عمال کا اخراج

اس سال طاہر نے محمد کے عاملوں کو قزوین اور ہمدان علاقہ جبال سے نکال دیا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ جب عبدالرحمٰن کے مقابلہ کے لئے بڑھا تو اسے یہ اندیشہ ہوا کہ اگر وہ کثیر بن فادرہ کو جو قزوین میں محمد کا عامل تھا، اور جس کے ساتھ بہت بڑی فوج تھی، اپنے عقب میں یوں ہی رہنے دے گا تو ممکن ہے کہ وہ عقب سے اس پر حملہ کر دے۔ اس وجہ سے جب طاہر ہمدان کے قریب آ گیا اس نے اپنی فوج کو قیام کرنے کا حکم دیا وہ سب فروکش ہو گئے۔ اس کے بعد اس نے ایک ہزار پیادے اور ایک ہزار شہسوار اپنے ساتھ لے کر کثیر بن فادر کا قصد کیا۔ اس کے قریب پہونچتے ہی کثیر اور اس کی سپاہ قزوین کو خالی کر کے بھاگ گئی۔ طاہر نے ایک زبردست جمعیت اپنے ایک سردار کی قیادت میں وہاں اس ہدایت کے ساتھ متعین کر دی، کہ عبدالرحمان الابناوی وغیرہ کے ساتھیوں میں سے جو قزوین میں آنا چاہے۔ یہ اس سے لڑیں اور اسے روک دیں۔

عبدالرحمان کی بدعہدی

اس سال عبدالرحمٰن الابناوی اسرابادہ میں مارا گیا۔ اس کی تفصیل یہ ہے:۔ جب محمد المخلوع نے عبدالرحمان الابناوی کو ہمدان بھیجا تو اس کے پیچھے انہوں نے حوشی کے بیٹوں عبداللہ اور احمد کو بھی اہل بغداد کے ایک زبردست رسالے کے ساتھ روانہ کیا اور حکم دیا کہ وہ قصر اللصوص میں جا کر پڑاؤ کر دیں۔ عبدالرحمان کے تمام احکام کی بجا آوری کریں اور اگر اسے ان کی ضرورت ہو تو وہ اس کی مدد کریں۔

عبدالرحمن کا طاہر کی فوج پر اچانک حملہ

جب عبدالرحمٰن طاہر سے وعدۂ امان لے کر شہر سے نکل کر اس کی طرف آیا اور مقیم ہو گیا تو اس نے طاہر اور اس کی فوج پر ظاہر یہی کیا کہ اب وہ بالکل امن پسند ہے اور ان کے وعدہ امان اور پیمان صلح پر دل سے راضی ہے۔ مگر جب کہ طاہر اور اس کی فوج اس کی طرف سے بالکل بے خطر ہو گئی تھی۔ اس نے اچانک موقع پا کر اپنے ساتھیوں کو لے کر ان پر دھاوا کر دیا۔ طاہر اور اس کی فوج کو ان کی اس حرکت کی صرف اس وقت اطلاع ہوئی جبکہ وہ ان کے سروں پر آ گئے۔ عبدالرحمان نے بے دریغ اپنے دشمن کو قتل کرنا شروع کر دیا۔

طاہر کی فوج کی ثابت قدمی

طاہر کی فوج کے پیادے اپنی تلواریں ڈھال اور تیر لے کر مقابلہ پر جمے رہے اور گھٹنوں کے بل ہو کر اس طرح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑے جو لڑائی کا حق ہے۔ اور اس وقت ان کو روکے رکھا جب تک کہ سوار تیار ہو کر مقابلہ کے لئے آئیں۔ جب وہ بھی آ گئے تو اب نہایت ہی ثابت قدمی اور بے جگری سے ایسی شدید لڑائی ہوئی کہ تلواریں اور نیزے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

عبدالرحمٰن کا قتل

اب عبدالرحمٰن کے ساتھی بھاگے مگر وہ خود اپنے چند خاص آدمیوں کے ساتھ میدان جنگ میں گھوڑے سے اتر پڑا اور لڑتا لڑتا مارا گیا۔ اس کے دوسرے ساتھیوں نے اس سے کہا تھا کہ تمہارے بھاگ جانے کا اچھا موقع ہے۔ دشمن لڑتے لڑتے چور ہو گیا ہے۔ اس میں اتنی ہمت اب نہیں ہے کہ تعاقب کی زحمت برداشت کرے۔ آپ بھاگ جائیں۔ مگر اس نے یہی کہا کہ اب میں شکست کھا کر واپس جانا نہیں چاہتا۔ ورنہ امیر المومنین کو اپنی صورت دکھاؤں گا۔ اس کے بہت سے ساتھی مارے گئے۔ اس کی فرودگاہ کو لوٹ لیا گیا۔ بچے کھچے مصیبت کے مارے حرثی کے بیٹوں عبداللہ اور احمد کے پاس پہونچے۔ ان کے آنے کا یہ اثر ہوا کہ خود ان کی فوج میں اس قدر خوف اور دہشت پھیلی کہ بغیر اس بات کے کہ ایک دشمن بھی ان کے پاس آیا ہو یہ بے تحاشہ اپنے مقام سے بھاگے اور بغداد پہنچنے تک انہوں نے پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔

طاہر بن حسین کا شلاشان میں قیام

طاہر کے لئے اب میدان صاف تھا۔ وہ بلا مزاحمت عراق کی طرف بڑھا۔ ایک ایک شہر اور ضلع سے گذرتا ہوا حلوان کے ایک گاؤں شلاشان میں آ کر اس نے اپنا پڑاؤ کیا اپنے گرد خندق بنائی ہر طرح سے اپنی فرودگاہ کو مستحکم کیا اور وہیں اپنی تمام فوجیں جمع کیں

امیر حج داؤد بن عیسیٰ و عمال

اس سال امین کی طرف سے داؤد بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ عباس مکہ اور مدینہ کا عامل تھا اور اس سال اور اس سے دو سال پہلے یعنی ۱۹۳ھ میں اسی کی امارت میں حج ہوا تھا۔ عباس بن موسیٰ الہادی امین کی طرف سے کوفہ کا عامل تھا اور منصور بن مہدی بصرہ کا عامل تھا۔ مامون خراسان میں فرمانروا تھا۔ اور اس کے بھائی محمد بغداد میں حکمراں تھا۔

۱۹۶ھ کے واقعات

اسد بن یزید کی طلبی

اس سال محمد بن ہارون نے اسد بن یزید بن مزید کو قید کر دیا اور احمد بن مزید عبداللہ بن حمید بن قحطبہ کو طاہر سے لڑنے کے لئے حلوان بھیجا۔

اسد بن یزید بن مزید نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمان الابناوی کے قتل کے بعد فضل بن الربیع نے مجھے بلا بھیجا۔ میں اس کے پاس گیا وہ اس وقت اپنے مکان کے صحن میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رقعہ تھا جسے وہ پڑھ چکا تھا۔ اس کی دونوں آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں اور وہ سخت طیش کی حالت میں کہہ رہا تھا وہ تو خواب خرگوش میں ہے۔ نہ اسے حکومت کے جانے کی فکر ہے نہ وہ کسی مفید رائے اور تدبیر پر غور کرتا ہے۔ شراب و کباب نے اسے بدمست کر دیا ہے۔ وہ تو عیش و نشاط میں منہمک ہے۔ اور زمانہ اس کی بربادی کا انتظام کر رہا ہے۔ عبداللہ اس کی مخالفت پر اب علانیہ طور پر مستعد ہو گیا ہے۔ اور اس کے مقابلہ کے لئے اس نے اپنے سب سے بہتر آدمی کو مقرر کیا ہے۔ جو اتنی دور سے گھوڑوں کی پشت پر نیزوں کی انیوں اور تلواروں کی دھاروں پر محمد کی یقینی ہلاکت اور موت کو لئے ہوئے بڑھا آ رہا ہے۔

اسد بن یزید کو طاہر کے مقابلہ کا حکم

اس کے بعد اس نے اظہار افسوس کے لئے انا للہ وانا الیہ راجعون! کہا۔ اور مثال میں بعیث کے شعر پڑھے۔ پھر میری طرف مخاطب ہو کر کہا۔ ابوالحارث میرے اور تمہارے سامنے ایک خاص مقصد ہے۔ جس کی طرف ہم جا رہے ہیں۔ اگر ہم سے اس کے حاصل کرنے میں کوتاہی ہو گئی تو ہم ہمیشہ کے لئے مذموم ہو جائیں گے اور اگر ہم نے اس کے لئے پوری مستعدی دکھائی تو ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ ہم ایک اصل کی شاخ ہیں اگر وہ مضبوط رہی تو ہم بھی قوی رہیں گے اور اگر اصل ہی کمزور ہو گئی تو ظاہر ہے کہ ہم بھی کمزور ہو جائیں گے۔ اس شخص نے تو اپنی حالت بالکل نادان چھوکریوں کی سی کر لی ہے۔ ہر وقت عورتیں اس کی مشیر ہیں۔ خواب کے اوپر اس کو پورا بھروسہ ہے اور اپنے ان تمام رند مشرب اور یاوہ گو مصاحبین کی بات کو غور سے سنتا اور اس پر ایمان رکھتا ہے۔ ان لوگوں نے اسے یہ طفل تسلی دی ہے کہ آخر میں اسی کو فتح اور کامیابی ہو گی۔ حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ بربادی اس سرعت سے اس کی طرف بڑھتی چلی آ رہی ہے۔ جس سرعت کے ساتھ کہ سیلاب ریت کے ٹیلوں کی طرف بڑھتا ہے۔ بخدا مجھے تو یہ اندیشہ ہے کہ اس کی ہلاکت اور تباہی کے ساتھ ہم بھی تباہ اور برباد ہو جائیں گے۔ تم عرب کے مسلمہ جوانمرد ہو اور ایک جوانمرد کے بیٹے ہو۔ اس نے اس شخص کے مقابلہ کے لئے تم کو تاکا ہے۔ تمہاری سچی وفاداری اور حقیقی بہی خواہی نیز تمہاری انتہائی شجاعت اور اس کے ساتھ بختاوری نے تمہارے انتخاب میں رہبری کی ہے اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہاری ہر ضرورت کو پورا کروں۔ اور جس قدر روپیہ تم چاہو تم کو دیدوں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ اقتصاد برکت اور سعادت کی کنجی ہے۔ بہرحال جو ضرورت تم کو ہو وہ پوری کرو۔ اور جلد سے جلد اپنے دشمن کی راہ لو۔ اور مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس فتح کی عزت کا سہرا تمہارے ہی سر باندھے گا۔ تمہارے ہی ذریعہ اس خلافت اور حکومت کے رخنہ کی پھر پابجائی کروائے گا۔

اسد بن یزید کے مطالبات و شرائط

میں نے عرض کیا کہ میں آپ کی اور امیر المومنین کی خدمت کے لئے بسر و چشم حاضر ہوں اور خود اس بات کو چاہتا ہوں کہ آپ کے اور ان کے دشمن کو ذلیل اور مغلوب کروں۔ مگر نبرد آزما محض موقع کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھروسہ پر کام نہیں کرتا۔ اور نہ جب تک فوج کے ساز و سامان میں کسی قسم کی بھی خرابی باقی ہو اُسے کامیابی ہوتی ہے۔ جنگجو کا سرمایہ فوج اور فوج کا سرمایہ مال۔ امیرالمومنین کی فیاضی کا یہ عالم ہے کہ جو سپاہی ان کی چھاؤنی میں موجود ہیں انہوں نے ان کے ہاتھ روپے سے بھر دیئے۔ اس کے علاوہ انہوں نے مستقل طور پر ان کی کثیر معاش مقرر کر دی اور ان کو بڑے بڑے انعام و اکرام سے سرفراز کیا۔ اگر میں اپنی فوج کو لے کر دشمن کے مقابلہ پر روانہ ہو جاؤں اور ان کے دل اپنے پیچھے رہنے والے متعلقین کی ضروریات میں الجھے رہیں تو ایسی پریشان خاطر فوج دشمن کے مقابلہ میں میرے کس کام آسکتی ہے۔ کیونکہ انہوں نے غیر مصافی لوگوں کو لڑنے والوں پر اور نقیبوں اور گڈریوں کو محنت اور مشقت برداشت کرنے پر فضیلت دی ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ وہ میری تمام فوج کو ایک سال کی معاش اب دیں۔ اور ایک سال کی معاش ساتھ کر دیں۔ نیز ان میں جو لوگ جنگ میں آزمودہ اور بہادر فن حرب سے واقف ہوں ان کی معاش خاص مقرر کریں۔ اور مجھے اختیار ہو کہ میں خود اپنی جمعیت کے اپاہج اور کمزور سپاہیوں کو بدل دوں۔ اور ان کے بجائے دوسرے سپاہیوں کو بھرتی کر لوں۔ اپنی جمعیت کے ایک ہزار آدمیوں کو گھوڑے دیدوں۔ نیز یہ کہ جو شہر اور علاقہ میں فتح کروں اس کا کوئی حساب مجھ سے نہ لیا جائے۔

اسد بن یزید کی اسیری

میری ان شرائط کو سنکر فضل نے کہا تم تو اپنی حد سے تجاوز کر گئے۔ اور اب اس کے لئے تو امیرالمومنین سے گفتگو کرنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اب میں اور وہ امیرالمومنین کی خدمت میں چلے فضل مجھ سے پہلے انکی خدمت میں باریاب ہوا۔ اس کے بعد مجھے اجازت ملی۔ ان کے سامنے گیا۔ مجھ سے اور ان سے ابھی دو باتیں ہوئی تھیں کہ وہ برہم ہو گئے اور انہوں نے مجھے قید کرا دیا۔

اسد کا مامون کے فرزندوں کی حوالگی کا مطالبہ

اس کے متعلق ابن کاایک خاص مصاحب بیان کرتا ہے کہ اسد نے ان سے یہ کہا کہ آپ مامون کے بیٹوں کو میرے حوالے کر دیجئے۔ تاکہ ان کو میں اپنے پاس نظر بند رکھوں۔ اگر مامون میری اطاعت قبول کر کے اپنے آپ کو میرے حوالے کر دے تو خیر ورنہ پھر مجھے اختیار ہو کہ میں اس کے لڑکوں کے ساتھ جو چاہوں سلوک کروں۔ اس پر امین نے کہا تو پاگل اعرابی ہے۔ یہ کیا سوال ہے۔ میں تجھے عرب اور عجم سپاہ کی قیادت اور تمام صوبہ جبال کی خراسان تک کی آمدنی کا مختار بناتا ہوں اور تیرے ہمسر جو دوسرے امراء اور رؤساء کے جانشین ہیں ان سے تیرا درجہ اور مرتبہ بڑھاتا ہوں اور تو مجھ سے اپنے بچوں کے قتل اور اپنے ہی گھر والوں کے خون کا خواستگار ہے۔ یہ سراسر حماقت اور غیر متعلق بات ہے۔

اس وقت بغداد میں مامون کے دو بیٹے اپنی ماں ام عیسیٰ بنت الہادی کے ساتھ مامون کے بغداد والے قصر میں مقیم تھے۔ جب بغداد پر مامون کا قبضہ ہو گیا تو یہ دونوں اپنی ماں کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خراسان چلے گئے۔ اور وہیں رہے۔ اور پھر سب کے ساتھ بغداد آئے۔ یہ مامون کے سب سے بڑے لڑکے تھے۔

احمد بن مزید کے متعلق سفارش

جب امین نے اسد کو فیصلہ کر دیا تو مشیروں سے پوچھا کہ کیا اس کے خاندان میں کوئی اور ایسا شخص ہے کہ جس کو اس کے بجائے مقرر کیا جا سکے۔ کیونکہ ان کی دیرینہ خدمات اور وفاشعاری کی وجہ سے میں ان سے بگاڑنا نہیں چاہتا۔ لوگوں نے کہا۔ جی ہاں احمد بن مزید موجود ہے۔ وہ ان سب میں با عتبار اپنی نیک کرداری، جاں نثاری اور اطاعت کے بہتر ہے۔ اس کے علاوہ وہ نہایت بہادر جوانمرد، فوجوں کے انتظام ان سے کام لینے اور لڑائی میں نہایت ہوشیار اور مستعد ہے۔ امین نے اسی وقت ڈاک کا ہرکارہ اس کے پاس دوڑایا کہ وہ فوراً اسے لے کر آئے۔

احمد بن مزید کی طلبی

احمد اسحاقیہ نام ایک گاؤں کو اپنے چند غلاموں، موالیوں اور خدمتگاروں کے ساتھ جا رہا تھا، اس نے نہر یان عبور ہی کیا تھا کہ اس نے آدھی رات کو ڈاک کے ہرکارے کی آواز سنائی دی۔ کہنے لگا بھلا اس وقت اور اس مقام پر اس کے آنے کی کیا وجہ ہے ضرور کوئی بات ہے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ہرکارہ ٹھہرا اور اس نے ملاح کو آواز دی اور کہا کہ کیا تمہارے پاس احمد بن مزید ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ وہ سواری سے اترا اور اس نے امین کا خط احمد کو دیا۔ اس نے کہا میں اپنی زمین کے قریب آ پہنچا ہوں جو یہاں سے اب صرف ایک میل رہ گئی ہے۔ مجھے اتنی مہلت دو کہ میں کھڑے کھڑے وہاں ہو آؤں اور جو ضروری کام ہے اس کے متعلق ہدایات دے آؤں۔ پھر تمہارے ساتھ تو کے ہی چلا چلتا ہوں۔ اس نے کہا امیر المومنین نے مجھے حکم دیا ہے کہ بغیر ایک لمحہ کی بھی مہلت دیئے، دن ہو یا رات جس وقت تم مجھے مل جاؤ، اسی وقت میں تم کو اپنے ساتھ لے کر ان کی خدمت میں حاضر کر دوں۔ یہ سن کر احمد اس کے ساتھ پلٹا اور کوفہ آیا یہاں ایک دن اس نے قیام کیا۔ اور جب اس نے ذرا آرام اور رخت سفر مہیا کر لیا تو امین کی خدمت میں روانہ ہو گیا۔

احمد بن مزید اور فضل بن الربیع کی ملاقات

احمد کہتا ہے جب میں بغداد آیا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ سب سے پہلے فضل بن الربیع سے مل لینا چاہیے۔ تاکہ اس کے ساتھ اور اس کی موجودگی میں امین کی خدمت میں باریاب ہو جاؤں۔ جب مجھے اس کے پاس آنے کی اجازت ملی اور میں اس کے سامنے پہنچا تو میں نے دیکھا کہ عبداللہ بن حمید بن قحطبہ اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ اس سے کہہ رہا ہے کہ تم طاہر کے مقابلہ کے لئے جاؤ اور عبداللہ اسی بات پر مصر ہے کہ اسے بہت سا روپیہ دیا جائے اور بہت زیادہ فوجیں دی جائیں۔ مجھے دیکھتے ہی اس نے مرحبا کہا۔ اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے برابر صدر مجلس میں جگہ دی۔ اور عبداللہ کی طرف مخاطب ہو کر اس کا مذاق اڑانے لگا اور مزاح کرنے لگا۔ پھر اس کے منہ پر مسکرا کر اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ہم بنی شیبان کی تعریف میں دو شعر پڑھے۔ اس پر عبداللہ نے بھی کہا کہ واقعی وہ اس تعریف کے مستحق ہیں۔ وہی اس خرابی کی اصلاح کر سکتے ہیں، وہی دشمن کو سزا دے سکتے ہیں اور باغیوں کے شر سے تمام فرمانبرداروں کو بچا سکتے ہیں۔ پھر فضل نے مجھ سے کہا کہ امیرالمومنین نے تمہارا ذکر چھیڑا۔ میں نے تمہاری اطاعت شعاری فرماں برداری خلوص نیت باغیوں کے مقابلہ میں تمہاری شدت اور فوری صائب رائے قائم کر کے اس پر عمل کرنے کی قابلیت کی تعریف کی۔ انہوں نے اس بات کو پسند کیا کہ تم سے اپنی خاص اہم خدمات لی جائیں۔ تاکہ تمہاری شہرت اور عزت میں اضافہ ہو اور تم کو اس درجہ اور مرتبہ عالیہ پر فائز کیا جائے جس پر آج تک تمہارا کوئی خاندان والا نہیں سرفراز ہو سکا۔

احمد بن مزید کی سپہ سالاری

اس کے بعد اس نے خدمتگار کو حکم دیا کہ میرے گھوڑوں پر زین کسواؤ۔ تھوڑی دیر میں اس کی سواری کے لئے گھوڑا تیار کر دیا گیا۔ اب وہ اور میں دونوں چلے، محمد کے پاس پہونچے۔ وہ اس وقت اپنے صحن محل میں بیٹھے تھے۔ وہ مجھے اپنے قریب بلاتے گئے یہاں تک کہ میں ان کے بالکل ہی متصل پہونچ گیا۔ کہنے لگے تمہارے بھتیجے کے تمرد اور فساد نیت کی اکثر خبریں مجھے ملی تھیں، اور وہ عرصہ سے میری رائے کی مخالفت پر آمادہ رہتا ہے۔ اس کے اس طرز عمل سے میں اس کی طرف سے بدظن ہو گیا ہوں اور مجھے اس کی وفاداری پر بھروسہ نہیں رہا۔ اس کی اسی قابل اعتراض روش اور غداری کی وجہ سے میں نے اس کی تادیب کے لئے اسے قید کر دیا ہے۔ اگرچہ میں دل سے یہ بات نہیں چاہتا تھا کہ اس کے ساتھ یہ کروں۔ تمہاری مجھ سے بہت تعریف و توصیف کی گئی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہاری قدر و منزلت بڑھاؤں اور تمہارے تمام خاندان پر تم کو ترقی دوں۔ اور اس غرض کے لئے میں چاہتا ہوں کہ تم کو اس باغی غدار جماعت کے مقابلہ کے لئے سپہ سالار مقرر کروں۔ تاکہ ان کے مقابلہ میں لڑ کر دنیا کے اجر اور آخرت کے ثواب دونوں کے حاصل کرنے کا تم کو موقع ملے۔ اب تم دیکھ لو کہ تم اس کام کو کس طرح انجام دے سکو گے۔ اپنی نیت کو درست رکھو۔ امیرالمومنین نے اس کام کے لئے تم کو اختیار کیا ہے۔ تم ان کی مدد کرو۔ اور ان کے دشمن کے مقابلہ میں پوری جد و جہد کر کے ان کو خوش کرو وہ بھی تم کو خوش کر دیں گے۔ اور تمہاری عزت افزائی کریں گے اس کے جواب میں میں نے عرض کیا اللہ آپ کی بات ہمیشہ درست رکھے میں جناب والا کی خیر خواہی میں اپنی جان لڑا دوں گا۔ اور جس مستحکم آپ نے جو امید قائم کی ہے میں آپ کے دشمن کے مقابلہ میں اپنی انتہائی کوشش صرف کر کے انشاء اللہ اسے پورا کروں گا۔

احمد بن مزید کو حلوان جانے کا حکم

انہوں نے فضل سے کہا کہ اسد کی فوج کے دفاتر ان کے حوالے کر دو تیز ہماری چھاؤنی میں جو اعرابی اور جزیرہ کے سپاہی ہوں ان کو بھی ان کے ساتھ بھیج دو۔ پھر مجھ سے کہا۔ بہت جلد اپنا انتظام درست کر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمن کے مقابلہ پر روانہ ہو جاؤ۔

میں ان کے پاس سے چلا آیا۔ میں نے فوج کا انتخاب کیا، اور تمام دفاتر غور سے دیکھے۔ جن کا اندراج صحیح ثابت ہوا ان کی تعداد بیس ہزار ہو گئی۔ میں ان سب کو لے کر حلوان روانہ ہو گیا۔

امین کی احمد بن مزید کو ہدایات

حلوان جاتے ہوئے احمد بن مزید کے پاس رخصت ہونے کے لئے آیا۔ اور درخواست کی کہ امیر المومنین مجھے کچھ ہدایات دیں۔ انہوں نے کہا۔ میں تم کو چند باتوں کی وصیت کرتا ہوں۔ ایک یہ کہ ظلم و زیادتی سے بچنا۔ کیونکہ ظلم مانع نصرت ہے۔ قابلیت ذاتی اور حسن کارگذاری کے بغیر کسی شخص کو ترقی نہ دینا۔ جواب دہی کا موقع دیئے بغیر کسی پر تلوار نہ اٹھانا۔ اور جب کوئی شخص تمہارے قبضہ میں آجائے اور تم کو یہ موقع دست ہو کہ تم اس کے ساتھ نرمی کر سکو تو ایسے موقع پر شدت اور قساوت اختیار نہ کرنا۔ اپنی فوج کے آدمیوں سے بہت اچھا برتاؤ کرنا۔ روزانہ مجھے اپنی خبریں بھیجتے رہنا۔ اور اس بات کا خیال اپنے دل میں نہ لانا کہ تم کسی ایسے کام کو میرے پاس ذریعہ تقرب بناؤ کہ جب اس کا مرافعہ میرے پاس ہو تو وہ تمہارے خوف کا باعث ہو جائے۔ عبداللہ کے ساتھ ایک مخلص بھائی اور محسن مصاحب کا سا برتاؤ کرنا۔ جب وہ اور تم ایک جگہ جمع ہوں تو اپنے تعلقات خوشگوار رکھنا۔ اگر وہ تم سے مدد مانگے تو نہ تم اس سے انکار کرنا اور نہ مدد دینے میں دیر لگانا۔ تم دونوں متحدہ اور متفقہ طور پر رائے قائم کر کے کارروائی کرنا۔ اچھا اب جو تم کو ضرورت ہو وہ کہو۔ اور جلد اپنے دشمن کے مقابلے پر چلے جاؤ۔ احمد نے ان کو دعا دی اور درخواست کی کہ آپ میری کامیابی کے لئے دعا مانگتے رہیں۔ میرے بارے میں کسی چغل خور کی بات نہ مانیں اور جب تک کہ آپ کو میرے فرض کی بجاآوری کا پورا تجربہ نہ ہو جائے آپ مجھے علیحدہ نہ کریں۔ اس کے بعد آپ اسد کو قید سے رہا کر کے آزاد کر دیجئے۔

احمد بن مزید اور عبداللہ بن حمید کو احکامات

امین نے احمد بن مزید کو بیس ہزار عرب کے ساتھ اور عبداللہ بن حمید بن قحطبہ کو انبار کے بیس ہزار سپاہیوں کے ساتھ طاہر کے مقابلہ کے لئے روانہ کیا۔ ان کو حکم دیا کہ تم حلوان جا کر قیام کرو۔ اور طاہر اور اس کی فوج سے اس کی مدافعت کرو۔ اگر طاہر شلاشان میں قیام رکھے تو وہ دونوں اپنی فوج کے ساتھ وہاں تک بڑھ کر اس کا مقابلہ کریں۔ اور اسے اس مقام سے بھی خارج کر دیں اور جم کر اس سے لڑیں۔ دونوں آپس میں اتحاد اور اتفاق رکھیں۔ اور طاعت میں ایک دوسرے کے دوست رہیں۔

طاہر بن حسین کی حکمت عملی

وہ دونوں بغداد سے روانہ ہو کر حلوان کے قریب ایک مقام خانقین میں آ کر فروکش ہوئے۔ مگر طاہر بدستور اپنی فرودگاہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مقیم رہا۔ اس نے اپنی اور اپنی فوج کی حفاظت کے لئے خندق بنالی اور احمد اور عبداللہ کی چھاؤنیوں کو اپنے جاسوس اور مخبر بھیجے۔ یہ ان کی چھاؤنیوں میں آکر سپاہیوں سے مختلف جھوٹی جھوٹی خبریں بیان کرتے تھے اور کہتے تھے دیکھو امین نے احمد کی سپاہ کے لئے اتنی زیادہ عطا مقرر کی ہے۔ اور اس کے علاوہ ان کو اور مزید معاش دی ہے۔

احمد بن مزید اور عبداللہ میں نفاق

اس طرح طاہر برابر اس بات کی کوشش کرتا رہا کہ ان دونوں امراء میں نزاع اور اختلاف پیدا ہو جائے۔ آخر کار وہ اپنے منصوبے میں کامیاب ہوا اور احمد اور عبداللہ میں پھوٹ پڑ گئی۔ ان کی یکجہتی ختم ہو گئی وہ خود آپس ہی ایک دوسرے سے دست و گریبان ہو گئے۔ اور لڑ پڑے۔ پھر وہ خود بخود طاہر سے لڑے بھڑے بغیر خائفین کو چھوڑ کر پلٹ گئے۔

طاہر کا حلوان پر قبضہ

طاہر نے بغیر کسی زحمت کے آگے بڑھ کر حلوان پر قبضہ کر لیا۔ ابھی اسے یہاں آئے تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ ہرثمہ بن اعین مامون اور فضل بن سہل کا مراسلہ لے کر ان کے پاس آیا۔ جس میں طاہر کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اپنے تمام مفتوحہ علاقہ کو اس کے تفویض کر دے اور خود ہمدان روانہ ہو۔ طاہر نے حسب بجا آوری کی ہرثمہ حلوان میں اقامت گزیں ہو گیا اور اس نے اسے خوب مستحکم کر لیا اور اس کے تمام راستوں اور پہاڑوں میں اپنی جنگی چوکیاں اور پہرے قائم کر دیئے اور طاہر ہمدان کی سمت روانہ ہو گیا۔

فضل بن سہل کا اعزاز و خطاب

اسی سال مامون نے فضل بن سہل کی قدر اور منزلت اور بڑھائی۔ اس کی تفصیل یہ ہے:۔

جب مامون کو معلوم ہوا کہ طاہر نے علی بن عیسیٰ کو قتل کر کے اس کے پڑاؤ پر قبضہ کر لیا اور ان کو امیر المومنین کا لقب دے کر ان کی خلافت کا اعلان کر دیا اور خود فضل بن سہل نے بھی اسی لقب سے ان کو خطاب کیا اور اب ان کو صحیح طور پر یہ بھی اطلاع مل گئی کہ طاہر نے عبدالرحمٰن بن جبلۃ الابناوی کو بھی قتل کر کے اس کی فرودگاہ پر قبضہ کر لیا ہے تو انہوں نے فضل بن سہل کو اپنے دربار میں طلب کیا۔ اس سنہ کے ماہ رجب میں انہوں نے مشرق میں جبل ہمدان سے جبل سفینان اور تبت تک کا علاقہ طوقا اور بکر فارس اور بکر ہند سے لے کر دیلم اور جرجان تک کا علاقہ عرضاً اس کے تفویض کر دیا۔ تیس لاکھ درہم اس کی تنخواہ مقرر کی دروگھائیوں والی چوٹی پر کھڑے ہو کر ایک پرچم اس کے لئے قائم کیا۔ اس کے علاوہ ایک نشان اور بھی اسے دیا اور ذوالریاستین کے خطاب سے اسے سرفراز کیا۔

فضل بن سہل کی تلوار

ایک شخص جس نے فضل کی تلوار حسن بن سہل کے پاس دیکھی تھی بیان کرتا کہ اس پر چاندی کے حروف میں ایک طرف ریاست المشرق اور دوسری طرف ریاست اللہ بیر منقوش تھا۔ فضل نے اپنا پرچم علی بن ہشام کو دیا اور نشان غیم بن عازم کو دیا اور حسن بن سہل کو اپنا والی خراج مقرر کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سال محمد بن ہارون نے عبدالملک بن صالح بن علی کو شام کا والی مقرر کر کے شام جانے کا حکم دیا۔ اور اسے اختیار دیا کہ وہ اہل شام کی اس قدر فوج جبراً بھرتی کر کے اس کے ساتھ طاہر اور ہرثمہ سے لڑے

عبدالملک بن صالح سے امین کا حسن سلوک

جب طاہر کی قوت و شوکت بڑھ گئی اس کا بول بالا ہو گیا اور اس نے محمد کے امراء اور اس کی فوجوں کو پے در پے شکستیں دیں تو عبدالملک بن صالح ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اسے رشید نے قید کر دیا تھا۔ مگر امین نے خلیفہ ہونے کے بعد ذیقعدہ ۱۹۳ھ میں اسے معافی دی اور رہا کر دیا۔ اس احسان کا وہ ہمیشہ سے معترف تھا۔ اور ان کی اطاعت و نصیحت کو اپنا فرض سمجھتا تھا۔

عبدالملک بن صالح کی امین سے درخواست

اس نے عرض کیا۔ امیر المومنین میں اس بات کو دیکھ رہا ہوں کہ لوگوں کو آپ کے بارے میں جسارت ہو گئی ہے اور وہ آپ کی ہلاکت کے آرزو مند ہو گئے ہیں۔ دونوں جگہ لوگوں کا یہی ارادہ ہے اور آپ کو تباہ کیا جائے۔ اب تک آپ نے ان کے ساتھ ایسی مروت برتی ہے کہ اگر آپ اسی نرم طرز عمل پر چندے اور قایم رہے تو وہ سرکش اور گستاخ ہو جائیں گے اور اگر آپ دیتے دیتے ہاتھ کھینچ لیں گے تو وہ آپ سے بگڑ جائیں گے۔ اور بہ ظاہر بات ہے کہ جب تک روپیہ خرچ نہ کیا جائے فوجیں قبضہ میں نہیں آتیں۔ اور اگر بے اندازہ اندھا دھند خرچ کیا جائے تو پھر روپیہ باقی نہیں رہے گا۔ اس کے ساتھ ہی یہ مشکل آ پڑی ہے کہ پے در پے اور مسلسل ہزیمتوں اور جان کے نقصانات نے دشمن کا اس قدر رعب اور ہیبت ان کے قلوب میں پیدا کر دی ہے کہ اب وہ اس کا مقابلہ کرتے ہوئے ہچکچاتے اور ڈرتے ہیں۔ اگر آپ ان کو طاہر کے مقابلہ پر روانہ کریں گے تو طاہر اپنے عزم راسخ کی قوت کی وجہ سے تھوڑی فوج کے ساتھ ان پر غلبہ حاصل کرے گا۔ کیونکہ آپ کی فوج میں نہ جان ہے اور نہ وفا۔ ان کے مقابلہ میں اہل شام لڑائیوں اور شدائد کے برداشت کرنے کے عادی ہیں، ان میں کا بہت بڑا گروہ میرا مطیع و فرمانبردار ہے اگر آپ مجھے شام بھیجدیں تو میں وہاں سے ایک ایسی زبردست فوج آپ کے لئے تیار کر لوں گا جو دشمن کے پرخچے اڑا دے گی۔ اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ آپ اور ہم سب جاں نثاروں کی مدد کرے گا۔

عبدالملک بن صالح کی ولایت شام

امین نے کہا۔ میں نے تم کو اس کام کے لئے منتخب کیا۔ اس مقصد کے لئے جس قدر سامان اور روپیہ درکار ہو وہ سب تم کو دیا جائے گا تم فوراً شام روانہ ہو جاؤ۔ اور وہاں جا کر اپنی صوابدید کے مطابق کارروائی شروع کر دو۔

امین نے اسے تمام شام اور جزیرہ کا والی مقرر کیا اور بہت جلد اپنے عمل پر جانے کی تاکید کی۔ انہوں خوج باقاعدہ کا ایک دستہ اور ابناء کی ایک جماعت اس کے ساتھ کر دی۔ اس سال عبدالملک بن صالح شام روانہ ہوا اور رقہ پہونچکر وہیں ٹھہر گیا۔

عبدالملک کا رقہ میں قیام

رقہ پہونچکر عبدالملک وہیں فروکش ہوا۔ اور وہاں سے اس نے شام کی فوجی جمعیتوں کے تمام سرداروں اور بل جزیرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے عمائد کے نام خطوط روانہ کئے۔ اپنے ان خطوط میں اس نے ہر شخص سے جس کے حسن خدمات کی توقع تھی، اور جس کی شجاعت اور کارروائی کی شہرت تھی، بڑے بڑے صلے اور انعام کا وعدہ کیا۔ اور امیدیں دلائیں۔ چنانچہ تمام رؤسا اور جیغنیں یکے بعد دیگرے اس کے پاس آئیں اس نے ہر سردار کو جو اس سے ملنے آیا انعام خلعت اور سواری سے سرفراز کیا۔ غلام کے لشکر سے اور اعرابی بھی پہاڑی درّوں کو چھوڑ کر اس کے پاس آ گئے اس طرح اس کے پاس ایک بڑی فوج جمع ہو گئی۔

سپاہ اور لٹیروں میں لڑائی

اسی اثناء میں ایک خراسانی سپاہی کی نظر ایک ایسے گھوڑے پر پڑی جو اس سے سلیمان بن ابی جعفر کی جنگ میں چھین لیا گیا تھا، اور وہ اس وقت ایک ڈاکو کی سواری میں تھا، اسے دیکھتے ہی وہ خراسانی اس گھوڑے سے لپٹ گیا اس سے ایک نزاع پیدا ہوئی جو بڑھ کر کھلی ہوئی مخالفت ہو گئی۔ لٹیروں کی جماعت اکٹھا ہو گئی اور باقاعدہ سپاہ بھی ایک جا جمع ہو گئی اور اب ان میں کشمکش ہونے لگی۔ ہر فریق نے اپنے آدمی کی حمایت کی اور اب ان میں گھمسان اور کے بازی ہونے لگی۔

محمد بن ابی خالد سے جماعت ابناء کی درخواست

جماعت ابناء کے بعض لوگ آپس میں مشورہ کر کے محمد بن ابی خالد کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ آپ ہمارے بڑے اور سردار ہیں، ان لٹیروں نے جو دست درازی ہم پر کی ہے، اس کی خبر آپ کو ہو چکی ہے۔ اب آپ ہماری قیادت کر کے ہماری بات بنائیں ورنہ ہم ذلیل ہو جائیں گے اور ہر شخص ہم کو کمزور سمجھ کر ہمیں دبانے کی کوشش کرے گا۔ اس غرض کے لئے وہ روزانہ اس کے پاس جانے لگے ایک دن اس نے کہا میں نہیں چاہتا کہ اس ہنگامہ میں خود شرکت کروں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ تم لوگوں کو اس ذلت کی حالت میں دیکھوں۔ یہ سن کر ابناء مستعد ہوئے اور انہوں نے لڑنے کا تہیہ کر لیا۔

ابناء کا لٹیروں پر اچانک حملہ

اور جب لٹیروں کی وہ جماعت ادھر ادھر پھر رہی تھی، انہوں نے بے خبری میں ان کو آ لیا۔ اور حملہ کر کے بے دریغ ان کو قتل کرنا شروع کیا۔ بہت سوں کو میدان میں قتل کر دیا اور بہت سوں کو ان کی فرودگاہ میں ہی گھس کر ذبح کر ڈالا۔ اب لٹیروں نے اپنی جماعت کو لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے اور اسلحہ لگا کر باقاعدہ لڑنے کے لئے مستعد ہو گئے۔ اور جنگ ہونے لگی۔ عبدالملک بن صالح کو اس کی اطلاع ہوئی اس نے اپنا پیام ان کے پاس بھیجا کہ وہ ان کو حکم دے کہ وہ لڑائی سے باز آ جائیں اور ہتھیار رکھ دیں مگر انہوں نے اس کے پیغام مارے اور اس تمام دن نہایت بے جگری سے لڑتے رہے۔ ابناء نے لٹیروں کی جماعت کے بے شمار آدمی قتل کر دیئے۔

عبدالملک بن صالح کا اظہار تاسف

عبدالملک کو جب معلوم ہوا کہ زط قتل کے اس قدر زیادہ آدمی مارے گئے تو اس نے جو اس وقت مریض اور کمزور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا، اظہار تاسف میں ہاتھ پر ہاتھ مارا اور کہنے لگا کہ اس سے بڑھ کر ہماری ذلت کیا ہوگی کہ عرب اپنے ہی
لاقہ اور گھر میں اس طرح مارے جا رہے ہیں۔

ایک شخص کا اہل حمص سے خطاب

اس کے اس جملہ سے ان لوگوں کو بھی جواب تک اس ہنگامے سے الگ تھلگ رہے تھے، غصہ آ گیا اور اب
ت بہت بڑھ گئی۔ حسین بن علی بن عیسیٰ بن ماہان نے ابناء کی قیادت سنبھال لی۔ دوسرے دن
زواقیل رقہ میں جمع ہوئے اور ابناء اور اہل خراسان رافقہ میں جمع ہوئے۔ اہل حمص کے ایک شخص
نے اپنے ابنائے وطن کو للکارا کہ بھاگنا ہلاکت سے سہل ہے اور مرنا ذلت سے آسان ہے۔ تم نے اپنا گھر بار
اس لئے چھوڑا تھا کہ عسرت کے بعد فراغت اور ذلت کے بعد عزت نصیب ہوگی۔ مگر اب تو تم خود
مصیبت میں مبتلا ہو گئے۔ اور موت کے احاطہ میں بیٹھ گئے ہو۔ مسودہ جماعت کی مونچھوں اور ٹوپیوں میں
موت نمایاں ہے۔ اس لئے قبل اس کے کہ مفر کے تمام راستے بند ہو جائیں اور مصیبت آ پڑے بھاگ چلو۔

شامیوں کی روانگی

اسی طرح بنی کلب کے ایک شخص نے اپنی اونٹنی کی رکاب پر کھڑے ہو کر اپنی
قوم والوں کو لڑائی کی مصیبت سے ڈرایا اور کہا کہ سیاہ جھنڈے کا اب تک
ویسا ہی بول بالا ہے۔ اس کے اقبال میں کوئی کمی نہیں آئی ہے۔ اہل خراسان کی تلواروں کے زخم اور
ان کے نیزوں کے نشان تمہاری گردنوں اور سینوں میں اب تک باقی ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ قبل اس کے
کہ یہ معاملہ اور بڑھے تم اس سے علیحدہ ہو جاؤ۔ اور قبل اس کے کہ جنگ کی آگ زیادہ روشن ہونے پائے
تم اس سے گزر جاؤ۔ اپنے گھر چلو۔ فلسطین میں مرنا جزیرہ میں زندہ رہنے سے بہتر ہے۔ میں تو جاتا ہوں
اب جس کا جی چاہے میرے ساتھ ہو لے۔ یہ کہکر وہ چلا دیا۔ اس کے ساتھ اکثر شامی چلے گئے۔ زواقیل نے
اس گھاس اور چارے میں جسے تاجروں نے فوج کے لئے اکٹھا کیا تھا آگ لگا دی۔ اور حسین
بن علی بن عیسیٰ بن ماہان اپنی خراسانی اور ابناء کی جماعت کے ساتھ طوق بن مالک کے خوف سے رافقہ
میں ٹھہرا رہا۔

طوق بن مالک کی لڑائی سے علیحدگی

بنی تغلب کے ایک شخص نے طرق سے آ کر کہا کیا تم نہیں
جانتے کہ عربوں کو ان لوگوں نے ہاتھوں کیسا کیا
نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ تمام اہل جزیرہ کی آنکھیں تم پر اٹھتی ہیں اور وہ تمہاری تائید اور مدد کی آس
لگائے ہوئے ہیں۔ اٹھو تمہارا ایسا شخص اس معاملہ سے علیحدہ نہیں رہ سکتا۔ اس نے کہا نہ میں قیسی ہوں
نہ یمنی۔ نہ میں اس ہنگامہ کی ابتداء میں شریک تھا کہ لامحالہ مجھے اس کی انتہا میں شریک ہونا پڑے۔
علاوہ بریں میں ہرگز ہرگز اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اپنی قوم یا خاندان کو محض چند بے عقل سپاہیوں اور
قیس کے جاہلوں کی وجہ سے معرض خطر میں ڈالوں۔ سلامتی اسی میں ہے کہ میں الگ تھلگ رہوں

نصر بن شبث کا خراسانی سپاہ پر حملہ

نصر بن شبث زواقیل کی جماعت کے ساتھ ایک کمیت
چاند تارے والے گھوڑے پر سوار ایک سیاہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فولادی نصف زرہ پہنے جسے اس نے اپنی پشت سے کسی چیز سے باندھ رکھا تھا۔ ایک ہاتھ میں نیزہ اور دوسرے میں ڈھال سنبھالے ہوئے میدان مقابلہ میں رجز پڑھتا ہوا بڑھا اور آتے ہی اس نے اور اس کی جماعت نے اہل خراسان پر حملہ کر دیا۔ اور نہایت بے جگری سے لڑنے لگے۔ سرکاری سپاہ اس کے مقابلہ پر جمی رہی۔ اور زوافیل کے بہت سے آدمی کام آئے۔ ابناء نے حملہ شروع کیا۔ اور ہر حملہ میں مقابل کے بہت سے آدمی قتل اور زخمی کئے۔ اس حملہ میں کثیر بن قادرہ ابوالفیل اور داؤد بن موسیٰ بن عیسیٰ الخراسانی نے نہایت ہی مردانگی دکھائی اور بہت آدمی مارے۔ زوافیل شکست کھا کر بھاگے۔ نصر بن شبث، عمرو لیثی اور عباس بن زفر اس روز ان کے آخر میں تھے۔ اور ان کو بچاتے جاتے تھے۔

عبدالملک بن صالح کی وفات

اس سال عبدالملک بن صالح نے وفات پائی۔ نیز اس سال محمد بن ہارون خلافت سے علیحدہ کر دیا گیا۔ اور اس کے بجائے اس کے بھائی عبداللہ المامون کے لئے بغداد میں بیعت لی گئی۔ محمد کو قصر ابی جعفر میں مع ام جعفر بنت جعفر بن ابی جعفر کے قید کر دیا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۶

خلیفہ امین کی معزولی

حسین بن علی کی مراجعت بغداد

جب عبدالملک بن صالح نے رقہ میں وفات پائی، تو حسین بن علی بن عیسیٰ بن ماہان نے فوج میں کوچ کی منادی کر دی۔ اس نے پیادوں کو کشتی میں اور سواروں کو سواری پر بٹھایا۔ ان کو صلہ دیا۔ ان کے کمزوروں اور ناتوانوں کو قوی کر دیا اور پھر سب کو کسی نہ کسی چیز پر سوار کر کے رجب ۱۹۶ھ میں جزیرہ سے نکال لایا۔ جب یہ اپنی فوج لے کر بغداد آیا۔ تو یہاں انبار اور دوسرے اہل بغداد نے بڑی تعظیم اور تکریم کے ساتھ اس کا استقبال کیا۔ اس کے لئے خیمے نصب کئے دوسرے امرا اور اشراف نے بھی اس کا استقبال کیا۔ یہ بڑی عزت کے ساتھ مطمئن اپنے گھر میں آگیا۔

حسین بن علی کی طلبی

ٹھیک آدھی رات کو امین نے اسے طلب کیا۔ اس نے ان کے فرستادے سے کہا۔ کہ میں نہ گویا ہوں نہ قصہ گو۔ اور نہ مسخرہ نہ آجنگ میں نے ان کی کوئی ملازمت کی ہے۔ اور نہ میرے ہاتھوں ان کا روپیہ خرچ ہوا ہے۔ کہ اس کا حساب طلب ہو پھر وہ کیوں اس وقت مجھے طلب کرتے ہیں۔ تم اب چلے جاؤ۔ صبح کو انشاء اللہ میں خود ان کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔

حسین بن علی کا ابنائے خطاب

امین کا آدمی اس وقت پلٹ گیا اور دوسری صبح کو حسین باب الجسر آیا۔ یہاں بہت سے آدمی اس کے پاس جمع ہو گئے۔ اس نے اس دروازہ کو جو عبیداللہ بن علی کے محل کی طرف کھلتا تھا۔ اور سوق یحییٰ کے دروازے کو بند کرا دیا۔ اور انبار کو مخاطب کر کے کہا۔ خلافت الٰہی طیش اور خفت عقل کے ساتھ نہیں چلتی۔ اور نہ اللہ کی نعمتیں ظلم اور تکبر کے ساتھ باقی رہتی ہیں۔ محمد چاہتا ہے کہ تمہارے صغیر کو سہم کر جائے تمہاری بیعت کو توڑ دے۔ تمہارے اتحاد میں پھوٹ ڈال دے تمہاری عزت اوروں کو دیدے۔ کل کی بات ہے۔ کہ وہ ذلیل کا مربی اور سر پرست تھا۔ بخدا اگر زمانے نے اس کی مساعدت کی اور اسے دوبارہ قوت حاصل ہوئی تو اس کا وبال تم پر پڑے گا۔ اور وہ تمہاری دولت اور عزت کو ضرور نقصان پہنچائیگا اس لئے قبل اس کے کہ وہ ہمیں مٹائے۔ ہم خود اسے مٹا دیں۔ اور قبل اس کے کہ وہ ہماری عزت برباد کرنے پائے ہم اس کی عزت برباد کر دیں۔ یہ سمجھ لو کہ تم میں سے جو اس کی مدد کرے گا وہ بعد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں الگ کر دیا جائے گا۔ اور جو اس کی حفاظت کرے گا وہ خود قتل کر دیا جائے گا۔ اللہ کے یہاں کسی کے لئے چشم پوشی نہیں ہے۔ اور وہ کسی شخص کو جو اس کے عہد و پیمان کی خلاف ورزی کرتا ہے بغیر سزا دیئے نہیں چھوڑتا۔

حسین بن علی اور امینی لشکر کی جنگ

اس تقریر کے بعد اس نے اپنی جمعیت کو پل عبور کرنے کا حکم دیا۔ وہ اسے طے کر کے باب الخراسان والی سڑک پر آئے۔ یہاں حمیہ اور باب الشام کے متصلہ چوک والے اس کے پاس جمع ہو گئے۔ محمد کے رسالوں میں سے کچھ رسالے جن میں اعراب اور دوسرے لوگ تھے، تیزی سے دوڑتے ہوئے حسین بن علی کے مقابل آئے اور اب ان میں نہایت خونریز جنگ دن کے معتد بہ حصہ تک ہوتی رہی۔ حسین نے اپنے سرداروں اور خاص آدمیوں کو حکم دیا کہ گھوڑوں سے اتر پڑو۔ چنانچہ لوگ گھوڑوں سے اتر کر تلواریں اور نیزے لئے ہوئے امین کے رسالہ پر بڑھے۔ اور اس پامردی اور جوانمردی سے لڑے کہ آخر کار ان کو اپنے سامنے سے ہٹا دیا۔ یہاں تک کہ وہ باب الخلد کو چھوڑ کر چل دیئے۔

امین کی خلافت سے برطرفی و اسیری

حسین نے ۲۵ رجب ۱۹۶ھ ہجری اتوار کے دن محمد کو خلافت سے برطرف کر دیا اور دوسرے دن دوشنبہ کو صبح سے لے کر شام تک عبداللہ المامون کے لئے بیعت لے لی۔ اس کے بعد منگل کے دن علی الصباح وہ امین کے پاس آیا۔ اس سے پہلے حسین اور امین کی فوجوں میں لڑائی ہونے کے بعد عباس بن موسیٰ بن عیسیٰ الہاشمی نے امین پر اچانک دھاوا کر کے اسے قصر الخلد سے نکالا اور اسے قصر ابی جعفر میں لایا اور وہاں نماز ظہر سے پہلے اسے قید کر دیا۔ اس کے بعد عباس ام جعفر کے پاس آیا اور اسے حکم دیا کہ تم اپنے محل سے ابو جعفر کے مدینہ چلو اس نے انکار کیا۔ عباس نے ایک ڈولی منگوائی اور اسے حکم دیا کہ اس میں بیٹھو۔ نیز اس پر کوڑا اٹھایا۔ اس کے ساتھ بدتہذیبی اور سخت کلامی کی وہ مجبوراً اس میں بیٹھ گئی اب اس نے حکم دیا کہ اسے اٹھایا جائے اور اس طرح وہ بھی اپنے بیٹے اور پوتوں کے ساتھ مدینۂ ابو جعفر میں لے آئی گئی۔

محمد بن ابی خالد کی امین کی حمایت میں تقریر

دوسرے دن صبح لوگوں نے حسین بن علی سے اپنی معاش کا مطالبہ کیا اور اس کے لئے ایک دوسرے سے مل کر صلاح و مشورہ کرنے لگے محمد بن ابی خالد باب الشام میں لوگوں کے سامنے تقریر کرنے لگا اور اس نے کہا حسین بن علی کو ہم پر حکومت کرنے اور ہماری موجودگی میں اس معاملہ میں دخل دینے کا کیا حق ہے۔ وہ باعتبار عمر کے ہم سے بڑا ہے نہ باعتبار اپنی شرافت اور مرتبہ کے ہم سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ ہم میں ایسے لوگ ہیں جو اس دنی حرکت کو پسند نہیں کرتے۔ اور نہ وہ اس چال سے اس کے مطیع بنائے جا سکتے ہیں۔ ہیں تم میں سب سے پہلے اس کے عہد کو توڑتا ہوں اور اس کے فعل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انکار اور اس کی برائی کا اظہار کرتا ہوں جو اس باب میں میرا ہم رائے ہو وہ میرے ساتھ آجائے۔ اسد الحربیہ نے کہا اے میری جماعت والو! آج کے بعد کل آنے والا ہے۔ تم بہت عرصے سوتے پڑے ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ تم پیچھے رہ گئے۔ اور دوسرے آگے بڑھ گئے۔ دوسرے لوگوں نے محمد کی برطرفی اور قید کی شہرت کمائی ہے۔ تم کو چاہیے کہ تم ان کو رہائی دلائے اور آزاد کرانے کی نیکنامی حاصل کرو۔

انبار کے ایک سردار کا فوج سے خطاب

اتنے میں انبار کا ایک بڑا مقتدر اور ذی اثر سردار گھوڑے پر سوار وہاں آیا اور اس نے لوگوں کو للکارا۔ ذرا خاموش رہو میری بات سن لو۔ سب خاموش ہو گئے۔ اس نے کہا۔ یہ بتاؤ کہ تم محمد کی مخالفت پر کیوں آمادہ ہوئے ہو کیا اس نے تمہاری معاش روک دی ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ اس نے پوچھا کیا اس نے تمہارے کسی امیر یا سردار کا تنزل کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہمارے علم میں کوئی ایسا واقعہ نہیں آیا۔ اس نے پوچھا کیا اس نے تمہارے کسی عہدیدار کو برطرف کیا ہے۔ انہوں نے کہا اس نے ہرگز ایسا نہیں کیا۔ اس نے پوچھا پھر بتاؤ کہ تم نے کیوں اس کا ساتھ چھوڑا اور اس کے ذلیل کرنے اور قید کرنے میں اس کے دشمن کی کیوں اعانت کی۔ کیا اس بات کو بھول گئے کہ جس قوم نے اپنے خلیفہ کو قتل کیا اللہ نے اس کے قاتل کی تلوار کو اسی قوم پر مسلط کر دیا ہے اور ان کو بھی نہایت ظالمانہ موت مرنا پڑا ہے۔ ابھی اپنے خلیفہ کی حمایت کے لئے چلو۔ اسے چھڑاؤ۔ اور جو شخص اسے برطرف یا قتل کرنا چاہے اس سے لڑو۔

حسین بن علی کی گرفتاری

اس شیخ کی تقریر کا یہ اثر ہوا کہ جماعت حربیہ اور اس کے ساتھ بشیر بازار والے تلوار بن علم کئے باقاعدہ فوجی ترتیب اور نظام کے ساتھ حسین بن علی کے مقابلہ کے لئے بڑھے اور اس سے اور اس کی فوج سے آفتاب کے بلند ہونے سے زوال تک نہایت بہادری سے لڑے۔ اور اس کے بہت سے ساتھیوں کو زخمی کر دیا اور حسین بن علی گرفتار کر لیا گیا۔

امین کی رہائی

اسد الحربی محمد کے پاس پہنچا اس نے ان کی بیڑیاں کاٹ دیں اور ان کو دربار خلافت میں لاکر بٹھایا۔ ان کی نظر بعض ایسے لوگوں پر پڑی جو نہ لڑائی کا لباس پہنے تھے، اور نہ فوج کا لباس پہنے تھے۔ نہ ان کے پاس پورے اسلحہ تھے، ان کے متعلق انہوں نے حکم دیا کہ ان کو ہتھیار اور لباس دیا جائے۔ انہوں نے سرکاری ذخیروں سے اپنی ضرورت کے مطابق اسلحہ لے لئے امین نے ان سے انعام واکرام کا وعدہ کیا۔ اور آئندہ کے لئے بھی توقعات دلائیں۔ اس اجازت کی بنا پر عوام الناس نے بہت سے اسلحہ سونی تھان اور دوسرا سامان سرکاری ذخائر سے لوٹ لیا۔

حسین بن علی کی بحالی

حسین ان کی خدمت میں پیش کیا گیا انہوں نے اس کی بغاوت پر اسے ملامت کی اور کہا کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ میں نے تیرے باپ کو دوسرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام امرا پر ترجیح دی۔ اسے سپہ سالار بنایا۔ جس قدر اس نے مانگا اتنا روپیہ اسے دیا۔ تمام خراسانیوں میں تمہاری عزت بڑھا دی اور تمہارے علاوہ دوسرے امرائے فوج کے مقابلہ میں تمہاری منزلت بلند کی۔ اس نے کہا بے شک جو کچھ آپ بیان کر رہے ہیں یہ سب بجا اور درست ہے۔ امین نے کہا پھر میں نے کیا برائی تمہارے ساتھ کی تھی جس کی وجہ سے تم نے مجھ سے بے وفائی کی اور دوسرے لوگوں کو اغوا کر کے مجھ سے لڑنے کے لئے میرے اوپر چڑھا لائے؟ اس نے کہا چونکہ مجھے یقین کامل ہے کہ امیر المومنین اپنی رحمدلی اور وسعت ظرف سے کام لے کر مجھے معاف کر دیں گے اسی وجہ سے مجھے یہ جسارت ہوئی انہوں نے کہا اچھا تو ہم نے معاف کر دیا اور ہم تم کو یہ بھی اختیار دیتے ہیں کہ اس ہنگامہ میں تمہارے گھر والوں میں سے جو مارا گیا ہو تم اس کا بدلہ لے لو۔

اس کے بعد امین نے اس کے لئے خلعت منگوایا اور وہ اسے دیا گیا۔ سواریاں اسے دیں اور حکم دیا کہ تم حلوان جاؤ اور درے سے پار کا تمام علاقہ تمہاری ولایت میں دیا جاتا ہے۔

حسین بن علی کا فرار

عثمان بن سعید الطائی کہتا ہے کہ حسین سے میرے بہت ہی خاص دوستانہ مراسم تھے۔ جب امین اس سے خوش ہو گئے اور انہوں نے اس کے عہدہ اور رتبہ پر اسے دوبارہ بحال کر دیا تو میں مبارکباد دینے کے لئے اس کے پاس آیا۔ میں نے اسے باب الجسر پر کھڑا ہوا پایا۔ میں نے اسے مبارک باد دی۔ دعا دی اور پھر اس سے کہا کہ تم کس قدر خوش نصیب ہو کہ تم دو چھاؤنیوں کے سپہ سالار ہوئے اور امیر المومنین کے معتمد علیہ بنے اس سرفرازی پر اور معافی پر تمہیں شکر گذار ہونا چاہیے اور مخلصانہ طریقہ پر ان کی خدمت کرنا چاہیے۔ اس کے بعد میں نے اس سے مزاح اور مذاق کیا اور کچھ اسکی مدح میں شعر پڑھ کر سنائے۔ اور اس میں سے ترغیب و تحریص دلائی کہ اب وہ اپنا بدلہ لے۔ اس پر وہ ہنسا اور کہنے لگا کہ اگر خدا نے مساعدت کی اور مجھے فتح و نصرت حاصل ہوئی، تو میں ایسا نہیں کروں گا۔

حسین بن علی کا قتل

اس کے بعد وہ باب الجسر پر ٹھہر گیا۔ اور پھر اپنے چند خدمتگاروں اور موالیوں کے ساتھ بھاگ گیا۔ امین نے تھوڑے لوگوں میں اس کے تعاقب کی منادی کرائی اور ایک جماعت سوار ہو کر اس کو پکڑنے کے لئے دوڑی انہوں نے مسجد کوثر پر اسے جا ملایا۔ جب اس نے رسالہ کو آتا ہوا دیکھا تو وہ گھوڑے پر سے اترا۔ اس نے اپنے گھوڑے کے پاؤں باندھ دیئے۔ دو رکعت نماز پڑھی احرام باندھا اور اب ان کے مقابلہ پر آ گیا اور خود اس نے اس جماعت پر متعدد حملے اس دلیری سے کئے کہ ہر حملہ میں ان کو پسپا کیا۔ اور قتل کیا مگر پھر اس کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور حسین گر پڑا۔ لوگوں نے جھپٹ کر تلواروں اور نیزوں سے اس کا کام تمام کر دیا اور اس کا سر کاٹ لیا۔

امین کی تجدید بیعت

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ امین نے اسے معافی دیکر اپنا وزیر مقرر کر لیا تھا اور اپنی مہر بھی اس کے سپرد کر دی تھی۔ حسین بن علی بن عیسیٰ بن ماہان منصف رجب ۱۹۶ھ میں محمد کوفر میں جو بغداد سے ایک فرسخ پر نہر بین کے راستے پر واقع ہے قتل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا گیا۔ اسی سال کے رجب کی سولہ تاریخ کو جمعہ کے دن امین کی خلافت کے لئے تجدید بیعت ہوئی۔ حسین نے امین کو دو دن قصر ابو جعفر میں قید رکھا۔ حسین جس رات کو مارا گیا اسی رات فضل بن الربیع بھاگ گیا۔

طاہر بن حسین کی روانگی اہواز

اس سال ہرثمہ کے آجانے کے بعد طاہر بن الحسین حلوان سے اہواز آیا اور اس نے امین کے عامل محمد بن المہبلی عامل اہواز کو قتل کر دیا۔ اور اس کے لئے طاہر نے اپنے آگے اہواز کو فوجیں بھیجدی تھیں جنہوں نے اس کے آنے سے پہلے ہی یہ کارروائی ختم کر دی۔

طاہر کو محمد بن یزید کی پیشقدمی کی اطلاع

طاہر نے شلاشان میں فروکش ہو کر حسین بن عمر الرستمی کو اہواز روانہ کیا اور اسے ہدایت کی کہ وہ اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کرے۔ بغیر طلائع کے آگے نہ بڑھے ہیٹ ایسے محفوظ مقام میں پڑاؤ کرے جہاں اس کی فوج کو کوئی خطرہ نہ ہو۔ اس کے جانے کے بعد طاہر کو اس کے مخبروں نے آکر یہ اطلاع دی کہ محمد بن یزید المہبلی جو امین کی جانب سے اہواز کا عامل ہے بڑی زبردست جمعیت کے ساتھ ہمارے مقابلہ پر پیشقدمی کر رہا ہے۔ اور اس کا ارادہ یہ ہے کہ جندسابور میں آکر اپنا پڑاؤ ڈالے۔ اور چونکہ یہ مقام اہواز اور جبل کے مابین حد فاصل ہے۔ یہاں ٹھہر کر وہ اہواز کی مدافعت کرے۔ اور جو طاہر کی فوج اہواز کے علاقہ میں داخل ہونا چاہے اسے روک دے۔ اور اس کے پاس بہت عمدہ ساز و سامان اور فوج ہے۔

طاہر کے فوجی سرداروں کی روانگی اہواز

طاہر نے اپنے چند سرداروں کو جن میں محمد بن طالوت، محمد بن العلا۔ عباس بن بخار اخذہ، حارث بن ہشام، داؤد بن موسیٰ اور ہادی بن حفص تھے۔ اپنے پاس بلایا اور ان کو حکم دیا کہ تم بہت تیزی کے ساتھ اہواز چلے جاؤ اور یہ کوشش کرنا کہ تمہارا ہراول دستہ حسین بن عمر الرستمی کے ساتھ فوج سے اتصال قایم کرے۔ تاکہ اگر اسے امداد کی ضرورت ہو تم اس کی مدد کر سکو۔ اور اگر کسی فوج سے اس کا مقابلہ ہو جائے تو تم اس کی پشت پناہ رہو۔

طاہر نے ان سب جمعیتوں کو روانہ کر دیا۔ مگر اہواز کے سامنے پہونچنے تک اثنائے راہ میں ان کو کوئی نہ ملا۔

قریش بن شبل کی کمک

دوسری طرف محمد بن یزید کو ان فوجوں کی پیشقدمی کا علم ہوا۔ اس نے اپنی فوج کا معاینہ کیا جو ان میں ضعیف تھے ان کو قوی کیا۔ پیادوں کو خچروں پر سوار کیا اور اب بڑھ کر سوق العسکر مکرم پر اس نے اپنا پڑاؤ ڈالا۔ آبادی اور پانی کو اس نے اپنے پیچھے رکھا۔ طاہر کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں محمد بن یزید قبل از قبل اس کی فوجوں کو نہ آلے۔ اس نے قریش بن شبل کو کو ان کی مدد کے لئے بھیجا۔ اور اب خود وہ بھی اپنی فرودگاہ سے روانہ ہو کر ان کے قریب ہی آگیا اور اس نے حسن بن علی المامون کو اپنے آگے روانہ کیا۔ اور ہدایت کی کہ تم قریش بن شبل اور حسین بن عمر الرستمی کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن یزید کی مراجعت

یہ سب فوجیں بڑھتی ہوئی عسکر مکرم پر محمد بن یزید کے نزدیک آگئیں۔ اس نے اپنی فوج سے پوچھا کیا رائے ہے۔ آیا میں دشمن سے جنگ کو ٹالتا رہوں یا فوراً ایک فیصلہ کن لڑائی لڑوں چاہے مجھے کامیابی ہو یا میرے خلاف جنگ کا فیصلہ ہو۔ بخدا میں خود یہ تو مناسب نہیں سمجھتا کہ اہواز واپس جاؤں اور وہاں قلعہ بند ہو کر طاہر سے عرصہ تک لڑتا رہوں اور بصرہ سے مدد طلب کروں۔ اس کے ہمراہی سرداروں میں سے ایک نے کہا کہ بہتر یہ ہے کہ آپ اہواز واپس چلیں۔ وہاں جبری طور پر فوج بھرتی کریں اور جس پر آپ کا قابو چلے اسے اور اپنی قوم میں سے جو آپ کے ساتھ آخر دم تک لڑنے کے لئے آمادہ ہوں ان کو جنگ کے لئے آمادہ اور مستعد کریں۔ محمد نے اس مشورہ کو قبول کیا۔ خود اس کی قوم والوں نے بھی اس رائے سے اتفاق کیا۔ اور اب وہ وہاں سے پلٹ کر سوق اہواز میں آ رہا۔ طاہر نے قریش بن شبل کو حکم دیا کہ تم اس کا اس طرح تعاقب کرو۔ کہ قبل اس کے کہ وہ سوق اہواز میں قلعہ بند ہو سکے تم اسے جا ملو۔ نیز اس نے حسین بن علی المامونی اور حسین بن عمر الرستمی کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی قریش کے پیچھے ہی چل کھڑے ہوں تاکہ اگر اس کو ان کی امداد کی ضرورت پیش آئے تو اس کی مدد کر سکیں۔

محمد بن یزید کی اہواز میں آمد

قریش بن شبل محمد کے تعاقب میں روانہ ہو گیا۔ جس قریہ سے محمد رخت سفر اٹھاتا قریش وہاں پہونچکر پڑاؤ کرتا اسی طرح لے منازل کرتے ہوئے سوق اہواز آئے مگر محمد بن یزید شہر میں اپنے حریف سے پہلے جا پہونچا۔ اس نے شہر کی آبادی کو اپنے پیچھے رکھا۔ اپنی فوج کو جنگ کے لئے مرتب کیا۔ اور اب اس نے دشمن سے لڑائی کی ٹھان لی۔ روپیہ طلب کیا اسے اپنے سامنے ڈھیر کرا دیا۔ اور اپنی فوج والوں سے کہا جسے انعام اور ترقی لینا ہو وہ اپنی کارگزاری آج مجھے دکھائے۔

قریش بن شبل کی فوجیوں کو ہدایت

سامنے سے قریش بھی بڑھتا ہوا اس کے بالکل قریب آپہونچا اس نے اپنی فوج والوں سے کہا کہ تم آگے بڑھ کر حملہ نہ کرو بلکہ چپ چاپ آرام سے اپنی جگہ ٹھیرے رہو۔ میں چاہتا ہوں کہ پوری مستعدی کے ساتھ تم اس وقت لڑو جبکہ تم آرام لے کر تازہ دم ہو چکو۔ اور اس وقت تم پورے نشاط اور قوت کے ساتھ دشمن سے لڑنا۔ چنانچہ اس کے ہر ایک سپاہی نے اپنے سامنے حسب مقدور بہت سے پتھر جمع کر لئے اور جب تک محمد بن یزید میدان طے کر کے ان تک پہونچے انہوں نے پتھروں اور تیروں سے اس کے بے شمار آدمیوں کو مضروب اور مجروح کر دیا۔

محمد بن یزید کا ابن شبل پر حملہ

محمد بن یزید کی فوج کا ایک دستہ ان تمام موانع کو ہٹاتا ہوا دشمن پر حملہ آور ہوا۔ قریش نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ وہ گھوڑوں سے اتر کر ان کی طرف بڑھے اور اسی طرح لڑے۔ حسب الحکم انہوں نے اتر کر ان کو روکا اور اس جوانمردی اور استقلال سے ان کا مقابلہ کیا۔ حملہ اور پلٹ گئے اور اب دونو حریف صف اور جولیاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حملے کرنے لگے

محمد بن یزید کی شجاعت

محمد بن یزید نے اپنے ان چند موالیوں کی طرف مڑ کر دیکھا جو اس کے ساتھ تھے۔ اور پوچھا کیا رائے ہے۔ انہوں نے کہا کس مسئلہ میں؟ اس نے کہا میں اپنے ساتھیوں کو پسپا ہوتے دیکھ رہا ہوں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ یہ میرا ساتھ چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ مجھے اب ان کی واپسی کی امید نہیں ہے میں نے تو یہ عزم کر لیا ہے کہ میدان میں اتر پڑوں اور خود آخر دم تک لڑوں۔ جو اللہ چاہے گا وہ ہو جائے گا۔ جو تم میں سے جانا چاہے وہ خوشی چلا جائے کیونکہ میں تمہاری بقا کو تمہاری ہلاکت پر کہیں زیادہ ترجیح دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں اگر ہم ایسا کریں تو یہ ہماری نمک حرامی ہوگی۔ آپ نے ہمیں آزاد کیا دولت کے بدلے عزت دی، غربت کے بدلے دولت دی اور اب اس وقت ہم اور آپ کا ساتھ چھوڑیں یہ کبھی نہ ہوگا بلکہ ہم آپ کے آگے بڑھیں اور آپ کی رکاب کے نیچے اپنی جانیں دیں گے۔ آپ کے بعد اس دنیا اور زندگی پر لعنت ہے۔ یہ ارادہ کر کے وہ سب کے سب گھوڑوں سے اتر گئے انہوں نے گھوڑوں کی کونچیں کاٹ دیں اور قریش کی فوج پر نہایت ہی سخت حملہ کیا۔ اور ان میں سے بہت سوں کو قتل کر دیا۔ اور بہت سوں کو پتھروں سے کچل ڈالا۔

محمد بن یزید کا قتل

اسی اثنا میں طاہر کا ایک سپاہی کسی طرح محمد بن یزید تک جا پہنچا، اس نے نیزے کے ایک وار سے اسے زمین پر گرا دیا۔ اس کے گرتے ہی دوسروں نے لپک کر تلواروں اور نیزوں سے اس کا کام تمام کر دیا۔ ایک بصری نے اس کا مرثیہ لکھا۔

ابن ابی عیینہ شاعر کا مرثیہ

ہیثم بن عدی کہتا ہے کہ جب ابن ابی عیینہ طاہر کے پاس آیا اور اس نے اسے اپنا یہ قصیدہ سنایا،

من افتہ البلاد لم یرم ۔ منہا ومن اوحشہ لم یقم (جس سے تمام علاقے مانوس ہوں وہ وہاں سے نہیں بھاگتا اور جس سے وہ متوحش ہوں وہ وہاں قیام نہیں کرتا) اور سنانے اس شعر پر پہونچا۔ ماساظنی الا لواحدۃ فی الصدر محصورۃ عن الکلم (میری تمام امید صحیح ثابت ہوئیں البتہ صرف ایک بات ایسی ہے جو میرے دل میں ہے اور اسے میں زبان سے ادا نہیں کر سکتا) طاہر سکرایا اور کہنے لگا مجھ کو اس بات کا مجھے بھی اسی قدر رنج والم ہے جس قدر تم کو ہے اور جو کچھ ہوا اسے میں خود پسند نہیں کرتا تھا۔ مگر جو مقدر ہو چکا ہے وہ بہر حال پورا ہوتا ہے۔ خیر خلافت کے استحکام اور ہماری مخلصانہ طاعت کا یہ اقتضا ہے کہ اپنوں سے حسن سلوک کریں اور بیگانوں کو جدا کریں۔ راوی کہتا ہے کہ اب میں سمجھا کہ اس گفتگو سے محمد بن یزید بن حاتم مراد ہے۔

طاہر بن حسین کا اہواز پر قبضہ

عمر بن اسد کہتا ہے کہ محمد کو قتل کر کے طاہر اہواز میں فروکش ہو گیا۔ اس کے تمام علاقہ میں اس نے اپنے عامل بھیج دیے یمامہ، بحرین اور عمان کے علاقہ پر اہواز سے لے کر بصرہ کی سرحد تک پر اپنا والی مقرر کر دیا۔ پھر وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود خشکی کے راستے واسط کی طرف بڑھا۔ یہاں اس وقت سندی بن یحییٰ الحرشی اور خزیمہ بن خازم کا خلیفہ ہیثم مقیم تھے۔ طاہر کی پیشقدمی کی شہرت ہوتے ہی اس کے سامنے جسقدر جنگی چوکیاں اور عمال تھے وہ ایک ایک کرکے اپنے مستقر کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ جب طاہر ان کے قریب پہنچتا وہ اپنا مقام چھوڑ کر بھاگ جاتے۔ اسی طرح بلا مزاحمت وہ واسط کے قریب پہونچ گیا۔

سندی بن یحییٰ اور ہیثم بن شعبہ کا فرار

سندی بن یحییٰ اور ہیثم بن شعبہ نے اپنی اپنی جمعیتوں کو جمع ہونے کا حکم دیا۔ وہ ان دونوں کے پاس اکٹھا ہو گئیں۔ اور دونوں نے لڑنے کی ٹھانی۔ ہیثم نے اپنے مہتمم سواری کو حکم دیا کہ اس کے لئے اس کے گھوڑے پر زین تیار کی جائے۔ مہتمم نے ایک گھوڑا اس کے قریب کر دیا۔ وہ اپنے دامن کو برابر کرتا ہوا بڑھا اتنے میں کچھ لوگ اس کی طرف بڑھے۔ مہتمم سواری نے دیکھا کہ اس کا رنگ متغیر ہو گیا ہے اور پریشانی کے آثار اس کے چہرے پر نمایاں ہیں۔ اس نے کہا اگر آپ بھاگنا چاہتے ہیں تو شوق سے بھاگ جائیے یہ جانور نہایت تیز رو اور دور دم ہے۔ وہ ہنسا اور کہنے لگا مناسب ہے۔ بھاگنے والے گھوڑے کو میرے قریب لاؤ۔ ہمارا مقابلہ طاہر سے ہے اور وہ ایسا شخص ہے کہ اس کے مقابلہ سے بھاگنا کچھ عار نہیں ہے۔ اور اب سندی اور وہ دونوں واسط کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔

طاہر بن حسین کا واسط پر قبضہ

طاہر واسط میں پہونچ گیا۔ اسے یہ اندیشہ ہوا کہ ممکن ہے کہ ہیثم اور سندی فم الصلح پر پہلے پہونچ جائیں اور وہاں قلعہ بند ہو بیٹھیں۔ اس نے محمد بن طالوت کو حکم دیا کہ تم فوراً جاؤ اور ان سے پہلے فم الصلح پہونچ کر اس پر قبضہ کر لو۔ اور اگر وہ وہاں آنا چاہیں تو انھیں روک دو۔ اس نے اپنے ایک دوسرے سردار احمد بن المہلب کوفہ کی طرف روانہ کیا۔

عباس بن موسیٰ کی مامون کی اطاعت

اس وقت عباس بن موسیٰ الہادی کوفہ کا والی تھا جب اسے احمد کی آمد کی اطلاع ملی اس نے امین سے اپنی بے تعلقی کا اعلان کر دیا اور طاہر کو لکھ بھیجا کہ میں نے مامون کے لئے بیعت کر لی ہے اور میں آپ کا مطیع ہوں۔ طاہر نے نیل کے دہانے پر منزل کی۔ اب واسط اور کوفہ کا تمام درمیانی علاقہ طاہر کے قبضے میں آ گیا۔

منصور بن مہدی اور مطلب بن عبداللہ کی اطاعت

منصور بن مہدی نے بھی جو امین بصرہ پر عامل تھا۔ طاہر کی اطاعت قبول کر لی۔ طاہر اپنی فرودگاہ سے روانہ ہو کر طرنایا آیا۔ یہاں وہ دو دن ٹھیرا۔ مگر یہاں اسے کوئی ایسا موقع نظر نہ آیا جہاں وہ اپنا پڑاؤ ڈالتا۔ اس وجہ سے اس نے یہاں ایک پل بنوایا اور خندق بنائی اور عمال کو ان کے تقرر کے احکام لکھ کر ارسال کئے۔ منصور بن المہدی نے بصرہ میں اور عباس بن موسیٰ الہادی نے کوفہ میں اور مطلب بن عبداللہ بن مالک نے موصل میں مامون کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیعت لے لی اور رجب ۱۹۶ھ میں امین کو خلافت سے علیحدہ کر دیا۔

مامونی عمال کا تقرر

بیان کیا گیا ہے کہ طاہر کی آمد کے وقت کوفہ پر امین کی طرف سے فضل بن عباس بن موسیٰ بن عیسیٰ والی تھا جب مذکور الصدر لوگوں نے طاہر کو لکھ کر بھیجا کہ ہم آپ کے مطیع ہیں، ہم نے امین سے قطع تعلق کر کے مامون کے لئے بیعت لے لی ہے تو اس نے سب لوگوں کو ان کے عہدوں پر برقرار رکھا۔ طاہر نے داؤد بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی الہاشمی کو مکے اور مدینہ کا والی مقرر کیا۔ یزید بن جریر البجلی کو یمن کا والی مقرر کیا۔ اور اس نے حارث بن ہشام اور داؤد بن موسیٰ کو قصر ابن ہبیرہ بھیجا۔ اس سال طاہر نے امین کی فوجوں سے مدائن لے لیا۔ پھر وہاں سے صرصر چلا اور پل باندھ کر صرصر آ گیا۔

محمد بن سلیمان اور محمد بن حماد کو شب خون مارنے کا حکم

جب طاہر نے حارث بن ہشام اور داؤد بن موسیٰ کو قصر ابن ہبیرہ روانہ کیا اور امین کو اپنے عامل کوفہ کی نمک حرامی بغاوت اور مامون کی بیعت کر لینے کا حال معلوم ہوا تو انہوں نے محمد بن سلیمان سپہ سالار اور محمد بن حماد البربری کو دشمن کے مقابلے پر بھیجا اور حکم دیا کہ تم دونوں حارث اور داؤد پر قصر میں شب خون مارنا۔ ان سے لوگوں نے کہا کہ اگر اس غرض کے لئے تم نے شاہراہ اختیار کی تو تمہاری ہیئت کا حال ان سے چھپ نہیں سکتا۔ وہ ہوشیار ہو جائیں گے۔ البتہ مناسب یہ ہے کہ تم مختصر راستے سے قم الجامع پہونچ جاؤ۔ یہ مقام ایسا ہے کہ وہاں ہاٹ ہے اور چھاؤنی بھی ہے وہاں پہونچ کر فروکش ہو جانا۔ اور چونکہ وہاں سے تم ان دونوں سے قریب ہو جاؤ گے اس لئے اگر تم چاہو گے تو وہاں سے بآسانی تم ان پر شبخون مار سکتے ہو۔ اس مشورہ کے مطابق انہوں نے یا سرہ کی پیدل فوج کو قم الجامع روانہ کیا۔ مگر حارث اور داؤد کو بھی ان کے اس ارادے کی خبر ہو گئی۔ وہ دونوں تو صرف رسالہ کے ساتھ فوراً چل کھڑے ہوئے۔ اور پیدل سپاہ کے لانے کا بھی انتظام کر گئے اور ایک کشتی کے ذریعے گہرے مقام سے دریا کو عبور کر کے دشمن کے قریب جو دریا کے پہلو میں پڑا ہوا تھا، جا پہونچے اور آتے ہی ان پر نہایت شدید حملہ کر دیا۔

محمد بن سلیمان اور محمد بن حماد کی حارث اور داؤد سے جنگ

طاہر نے محمد بن زیاد اور نصیر بن الخلاب کو حارث اور داؤد کی مدد کے لئے بھیجا۔ اب یہ سب فوجیں جامع میں جمع ہو گئیں اور یہاں سے وہ محمد بن اور محمد بن حماد کی طرف بڑھیں۔ نہر رقیط اور جامع کے درمیان ان کا آمنا سامنا ہوا اور نہایت ہی شدید جنگ ہوئی۔ جس میں اہل بغداد کو شکست ہوئی۔ محمد بن سلیمان میدان جنگ سے بھاگ کر زیر شاہی آیا۔ اس نے فرات کو عبور کیا اور خشکی کے راستے انبار چلا گیا اور محمد بن حماد بغداد چلا گیا۔

فضل بن موسیٰ کی روانگی کوفہ

محمد بن حماد کے بغداد واپس آنے پر امین نے فضل بن موسیٰ بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسیٰ الہاشمی کو کوفہ کا والی مقرر کر کے کوفہ بھیجا۔ ابوالسلاسل، ایاس الحرابی اور جمہور البخاری کو اس کے ساتھ کیا اور فضل کو تیز رفتاری کی ہدایت کی۔ فضل کوفے روانہ ہوا۔ اس نے نہر عیسیٰ کو عبور کیا تھا۔ اس کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور فضل گر پڑا۔ اس نے تھوڑا وہ راستہ چھوڑ دیا اور دوسرا راستہ اختیار کیا اور اس واقعہ کو اس نے برا شگون سمجھا اور کہنے لگا اے اللہ میں درخواست کرتا ہوں کہ تو اس راستہ میں مجھے برکت دینا۔

فضل بن موسیٰ کی حکمت عملی

طاہر کو اس کی آمد کی اطلاع ہوئی اس نے اس کے مقابلہ کے لئے محمد بن العلا کو روانہ کیا اور حارث اور رادکو اس کی اطاعت کا حکم دیا۔ ۱۶۱ ہیوں کے ایک قریہ میں محمد اور فضل کا مقابلہ ہوگیا۔ فضل نے اس سے کہلا بھیجا کہ میں طاہر کا مطیع و منقاد ہوں اور یہاں محض امین کو دکھانے اور دھوکہ دینے کے لئے آگیا ہوں تم میری مزاحمت نہ کرو۔ مجھے جانے دو تاکہ میں طاہر کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔ محمد نے کہا۔ میں تمہارے مطلب کو نہیں سمجھ سکا کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں نہ تمہاری بات کو قبول کرتا ہوں نہ اسے رد کرتا ہوں۔ اگر تمہارا ارادہ یہ ہے کہ تم امیر طاہر پر جا کر حملہ کر دو تو بہتر یہ ہے کہ پچھلے پاؤں پلٹ جاؤ اور سیدھے سیدھے اپنے گھر کا راستہ لو۔

فضل بن موسیٰ کا محمد بن العلا پر اچانک حملہ

وہ پلٹ گیا۔ مگر محمد نے اپنی فوج سے کہہ دیا کہ اس شخص سے محتاط رہا کرو۔ مجھے اندیشہ ہے کہ یہ ہمارے ساتھ مکر و دغا کرے گا۔ اس گفتگو کے تھوڑی دیر کے بعد اس نے حملہ کے لئے تکبیر کہی۔ کیونکہ اسے تو یہ خیال تھا کہ محمد بن العلا اس کی فوج سے بالکل بے خوف و خطر اور مطمئن ہو گیا ہوگا۔ مگر جب وہ جنگ کے لئے بڑھا تو اس نے پہلے ہی سے محمد بن العلا کو ہر بات کے لئے پوری طرح مستعد اور آمادہ پایا۔ جنگ شروع ہو گئی اور اس قدر سخت ہوئی جس قدر ممکن تھی۔ فضل کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی، جس کی وجہ سے وہ گر پڑا۔ مگر ابوالسلاسل نے دشمن کے حملے سے اس وقت تک بچائے رکھا۔ تاوقتیکہ وہ دوبارہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ اس کی اس مدافعت پر فضل نے کہا کہ میں تمہاری اس کارگزاری کو امیر المومنین سے بیان کروں گا۔

طاہر کی مدائن کی جانب پیشقدمی

محمد بن العلا کی فوجوں نے فضل کی فوج پر عام حملہ کر دیا اور مار بھگایا۔ کوئی تک وہ ان کو قتل کرتے ہوئے چلے گئے۔ اس واقعہ میں میں اسمٰعیل بن محمد القرشی اور جمہور البخاری قید کر لئے گئے۔ اب طاہر نے مدائن کا رخ کیا یہاں امین کی باقاعدہ فوج کا سردست رسالہ برمکی کی قیادت میں موجود تھا۔ یہاں برمکی قلعہ بند ہو کر مدافعت کے لئے تیار تھا۔ امین کے پاس سے روزانہ اسے کمک اور خلعت و انعام مل رہا تھا۔ جب طاہر مدائن کے قریب صرف دو فرسخ فاصلہ پر رہ گیا تو گھوڑے سے اتر کر اس نے دو رکعت نماز پڑھی اور بہت دیر تک مصلیٰ پر استقرار رہا اور پھر دعا مانگی کہ خداوندا تو اس وقت اسی طرح میری مدد کر جس طرح تو نے جنگ مدائن میں مسلمانوں کی مدد کی تھی، یہاں سے اس نے حسن بن علی المامونی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریش بن شبل اور ہادی بن حفص کو اپنے مقدمہ پر روانہ کیا۔ اور خود بھی چلا۔

طاہر کا مدائن پر قبضہ

جب برمکی نے اس کے نقاروں کی آواز سنی تو اپنے گھوڑوں پر زینیں کسیں اور اب جنگ کے لئے ترتیب قائم کرنے لگا۔ جو آگے بڑھے ہوئے تھے، ان کو پیچھے بلا لیا۔ خود برمکی صفیں برابر کرنے لگا۔ مگر بے قاعدگی کا یہ حال تھا کہ ابھی وہ ایک صف درست کرتا اور اسی وقت وہ درہم برہم ہو جاتی۔ فوج کی اس بے قاعدگی کی وجہ سے وہ اس کا انتظام نہ کر سکا۔ اور پریشان ہو کر کہنے لگا۔ خداوندا میں فوج کی اس بزدلی اور نکمے پن سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اپنے ساقہ فوج کے افسر کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ بھاگنے کے لئے راستہ چھوڑ دو۔ اس فوج سے بھلا کیا ہوگا۔ چنانچہ بغیر لڑائی کے تمام فوج نہایت سراسیمگی میں کو ایک پر ایک چڑھا جاتا تھا، بغداد کی طرف بھاگی۔

طاہر بن حسین کا صرصر میں قیام

طاہر نے مدائن پر قبضہ کر لیا اور یہاں سے اس نے قریش بن شبل اور عباس بن بخار اخذہ کو درزیجان روانہ کیا۔ احمد بن سعید الحرشی اور نصر بن منصور بن نصر بن مالک نہر دیالے پر چھاؤنی ڈالے پڑے تھے۔ انہوں نے برمکی کی فوج کو بغداد کی طرف جانے سے روکا۔ اب طاہر خود بڑھ کر درزیجان ان دونوں کے سامنے آیا۔ اور اپنی پیدل سپاہ ان سے لڑنے کے لئے آگے بڑھائی۔ مگر معمولی سی جھڑپ کے بعد ہی ان کی فوجیں میدان سے بھاگ گئیں۔ طاہر بائیں سمت سے نہر صرصر آیا۔ اس پر اس نے پل باندھا اور وہیں اتر پڑا۔

داؤد بن عیسیٰ کی امین کی بیعت سے برأت

اس سال داؤد بن عیسیٰ امین کے عامل مکہ اور مدینہ نے اس سے اپنی برأت کر کے مامون کے لئے خود بھی بیعت کی اور تمام دوسرے لوگوں سے بھی اس کے لئے بیعت لے لی۔ اور اس کی اطلاع طاہر اور مامون کو لکھ بھیجی۔ اس کام کو ختم کر کے وہ خود مامون کی خدمت میں روانہ ہوا۔

داؤد بن عیسیٰ کو موسیٰ کی ولی عہدی کی بیعت لینے کا حکم

جب امین خلیفہ ہوئے انہوں نے داؤد بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کو مکے اور مدینے بھیجا۔ انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد المخزومی کو جو رشید کی جانب سے مکہ کا عامل تھا۔ برطرف کر دیا۔ رشید کے زمانے میں اسے حجاز میں شرعی انتظامی اور عدالتی تمام اختیارات حاصل تھے۔ امین نے داؤد کو عامل مقرر کر کے اسے ولایت سے تو علیحدہ کر دیا مگر قضا اسی کے پاس رہنے دی۔ داؤد نے اپنی خدمت کا جائزہ لے لیا۔ اور سنہ ۱۹۳ھ میں اسی کی امارت میں حج ہوا۔ مگر جب سنہ ۱۹۶ھ آیا تو اسے معلوم ہوا کہ عبداللہ المامون نے اپنے بھائی سے قطع تعلق کر لیا ہے اور طاہر نے امین کے سپہ سالاروں کی بری طرح شکستیں دی ہیں، اس سے پہلے امین نے داؤد بن عیسیٰ کو لکھا تھا کہ تم عبداللہ المامون کو ولایت عہد سے علیحدہ کر کے میرے بیٹے موسیٰ کے لئے بیعت کرو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امین نے وہ دونوں معاہدے بھی جن کو رشید نے مرتب کر کے کعبہ میں لٹکا دیا تھا، اپنا آدمی بھیجکر منگوا لئے گئے اور اپنے قبضے میں کر لئے تھے۔

داؤد بن عیسیٰ کی امین کی عہد شکنی کی مذمت

امین کی ان حرکتوں کی وجہ سے داؤد نے کعبہ کے تمام حاجیوں کو قریشیوں اور فقہا اور ان لوگوں کو جن کے سامنے وہ دونوں معاہدے لکھے گئے اور ان پر ان کی شہادتیں ہوئی تھیں جن میں خود داؤد بھی تھا، جمع کیا اور ان سے کہا کہ آپ سب اس عہد و پیمان سے اچھی طرح واقف ہیں جو رشید نے بیت اللہ الحرام میں اپنے دونوں بیٹوں کے لئے بیعت لیتے وقت لیا ہے کہ ہم سے یہ اقرار لیا گیا ہے کہ ہم ان دونوں میں جو مظلوم ہو ظالم کے مقابلہ میں اس کا ساتھ دیں۔ جس پر زیادتی کی گئی ہو اس کی زیادتی کرنے کرنے والوں کے مقابلہ میں ساتھ دیں جس کے ساتھ بدعہدی کی گئی ہو اس کا بدعہدی کرنے والے کے مقابلہ میں ساتھ دیں اب ہمیں اور آپ کو یہ بات معلوم ہے کہ امین نے اپنے دونوں بھائیوں عبداللہ المامون اور قاسم المؤتمن کے ساتھ ظلم زیادتی اور بدعہدی کی ابتدا کی ہے اور ان دونوں کو ولایت عہد سے برطرف کر کے اپنے بالکل شیر خوار بچے کے لئے بیعت لی ہے اور نہایت ہی مجرمانہ طریقہ پر رشید کے دونوں عہدناموں کو کعبہ سے منگوا کر جلا ڈالا ہے۔ میں غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں اور میں نے اس کا اب عزم کر لیا ہے کہ امین کی خلافت سے علیحدگی اختیار کر کے عبداللہ المامون کی خلافت کے لئے کیونکہ ان پر ظلم اور زیادتی ہوئی ہے بیعت کر لوں۔

داؤد بن عیسیٰ کی تجویز سے اہل مکہ کا اتفاق

اہل مکہ نے اس سے کہا کہ ہم اس رائے میں بالکل آپ کے ساتھ ہیں اور ہم بھی امین سے برات کرتے ہیں۔ داؤد نے ان سے کہا کہ ظہر کی نماز میں اس معاملہ پر میں آپ سے گفتگو کروں گا۔ اس نے مکے کے تمام گلی کوچوں میں اپنا نقیب بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو نماز ظہر میں شرکت کے لئے کہہ آئے۔ ۲۴ رجب ۱۹۶ھ بروز پنجشنبہ داؤد اپنے قصر سے حرم میں آیا اور اس نے نماز ظہر پڑھائی۔

داؤد بن عیسیٰ کا اہل مکہ سے خطاب

اس کے بعد رکن اور مقام کے درمیان اس کے لئے ایک منبر رکھا گیا وہ اس پر چڑھ گیا اور تمام عمائد اور اشراف کو اس نے اپنے قریب بلا لیا۔ داؤد خوش بیان اور بلند آواز مقرر تھا جب سب جمع ہو گئے تو اب اس نے یہ تقریر کی:۔

تمام تعریفیں اس ذات کے لئے سزاوار ہیں جو تمام سرزمین کا مالک ہے، جسے چاہتا ہے حکومت دیتا ہے جس سے چاہتا ہے حکومت چھین لیتا ہے جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔ ہر قسم کی بھلائی اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ میں اس کا اعلان کرتا ہوں کہ سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہ عدل کا قائم کرنے والا ہے اور غالب اور دانا ہے۔ میں اس بات کا بھی اعلان کرتا ہوں کہ محمد اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بندے اور اس کے رسول ہیں جن کو اس نے اپنی شریعت دے کر دنیا میں مبعوث کیا۔ ان پر انبیا کی بعثت کو ختم کر دیا۔ ان کو تمام اہل عالم کے لئے رحمت بنایا۔ اللہ کی سلامتی اور رحمت ان پر ہمیشہ کے لئے نازل ہو۔ امابعد اے اہل مکہ تم ہی خلافت کی اصل ہو اور فرع بھی۔ تمہارا ہی خاندان اور قبیلہ خاندان اور قبیلہ ہے۔ تم ہی خلافت میں برابر کے شریک ہو۔ اللہ نے اپنے رسول کو تمہارے شہر میں مبعوث کیا۔ تمام مسلمان تمہارے قبلے کی طرف رخ کرتے ہیں۔ تم اس عہد سے بخوبی واقف ہو جو ہارون الرشید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹوں کے لئے بیعت لیتے وقت تمہارے سامنے تم سے لیا تھا۔ کہ تم ان دونوں میں جو مظلوم ہو اس کی ظالم کے مقابلے میں مدد کرو گے۔ اور جس پر زیادتی کی گئی ہو گی یا جس کے ساتھ بدعہدی کی جائے گی زیادتی اور بدعہدی کرنے والے کے مقابلے میں مدد کرو گے۔ اب ہم کو اور تم کو یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ محمد بن ہارون نے ظلم و زیادتی اور بدعہدی کی ابتدا کی ہے اور ان شرائط کی صریحی خلاف ورزی کی ہے جن کا ایفا خود اس نے اسی بیت اللہ الحرام میں اپنے ذمے ضروری قرار دیا تھا۔ اس بنا پر اب میرے اور آپ کے لئے قانونی طور پر یہ بات جائز ہو گئی ہے کہ ہم اسے خلافت سے معزول کر دیں اور اس کے بجائے اسے خلیفہ بنالیں جس پر ظلم اور زیادتی ہوئی ہے۔ آگاہ رہو کہ میں تمہارے سامنے محمد بن ہارون کو اس طرح خلافت سے علیحدہ کرتا ہوں جس طرح میں اپنی اس ٹوپی کو سر سے اتار کر پھینکتا ہوں۔ چنانچہ اس نے اپنی ٹوپی سر سے اتار کر اپنے ایک خدمتگار کو جو اس کے قریب ہی منبر کے نیچے کھڑا تھا دے دی۔ یہ سرخ کشیدے کے کام کی تھی۔ اب اسے ایک سیاہ ہاشمیہ ٹوپی لاکر دی گئی جسے اس نے پہن لیا۔ اس کے بعد اس نے کہا۔ میں نے تو عبداللہ المامون امیر المومنین کی خلافت کے لئے بیعت کر لی ہے۔ اب آپ حضرات بھی کھڑے ہوں اور اپنے خلیفہ کے لئے بیعت کریں۔

اہل مکہ کی مامون کی بیعت

عامۂ کی ایک جماعت ایک ایک کر کے منبر کے قریب اس کے پاس آئی اور اس نے باری باری اس کے ہاتھ پر عبداللہ المامون کی خلافت اور امین کی علیحدگی پر بیعت کی۔ اس کے بعد داؤد منبر سے اتر آیا۔ اب نماز عصر کا وقت آگیا اسی نے نماز عصر پڑھائی اور پھر وہ مسجد کے ایک سمت میں بیعت لینے کے لئے بیٹھ گیا۔ لوگ جوق در جوق آکر اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے لگے۔ وہ ان کو بیعت نامہ پڑھ کر سنا دیتا تھا اور وہ اس کے ہاتھ کا مصافحہ کرتے تھے۔ چند روز تک اس نے اسی طرح بیعت لی۔

مدینہ منورہ میں مامون کی بیعت

اس نے سلیمان بن داؤد بن عیسیٰ کو جو اس کی طرف سے مدینہ کا نائب تھا حکم بھیجا کہ تم اہل مدینہ سے بھی اسی طرح امین کی علیحدگی اور مامون کی خلافت کی بیعت لو۔ جس طرح میں نے اہل مکہ سے لی ہے۔ مکہ کے تمام ہی میں اسے مدینہ سے جواب آگیا کہ اس کے حسب منشا سب معاملہ سر انجام پا گیا۔

داؤد بن عیسیٰ کی روانگی مرو

اس جواب کے موصول ہوتے ہی وہ فوراً اپنے چند بیٹوں کو لے کر مامون کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے بصرہ کو روانہ ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روانہ ہوا۔ بصرے سے فارس اور کرمان ہوتا ہوا مامون کے پاس مرو پہنچا۔ اور جس طرح اس نے ان کی بیعت لی اور امین کو علیحدہ کیا اور اہل حرمین نے جس خوشی سے اس سب کارروائی کو قبول کیا وہ تمام کیفیت مامون سے بیان کی۔

امارت مکہ و مدینہ پر داؤد بن عیسیٰ کا تقرر

اس سے مامون بہت خوش ہوئے اور سب سے پہلے اہل حرمین کے ان کو خلیفہ تسلیم کر لینے کو انہوں نے اپنے لئے بہت ہی باعث یمن و برکت سمجھا۔ ان کو ایک لطف آمیز خط لکھا۔ جس میں ان سے حسن سلوک کا وعدہ کیا۔ اور ان کو توقعات دلائیں اور حکم دیا کہ داؤد کے لئے مکے اور مدینے کی ولایت کا فرمان تقرر لکھا جائے۔ امامت مظالم کی سماعت اور خراج کی وصولی بھی اسی کے متعلق رہے۔ نیز حرمین کے علاوہ مکہ کی ولایت بھی اسی کے تفویض کی جائے۔ اس کے لئے تین نشان اسے دیئے اور والی رے کو حکم لکھا کہ پانچ لاکھ درہم بطور مدد کے اسے دیئے جائیں۔

داؤد بن عیسیٰ کی مراجعت مکہ

ان احکام کو لے کر داؤد بن عیسیٰ تیزی کے ساتھ تاکہ وہ حج میں شریک ہو سکے، جس کا زمانہ قریب تھا مرو سے مجاز روانہ ہوا۔ اس سفر میں اس کا بھتیجا عباس بن موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن العباسؓ بھی ساتھ تھا۔ مامون نے اس کو اس سال کے لئے امیر حج مقرر کیا تھا۔ وہ اور اس کا چچا داؤد خراسان سے روانہ ہو کر طاہر بن الحسین کے پاس بغداد ٹھہرے۔ طاہر نے ان کی بہت تعظیم و تکریم کی اور ان کی کارگزاریوں کو خوب سراہا۔ اور ان کے ساتھ یزید بن جریر بن یزید بن خالد بن عبداللہ القسری کو جسے طاہر نے یمن کا والی مقرر کیا تھا بھیجا۔ اسکے ساتھ رسالے کی ایک بڑی جمعیت ساتھ کی اس یزید نے ان سے اس بات کا ذکر کیا تھا کہ میں اپنی قوم اور خاندان والوں کو جن میں یمن کے رؤسا اور اشراف ہیں امین کی علیحدگی اور مامون کی خلافت کے لئے اپنا ہم خیال بنا لوں گا۔ بغداد سے چل کر یہ سب کے سب مکے آئے۔ ان کو حج مل گیا۔ اور عباس بن موسیٰ بن عیسیٰ کی امارت میں حج ہو گیا۔

اہل یمن کی مامون کی بیعت

حج سے واپسی میں عباس طاہر کے پاس، جس نے اس وقت امین کا محاصرہ کر رکھا تھا، چلا آیا۔ داؤد بن عیسیٰ حرمین میں اپنے کام پر ٹھہر گیا۔ اور یزید یمن آیا۔ یہاں اس نے اہل یمن کو امین کی علیحدگی اور مامون کی خلافت کو تسلیم کرنے کی دعوت دی اور طاہر بن الحسین کا ایک خط بھی جو ان کے نام تھا اور جس میں ان کے ساتھ عدل و انصاف کرنے کا وعدہ اور مامون کی طاعت کے لئے ترغیب دی گئی تھی اور مامون کے اس عادلانہ طرز عمل کا بیان تھا جو انہوں نے اپنی رعایا کے لئے اختیار کیا تھا، پڑھ کر سنایا۔ اہل یمن نے اس دعوت کو بخوشی قبول کر کے مامون کے لئے بیعت کر لی۔ اور امین کو خلافت سے علیحدہ کر دیا۔ یزید بن جریر بن یزید نے ان کے ساتھ بہت ہی نیک طرز عمل اختیار کیا اور بہت ہی عدل و انصاف سے حکومت کرنے لگا۔ اور اس کی بیعت کی اطلاع مامون اور طاہر کو لکھ بھیجی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہرثمہ کا نہروان پر قبضہ

اس سال ماہ رجب اور شعبان میں امین نے تقریباً چار سو نشان بہت سے فوجی سرداروں کو باندھ کر دیئے اور اور ان سب پر علی بن محمد بن عیسیٰ بن نہیک کو امیر الامرا مقرر کیا۔ اور ان کو ہرثمہ بن اعین کے مقابلہ پر جانے کا حکم دیا۔ یہ چلے اور ماہ رمضان میں نہروان سے چند میل کے فاصلہ پر مقام جلتا میں ان کا ہرثمہ سے مقابلہ ہوگیا۔ جنگ ہوئی۔ ہرثمہ نے ان کو مار بھگایا۔ اور علی بن محمد بن عیسیٰ بن نہیک گرفتار ہوا۔ ہرثمہ نے اسے مامون کی خدمت میں بھیجدیا۔ اور خود دھاوا کرکے نہروان پر قابض ہوگیا۔

طاہر کے خلاف فوجی بغاوت

اس سال ایک بڑی جماعت نے طاہر کا ساتھ چھوڑ کر امین کے پاس پناہ لی۔ اور فوج باغی ہوگئی۔ امین نے اس جماعت میں بہت سا روپیہ تقسیم کیا۔ ان میں جو معمولی سپاہی تھے، ان کو افسر بنا دیا اور ان کی داڑھیوں کو غالیہ لگایا۔ اسی وجہ سے یہ لوگ قواد الغالیہ مشہور ہوئے۔

یزید بن الحارث نے بیان کیا ہے کہ نہر صرصر آکر طاہر نے وہیں اپنا پڑاؤ ڈالا۔ اور امین اہل بغداد کے مقابلہ میں اب اس نے زیادہ چستی و چالاکی سے کام لینا شروع کیا۔ جو فوج اس اس سے لڑنے آئی اسے اس نے شکست دی مگر امین کی داد و دہش کا طاہر کی فوج پر اس قدر دباؤ پڑا کہ پانچ ہزار خراسانی اور دوسرے لوگ طاہر کی فرودگاہ کو چھوڑ کر چلے گئے۔ قدرتی طور پر امین اس واقعہ سے بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے ان سے حسن سلوک کا وعدہ کیا اور عمدہ توقعات دلائیں اور ان سب کے نام اسی پانے والوں میں لکھ لئے۔ چند ماہ اسی طرح گزرے۔ امین نے حربیہ اور دوسرے لوگوں کی ایک جماعت کو جنہوں نے خود اپنے کو اس کے لئے پیش کیا اور خواہش کی۔ فوجی عہدے دیئے اور ایک نشان دے کر انھیں دسکرۃ الملک اور نہروان بھیجدیا۔ اور حبیب بن جہم النمری الاعرابی کو اس کی جمعیت کے ساتھ ان کا سپہ سالار مقرر کرکے بعد میں روانہ کیا۔ مگر فریقین میں کچھ زیادہ لڑائیاں نہ ہوئیں۔ امین نے بغداد کے فوجی امرا کو لڑائی کے لئے مدعو کیا اور اس کو یاسریہ، کوثریہ اور سفیانین بھیجا۔ ان کو خوراک بھیجی۔ معاش دی۔ اور ان کو ان لوگوں کے بچاؤ کے لئے جو ان کے عقب میں تھے، بطور آڑ کے متعین کردیا۔

طاہر کے فوجی سرداروں کے نام خفیہ خطوط

انہوں نے اپنے بہت سے جاسوس طاہر کی فوج میں بھیج دیئے اور اس کی فوج کے سرداروں کے نام خفیہ خطوط لکھے۔ جن میں ان کو بہت کچھ لالچ اور ترغیب دی۔ وہ سردار طاہر سے بگڑ گئے اور ان میں سے اکثر امین کے پاس آگئے۔ ان کے ہر دس آدمیوں کے ساتھ ایک طبل تھا جس کی آواز سے انہوں نے تہلکہ برپا کردیا۔ ہتھیاروں کی چمک دکھاتے ہوئے اور گھوڑوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اڑاتے ہوئے۔

طاہر اور امینی لشکر کی جنگ

یہ لوگ طاہر کے مقابلہ کے لئے شہر حلوان پر نمودار ہوئے۔ طاہر نے اپنی فوج کو کئی دستوں میں تقسیم کیا۔ ہر دستے کے پاس آکر کہا کہ تم اپنے مقابل کی کثرت سے مرعوب نہ ہونا۔ اور اس بات کی ہرگز پروا نہ کرنا کہ انہوں نے امین کی امان حاصل کر لی ہے۔ ان باتوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ کامیابی اور فتح خلوص اور ثابت قدمی سے حاصل ہوا کرتی ہے۔ بارہا ایسا ہوا ہے کہ اللہ کے حکم سے ایک چھوٹی جماعت ایک بڑی جماعت پر غالب آگئی ہے۔ اور بے شک اللہ مدد کرتا ہے ان کی جو ثابت قدم ہوتے ہیں اس کے بعد اس نے اپنی فوج کے بڑھنے کا حکم دیدیا۔ وہ بڑھی اور کچھ دیر تک تلوار چلتی رہی مگر پھر اللہ نے بغداد والوں کو ذلیل کیا اور وہ شکست کھا کر بھاگ گئے۔ انہوں نے اپنی فوج کی قیام گاہ بھی چھوڑ دیا۔ طاہر کی فوج نے ان کی فرودگاہ کو اور اس میں جس قدر روپیہ اور ہتھیار تھے لوٹ لیا۔

قوادالغالیہ

امین کو اس ہزیمت کی اطلاع ہوئی انہوں نے عطا کے لیے روپیہ طلب کیا۔ وہ ان کے سامنے لاکر ڈھیر کر دیا گیا۔ انہوں نے اپنے تمام خزانے اور ذخیرے نکلوائے اس میں سے ملے دیئے۔ مضافات والوں کو بلایا۔ خود ہی ہر شخص کا معائنہ کیا جو شخص مضبوط اور تنومند اور شکیل سامنے آتا وہ اسے خلعت دیتے اور افسر بناتے۔ اور جسکو افسر مقرر کرتے اس کی داڑھی میں غالیہ لگواتے۔ اسی وجہ سے یہ قوادالغالیہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ انہوں نے اپنے ان نئے افسروں کو پان پان سو درہم انعام اور ایک مشیشی غالیہ کی دی۔ مگر ان افسروں کے سپاہیوں اور مالکوں کو کچھ نہ دیا۔ اس کی اطلاع طاہر کے جاسوسوں اور مخبروں نے اسے آکر دی۔ اس نے بھی خط و کتابت کے ذریعہ خفیہ ساز باز کی اور ترغیب و تحریص دی اور اپنے ساتھ ملا لینے کی خوشامد کی اس طرح ادنیٰ سپاہی اپنے افسروں کے خلاف ہو گئے۔

امینی لشکر میں شورش

چنانچہ انہوں نے ۱۷ ذی الحجہ ۱۹۶ھ بروز چہار شنبہ خود امین کے خلاف شورش برپا کر دی۔ جب فوج نے ہنگامہ برپا کر دیا اور امین کے لئے صورت حال نازک ہو گئی انہوں نے فوجی افسروں سے مشورہ لیا۔ کہ اب کیا کیا جائے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ ان کا کسی نہ کسی طرح تدارک کیجئے اور اپنے معاملہ کو سنبھالئے۔ انھیں سے آپ کی حکومت قایم ہے۔ حسین کے زمانے میں اللہ کے بعد انھیں نے آپ سے حکومت چھینی اور پھر آپ کو واپس دی۔ آپ ان کی شجاعت اور بہادری سے بھی واقف ہو چکے ہیں۔

طاہر بن حسین اور تنوخی میں سمجھوتہ

امین نے خاص طور پر ان کے معاملہ پر توجہ کی۔ ان سے لڑنے کا حکم دے دیا۔ تنوخی وغیرہ پناہ گزینوں اور ان فوجوں کو جو ان کے پاس تھیں ان سے لڑنے کے لئے روانہ کیا۔ تنوخی نے مقابلہ ہوتے ہی لڑنا شروع کیا۔ طاہر اور ان کے درمیان مراسلت کے ذریعہ سمجھوتہ ہو گیا۔ جس کی رو سے اس نے ان کی اطاعت کی شرط

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ن کے پر غال اپنے قبضے میں کر لئے۔ ان کو امان دی اور بہت سا روپیہ بھی دیا۔

طاہر بن حسین کا بلاغ باب الانبار میں قیام

اس کے بعد خود طاہر اپنے مقام سے بڑھ کر ۱۲ ذی الحجہ منگل کے دن باب الانبار والے غ میں آ گیا۔ اس باغ میں وہ مع اپنے افسروں باقاعدہ فوج اور دوسرے ہمراہیوں کے فروکش ا۔ اور امین کے جو پناہ گزیں افسر اور فوج طاہر سے آملی تھی وہ اس باغ میں اور شہر کے مضافات ں مقیم ہوئی۔ طاہر نے ان سب سپاہیوں کی تنخواہ اسّی درہم مقرر کر دی اور افسروں اور خاص امراء زادوں ں معاش دو چند کر دی اس کے علاوہ بھی ان کو اور ان کے بہت سے سپاہیوں کو بکثرت نقد انعام ور صلہ دیا۔

بغداد میں بدامنی

قیدی جیل خانے توڑ کر نکل آئے۔ تمام لوگوں میں ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔ بدچلن اور آوارہ گرد امن پسندوں پر چڑھ دوڑے۔ فاجر غالب اور مومن ذلیل ہوئے اور نیک لوگ دھوکے سے قتل کئے گئے۔ لوگوں کی بری گت بنی۔ البتہ جو لوگ طاہر کے پڑاؤ یں تھے، وہ اس وجہ سے اس قتل و غارت گری سے محفوظ رہے کہ خود طاہر کی ان پر سخت نگرانی تھی اور اس نے ان اوباشوں اور بدمعاشوں کے ہاتھ باندھ رکھے تھے۔ اسی حالت میں طاہر نے ان پر حملہ کر دیا۔ اور صبح شام ان سے لڑنے لگا۔ آخر کار لڑتے لڑتے دونوں فریق تھک گئے اور آبادی برباد ہو گئی۔

امیر حج عباس بن موسیٰ

اس سال عباس بن موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی کی امارت میں جسے طاہر نے امیر حج مقرر کیا تھا۔ حج ہوا اور اس نے مامون کے لئے بحیثیت خلیفہ کے دعا مانگی یہ پہلا حج تھا۔ جبکہ حرمین میں خلیفہ کی حیثیت سے مامون کا نام دعا میں لیا گیا۔

۱۹۷ھ کے واقعات

اس سال قاسم بن ہارون الرشید اور منصور بن المہدی عراق سے مامون کے پاس چلے آئے مامون نے قاسم کو جرجان بھیج دیا۔ اس سال طاہر ہرثمہ اور زہیر بن المسیب نے بغداد میں امین کا محاصرہ کر لیا۔

زہیر بن المسیب کے مظالم

محمد بن یزید التمیمی وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ زہیر بن المسیب الضبی قصر رقہ کلواذی پر فروکش ہوا۔ اور اس نے منجنیقیں اور عرادے نصب کئے اور خندقیں کھود لیں۔ جن دنوں میں سرکاری باقاعدہ سپاہ طاہر سے لڑنے میں مصروف ہوتی۔ یہ آنے جانے والوں کو عرادوں سے پتھر مارتا۔ نیز اس نے تاجروں کے مال پر عشر لگایا، اور کشتیوں پر بھی خراج عاید کیا۔ اور لوگوں پر ہر قسم کے مظالم شروع کر دیئے۔ طاہر کو بھی ان کی ان حرکتوں کی اطلاع ہوئی۔ لوگوں نے اس سے آ کر اپنے مصائب کی شکایت کی۔ اس بے آئینی اور فساد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اثر ہرثمہ تک پہنچا۔ طاہر نے اس کی مدد کے لئے فوج بھیجی۔ قریب تھا کہ وہ گرفتار کر لیا جاتا۔ مگر پھر لوگوں نے اسے چھوڑ دیا۔

ہرثمہ نہر بین پر فروکش ہوا اس نے دریا پر ایک دیوار اور خندق بنائی اور منجنیقیں اور عرادے مہیا کر لئے۔ عبیداللہ بن الوضاح کو اس نے مشاسیہ پر فروکش کیا اور خود طاہر باب الانبار والے باغ میں مقیم ہوا۔

حسین الخلیع کا بیان

حسین الخلیع بیان کرتا ہے کہ جب طاہر نے باب الانبار والے باغ پر قبضہ کر لیا تو اب امین کو طاہر کے بغداد میں داخل ہو جانے کی وجہ سے سخت پریشانی لاحق ہوئی۔ جس قدر روپیہ ان کے پاس تھا وہ سب انہوں نے تقسیم کر دیا۔ وہ بے بس اور مجبور ہو گئے خزانوں میں جسقدر اسباب و سامان تھا۔ اس سب کو انہوں نے فروخت کرا دیا اور سونے اور چاندی کے جسقدر برتن تھے ان سب کے درہم و دینار مضروب کر کے اپنی فوج کو بھیجے اور خود اپنے صرف میں لائے۔ اسی مجبوری کی حالت میں انہوں نے حکم دیا کہ حربیہ پر منجنیقیں اور عرادے نصب کئے جائیں اور پرڈول سے اس حصہ کو جلا دیا جائے تاکہ کوئی وہاں آنے جانے والا زندہ نہ بچے۔

سعید بن مالک کی نگرانی

محمد بن منصور البادردی بیان کرتا ہے کہ جب امین کے مقابلہ میں طاہر کی شوکت بہت بڑھ گئی، طاہر نے ان کی سپاہ کو مار بھگایا اور ان کے سپہ سالاران کو چھوڑ گئے تو ان میں سے جن لوگوں نے طاہر کے یہاں پناہ لی ان میں سعید بن مالک بن قادم بھی تھا۔ یہ طاہر سے جا ملا اس نے بغیس کے محلہ، وہاں کے بازاروں اور اس سے متصل اور اس سے آگے دجلہ کے کنارے کو دجلہ کے پلوں تک اس کی نگرانی میں دیدیا۔ اور اسے حکم دیا کہ جس مکانات اور راستوں پر تمہارا قبضہ ہو وہاں اپنی حفاظت اور مفتوحہ زمین کے استحکام کے لئے دیوار اور خندق ضرور بنا لینا۔ طاہر نے بہت سا روپیہ اس کے مصارف کے لئے دیا۔ مزدور اور اسلحہ بھی دیئے۔ حربیہ جماعت کو ہدایت کی کہ ضرورت کے وقت اس کی مدد کریں۔

باب الرقیق اور باب الشام پر افسران کا تقرر

اسی طرح اس نے باب الرقیق کی سڑک اور باب الشام پر یکے بعد دیگرے اپنے افسر مقرر کر دیئے۔ اور ان کو بھی وہی ہدایات دیں جو اس نے سعید بن مالک کو دی تھیں۔ خود امین شہر اس ہنگامہ آرائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر طرف ویرانی اور بربادی رونما ہوئی۔ اور بغداد کے تمام محاسن مٹ گئے۔

بغداد میں طوائف الملوکی

امین نے قصر صالح، قصر سلیمان بن ابی جعفر اور وہاں سے دجلہ کے محاذ اور اس کے ملحقہ علاقہ کو علی فراہمرد اور اس کی جمعیت کے سپرد کیا اس نے ایک شخص سمرقندی نام کے زیر اہتمام جو خود بھی منجنیق چلاتا تھا۔ تمام مکانات اور بازاروں میں آگ لگا دی اور منجنیقوں اور عرادوں سے ان کو برباد کر دیا۔ اس کے جواب میں طاہر نے بھی شہر کے ساتھ یہی کیا۔ ان مضافات والوں کو جو انبار کے راستے پر اور کوفہ پر اور باب الکوفہ اور اسی کے قریب آباد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ اپنی اطاعت کی دعوت دی۔ جس سمت کے باشندوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی۔ اس نے ان کی حفاظت کے یہاں خندق بنا دی۔ پہرہ چوکیاں قائم کر دیں اور اپنا جھنڈا بلند کر دیا۔ اور جن لوگوں نے اس کی بات نہ مانی وہ ان سے لڑا اور اس کے مکان کو جلا دیا۔ صبح و شام وہ اسی طرح اپنے امراء رسالہ اور پیدل سپاہ کے ساتھ مدت تک ان سے لڑتا رہا۔ جس سے تمام بغداد میں وحشت اور پریشانی پھیل گئی اور لوگوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ یہ تمام شہر کھنڈر ہو جائے گا۔

بنی ہاشم، فوجی امرا کی املاک کی ضبطی

طاہر نے ان مضافات کو جن کے باشندوں نے اس کی مخالفت کی اور مدینہ ابو جعفر شرقی، کرخ کے بازار محلہ خلد اور اس کے ملحقہ علاقہ کو باغی علاقہ قرار دیا۔ اس نے ان بنی ہاشم، فوجی امرا اور موالیوں کی جو اس کی اطاعت قبول کر کے اس کی خدمت میں حاضر نہ ہوئے ان تمام املاک اور پیداوار کو جو اس کے مفتوحہ علاقہ میں تھی، ضبط کر لیا۔ اس سے ان کی تمام عزت خاک ہو گئی۔ ان کے حوصلے پست سر نیچے ہو گئے اور انہوں نے اطاعت قبول کر لی۔ باقاعدہ فوج بھی بہت پست ہمت ہو گئی اور اس نے تھک کر لڑائی سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اب صرف آوارہ گرد اچکے، مفلس، ننگے، مجرم، قیدی اوباش اور بازاری افغار و اراذل مقابلہ پر رہ گئے۔ حاتم بن الصقر نے ان کو لوٹ کی اجازت دے رکھی تھی۔ اب ہرش اور افریقہ والے لڑنے آئے۔ جن سے خود طاہر نہایت تن دہی سے اور جاں فروشی کے ساتھ، بغیر کسی تقصیر اور تساہل کے لڑتا تھا۔ اس حالت کے بیان میں خزیمی نے بغداد کا ایک طویل شہر آشوب لکھا۔

اس سال ان لوگوں نے جن کو امین نے قصر صالح میں متعین کیا تھا، طاہر کی اطاعت قبول کی اور اسی سال قصر صالح میں وہ مشہور اور خونریز جنگ ہوئی جس میں طاہر کے بہت سے آدمی مارے گئے۔

اہل بغداد کی اطاعت کی درخواست

محمد بن الحسین بن مصعب نے بیان کیا ہے کہ طاہر امین اور اس کی فوج کے مقابلے میں ثابت قدمی کے ساتھ بہت روز تک لڑتا رہا۔ یہاں تک کہ اہل بغداد اس کی لڑائی سے تنگ آ گئے۔ علی فراہمرو نے جو صالح اور سلیمان بن ابی جعفر کے محلوں میں امین کی طرف سے متعین تھا۔ طاہر سے امان کی درخواست کی اور اس بات کا ذمہ لیا کہ وہ اس تمام علاقہ کو جو اس کی سمت میں دجلہ کے پلوں تک پھیلا ہوا ہے، اور ان تمام منجنیقوں اور عرادوں کے جو اس کے پاس ہیں، طاہر کے حوالے کر دے گا۔ طاہر نے اس کی درخواست قبول کی اور اپنے کوتوال ابو العباس یوسف بن یعقوب الباذغیسی کو اپنے ان فوجی سرداروں اور بہادر شہسواروں کے ساتھ جن کو اس نے اس کے ساتھ کر دیا۔ رات کے وقت علی کے پاس بھیجا۔ علی نے سنیچر کی رات نصف جمادی الآخر ۱۹۷ھ ہجری کو وہ تمام علاقہ جس پر امین نے اسے متعین کیا تھا اس کے سپرد کر دیا۔

کوتوال محمد بن عیسیٰ کی اطاعت

خود امین کے کوتوال محمد بن عیسیٰ نے جو اہل افریقہ قید بول اور اوباشوں کے ساتھ نہایت ہی مستعدی اور خلوص کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امین کی حمایت میں طاہر سے لڑ رہا تھا، اور جس سے لڑائی میں سب ڈرتے تھے، طاہر کی اطاعت کرلی

قصر صالح کا معرکہ

جب یہ دونوں امین کے خاص سردار طاہر سے جا ملے تو اب ان کو اپنی ہلاکت کا یقین ہوگیا۔ اور وہ اتنے مضطرب و پریشان ہوئے کہ اب انہوں نے ہتھیار رکھ دیئے اور اپنی موت کے انتظار میں ام جعفر کے دروازے چلے آئے مگر اوباش عیار دل، آوارہ گردوں اور سپاہیوں نے بڑھ کر قصر صالح کے اندر اور باہر دن چڑھے تک دشمن سے خوب جنگ کی۔ ابوالعباس یوسف بن یعقوب الباذغیسی اپنے ان چند امراء اور سرداروں کے ساتھ جو اس کے ہمراہ تھے، قصر کے اندر مارا گیا۔ اور علی فراہمرد اپنی جماعت کے ساتھ قصر کے باہر ان سے لڑا مگر اسے شکست ہوئی۔ اور وہ طاہر سے جا ملا۔ اس لڑائی سے پہلے یا بعد کوئی ایسی دوسری لڑائی اس تمام جنگ میں ایسی نہیں پیش آئی جس میں طاہر اور اس کی فوج کو ایسی ذلت نصیب ہوئی ہو یا ان کے اس قدر آدمی مقتول و مجروح ہوئے ہوں جس قدر اس واقعہ میں ہوئے۔ اس واقعے کے متعلق اکثر لوگوں نے شعر کہے جس میں جنگ کی شدت اور خونریزی کو بیان کیا گیا۔ علوام نے بھی اس پر نظمیں کہیں۔

بنی ہاشم اور امرا کی مامون کی بیعت

طاہر نے اپنے چچا مہر دشمن کی فوج میں بھیجے۔ اور فوجی امراء اور بنی ہاشم وغیرہ کو ان کی امداد اور پیادہ ضبط کر لینے کے بعد خط لکھے۔ اس میں ان سے خواہش کی کہ وہ امین سے برأت کر کے مامون کے لئے بیعت کر لیں۔ اور ہماری میں آجائیں۔ چنانچہ ایک جماعت جس میں عبداللہ بن حمید قحطبہ الطائی، اس کے بھائی حسن بن قحطبہ کے بیٹے یحییٰ علی بن ماہان اور محمد بن ابی العباس تھے۔ طاہر سے جا ملی۔ ان کے علاوہ بہت سے دوسرے امراء اور بنی ہاشم نے خفیہ طور پر طاہر سے مراسلت کی اور وہ دل سے اس کے ساتھ ہو گئے

اوباشوں اور چوروں کی لوٹ مار

جب قصر صالح کا واقعہ ہوا تو اب پھر امین مطمئن ہو کر عیش و نشاط شراب میں مشغول ہو گئے اور انہوں نے اس تمام معاملے کو محمد عیسیٰ بن نہیک اور ہرثمہ کے حوالے کر دیا۔ انہوں نے اپنے قریب کے جو شہر کے دروازے مضافات، گلی کوچے کرخ کا بازار دجلہ کا مخصوص علاقہ باب الجول اور کناسہ تھا۔ ان پر اپنے آدمی مقرر کر دیئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہاں جس قدر چور بدمعاش اور بدچلن آدمی تھے، انہوں نے اس شخص کو جو ہیران کی دسترس ہوئی، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، یا صغیر السن مسلمان ہو یا ذمی لوٹ لیا۔ اور اس سلسلہ میں انہوں نے ایسے جرائم کا ارتکاب کیا جس کی نظیر کسی جنگ سے متاثرہ مقام میں کبھی نہیں سنی گئی۔

طاہر بن حسین کا حسن انتظام

جب یہ حالت عرصہ تک رہی تو لوگوں کے لئے بغداد میں رہنا دوبھر ہو گیا جن میں استطاعت تھی وہ ان تمام ذلتوں اور مظالم و مصائب کو برداشت کرکے اور جان ہتھیلی پر رکھ کر بغداد چھوڑ کر چلے گئے۔ اس کے برخلاف طاہر نے ہر مشتبہ چال چلن والے شخص پر نگرانی رکھی اور محمد بن ابی خالد کو حکم دیا کہ وہ کمزوروں عورتوں کی حفاظت کرے اور ان کو بحفاظت مامون میں پہونچا دے۔ جب کوئی مرد یا عورت ہرثمہ کے آدمیوں سے چھٹکارا پا کر طاہر کی فوج میں آجاتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُسے اطمینان ہوتا۔ اور یہاں آکر عورتیں اپنے سونے چاندی یا دوسری قیمتی اشیا اور کپڑوں کو ظاہر کرتیں یہاں تک کہ ظاہر کی فوج کی نیک چلنی اور ہرثمہ کے آدمیوں کی بدکرداری ان دونوں کی خصوصیات اور ان لوگوں کی مثال جو ہرثمہ کے پیچھے سے نجات پاتے۔ اس دیوار کی مثال سے منطبق ہوئی جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ (ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی گئی جس میں ایک دروازہ ہے جس کے اندرونی جانب رحمت ہے اور بیرونی جانب عذاب ہے) اس غیر آئینی حالت جنگ نے اول کھینچا جس کی وجہ سے اہل بغداد کو یہ مصائب اور مظالم سہنا پڑے۔ اب ان کی حالت سقیم ہوگئی اور ان میں دم نہیں رہا

ایک خراسانی سردار کا نہتی جماعت سے جنگ کا واقعہ

ایک مرتبہ ظاہر کا ایک مشہور و معروف بہادر خراسانی سردار جنگ کے لئے میدان کارزار میں آیا۔ اس کی نظر ایک نہتی جماعت پر پڑی جس کے پاس کوئی ہتھیار نہ تھے۔ اس نے ان کی تحقیر و توہین کے بجز میں اپنے آدمیوں سے کہا۔ یہ ہیں جو ہم سے لڑنے آئے ہیں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں یہی ہیں مگر یہ بلا ہیں۔ اس نے کہا تم کو اس کے مقابلے میں کسی کا ہٹتے شرم نہیں آتی۔ تم ان سے منہ پھیرتے ہو، تمہارے پاس اسلحہ اور ہر طرح کا ساز و سامان ہے۔ تم تو اور بھی جانتے ہو اور جس قدر تم شجاع اور بہادر ہو اس سے بھی سب واقف ہیں۔ پھر تمہاری ان کے سامنے کچھ پیش نہیں جاتی۔ میں تو نہیں سمجھتا کہ جبکہ ان کے پاس ہتھیار ہی نہیں ساز و سامان اور لباس بھی نہیں۔ حفاظت کے لئے ڈھال بھی نہیں۔ تو وہ ہمیں کر ہم سے بازی لے جا سکتے ہیں۔ یہ کہکر اس نے اپنی کمان تانی اور قدم آگے بڑھایا۔ ان میں سے ایک کی نظر اس پر پڑی وہ فوراً تیر لگی ہوئی گوپھن لے کر اس کی طرف متوجہ ہوا۔ اس کی بغل میں ایک جھولی تھی۔ جس میں پتھر بھرے تھے۔ خراسانی نے اس پر تیر اندازی شروع کی۔ جو تیر یہ چلاتا عیار اس طرح اپنا بدن چرا لیتا کہ وہ تیر اس کے نہ لگتا بلکہ اس کی گوپھن میں آکر پیوست ہو جاتا۔ یا اس کے قریب گر جاتا۔ جسے وہ اٹھا کر اپنی گوپھن ہی میں کسی جگہ جسے اس نے اسی کام کے لئے بطور ترکش بنا رکھا تھا۔ رکھ لیتا۔ جو تیر آکر گرتا وہ اٹھا لیتا اور کہتا پیسہ لاؤ یعنی جو تیر اس نے جمع کئے ہیں ان کے ایک تیر کی قیمت ایک پیسہ ہے۔ بہت دیر تک اس خراسانی اور عیار کی یہی کیفیت رہی۔ جب خراسانی کے تمام تیر ختم ہو گئے تو اب وہ تلوار لے کر عیار پر حملہ آور ہوا۔ عیار نے اپنی جھولی میں سے ایک پتھر نکالا اسے فلاخن میں رکھا اور خراسانی کے مارا جو ٹھیک اس کی آنکھ پر جا کر لگا۔ اور پھر دوسرا پتھر بھی ٹھیک اسی نشانے پر دوبارہ مارا۔ اگر وہ اس کے سامنے سے ہٹ نہ جاتا۔ تو قریب تھا کہ گھوڑے سے گر پڑے۔ خراسانی یہ کہتا ہوا کہ یہ انسان نہیں ہے پلٹ کر بھاگ آیا۔ اس قصہ کو ظاہر سے بیان کیا گیا وہ خوب ہنسا اور اب اس نے اس خراسانی سردار کو جنگ میں شریک ہونے سے معاف کر دیا۔

ظاہر کی انتقامی کارروائی

جب قصر صالح کی جنگ میں ظاہر کے بیشمار آدمی قتل اور زخمی ہوئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس واقعہ کا اس کے قلب پر اس وجہ سے بہت سخت اثر پڑا کہ اب تک جتنی لڑائیاں ہوئی تھیں ان سب میں ظاہر ہی فتحیاب رہا تھا۔ صرف یہ لڑائی ایسی ہوئی کہ اس میں اسے شکست ہوئی۔ اور اس کی وجہ سے وہ جوش انتقام میں اپنے سے باہر ہو گیا۔ اس نے حکم دیا کہ جن لوگوں نے اس کی اطاعت قبول نہیں کی اور اس سے لڑے ان کے مکان ڈھا دیئے جائیں اور گرا دیئے جائیں۔ یہ باغی علاقہ دجلہ اور دار الرقیق کے درمیان باب الشام باب الکوفہ سے لے کر صراۃ تک ابو جعفر کی چکیاں رنفض حمید نہر کر غایا اور کناسہ پر مشتمل تھا۔ اس نے رات اور شام ہر وقت امین کی فوج سے لڑنا شروع کیا۔ اور روزانہ ایک نہ ایک سمت اس کے قبضے میں آ جاتی تھی۔ جس کے آگے وہ اپنی فوج کی حفاظت اور دیکھ بھال کے لئے خندق بنا لیتا تھا اب امین کے آدمی بھی مکانوں کو توڑنے اور زیادہ خراب کرنے لگے۔ ظاہر کے آدمی تو مکان کو صرف منہدم کر کے چلے جاتے مگر امین والے ان کے درواز اور چھتیں بھی نکال کر لے جاتے اسی طرح ان کے طرفداروں کو ظاہر کے آدمیوں کے مقابلہ میں خود ان کے ہاتھوں زیادہ تکلیف پہونچتی۔

بغداد کی تجارتی ناکہ بندی

ظاہر نے جب دیکھا کہ ان پر مارنے کاٹنے گرانے اور جلانے کا کسی کا اثر ہی نہیں ہوتا تب اس نے تجارت کو مسدود کر دیا۔ تاکہ کوئی چیز ان کو نہ مل سکے۔ اور اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ یہاں سے مدینہ ابو جعفر، شرقیہ اور کرخ تک جس قدر آٹا اور دوسری ضروریات زندگی ملیں سب پر قبضہ کر لیا جائے۔ بصرہ اور واسط سے جو کشتیاں بغداد آتی تھیں ان کو اس نے طرنایا سے فرات میں منتقل کر دیا۔ اور وہاں سے وہ محول الکبیر اور صراۃ ہوتی ہوئی باب الاردالی خندق میں لے آئی جاتی تھیں۔ جو کشتی زہیر بن المسیب کے پاس سے گزرتی اور اس پر سامان بار ہوتا، وہ ایک کشتی سے اجازت کے لئے ایک ہزار دو ہزار تین ہزار اس سے بھی زیادہ یا کم درہم خراج لے لیتا۔ خود ظاہر کے عاملوں اور سپاہیوں نے بغداد کے تمام راستوں پر یہی طریقہ عمل پذیر رکھا اور اب اور بھی سختی شروع کر دی جس سے نرخ نہایت گراں ہو گئے اور بغداد والوں کو محاصرہ کی اس قدر تکلیف محسوس ہونے لگی کہ وہ اس بات سے قطعی مایوس ہو گئے کہ کبھی یہ مصیبت دور بھی ہو جائے گی۔ جو لوگ بغداد سے چلے آئے تھے وہ بہت خوش تھے اور جو وہیں رہ گئے وہ اپنے قیام پر بہت زیادہ متاسف تھے۔

جنگ کناسہ

اس سال ابن عائشہ نے جو امین کی حمایت میں کچھ مدت تک بامسریہ میں لڑ چکا تھا ظاہر سے امان طلب کی۔ اس سال ظاہر نے اپنے ایک سردار کو نواح بغداد میں متعین کیا۔ اور اس نے علاء بن وضاح الازدی کو اس کی جمعیت کے ساتھ محول الکبیر پر متعین کیا۔ نعیم بن الوضاح اس کے بھائی کو ان ترک وغیرہ کے ساتھ جو اس کے ساتھ تھے صراط کے کنارے بعض ابی ایوب سے ملحقہ علاقہ پر متعین کیا۔ کئی ماہ تک ظاہر صبح و شام دشمن سے لڑتا رہا۔ دونوں فریق مقابلہ پر جمے رہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھیں لڑائیوں میں کناسہ کی مشہور جنگ ہوئی۔ جس میں طاہر نے خود شرکت کی اور اس لڑائی میں امین کے بے شمار آدمی کام آئے۔

متمول اور تجار کا بغداد سے فرار

امین نے اپنے غلام زریح کو حکم دیا کہ وہ لوگوں اور ساہوکاروں سے روپیہ طلب کرے۔ انہوں نے ہرش کو حکم دیا کہ وہ زریح کے احکام کی بجاآوری کرتا رہے۔ یہ دن رات لوگوں کے مکانوں پر دھاوے کرتا اور کسی نہ کسی بہانے سے ان کے روپے پر قبضہ کر لیتا۔ اس طرح اس نے بہت سا روپیہ پیدا کر لیا۔ اور لوگوں کو تباہ کر دیا۔ بہت سے لوگ حج کے بہانے سے بغداد چھوڑ کر چلے گئے۔ اور دولت مند بھاگ گئے۔ اسی اثنا میں درب الحجارہ کا واقعہ پیش آیا۔ اس جنگ میں امین کی فوج کو طاہر کے مقابلہ میں شکست فضیحت ہوئی۔ اور اس میں ہزارہا آدمی مارے گئے۔ اسی سلسلے میں باب الشماسیہ پر وہ مشہور جنگ ہوئی جس میں ہرثمہ گرفتار ہوا۔

باب الشماسیہ کی جنگ

ہرثمہ نہر بین پر فروکش تھا۔ وہاں اس نے ایک دیوار اور تحصن بنالی تھی۔ اور جنگ کے لئے منجنیقیں اور عرادے نصب کئے تھے عبیداللہ بن الوضاح شماسیہ پر متعین تھا۔ یہ کبھی کبھی اپنے حریف کی فوج سے ڈرتا ہوا جنگ سے بچتا ہوا اپنے مقام سے چل کر باب الخراسان میں آکر کھڑا ہوتا اور لوگوں کو اپنے ساتھ شرکت کی دعوت دیتا لوگ اسے گالیاں دیتے اس کا مذاق اڑاتے۔ یہ تھوڑی دیر وہاں ٹھہر کر پھر اپنے مقام کو پلٹ جاتا۔ عالم بن الصقر امین کا سردار تھا، اس کی فوج اور شہر کے آوارہ گرد غباروں سے یہ طے ہوا کہ وہ سب کے سب رات کے وقت عبیداللہ بن الوضاح کے مقابلہ پر جمع ہوں۔ چنانچہ یہ سب اچانک اس کی بے خبری میں اس پر جا پڑے۔ اور اسے اس کے مقام سے ہٹا دیا۔ عبیداللہ شکست کھا کر بھاگا۔ اور اس کے کثیر التعداد گھوڑے اسلحہ اور دوسرا سامان حملہ آوروں کے ہاتھ لگا۔ عالم بن الصقر نے شماسیہ پر قبضہ کر لیا۔

ہرثمہ کی گرفتاری

اس کی اطلاع ہرثمہ کو ہوئی وہ اپنی فوج لے کر عبیداللہ کی مدد کو آیا۔ تاکہ وہ ان حملہ آوروں کو پھر ان کے مقام پر پسپا کر دے۔ امین کے آدمیوں سے ان کا مواجہ ہوا۔ جنگ شروع ہوئی۔ ایک اوباش نے ہرثمہ کو پکڑ لیا۔ مگر وہ اس کو جانتا نہ تھا۔ کہ یہ کون ہے اسی وقت ہرثمہ کے ایک سپاہی نے اس شخص پر حملہ کیا۔ اور اس کا ہاتھ قطع کر دیا اور اس طرح ہرثمہ کو اس کے ہاتھ سے چھڑایا اس کے بعد ہرثمہ مڑ کر بھاگا۔

ہرثمہ کی فوج کا فرار

جب اس کے بھاگنے کی اطلاع اس کے پڑاؤ میں پہنچی تو وہاں کے لوگ فرودگاہ کو توڑ پھوڑ کر سیدھے حلوان چلے گئے۔ رات ہو جانے کی وجہ سے امین کی سپاہ نے تعاقب نہیں کیا۔ ورنہ وہ اس کی فرودگاہ کو لوٹ لیتے اور سب کو پکڑ لیتے دو دن تک ہرثمہ کا پڑاؤ خالی رہا۔ اس کے بعد پھر اس کی فوج وہاں آگئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاہر کا باب الشماسیہ پر قبضہ

جب طاہر کو یہ معلوم ہوا کہ شہر کے اوباشوں اور حاتم بن الصقر نے عبید اللہ بن الوضاح اور ہرثمہ کو بری طرح شکست دی ہے، وہ بہت ہی متاثر اور متفکر ہوا۔ اس نے شماسیہ کے آگے دجلہ پر پل بنایا اور اپنی فوج کو پوری طرح مسلح کر کے خود ان کو لے کر پل تک آیا یہاں سے اس کی فوج پل کو عبور کر کے دشمن سے دوچار ہوئی۔ اور نہایت بے جگری سے اس سے لڑی۔ طاہر تھوڑی دیر کے بعد ان کو کمک بھیجتا رہا آخر کار انہوں نے امین کی سپاہ کو اپنے مقابلہ سے ہٹا دیا۔ اور شماسیہ سے ان کو نکال باہر کیا۔ اس کے بعد عبید اللہ بن الوضاح اور ہرثمہ جو دونوں لڑائی کو چھوڑ کر جا چکے تھے، پھر اپنے اپنے مورچوں پر واپس آئے

خیزرانیہ کے محلات کی بربادی

جب شہر کے اوباشوں کو فتح ہوئی تھی تو امین نے اپنے محلات اور مکانات کو جو خیزرانیہ میں تھے بیس لاکھ درہم کے عوض ان لوگوں کو دیا تھا تاکہ وہ ان کو توڑ کر یہ رقم وصول کر لیں۔ طاہر کی فوج نے ان سب کو جلا دیا ان کی چھتیں سونے کی تھیں۔ اور ان میں سے بے شمار آدمیوں کو قتل کر دیا۔

عبداللہ بن خازم کا بغداد سے فرار

اس سال امین کی حالت بہت خراب ہو گئی ان کو اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا اسی حالت میں عبداللہ بن خازم بن خزیمہ بھی بغداد سے بھاگ کر مدائن چلا گیا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ امین اسے غدار سمجھنے لگے تھے۔ انہوں نے اموال و انفار کو اس پر اکسا دیا تھا۔ جب اسے اپنی جان اور مال کا اندیشہ ہوا وہ اپنے بیوی بچوں کو رات کے وقت کشتیوں میں سوار کر کے مدائن لے آیا۔ وہیں مقیم ہو گیا اور پھر اس نے لڑائی میں کچھ حصہ نہیں لیا۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ طاہر نے خط کے ذریعہ اسے یہ دھمکی دی تھی کہ میں تمہاری تمام املاک کو ضبط کر لوں گا اور ان کو پامال و تاراج کر دوں گا۔ اس خوف سے اس نے اس فتنہ سے قطعی کنارہ کشی کر لی اور بچ گیا۔

کرخ کے تجار کا طاہر کو عرضداشت بھیجنے کا فیصلہ

یہ بات سب میں مشہور ہو گئی کہ کرخ کے تمام تاجروں نے آپس میں مشورہ کر کے اس بات کا فیصلہ کیا ہے کہ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے طرز عمل کو طاہر پر صاف صاف ظاہر کر دیں اور بتا دیں کہ ہم اس کے خلاف کسی کی مدد نہیں کرتے۔ چنانچہ سب نے مل کر اس مضمون کی ایک تحریر طاہر کو لکھ بھیجی کہ ہم نہ صرف آپ کے مطیع و منقاد ہیں بلکہ چونکہ ہمیں یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ آپ اللہ کے فرمانبردار حق و صداقت کے عامل اور بدچلن اشخاص پر روک تھام رکھتے ہیں۔ ہم آپ کو پسند کرتے ہیں۔ جنگ میں شرکت تو درکنار ہم تو اس جنگ کو اچھی نظر سے بھی نہیں دیکھتے۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ جو لوگ ہماری سمت سے آپ کا مقابلہ کریں۔ ان کا ہم سے کوئی تعلق نہیں اور نہ وہ ہم میں سے ہوں گے۔ مگر ہم فراں بردار دوں کے تمام راستے البتہ ان سے پُر ہیں جس کی وجہ سے ہر طرف وہی وہ نظر آتے ہیں ان میں سے کوئی ایسا بھی نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا کوئی مکان یا دوسری جائداد کرخ میں ہو۔ یہ جیب کتروں جلادوں، بدچلن اور قیدیوں کی جماعت ہے۔ جو آپ سے برسر پیکار ہے۔ ان کے ٹھکانے حمام اور مساجد ہیں۔ جو ان میں تاجر ہیں وہ ادنیٰ درجہ کے پھیری والے تاجر ہیں۔ یہاں بدامنی کی یہ حالت ہے کہ نہ کسی عورت کی عصمت محفوظ ہے اور نہ کسی ضعیف العمر کی عزت باقی ہے۔ اچکے لوگوں کے ہاتھوں سے علی الاعلان تھیلیاں چھین لیتے ہیں اور کوئی باز پرس نہیں کرتا۔ ہم میں اتنی طاقت نہیں کہ اپنی حفاظت کر سکیں۔ چہ جائیکہ ان کی روک تھام ہم سے ہو سکے۔ ہماری تو یہ حالت ہے کہ اگر ہم راستے میں پتھر پڑا ہوا دیکھیں تو اسے بھی ہٹا دیتے ہیں۔ کیونکہ حدیث میں اس کا حکم آیا ہے اسی سے آپ یہ سمجھ سکتے ہیں کہ ہم میں طاقت ہوتی تو ہم ضرور ان بدمعاشوں کو جن کا راستے سے اٹھا دینا ہمیشہ کے لئے قید کر دینا جلاوطن کر دینا اور اس طرح ان کی حرکتوں سے محفوظ رہنے میں دین و دنیا کا فائدہ تھا۔ خود روکتے اور ہٹا دیتے۔ یہ تو کسی طرح ہو ہی نہیں سکتا کہ ہمارا کوئی آدمی آپ سے جنگ کرے۔

طاہر کو تحریر بھیجنے کی مخالفت

انہوں نے اس مضمون کی ایک طویل تحریر لکھی۔ اور اسے ایک جماعت کو دیا۔ کہ وہ اسے طاہر کے پاس لے جائے مگر ان میں بعض صائب الرائے اور محتاط لوگ تھے۔ انہوں نے یہ بات کہی کہ آپ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ طاہر ان واقعات سے بے خبر ہے۔ اس کے جاسوس ہر وقت آپ پر نگراں ہیں۔ ہم تو یہاں تک یقین رکھتے ہیں ہیں کہ وہ اتنا باخبر ہے کہ گویا اس وقت بھی ہمارے مشورہ میں موجود ہے۔ مناسب یہ ہے کہ یہ تحریر بھیج کر ہمیں منظر عام پر نہ آجانا چاہئے۔ کیونکہ ہمیں اس کا اندیشہ ہے کہ اگر کسی سفلے نے دیکھ لیا تو بس ہم تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ اور ہماری تمام دولت تاراج ہو جائے گی۔ اور اس وقت طاہر کے ہاں اس کی صفائی پیش کرنے سے اس بات کا خطرہ اور زیادہ ہے کہ ہم ان کے ہاتھ پڑ جائیں۔ طاہر کی حالت تو یہ ہے کہ اگر ہم نے اس کے خلاف کوئی بات کی بھی ہوتی تب بھی اس بات کی زیادہ توقع تھی کہ وہ ہم کو معاف کر دے گا اور اس سے درگزرے گا۔ اللہ پر بھروسہ رکھو اور خاموش رہو۔ اس تجویز کو سب نے مانا۔ اور چپ ہو رہے۔

معرکہ جزیرۃ العباس

ہرش اپنے آوارہ گرد بازاریوں اوباشوں اور ان کے ساتھیوں کو لیکر جزیرۃ العباس آیا۔ اس کے مقابلہ کے لئے طاہر کی ایک جماعت برآمد ہوئی اور دونوں میں نہایت خونریز اور شدید لڑائی ہوئی۔ یہ مقام ایسا تھا جہاں اس سے پہلے اب تک کوئی واقعہ پیش نہیں آیا تھا۔ مگر اس لڑائی کے بعد اب یہ مقام باقاعدہ میدان کارزار بنگیا اور یہیں سے جنگ میں آخری فتح بھی ہوئی۔ پہلے دن کی لڑائی میں امین کے طرفدار طاہر کی فوج پر در ہے۔ انہوں نے ان کو معرکہ سے پسپا کر دیا اور ان کو رگیدتے ہوئے ابو یزید السروی کے مکان تک ڈھکیل دیا۔ یہاں تک کہ ان نواح کے جو انبار کے راستے کے قریب تھے، مضافات والے ڈرے کہ شاید لڑائی کا اثر ان تک بھی پہنچے۔ مگر طاہر نے اس رنگ کو دیکھ کر اس نے اپنے ایک سردار کو جو پہلے سے کسی سمت سے امین کی فوج سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑائی میں معروف تھا۔ اس طرف بھیجا۔ اس نے آتے ہی ایسا سخت حملہ کیا کہ ان کے پرخچے اڑا دیئے۔ ہزار ہا صراط میں ڈوب مرے۔ اور دوسرے مارے گئے۔

امین کو اپنی شکست کا احساس

امین کے خزانوں میں لوٹ سے جو کچھ بچ رہا تھا، اب اس کی فروخت کا بھی انہوں نے حکم دیا۔ مگر جو لوگ اس کام پر متعین کئے گئے تھے، انہوں نے اس مال کو خود ہڑپ لینے کے لئے چھپا دیا۔ اس سے ان کو بڑی مشکل پیش آئی۔ ان کے پاس کچھ نہ تھا لوگوں نے معاش طلب کی۔ اسی حالت میں وہ بہت ہی پریشان تھے۔ ایک دن کہنے لگے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اللہ ان دونوں فریقوں کو ہلاک کر دے۔ تاکہ ہم اور دوسرے لوگ ان کی درست دراز دستیوں سے نجات پائیں یہ دونوں میرے دشمن ہیں۔ ایک میرے مال کے درپے ہیں اور دوسرے میری جان کے۔ جب ان کی فوج بھی منتشر ہو گئی اور خود ان کی قیام گاہ معرض خطر میں پڑ گئی تو اب ان کو طاہر کے غلبہ اور فتح کا یقین ہو گیا۔

امیر حج عباس بن موسیٰ

اس سال عباس بن موسیٰ بن عیسیٰ کی امارت میں جسے طاہر نے مامون کے حکم سے امیر حج بنا کر بھیجا تھا۔ حج ہوا۔ اس سال داؤد بن عیسیٰ مکہ کا والی تھا

۱۹۸ھ کے واقعات

طاہر بن حسین کا خزیمہ بن خازم کے نام خط

اس سال خزیمہ بن خازم امین کا مخالف ہو گیا۔ اور اس نے ان کا ساتھ چھوڑ کر طاہر سے امان لے لی۔ اس سال ہرثمہ بغداد کے جانب شرقی میں گھس آیا۔

طاہر نے خزیمہ کو لکھ بھیجا کہ اگر اس معاملہ کا میرے اور امین کے درمیان ہی تصفیہ ہو گیا تو اس میں تم چاہے ان کی مدد کرو یا نہ کرو، تم کو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ خط ملتے ہی اس نے اپنے معتمد علیہ دوستوں اور خاندان والوں سے اس معاملہ میں مشورہ لیا۔ انہوں نے کہا ہم تو اب یہ دیکھ رہے ہیں کہ طاہر نے ہمارے صاحب کی گدی دبالی ہے۔ اب تم اپنے اور ہمارے بچاؤ کی کوئی صورت نکالو۔

خزیمہ بن خازم کی طاہر بن حسین سے امان کی درخواست

خزیمہ نے طاہر کو لکھا کہ میں آپ کی اطاعت قبول کرتا ہوں اور اگر بجائے ہرثمہ کے مشرقی جانب میں آپ خود ہوں تو میں ہر خطرہ کو برداشت کر کے کسی نہ کسی طرح آپ کی خدمت میں چلا آؤں گا۔ مگر چونکہ مجھے ہرثمہ پر بالکل بھروسہ نہیں ہے۔ اسلئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے معاملہ کو آپ اس کے سپرد نہ کریں۔ بلکہ خود میری حفاظت کی ضمانت کر لیں اور ہرثمہ کو حکم دیں کہ وہ پلوں کو طے کر کے امین کے مقابلہ پر بڑھے۔ اس کے بعد ہی میں آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس چلا آؤں گا۔ اور اگر آپ اس بات کی ضمانت نہیں کرتے تو میرے لئے یہ ممکن نہیں کہ میں اپنے آپ کو ان کمینوں اور اغفار و اراذل کے ہاتھ میں ڈال دوں۔ اور اس طرح تباہ اور برباد ہو جاؤں

طاہر بن حسین کا ہرثمہ کو حملہ کرنے کا حکم

طاہر نے ہرثمہ کو لکھا کہ تم نہایت نکمے اور کمزور ثابت ہوئے ہو۔ میں نے تمہارے لئے اتنی بڑی فوج بھیجی اور اس پر اس قدر روپیہ خرچ کیا اپنی اور امیر المومنین کی ضروریات کو روک کر تمہارے سر براہی کی حالانکہ خود مجھے اس کی شدید ضرورت تھی، تم ایک کمزور اور معمولی دشمن کے مقابلہ پر اس طرح رکے ہوئے ہو۔ جس طرح خوفزدہ جھجکتا ہے۔ اور قانون جنگ میں یہ جرم ہے۔ لہٰذا اب تم شہر کے اندر بروز شمشیر داخل ہونے کے لئے پوری طرح مستعد ہو جاؤ۔ میں تم کو اس بات کا حکم دیتا ہوں کہ تم اپنی فوج کو آگے بڑھاؤ۔ اور پلوں کو عبور کرو۔ اور میں اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ اس معاملہ میں کوئی تمہاری مخالفت نہ کرے گا۔

خزیمہ و محمد بن علی کی امین کی بیعت سے برأت

ہرثمہ نے اس کے جواب میں طاہر کو لکھا میں آپ کی رائے کی اصابت اور مشورہ کی سعادت سے باخبر ہوا۔ آپ جو حکم دیں گے میں اس کی مخالفت نہیں کروں گا۔ طاہر نے خزیمہ کو اس کی اطلاع دیدی۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ خزیمہ کو اطلاع دینے کے ساتھ اس نے محمد بن علی بن عیسیٰ بن ماہان کو بھی اس کی اطلاع کر دی۔ چنانچہ چہارشنبہ کی رات میں جبکہ ماہ محرم ۱۹۸ھ ہجری کے ختم ہونے میں صرف آٹھ راتیں باقی تھیں، خزیمہ بن خازم اور محمد بن علی بن عیسیٰ نے دجلہ کے پل پر دھاوا کر کے اسے لے لیا۔ اس پر اپنا علم نصب کیا اور امین سے برأت کی اور مامون کے لئے دعوت دی۔ عسکر مہدی کے باشندے اس روز چپ چاپ اپنے گھروں اور بازاروں میں خاموش بیٹھے رہے مگر ہرثمہ ابھی اس علاقہ میں نہیں آیا۔ ان دونوں کے علاوہ اور چند فوجی سردار ہرثمہ کے پاس آئے اور انہوں نے حلفیہ اس سے یہ عہد کیا کہ ان کی جانب سے کوئی ناگوار واقعہ اسے پیش نہ آئے گا۔ اس وعدہ کو اس نے مانا۔ اور اب وہ شہر کے اندر داخل ہو گیا۔

طاہر بن حسین کا مدینہ شرقیہ پر حملہ

جمعرات کے دن صبح کو طاہر نے مدینہ شرقیہ، اس کے مضافات کرخ اور اس کے بازاروں پر حملہ کر دیا اور صراط کے دونوں نئے اور پرانے پل توڑ ڈالے۔ ان پلوں پر نہایت سخت لڑائی ہوئی۔ طاہر نے امین کی فوج پر حملہ کیا اور خود اس نے لڑائی میں حصہ لیا۔ وار الرقیق میں امین کے جو ساتھی تھے طاہر ان سے بھی لڑا۔ اس نے ان کو پسپا کر کے کرخ تک ڈھکیل دیا۔ خود طاہر باب الکرخ اور قصر الوضاح پر لڑا۔ اس نے امین کی فوج کو کامل ہزیمت دی اور ان کو مار بھگایا

طاہر بن حسین کا شہر میں داخلہ

اب طاہر بغیر کہیں رکے مسید حابر بڑھتا چلا گیا۔ اور بزور شمشیر وہ زبردستی شہر کے اندر داخل ہوا۔ اس نے اعلان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیا کہ جو شخص اپنے گھر میں خاموش بیٹھے گا وہ مامون ہے۔ اس نے قصر الوضاح کرخ کے بازار اور اطراف میں حسب ضرورت تھوڑی فوج ایک افسر کے ماتحت متعین کر دی۔ اور خود وہ مدینہ ابو جعفر قصر زبیدہ، قصر الخلد کا باب الجسر سے لے کر باب الخراسان تک، باب الشام، باب الکوفہ، باب البصرہ اور دریائے صراط کے کنارے کو اس کے دجلہ کے سنگم تک اپنے رسالہ اور پورے ساز و سامان اور اسلحہ کے ساتھ محاصرہ میں لے لیا۔ حاکم بن الصقر ہرش اور افریقی اب تک اس کے مقابلے پر جمے ہوئے تھے۔

قصر زبیدہ و قصر الخلد پر سنگباری

اس نے فصیل کے عقب میں شہر کے برخلاف اور قصر زبیدہ اور قصر الخلد کے مقابلہ میں منجنیقیں نصب کر دیں۔ اور ان سے سنگباری کی۔ امین اپنی ماں اور اولاد کو لے کر مدینۂ ابو جعفر چلے آئے۔ اس وقت ان کی فوج کے بیشتر سپاہی، ان کے خواجہ سرا اور لونڈیاں ان کا ساتھ چھوڑ کر شہر کے گلی کوچوں میں اپنی اپنی راہ ہو لیں۔ اوباش اور سفلے بھی ان کا ساتھ چھوڑ کر چلتے بنے۔

عمر الوراق کے اشعار

اس حالت کے بیان میں عمر الوراق نے کچھ اشعار کہے۔ علی بن یزید کہتا ہے کہ ایک دن میں اور کچھ اور لوگ اس کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں ایک شخص نے آ کر باب الکرخ پر طاہر کی لڑائی اور اس کے مقابلے سے لوگوں کی ہزیمت کی اطلاع دی۔ عمر کہنے لگا مجھے اس سے کیا۔ مجھے قدح شراب دو۔ وہی مرض ہے اور وہی دوا ہے۔ ایک دوسرے شخص نے آ کر کہا کہ فلاں نے عیاروں کو اس قدر مارا، فلاں آگے بڑھا اور فلاں لوٹ لیا گیا۔ اس پر اس نے چند شعر کہہ دیئے۔ جن کا مضمون یہ ہے کہ ہمارا زمانہ نہایت برا ہے جس میں اکابر تو مر گئے ہیں اور سفلے اور معمولی اوباشوں کو طاقت حاصل ہو گئی ہے۔ اب جو کچھ نہ ہو وہ تھوڑا ہے۔ خیر مجھے اس سے کیا مجھے شراب کافی ہے۔

امین کا محاصرہ

امین اپنے ساتھیوں کے ساتھ مدینۂ ابو جعفر میں قلعہ بند ہو گئے۔ طاہر نے ان کا محاصرہ کر لیا۔ تمام دروازے مسدود کر دیئے اور آٹے اور پانی کی بہم رسانی ان کے اور اہل شہر کے لئے بند کر دی۔

طارق امین کا خاص خدمت گار بیان کرتا ہے کہ اس محاصرہ کے اثنار میں ایک دن انہوں نے مجھ سے کہا کچھ کھلاؤ۔ میں باورچی خانہ آیا۔ وہاں مجھے کچھ نہ ملا۔ میں حمزہ عطارہ کے پاس جو جوہر کی باندی تھی آیا اور میں نے اس سے کہا کہ امیر المومنین بھوکے ہیں۔ تمہارے پاس کچھ ہو تو دو۔ مجھے باورچی خانے میں تو کچھ نہیں ملا۔ اس نے اپنی چھوکری بنان سے پوچھا تیرے پاس کیا ہے وہ ایک مرغی اور روٹی لے کر آئی۔ میں نے وہ امین کو لا کر دیں۔ ان کو کھا کر انہوں نے پینے کے لئے پانی مانگا۔ مگر آبدار خانے میں کوئی شے نہ مل سکی۔ سن کر چپ ہو گئے۔ وہ ہرثمہ کے مقابلہ کا عزم کر چکے تھے۔ اس لئے بغیر پانی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے انہوں نے اس پر حملہ کر دیا۔

ابراہیم بن المہدی کی طلبی

ابراہیم بن المہدی بیان کرتا ہے کہ جب طاہر نے امین کا محاصرہ کر لیا۔ میں مدینہ منصور میں ان کے قصر کے باب الذہب میں ان کے ہمراہ مقیم تھا۔ محاصرہ سے تنگ آ کر وہ ایک رات کو وسط رات میں اپنے قصر سے نکل کر قصر قرار میں آئے جو دریائے صراط کی قرن میں قصر الخلد سے زیریں میں واقع ہے مجھے بلا بھیجا۔ میں ان کے پاس آیا۔ کہنے لگے ابراہیم دیکھو یہ رات کیسی سہانی ہے۔ چاند کیسا بھلا معلوم ہو رہا ہے۔ اور اس کا عکس پانی میں کیسا خوب صورت معلوم ہوتا ہے۔ اور ہم اس وقت دجلہ کے کنارے میں ہیں کہو کچھ پی لیں۔ میں نے عرض کیا۔ جناب کی خوشی۔ انہوں نے ایک رطل نبیذ منگوائی اسے پی گئے اس کے بعد مجھے بھی اسی قدر پلائی گئی۔

ضعف جاریہ سے گانے کی فرمائش

چونکہ میں ان کی بدمزاجی سے واقف تھا اس لئے پیتے ہی میں نے گانا شروع کر دیا۔ اس بات کا بھی انتظار نہیں کیا کہ وہ مجھ سے اس کی خواہش کرے اور جوان کے مرغوب طبع گانے مجھے یاد تھے وہ میں نے سنائے کہنے لگے کہو تو کسی دوسرے کو بلاؤں جو تمہارے ساتھ باری باری سے گائے ... میں نے کہا۔ جی ہاں مجھے اس کی ضرورت ہے۔ انہوں نے اپنی جاریہ ضعف نام کو جو ان کے ہاں بہت پیش پیش تھی بلا لیا۔ اس کے نام سے میں نے برا شگون لیا۔ کیونکہ ہم پہلے ہی محاصرہ میں تھے۔ جب وہ ان کے سامنے آئی تو انہوں نے گانے کا حکم دیا۔ اس نے نابغۃ الجعدی کا یہ شعر گایا

کلیب لعمری کان اکثر ناصرا ۔۔۔ وایسر ذنبا منک ضرج بالدم

ترجمہ:۔ میری جان کی قسم ہے کلیب کے مددگار بھی تجھ سے زیادہ تھے اور اس کا جرم بھی خفیف تھا۔ مگر پھر بھی وہ قتل کر دیا گیا۔

اس شعر کو سنکر وہ بہت پریشان ہوئے۔ اس کو انہوں نے بدشگون سمجھا۔ انہوں نے اس سے کہا کہ اس کے علاوہ کچھ اور گا۔ اب اس نے یہ شعر گائے

ابکی فراقھم عینی وارقھا ۔۔۔ ان التفرق لاحباب بکاء

مازال یعدو علیھم ریب دھرھم ۔۔۔ حتی تفانوا وریب الدھر عداء

ترجمہ:۔ ان کی جدائی نے مجھے رلا دیا۔ کیونکہ احباب کی جدائی رلایا کرتی ہے۔ مدت سے زمانہ ان کے خلاف ہو رہا تھا۔ آخر کار وہ فنا ہو گئے اور زمانے کے انقلاب سے بھلا کون محفوظ رہتا ہے۔

اسے سنکر امین کہنے لگے تجھ پر خدا کی لعنت ہو۔ کیا اس کے سوا اور کوئی راگ ہی تجھے نہیں آتا۔ وہ جاریہ کہنے لگی۔ اے میرے آقا اپنی دانست میں تو میں نے وہی چیزیں آپ کو سنائی ہیں جن کے متعلق میرا خیال تھا کہ آپ ان کو پسند کرتے ہیں۔ میرا ہرگز یہ ارادہ نہ تھا کہ کوئی ایسی چیز سناؤں جو آپ کو بری معلوم ہو اور یہ راگ خود بخود میرے دل میں آئے۔ اس کے بعد اس نے دوسرا راگ شروع کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اما ورب السکون والحرک ان المنایا کثیرۃ الشرک
ما اختلف اللیل والنہار ولا دارت نجوم السماء فی الفلک
الا لنقل النعیم من ملک عان یحب الدنیا الی الملک
وملک ذی العرش دائم ابدًا لیس لفان ولا بمشترک

ترجمہ: قسم ہے مالک سکون و حرکت کی مصائب تمہا نہیں آتے۔ دن اور رات اور ستاروں کی ہر گردش کے ساتھ ایک نہ ایک ایسے بادشاہ سے جو دنیا کی محبت میں سرشار ہوتا ہے دولت حکومت سلب کر کے دوسرے کو دیدی جاتی ہے اور صرف مالک عرش کی حکومت دائمی غیر فانی ہے جس میں کسی کی شرکت نہیں۔

امین کی ضعف جاریہ سے خفگی

امین نے کہا۔ اللہ کا غضب تجھ پر ہو۔ کھڑی ہو وہ کھڑی ہوئی ان کا ایک نہایت خوب صورت بنا ہوا بلور کا قدح تھا جسے وہ زب سریاح کہتے تھے۔ وہ ان کے سامنے رکھا ہوا تھا۔ جب وہ باندی جانے کے لئے اٹھی تو اس کا پاؤں اس جام پر پڑا جس سے وہ چکنا چور ہو گیا۔ راوی کہتا ہے کہ اس جاریہ کے ساتھ شریک جلسہ ہونے کا ہمارے لئے یہ پہلا ہی اتفاق تھا اور اس صحبت میں تمام باتیں خلاف پسند ہی اس سے سرزد ہوئیں۔ امین نے مجھ سے کہا ابراہیم تم نے اس جاریہ کی حرکتیں اور جام کی شکست کو محسوس کیا۔ بخدا میں سمجھتا ہوں کہ میرا وقت اب قریب آ گیا۔ میں نے عرض کیا۔ یہ آپ کیا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے گا آپ کی حکومت کو غلبہ اور قیام بخشے گا۔ آپ کے دشمن کو تباہ کر دے گا۔ ابھی یہ بات پوری نہ ہوئی تھی کہ ہم نے دہلے کی سمت سے یہ آواز سنی۔ قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ (وہ بات پوری ہو گئی جس کے بارے میں وہ دونوں استفسار کرتے تھے) امین نے کہا ابراہیم تم نے بھی وہ آواز سنی جو میں نے سنی ہے۔ اگرچہ میں سن چکا تھا۔ مگر میں نے کہا۔ میں نے تو کچھ نہیں سنا کہنے لگے کچھ آہٹ محسوس کرتے ہو۔ میں دریا کے کنارے آیا مگر مجھے وہاں کوئی شخص نظر نہیں آیا۔ اب ہم پھر باتوں میں مصروف ہو گئے دوبارہ وہی آواز آئی قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ سنتے ہی امین اپنی جگہ سے پریشان ہو کر اٹھے اور سواری پر بیٹھ کر پھر اپنے شہر کے مقام میں چلے آئے۔ اس واقعے کو ایک یا دو راتیں گذری تھیں کہ سنیچر کے دن ۲۵ یا ۲۶ صفر ۱۹۸ھ کو وہ قتل کر دیئے گئے

امین کا قصر الخلد سے فرار

ابوالحسن المدائنی کہتا ہے جب ۱۹۸ھ ہجری کے ماہ محرم کے ختم ہونے میں سات دن باقی تھے، جمعہ کی رات کو امین اپنے قصر الخلد سے بھاگ کر مدینۃ السلام آئے۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ مغنیین سے جو سنگباری ہوتی تھی اس کے پتھراب ان کے قصر تک پہنچنے لگے تھے۔ جانے سے پہلے انہوں نے اپنے تمام مکانات ایوانات اور وہاں کے فرش و فروش جلوا دیئے اور پھر مدینۃ السلام آ رہے۔ اس وقت تک طاہر سے جنگ کو شروع ہوئے بارہ دن کم چودہ ماہ گزرے تھے۔ اس سال محمد بن ہارون (امین) قتل کئے گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۷

خلیفہ امین کا قتل

اُمرائے عساکر کا امین کو مشورہ

محمد بن صبلی الجلودی بیان کرتا ہے کہ جب ابن مدینۂ منصور میں آکر قیام پذیر ہوئے تو ان کے امرائے عساکر کو یہ بات ابھی طرح معلوم ہوگئی کہ نہ خود امین میں اور نہ ان میں اب یہ تاب ہے کہ وہ محاصرہ کے شدائد کا مقابلہ کر سکیں اور ان کو یہ اندیشہ ہوا کہ وہ مغلوب ہو جائیں گے۔ حاتم بن الصقر اور محمد بن ابراہیم بن الاغلب الافریقی اور ابن کے دوسرے سردار اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض پرداز ہوئے کہ ہماری اور آپ کی جو حالت ہے وہ ظاہر ہے ہمارے ذہن میں ایک بات آئی ہے۔ ہم اسے آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ آپ اس پر غور فرما کر پھر مستقل ارادہ کیجئے۔ ہمیں توقع ہے کہ جو بات ہم نے سوچی ہے، انشاء اللہ وہ ہمارے لئے مفید ہوگی۔ امین نے کہا کہو وہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا سب نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا ہے، دشمن نے آپ کو ہر طرف سے گھیر لیا ہے آپ کے رسالہ میں سے اب صرف ایک ہزار عمدہ اور تندرست گھوڑے آپ کے پاس رہ گئے ہیں۔ ہماری رائے یہ ہے کہ ہم ابنا کے سات سو ایسے اشخاص کا انتخاب کریں جن کو ہم جانتے ہوں کہ وہ آپ سے محبت کرتے ہیں اور ان کو گھوڑوں پر سوار کر کے ان دروازوں میں سے کسی ایک دروازے سے رات کے وقت کہ وہی اس کام کے لئے سب سے بہتر وقت ہے یہاں سے نکل جائیں اس وقت کوئی ہمارے سامنے نہ ٹھہرے گا۔

بغداد سے روانگی کی تجویز

اس طرح ہم محاصرہ سے نکل کر جزیرے اور شام چلے جائیں وہاں آپ جدید فوج بھرتی کریں اور مال گزاری وصول کریں۔ اس طرح آپ ایک وسیع سلطنت اور نئے ملک میں آجائیں گے۔ وہاں خود بخود لوگ آپ کے پاس جمع ہونے لگیں گے اور یہ نوبت بھی وہاں تک آپ کا تعاقب نہ کریں گی اور پھر ممکن ہے کہ زمانہ آپ کے موافق چلنا کھائے۔ اور اللہ تعالیٰ کوئی کامیابی کی صورت پیدا کر دے۔ امین نے کہا تمہاری رائے بہت مناسب ہے۔ اور اب وہ اس کے لئے بالکل آمادہ ہوگئے۔

طاہر کا سلیمان اور محمد بن عیسیٰ کو انتباہ

اس منصوبے کی اطلاع طاہر کو مل گئی۔ اس نے سلیمان بن ابی جعفر اور محمد بن عیسیٰ بن نہیک اور سندی بن شاہک کو لکھا کہ اگر تم نے امین کو نہیں نہ روکا اور ان کو اس ارادے سے باز نہ رکھا تو میں تمہاری تمام جائداد پر قبضہ کر لوں گا اور پھر خود تمہارے درپے ہوں گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیمان بن ابی جعفر اور محمد بن عیسیٰ کی امین سے درخواست

یہ امین کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ کا ارادہ یہاں سے چلے جانے کا ہے۔ ہم خدا کے واسطے آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ ہرگز ایسا نہ کریں اس سے آپ کی جان معرض خطر میں پڑ جائے گی۔ آپ کے یہ صلاح کار لٹیرے ہیں۔ محاصرہ نے جو شدت اختیار کر لی ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ اب ان کے لئے مفر نہیں رہا۔ چونکہ اس جنگ میں ان کی شرکت اور جد و جہد کی خبر عام ہو چکی ہے، اس وجہ سے وہ سمجھتے ہیں کہ آپ کے بھائی طاہر اور ہرثمہ کوئی بھی ان کو اب امان دینے والا نہیں۔ اسی سے بچنے کے لئے انہوں نے یہ سوچا ہے کہ جب وہ آپ کو لے کر باہر نکل آئیں اور آپ ان کے ہاتھ میں ہوں تو وہ آپ کو قید کر لیں اور آپ کا سر کاٹ کر اس کو اپنے امان اور تقرب کا ذریعہ بنائیں اور اس طرح کی مثالیں اکثر پیش آ چکی ہیں کہ غداروں نے ایسا ہی کیا ہے۔

سلیمان و محمد بن عیسیٰ کے قتل کا ارادہ

راوی کہتا ہے کہ جس کمرے میں امین سلیمان اور ان کے ساتھی باتیں کر رہے تھے اس کے برآمدے میں میرے باپ اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھے تھے۔ جب انہوں نے یہ گفتگو سنی اور یہ بھی محسوس کیا کہ ان لوگوں کے بیان کے مطابق انہوں نے اپنی رائے کے نتائج سے ڈر کر ان کی بات مان لی ہے تو ان سب کا یہ ارادہ ہوا کہ اندر جا کر سلیمان اور ان کے ساتھیوں کو قتل کر دیں۔ مگر پھر یہ بات ان کے ذہن میں آئی کہ اس طرح تو اندر اور باہر ہر جگہ لڑائی ہو جائے گی۔ وہ اپنے ارادے سے رک گئے۔

امین کے ارادوں میں تبدیلی

جب یہ بات پوری طرح امین کے دل میں بیٹھ گئی تو انہوں نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ اور اب اس بات پر آمادہ ہوئے کہ وعدہ معافی لے کر دشمن کے پاس چلے آئیں۔ اس طرح انہوں نے سلیمان، سندی اور محمد بن عیسیٰ کی خواہش کو منظور کر لیا۔ ان لوگوں نے کہا کہ اب آپ کی غرض یہی ہے کہ آپ سلامت رہیں اور رنگ رلیوں میں مزے اڑائیں۔ آپ کے بھائی اس بات کے لئے بالکل آمادہ ہیں کہ جہاں آپ پسند کریں وہیں وہ آپ کو رکھیں اور کسی مخصوص مقام میں آپ کی ضروریات زندگی اور تمام عیش و نشاط اور دلچسپیوں کا سامان فراہم کر دیں۔ آپ ان سے قطعی کسی قسم کا اندیشہ نہ کریں۔ امین اس رائے پر مائل ہوئے اور انہوں نے ہرثمہ کے پاس آنا منظور کر لیا۔

طاہر بن حسین کے پاس جانے کی تجویز

مگر میرے باپ اور ان کے ساتھی اس وجہ سے ہرثمہ کے پاس جانے سے بچتے تھے کہ چونکہ یہ لوگ خود اس کی فوج میں رہے تھے، اس وجہ سے وہ اس کے طور و طریق سے واقف تھے اور خائف تھے کہ وہ ان کو اپنے سے علیحدہ کر دے گا۔ ان کے ساتھ خصوصیت نہ برتے گا اور نہ ان کو مراتب دے گا۔ اس اندیشہ سے یہ لوگ امین کے پاس گئے اور ان کہا کہ جب آپ نے ہمارے مشورہ کو جو نہایت ہی صائب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے روکر دیا ہے اور منافقوں کی بات مان لی ہے تو اب ہماری یہ درخواست ہے کہ آپ کا طاہر کے پاس چلے جانا ہرثمہ کے پاس جانے سے آپ کے لئے زیادہ نافع ہے۔

امین کی طاہر سے نفرت

امین نے کہا۔ تم یہ کیا کہتے ہو۔ میں طاہر کو قطعی برا سمجھتا ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اینٹ کی ایک ایسی سربفلک رفیع اور نہایت چوڑی مضبوط دیوار پر جس کی نظیر میری نظر سے نہیں گزری کھڑا ہوں میں نے اپنا سیاہ لباس پہن رکھا ہے۔ پگڑی باندھ رکھی ہے تلوار بھی ہے ٹوپی بھی ہے، اور موزے بھی پہن رکھے ہیں اور طاہر دیوار کی بنیاد میں کھڑا ہوا اسے ڈھا رہا ہے۔ یہاں تک کہ دیوار گر پڑی۔ میں بھی گرا اور میری ٹوپی میرے سر سے گر گئی۔ اس وجہ سے میں طاہر کو اپنے لئے بہت ہی منحوس خیال کرتا ہوں اس سے مجھے وحشت ہے اور میں نہیں چاہتا کہ اس کے پاس جاؤں۔ ہرثمہ ہمارا مولیٰ اور ہمارے والد کے برابر ہے اور میں اس سے نہ صرف بہت زیادہ مانوس ہوں بلکہ اس پر اعتماد کامل رکھتا ہوں۔

حفص بن ارمیائیل کا بیان

حفص بن ارمیائیل بیان کرتا ہے کہ جب امین نے اپنے قرار والے مکان سے بستان موسیٰ کے مکان میں عبور کر کے آنا چاہا۔ جہاں ان کا پل بھی تھا تو حکم دیا کہ اس ایوان میں فرش بچھایا جائے اور وہاں خوشبودار بخورات کی دھونی دی جائے۔ اس کام کے لئے میں اور میرے مددگار ماتحت ساری رات پھول اور خوشبودار مصالحے لئے کھڑے رہے۔ اور سیب انار اور ترنج کو شاش کر ان کو کمروں میں جانے رہے۔ اس کام کی وجہ سے میں اور میرے ماتحت ساری رات جاگے۔

حفص کی ایک ضعیفہ کو ہدایت

صبح کی نماز کے بعد میں نے ایک بڑھیا کو ایک کوزہ عنبر کے بخور کا دیا۔ جو خربزے کے مشابہ تھا۔ اور اس میں سو مثقال عنبر تھا۔ اور میں نے اس سے کہا کہ میں ساری رات جاگا ہوں۔ اب مجھے سخت نیند آ رہی ہے۔ ایک نیند لئے بغیر میں نہیں رہ سکتا۔ جب تم دیکھو کہ امیر المومنین پل پر آ رہے ہیں تم اس عنبر کو آتشدان میں رکھ دینا۔ میں نے اسے چاندی کا ایک چھوٹا سا آتشدان بھی دیا۔ اس پر آگ بھی تھی، اور یہ ہدایت کی کہ عنبر ڈالتے ہی آگ پھونک دینا تاکہ وہ جل جائے۔ یہ کہہ کر میں تباہ کن کشتی میں جا کر سو رہا۔

امین کے ادبار کی پہلی علامت

میں بے خبر سو رہا تھا کہ وہ بڑھیا بہت ہی گھبرائی ہوئی آئی اور اس نے مجھے بیدار کیا۔ اور کہا حفص! لوگوں تو مصیبت میں پڑ گئی ہوں۔ میں نے پوچھا خیر ہے۔ کیا ہوا اس نے کہا میں نے ایک شخص کو تمہارا پل پر آتے ہوئے دیکھا۔ اس کا جسم امیر المومنین کے جسم کے مشابہ تھا۔ ایک جماعت اس کے آگے تھی اور ایک پیچھے تھی۔ مجھ کو یقین آ گیا کہ امیر المومنین ہیں۔ میں نے اس عنبر کو جلا دیا۔ جب وہ شخص میرے قریب آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ عبداللہ بن موسیٰ ہے اور امیر المومنین اب آ رہے ہیں۔ میں نے خوب ڈانٹا اور سخت سست کہا اور اتنا ہی عنبر پھر اسے دیا تاکہ وہ اسے ان کے سامنے جلائے۔ یہ ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ادبار کی پہلی علامت تھی۔

امین کو طاہر سے امان طلب کرنے کا مشورہ

علی بن یزید کہتا ہے کہ جب امین کو محصور ہوئے ایک طویل مدت گذر گئی تو سلیمان بن ابی جعفر، ابراہیم بن المہدی اور محمد بن عیسیٰ بن نہیک ان کا ساتھ چھوڑ کر عسکر مہدی چلے گئے وہ مدینہ منصور میں جمعرات جمعہ اور سنیچر کو محصور رہے اونہوں نے اپنے دوستوں اور بقیہ لوگوں سے طلب امان کے متعلق مشورہ کیا۔ اور پوچھا کہ کس طرح طاہر سے چھٹکارا ہو۔ سندی نے کہا اے میرے آقا ہم پسند کریں یا نہ کریں مامون کو ضرور ہم پر فتح حاصل ہوگی اور ہرثمہ کے ہاں ہمیں امان مل سکتی ہے۔ امین کہنے لگے مگر ہرثمہ تک پہونچنے کا ذریعہ کیا ہو۔ ہر طرف سے تو مجھے موت نے گھیر لیا ہے۔ دوسرے مصاحبین نے کہا۔ آپ طاہر کے پاس چلئے اگر آپ نے حلفیہ اس سے اس بات کا عہد واثق کر لیا کہ آپ اپنا ملک اس کے تفویض کر دیں گے تو ممکن ہے کہ وہ آپ کی طرف مائل ہو جائے۔

امین کی طاہر سے امان طلبی کی مخالفت

امین نے کہا تمہاری رائے بالکل غلط ہے۔ اور میں نے تم سے مشورہ کرنے میں غلطی کی۔ اگر میرا بھائی عبداللہ خود اپنے تمام معاملات کو سرانجام دیتا تو جو کامیابی طاہر کے ذریعہ سے اسے ہوئی ہے اس کا دسواں حصہ بھی اسے خود نہ ہوتی۔ میں طاہر کو پہلے ہی ٹٹول چکا ہوں وہ کسی طرح عبداللہ کے ساتھ غداری کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہے۔ اور نہ اس کی جاں نثاری کے سوا کوئی اور مقصد اس کے پیش نظر ہے۔ اگر طاہر ہی میرا کہا مان کر میرے ساتھ ہو جاتا تو پھر اگر روئے زمین کے باشندے میری مخالفت کرتے تو مجھے ان کی کچھ پروا نہ ہوتی۔ میں تو چاہتا تھا کہ وہ میرے ساتھ ہو جاتا تو میں اپنے تمام خزانے اسے دیدیتا اور اپنی تمام حکومت اس کے تفویض کر دیتا۔ اور محض اس کے سایہ عاطفت میں زندگی گزار دیتا مگر اس بات کی میں اس سے توقع بھی نہیں کر سکتا۔

ہرثمہ سے امان طلبی کی تجویز

سندی نے کہا امیر المومنین آپ سچ کہتے ہیں آپ تو ہمیں لے کر فوراً ہرثمہ کے پاس چلئے۔ کیونکہ اس کا یہ خیال ہے کہ اگر آپ حکومت سے دست بردار ہو کر اپنے کو اس کے حوالے کر دیں گے تو پھر اسے آپ کے خلاف کسی کارروائی کے کرنے کا کوئی حق نہ رہے گا۔ اس نے مجھ سے تو یہ کیا ہے کہ اگر اس وقت عبداللہ آپ کو قتل کرنا چاہے گا تو وہ آپ کی مدافعت میں لڑ پڑے گا۔ رات کے وقت جب تمام لوگ سو چکے ہوں آپ نکل چلئے اس طرح مجھے امید ہے کہ ہماری اس تجویز کی لوگوں کو خبر نہ ہوگی۔

امین کی حوالگی کے متعلق طاہر بن حسین کا عزم

ابوالحسن مدائنی نے بیان کیا ہے کہ جب امین نے ہرثمہ کے پاس آنا چاہا اور اس نے ان کی خواہش کو منظور کر لیا تو یہ بات طاہر کو شاق ہوئی۔ اس نے تہیہ کر لیا کہ وہ اس شکار کو اس طرح ہاتھ سے نہ جانے دیگا۔ طاہر نے کہا وہ میرے علاقے اور میری سمت میں ہیں۔ میں نے لڑ کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور محاصرہ کرکے ان کو اس نوبت پر پہنچا یا ہے کہ اب وہ امان کی درخواست پر مجبور ہوئے، میں کبھی اس بات کو پسند نہ کروں گا کہ میرے ہوتے ہوئے وہ اپنے کو ہرثمہ کے حوالے کریں اور اس طرح فتح کا سہرا اس کے سر رہے۔

امرائے عساکر کا طاہر بن حسین کو مشورہ

جب ہرثمہ اور دوسرے سرداروں نے یہ رنگ دیکھا وہ اس مسئلہ پر مشورہ کرنے کے لئے خزیمہ بن خازم کی قیام گاہ پر جمع ہوئے طاہر اور اس کے خاص خاص سردار بھی وہاں آئے۔ سلیمان بن منصور، محمد بن عیسیٰ بن نہیک اور سندی بن شاہک بھی شریک جلسہ ہوئے اور اب اس مسئلہ پر بحث و مباحثہ ہونے لگا۔ انہوں نے طاہر کو مطلع کیا کہ امین اس بات کے لئے تو کبھی تیار نہ ہوں گے کہ وہ تمہارے پاس آکر پناہ لیں اور اگر تم ان کی خواہش کو نہ مانو گے تو ممکن ہے کہ ان کے اس معاملہ میں ویسا ہی فتنہ اور ہنگامہ پھر اٹھے جیسا کہ حسین بن علی بن عیسیٰ بن ماہان کے معاملہ میں ہو چکا ہے۔ چونکہ تم سے وہ مانوس نہیں ہیں اور ڈرتے ہیں اور ہرثمہ پر ان کو پورا اعتماد ہے اور اسے اپنے لئے مامن سمجھتے ہیں، اس سے وہ خود تو اس کے پاس پناہ لیں گے البتہ مہر، عصا، اور چادر خلافت وہ تمہارے لئے حوالے کر دیں گے۔ مناسب یہ ہے کہ جب اللہ نے اس معاملہ کو اس قدر سہل کر دیا ہے تو تم اسے نہ بگاڑو۔ بلکہ غنیمت سمجھو۔ طاہر نے بخوشی یہ تجویز مان لی۔

ہرثمہ کی روانگی

اس کے بعد کہا جاتا ہے کہ ہرثمہ کو جب اس تصفیہ کی خبر ہوئی اس نے طاہر کے پاس تقرب حاصل کرنے کے لئے اسے اطلاع دی کہ جو تمہارے اور امین کے درمیان طے پائی ہے وہ سراسر مکر ہے۔ مہر خلافت عصا اور چادر امین کے ہمراہ ہرثمہ کے پاس جائے گی۔ طاہر نے اس اطلاع پر یقین کر لیا اور اس سے وہ سخت مشتعل ہو آگیا اس نے قصر ام جعفر اور خلد کے محلوں کے گرد اپنے مسلح آدمی جن کے پاس گنڈاسے اور تیر تھے، پوشیدہ مقامات پر متعین کر دیئے۔ یہ اتوار کی رات تھی جبکہ ماہ محرم ۱۹۸ھ کے ختم ہونے میں پانچ راتیں باقی تھیں۔ اور سُریانی تاریخ کے اعتبار سے ۱۸ ار ستمبر تھی۔

امین پر طاہر بن حسین کا حملہ

خدمت گار طارق بیان کرتا ہے کہ جب امین ہرثمہ کے پاس جانے کے لئے روانہ ہوئے تو پیاسے تھے۔ میں نے آبدار خانے میں ان کے لئے پانی تلاش کیا۔ مجھے نہ ملا۔ اس سے وہ مغموم ہوئے مگر پھر اس قرارداد کے مطابق جو ان کے اور ہرثمہ کے درمیان ہو چکی تھی وہ جلدی سے روانہ ہوئے انہوں نے خلافت کا لباس جامہ زیبا اور ایک لانبی ٹوپی پہنی شمع سامنے تھی۔ جب ہم باب البصرہ کے نگہبان سپاہیوں کے قریب پہنچے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ ان سپاہیوں کی چھاگلوں میں پانی ہوگا وہیں لاکر مجھے پلا دو۔ میں نے پانی کا ایک کوزہ لاکر ان کو دیا مگر اس کی بو کی وجہ سے انہوں نے پیا نہیں۔ اور پیدل ہی ہرثمہ کی طرف بڑھ گئے۔ طاہر نے اچانک ان پر حملہ کیا۔ خود وہ بھی ان کی گھات میں خلد میں موجود تھا۔ جب وہ تباہ کن کشتی کے پاس لئے تو اب طاہر اور اس کے ساتھیوں نے گھات سے ایک دم نکل کر ان پر تیر اور پتھر برسائے۔ ان کی زد سے بچنے کے لئے سب لوگ پانی کی سمت جھک پڑے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کشتی الٹ گئی

امین کی گرفتاری

ہرثمہ امین اور دوسرے آدمی جو اس میں تھے، پانی میں گر پڑے۔ امین تیر کر دریا کے دوسرے کنارے بستان موسیٰ پہنچ گئے۔ طاہر نے یہ خیال کیا کہ اس میں ہرثمہ کی چال ہے وہ خود دجلہ کو عبور کر کے صراۃ کے قریب آ گیا۔ چوکسی کے لئے ابراہیم بن جعفر البلخی اور محمد بن حمید شکلہ ام ابراہیم بن المہدی کا بھتیجا جسے خود طاہر نے اس کام پر متعین کیا تھا۔ موجود تھے۔ طاہر کا یہ دستور تھا کہ جب وہ کسی خراسانی کو کوئی خدمت دیتا تھا تو خود ہی ایک جماعت کو اس کے ساتھ کر دیتا تھا۔ محمد بن حمید نے جو طاہری کے نام سے مشہور ہے اور جسے وہ دوسرے سرداروں سے پہلے اہم خدمات پر متعین کیا کرتا تھا، امین کو پہچان لیا اور اپنے سپاہیوں کو للکارا وہ وہیں ڈھیر ہو گئے۔ اور انہوں نے امین کو پکڑ لیا اور اس نے بڑھ کر ان کی زلفیں پکڑ لیں اور پھر ان کی پنڈلیاں پکڑ کر گرا دیا۔ اب ان کو ایک گھوڑے پر سوار کیا گیا اور سپاہیوں کی ایک معمولی سے بٹی چادر ان پر ڈال دی۔ ان کو ابراہیم بن جعفر البلخی کی قیامگاہ پر لائے۔ ابراہیم باب الکوفہ میں قیام کرتا تھا۔ اور قیدیوں کی طرح ان کے پیچھے ان کے ساتھ ایک اور شخص کو گھوڑے پر بٹھا دیا۔ تاکہ وہ گرنے نہ پائیں۔

طاہر کو امین کی گرفتاری کی اطلاع

خطاب بن زیاد بیان کرتا ہے کہ جب امین اور ہرثمہ دریا میں گر پڑے تو طاہر اس خوف سے کہ کہیں ہرثمہ کی غرقابی کا الزام اس کے ذمے عائد نہ ہو اپنے پڑاؤ کی طرف لپکا جو باب الانبار کے مقابل بستان موسیٰ میں تھا۔ جب طاہر باب الشام پہنچا ہم اس کے ہمراہ سواری میں تھے۔ حسن بن علی الماموني اور حسن الکبیر رشید کا خادم بھی اس کے ساتھ تھے۔ وہاں محمد بن حمید ہمارے پاس آیا وہ گھوڑے سے اتر پڑا اور طاہر کے پاس جا کر اس نے اس کی اطلاع دی کہ میں نے امین کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور ان کو ابراہیم البلخی کی قیام گاہ جو باب الکوفہ بھیجا ہے۔ طاہر ہماری طرف ملتفت ہوا اور اس نے یہ خبر ہم سے بیان کی اور پوچھا۔ کیا کہتے ہو۔ ماموني نے کہا نہ کیجئے۔ جیسی حسین بن علی کا سا سلوک اس کے ساتھ نہ کیجئے۔ طاہر نے اپنے مولیٰ قریش الدندانی کو بلا کر اس کو امین کے قتل کر دینے کا حکم دیدیا۔ اور اس کے پیچھے خود طاہر بھی باب الکوفہ اس جگہ کو روانہ ہوا۔

ابو حاتم کی امین سے قصر میں قیام کی درخواست

محمد بن عیسیٰ الجلودی مذکورہ واقعات کے سلسلے میں کہتا ہے اتوار کی رات میں عشا کے بعد وہ جانے کے لئے آمادہ ہوئے۔ قصر سے صحن قصر میں آ کر کرسی پر بیٹھے۔ اسوقت انہوں نے سفید لباس پہن رکھا تھا۔ اس پر سیاہ عبا تھی۔ ہم ان کے پاس آئے اور گرز لئے ہوئے سامنے کھڑے ہو گئے کہ خادم حاضر ہوا اور عرض پرداز ہوا کہ ابو حاتم سلام عرض کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اگرچہ حسب وعدہ میں آپ کو لینے کے لئے حاضر ہوں مگر میری رائے یہ ہے کہ آج رات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ برآمد نہ ہوں تو بہتر ہے۔ کیونکہ میں نے دجلہ کے کنارے کچھ ایسی آہٹ پائی ہے جس سے میں متردد ہو گیا ہوں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ مجھے زیر کر لیا جائے گا۔ اور آپ کو میرے ہاتھ سے چھڑا لیا جائے گا۔ یا آپ مارے جائیں گے۔ میری واپسی تک آپ ٹھیرے رہیں۔ میں کل سارا انتظام کر کے رات کو حاضر ہوں گا اور آپ کو لے چلوں گا اگر اس وقت کوئی میری مزاحمت کرے گا تو میں آپ کے لئے لڑوں گا اور اس کے لئے پہلے ہی تیار رہوں گا۔ امین نے اپنے خدمت گار سے کہا کہ جا کر کہدو کہ تم وہیں ٹھیرے رہو میں ابھی آتا ہوں اس کے بغیر چارہ نہیں اور میں کل تک ٹھیر نہیں سکتا۔

امین کی روانگی

امین بہت پریشان ہوئے کہنے لگے تمام لوگ اور خود میرے موالی اور پہرہ دار مجھے چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ مجھے یہ ڈر ہے کہ اگر کہیں مجھے صبح ہو گئی تو میری تنہائی کی خبر طاہر کو ہو جائے گی اور وہ مجھے یہیں آ کر گرفتار کرے گا۔ انہوں نے اپنا سیاہ بال تراشیدہ چاند تارے والا پچکلیاں گھوڑا زہری طلب کیا پھر اپنے دونوں بیٹوں کو بلا کے گلے سے لگایا اور پیار کیا اور کہا کہ میں تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے جن کو انہوں نے اپنی آستین سے جذب کیا۔ کھڑے ہوئے اور تڑپ کر گھوڑے پر سوار ہوئے۔ اب ہم ان کے آگے ہو کر قصر کے دروازے تک پیدل آئے اور پھر اپنے اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے۔ صرف ایک شمع ان کے سامنے تھی۔ جب ہم باب الخراسان سے ملی ہوئی محرابوں کے پاس پہونچے تو ابو حاتم نے مجھ سے کہا تم اپنا ہاتھ ان کے اوپر کر لو تاکہ اگر کوئی ان پر تلوار کا وار کرے جس کا مجھے اندیشہ ہے تو اس کا وار تم روک لو اور وہ محفوظ رہیں۔ میں نے اپنے گھوڑے کی لگام زین کے ہرنے پر ڈال دی۔ اور اپنا ہاتھ ان پر پھیلا دیا۔ ہم باب الخراسان آئے ہمارے حکم سے وہ کھول دیا گیا۔ اب ہم گھاٹ پر آئے ہرثمہ کی آتش فشاں کشتی موجود تھی۔ امین اس کی طرف بڑھے۔ گھوڑے نے آگے بڑھنے میں پس و پیش کیا انہوں نے چابک مارا اور اسے پانی میں سے کشتی کے بالکل قریب لے آئے اور کشتی میں اتر گئے ہم گھوڑے کو لیکر پھر شہر کے اندر چلے آئے۔ اندر آ کر ہم نے دروازہ بند کرا دیا۔ اب ہمیں شور سنائی دیا۔ ہم دروازے کے برج پر چڑھ کر اس شور کو سننے کھڑے ہو گئے۔

امین کا کشتی میں استقبال

احمد بن سلام صاحب المظالم (ناظم فوجداری) بیان کرتا ہے کہ دوسرے سرداروں کے ساتھ میں بھی ہرثمہ کی کشتی میں موجود تھا۔ جب امین کشتی میں اترے تو ہم سب کے سب ان کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے اور خود ہرثمہ نے دو زانو ہو کر معذرت کی کہ نقرس کی وجہ سے میں کھڑے ہونے سے مجبور ہوں اس نے ان کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ ان کے ہاتھ پاؤں اور آنکھوں کو چومنے لگا اور کہتا جاتا تھا۔ اے میرے آقا۔ مالک اور میرے آقا مالک کے صاحبزادے۔ امین ہم سب کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ عبید اللہ بن الوضاح سے پوچھا۔ تم کون ہو؟ اس نے کہا۔ میں عبید اللہ بن الوضاح ہوں۔ امین نے کہا میں نے پہچانا۔ اللہ تم کو جزائے خیر دے۔ تم نے برف کے معاملہ میں میرے ساتھ اس قدر مہربانی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہے کہ اگر اللہ اس کو سلامت رکھے) اپنے بھائی سے میں ملا تو میں تمہارے اس احسان کا خاص طور پر ان سے ذکر کروں گا۔ اور درخواست کروں گا کہ وہ میری طرف سے تم کو اس کا عوض دیں۔

احمد بن سلام کی گرفتاری

ہرثمہ نے حکم دیا کہ کشتی ڈھکیلی جائے۔ اسی وقت طاہر کے سپاہیوں نے جو سربند اور تباہ کن کشتیوں میں سوار تھے ہم پر حملہ کر دیا۔ انہوں نے ایک شور برپا کر دیا اور کشتی کو پنکھے سے لپیٹ گئے۔ کچھ سپاہی اسے کاٹنے لگے اور بعض کشتی میں سوراخ کرنے لگے اور دوسرے ہم پر اینٹ اور تیر برسانے لگے۔ کشتی میں سوراخ پڑ گیا۔ جس کی وجہ سے اس میں پانی بھر آیا وہ غرق ہونے لگی۔ ہرثمہ پانی میں کود پڑا۔ ایک ملاح نے اسے دریا سے نکالا۔ اسی طرح ہم میں سے ہر شخص کسی نہ کسی طرح پانی سے نکل آیا اس وقت میں نے ابن کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے جسم پر اپنے کپڑے چاک کئے اور پانی میں کود پڑے۔ جب میں کنارے پہنچا تو طاہر کا ایک سپاہی مجھ سے آ لپٹا اور وہ مجھے ایک شخص کے پاس لے کر آیا جو ام جعفر کے محل کی نشست پر دجلہ کے کنارے لوہے کی ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے آگ روشن تھی۔ سپاہی نے فارسی میں اس سے کہا کہ یہ بھی ان کشتی والوں میں سے ہے جو پانی میں ڈوب رہے تھے۔ اور اب یہ نکل آیا ہے۔ اس شخص نے جو کرسی پر متمکن تھا مجھ سے پوچھا۔ تم کون ہو۔ میں نے کہا ہرثمہ کے آدمیوں میں ہوں۔ احمد بن سلام میرا نام ہے اور امیر المومنین کے مولیٰ و ہرثمہ کا صاحب شرطہ ہوں اس نے کہا تم نے جھوٹ بیان کیا ہے۔ مجھے صحیح پتہ دو۔ میں نے کہا جو کچھ میں نے بیان کیا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ اس نے پوچھا ابن پر کیا گذری۔ میں نے کہا میں نے ان کو کپڑے چاک کر کے پانی میں کودتے ہوئے دیکھا تھا۔

احمد بن سلام کے قتل کا حکم

یہ سن کر اس نے اپنے آدمیوں سے کہا۔ میرا گھوڑا لاؤ۔ وہ گھوڑا لائے۔ اور وہ اس پر سوار ہو گیا۔ اور مجھے ساتھ ساتھ چلنے کا حکم دیا میرے گلے میں ایک ڈوری باندھ دی گئی۔ اور میں اس کے ساتھ ہوا۔ جب وہ رشید یہ کرخ سے ہوتا ہوا، اسد بن المرزبان کی مسجد کے پاس پہنچا تو چونکہ دوڑتے دوڑتے میں تھک گیا تھا، مجھ سے اب دوڑا نہ گیا جو سپاہی مجھے لے جا رہا تھا اس نے کہا یہ شخص ٹھہر گیا ہے اور اب ساتھ نہیں دوڑتا۔ اس نے کہا پھر کیا دیکھتا ہے اتر کر سر اتار لے۔

احمد بن سلام کی پیشکش

میں نے کہا میں آپ پر قربان آپ مجھے کیوں قتل کرتے ہیں اللہ نے مجھے بہت کچھ دیا ہے اور چونکہ میں نے ناز و نعم میں زندگی بسر کی ہے اسی وجہ سے میں اب دوڑ نہ سکا۔ میں اپنی جان کے عوض دس ہزار درہم فدیہ دینے کے لئے آمادہ ہوں جب اس نے دس ہزار کا نام سن لیا تو اب میں نے کہا صبح تک آپ مجھے اپنے پاس رکھیں صبح کو مجھے ایک آدمی دیں میں اسے اپنے مختار کے پاس اپنے مکان سے کچھ بھیج دوں گا۔ اگر وہ دس ہزار نہ لا دے تو آپ میری گردن مار دیں۔ اس نے کہا یہ بات ٹھیک ہے۔ اب اس نے میرے متعلق حکم دیا کہ مجھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے سوار کر لیا جائے۔ میں اس کے ساتھی سپاہیوں میں سے ایک کے پیچھے سوار ہو گیا وہ مجھے اپنے افسر اعلیٰ کے مکان میں جو ابو الصالح کاتب کے لئے تھا لے آیا۔ اس نے اپنے غلاموں کو میری نگرانی کا حکم دیا اور اس کے لئے ان کو سخت تاکید کر دی۔ پھر اس نے مجھ سے امین اور ان کے پانی میں گرنے کے واقعات کو اچھی طرح سمجھ کر سنا اور پھر ظاہر کو اس واقعے کی اطلاع دینے چل دیا۔ اب مجھے معلوم ہوا کہ یہ ابراہیم البلخی تھا۔

امین کی ایک حجرے میں اسیری

اس کے غلاموں نے مجھے اس مکان کے ایک حجرے میں جس کا فرش نا ہموار تھا اور دو تین تکیے پڑے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ وہاں لپٹی ہوئی چٹائیاں رکھی تھیں داخل کیا۔ انہوں نے ایک چراغ بھی وہاں لا کر رکھ دیا۔ میں اس حجرے میں بیٹھ گیا۔ اور وہ دروازہ کو بند کر کے بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ ایک گھڑی رات گذری تھی کہ رسالہ کی چاپ سنائی دی۔ انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا وہ ان کے لئے وا ہوا۔ اور وہ یہ کہتے ہوئے "پسر زبیدہ" اندر آئے۔ ایک برہنہ شخص جس نے صرف پائجامہ پہن رکھا تھا۔ اور عمامہ سے نقاب ڈال لی تھی" اور جس کے دوش پر ایک بوسیدہ خرقہ پڑا ہوا تھا میرے حجرے میں لایا گیا۔ لانے والوں نے محل کے ملازموں کو حکم دیا کہ اس کی پوری طرح نگرانی کی جائے۔ اس کام کے لئے انہوں نے خود اپنی جمعیت کے کچھ سپاہی اور وہاں متعین کر دیے۔

امین اور احمد بن سلام کی گفتگو

جب وہ میرے حجرے میں بیٹھ گیا تو اب اس نے اپنا منہ کھولا وہ امین تھے۔ ان کو دیکھ کر مجھے عبرت ہوئی اور میں نے اپنے اور ان کے حال کے تفاوت پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ وہ مجھے غور سے دیکھنے لگے پوچھا کون؟ میں نے کہا آپ کا غلام۔ کہا کیسے؟ میں نے کہا احمد بن سلام صاحب المظالم۔ کہنے لگے ہاں اس نام کے بغیر بھی میں نے پہچانا تم رقہ میں میرے پاس آیا کرتے تھے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ کہنے لگے تم تو اکثر میرے پاس آتے اور دل خوش کرنے والی باتوں سے مجھے لطف اندوز کرتے تھے۔ میں تم کو خوب جانتا ہوں تم میرے مولا نہیں ہو بلکہ میرے بھائی اور اپنے ہو۔

امین کو اختلاج قلب

اس کے بعد انہوں نے مجھے آواز دی۔ احمد! میں نے کہا۔ حاضر کہا میرے قریب آؤ مجھے پکڑ لو۔ مجھے اس وقت سخت گھبراہٹ ہو رہی ہے۔ میں نے ان کو اپنے سینے سے لگا لیا دیکھا کہ ان کو سخت اختلاج قلب ہو رہا ہے دل اس طرح دھڑک رہا تھا کہ اب سینے سے نکل جائے۔ میں ان کو اپنے سینے سے لگائے رہا اور ان کو تسکین دیتا رہا۔ پوچھا احمد میرے بھائی کیسے ہیں، میں نے کہا وہ زندہ ہیں۔ کہنے لگے وہاں کا وقائع نویس بھی کس قدر جھوٹا ہے۔ غالباً اس لڑائی سے بری الذمہ ہونے کے لئے اس نے یہ خبر مشہور کر دی ہے۔ میں نے کہا آپ ان کے ڈاک والے کو کیا کوستے ہیں۔ اللہ آپ کے وزراء کا برا کرے جنہوں نے آپ کو اس حالت پر پہنچایا ہے۔ کہنے لگے سوائے کلمۂ خیر کے میرے وزراء کے متعلق کچھ نہ کہو۔ کامیابی بھی ہوتی ہے ناکامی بھی ہوتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ میں ہی پہلا آدمی نہیں ہوں جس نے کسی بات کے حاصل کرنے میں کوشش کی اور وہ ناکام رہا۔ پھر کہنے لگے احمد تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ لوگ میرے ساتھ کیا کریں گے کیا مجھے قتل کر دیں گے یا اپنے وعدہ امان کو پورا کریں گے۔ میں نے کہا جناب والا میں تو سمجھتا ہوں کہ وہ ایفائے عہد کریں گے۔ اب وہ اس خرقہ کو جو ان کے شانوں پر پڑا تھا، سردی کی وجہ سے اپنے جسم سے لپیٹنے لگے اور اسے داہنے بائیں اپنے بازوؤں پر روکا۔ میں ایک صدری پہنے تھا میں نے اسے اتارا اور کہا لے میرے آقا آپ اسے پہن لیں۔ کہنے لگے چھوڑو بھی اس کا کیا ذکر کرتے ہو اللہ نے جس حال میں رکھا ہے اس میں بھی میرے لئے خیر ہو گی۔

امین کی شناخت

ہم یہی باتیں کر رہے تھے کہ دروازے پر دستک ہوئی اور وہ کھولا گیا ایک مسلح شخص ہمارے پاس آیا۔ اس نے امین کو اچھی طرح شناخت کر لینے کے لئے غور سے دیکھا اور جب شناخت کر لیا تو وہ واپس چلا گیا۔ اور پھر دروازہ بند کر دیا گیا۔ یہ محمد بن حمید الطاہری تھا۔ اس کے اس وقت آنے کی وجہ سے میں ناڑ گیا کہ امین مارے گئے چونکہ اس رات میں نے اس وقت تک نماز وتر ادا نہیں کی تھی، مجھے اندیشہ ہوا کہ بغیر وتر ادا کئے کہیں میں بھی ان کے ساتھ نہ مارا جاؤں میں وتر پڑھنے کھڑا ہو گیا۔ کہنے لگے احمد مجھ سے دور مت جاؤ۔ میرے قریب ہی کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ مجھے بہت سخت وحشت ہو رہی ہے۔ میں ان سے بالکل لگ کر کھڑا ہو گیا۔

عجمی جماعت کی حجرے میں آمد

جب نصف یا قریب نصف کے رات ہوئی تو میں نے زینے کی چاپ سنی۔ اب پھر دروازہ کھٹکھٹایا اور وہ کھولا گیا۔ عجمیوں کی ایک جماعت ننگی تلوار میں لئے اندر گھس آئی ان کو دیکھ کر امین کھڑے ہو گئے اور انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور کہنے لگے بخدا میری جان اللہ کی راہ میں جا رہی ہے۔ کیا بچنے کی کوئی تدبیر، کوئی فریاد رس یا شریف بہادر نہیں رہا۔ اتنے میں وہ لوگ خود ہمارے حجرے کی چوکھٹ پر آ موجود ہوئے۔ مگر پھر بھی ان کے مرتبے کی وجہ سے اس قدر مرعوب تھے کہ وہ وہیں ٹھٹک گئے اور اب ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ تو آگے بڑھ تو پیچھے ہٹ جانا۔ میں کھڑا ہوا اور لپٹی ہوئی چٹائیوں کے پیچھے حجرے کے کونے میں چھپ گیا۔

امین کی قاتلین سے درخواست

امین ایک نیزہ ہاتھ میں لیکر کھڑے ہو گئے اور کہتے جاتے تھے، تم کو کیا ہو گیا ہے تم کس پر حملہ کر رہے ہو۔ میں رسول کے چچا کا پوتا ہوں، ہارون کا بیٹا اور مامون کا بھائی ہوں۔ میرے خون کے معاملے میں تم اللہ سے خوف کرو۔ ان میں سے طاہر کے مولیٰ قریش الدندانی کے غلام خاور یہ نے آگے بڑھ کر ان پر تلوار کا وار کیا جو ان کی پیشانی پر لگی۔ امین نے اس کے منہ پر نیزہ کھینچ کر مارا۔ اور اس کو گرا کر اس پر چڑھ بیٹھے اور اس کی تلوار چھیننے لگے۔ اس نے فارسی میں چلا کر کہا۔ مجھے مار ڈالا مار ڈالا۔ اس کی آواز پر ایکدم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت سے آدمی امین پر چڑھ دوڑے۔ ایک نے ان کی کمر میں تلوار بھونک دی اور اب وہ ان پر سوار ہو گئے۔ اور گدی پر سے ان کو ذبح کر ڈالا۔ ان کا سر کاٹ لیا اسے وہ طاہر کے پاس لے گئے اور جسم کو وہیں ڈال دیا۔ صبح کو آ کر ان کے جسم کو ایک ٹاٹ میں لپیٹ کر لاد لے گئے۔ جب صبح ہوئی تو مجھ سے دس ہزار کا مطالبہ ہوا۔ میں نے اپنے مختار کو بلا کر اس سے وہ رقم منگائی اور ادا کر دی۔ امین جمعرات کے دن مدینہ منصور میں داخل ہوئے اور اتوار کے دن واپس آئے۔

امین کی مدافعت

یہی راوی اسی قصے کے سلسلے میں بیان کرتا ہے کہ جب امین اس حجرے میں میرے پاس آئے اور ان کو ذرا سکون ہوا تو میں نے ان سے کہا کہ اللہ آپ کے وزیروں کا برا کرے۔ ان کی وجہ سے آپ کی یہ گت بنی ہے۔ کہنے لگے اے بھائی اب یہ عتاب کا موقع نہیں ہے۔ پھر انہوں نے مجھ سے مامون کو دریافت کیا اور پوچھا کہ وہ زندہ ہے میں نے کہا جی ہاں۔ اگر وہ نہ ہوتے تو پھر یہ لڑائی کس کی خاطر ہو رہی ہے۔ اس پر انہوں نے کہا مگر مجھے تو عامر بن اسمٰعیل بن عامر کے بھائی یحییٰ نے جو ہرثمہ کی چھاؤنی میں وقائع نویس تھا، یہ اطلاع دی کہ وہ مر گئے۔ میں نے کہا اس نے بالکل جھوٹ اطلاع دی ہے۔ پھر میں نے کہا آپ کی ازار بہت موٹی ہے آپ یہ میری نرم ازار اور قمیص پہن لیں۔ کہنے لگے جو میرے حال میں ہوگا اس کے لئے یہی بہت ہے۔ میں نے کہا آپ اللہ کو یاد کریں اور استغفار کریں وہ استغفار کرنے لگے۔ ہم یہی باتیں کر رہے تھے کہ ایسا سخت شور سنائی دیا کہ جس سے زمین لرزہ براندام ہو گئی۔ طاہر کے سپاہی اس مکان میں داخل ہو چکے تھے۔ اور اب وہ ہمارے حجرے کی طرف آ رہے تھے۔ اس کا دروازہ بہت تنگ تھا، امین کے پاس اس حجرے میں بھی ایک ڈھال تھی۔ پہلے تو وہ اس سے اپنی مدافعت کرتے رہے۔

امین کا قتل

مگر پھر ان کی پیچھے سے ایڑی کاٹ دی گئی اور بہت سے آدمی ان پر کود پڑے۔ انہوں نے ان کا سر کاٹ لیا، لے طاہر کے پاس لے گئے اور ان کے جسم کو لاد کر ان کی فرودگاہ واقع بستان موسیٰ میں لے آئے۔ اسوقت عبدالسلام بن العلا ہرثمہ کی فوج خاصہ کا سردار وہاں آیا۔ یہ شماسیہ والے پل سے دریا کو عبور کر کے یہاں آیا تھا۔ طاہر نے اسے اندر آنے کی اجازت دی اس نے کہا کہ آپ کے بھائی نے آپ کو سلام کہا ہے۔ اور پوچھا ہے کہ کیا ہوا۔ طاہر نے اپنے غلام سے کہا کہ طشت لاؤ۔ وہ اسے اٹھا لایا اس میں امین کا سر رکھا تھا۔ طاہر نے اس سے کہا دیکھ لو یہ میں نے کیا ہے۔ اور ان سے جا کر اس کی اطلاع کر دو۔ جب صبح ہوئی طاہر نے امین کے سر کو باب الانبار پر نصب کرا دیا۔ بغداد کی ایک خلقت عظیم جس کا شمار نہیں ہو سکتا اسے دیکھنے آئی طاہر بھی اس مقام پر آیا اور وہ سب سے کہتا تھا۔ کہ یہ امین کا سر ہے۔

ایک مرتبہ امین نے اپنے کپڑوں میں جوں دیکھی۔ پوچھا یہ کیا ہے۔ لوگوں نے کہا یہ ایک چیز ہے جو عام طور پر لوگوں کے کپڑوں میں ہوا کرتی ہے۔ کہنے لگے میں زوال نعمت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ جس روز یہ واقعہ پیش آیا اسی روز وہ قتل کئے گئے۔

امین کا بریدہ سر

حسن بن سعید کہتا ہے کہ ان کے قتل کے بعد دونوں فوجیں، طاہر کی اور بغداد کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے قتل پر نادم ہوئیں۔ کیونکہ اس ہنگامے میں ان کو بہت سا روپیہ ملتا رہتا تھا جس کو ٹھری میں امین عیسیٰ بن ماہان اور ابوالسرایا کے سر محفوظ تھے وہ میری نگرانی میں تھی۔ میں نے امین کے سر کو دیکھا صرف ان کے چہرے پر ضرب کا نشان تھا۔ ان کے سر کے بال اور داڑھی صحیح وسالم تھی۔ ان میں کچھ قطع و برید نہیں ہوئی تھی۔ سر کے بالوں کا رنگ بھی اصلی حالت میں تھا۔

مامون کا سجدہ شکر

طاہر نے امین کے سر کو چادر، عصا اور مصلے کے ساتھ جو کھجور کے پتوں سے بنا گیا تھا اپنے چچازاد بھائی محمد بن الحسن بن مصعب کے ہاتھ مامون کے پاس بھیجدیا۔ مامون نے دس لاکھ درہم اسے مرحمت فرمائے۔ ذوالریاستین نے امین کے سر کو ایک ڈھال پر رکھ کر خود اپنے ہاتھ سے مامون کے سامنے پیش کیا۔ اسے دیکھ کر مامون نے سجدۂ شکر ادا کیا۔

علی بن حمزہ کا بیان

علی بن حمزۃ العلوی سے روایت ہے کہ امین کے قتل کے بعد آل ابی طالب کی ایک جماعت طاہر کے پاس آئی جو اس وقت بستان میں تھا، ہم بھی وہاں موجود تھے۔ طاہر نے ان کو صلہ دیا۔ اور ہمیں بھی صلہ دیا۔ پھر اس نے ہم سب کے لئے باہم میں سے بعض کے لئے مامون کو لکھا کہ میں نے ان کو آپ کی خدمت میں حاضری کی اجازت دی ہے۔ ہم مرو آئے اور وہاں سے مدینہ واپس آگئے۔ اہل مدینہ نے ہمارے مالا مال ہونے پر ہمیں مبارکباد دی اور وہ سب کے سب ہم سے ملنے آئے۔ ہم نے ان سے امین کے قتل کا واقعہ تفصیل سے بیان کیا اور کہا کہ طاہر نے اپنے ایک مولیٰ قریش کو بلا کر امین کے قتل کا اسے حکم دیا تھا۔ یہ سنکر اہل مدینہ کے ایک شیخ نے ہم سے پوچھا کہ تم نے یہ کیا کہا؟ میں نے اسے پورا واقعہ سنایا۔ اس نے کہا کیا خدا کی شان ہے۔ ہم سے یہ بات روایت کی گئی تھی کہ قریش امین کو قتل کرے گا۔ ہمارا گمان قبیلہ قریش پر گیا تھا۔ مگر اب تو خود قاتل کا نام اس روایت کے نام کے مطابق ہوگیا۔

ابراہیم بن المہدی کا مرثیہ

ابراہیم بن المہدی کو جب امین کے قتل کا علم ہوا تو اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور بہت دیر تک رویا۔ اس نے ان کے مرثیہ میں کچھ شعر کہے۔ جب مامون کو ان اشعار کی اطلاع ہوئی تو یہ بات ان کو ناگوار گزری۔

طاہر بن حسین کا مامون کے نام خط

طاہر نے اس فتح کی خوشخبری کے لئے حسب ذیل خط مامون کو لکھا،

"تمام تعریفیں اس اللہ بزرگ و برتر کے لئے ہیں جو عزت والا، جلال والا، ملک اور حکومت والا ہے۔ اس کی یہ شان ہے کہ جب کسی بات کے کرنے کا وہ ارادہ کرتا ہے تو صرف حکم دیتا ہے کہ ہوجا اور وہ ہوجاتی ہے۔ سوائے اس کے اور کوئی ذات الوہیت نہیں ہے وہ بڑا مہربان اور رحیم ہے۔

جو بات اللہ نے پہلے سے مقدر کی تھی وہ پوری ہوئی۔ امین معزول نے اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عہد و پیمان کو توڑا۔ اس کی وجہ سے اللہ نے اسے ایک ایسے فتنے میں مبتلا کیا اور اس کے اعمال کی پاداش ہیں۔ کیونکہ خود اللہ تو ہرگز بھی اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ اسے قتل کر دیا۔ میں امیر المومنین کو پہلے لکھ چکا ہوں کہ ہماری فوج نے مدینہ منصور اور خلد کا محاصرہ کر لیا۔ اور مدینۃ السلام کے تمام راستوں، ناکوں اور ان گلی کوچوں پر جو دجلہ پر نکلتے ہیں پہرے لگا دیئے اور ان کی چاروں طرف سے ناکہ بندی کر دی۔ میں نے جنگی کشتیاں اور سر بند کشتیوں میں عرادے اور جنگجو ملاح بٹھا کر ان کو خلد اور باب الخراسان کے مقابل ٹھیرا دیا۔ تاکہ معزوں کی نگرانی ہو اور وہ کسی راستے سے نکل کر بھاگ نہ جائے۔ تاکہ پھر وہ باہر نکل کر اس محاصرہ اور ذلت کے بعد دوبارہ لوگوں کو اغوا کر کے آتش جنگ مشتعل کرنے پائے۔

پیامبروں نے مجھ سے آ کر کہا کہ ہرثمہ کا ارادہ ہے کہ وہ امین کو اپنی پناہ میں لے اور مجھ سے اس کی یہ خواہش ہے کہ میں امین کو اس کے پاس آ جانے دوں۔ اور ان کی مزاحمت نہ کروں۔ اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے میں اور ہرثمہ یک جا جمع ہوئے مگر چونکہ اللہ نے امین کو ذلیل کر دیا تھا اور اپنے مفر کی کوئی امید نہیں سے اسے نہیں رہی تھی، دوسروں کا تو ذکر ہی کیا ہے خود اس پر پانی تک بند تھا میں نے اس تجویز کو پسند نہیں کیا۔ امین کی نوبت یہاں تک پہونچی کہ خود اس کے نوکروں اور شہر کے حامیوں نے اپنے بچاؤ کے لئے اس کے قتل کر دینے کا ارادہ کر لیا۔

اس واقعہ کو تفصیل کے ساتھ میں پہلے امیر المومنین کو لکھ چکا ہوں۔ امید ہے کہ میری وہ تحریر ملاحظہ عالی میں گذر چکی ہوگی۔ میں نے ہرثمہ بن امین کی اس تجویز پر جو اس نے امین کے لئے سوچی تھی، اور جس کا وہ اس سے وعدہ کر چکا تھا اچھی طرح غور کیا میں اس نتیجہ پر پہونچا کہ اگر اس بے بسی اور مجبوری کی حالت سے جس میں اللہ نے اسے ڈالا ہے۔ وہ کسی طرح نکل گیا تو اس سے اس فتنہ کا خاتمہ نہ ہوگا۔ بلکہ اطراف اکناف کے خود غرض طامع اس کو اپنا آلۂ کار بنا کر اور زیادہ خلفشار برپا کریں گے

میں نے ہرثمہ کو صاف طور پر اپنی اس رائے سے آگاہ کر دیا کہ میں ہرگز تمہاری تجویز کو پسند نہیں کرتا۔ مگر اس نے کہا کہ چونکہ میں وعدہ کر چکا ہوں اس سے کسی طرح انحراف ممکن نہیں۔ مجبوراً میں اب اس بات پر آمادہ ہوا کہ امین رسول اللہ کی ردائے مبارک تلوار اور عصا اپنے نکلنے سے پہلے میرے پاس بھیج دے تو میں پھر اس کی مزاحمت نہیں کروں گا۔ ہرثمہ کی اس تجویز سے میں نے محض اس لئے اتفاق کیا، تاکہ ہم میں اب تک جو اتحاد و اتفاق ہے اس میں اختلاف رونما نہ ہو کہ پھر ہمارے اعداء کو ہم پر جسارت کا موقع ملے۔ ہم دونوں نے یہ طے کیا کہ سنیچر کی رات حسب قرارداد دونوں یک جا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے۔

چنانچہ میں اپنے خاص مخلص اور بہادر معتمد علیہ اشخاص کے ساتھ خود موقع پر گیا۔ شہر اور خلد کی نگرانی کے لیے خشکی اور تری میں جو انتظامات کیے گئے تھے، اور جو لوگ متعین تھے، ان سب کا میں نے معائنہ کیا اس کے بعد میں باب الخراسان میں آیا میں نے پہلے سے تباہ کن اور دوسری کشتیاں مہیا کر رکھی تھیں۔ وہ اسلحہ اور انتظامات اس کے علاوہ تھے جو خود میں نے اپنے اور ہرثمہ کے درمیان طے شدہ وقت معینہ پر نکلنے کے لیے کیے تھے۔ میں اپنے خاص معتمد اور خدمت گاروں کے ساتھ باب الخراسان پر ٹھیر گیا اور اپنی جمعیت میں سے کچھ سوار اور پیادے میں نے باب الخراسان اور گھاٹ کے درمیان اور کچھ دریا کے کنارے متعین کر دیے۔ ہرثمہ بھی پوری طرح مسلح اور مستعد ہو کر باب الخراسان کے قریب آ گیا۔ اس نے مجھے دھوکہ دیکر میرے علم کے بغیر امین کو بغداد آنے کی دعوت لکھ بھیجی تھی اگر جب وہ گھاٹ پر آ جائے گا تو ہرثمہ اسے اپنے ساتھ کشتی میں سوار کرے گا اور اس طرح ردا، عصا اور تلوار میرے پاس نہ آ سکی۔ حالانکہ یہ بات اس قرارداد کے جو میرے اور ہرثمہ کے درمیان ہوئی تھی اسراسر منافی اور مخالف تھی۔

چنانچہ جب امین وہاں آیا تو وہ لوگ جن کو میں نے باب الخراسان پر متعین کر دیا تھا، اس کے آتے ہی میرے حکم کی بجا آوری میں اس پر حملہ آور ہوئے میں نے ان کو حکم دیدیا تھا کہ میری اجازت کے بغیر وہ کسی کو آگے نہ بڑھنے دیں۔ امین ان سے بچنے کے لئے گھاٹ کی طرف لپکا ہرثمہ نے اپنی تباہ کن کشتی اس کے قریب کر دی اور وہ میرے آدمیوں سے پہلے کشتی میں پہنچ گیا۔ مگر اس کا خادم کوثر پیچھے رہ گیا۔ میرے غلام قریش نے اس کو پکڑ لیا۔ ردا، عصا اور تلوار کوثر کے پاس تھی، قریش نے یہ اس سے لے لیں۔

جب امین کے ساتھیوں نے دیکھا کہ میرے آدمی امین کو جانے نہیں دیتے اور مزاحمت کر رہے ہیں ان میں سے کچھ ہرثمہ کی تباہ کن کشتی میں دوڑ آئے جس سے وہ جھک گئی اور پھر ڈوب گئی۔ انمیں سے کچھ لوگ تو شہر چلے آئے۔ امین کشتی میں سے دریا میں کود پڑا اور تیر کر کنارے آ گیا۔ اب وہ اپنے اس وقت برآمد ہونے پر نادم تھا۔ مگر نقض عہد نادم اور اپنا شعار کہہ رہا تھا چونکہ میں نے تو اس سے کسی قسم کا عہد و پیمان نہیں کیا تھا اس وجہ سے اب میرے سپاہیوں نے جن کو میں نے گھاٹ اور باب الخراسان کے درمیان متعین کیا تھا، بڑھ کر جبراً اسے پکڑ لیا۔ اس وقت بھی اس نے اپنے شعار کو کہکر ان کو دعوت دی اور اپنے نقض عہد پر قائم رہا۔ بلکہ جواہرات کے سودانے جس کے ایک دانے کی قیمت ایک ایک لاکھ درہم بیان کی گئی ہے ان کو بھیج کئے مگر میرے آدمیوں نے اپنے خلیفہ کی وفاداری اپنا فرض شناسی اور بات قایم رکھنے کے شریفانہ خیال کو پیش نظر رکھ کر اس کی رشوت کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھکرا دیا۔ پھر کیا تھا سب کے سب اس سے چمٹ گئے ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ وہی اسے قتل کر کے میرے سامنے سرخروئی حاصل کرے۔ انہوں نے اسے تلواروں پر رکھ لیا اور اس کا کام تمام کر کے اپنے اللہ، رسول، دین اور خلیفہ کی حمایت کا حق ادا کر دیا اس کا سر کاٹ لیا گیا

مجھے اس کی اطلاع ہوئی میں نے اس کے سر کو اپنے پاس منگوا لیا اور تمام سپاہ کو جن کو میں نے مدینہ منصور خلد اس کے اطراف اور تمام ناکوں پر متعین کیا تھا ہدایت بھیجدی کہ جب تک میرا دوسرا حکم ان کو موصول نہ ہو وہ اسی طرح اپنے اپنے ناکوں اور مقامات کی حفاظت اور نگرانی کرتے رہیں۔ اس کے بعد میں اپنے مقام کو پلٹ آیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے امیر المومنین اور اسلام پر اس فتح سے احسان عظیم کیا۔

صبح کو پھر لوگوں میں ایک ہیجان پیدا ہوا۔ امین معزول کے متعلق مختلف چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ کوئی کہتا تھا کہ وہ قتل کر دیا گیا۔ کوئی اس کی تکذیب کرتا تھا۔ کسی کو شبہ تھا۔ کسی کو یقین تھا۔ میں نے مناسب سمجھا کہ اس شبہ کو بالکل رفع کر دوں۔ میں اس سر کو لے کر ان کے پاس آیا تاکہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں اور اس طرح تمام بدنیت حیلہ جو اور فتنہ پرداز مفسدین کی بری توقعات کا خاتمہ ہو جائے۔ دن چڑھے میں شہر کے اندر گیا۔ سب نے سر تسلیم خم کر دیا اور امیر المومنین کی طاعت قبول کر لی۔

اس طرح شہر کا شرقی اور غربی حصہ اور اس کے تمام مضافات اور اطراف و جوانب نے امیر المومنین کی اطاعت قبول کر لی۔ جنگ ختم ہو گئی باشندوں نے سر تسلیم خم کر کے سلامتی پائی۔ اللہ نے فتنہ و فساد سے ان کو نکال دیا۔ اور امیر المومنین کی برکت سے ان کو امن و سکون راحت اور اطمینان عطا کر دیا۔ یہ اللہ کا بہت بڑا احسان ہے۔ اور اس پر اسی قدر اس کا شکر واجب ہے۔ میں امیر المومنین کو یہ خط لکھ رہا ہوں اور اب کوئی مفسد اور شریر باقی نہیں ہے سب کے سب آپ کے مطیع اور منقاد ہو چکے ہیں۔ امیر المومنین کی حکومت کی حلاوت سے اللہ نے ان کو شیریں دہن کر دیا ہے۔ وہ اب بالکل اطمینان اور اس کے ساتھ صبح و شام تجارت اور کسب معاش میں مصروف ہیں۔ یہ سب اللہ کی طرف سے ہے اسی نے اس معاملہ کو ہمارے موافق پورا کیا ہے۔ اور وہ اپنی رحمت سے اس میں اور اضافہ فرمائے گا۔

میں اللہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی اس نعمت فتح کو آپ کے لئے مبارک کرے اور اسی طرح ہمیشہ اپنے متواتر احسانات اور نعمتوں سے سرفراز فرماتا رہے۔ تاکہ اس طرح دین دنیا کی بھلائیاں آپ کے لئے اور آپ کی اور آپ کی خلافت کی برکتوں سے آپ کے دوستوں اور مددگاروں کے لئے جمع ہو جائیں اور بیشک اللہ ہی اس بات کا سزاوار ہے کہ وہ ایسا کر دے وہ سننے والا اور اپنے منشا کو پورا کرنے کے لئے تمام موافق اسباب و حالات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مہیا کرنے والا ہے۔

یہ خط اتوار کے دن جبکہ محرم ۱۹۸ھ کے ختم ہونے میں پانچ راتیں باقی ہیں لکھا گیا۔

قتل سے پہلے امین کا امرا اور سپاہ سے خطاب

اپنے قتل سے پہلے جب امین مدینہ منصور میں چلے آئے اور انہوں نے محسوس کیا کہ اب حکومت ان کے ہاتھ سے نکل جائے گی اور ان کے اعوان و انصار ان کا ساتھ چھوڑ کر طاہر کے پاس جا رہے ہیں۔ وہ اس ضلع میں آ کر جسے انہوں نے اس ہنگامے سے پہلے باب الذہب پر بنوایا تھا بیٹھے اور جو امرا اور سپاہ اب تک شہر میں ان کے ساتھ تھی، اسے حاضر ہونے کا حکم دیا۔ یہ سب لوگ صحن میں جمع ہوئے امین ان کے سامنے برآمد ہوئے اور تقریر کی جس میں انہوں نے کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے سزاوار ہیں جو رفعت دیتا ہے اور گرا دیتا ہے۔ جو عطا کرتا ہے اور روک لیتا ہے جو روکتا ہے اور دیتا ہے۔ وہی جائے بازگشت ہے۔ میں زمانے کے حوادث، حامیوں کی علیحدگی۔ لوگوں کی تفریق، مال کی بربادی اور مصائب کی افتاد پر اس کی تعریف کرتا ہوں۔ اور یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ اس حالت میں مجھے صبر دے گا۔ اور اس کا اجر عظیم عطا کرے گا۔

میں شہادت دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی دوسرا معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں خود اس نے اور اس کے ملائکہ نے اسی توحید ذات کی شہادت دی ہے۔ اور میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ محمد اس کے امین بندے اور رسول ہیں جو مسلمانوں کے لئے مبعوث فرمائے گئے۔ اے تمام عالم کے پروردگار تو میری اس شہادت کو قبول فرما۔

اما بعد۔ اے شریف زادو اور ہدایت یافتہ لوگو! میرے وزیر اور مشیر فضل بن الربیع کے عہد میں امور سلطنت کی طرف سے جو غفلت میں نے برتی اس سے تم بخوبی واقف ہو میں نے خاص اور عام تمام امور سلطنت اسی کے حوالے کر دئے تھے۔

بہت روز تک یہ آئین قائم رہا اور اس کی وجہ سے میں نادم ہوا۔ تم لوگوں نے مجھے خبردار کیا اور میں بیدار ہو گیا۔ اور تم نے ہر اس بات میں جس کو تم نے اپنے اور میرے لئے برا سمجھا۔ میری اعانت طلب کی اس کے لئے جسقدر دولت میرے پاس تھی چاہے وہ میری اندوختہ تھی یا مجھے اپنے اجداد سے ورثہ میں ملی تھی، میں نے سے تمہارے لئے صرف کر دیا۔ میں نے ایسے لوگوں کو عہدے دیے جو ناکارہ ثابت ہوئے، ایسے لوگوں کی مدد کی جو بالکل نکمے نکلے۔

اللہ اس بات سے خوب واقف ہے کہ تمہاری رضا جوئی میں میں نے کوئی دقیقہ اپنی طرف سے اٹھا نہیں رکھا۔ اس کے برخلاف اللہ اس سے بھی خوب واقف ہے کہ تم نے میری برائی میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی میں نے علی بن عیسیٰ کو جو تمہارا سردار تھا تمہارا بڑا بزرگ اور تمہارے ساتھ نہایت ہی مہربانی اور لطف سے پیش آتا تھا۔ اور تمہارا بہت زیادہ خیال رکھتا تھا، تمہارے پاس بھیجا۔ تم نے اس کے ساتھ جو کچھ کیا اس کے ذکر کو طول دینے سے اب کوئی فائدہ نہیں۔ میں نے تمہاری یہ خطا معاف کر دی۔ بلکہ اور انعام و اکرام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا اور صبر کر لیا۔ بلکہ جب مجھے بعض مشرق کامیابیوں کی اطلاع ملی تو میں نے پچھلے واقعات کو اپنے دل سے بھلا دیا۔

اس کے بعد میں نے تم کو عبداللہ بن حمید بن قحطبہ کے ساتھ جو تمہاری اس دعوت عباسیہ کے ایسے رکن رکین کا بیٹا جس پر خود تم کو ناز تھا اور جس کی وجہ سے تم دل سے اس دعوت میں شریک ہوئے تھے درۂ حلوان کی نگرانی پر متعین کیا مگر تم نے اسی کے برخلاف ایسی ہنگامہ آرائی کی کہ اس کا تم پر قابو نہ رہا۔ اور وہ ایسی حالت میں اپنے مقام پر ٹھیر نہ سکا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگرچہ تمہاری تعداد بیس ہزار تھی، مگر تمہارا ہی جیسا ایک آدمی تم کو دو سال تک رگیدتا رہا۔ یہاں تک کہ دشمن تمہارے سردار اور خلیفہ یعنی مجھ پر چڑھ آئے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ ایک اچھے آدمی کے احکام کو بدل و جان مانتے تھے۔ اور اس پر عمل کرتے تھے اسی اثنار میں تم نے حسین کے ساتھ خود مجھ پر حملہ کر دیا۔ مجھے گالیاں دیں۔ مجھے لوٹا اور پکڑ کر قید کر دیا۔ اور ایسی حرکتیں کیں کہ جن کا اس وقت ذکر نہ کرنا ہی مناسب ہے۔ تمہارے قلوب کینہ دوز تھے اور اکثر و بیشتر تمہاری اطاعت نامعتبر ثابت ہوئی۔ چونکہ میں نے اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا ہے اور اس کے فیصلے پر راضی ہوں اس لئے میں ان تمام باتوں پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں والسلام۔

بغداد میں عام معافی کا اعلان

محمد کے قتل کے بعد جب ہنگامہ فرو ہوا تمام کالے اور گوروں کو عام معافی دی گئی اور سب لوگ مطمئن ہو گئے۔ جمعے کے دن طاہر شہر میں آیا۔ اس نے نماز جمعہ لوگوں کو پڑھائی اور ایک نہایت بلیغ تقریر کی جس میں زیادہ تر آیات قرآنی کو اس نے دہرایا۔ اسی تقریر میں اس نے کہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اس کے علاوہ اس نے کلام پاک کی اور بھی باموقع آیات کے بعد دیگرے اپنی تقریر میں پڑھیں۔ اور تمام لوگوں کو حکومت کی اطاعت اور اتفاق پر قائم رہنے کی ترغیب و تحریص کی اور پھر اپنی فرودگاہ پر پلٹ آیا۔

طاہر بن حسین کا امرا اور بنی ہاشم سے خطاب

بیان کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن طاہر نے منبر پر چڑھ کر جبکہ مسجد میں بنی ہاشم اور امرا وغیرہ کی ایک بڑی جماعت موجود تھی اپنی تقریر میں کہا۔

تمام تعریفیں اس خدا کے لئے سزاوار ہیں جو اس تمام ملک کا مالک ہے۔ جسے چاہتا ہے وہ دیتا ہے جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔ سب بھلائیاں اس کے قبضہ قدرت میں ہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ وہ فتنہ پردازوں کی کارروائیوں کو پروان نہیں چڑھاتا۔ اور نہ وہ خائنوں کے مکر کامیاب ہونے دیتا۔ ہمارے ہاتھوں یا ہماری تدبیر سے ہمیں کامیابی نہیں ہوئی ہے بلکہ جو کچھ ہوا ہے وہ اللہ کی جانب سے ہے۔ کیونکہ اللہ نے خلافت کو اپنے دین کا ستون اور اپنے بندوں کا نظام بنایا تاکہ اطراف ملک کا انتظام اور سرحدوں کی حفاظت ہو۔ ضرورت کے لئے سامان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہیا کیا جائے۔ مال گذاری وصول کی جائے۔ حکم نافذ ہو، انصاف کو قائم کیا جائے اور بری باتوں کو اور مہلک شہوات کو مٹا کر اس تلذذ کو مٹا کر جس میں خلیفہ معزول ہر وقت منہمک تھا اور وہ سمجھتا تھا کہ دنیا ہی میں ہمیشہ رہنا ہے جو دنیا کی فریب دہ آسائشوں اور دولت و اقتدار کی راحتوں کو اچھا سمجھ کر ان سے بہرہ ور ہو رہا تھا، اور دنیا کی ظاہری خوشنمائی پر دل و جان سے گرویدہ و فریفتہ تھا سنت کا احیا کیا تم نے دیکھ لیا کہ اللہ نے اپنے سرکش کو جب اس نے اپنے عہد و پیمان سے انحراف کر کے اللہ کی نافرمانی کی اس کے حکم سے سرتابی کی اور جس بات کی اللہ نے ممانعت فرمائی تھی اس کو بدل دیا تو اللہ نے حسب وعدہ اسے سخت سزا دی۔ اس لئے اب تم اطاعت حکومت پر مضبوطی سے قائم رہو جماعت کا سررشتہ کبھی ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اور ان مفسدہ پردازوں باغی سرکشوں کی راہ اختیار نہ کرو جنہوں نے فتنہ کی آگ کو مشتعل کیا اور اتحاد و اتفاق کے مستحکم قلعہ کو پاش پاش کر دیا تو اللہ نے بھی ان کو دنیا میں ذلیل کیا اور ان کو نقصان ہی میں رکھا۔

طاہر بن حسین کا ابراہیم بن المہدی کے نام خط

نسخ بغداد کے بعد طاہر نے ابو اسحٰق المعتصم کو یا دوسرے راویوں کے بیان کے مطابق ابراہیم بن المہدی کو یہ خط لکھا۔ مگر اکثر لوگوں کا بیان یہ ہے کہ یہ خط ابو اسحٰق المعتصم کو طاہر نے لکھا تھا،

امابعد۔ اگرچہ یہ بات مجھے ناگوار ہے کہ میں اہل بیت خلافت کے کسی فرد کو بغیر امیر کے خطاب کروں۔ لیکن چونکہ مجھے اس بات کی اطلاع ملی ہے کہ تم امین معزول کے ہم خیال اور مؤید تھے۔ اگر یہ واقعہ ہے تو اس سے پہلے میں بارہا تم کو امیر کہکر خطاب کر چکا ہوں۔ مگر اب بغیر القاب کے خط لکھا ہے اور اگر جو یہ بات غلط ہے جو مجھے معلوم ہوئی ہے تو پھر تا سلام علیک ایہا الامیر و رحمۃ اللہ و برکاتہ" خط کے آخر میں طاہر نے یہ دو شعر بھی لکھ دیئے:۔

رکویک الامر مالم قبل فرصتہ — جعل در ایک بالتغریر تغریر

اقبح بذی نبال الخطئون بہا — خطا المصیبین والمغرور مغرور

(ترجمہ): تمہارا عواقب پر غور کئے بغیر کسی کام کا کرنا سراسر جہالت ہے۔ اور کسی دوسرے کو آمادہ فساد کرنا خود دھوکے میں مبتلا ہونا ہے۔ دنیا کس قدر بری شے ہے کہ خطاکار کو یہاں دہری مصیبتیں جھیلنی پڑتی ہیں۔ اور جو شخص مغرور ہوتا ہے وہ دراصل فریب خوردہ ہے۔

طاہر کے خلاف فوجی بغاوت

جب طاہر نے امین کو قتل کر دیا تو خود طاہر کی فوج نے اس کے برخلاف بغاوت کر دی۔ طاہر ان کو چھوڑ کر بھاگ گیا اور چند روز تک روپوش رہا۔ جب فوج نے دوبارہ اطاعت قبول کی تو یہ اپنی جگہ واپس آیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاہر بن حسین کا فرار

امین کے قتل کو پانچ روز گزرے تھے۔ فوج طاہر پر چڑھ آئی۔ اس وقت وہ بالکل خالی ہاتھ تھا۔ ان کا انتظام نہ کر سکا۔ وہ یہ سمجھا مضافات والے در پردہ اس ہنگامے میں شریک ہیں حالانکہ واقعہ یہ تھا کہ ان میں سے کسی شخص نے جنبش تک نہیں کی تھی۔ اس کی فوج کا زور بہت بڑھ گیا اور اسے اپنی جان کا خطرہ ہوا وہ بستان سے بھاگ گیا۔ بلوائیوں نے ان کے کچھ سامان کو لوٹ لیا اور طاہر عاقر قوف چلا گیا۔ مگر جانے سے پہلے اس نے یہ انتظام کیا تھا کہ شہر کے تمام دروازوں کی ناکہ بندی کر دی تھی، اور ام جعفر اور موسیٰ اور عبداللہ امین کے بیٹوں کو قصر میں نظر بند کر دیا تھا

موسیٰ اور عبداللہ کی روانگی خراسان

اس کے بعد اس نے ان سب کو ابو جعفر کے قصر سے قصر الخلد میں منتقل کر دیا۔ یہ جمعہ کی رات جبکہ ربیع الاول کی بارہ راتیں باقی تھیں قصر الخلد میں منتقل کئے گئے۔ اور پھر خود طاہر ان کو اسی رات ایک تباہ کن کشتی میں سوار کر کے اپنے ساتھ ہمنیا جو زاب اعلیٰ کے مغربی کنارے واقع ہے لے گیا۔ وہاں سے اس نے امین کے دونوں بیٹوں کو ان کے چچا مامون کے پاس اہواز اور فارس کے راستے سے خراسان بھیج دیا۔

طاہر بن حسین سے فوج کی طلب معاش

جب فوج نے طاہر کے خلاف بلوہ کر دیا اور اپنی معاش طلب کی، انہوں نے باب الانبار کو جو خندق پر واقع تھا، اور باب البستان کو جلا دیا اور ہتھیار علم کر لئے۔ وہ دن اور دوسرا دن انہوں نے اسی اسی طرح بسر کئے پھر انہوں نے موسیٰ یا منصور کا نعرہ بلند کر دیا۔ اس پر لوگوں نے محسوس کیا کہ طاہر نے موسیٰ اور عبداللہ کو شہر سے لے جانے میں بڑی دانائی برتی۔ اب طاہر اور وہ سردار جو اس کے ساتھ تھے پھر ایک جا جمع ہوئے اور بلوائیوں سے لڑنے کے لئے تیار ہو گئے۔

امرائے عساکر کی طاہر بن حسین سے معذرت

جب اس کی اطلاع بلوائی سرداروں اور سرغنوں کو ہوئی وہ سب کے سب طاہر کے پاس آئے اور اس سے معذرت کی اور اس ہنگامے کی ذمہ داری اپنے کم فہم سپاہیوں اور بے قاعدہ سپاہیوں کے سر رکھی۔ اور طاہر سے درخواست کی کہ آپ ان سے درگزر کر دیں۔ ان کی معذرت کو قبول فرمائیں اور ان کو معاف کر دیں۔ انہوں نے اس بات کی ضمانت کی کہ جب تک آپ ہم میں قیام کریں گے اب کوئی بات آئندہ آپ کے خلاف طبیعت روشنا نہ ہوگی۔ طاہر نے کہا تھا میں تم سے علیحدہ ہو کر صرف اس وجہ سے یہاں چلا آیا ہوں کہ تلوار سے تمہاری خبر لوں۔ اگر اب آئندہ تم نے کوئی ناشائستہ حرکت کی تو پھر میں بھی اپنے ارادے کو پورا کر کے چھوڑوں گا۔ اور تم کو خوب سزا دوں گا۔ اس جواب سے اس نے ان کے حوصلے پست کر دیئے۔ طاہر نے ان کو چودہ ماہ کی معاش دلائی۔

امرائے عساکر کی طاہر کو یقین دہانی

واقعہ مذکورہ کے متعلق مدائنی کہتا ہے۔ جب فوج نے بلوہ کر دیا اور طاہر ان کو چھوڑ کر علیحدہ ہو گیا۔ سعید بن مالک بن ثادم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن ابی خالد اور ہبیرہ بن خازم شہر کے مضافات اور محلوں کے بعض اور سربرآوردہ لوگوں کے ساتھ طاہر کے پاس گئے اور مغلظہ قسمیں کھا کر انہوں نے اس ہنگامے سے اپنی قطعی برات ظاہر کی اور اپنے اپنے حلقوں کے آئندہ عدہ طرز عمل کے لئے اس نے ضمانت کی اور اطمینان دلایا۔ کہ ہم اپنی اپنی سمت کا پورا انتظام رکھیں گے۔ اور اب کوئی بات آپ کے ناگوار خاطر ہماری سمت میں رونما نہ ہوگی۔ عمیرہ ابو شیخ بن عمیرۃ الاسدی اور علی بن یزیدی دوسرے عمائد شرفا کو لے کر اس کے پاس آئے اور ابو خالد۔ سعید بن مالک اور ہبیرہ نے جو قیام امن کی ضمانت طاہر سے کی تھی، اسی طرح کی ضمانت انہوں نے بھی کی۔ اور بتایا کہ ہمارے دوسرے بھائی بند آپ کے متعلق بہت عمدہ خیال رکھتے ہیں۔ آپ کے معترف ہیں، آپ کے دل سے مطیع و فرمانبردار ہیں، آپ کی فوج والوں نے بستان میں جو ہنگامہ برپا کیا اس میں انہوں نے قطعی کوئی حصہ نہیں لیا۔

طاہر بن حسین کی مراجعت

ان بیانات سے طاہر مطمئن ہوگیا۔ مگر اس نے یہ کہا کہ بلوائی معاش کا مطالبہ کر رہے ہیں اور میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ سعید بن مالک نے بیس ہزار دینار دینے کا وعدہ کیا اور یہ رقم طاہر کو بھیجی جس سے طاہر خوش ہوگیا۔ اور اب پھر اپنے پڑاؤ میں بستان چلا آیا۔

سعید بن مالک کی طاہر کو مالی امداد

طاہر نے سعید سے کہا کہ میں اس رقم کو صرف اس طرح قبول کرتا ہوں کہ یہ تمہارا قرض مجھ پر ہوگا۔ سعید نے کہا کہ اسے میں تصدق کرتا ہوں اور آپ کا جو حق ہم پر عاید ہے اس کے مدنظر میری طرف سے یہ بہت ہی حقیر شے ہے جو پیشکش کی جا رہی ہے۔ طاہر نے اس رقم کو بطور صلہ قبول کیا اور اپنی فوج کو چودہ ماہ کی معاش دلا دی جس سے وہ مطمئن اور خاموش ہوگئے۔

سمرقندی کی روپوشی

امین کے ہمراہ ایک شخص سمرقندی نام تھا جو ان منجنیقوں سے جو کشتیوں پر نصب تھیں۔ دجلہ کے اندر سے سنگ اندازی کیا کرتا تھا۔ جب کبھی مضافات والے اپنے مقابل امین کے ساتھیوں کو خندق میں بے بس کر دیتے تھے، ایسے نازک موقع پر اس کو طلب کیا جاتا اور وہ ان پر سنگ اندازی کر کے ان کو پیچھے ڈھکیل دیتا وہ ایسا قادر انداز تھا کہ اس کا کوئی پتھر خطا نہ کرتا مگر جہاں تک معلوم ہے اس روز اس کے پتھر سے کسی شخص کو ہلاک نہیں کیا تھا۔ امین کے قتل کے بعد جب بلوائی کھیڑ دیئے گئے اور وہ منجنیقیں جو دجلہ میں تھیں اور جس سے یہ سنگ اندازی کیا کرتا تھا، جلا ڈالی گئیں تو اب اپنی جان کا خطرہ ہوا کہ میرے ہاتھوں جو لوگ مارے گئے ہیں، ان کے بدلے میں اب میں مارا جاؤں گا۔ اس خوف سے وہ روپوش ہوگیا۔

سمرقندی کی گرفتاری

لوگوں نے اس کی تلاش شروع کر دی مگر اس نے ایک خچر کرایہ کر کے خراسان کی راہ لی اور ڈھونڈھنے والوں کی گرفت سے نکل گیا۔ اثنائے راہ میں کسی جگہ ایک شخص سے اس کا مقابلہ ہوا اور اس نے اسے پہچانا۔ جب وہ آگے بڑھ گیا تو اس نے خچر کے مالک سے کہا کہ اس شخص کے ساتھ تو کہاں جا رہا ہے۔ تجھے معلوم ہے کہ یہ کون ہے۔ بخدا اگر تو بھی اس کے ہمراہ پکڑا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا تو قتل کر دیا جائیگا۔ ورنہ کم از کم قید تو ضرور ہی ہے۔ یحییٰ نے یہ سنکر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور کہنے لگا اللہ اسے ہلاک کرے۔ مجھے تو اب اس کا کام اور اس کا نام معلوم ہوا۔ یہ شخص چپکے سے اپنے دوسرے ساتھیوں کے پاس یا فوج کی چوکی کو گیا۔ وہاں جاکر اس نے اس کا پتا دیا۔ جو سپاہی یہاں متعین تھے وہ کند غوش کے جو ہرثمہ کی فوج میں تھا۔ بیڑے سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے گرفتار کر کے ہرثمہ کے پاس بھیجدیا۔

سمرقندی کا خاتمہ

ہرثمہ نے اسے خزیمہ بن خازم کے پاس مدینۃ السلام بھیجدیا۔ خزیمہ نے اسے اس کے کسی مقتول کے ولی کے حوالے کر دیا۔ اس شخص نے اسے جانب شرقی سے دجلہ کے کنارے لاکر زندہ سولی پر لٹکا دیا۔

بیان کیا گیا ہے کہ جب لوگ اسے سولی کے تختے پر باندھنے لگے تو ایک خلقت وہاں جمع ہو گئی اس نے اپنے مصلوب ہونے سے پیشتر ان سے کہا کہ اس سلوک پر تم کو شرم نہیں آتی۔ کل تک تم میری قاندانہ ہی پر میری تعریف کرتے تھے۔ اور مجھے دعائیں دیتے تھے۔ اور آج تم نے مجھے نشانہ بنانے کے لئے پتھر اور تیر جمع کئے ہیں۔

سولی کا تختہ اٹھا دیا گیا۔ لوگوں نے پتھر اور تیر اور نیزوں سے اسے اپنا نشانہ بنانا شروع کیا۔ اسی طرح اس کا کام تمام ہوا۔ مگر مرنے کے بعد بھی انہوں نے اسے نہ چھوڑا۔ بلکہ لاٹھی مارتے رہے۔ دوسرے دن اسے جلا دیا۔ پہلے تو آگ جب اس کے جلانے کے لئے لائے اور اسے مشتعل کرنے لگے تو وہ شعلہ پذیر نہ ہوئی۔ پھر سرکنڈے نرسل اور ایندھن جمع کر کے ایک الاؤ روشن کیا اس سے اس کا کچھ حصہ جسم جل گیا باقی کو کتوں نے پھاڑ کھایا۔ یہ واقعہ ستمبر کے دن ۲ صفر کو ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۸

خلیفہ امین کی سیرت و حالات

محمد الامین بن ہارون کی مدت خلافت

ہشام بن محمد وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ محمد بن ہارون ابو موسیٰ جمعرات کے دن جبکہ ماہ جمادی الاولیٰ ۱۹۳ھ ہجری کے ختم ہونے میں گیارہ راتیں تھیں خلیفہ ہوا اور اتوار کی رات جبکہ صفر ۱۹۸ھ کے ختم میں چھ راتیں رہ گئی تھیں قتل کیا گیا۔ اس کی ماں زبیدہ جعفر الاکبر بن ابی جعفر کی بیٹی تھی) اس طرح چار سال آٹھ ماہ پانچ دن اس کی مدت خلافت ہوئی بیان کیا گیا ہے کہ ابو عبداللہ اس کی کنیت تھی۔

داؤد بن عیسیٰ کی امارت میں حج

محمد بن موسیٰ الخوارزمی کہتا ہے کہ نصف جمادی الآخر ۱۹۳ھ میں امین خلیفہ ہوا۔ اس کی ولایت کے سال داؤد بن عیسیٰ بن موسیٰ عامل مکہ کی امارت میں حج ہوا تھا۔ حالانکہ امیر حج ابو البختری مقرر ہوا تھا۔ اس نے اپنی خلافت کے دس ماہ پانچ دن کے بعد عصمہ بن ابی عصمہ کو ساوہ بھیجا اور ۳ ربیع الاول کو اس نے اپنے بیٹے موسیٰ کو ولی عہد بنایا۔ علی بن عیسیٰ بن ماہان اس کا صاحب شرطہ تھا۔

امیر حج علی بن الرشید

۱۹۴ھ میں علی بن الرشید کی امارت میں حج ہوا۔ اس سال اسماعیل بن عباس بن محمد مدینہ کا عامل تھا، اور داؤد بن عیسیٰ مکہ کا عامل تھا۔ اپنے بیٹے موسیٰ کو ولی عہد مقرر کرنے اور ۱۹۵ھ میں علی بن عیسیٰ بن ماہان اور طاہر بن الحسین کے مقابلہ اور علی کے قتل میں ایک سال تین مہینے اور ۱۹ دن گزرے تھے۔

محمد بن موسیٰ الخوارزمی کا بیان

یہی راوی کہتا ہے کہ امین معزول اتوار کی رات میں جبکہ محرم کے ختم میں پانچ راتیں باقی تھیں، قتل کیا گیا۔ اس طرح اس کی پوری مدت حکومت جس میں اس فتنہ کا زمانہ بھی شامل ہے، چار سال سات ماہ اور تین دن ہوئی

قاسم بن ہارون الرشید کی ولی عہدی سے علیحدگی کا اعلان

امین کے قتل کے بعد منگل کے دن ۱۲ صفر ۱۹۸ھ کو طاہر کا خط مامون کو موصول ہوا جس میں امین کے قتل کی مفصل کیفیت درج تھی۔ اسی وقت مامون نے اس خبر کو مشتہر کر دیا۔ اور دربار منعقد کیا۔ تمام امرا باریاب ہوئے۔ فضل بن سہل نے طاہر کا خط پڑھ کر سنایا۔ سب نے مامون کو مبارک خبر دی اور اس فتح پر مبارکباد دی۔ امین کے قتل کے بعد مامون نے طاہر اور ہرثمہ کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ بھیجا کہ تم اب قاسم بن ہارون کو ولایت عہد سے علیحدہ کر دو۔ ان دونوں نے اس فرمان کو شائع کر دیا۔ اور حسب فرمان احکام نافذ کر دیئے۔ جمعہ کے دن جبکہ ماہ ربیع الاول ۱۹۳ھ کے ختم ہونے میں دو راتیں باقی تھیں قاسم کی برطرفی کا فرمان سب جگہ پڑھا گیا۔

امین کا حلیہ و عمر امین کی عمر ۲۸ سال ہوئی۔ امین بہت چوڑے چکلے تھے۔ کن پٹیوں پر بالکل بال نہ تھے آنکھیں چھوٹی تھیں۔ چوپٹدار ناک تھی۔ خوب صورت تھے، بڑے سُرخ تھے دونوں میں بہت فاصلہ تھا۔ اور وہ رصافہ میں پیدا ہوئے تھے۔

طاہر بن حسین کے اشعار ان کے قتل کے بعد طاہر نے یہ شعر پڑھا۔

قتلت الخلیفۃ فی دارہ
واخذت بالسیف امو الہ

ترجمہ۔ میں نے خلیفہ کو اس کے گھر میں قتل کر دیا۔ اور بزور شمشیر اس کے مال کو لوٹ لیا

اس موقع پر طاہر نے یہ دو شعر اور بھی پڑھے۔

ملکت الناس قسرًا واقتدارًا ۔۔۔ وقتلت الجبابرۃ الکبارا
وجمعت الخلافۃ نحو مرو ۔۔۔ الی المامون تبدرا ابتدارا

ترجمہ۔ میں بزور و طاقت سب کا فرماں روا بن گیا۔ اور میں نے بڑے بڑے سرکشوں کو قتل کر دیا۔ میں نے خلافت کو مامون کے پاس مرو بھیجدیا ہے۔ اور وہ تیزی سے ادھر چلا آرہا ہے

لبابہ بنت علی کا مرثیہ امین کے قتل پر بہت سے لوگوں نے مرثیے لکھے۔ ایک شاعر نے ہجو بھی کہی۔ عمرو بن عبدالملک وراق نے بغداد کا شہر آشوب لکھا اس میں طاہر کی ہجو کی اور اس پر تعریض کی۔

لبابہ علی بن المہدی کی بیٹی نے یہ شعر کہے:۔

ابکیک لا للنعیم والانس ۔۔۔ بل للمعالی والرمح والترس
ابکی علی ھالک فجعت بہ ۔۔۔ ارملنی قبل لیلۃ العرس

ترجمہ۔ میں تجھے اپنی کسی راحت یا الفت کی بنا پر نہیں روتی۔ بلکہ اعلیٰ کاموں نیزے اور ڈھال کی خاطر روتی ہوں میں اس مرنے والے پر جس کی جدائی کا صدمہ مجھے اٹھانا پڑا ہے، اس لئے روتی ہوں کہ اس نے مجھے شب عروسی سے پہلے ہی بیوہ کر دیا۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ اشعار عیسیٰ بن جعفر کی بیٹی کے ہیں، جو امین کے ساتھ منسوب ہو چکی تھی۔

امین کے قتل پر شعرا کے مرثیے حسین بن الضحاک الاشقر بنی باہلہ کے مولیٰ نے جو امین کا خاص مصاحب اور ندیم تھا اور جسے اس کے قتل کا یقین ہی نہ آتا تھا بلکہ وہ اس کی واپسی کا ہر وقت منتظر تھا اس کے کئی مرثیے لکھے۔

عبدالرحمٰن بن ابی الہداید نے اس کے کئی مرثیے لکھے۔ مقدس بن عیسیٰ نے مرثیہ لکھا۔ خزیمہ بن الحسین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے امین کا ایک مرثیہ ام جعفر کی زبان میں لکھا اور ایک مرثیہ خود اس نے لکھا۔ موصلی کہتا ہے۔

ذوالریاستین کا اظہار تاسف

جب طاہر نے امین کا سر مامون کے بھیجا ہے تو ذوالریاستین اسے دیکھ کر رونے لگا۔ اور اس نے کہا کہ طاہر نے امین کو قتل کر کے لوگوں کی تلواریں اور زبانیں ہم پر کھولدیں۔ ہم نے تو اسے یہ حکم دیا تھا کہ وہ امین کو اسیر کر کے یہاں بھیجدے۔ مگر اس نے ان کو ذبح کر کے بھیجا ہے۔ اس پر مامون کہنے لگے جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔ اب تم اس کے قتل کے الزام سے برات کی تدبیر کرو۔ اکثر لوگوں نے اس اعتذار کو لکھا ہے۔ اور اسے بہت طول دیا۔

احمد بن یوسف کا اعتذار

احمد بن یوسف ایک بالشت کاغذ لئے ہوئے حاضر ہوا اور اس میں اس نے لکھا تھا۔

اما بعد۔ امین معزول نسب و قرابت میں امیر المومنین کا شریک و سہیم تھا مگر اللہ نے آپ کے اور اس کے درمیان حکومت و قرابت دونوں رشتوں سے اسوجہ سے افتراق کر دیا کہ اس نے اپنے عہد کا لحاظ نہیں رکھا اور اس نے اس معاہدے کی جسپر تمام مسلمانوں نے اتفاق کیا تھا۔ خلاف ورزی کی۔ اللہ تعالیٰ حضرت نوح کے قصے میں فرماتا ہے۔ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ وہ تمہارا نہیں ہے اس لئے کہ وہ بدکار ہے، اس بیان سے یہ بات صاف معلوم ہو گئی کہ جو شخص اللہ کی معصیت کا ارتکاب کرے۔ اس کی اطاعت ہرگز کسی پر لازم نہیں۔ اور جس نے اللہ کی بات کو قطع کر دیا ہو اس سے قطع تعلق کرنا مورد الزام نہیں ہیں امیر المومنین کو یہ عریضہ لکھ رہا ہوں جبکہ اللہ نے معزول کو قتل کر کے اس کی بدعہدی کی پوری سزا اسے دی ہے اور امیر المومنین کی حکومت کو راسخ کر دیا ہے اور اپنے حسن وعدہ کا ایفا کیا ہے کیونکہ اسکے وعدے کی صداقت کی وجہ سے اسی بات کا انتظار تھا، آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے افتراق کے بعد الفت اور اختلاف امت کے بعد پھر اسے اتحاد نصیب ہوا ہے اور اسلام کی نشانیوں کو مٹ جانے کے بعد پھر نمایاں کر دیا ہے۔

جرادتیہ و غرابیہ

حمید بن سعید بیان کرتا ہے کہ جب امین خلیفہ ہو گئے اور مامون نے بھی ان کی بیعت کر لی۔ انہوں نے ہیجڑے جمع کئے ان کو خریدا اور ان سے بہت زیادہ انس کیا۔ دن ہو یا رات وہ ہر وقت خلوت میں ان کے پاس رہتے امین کے نہ صرف کھانے پینے کا انتظام انھیں کے سپرد تھا، بلکہ امور سلطنت میں بھی دخیل تھے، امین نے ان کی ایک علیحدہ جماعت مرتب کی تھی اس کا نام جرادتیہ رکھا۔ حبشیوں کی ایک جمعیت بنائی اس کا نام غرابیہ رکھا۔ انہوں نے ان خواجہ سراؤں کی وجہ سے اپنی شریف بیبیوں اور لونڈیوں سے قطع تعلق کر لیا تھا، جس کی وجہ سے وہ سب ان سے نالاں تھیں۔ اور ان میں سے کسی ایک نے امین کی اس بے التفاتی کی شکایت میں کچھ شعر بھی کہے۔ جن میں زنانہ کے ساتھ ان کے اس قدر ارتباط پر تعریض بھی کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسخروں اور خواجہ سراؤں کے وظائف

خلیفہ ہونے کے بعد ہی انہوں نے تمام سلطنت سے مسخروں کو طلب کر کے اپنے پاس جمع کیا ان کے وظائف مقرر کئے۔ بہتر سے بہتر گھوڑے خریدے اور بہت سے وحشی جانور درندے اور پرندے وغیرہ جمع کئے۔ اپنے بھائیوں، اعزا اور امرا سے ملنا چھوڑا۔ ان کی اہانت کی۔ جس قدر نقد خزانوں میں اور خود ان کے پاس جواہرات تھے وہ سب خواجہ سراؤں، مصاحبوں اور افسانہ گویوں کو عطا کر دئے۔ یہاں تک کہ رقہ میں بھی جس قدر جواہرات نقد اور اسلحہ تھے وہ سب اپنے پاس منگوائے اپنے لہو و لعب، عیش و نشاط اور تفریحی بزموں کے لئے، قصر الخلد، خیزرانیہ، بستان موسیٰ، قصر عبدویہ، قصر المعلی۔ رقہ، کلواذی، باب الانبار، دیاری اور ہوب میں نشاط گاہیں بنوائیں۔ شیر، ہاتھی، عقاب، سانپ اور گھوڑے کی شکل کی پانچ کشتیاں دجلہ میں تیار کرائیں اور ان پر بے شمار روپیہ خرچ کیا۔

حسین بن الضحاک کہتا ہے کہ امین نے ایک بڑی کشتی بنوائی جس پر تین لاکھ درہم لاگت آئی اس کے علاوہ انہوں نے سولس کی شکل کی ایک دوسری کشتی بنوائی۔

منصور خدمتگار کی عباس بن عبداللہ سے علیحدگی

احمد بن اسحٰق بن برمہ مشہور کوفی گویا بیان کرتا ہے کہ عباس بن عبداللہ بن جعفر بن ابی جعفر باعتبار اپنی شجاعت، فراست، اور تعلیم و تربیت کے بنی ہاشم کے ممتاز لوگوں میں تھا، اس کے بہت سے خدمت گار رہتے، ان میں منصور اس کا بہت ہی خاص اور محبوب خدمت گار تھا۔ وہ کسی بات پر اس سے ناراض ہوا اور بھاگ کر امین کے پاس جو اس وقت ام جعفر کے قصر قرار میں تھے، چلا گیا۔ امین نے اسے بڑی خوشی سے اپنی ملازمت میں قبول کر لیا۔ اور اس نے بہت رسوخ ان کے ہاں پیدا کر لیا۔ ایک دن یہ خدمت گار امین کے اور خدمت گاروں کے ساتھ جن کی جماعت کا نام سباذ تھا، سواری میں عباس بن عبداللہ کی ڈیوڑھی کے سامنے سے خاص طور پر اس لئے گذرا تاکہ عباس کے خادم اسے دیکھ لیں کہ اب اس کی کیا شان ہے۔

منصور خادم کی گرفتاری

اس کی اطلاع عباس کو ہوئی۔ سنتے ہی وہ غضب کرتا ہاتھ میں گرز لئے جس پر کیخت سنڈھی تھی، باہر نکل آیا۔ عباس نے ابوالورد کے ذریعہ میں اس سے جا ملا اور اس کی لگام پکڑ لی دوسرے خدمتگاروں نے اس کی مزاحمت کی مگر عباس نے جس جس کے گرز مارا اسے نکما کر دیا۔ وہ اس کا ساتھ چھوڑ کر چلے گئے۔ عباس اپنے مفرور خدمت گار کی لگام پکڑے اسے کھینچتا ہوا اپنے گھر کے اندر لے آیا۔ امین کو اس واقعہ کی خبر ہوئی۔ انہوں نے ایک بڑی جماعت اسے چھڑانے کے لئے بھیجی۔ یہ وہاں آ کر ٹھیر گئے۔ عباس نے ان کے مقابلہ کے لئے اپنے غلاموں اور موالیوں کو جن کے پاس ڈھالیں اور تیر تھے اپنے قصر کی فصیل پر متعین کر دیا۔

امین کی فوج کا عباس بن عبداللہ کا محاصرہ

راوی کہتا ہے کہ چونکہ امین کی فوج کا یہ ارادہ ہو گیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ وہ عباس کے محل کو آگ لگا دے۔ اس لئے ہمیں یہ خوف ہوا کہ اس کے ساتھ ہمارے مکانات بھی جل جائیں گے۔ اسی وقت رشید الہارونی اس سے آ کر ملا اور اس نے کہا کہ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ کیا نہیں جانتے کہ اگر امین فوج کو حکم دیں تو محض نیزوں سے تمہارے اس سارے محل کو برباد کر دیں۔ کیا تم ان کے مطیع نہیں رہے۔ اس نے کہا میں ان کا بدستور مطیع ہوں۔ رشید نے کہا تو ابھی چل کھڑے ہو۔ وہ درباری سیاہ لباس پہن کر چلا۔ اپنے محل کے پھاٹک پر آ کر اس نے اپنے غلام سے کہا۔ گھوڑا لاؤ۔ رشید نے کہا تم سوار نہیں ہو سکتے۔ تم کو پاپیادہ چلنا پڑے گا۔ یہ اسی طرح آگے بڑھا۔ شارع عام پر پہونچکر اس نے دیکھا۔ ایک دنیا امڈی چلی آ رہی ہے۔ جلودی ہے۔ افریقی ہے۔ ابوالبلہ ہے اور ہرش کی جمعیت بھی موجود ہے یہ ان کو غور سے دیکھنے لگا۔ میں وہاں موجود تھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ پیادہ چلا جا رہا ہے اور رشید گھوڑے پر سوار ہے۔

ام جعفر کی عباس بن عبداللہ کی سفارش

ام جعفر کو اس کی اطلاع ہوئی۔ وہ فوراً امین کے پاس گئی اور ان سے اس کی سفارش کی۔ امین نے کہا اگر میں اسے قتل نہ کر دوں تو مجھے رسول اللہ کی قرابت میں نہ سمجھنا۔ ام جعفر اب اور زیادہ الحاح اور زاری کرنے لگی۔ امین نے برہم ہو کر کہا معلوم ہوتا ہے کہ مجھے تم پر ہاتھ اٹھانا پڑے گا۔ یہ سنتے ہی اس نے اپنے بال کھول دیئے اور کہا کہ جانتے ہو جب میرا سر کھلا ہوا ہو اس حالت میں کون میرے پاس آ سکتا ہے۔

عباس بن عبداللہ کی نظر بندی

ابھی یہی ردّ و قدح ہو رہی تھی اور ابھی عباس وہاں نہیں آیا تھا کہ صاعد خدمتگار نے علی بن عیسیٰ بن ماہان کے قتل کی خبر ان سے بیان کی۔ اسے سنکر وہ اس کے عواقب و نتائج پر غور کرنے میں اس قدر منہمک ہو گئے کہ عباس کو بالکل بھول گئے۔ وہ دس دن تک دہلیز میں نظر بند پڑا رہا۔ دس دن کے بعد وہ یاد آیا۔ حلم دیا کہ خود اس کے محل کے ایک حجرے میں اسے قید کر دیا جائے۔ اور اس کے صرف تین ممبر موالی اس کی خدمت میں رہیں۔ اور تین الوان کھانا اس کا بوسبہ وظیفہ مقرر کر دیا جائے۔

عباس بن عبداللہ کا بغداد سے فرار

وہ حسین بن علی بن عیسیٰ بن ماہان کے خروج کرنے اس کی مامون کے لئے دعوت خلافت دینے اور امین کو قید کر دینے تک اسی طرح اپنے قصر میں قید رہا۔ اس ہنگامے میں اسحٰق بن عیسیٰ بن علی اور محمد بن المعدی عباس کے پاس سے جو اس وقت بالاخانے پر تھا گزرے اور انہوں نے اسے للکار کر کہا کہ اب بیٹھے کیا کر رہے ہو حسین بن علی کے پاس چلے آؤ۔ یہ اپنی قید سے نکل کر حسین کے پاس آیا اور پھر باب الجسر پر عبور کر اس نے ام جعفر کو ہزاروں گالیاں دیں۔ اسحٰق بن موسیٰ اس وقت لوگوں سے مامون کے لئے بیعت لے رہا تھا۔ اس کے کچھ ہی عرصہ کے بعد حسین مارا گیا۔ عباس بغداد سے بھاگ کر ہرثمہ کے پاس نہروین چلا گیا

امین کا عباس کے محل پر قبضہ

اس کا بیٹا فضل امین کے پاس آیا۔ اس نے اپنے باپ کی امین سے سخت شکایت کی۔ امین نے اپنے آدمی بھیجکر عباس کے محل پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبضہ کر لیا۔ اور اس ۱۹۸ء میں اس نے حج کیا۔

عباس بن عبداللہ کا بیان

اس واقعہ کے بعد عباس بن عبداللہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ مامون کے محل میں ہم سب جمع ہوئے۔ سلیمان بن جعفر نے مجھ سے کہا۔ کیا تم نے اب تک اپنے بیٹے کو قتل نہیں کیا۔ میں نے کہا چچا جان میں ایک پر قربان کوئی اپنے بیٹے کو بھی قتل کرتا ہے۔ سلیمان نے کہا تم اسے قتل کر دو۔ اسی نے تمہاری شکایت کی تھی، اور تمہارے روپیہ کا پتہ دیا تھا جس کی ضبطی کی وجہ سے تم محتاج ہو گئے۔

وضاح بن حبیب کی طلبی

احمد بن اسحٰق بن برصوما بیان کرتا ہے کہ جب امین محصور ہو گئے اور اپنے معاملہ کو سنبھال نہ سکے، انہوں نے اپنے مصاحبین سے پوچھا۔ کیا ایسا شخص ہے جس سے مشورہ لے کر اطمینان حاصل کیا جا سکے۔ لوگوں نے کہا۔ جی ہاں اہل کوفہ میں ایک عرب وضاح بن حبیب بن بدیل التیمی اس کا اہل ہے وہ گذشتہ نامور عربوں کی یادگار اور صائب الرائے شخص ہے امین نے کہا اسے بلا بھیجا جائے۔ وہ ہمارے پاس آیا اور پھر امین کی خدمت میں پیش ہوا۔ امین نے کہا مجھے تمہارے پختہ اخلاق اصابت رائے کی اطلاع ہوئی ہے تم میرے معاملہ میں کچھ مشورہ دو

وضاح بن حبیب کا امین کو مشورہ

اس نے کہا جناب والا اب کسی مشورہ کا موقع نہیں رہا زیادہ سے زیادہ آپ یہ کر سکتے ہیں کہ جنگ کے متعلق اپنی کامیابی کی جھوٹی افواہیں مشہور کرا دیا کریں۔ کیونکہ یہ بات بھی ایک موثر حربہ ہے۔ امین نے حسب بکیر بن المعتمر کو جو دجیل میں فروکش ہوتا تھا اس کام پر متعین کر دیا۔ چنانچہ جب امین کو کوئی حادثہ پیش آتا یا ان کو لڑائی میں ہزیمت ہوتی وہ اس سے کہتے کہ اس کے متعلق کوئی خبر تراش کر مشہور کر دو۔ وہ جھوٹی خبریں مشہور کرتا۔ مگر جب خود لوگ ان کی تصدیق کرنے آتے تب ان پر اس کذب کی حقیقت منکشف ہوتی۔ یہ بکیر بن المعتمر جسے میں نے خود دیکھا ہے ایک تنومند آدمی تھا۔

قصر الخلد کے چبوترے کا انہدام

کوثر کہتا ہے۔ ایک دن امین نے حکم دیا کہ قصر الخلد میں ایک چبوترے پر فرش کیا جائے۔ چنانچہ زرعی بساط بچھائی گئی اس پر قالین اور دوسرے فرش اس کے مشابہ بچھا دیئے گئے۔ چاندی سونے اور جواہرات کے بہت سے ظروف سجائے گئے۔ امین نے اپنی لونڈیوں کی مہتممہ کو حکم دیا کہ سو لونڈیاں آراستہ پیراستہ کر کے تیار کی جائیں۔ اور ان کا دس دس کا طائفہ اس طرح ہمارے سامنے بھیجا جائے کہ ان کے سب کے ہاتھ میں عود ہوں اور وہ سب مل کر ایک آواز سے گاتی ہوئی آئیں۔ پہلے وحلے میں دس بھیجی گئیں جب وہ اس چبوترے پر چڑھ آئیں تو پھر ایکدم اچھل کر سامنے آئیں اور یہ شعر انہوں نے گایا۔

ھم قتلوہ کی یکونوا مکانہ کما غدر رستیوما بکسری مرازبہ

ترجمہ۔ انہوں نے اس کی جگہ لینے کے لئے اسے قتل کر دیا۔ جس طرح کہ ایک دن کسریٰ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصاحبین نے دھوکہ سے اُسے قتل کر دیا

شعر سنکر امین نے غصے میں اُف کہا ۔ ان لونڈیوں اور ان کی مہتممہ دونوں پر لعنت بھیجی۔ اور ان کو چبوترے سے اتروا دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے مہتممہ کو حکم دیا کہ دوسری دس پیش کی جائیں۔ اب وہ حسب سابق سامنے آئیں اور ایک آواز سے سب نے مل کر یہ شعر گائے:۔

من کان مسرورا بمقتل مالک فلیات نسوتنا بوجہ نہار

یجد النساء حواسرا یندبنہ بلطائن قبل تبلج الاسحار

ترجمہ:۔ جو شخص کہ مالک کے قتل پر خوش ہوا سے چاہئے کہ وہ دن کے وقت ہماری عورتوں کا حال آکر دیکھے، کہ وہ ننگے سر اس پر نوحہ کر رہی ہوں گی۔ اور طلوع فجر سے پہلے وہ اس کے ماتم میں سر پیٹتی ہوں گی

ان اشعار کو سنکر وہ بہت تلملائے اور اس جماعت کو اول کی طرح سامنے سے برخاست کرا دیا پھر دیر تک سر نیچا کئے سوچتے رہے۔ اب پھر حکم دیا کہ دس اور حاضر کی جائیں۔ اس مرتبہ دوسری دس سب سابق ایک آواز سے یہ شعر گاتی ہوئی سامنے آئیں

کلیب لعمری کان اکثر ناصرا والیسر ذنبا منک ضرج بالدم

ترجمہ۔ قسم ہے میری جان کی باوجودیکہ تمہارے مقابلہ میں کلیب کا جرم بھی معمولی تھا اور اس کے مددگار بھی بہت زیادہ تھے۔ پھر بھی وہ ذبح کر دیا گیا۔

اب تو ان کو تاب نہ رہی۔ فوراً مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور اس جگہ کو منحوس سمجھکر اس کے انہدام کا حکم دیدیا۔

امین کا حزن وملال

محمد بن دینار کہتا ہے کہ سخت محاصرے کی حالت میں ایکدن امین معزول بہت ہی پریشان اور رنجیدہ بیٹھے تھے، اس وقت دل بہلانے کے لئے انہوں نے اپنے ندیموں کو پاس بلایا اور شراب منگائی ان کی ایک منہ لگی چہیتی لونڈی تھی، اس سے کہا کچھ گا کر سنا۔ اور پھر پینے کے لئے شراب کا جام اٹھایا۔ اللہ نے اس کی زبان گنگ کر دی۔ اور صرف یہ شعر بے اختیار اس کی زبان سے نکلا:۔

کلیب لعمری کان اکثر ناصرا۔ والیسر ذنبا منک ضرج بالدم

سنتے ہی جو پیالہ ان کے ہاتھ میں تھا وہی پھینک کر اس کے مارا اور اسے شیروں کے سامنے ڈلوا دیا دوسرا جام اٹھایا اور دوسری لونڈی طلب کی اس نے یہ شعر گایا۔

ہم قتلوہ کی یکونوا مکانہ کما غدرت یوما بکسری مرازبہ

اس مرتبہ بھی انہوں نے پیالہ اس کے منہ پر پھینک مارا اور پھر دوسرا جام اٹھایا اور دوسری لونڈی کو گانے کا حکم دیا۔ اس نے یہ مصرعہ پڑھا۔

قومی ہم قتلوا امیم اخی

(میری ہی قوم نے میرے بھائی امیم کو قتل کیا ہے)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امین نے پھر وہ بالم اس کے منہ پر مارا اور عینی کو لات ماردی اور جس طرح پہلے نہایت متفکر و متردد تھے پھر ملول و محزون سوچنے لگے۔ اس واقعہ کے کچھ ہی دن کے بعد وہ قتل کر دیئے گئے

فطیم کی وفات پر ام جعفر کی تعزیت

جب ان کی بیوی فطیم نے جو ان کے بیٹے موسیٰ کی ماں تھی انتقال کیا تو ان کو اسکی موت کا بہت سخت صدمہ ہوا۔ ام جعفر کو اس کی اطلاع ہوئی اس نے کہا مجھے امیر المومنین کے پاس لے چلو۔ جب وہ ان کے پاس آئی امین نے اس کا استقبال کیا۔ اور بہت ہی غمگین لہجے میں کہنے لگے۔ اماں جان فطیم مر گئی۔ ام جعفر نے یہ شعر پڑھے۔

نفسی فداوک لا یذھب بک اللھف ففی بقائک ممن قد مضی خلف

عوضت موسیٰ فھانت کل مرزئۃ مابعد موسیٰ علی مفقودۃ اسف

میں تم پر قربان، رنج سے اپنے کو ہلاک نہ کرو۔ کیونکہ مرنے والی کے مقابلے میں تمہاری بقا زیادہ ضروری ہے۔ اس کے عوض میں تم کو موسیٰ مل گیا ہے۔ لہٰذا اس نعمت کے مقابلے میں اب کسی مرنے والے پر افسوس کرنے کی ضرورت نہیں۔

اس کے علاوہ ام جعفر نے یہ بھی کہا۔ اللہ تم کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے صبر دے اور اس صبر کو آخرت میں تمہارے لئے ذخیرہ بنائے۔

ابونواس شاعر کے اشعار

ابونواس نے رشید کی زندگی میں بنی مضر کی ہجو میں ایک قصیدہ لکھا۔ رشید نے اسے قید کر دیا یہ امین کے برسر ولایت آنے تک قید رہا۔ ان کے قید ہونے کے بعد اس نے ان کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا یہ ان کی امارت کے عہد میں بھی ان سے تعلق رکھتا تھا۔ اس قصیدہ کو جس کا مطلع ہے۔

تذکر امین اللہ والعھد یذکر مقامی وانشادیک الناس حضر

ترجمہ۔ اللہ کے امین کو یاد کرو۔ اور ملاقات یاد رکھی جاتی ہے۔ اس حال میں کہ سب کی موجودگی میں یہاں کھڑا ہوا تم کو اپنے اشعار سنا رہا ہوں۔

ایک لونڈی نے امین کے سامنے گا کر سنایا انہوں نے پوچھا یہ شعر کس کے ہیں۔ لوگوں نے کہا ابونواس کے۔ کہنے لگے وہ کہاں ہے۔ لوگوں نے کہا وہ قید میں پڑا ہوا ہے۔ امین نے کہا اب اسے ڈرنا نہ چاہئے۔ اسحٰق بن فراشہ اور سعید بن جابر نے جو امین کے رضاعی بھائی تھے، ابونواس سے کہلا کر بھیجا کہ شب گزشتہ امیر المومنین نے تمہارا ذکر کیا اور کہا کہ اب اسے مطمئن رہنا چاہئے۔

ابونواس کی رہائی و اعزاز

اتنا سن کر ابونواس نے ان کی مدح میں اور شعر لکھے اور ان کو امین کی خدمت میں بھیجدیا جس میں ان کی مدح کے ساتھ قید سے رہائی کی درخواست تھی۔ امین نے ان کو پڑھوا کے سنا۔ اور کہنے لگے۔ جو کچھ اس نے لکھا ہے وہ سچ ہے اسے میرے پاس لاؤ۔ رات کے وقت وہ امین کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ انہوں نے اس کی بیڑیاں کٹوا دیں۔ وہ قید سے نکل کر جب ان کے سامنے پیش کیا گیا۔ اسوقت بھی اس نے ان کی مدح میں چند شعر پڑھے اس نے اسے خلعت سے سرفراز کیا رہائی دی اور مصاحبین میں شامل کر لیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابونواس کی طلبی

احمد بن ابراہیم الفارسی کہتا ہے کہ ایک مرتبہ ابونواس نے شراب پی۔ امین کو ان کے عہد میں اس کی اطلاع کی گئی انہوں نے ابونواس کو قید کر دیا۔ فضل بن الربیع نے تین ماہ تک اسے قید رکھا۔ اس کے بعد امین نے اسے یاد کیا اور دربار میں طلب کیا۔ اس وقت بنو ہاشم وغیرہ دربار میں موجود تھے، امین نے اسکے قتل کے لیے تلوار تلوار اور چمڑہ بھی طلب کیا۔ اور جب وہ آگیا تو اسے قتل کی دھمکی دینے لگے۔

ابونواس کی رہائی

ابونواس نے اپنا وہ قصیدہ جس کا مصرعہ اول تذکر اسبن اللہ والعہد ہے ان کو سنایا۔ امین نے کہا۔ اچھا اب تو میں معاف کرتا ہوں مگر پھر پی تو؟ ابونواس نے کہا تب آپ کو میرا خون حلال ہے۔ امین نے اسے رہا کر دیا چنانچہ اس کے بعد پھر اس نے کبھی شراب نہیں پی۔ البتہ اسے سونگھ لیتا تھا۔ اور اسی طرف اس نے اپنے اس مصرع میں اشارہ کیا ہے۔ "لا اذوق الدام الا شمیما" میں شراب کو صرف سونگھ لیتا ہوں)

ابونواس کی اسیری

ابونواس کا غلام وحیم بیان کرتا ہے کہ ایک مرتبہ شراب پینے کی وجہ سے امین اس سے ناراض ہو گئے اور اسے جیل میں ڈال دیا۔ فضل بن الربیع کا ایک ماموں تھا، وہ قیدیوں کا مفتش تھا۔ اس وجہ سے اکثر ان کے پاس آیا جایا کرتا تھا اور ان کے حال کی خبر رکھتا تھا۔ اس اثنار میں بہت سے زندیق قید کئے گئے۔ اس نے ابونواس کو بھی جیل میں ان کے ساتھ دیکھا۔ چونکہ یہ اسے پہچانتا نہ تھا، اس وجہ سے زندیق سمجھ کر اس سے پوچھا اے نوجوان تو بھی زندیق ہے۔ ابونواس نے کہا۔ معاذ اللہ مجھے ان سے کیا واسطہ۔ اس نے پوچھا شاید مینڈھے کے پرستاروں میں ہو۔ ابونواس نے کہا۔ ہرگز نہیں۔ میں تو مینڈھے کو اس کے پستم سمیت نگل جاتا ہوں اس نے کہا تو معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب پرست ہو۔ ابونواس نے کہا یہ بھی غلط ہے میں تو آفتاب سے اس قدر بغض رکھتا ہوں کہ کبھی دھوپ میں بیٹھا نہیں کرتا۔ اس نے پوچھا تو پھر کس جرم کی پاداش میں تم قید ہو۔ ابونواس نے کہا مجھ پر بے جنیاد تہمت لگائی گئی ہے۔ حالانکہ میں اس سے قطعی بری ہوں۔ اس نے کہا کیا واقعہ یہی ہے جو تم بیان کرتے ہو۔ ابونواس نے کہا بیشک جو کچھ میں نے بیان کیا ہے وہ بالکل سچ ہے۔

ابونواس کا ترک شراب کا عہد

اس نے فضل سے آکر کہا کہ اللہ کی بیشمار نعمتوں کا یہ کچھ اچھا شکر یہ نہیں ہے کہ لوگ محض تہمت پر قید کر دیئے جائیں۔ فضل نے پوچھا کیا ہوا اس کے ماموں نے واقعہ بیان کیا۔ فضل مسکرایا۔ اور امین سے آکر اس کی اطلاع دی۔ امین نے اسے بلایا اور عہد لیا کہ اب وہ آئندہ کبھی شراب نہ پیئے گا اور نہ کوئی اور نشہ کرے گا۔ ابونواس نے اس کا اقرار کر لیا۔ امین نے کہا اللہ کے سامنے عہد کرتے ہو اس نے کہا۔ ہاں۔ میں اللہ کے سامنے عہد کرتا ہوں کہ اب شراب نہ پیوں گا۔ اسے رہا کر دیا گیا۔ قریش کے بعض شوقین نوجوانوں نے اسے اپنے ہاں بلایا مگر ابونواس نے کہا کہ میں پیوں گا نہیں۔ انہوں نے کہا اگر نہ پیو گے تو کیا ہرج ہے کم از کم اپنی باتوں سے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں محظوظ کرو۔ اس کا اس نے اقرار کیا۔ اب ان میں شراب کا دور چلنے لگا۔ جب وہ خود سرشار ہو گئے تو اس سے کہنے لگے کیا اب بھی شراب کی لہک پیدا نہیں ہوئی۔ ابونواس نے کہا بخدا اب یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اسے پیوں۔ اور کچھ شعر بھی پڑھے۔

ابونواس کی اسیری کی وجہ

ابوالورد اسبعی کہتا ہے کہ ہم ایک مرتبہ خراسان میں فضل بن سہل کے پاس تھے۔ وہاں امین کا ذکر آ گیا فضل کہنے لگا۔ بھلا امین سے لڑنا کیونکر جائز نہ ہو جبکہ اس کا شاعر اس کے دربار میں یہ شعر کہتا ہو:

الا اسقنی خمرا وقل لی ھی الخمر ؛ ولا تسقنی سرا اذا امکن الجھر

ترجمہ۔ کھڑی ہو۔ مجھے شراب پلا اور یہ کہہ دے کہ یہ شراب ہے اور جب علانیہ پینا ممکن ہے تو پھر چھپے چوری سے مت پلا۔

یہ قصہ امین کو معلوم ہوا۔ انہوں نے فضل بن الربیع کو حکم دیا کہ ابونواس کو پکڑ کر قید کر دو۔

ابونواس کا امین پر طنز

ابونواس کے بعض دوستوں اور اس کے اشعار کے راویوں نے بیان کیا ہے کہ اس نے کچھ شعر کہے اور آخر میں خود امین پر طنز کیا۔ امین نے اسے طلب کیا۔ اس وقت سلیمان بن ابی جعفر بھی ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب ابونواس ان کے سامنے پہونچا، انہوں نے اسے نہایت فحش ماں کی گالی دی اور کہا حرامزادے تو اپنے اشعار کے ذریعہ سے کمینوں کے ہاں گدائی کرتا پھرتا ہے اور اس پر تیرا یہ غرور کہ تو مجھ پر طنز کرتا ہے اور ہمارے مقابلے میں اپنی غنائے نفس کا مدعی ہے۔ اب آئندہ کبھی مجھے ہمارے ہاں سے کچھ نہیں ملے گا

ابونواس پر امین کا عتاب

سلیمان بن ابی جعفر نے کہا امیر المومنین بخدا یہ تو مذہب ثنویت کا بڑا رکن ہے۔ امین نے کہا اس کی کیا شہادت ہے سلیمان نے بہت سے آدمیوں کو شہادت میں پیش کیا۔ ان میں سے بعض نے بیشک اس بات کی شہادت دی کہ اس نے ایک بارش کے دن شراب پی۔ اپنے قدح کو زیر سمار کھا۔ اس میں بارش کا ایک قطرہ گرا ابونواس نے کہا کہ ثنویت کے ماننے والوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر قطرۂ آب کے ساتھ ایک فرشتہ آسمان سے اترتا ہے۔ لہٰذا دیکھو اس وقت میں ملائکہ کو پی رہا ہوں۔ یہ کہکر اس نے اپنے جام کی شراب پی لی۔ امین نے اسے قید کر دیا۔

اس موقع پر ابونواس نے کچھ شعر کہے۔ جس کا پہلا شعر یہ ہے:۔

ابونواس کے امین کے متعلق طنزیہ اشعار

یا رب ان القوم قد ظلمونی ؛ وبلا اقتران قعطل حلسونی

ترجمہ:۔ اے رب میری قوم نے مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے کہ بغیر کسی قصور کے مجھے قید کر دیا۔

اس کے آخر میں یہ شعر تھا:۔

اما الامین فلست ارجو دفعہ ؛ عنی فمن لی الیوم بالمامون

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ۔ امین سے مجھے یہ توقع نہیں کہ وہ میری حمایت کرے ۔ کاش آج مامون یہاں ہوتا
مامون کو ان اشعار کا علم ہوا ۔ کہنے لگے بخدا اگر میں نے اسے پالیا تو میں اس کے ساتھ
وہ کروں گا جس کی اسے توقع بھی نہ ہوگی ۔ مگر ابونواس مامون کے بغداد آنے سے پہلے ہی مرگیا ۔
دعامہ کہتا ہے کہ جب ابونواس کی قید کو زمانہ گزر گیا تو اس نے حالت قید میں یہ شعر
کہے :-

احمدوا اللہ جمیعًا — یا جمیع المسلمینا
ثم قولوا لا تملو — ربنا ابق الامینا
صیر الخصیان حتی — صیر التعنین الدنیا
فاقتدی الناس جمیعًا — بامیر المومنینا

ترجمہ :- ہم تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ کی حمد کریں ۔ پھر بلا تردد
کہو کہ اے ہمارے رب تو امین کو زندہ رکھ ۔ اس نے اس قدر خصی بنائے ہیں
کہ اب نامرد بنانے کا عام طریقہ رائج ہوگیا ہے اور اب تمام لوگوں نے اس باب میں
امیر المومنین کی اقتدا کی ہے

جب یہ اشعار خراسان میں مامون کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا کہ مجھے یہ توقع ہے کہ وہ میرے
پاس بھاگ آئے گا ۔

بزلہ سنج شاعر کی طلبی

طاہر سے لڑائی کے اثناء میں ایک رات امین معزول رات کو دیر تک
جاگتے رہے ۔ انہوں نے آواز دی کوئی ہو تو ہم سے آکر باتیں کرے ان
کے حاشیہ کے لوگوں میں سے کوئی ان کے پاس نہیں گیا انہوں نے اپنے حاجب کو آواز دی اور اس
سے کہا کہ میرے دل میں بہت سے خطرات آرہے ہیں کسی بزلہ سنج شاعر کو میرے پاس لے آؤ ۔ تاکہ اس سے
باتیں کرکے میں یہ بقیہ رات بسر کردوں ۔

امین کی ابونواس سے فرمائش

حاجب نے ان کے پاس سے نکل کر سب سے قریب تر شخص کا رخ کیا
ابونواس مل گیا ۔ اس نے اس سے کہا کہ امیر المومنین بلاتے ہیں ،
ابونواس نے کہا تم کو شاید مغالطہ ہوا ہے ۔ کسی دوسرے شخص کو طلب کیا ہوگا ۔ حاجب نے کہا نہیں میں تم
کو لینے آیا ہوں ۔ غرض کہ ابونواس امین کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ امین نے پوچھا کون ؟ اس نے کہا
آپ کا خادم حسن بن الہانی جو کل تک آزاد تھا ۔ امین نے کہا خوف مت کرو ۔ اس وقت میرے قلب میں
کچھ امثال آئیں ۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ان کو اشعار میں نظم کردو ۔ اگر تم نے اس کام کو کر دیا تو جو
مانگو گے دوں گا ۔ ابونواس نے کہا وہ کیا ہیں امین نے کہا " عفا اللہ عما سلف ۔ وبلغ واللہ
ما جری فرس ۔ واکسری عودا علی انفک ۔ اور وتمنعی اشھی لک " ابونواس نے کہا بہتر
ہے ۔ میرے لئے چار نہایت عمدہ جسم اور ساخت کی باندیاں منگوائیے ۔ امین نے ان کے لانے کا حکم دیا ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابونواس کے اشعار

ابونواس نے یہ شعر پڑھے۔

فقدت طول اعتلالک ٭ وما اری فی مطالک

لقد اردت جفائی ٭ وقد اردت وصالک

ماذا اردت بھذا ٭ تمنعی اشتھی لک

ترجمہ:۔ ایک مدت سے تو حیلے بہانے کر رہی ہے۔ تو چاہتی ہے کہ میں تجھ سے علیحدہ ہو جاؤں اور میں تیرے وصال کا متمنی ہوں۔ اس انکار اور ٹالنے کا غالباً یہ مطلب ہے کہ تیرے اعراض سے تیری خواہش میں اور اضافہ ہو۔

اشعار سنا کر ابونواس نے ایک باندی کا ہاتھ پکڑ کر اسے علیحدہ کر لیا اور پھر یہ شعر سنائے:۔

قد صحت الایمان من حلفک ٭ وصحت حتی مت من خلفک

باللہ یا سنی احنثی مرۃ ٭ ثم اکسری عودا علی انفک

ترجمہ۔ قسمیں تیرے حلف سے درست ہوئیں اور میں تندرست ہو کر تیری وعدہ خلافی سے مر مٹا۔ اے بی بی خدا کے لئے ایک مرتبہ اپنی قسم کو توڑ دے اسکے بعد جو چاہے کر

ابونواس نے دوسری باندی کا ہاتھ پکڑ کر اسے علیحدہ کر لیا۔ اور پھر یہ شعر پڑھے:۔

فدیتک ماذا الصلف ٭ واشتمک اھل الشرف

میں تجھ پر قربان شرفا کے ساتھ تیرا یہ جور اور ان کو ملامت کرنا کیسا؟

صلی عاشقا مذنفا ٭ قد اعتب مما اقترف

تو اس عاشق بے تاب پر جو اپنی محبت کی وجہ سے معتوب ہے، رحم کر

ولا تذکری ما مضی ٭ عفا اللہ عما سلف

گذشتہ کو یاد مت کر کیونکہ گزری ہوئی بات کو اللہ بھی معاف کر دیتا ہے

اس کے بعد اس نے تیسری باندی کو علیحدہ کیا اور پھر یہ شعر سنائے

وباعثات الی فی الغلس ٭ ان ائتنا واحترس من العسس

بہت سی عورتیں مجھے ظلمت شب میں اپنے پاس بلاتی ہیں اور ہدایت کر دیتی ہیں کہ رات کے پہرے داروں سے میں بچوں

حتی اذا نوم العداۃ ولم ٭ اخش رقیبا ولا مناقبس

جب دشمن سو گئے اور مجھے کسی رقیب یا روشنی کا اندیشہ نہ رہا

رکبت مھری وقد طربت الی ٭ حور حسان نواعم لعس

میں اپنے جوان گھوڑے پر سوار ہو کر نہایت ہی شوق و طرب میں ایک نہایت خوب صورت حور لقا نرم اور گداز بدن محبوبہ کی طرف جس کے ہونٹوں پر مسی ملی ہوئی تھی لپکا

فجئت والصبح قد نھض لہ ٭ فبئس واللہ ما جری فرسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس کے پاس اس وقت آیا۔ جبکہ صبح نمودار ہو چکی تھی، اور اب میرے گھوڑے کی اس تگ و دو کا کوئی فائدہ نہ ہوا

امین نے کہا یہ سب باندیاں تم لے لو۔ اللہ تمہیں مبارک کرے۔

امین کا سرکاری فرش تلف کرنے کا حکم

جب امین خلیفہ ہوئے تو رشید کے خدمت گار حسین نے ان کے ایک مکان میں جو دجلہ کے کنارے واقع تھا، ایک نہایت ہی عمدہ اور بیش بہا سرکاری فرش بچھوا دیا اور امین سے کہا کہ آپ کے والد کے پاس جب دوسرے بادشاہ اور بادشاہوں کے سفیر آتے تھے تو وہ اسی فرش کو اس موقع پر بچھوایا کرتے تھے، اور اس سے بہتر ان کے ہاں کوئی دوسرا فرش نہ تھا۔ اس وجہ سے میں نے آپ کے لئے اسی کو بچھوایا ہے امین کہنے لگے مگر میں تو چاہتا تھا کہ میری خلافت کے عہد میں سب سے پہلے فروراج (قدیم ایرانی دربار کا قالین) بچھایا جاتا۔ اس فرش کو ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔ چنانچہ خدمتگاروں اور فراشوں نے اس قیمتی فرش کی دھجیاں اوڑا دیں۔

ابراہیم بن المہدی کے ایک شعر کی قیمت

ابراہیم بن المہدی نے ایک دن یہ شعر امین کو گا کر سنایا:۔

هجرتك حتى قيل لا يعرف القلى ... وزرتك حتى قيل ليس له صبرُ

میں تجھ سے جدا ہوا تو کہا گیا کہ وہ جانتا ہی نہیں کہ نفرت کیا ہوتی ہے۔ میں تیرے پاس آیا تو کہا گیا کہ تمہارے دیکھے بغیر اسے صبر نہیں۔

شعر سن کر امین کو وجد آ گیا۔ اور انہوں نے حکم دیا کہ اس کی کشتی کو سونے سے بھر دیا جائے۔

مخارق کو جبوں کا عطیہ

مخارق بیان کرتا ہے کہ میں ایک مرتبہ امین کے پاس تھا، اس روز بارش ہو رہی تھی، وہ صبح کی شراب پی رہے تھے، میں ان کے قریب بیٹھا گا رہا تھا، اسوقت وہاں اور کوئی ان کے پاس نہ تھا۔ وہ ایک نہایت عمدہ زرتار کا جبہ پہنے تھے، میں نے اس سے زیادہ خوب صورت جبہ کبھی نہیں دیکھا تھا، اسوجہ سے میں اسے غور سے دیکھنے لگا۔ کہنے لگے معلوم ہوتا ہے یہ تم کو بہت پسند ہے میں نے عرض کیا میرے آقا، بیشک یہ بہت خوب صورت ہے۔ مگر آپ کا چہرہ اس کے لئے باعث حسن ہے۔ میں اسے دیکھ رہا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کو نظر بد سے بچائے۔ امین نے غلام کو آواز دی وہ حاضر ہوا۔ انہوں نے ایک دوسرا جبہ طلب کیا، اسے خود پہن لیا اور جو پہلے پہنے ہوئے تھے، وہ مجھے عطا کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر میں ان کو غور سے دیکھنے لگا۔ انہوں نے مجھ سے وہی سوال کیا جو پہلے کر چکے تھے، میں نے بھی حسب سابق ان کو جواب دیا۔ انہوں نے اس جبے کو بھی مجھے دیدیا اسی طرح تین جبے انہوں نے مجھے اس جلسے میں عطا فرمائے۔

امین کی مخارق سے خفگی

مگر جب انہوں نے ان جبوں کو میرے جسم پر دیکھا تو اب وہ اپنی عطا پر سخت نادم ہوئے۔ ان کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ اور اپنے غلام کو حکم دیا کہ میرے بکاول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو جا کر حکم دے کہ وہ ہمارے لیے گوشت بھون کر لائے۔ اور اسے بڑی ترکیب سے تیار کرے اور ابھی لائے۔ غلام گیا اور تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ دو ایک خوان لے کر حاضر ہوا۔ یہ ایک چھوٹا سا خوان تھا جو بہت ہی نازک اور سبک بنا ہوا تھا۔ اس کے وسط میں بہت سا چکنا اور فربہ پکا ہوا گوشت کا ٹکڑا رکھا ہوا تھا۔ اور دو روٹیاں تھیں، یہ خوان ان کے سامنے رکھ دیا گیا۔ انہوں نے ایک لقمہ توڑا اور اسے کھانے کے لئے دستر خوان پر چھکے۔ مجھ سے کہا مخارق تم بھی کھاؤ۔ میں نے معافی چاہی۔ کہنے لگے نہیں۔ تم کو کھانا پڑے گا مجبوراً میں نے بھی ایک لقمہ توڑا۔ اور گوشت کا کچھ حصہ لے کر ہاتھ سے اپنے منہ میں رکھا۔ میری اس حرکت پر برہم ہو کر کہنے لگے مجھ پر اللہ کی مار تیری حرص نے میرا سارا مزا خراب کر دیا۔ کیوں تو نے اپنا ہاتھ لگایا۔ یہ کہہ کر اب انہوں نے وہ کباب اپنے ہاتھ سے اٹھا کر میری گود میں پھینک دیا۔ اور کہا کہ چل اٹھ جا۔ میں کھڑا ہو گیا مگر اس کی تمام چکنائی اور روغن جبوں سے بہنے لگا۔ میں نے ان کو اتار کر اپنے گھر بھیج دیا اور پھر دھوبیوں اور زربافوں کو بلا کر اس بات کی انتہائی کوشش کی کہ ان کے یہ داغ مٹ جائیں اور وہ جبے پھر پھر اصلی حالت پر عود کریں مگر اس میں کامیابی نہ ہو سکی

عبیداللہ بن ابی غسان کا بیان

عبیداللہ بن ابی غسان بیان کرتا ہے کہ شدید سردی کے موسم میں ایک دن میں امین کی خدمت میں حاضر تھا۔ وہ اس وقت اپنی ایک تنہا مجلس میں اکیلے بیٹھے تھے، اور اس قدر بیش قیمت اور اعلیٰ درجہ کا فرش وہاں بچھا ہوا تھا کہ اس کی نظیر میری نظر سے نہیں گذری تھی، اور اس روز تین دن و رات گزر چکے تھے کہ میں نے نبیذ کے علاوہ کچھ کھایا نہ تھا۔ اس کی وجہ سے مجھ سے بات بھی نہیں کی جاتی تھی اور نہ کچھ سمجھ میں آتا تھا۔ میں پیشاب کے بہانے اٹھا اور میں نے ایک خاصہ کے خدمت گار سے کہا کہ میں مر رہا ہوں کسی ترکیب سے مجھے کوئی ایسی چیز کھلاؤ کہ میرے کلیجے میں ٹھنڈک پڑے۔ اس نے کہا بہتر ہے۔ دیکھو میں ابھی ایک بات بتاتا ہوں۔ دیکھو میں کیا کرتا ہوں تم صرف میرے قول کی تصدیق کر دینا۔

عبیداللہ بن غسان کا خربوزہ کھانے کا واقعہ

جب امین پھر مجلس میں آ کر متمکن ہوئے خدمتگار مجھے دیکھ کر مسکرا دیا۔ امین نے پوچھا کیوں مسکرائے اس نے کہا کچھ نہیں سرکار! امین برہم ہو گئے۔ اس نے عرض کیا کہ یہ عبیداللہ بن ابی غسان بھی بڑے مزے کے آدمی ہیں کہ یہ خربوزے سے بہت ہی سخت گھبراتے ہیں۔ اس کی خوشبو تک انھیں گوارا نہیں۔ امین نے پوچھا کیا واقعی یہ بات ہے۔ عبیداللہ نے کہا جی ہاں سرکار مجھے خربوزہ سے بہت ہی نفرت ہے۔ کہنے لگے اس کے اس قدر خوش ذائقہ اور خوشبودار ہونے کے باوجود تم اس سے اسقدر کراہت کرتے ہو انہوں نے کہا عرض کیا جائے۔ ہے تو یہی۔ امین کو بڑی حیرت ہوئی انہوں نے اسی وقت خربوزہ طلب کیا۔ مستعد پیش کئے گئے ان کو دیکھتے ہی عبیداللہ کانپنے لگا اور ڈرتے ڈرتے دور ہٹنے لگا۔ امین نے حکم دیا کہ اسے جانے نہ دو۔ پکڑ لو۔ اور اس کے سامنے خربوزے رکھو۔ اب عبیداللہ اور بھی زیادہ منہ بنانے لگا۔ اور ان کے کھانے سے توبہ و تجاشی کرنے لگا۔ امین ہنسنے لگے۔ اس نے کہا۔ ایک کھاؤ۔ عبیداللہ نے کہا سرکار آپ مجھے مار ڈالیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتے ہیں۔ بخدا اس کے کھاتے ہی میرے پیٹ میں جو کچھ ہوگا اس میں ہیجان پیدا ہوگا اور بہت سے امراض اٹھ کھڑے ہوں گے۔ میں اپنے بارے میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ مجھے معاف کر دیں گے کہنے لگے یہ خربزہ کھالو اور میں اللہ کے سامنے اس بات کا عہد واثق کرتا ہوں کہ یہ تمام فرش تم کو دیدوں گا۔ میں نے کہا اس کے کھاتے ہی جب میں مرجاؤں گا تو یہ فرش میرے کس کام کا۔ غرضکہ میں برابر انکار کرتا رہا اور وہ اصرار کرتے رہے۔ خدمتگار چھری لائے اور اسے تراش کر اس کی قاشیں میرے منہ میں ٹھونسنے لگے۔ دکھانے کے لئے تو میں شور مچا رہا اور اپنی سخت بے چینی کا اظہار کرتا رہا۔ مگر اسی کے ساتھ مزے سے اس کی قاشیں نگلتا رہا اور امین پر یہ ظاہر کرتا رہا کہ بہت ہی جبر و اکراہ سے میں کھا رہا ہوں۔ اسی حالت میں میں اپنا سر پیٹتا رہا اور چلاتا بھی رہا۔ وہ ہنستے رہے۔

عبیداللہ بن ابی غسان کو فرش کا عطیہ

جب میں کھا چکا تو وہ اس مجلس سے دوسری مجلس چلے گئے اور فراشوں کو بلا کر حکم دیا کہ وہ فرش میرے گھر لے جائیں۔ اس دوسرے کمرے میں انہوں نے میرے ساتھ پھر وہی کیا۔ کہ یہاں بھی زبردستی ایک خربزہ مجھے کھلایا اور اسکا فرش بھی مجھے عنایت کر دیا۔ تیسرے کمرے میں گئے اور وہاں پھر مجھے بلا کر ایک اور خربزہ کھلایا اور اس کا فرش بھی عطا کر دیا۔ اس طرح اس روز انہوں نے مجھے تین نہایت ہی بیش قیمت فرش عطا کئے اور تین خربزے کھلائے۔ اس ترکیب سے بخدا میری حالت درست ہو گئی۔ اور میری جان میں جان آ گئی۔ امین ہاتھ منہ دھونے چلے گئے۔

منصور بن المہدی جو امین کا بڑا خیر خواہ بنتا تھا میرے پاس آیا میں بھی اس بات کو سمجھتا تھا کہ دینے کو تو امین نے یہ فرش دیدیئے ہیں مگر بعد میں ان کو اس کی سخت ندامت ہوگی چنانچہ ان کی غیبت میں منصور میرے پاس آیا۔ اسے امین کی اس فیاضی کی اطلاع ہو چکی تھی، اور کہنے لگا اے فاحشہ زادے تو اس طرح دھوکہ دے کر امیر المومنین کے مال پر قبضہ کرتا ہے۔ دیکھ میں تجھے اس کی کیا سزا دیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا جناب والا اصل واقعہ اور سبب تو یہ ہے۔ اب آپ مجھے قتل کر کے گنہگار ہوں یا معاف کر کے احسان کریں۔ میں اب آئندہ کبھی ایسا نہ کروں گا۔ اس نے کہا اچھا ہم نے معاف کر دیا۔

منصور کا عبداللہ بن ابی غسان سے مذاق

منہ ہاتھ دھو کر امین پھر مجلس میں آئے۔ حکم دیا کہ اس حوض پر فرش کیا جائے۔ فرش بچھا دیا گیا۔ وہ اور ہم سب اس پر بیٹھ گئے۔ حوض پانی سے بھرا ہوا تھا۔ کہنے لگے چچا جان میں چاہتا ہوں کہ عبیداللہ کو اس حوض میں ڈال دوں اور پھر آپ اس کی حالت کو دیکھ کر خوب ہنسیں۔ منصور نے کہا۔ جناب والا آپ ایسا نہ کریں۔ ایک تو آج سردی اس قدر شدید دوسرے پانی بھی برف ہے۔ اگر آپ اسے پانی میں ڈال دیں گے تو گویا اس کو مار ڈالیں گے۔ میں اس سے بھی اچھی ایک ترکیب بتاتا ہوں وہ اس کے ساتھ کی جائے۔ امین نے پوچھا وہ کیا ہے۔ منصور نے کہا وہ یہ کہ آپ اسے تخت سے باندھ کر غسل خانہ کے دروازے پر چھوڑ دیں تاکہ جو شخص بیٹاب کرنے جائے وہ اس کے سر پر موتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنے لگے خوب بات بتائی۔ ایک چوکی طلب کی اس پر مجھے باندھا گیا اور پھر ان کے حکم سے خدمتگاروں نے مجھے لاد کر غسل خانے کے دروازے پر ڈال دیا۔ اب خدمتگاروں نے آ کر پائے کر بند مجھ پر کھولے اور محض امین کو دکھانے کے لئے جھوٹ موٹ مجھ پر پیشاب کرنے لگے۔ میں دہائی دینے لگا وہ بہت دیر تک یہ تماشا کرتے رہے اور ہنستے رہے۔ اس کے بعد مجھے کھول دیا گیا۔ میں ظاہر کرتا رہا کہ پیشاب کی بدبو سے گویا میں سخت پریشان ہوں۔ اس بنا پر میرے کپڑے بدلوائے گئے اور مجھے انعام بھی دیا گیا

امین کا سموسے تیار کرنے کا حکم

فضل بن الربیع امین معزول کا حاجب بیان کرتا ہے " میں ایک دن ان کے سرہانے کھڑا تھا۔ دن کا کھانا پیش ہوا کیسے انہوں نے اسے کھایا اور عجیب طریقہ سے کھایا۔ حالانکہ ان سے پہلے خلفا کے کھانے کا طریقہ یہ تھا کہ باورچی خانے میں جسقدر کھانے پکتے تھے وہ ان سب کو پہلے چکھ لیتے تھے۔ اور پھر بعد میں اپنا خاصہ تناول کرتے تھے۔ جب اسقدر کھا چکے تو سر اٹھا کر اپنی ماں کے خدمتگار ابوالعنبر کو حکم دیا کہ باورچی خانے جاؤ اور باورچیوں کو حکم دو کہ وہ میرے لئے سموسے تیار کریں اس طرح کہ آٹے کی لوئی تیار کر کے اسے لانبا کریں پھر اسے نہ توڑیں اور اس میں مرغ کی چربی، مکھن، پودینہ انڈے، پنیر، زیتون اور جوز بھریں۔ اس قسم کے بہت سے سموسے تیار کر کے جلدی لائیں۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک چوکور خوان میں یہ سموسے اس طرح تہ بر تہ رکھے ہوئے کہ وہ ایک مخروطی مینار سا بن گیا تھا۔ امین کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ انہوں نے پہلے ایک اٹھا کر کھایا اس کے بعد دوسرا اور تیسرا۔ یہاں تک کہ اسی طرح ایک ایک کر کے وہ سب چٹ کر گئے۔

مخارق اور ابراہیم کی طلبی

مخارق کہتا ہے کہ ایک رات مجھے ایسی پیش آئی کہ اسکی نظیر نہیں۔ رات گئے میں اپنے گھر میں تھا کہ امین کا آدمی جبکہ وہ خلیفہ تھے مجھے بلانے آیا۔ اور وہ مجھے نہایت تیزی کے ساتھ ان کے قصر میں لایا۔ میں اندر آیا میں نے دیکھا کہ ابراہیم بن المہدی کو بھی میری طرح اسی وقت طلب کیا گیا ہے اور وہ اور میں ایک ساتھ آستانے پر حاضر ہوئے تھے وہ قصر کے صحن میں آنے والے دروازے پر آیا۔

امین کا رقص

ہم نے دیکھا کہ تمام صحن میں بڑی بڑی شمعیں روشن ہیں اور ان کی روشنی سے رات دن بنی ہوئی ہے۔ خود امین ایک برجی میں جلوہ افروز ہیں اور تمام محل لونڈیوں اور خدمتگاروں سے بھرا ہوا ہے۔ بھانڈ نقل کر رہے ہیں اور امین اس برجی میں سب کے بیچ میں کھڑے ہوئے ناچ رہے ہیں۔ ہم سے خدمت گار نے آ کر کہا کہ امیر المومنین فرماتے ہیں کہ تم اسی مقام پر اس دروازے میں صحن سے متصل کھڑے ہو جاؤ اور میری آواز کے ساتھ ملا کر شہنائی بجاؤ۔ چنانچہ ہماری شہنائی لونڈیوں اور بھانڈوں کی آواز میں موسیقی کی یکسانی پیدا ہو گئی۔ یہ نظم تھی جو ہم سب گا رہے تھے:۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هذی دنانیر فنسانی واذکرها

(یہ دینار مجھے بھلا دیتے ہیں مگر میں ان کو یاد کرتا ہوں)

میں اور ابراہیم دونوں اپنے حلق پھاڑ پھاڑ کر اس نفیری کی گت کو صبح تک گاتے رہے اور امین اسی طرح بغیر کسی تعب اور محنت کے محسوس کئے اپنے دیوان میں ناچتے رہے۔ ناچتے ناچتے کبھی وہ ہمارے اتنے قریب آجاتے تھے کہ ہم ان کو دیکھ لیتے اور کبھی ہمارے اور ان کے درمیان باندیاں اور خدمت گار حائل ہو جاتے تھے اسی طرح صبح ہو گئی۔

حسین بن فراس کے مولیٰ کا بیان

حسین بن فراس بنی ہاشم کا مولیٰ بیان کرتا ہے کہ امین کے عہد میں مجاہد اس شرط پر کہ ان کو مال غنیمت کا خمس دیا جائے گا جہاد کے لئے گئے۔ چنانچہ جب خمس تقسیم ہوا تو ایک ایک غازی کے حصے میں چھ چھ دینار آئے یہ اس اس زمانے کے اعتبار سے بڑی رقم تھی۔

فضل بن ربیع کی ابونواس کے لئے سفارش

ابن الاعرابی کہتا ہے کہ جب حسن بن ہانی (ابو نواس) فضل بن الربیع کے سامنے پیش ہوا میں وہاں موجود تھا۔ فضل نے کہا۔ امیر المومنین سے شکایت کی گئی ہے کہ تم زندیق ہو اور وہ اس الزام سے قسمیں کھا کھا کر اپنی برات کرنے لگا۔ مگر فضل بار بار اس سے کہتا جاتا تھا کہ میں کیا کروں امیر المومنین سے تمہاری اس قسم کی شکایت ہوئی ہے۔ ابونواس نے اس سے درخواست کی کہ آپ امیر المومنین سے میری سفارش کریں۔ فضل نے اس کی سفارش کی اور امین نے اسے رہا کر دیا۔ اس رہائی کے بعد اس نے فضل کی تعریف میں کچھ شعر کہے۔

ابونواس کی ابوحبیب سے درخواست

مگر ابوحبیب الموشی کہتا ہے کہ ایک دن میں مونس بن عمران کے ہمراہ فضل کے پاس جا رہا تھا اثنائے راہ میں مونس نے مجھ سے کہا۔ چلو ذرا ابونواس سے ملتے چلیں۔ ہم دونوں جیل میں اس کے پاس آئے۔ اس نے مونس سے پوچھا اے ابو عمران کہاں کا قصد ہے، اس نے کہا میں ابوالعباس فضل بن الربیع کے پاس جا رہا ہوں۔ ابونواس نے کہا کیا میرا یہ رقعہ تم ان کو پہنچا دو گے۔ اس نے کہا ہاں۔ میں لے جاتا ہوں۔ ابونواس نے اس رقعہ میں چند شعر لکھ اسے دیئے اور یہی اشعار اس کی رہائی کا سبب بنے۔

شراب کی تعریف میں ابونواس کے اشعار

جب امین نے ابونواس کو یہ شعر

الا سقنی خمرًا ۔ وقل لی هی الخمر

سنا اور نیز دوسرے وہ اشعار جس میں اس نے شراب کی مدح اور آرزو کی تھی، سنے

اسقینها یا ذ فانه ۔ مزة الطعم سلافه

ذل عندی من قلاها ۔ لرجاء او ضحافه

مثل ما ذل وضاعت ۔ بعد هارون الخلافه

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ :- اے ذفافہ۔ تو مجھے خالص تیز و تند اور یخ شراب پلا۔ میرے نزدیک ہر وہ شخص جو کسی ملمع یا خوف کی وجہ سے شراب کو برا سمجھتا ہے۔ ایسا ہی ذلیل خوار ہے جس طرح کہ ہارون کے بعد خلافت ذلیل و خوار ہو گئی ہے۔

اور پھر یہ شعر سنا

فجاء بھا زینیۃً ذھبیۃ
فلو نستطع دون السجود لھا صبرا

ترجمہ : وہ ایسی سنہرے رنگ کی دمکتی ہوئی شراب لایا کہ ہم کو بجز اس کے سجدہ کرنا ہی پڑا۔

انہوں نے ابو نواس کو قید کر دیا اور اس سے کہا کہ بلاشبہ تو کافر اور زندیق ہے اس موقع پر ابو نواس نے فضل بن الربیع کو ایک مفصل درخواست لکھ بھیجی اس میں اپنی برات ظاہر کی اور اس کی خوشامد کی تاکہ وہ امین سے اس کی سفارش کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۸

خلیفہ مامون عبداللہ

ہرش کی بغاوت اس سال جو لڑائی امین و مامون کے درمیان ہو رہی تھی، بالکل ختم ہو گئی اور تمام مشرق، عراق اور حجاز نے مامون کی اطاعت قبول کر لی۔ اس سال کے ماہ ذی الحجہ میں ہرش نے، قفار و اراذل اور بدویوں کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ حکومت کے خلاف علم بغاوت برپا کر دیا۔ اور اپنے زعم میں آل محمد میں سے کسی بہتر شخص کے انتخاب کے لئے دعوت دی۔ یہ نیل آیا۔ وہاں اس نے مال گذاری وصول کی۔ تاجروں پر غارتگری کی، دیہات کو لوٹ لیا۔ اور موصل ہنکالے گیا۔

حسن بن سہل کی ولایت امین کے قتل اور تمام لوگوں کے مطیع ہو جانے کے بعد اس سال مامون نے اس تمام جہاں۔ فارس۔ اہواز۔ بصرے۔ کوفے۔ حجاز اور یمن کے علاقوں پر حسن کو طاہر نے مستحق کیا تھا۔ فضل بن سہل کے بھائی حسن بن سہل کو والی مقرر کیا۔

طاہر کو نصر بن شبث پر فوج کشی کا حکم اور طاہر کو جو اس وقت بغداد میں مقیم تھا، حکم بھیجا کہ وہ اپنے تمام زیر اقتدار علاقوں کو حسن بن سہل کے نائبوں کے حوالے کر دے۔ اور وہ خود رقہ جا کر نصر بن شبث سے لڑے اور اس کے بجائے ہم تم کو موصل جزیرہ۔ شام اور تمام ممالک مغربی کا والی مقرر کرتے ہیں۔ چنانچہ حسن کا نائب علی بن سعید عراق کا والی خراج ہو ہو کر عراق آ گیا۔ مگر جب تک طاہر نے فوج کی تمام معاش ادا نہ کر دی محکمۂ خراج کو اس کے حوالے نہیں کیا۔ البتہ ادائی معاش کے بعد اس نے اسے جائزہ دیدیا۔

امیر حج عباس بن موسیٰ اس سال مامون نے ہرثمہ کو خراسان بلا بھیجا۔ اس سال عباس بن موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی کی امارت میں حج ہوا۔

۱۹۹ھ کے واقعات

اس سال حسن بن سہل عراق کا والی عام مقرر ہو کر بغداد آیا اور یہاں آ کر اس نے تمام اضلاع اور شہروں میں اپنے عامل اور عہدیدار مقرر کئے۔ اس سال جمادی الاولیٰ میں طاہر رقہ روانہ ہوا۔ عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد بھی اس کے ہمراہ رقہ روانہ ہوا۔ اور اسی سال ہرثمہ خراسان روانہ ہوا۔ اس سال ازہر بن زہیر بن المسیب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہرثمہ کے مقابلے کے لئے گیا اور اس نے ماہ محرم میں اسے قتل کر دیا۔

محمد بن ابراہیم ابن طباطبا

اس سال محمد بن ابراہیم بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسن بن علیؓ بن ابی طالب نے جمعرات کے دن ۱۵ رجمادی الآخر کو کوفہ میں خروج کیا اور آل محمد میں سے بہتر شخص کو خلیفہ منتخب کرنے اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دی اسی کو ابن طبا طبا کہا جاتا ہے۔ ابوالسرایا السری بن منصور جس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ہانی بن قبیصہ بن ہانی بن مسعود بن عامر بن عمرو بن ابی ربیعہ بن ذہل بن شیبان کی اولاد میں تھا۔ ابن طباطبا کی اس تحریک کا اصلی کارپرداز اس کا وزیر باتدبیر اور اس کی فوج کا سپہ سالار تھا۔

مامون کی نظر بندی کی افواہ

اس کے خروج کی وجہ میں ارباب سیر کا اختلاف ہے، بعضوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ ان علاقوں کی ولایت سے جن کو طاہر نے فتح کیا تھا جب مامون نے اسے بدل دیا اور اس کی جگہ حسن بن سہل کو مقرر کیا تو عراق میں یہ بات مشہور ہوئی کہ فضل بن سہل نے مامون پر بالکل قبضہ کر لیا ہے۔ نیز اس نے مامون کو ایک قصر میں نظر بند کر دیا ہے اور کسی کو ان سے ملنے نہیں دیتا۔ چاہے عوام ہوں یا خاص امراء اور قریبی اعزا۔ اور وہی بغیر ان کی رائے خواہش اور مشورہ کے تمام امور سلطنت کو اپنی استبدادانہ رائے سے سرانجام دے رہا ہے۔ اس خبر سے عراق کے بنی ہاشم اور دوسرے عمائد میں ایک جوش پیدا ہو گیا۔ اور انہوں نے فضل بن سہل کے اس طرح مامون پر قابو پایا جانے کو بہت ہی برا سمجھا۔ اسی وجہ سے یہ سب کے سب حسن بن سہل پر چیرہ دستی کرنے لگے۔ عراق کے تمام شہروں میں فساد برپا ہو گیا اس سلسلہ میں سب سے پہلے ابن طبا طبا نے جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں۔ کوفے میں خروج کیا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ابوالسرایا ہرثمہ کے تحتانی عامل میں تھا۔

محمد بن ابراہیم کا کوفہ پر قبضہ

اس نے اس کی معاش دینے میں دیر لگائی اور اسے مؤخر کر دیا۔ اس بنا پر ابوالسرایا ہرثمہ سے بگڑ کر کوفہ چلا آیا۔ یہاں اس نے محمد بن ابراہیم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ کوفہ پر قبضہ کر لیا۔ تمام کوفہ والوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی۔ محمد بن ابراہیم نے کوفہ میں مستقل اقامت اختیار کی۔ اطراف کوفہ کے رہنے والے اور بدوی وغیرہ اس کی حمایت کے لئے اس کے پاس آئے۔

زہیر بن مسیب کی کوفہ پر فوج کشی

اس سال حسن بن سہل نے زہیر بن المسیب کو اس کی جمعیت کے ساتھ کوفہ روانہ کیا۔ جب ابن طبا طبا کوفہ میں داخل ہوا ہے، اس وقت سلیمان بن ابی جعفر المنصور حسن بن سہل کی جانب سے وہاں کا عامل تھا۔ مگر وہ خود تو کوفہ میں تھا نہیں۔ البتہ اس کا نائب خالد بن محمل الضبی اس کے بجائے کوفہ پر متعین تھا۔ جب اس کی اطلاع حسن بن سہل کو ہوئی وہ سلیمان پر بہت ناراض ہوا اور بگڑا۔ حسن نے اسے بزدل ٹھیرایا اور اب اس نے زہیر بن المسیب کو دس ہزار فوج کے ساتھ جس میں سوار اور پیادہ دونوں طرح کی فوجیں تھیں، کوفے بھیجا۔ جب یہ فوج کوفہ کی طرف بڑھی اور اس کی پیشقدمی کی خبر باغیوں کو ہوئی وہ پہلے تو کوفہ سے نکل کر مقابلے کے لئے آمادہ ہوئے مگر جب مقابلہ کی اپنے میں طاقت نہ پائی تو شہر ہی میں ٹھیرے رہے البتہ جب زہیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریہ شاہی پہونچ گیا تو اب کوفہ والے بھی شہر سے نکل کر آگے بڑھے اور پھر ٹھہر گئے۔ تنظرہ پہونچکر زہیر نے ان کے سامنے آکر منگل کی شام کو صعنب پر پڑاؤ کیا۔

زہیر بن مسیب کی شکست

دوسرے دن علی الصباح اس نے کوفہ والوں پر حملہ کر دیا۔ مگر انہوں نے اسے بری طرح شکست دی۔ اس کی فرودگاہ لوٹ لی اور جس قدر روپیہ اسلحہ، جانور اور دوسرا اسباب و سامان زہیر کے ساتھ تھا اس سب پر قبضہ کر لیا۔ یہ بدھ کے دن کا واقعہ ہے،

ابن طبا طبا کا انتقال

اس کے دوسرے ہی دن یعنی جمعرات یکم رجب ۱۹۹ھ کو محمد بن ابراہیم ابن طبا طبا نے یکایک انتقال کیا۔

ابن طبا طبا کی وفات کی وجہ

اس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ ابوالسرایا نے اسے زہر دیدیا۔ اور اس زہر دینے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ جب ابن طبا طبا نے زہیر کی فرودگاہ کی ہر شے پر قبضہ کر لیا تو اس نے ابوالسرایا کو اس میں دخل و تصرف کی قطعی ممانعت کر دی۔ تمام فوج ابن طبا طبا کی مطیع تھی۔ اس طرز عمل سے ابوالسرایا پر یہ بات واضح ہو گئی کہ ابن طبا طبا کے ہوتے ہوئے اسے کچھ اختیار نہیں۔ اس نے ابن طبا طبا کو زہر دے دیا۔

ابوالسرایا کی کارگزاری

اس کے مرنے کے بعد ابوالسرایا نے ایک بے ریش و برو ت لڑکے محمد بن محمد بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب کو اس کی جگہ بٹھا دیا۔ اس طرح اب اس دعوت کا اصلی کارفرما اور مختار کل ابوالسرایا ہو گیا۔ وہی احکام نافذ کرتا تھا وہی عزل و نصب کرتا اور سارے اختیارات اسی کو حاصل تھے۔

عبدوس بن محمد بن خالد المروذی کی کوفہ کی جانب پیشقدمی

جس روز زہیر کو شکست ہوئی اسی دن وہ قصر ابن ہبیرہ واپس آکر وہاں فروکش ہو گیا۔ اس کے کوفہ روانہ ہو جانے کے بعد ہی حسن بن سہل نے عبدوس بن محمد بن خالد المروذی کو نیل بھیجا تھا۔ مگر زہیر کی ہزیمت کے بعد عبدوس حسن بن سہل کے حکم سے کوفے کے ارادے سے آگے بڑھا۔ جب یہ اپنی فوج کے ساتھ جامع پہنچا اس وقت زہیر قصر میں موجود تھا۔

عبدوس بن محمد کا قتل

خود ابوالسرایا عبدوس کی طرف بڑھا۔ اور اتوار کے دن جبکہ ماہ رجب کے ختم ہونے میں تیرہ راتیں باقی تھیں۔ اس نے خود جامع پر پیشقدمی کر کے عبدوس پر حملہ کر دیا۔ اسے قتل کر دیا۔ ہارون بن محمد بن ابی خالد کو گرفتار کر لیا اور اسکی فرودگاہ کو لوٹ لیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس موقع پر عبدوس کے ساتھ چار ہزار شہ سوار تھے، مگر ان میں سے کوئی بھی بچ کر بھاگ نہ سکا۔ یا مارے گئے یا گرفتار کر لئے گئے۔ اس کامیابی کے بعد طالبیین تمام شہروں میں پھیل گئے۔ ابوالسرایا نے کوفہ میں درہم مسکوک کرائے۔ ان پر یہ آیت کندہ کی اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بُنیانٌ قرہ صُوص"

ابوالسرایا کی روانگی بصرہ

جب زہیر کو جو اس وقت قصر میں مقیم تھا معلوم ہوا کہ ابوالسرایا نے عبدوس کو قتل کر دیا ہے، وہ اپنی تمام جماعت کو سمیٹ کر نہر الملک چلا آیا۔ اس کے بعد خود ابوالسرایا اپنے مقام سے بڑھ کر قصر ابن ہبیرہ میں اپنی فوج سمیت چلا آیا۔ اس کے طلائع کوفہ اور نہر الملک تک دیکھ بھال کرنے آتے تھے۔ پھر ابوالسرایا نے اپنی فوجیں بصرے اور واسط روانہ کیں اور وہ ان میں داخل ہو گئیں عبداللہ بن سعید الحرشی جو حسن بن سہل کی جانب سے واسط کا عامل تھا۔ اس وقت نواح واسط ہی کسی جگہ مقیم تھا۔ ابوالسرایا کے جیش نے واسط کے قریب اس کا مقابلہ کیا۔ اور اسے مار بھگایا۔ یہ بغداد پلٹ آیا۔ اس کی فوج کے بہت سے آدمی مارے گئے۔ اور بہت سے گرفتار ہو گئے۔

حسن بن سہل کی ہرثمہ سے درخواست

جب حسن بن سہل نے دیکھا کہ کسی شخص کی ابوالسرایا کے مقابلہ میں پیش نہیں جاتی جو فوج بھی اس کے مقابلہ پر گئی۔ اس نے اسے تباہ اور برباد کر دیا۔ اور اب کوئی سپہ سالار یہاں ایسا نہیں ہے جو کامیابی سے اس کا مقابلہ کرے۔ اس کی نظر نہایت بے تابی سے ہرثمہ پر گئی۔ مگر ہرثمہ پر یہ گذری تھی کہ جب حسن بن سہل مامون کی جانب سے عراق کا والی مقرر ہو کر آیا ہرثمہ نے اپنے تمام سرکاری کام اس کے حوالے کر دیئے اور خود حسن سے بگڑ کر خراسان چلدیا۔ یہ ابھی جلولان پہونچا تھا کہ حسن نے سندی اور صالح صاحب المصلی کو اس کے پاس بھیجا تاکہ وہ اسے ابوالسرایا سے لڑنے کے لئے بغداد واپس لے آئیں مگر ہرثمہ نے واپس آنے سے قطعی انکار کر دیا۔ حسن کے وکیل نے واپس آکر اس کے انکار کی اسے اطلاع دی۔ مگر اس نے دوبارہ سندی کو ایک نہایت لجاجت آمیز اور خوشامدانہ خط دے کر ہرثمہ کے پاس بھیجا۔

ہرثمہ کی کوفہ جانے کی تیاری

اس خط کے پڑھنے کے بعد ہرثمہ اس سال کے ماہ شعبان میں بغداد چلا آیا۔ اور اب اس نے کوفہ جانے کی تیاری کی حسن بن سہل نے علی بن ابی سعید کو حکم دیا کہ تم مدائن واسط اور بصرہ کی سمت چلے جاؤ۔ یہ اس کے لئے آمادہ ہو گئے۔ ابوالسرایا کو بھی جو اس وقت قصر ابن ہبیرہ میں مقیم تھا اس نقل و حرکت کی اطلاع ہوئی وہ خود مدائن کی طرف بڑھا اور رمضان میں اس کی فوجیں مدائن میں داخل ہو گئیں۔ البتہ وہ خود اپنی جمعیت کے ساتھ بڑھتا ہوا رمضان میں نہر صرصر پر کوفے کے راستے سے متصل فروکش ہوا

حسن بن سہل کی منصور بن المہدی کو ہدایت

جب پہلی مرتبہ ہرثمہ نے حسن کے پاس جانے سے انکار کیا تو اس حسن نے منصور کو حکم دیا تھا کہ وہ فوج کے ساتھ بغداد سے چل کر ہرثمہ کے آنے تک یاسمر نیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جا کر ٹھیرا رہے۔ منصور نے حسب اسپر عمل کیا۔ اس کے بعد جب ہرثمہ آگیا تو وہ بغداد سے چل کر سفینین آیا اور یہاں اس نے منصور کے سامنے پڑاؤ کیا۔ پھر یہاں سے بھی بڑھ کر اس نے نہر صرصر پر ابوالسرایا کے مقابل پڑاؤ کیا۔ صرف یہ نہر ان دونوں کے درمیان تھی علی بن ابی سعید اس وقت کلواذیٰ میں مقیم تھا۔

ابن ابی سعید کا مدائن پر قبضہ

عیدالفطر کے دوسرے دن منگل کو وہ اپنی فرودگاہ سے جنگ کے لئے برآمد ہوا۔ اس نے اپنے مقدمۃ الجیش کو مدائن بھیجدیا۔ اور وہاں اس کی ابوالسرایا کی فوج سے جمعرات کے دن صبح سے شام تک نہایت شدید جنگ ہوئی دوسرے دن علی الصباح ہرثمہ اور اس کی فوج پھر جنگ کے لئے مستعد ہو کر میدان کارزار میں آئی اور جنگ شروع ہوئی۔ ابوالسرایا کی فوج مقابلہ سے بھاگ گئی۔ ابن ابی سعید نے مدائن پر قبضہ کر لیا۔ اس کی اطلاع ابوالسرایا کو ہوئی۔ وہ ۵ رشوال شب شنبہ میں اپنے نہر صرصر کے پڑاؤ سے پھر قصر ابن ہبیرہ میں واپس چلا آیا۔ اور وہیں اتر پڑا

ہرثمہ اور ابوالسرایا کی جنگ

دوسرے دن ہرثمہ کو اس کے جانے کی اطلاع ہوئی وہ تیزی سے اس کے تعاقب میں چلا اور اثنائے راہ ہی میں ابوالسرایا کی فوج کی ایک بڑی جماعت اس کے ہاتھ لگ گئی۔ اس نے ان سب کو قتل کر کے ان کے سر حسن بن سہل کو بھیجدیئے۔ اس کے بعد ہرثمہ قصر ابن ہبیرہ پہونچا اور وہاں اس کے اور ابوالسرایا کے درمیان ایک نہایت خونریز معرکہ پیش آیا جس میں ابوالسرایا کے بے شمار آدمی کام آئے

ابوالسرایا کی مراجعت کوفہ

وہاں سے ابوالسرایا چپکے سے نکل کر کوفے چلا گیا۔ کوفہ میں محمد بن محمد اور اس کے ساتھ شیعوں نے عباسیوں اور ان کے موالی اور شاگرد پیشہ لوگوں کے مکانات پر دفعۃً دھاوا کر کے ان کو تاخت و تاراج کر دیا۔ اور اپنے دشمنوں کو وہاں سے نہایت شقاوت قلبی اور ظالمانہ طریقہ پر خارج کر دیا۔ عباسیوں کا جو روپیہ اور مال لوگوں کے پاس امانت تھا اس کو دریافت کر کے ضبط کر لیا اس موقع پر ہرثمہ نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ اس نے لوگوں سے کہا کہ اس سال میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں اس بہانے سے خراسان، جبال، جزیرہ اور بغداد وغیرہ کے جو حاجی حج کے لئے جاتے ہوئے اس کے پاس سے گزرتے وہ ان کو وہیں روک دیتا کیونکہ اسے توقع تھی کہ وہ بہت جلد کوفہ پر قبضہ کرے گا۔ ابوالسرایا نے مکہ اور مدینہ پر قبضہ کرنے اور امارت حج کے لئے اپنے آدمیوں کو پہلے سے بھیجدیا تھا۔

محمد بن سلیمان کا مدینہ پر قبضہ

اس وقت داؤد بن عیسیٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن العباس حرمین کا والی تھا۔ اس نے حسین بن حسن الافطس بن علی بن حسینؓ بن علیؓ بن ابی طالب کو مکے اور محمد بن سلیمان بن داؤد بن الحسن بن الحسنؓ بن علیؓ بن ابی طالب کو مدینے بھیجا تھا۔ محمد بغیر کسی مزاحمت کے مدینہ میں داخل ہو گیا۔ اور حسین بن حسن مکے گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسرور الکبیر کا داؤد بن عیسیٰ کو مقابلہ کرنے کا مشورہ

مکے کے قریب پہونچکر وہ اہل مکہ کی مزاحمت کی وجہ سے کچھ دیر وہاں رکا۔ وجہ اس کی یہ تھی۔ کہ جب داؤد بن عیسیٰ کو معلوم ہوا کہ ابوالسرایا نے حسین بن حسن کو امارت حج کے لئے مکہ بھیجا ہے۔ اس نے بنی العباس کے موالیوں اور ان کے شاگرد پیشوں کو جمع کیا۔ اس سال ہارون کا مشہور خدمت گار مسرور الکبیر بھی اپنے دو سو شہسواروں کے ساتھ حج میں شریک تھا۔ وہ اس بات کے لئے بالکل آمادہ ہو گیا کہ جو کوئی بھی زبردستی مکہ میں داخل ہو، اس سے لڑے اور شہر کو طالبیین کے قبضے سے بچائے۔ اس نے داؤد بن عیسیٰ سے کہا کہ خود تم ورنہ تمہارا کوئی لڑکا میرے ساتھ آمادہ ہو جائے۔ پھر میں دیکھ لیتا ہوں۔ مگر داؤد نے اس سے کہا کہ حرم میں کسی طرح قتال جائز نہیں۔ ایک راستے سے اگر وہ آئیں گے میں اس دوسرے راستے سے ان کو نکال دوں گا۔

داؤد بن عیسیٰ کا حسین بن حسن سے مقابلہ کرنے سے انکار

مسرور نے کہا یہ تم کیا کرتے ہو۔ اپنی حکومت اور سلطنت اپنے ایسے دشمن کے سپرد کرنا چاہتے ہو کہ جو تمہارے مذہب تمہاری عزت اور مال کو تباہ و برباد کرے گا۔ اور اس بارے میں کسی معترض کے اعتراض کی بھی پروا نہیں کرے گا۔ داؤد نے کہا میری حکومت!! مجھے اس سے کیا۔ جب تک کہ میں بالکل پیر فانی نہ ہو گیا میرے خاندان والوں نے کسی ملک کی ولایت مجھے نہیں دی۔ اب اس بڑھاپے میں البتہ انہوں نے اس حجاز کی مجھے حکومت دی ہے، جس سے میں صرف اپنا پیٹ پالتا ہوں۔ یہاں اور کیا رکھا ہے اصل میں تو اس حکومت کے مالک تم اور تمہارے ایسے اور اشخاص ہیں۔ تمہارا جی چاہے تم لڑو یا نہ لڑو۔

داؤد بن عیسیٰ کی روانگی عراق

اب داؤد تو مکہ چھوڑ کر مشاش چلا آیا اس نے اپنا سامان اونٹوں پر بار کر کے عراق روانہ کر دیا۔ اور مامون کی جانب سے ایک فرضی مراسلہ اپنے بیٹے محمد بن داؤد کے امارت میں حج پر تقرر کا لکھ کر اسے دیدیا۔ اور کہا کہ تم حج کرانے جاؤ۔ ظہر اور عصر کی نماز منیٰ میں پڑھانا پھر مغرب اور عشا کی نماز بھی وہیں پڑھا کر رات بسر کرنا۔ صبح کی نماز پڑھا کر سواریوں پر سوار ہونا اور وہاں سے چل کر عرفہ کے راستے میں اترنا پڑتا وہاں سے اپنی بائیں جانب عمرو کے درے کے راستے شاش کے رستے سے آنا۔ اور پھر بستان ابن عامر میں مجھ سے آملنا۔ اس کے بیٹے محمد نے اسی تجویز پر عمل کیا

مسرور الکبیر کی مراجعت عراق

داؤد کی اس علیحدگی کی وجہ سے بنی عباس کے موالیوں، شاگرد پیشوں کی جو جماعت مکے میں اس کے ساتھ تھی تتر بتر ہو گئی۔ خود مسرور کے حوصلے پست ہو گئے اسے یہ خوف ہوا کہ اگر اس نے دشمن کا مقابلہ کیا تو خود اس کے ساتھی اس سے جا ملیں گے۔ اس اندیشے سے وہ بھی عراق واپس جانے کے ارادے سے داؤد کے پیچھے ہی چل کھڑا ہوا۔

احمد بن محمد کا امامت نماز سے انکار

اب صرف حاجی عرفات میں رہ گئے جب ظہر کا وقت آیا بہت سے مکے والوں نے امامت سے پہلوتہی کی۔ احمد بن محمد بن ولید الرزمی نے جو مسجد حرام کے موذن، امام اور قاضی جماعت تھے دیکھا کہ والیوں میں سے کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود نہیں ہے۔ انہوں نے قاضی مکہ محمد بن عبدالرحمٰن المخزومی سے کہا کہ آپ قاضی شہر ہیں آپ آگے بڑھیں حج کا خطبہ پڑھیں اور دونوں نمازیں پڑھائیں۔ انہوں نے کہا کہ نائب امام بھاگ گیا۔ اور یہ باغی جماعت زبردستی مکہ میں داخل ہونے پر تلی ہوئی ہے۔ میں کس کے نام کا خطبہ پڑھوں۔ انہوں نے کہا کہ دعا میں آپ کسی کا نام ہی نہ لیں۔ محمد نے کہا مناسب یہ ہے کہ آپ امامت کریں خطبہ پڑھیں۔ اور نماز پڑھادیں مگر انہوں نے اس سے قطعی انکار کیا۔

حسین بن حسن کی مکہ میں آمد

آخر کار سب نے مل کر اہل مکہ کے ایک باہر والے شخص کو آگے بڑھایا۔ اور اس نے بغیر خطبہ ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی۔ اس کے بعد تمام حاجی وہاں سے چل کر عرفہ کے موقف میں آئے اور غروب آفتاب تک سب نے وہاں وقوف کیا۔ بعد مغرب سب لوگ بغیر امام کے عرفہ سے مزدلفہ آئے اور یہاں بھی ایک باہر والے نے مغرب اور عشا کی نماز پڑھائی۔ اس اثنا میں حسین بن حسن سرف میں اس خوف سے ٹھیرا ہوا تھا کہ اگر وہ مکہ میں داخل ہوگیا تو اس کی مزاحمت کی جائے گی اور لڑائی ہوگی۔ مگر جب مکہ کے بعض لوگوں نے جو طالبیین کی جانب مائل تھے اور عباسیوں سے ڈرتے تھے، اس سے جاکر کہا کہ مکہ، منیٰ، اور عرفہ سلطنت کے والیوں سے بالکل خالی ہوگیا ہے۔ وہ سب کے سب ان مقامات کو چھوڑ کر عراق چلے گئے ہیں تو اب حسین بن حسن عرفہ کے دن مغرب سے پہلے مکہ میں داخل ہوا۔ اس وقت اس کے ہمراہ پورے دس آدمی بھی نہ تھے۔

حسین بن حسن کی امامت

اس جماعت نے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی اور رات میں عرفہ چلے گئے۔ وہاں کچھ رات گئے تک وقوف کیا۔ پھر مزدلفہ آکر حسین نے صبح کی نماز پڑھائی اور اس نے قزح پر وقوف کیا وہاں سے وہ حاجیوں کو لے کر چلا اور حج میں اس نے منیٰ میں قیام کیا۔ بلکہ ۱۹۹ھ کے ختم ہونے تک وہ خود منیٰ ہی میں ٹھیرا رہا۔ محمد بن سلیمان بن داؤد الطالبی بھی اس سال مدینے میں مقیم رہا۔ اب تمام حاجی اور وہ لوگ جو حج میں آئے تھے واپس چلے گئے۔ اس مرتبہ اتنی بات البتہ ہوئی تھی کہ حاجی عرفہ سے بغیر امام کے چلے آئے۔

ہرثمہ اور ابوالسرایا کی جنگ

جب ہرثمہ کو جو قریہ شاہی میں فروکش تھا۔ خوف ہوا کہ اس بیت وبعل میں تو اس سال کا حج جاتا رہے گا۔ اس نے ابوالسرایا اور اس کی فوج پر اسی مقام میں جہاں زہیر اس سے لڑا تھا، حملہ کردیا۔ دن کے ابتدائی حصہ میں ہرثمہ کو ہزیمت ہوئی مگر دن کے آخر میں ابوالسرایا کی فوج نے شکست کھائی۔ جب ہرثمہ نے محسوس کیا کہ وہ بات پوری نہ ہوسکی جو وہ چاہتا تھا وہ قریہ شاہی میں رہ پڑا۔ اس نے حاجیوں وغیرہ کو واپس بھیجدیا۔

ہرثمہ کی امرائے کوفہ سے مراسلت

منصور بن المہدی کو اپنے پاس قریہ شاہی میں بلا بھیجا اس کے آنے کے بعد اس نے کوفے کے عمائد اور امراء سے مراسلت شروع کی اور علی بن ابی سعید مدائن پر قبضہ کرکے واسط آیا۔ اور اسے اپنے قبضہ میں لے کر بصرہ کی طرف بڑھا مگر اس سال وہ اس پر قبضہ نہ کرسکا اور ۱۹۹ھ ختم ہوگیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنہ ۲۰۰ھ کے واقعات

ابوالسرایا کا کوفہ سے فرار

اس سال ابوالسرایا کوفہ سے بھاگ گیا اور ہرثمہ وہاں داخل ہوا۔ بیان کیا گیا ہے کہ ابوالسرایا اور اس کے ساتھی طالبیین اتوار کی رات جبکہ ماہ محرم سنہ ۲۰۰ کے ختم ہونے میں ۱۴ راتیں باقی تھیں کوفہ سے بھاگ کر قادسیہ آئے۔ اس رات کی صبح کو منصور بن المہدی اور ہرثمہ کوفہ میں داخل ہو گئے۔ انہوں نے عام امان کا اعلان کر دیا۔ کسی سے کوئی تعرض نہیں کیا۔ اس دن عصر تک وہ کوفہ میں ٹھیر کر پھر اپنی فرودگاہوں میں واپس آ گئے اور کوفہ میں انہوں نے اپنے ایک شخص غسان بن ابی الفرج ابو ابراہیم بن غسان والی خراسان کی فوج خاصہ سردار کو اپنا جانشین بنا دیا۔ یہ اس محل میں جس میں محمد بن محمد اور ابوالسرایا فروکش تھے۔ فروکش ہو گیا۔ ابوالسرایا اور اس کے ساتھی قادسیہ کو بھی چھوڑ کر واسط کی ایک سمت میں چلے آئے۔ اس وقت علی بن ابی سعید واسطہ میں موجود تھا۔ البتہ بصرہ اب تک علویوں کے قبضے میں تھا، ابوالسرایا واسط سے نیچے دجلہ کو عبور کر کے عید سی آیا۔ یہاں ان کو بہت سا مال جو اہواز سے آیا تھا، ہاتھ لگ گیا۔ اس نے اس پر قبضہ کر لیا۔ اور وہاں سے چل کر سوس آیا۔ یہاں اس نے اور اس کی جماعت نے پڑاؤ کیا۔ چار دن وہ یہاں ٹھیرا وہ سوار کو ایک ہزار اور پیادے کو پانسو دینے لگا۔

حسن بن علی الباذ اور ابوالسرایا

چوتھے دن حسن بن علی الباذغبی جو مامونی کے نام سے مشہور ہے اس جماعت کے پاس آیا اور اس نے ان کو کہلا بھیجا کہ میں تم سے لڑنا نہیں چاہتا جہاں تم چاہو چلے جاؤ۔ جب تم میر علاقہ سے نکل جاؤ گے تو پھر میں تمہارا تعاقب بھی نہیں کروں گا۔ مگر ابوالسرایا نے یہ بات نہ مانی اور لڑنے کے لئے اڑ گیا۔

ابوالسرایا کی شکست و گرفتاری

حسن نے ان سے جنگ کی ان کو مار بھگایا ان کی فرودگاہ کو بالکل تاخت و تاراج کر دیا۔ اس لڑائی میں ابوالسرایا بہت سخت سی ہو گیا تھا، وہ بھاگا اور پھر وہ محمد بن محمد اور ابوالشوک اکٹھا ہو گئے۔ ان کے تمام دوسرے ساتھی ان کا ساتھ چھوڑ کر متفرق ہو گئے۔ صرف یہ تینوں جزیرہ کی راہ ابوالسرایا کے مکان راس العین آنے کے ارادے سے روانہ ہو گئے۔ یہ بھاگتے بھاگتے جلولا پہنچے تھے، کہ ان کے گھوڑوں نے تھک کر ان کو گرا دیا۔ حماد الکندغوش وہاں پہنچ گیا۔ اور وہ ان کو گرفتار کر کے حسن بن سہل کے پاس جو نہروان میں حربیہ جماعت کا نکالا ہوا پڑا ہوا تھا۔ لے آیا۔

ابوالسرایا کا قتل

حسن نے سب سے پہلے ۱۰ ربیع اول جمعرات کے دن ابوالسرایا کی گردن مار دی۔ بیان کیا ہے کہ اس کے قتل کے لئے ہارون بن محمد بن ابی خالد کو جو ابوالسرایا کے ہاتھوں گرفتار ہو چکا تھا۔ متعین کیا گیا تھا اور اسی نے اس کو قتل کیا۔

ابوالسرایا کے سر کی تشہیر

الہ باب سیر نے بیان کیا ہے کہ قتل کے وقت جس قدر جزع فزع ابوالسرایا نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ اسکی نظیر نہیں۔ قتل کے وقت اس نے بہت ہی بے چینی سے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کئے اور چیخنے چلانے لگا۔ اس کے سر میں رسی باندھی گئی اب بھی وہ بہت ہی چلاتا ہاتھ پاؤں مارتا اور پیچ و تاب کھا رہا تھا۔ اسی حالت میں اس کو قتل کر دیا گیا۔ اس کے سر کو حسن بن سہل کی چھاؤنی میں پھرایا گیا اور اس کا جسم بغداد بھیجا گیا۔ وہاں اس کے دو حصے کر کے پل کے دونوں سروں پر ایک ایک حصہ کو سولی پر لٹکا دیا گیا۔ کوفے میں اس کے خروج اور پھر قتل میں دس ماہ کی مدت گذری تھی۔

زید النار کا بصرہ میں ظلم و تشدد

جب ابوالسرایا نے دجلہ کو عبور کیا تھا، علی بن ابی سعید اس کی طرف بڑھا تھا مگر جب وہ اس کی دسترس سے نکل گیا تو علی بصرے آیا۔ اس نے بصرے کو فتح کیا۔ طالبیین میں سے بصرے میں زید بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین رض بن علی رض بن ابی طالب جسے زید النار کہتے ہیں اپنے خاندان والوں کی ایک جماعت کے ساتھ موجود تھا۔ زید النار اس کو اس لئے کہنے لگے کہ اس نے بنی عباس اور ان کے طرفداروں کے اکثر مکانات کو بصرہ میں جلا دیا تھا۔ نیز موجودہ جماعت کا جو شخص اس کے پاس پیش کیا جاتا اس کو وہ یہی سزا دیتا کہ آگ میں جلا ڈالتا۔

زید النار کی گرفتاری

ان لوگوں نے بصرہ میں بہت سی دولت زبردستی جمع کی تھی۔ علی بن ابی سعید نے زید النار کو زندہ گرفتار کر لیا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس نے علی سے امان کی درخواست کی اور علی نے اس کو امان دیدی اس کے بعد علی نے اپنے ساتھ کے سپہ سالاروں میں سے عیسیٰ بن یزید الجلودی، ورقاء بن جمیل، محمد بن علی بن عیسیٰ بن ماہان اور ہارثمہ بن المسیب کو مکے مدینے اور یمن روانہ کیا۔ تاکہ وہ ان طالبیین سے جو وہاں ہیں لڑیں۔

ابوالسرایا کو قتل کر کے حسن بن سہل نے محمد بن محمد کو مامون کے پاس خراسان بھیجا۔

ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر کا خروج

اس سال ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی رض بن حسین رض بن علی رض بن ابی طالب نے یمن میں خروج کیا

یہ اپنے خاندان کے کچھ لوگوں کے ساتھ مکے میں رہا کرتا تھا۔ جب سے طالبیین کے لئے ابوالسرایا کے عراق میں خروج کرنے کی جسے ہم بیان کر آئے ہیں۔ اطلاع ہوئی یہ بھی اپنے خاندان والوں کی ایک جماعت کے ساتھ مکے سے یمن کے ارادے سے روانہ ہوا۔ اسوقت مامون کی جانب سے اسحٰق بن موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس یمن کا والی تھا۔ جب اسے ابراہیم کی یمن کی جانب پیشقدمی اور صنعا کے قریب آجانے کی اطلاع ہوئی وہ اپنی تمام سوار اور پیدل فوج کو لے کر یمن کو ابراہیم کے لئے خالی کر کے بخدیہ کی راہ پلٹ آیا۔ اور اس نے ابراہیم کے مقابلہ سے کنائی کاٹ لی۔ اس کے اس طرز عمل کی بڑی وجہ اس کے چچا داؤد بن عیسیٰ کا حرمین سے بغیر مقابلے چلے آنا ہوئی۔ اور اس نے بھی اسی کی اقتدا کی۔ یہ مکے کے ارادے سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشاش آیا۔

اسحٰق بن موسیٰ کا مشاش میں قیام

وہاں اس نے باقاعدہ چھاؤنی قایم کی۔ اور اب مکے میں داخل ہونا چاہا مگر ان علویوں نے جو مکے میں تھے اسے روک دیا۔ اس کی ماں مکے میں علویوں سے روپوش تھی۔ وہ اس کی تلاش میں تھے۔ اس وجہ سے وہ ان سے روپوش ہوگئی تھی۔ اسحٰق بن موسیٰ بہت مدت تک مشاش میں فروکش رہا۔ اس اثنا میں عباس کے جو طرفدار مکہ میں چھپے ہوئے اقامت گزیں تھے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے گزرتے ہوئے ایک ایک اس کے پاس آنے لگے۔ اور اسی طرح خفیہ طور پر وہ اسحٰق کی ماں کو بھی اس کے بیٹے کے پاس لے آئے۔ اس ابراہیم بن موسیٰ کو جزار کہتے ہیں کیونکہ اس نے یمن میں ہزارہا آدمیوں کو قتل کیا تھا۔ ان کو لونڈی غلام بنایا تھا اور ان کے مال کو غصب کر کر لیا تھا۔

اس سال کی پہلی محرم کو جبکہ حاجی مکے سے چلے گئے، حسین بن حسن الافطس مقام کے عقب میں ایک گدے پر جسے دوہرا کر کے بچھایا گیا تھا بیٹھ گیا تھا اور اس نے غلاف کعبہ کے اتارنے کا حکم دیا۔

حسین بن اسحٰق کا غلاف کعبہ کے اتارنے کا حکم

چنانچہ کعبہ پر جسقدر غلاف تھے وہ سب اتار لئے گئے اور اب صرف ننگا پتھر رہ گیا۔ اس کے بعد حسین نے وہ ریشمی غلاف جن کو ابوالسرایا نے اس کے ہاتھ اسی لئے بھیجا تھا، کعبہ پر چڑھا دیئے ان پر مرقوم تھا۔ یہ اصغر بن الاصغر ابوالسرایا داعی آل محمد کے حکم سے بنائے گئے ہیں۔ تاکہ بیت اللہ الحرام پر ڈالے جائیں اور عباسیوں کا سیاہ غلاف کعبہ سے اتار دیا جائے تاکہ کعبہ ان کے غلاف سے پاک ہو جائے۔ یہ تحریر ۱۹۹ھ میں لکھی گئی۔

حسین کا عباسیوں کی اشیاء املاک پر قبضہ

جو غلاف اتارے گئے تھے ان کو حسین نے اپنے ہمراہی علویوں اور اپنے پیروؤں میں ان کے مراتب کے مطابق تقسیم کرا دیا۔ کعبہ میں جسقدر روپیہ تھا اس سب پر قبضہ کر لیا جس کسی کے متعلق اسے معلوم ہوا کہ اس کے پاس عباسیوں یا ان کے پیروؤں کی کوئی امانت ہے اس نے اچانک اس کے مکان پر دھاوا کر دیا۔ اگر وہاں کوئی شے جس کی نشاندہی کی گئی تھی دستیاب ہوگئی۔ حسین نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا اور اس امین کو کچھ سزا دیدی اور اگر کوئی چیز اس کے پاس سے برآمد نہ ہوئی تو حسین نے اسے قید کر کے سخت عذاب دینا شروع کیا۔ البتہ جب اس نے اپنی مقدرت کے مطابق اپنی جان کا فدیہ ادا کر دیا تو اس سے سب کے سامنے اس بات کا اقرار کرایا کہ جو شے اس کے ہاں سے ملی ہے وہ اصل میں عباسیوں یا ان کے کسی دوسرے آدمی کی ہے۔ اس قسم کی حرکت اس نے بہت سے لوگوں کے ساتھ کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دار العذاب

اس زبردستی تحصیل مال پر عذاب دینے کے لئے کوفے کا ایک شخص محمد بن سلمہ حسین کی طرف سے مقرر کیا گیا تھا یہ حنا طبیب کے محلہ میں خالصہ کے مکان میں قیام پذیر تھا۔ اس کی وجہ سے اس مکان کو لوگ دار العذاب کہتے تھے۔ اس کے مظالم اور تشدد سے تنگ آکر اکثر خوش حال لوگ شہر چھوڑ کر چلے گئے۔ اس کی اس نے یہ سزا دی کہ ان کے مکان منہدم کرا دیئے۔

حرم اور مساجد کی بے حرمتی

اس طرح حرم کی اس بے حرمتی اور شرفازادوں کی اس دار و گیر سے ایک قیامت برپا ہو گئی۔ حسین کے ساتھیوں نے مسجد کے ستونوں کے سروں پر سونے کا جو ملمع چڑھا ہوا تھا، اسے نکالنا شروع کیا۔ بڑی کاوش و محنت کے بعد بقدر ایک مثقال کے وہاں سے سونا دستیاب ہوتا تھا۔ مسجد کے اکثر ستونوں کا سونا اسی طرح اکھیڑ لیا گیا۔ انہوں نے زمزم کی جالیوں پر جو نولاد چڑھا ہوا تھا اسے بھی نکال لیا۔ نیز ساگوان کی لکڑی بھی اتاری اور ان سب کو بہت ہی معمولی قیمت پر فروخت کر دیا۔

محمد بن جعفر بن محمد

جب حسین بن حسن اور اس کے ہمراہی علویوں نے محسوس کیا کہ ہمارے ان مظالم سے تنگ آکر لوگ ہمارے مخالف ہو گئے ہیں اور ان کو یہ بھی معلوم ہوا کہ ابوالسرایا قتل کر دیا گیا ہے، کوفے، بصرے اور تمام صوبہ عراق میں جس قدر طالبیین تھے، وہ سب کے سب وہاں سے نکال دیے گئے اور اب پھر بنی عباس کی حکومت بحال ہو گئی ہے، وہ سب محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کے پاس آئے۔ یہ ایک عابد و زاہد شیخ تھے سب ان کی عزت کرتے تھے۔ وہ اپنے خاندان والوں کے برے چلن سے قطعی متنفر اور علیحدہ تھے وہ ایک بڑے عالم دین تھے جس کو وہ اپنے اگلوں سے روایت کرتے تھے اور پھر ان سے دوسرے لوگ ان باتوں کو ضبط تحریر میں لے آتے تھے۔ حسین بن حسن اور اس کے دوسرے ہمراہی علویوں نے ان سے کہا کہ تمام لوگوں میں آپ کی جس قدر عظمت و وقعت ہے اس سے آپ واقف ہیں۔ آپ برآمد ہوں۔ ہم آپ کو خلیفہ بناتے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ اگر آپ اس کے لئے آمادہ ہو گئے تو پھر کوئی شخص بھی اس بارے میں اختلاف نہیں کریگا۔ انہوں نے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ مگر ایک ان کے بیٹے علی بن محمد بن جعفر اور دوسرے حسین بن حسن الافطس نے اتنا اصرار کیا کہ اور ان پر اسقدر دباؤ ڈالا کہ آخر کار وہ اپنی رائے کے خلاف ان کے کہنے میں آگئے اور خلافت قبول کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ ۱۰ ربیع الآخر جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد سب نے ان کی بیعت کے لئے کھڑا کیا۔ پہلے ان سب نے ان کی بیعت کی پھر تمام اہل مکہ اور مجاورین حرم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور طوعاً و کرہاً ان کی بیعت کی۔ امیر المومنین ان کو خطاب دیا۔

علی حسین بن حسن کی بدکرداری

چند ماہ اس طرح گزرے برائے نام وہ امیر المومنین تھے مگر دراصل ان کا بیٹا علی حسین بن حسن الافطس اور ان کے خاندان کی ایک جماعت جو نہایت ہی بداخلاق ظالم اور بدکردار تھی حکمراں تھی۔ ایک مرتبہ حسین بن حسن قریش کے خاندان بنی فہر کی ایک عورت پر جو ایک مخزومی کی بیوی اور نہایت ہی حسین و جمیل تھی، فریفتہ ہو گیا۔ اس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو بلا بھیجا۔ مگر اس نے آنے سے انکار کیا۔ حسین نے اس کے شوہر کو دھمکی دی اور اس کی گرفتاری کا حکم دیدیا۔ وہ روپوش ہو گیا۔ حسن نے رات کے وقت اپنی ایک جماعت اس کے گھر بھیجی۔ وہ دروازہ توڑ کر اس کے گھر میں در آئے اور زبردستی اس عورت کو حسین کے پاس لے آئے۔ یہ اس کے کہے سے چلے جانے کے قریب تک اس کے پاس رہی پھر موقع پاکر وہ بھاگی اور اپنے گھر چلی آئی یہ اسوقت ہوا جبکہ حسین وغیرہ کے بن جنگ میں معروف تھے۔

علی بن محمد کی ناشائستہ حرکت

اسی طرح علی بن محمد بن جعفر ایک قریشی لڑکے پر جو قاضی مکہ کا نہایت ہی حسین و جمیل نوعمر لڑکا اسحاق بن محمد تھا فریفتہ ہوا اور روز روشن میں خود اس کے مکان میں جو صفا پر واقع اور مسعیٰ کے منظر پر تھا گھس گیا۔ اور پھر اپنے گھوڑے پر اس طرح سوار کر کے کہ اسے تو اس نے زین پر بٹھایا اور خود اس کے پیچھے گھوڑے کے پٹھے پر بیٹھ کر نہایت تیزی سے گھوڑا دوڑاتا ہوا بازاروں کو چیرتا ہوا بئیر میمون لے آیا۔ یہ خود داؤد بن عیسیٰ کے محل میں جو منیٰ کی راہ میں واقع تھا رہتا تھا۔

اہل مکہ کا محمد بن جعفر سے احتجاج

ان ناشائستہ حرکتوں کو دیکھ کر تمام اہل مکہ اور مجاورین اپنے اپنے گھروں سے نکل مسجد حرام میں جمع ہوئے۔ تمام دکانیں بند کر دی گئیں اور کعبہ کے گرد جو لوگ آباد ہیں وہ بھی ان کے ساتھ ہو کر محمد بن جعفر بن محمد کے پاس جو اس وقت داؤد کے محل میں موجود تھے، آئے اور کہا کہ اس بچے کو جسے تمہارے صاحبزادے علی الاعلان بھگا لے گئے ہیں اس کو ہمارے حوالے کرو۔ ورنہ بخدا ہم تم کو خلافت سے علیحدہ کر دیں گے اور قتل کر دیں گے ان کے اس ہجوم سے ڈر کر انہوں نے اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا اور اس کھڑکی جالی سے جو مسجد کے راستے میں کھلتی تھی، ان سے گفتگو کی۔ اور کہا کہ بخدا میں اس واقعہ سے قطعی ناواقف ہوں۔ پھر انہوں نے حسین بن حسن کو بلا کر اس سے کہا کہ تم میرے بیٹے علی کے پاس ابھی جاؤ اور اس لڑکے کو جو اس کے پاس ہے لے آؤ۔ حسین نے جانے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ میری آپ کے بیٹے پر کچھ نہیں چلتی۔ اگر میں اس کے پاس گیا بھی تو وہ اپنے آدمیوں سے میرا مقابلہ کرے گا اور مجھ سے لڑ پڑے گا۔ محمد نے اہل مکہ سے کہا آپ مجھے امان دیں۔ میں خود اس کے پاس جاتا ہوں اور اس لڑکے کو چھڑا لاتا ہوں۔ اہل مکہ نے ان کو جانے کی اجازت دی۔ وہ خود سوار ہو کر اپنے بیٹے کے پاس آئے اور اس لڑکے کو اس سے چھڑا کر اسے اس کے اولیا کے حوالے کر دیا۔

اسحٰق بن موسیٰ کی محمد بن جعفر سے جنگ

اس واقعے کو تھوڑے ہی دن گذرے تھے کہ اسحٰق بن موسیٰ بن عیسیٰ العباسی یمن سے مکے آنے کے لئے مشاش آکر فروکش ہوا۔ تمام علوی محمد بن جعفر بن محمد کے پاس جمع ہوئے۔ اور انہوں نے اس سے کہا کہ امیر المومنین اسحٰق بن موسیٰ رسالہ اور پیدل کی ایک زبردست جمعیت کے ساتھ ہماری طرف بڑھتا چلا آتا ہے۔ ہماری یہ رائے ہے کہ ہم مکے کے بلند حصہ شہر میں خندق تیار کر کے اس کا مقابلہ کریں۔ آپ بھی ہمارے ساتھ برآمد ہوں تاکہ تمام لوگ آپ کو دیکھ سکیں۔ اور آپ کے ساتھ ہو کر لڑیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے مکے کے قرب جوار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بدویوں کو جنگ کے لیے اپنے پاس بلا لیا۔ ان کی تنخواہیں مقرر کر دیں اور مکے کے آگے اسحٰق بن موسیٰ سے لڑنے کے لئے خندق بنالی۔ چند روز تک وہ ان سے لڑتا رہا۔ مگر پھر وہ جنگ اور خونریزی کو بُرا سمجھکر اپنے مقام کو خود چھوڑ کر عراق روانہ ہو گیا۔ اثنائے راہ میں ورقا بن جمیل خود اپنی جمعیت اور جلودی کے ان سپاہیوں کے ساتھ جو اس کے ہمراہ تھے اسحٰق سے ملا ان سب نے اس سے کہا کہ تم ہمارے ساتھ مکے واپس چلو۔ ہم تمہاری حمایت میں لڑتے ہیں۔ اس بھروسہ پر اب اسحٰق ان کے ساتھ پلٹ آیا اور مکے آکر ان سب نے پھر مشائش پر پڑاؤ کیا۔

معرکہ بیر میمون

شہر کے عوام، سپاہ کے حبشی اور تنخواہ دار بدوی محمد بن جعفر کے پاس جمع ہوئے انہوں بیر میمون پر ان کو جنگ کے لیے مرتب کیا۔ اب اسحٰق بن موسیٰ اور ورقا بن جمیل اپنے دوسرے فوجی افسروں اور فوج کے ساتھ ان کے مقابل آئے۔ بیر میمون پر فریقین میں لڑائی ہوئی۔ جس میں ان کے بہت سے آدمی زخمی ہوئے اور کام آئے۔ اسحٰق اور ورقا اپنی فرودگاہ کو واپس چلے گئے۔ اس واقعہ کے ایک دن بعد وہ دونوں پھر لڑنے آئے لڑے اور اس مرتبہ محمد بن جعفر اور ان کے ساتھیوں کو شکست ہوئی۔

محمد بن جعفر کی امان طلبی

اس ناکامی پر محمد بن جعفر نے قریش کے عمائد کو جن میں قاضی مکہ بھی تھے، فاتحین کے پاس اپنے سب کے لئے اس وعدہ پر کہ ہم مکہ چھوڑ کر جہاں چاہیں چلے جائیں گے۔ امان کی درخواست کی۔ اسحٰق اور ورقا نے اس درخواست کو منظور کر لیا اور تین دن کی علیحدگی کو مہلت دی۔ تیسرے دن جمادی الآخر میں وہ دونوں مکے میں داخل ہوئے۔ ورقا جلودی کے نائب کی حیثیت سے والی مکہ تھا۔ طالبیین نے مکہ چھوڑ دیا۔ اور ہر جماعت اپنی اپنی راہ چل دی۔

محمد بن جعفر کی روانگی جدہ

محمد بن جعفر نے جدہ کی راہ لی وہاں سے وہ حجفہ جانے لگے۔ محمد بن حکیم بن مروان نے جو بنی عباس کے موالیوں میں سے تھا۔ جس کے مکان کو طالبیین نے تاخت و تاراج کر دیا تھا، جس پر نہایت سخت مظالم کئے تھے اور جو مکے میں بعض عباسیوں کی جائداد کا جو جعفر بن سلیمان کی اولاد میں تھے، مختار تھا عباسیوں کے غلاموں کی شاگرد پیشہ جماعت کو اپنے ساتھ لے کر محمد بن جعفر کا تعاقب کیا اور جدہ اور عسفان کے درمیان ان کو ملا لیا۔ جو کچھ وہ مکے سے لے کے نکلے تھے، اس سب کو لوٹ لیا ان کے کپڑے تک اتار لئے صرف ایک پائجامہ رہنے دیا وہ تو چاہتا تھا کہ قتل ہی کر دے مگر پھر سوچکر اس نے قمیص، عمامہ، ردا اور معدودے چند درہم زادراہ کے لئے ان کو بہت حقارت سے دیدیئے۔

محمد بن جعفر اور ہارون بن مسیب کی جھڑپیں

محمد بن جعفر ساحل سمندر پر بلاد جہینہ میں چلے آئے وہ موسم حج کے گزرنے تک وہاں مقیم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے۔ اس دوران قیام میں انہوں نے لوگوں کو جمع کرنا شروع کیا۔ شجرہ وغیرہ کے قریب ان کے اور ہارون بن مسیب والی مدینہ کے درمیان کئی لڑائیاں اس وجہ سے ہوئیں کہ ہارون نے اپنے آدمی ان کی گرفتاری کے لئے بھیجے۔ اس وجہ سے وہ اپنے ان لوگوں کے ساتھ جو وہاں ان کے پاس جمع ہو گئے تھے، ہارون کے مقابلہ کے لئے بڑھ کر شجرہ آئے ہارون نے ان کا مقابلہ کیا۔ محمد بن جعفر کو شکست ہوئی۔ تیر سے ان کی ایک آنکھ جاتی رہی۔ ان کے ساتھیوں میں سے بہت سے آدمی مارے گئے۔ میدان جنگ سے پلٹ کر پھر وہ اپنے سابقہ مقام میں آ گئے۔ اور ٹھیر کر حج کے نتیجے کا انتظار کرنے لگے۔ مگر جنہوں نے ان کے پاس آنے کا وعدہ کیا تھا۔ ان میں سے ایک بھی نہیں آیا۔

محمد بن جعفر کی جلودی اور رجاء سے امان کی درخواست

اس بے وفائی کو انہوں نے محسوس کیا اور اسی وجہ سے جب حج کا زمانہ ختم ہو گیا انہوں نے جلودی اور فضل بن سہل کے چچیرے بھائی رجاء سے امان کی درخواست کی۔ رجاء نے مامون اور فضل بن سہل کی جانب سے اس بات کی ان سے ضمانت کی کہ اب ان کو نہ ستایا جائے گا۔ اور جو وعدہ امان ان سے کیا جاتا ہے اس کا ایفا کیا جائے گا۔ محمد نے اس وعدہ کو مان لیا اور ان کو بالکل اطمینان ہو گیا۔ اب ماہ آخر کے آٹھ روز بعد اتوار کے دن جبکہ ماہ ذی الحجہ کے ختم ہونے میں دس راتیں باقی تھیں رجاء ان کو مکے میں لایا۔ عیسیٰ بن یزید الجلودی اور رجاء بن ضحاک اور فضل بن سہل کے عم زاد بھائی نے رکن اور مقام کے درمیان اسی جگہ جہاں محمد بن جعفر کے لئے بیعت لی گئی منبر رکھوایا، تمام قریشی وغیرہ پہلے سے جمع تھے، جلودی منبر کے سب سے اعلیٰ درجہ پر چڑھ گیا اور محمد بن جعفر اس سے ایک درجہ نیچے کھڑے ہوئے اس وقت وہ عباسیوں کا سیاہ لباس پہنے ہوئے تھے، قبا بھی سیاہ تھی ٹوپی بھی سیاہ تھی۔ کوئی تلوار ان کے پاس نہ تھی تاکہ اب وہ خود ہی اپنی خلافت سے علیحدگی کا اعلان کریں۔

محمد بن جعفر کا اہل مکہ سے خطاب

محمد نے کھڑے ہو کر کہا: "حضرات! جو مجھے پہلے سے پہچانتا ہے وہ تو جانتا ہی ہے اور جو نہیں جانتا اسے میں خود بتاتا ہوں کہ میں محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہوں۔ میں نے اپنی خوشی سے عبداللہ امیر المومنین کی اطاعت کا عہد و پیمان اپنے ذمے لیا تھا۔ میں بھی ان لوگوں میں تھا جن کے سامنے ہارون الرشید نے اپنے دونوں بیٹوں محمد معتزل اور عبداللہ المامون امیر المومنین کی اپنے بعد جانشینی کے لئے کعبہ میں عہد نامے مرتب کئے تھے۔ مگر بدقسمتی سے ایک ایسا عام فتنہ برپا ہو گیا کہ اس میں ہم اور دوسرے سب ہی شامل ہو گئے۔ بات یہ ہوئی کہ مجھ سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ امیر المومنین عبداللہ المامون کا انتقال ہو گیا ہے اس وجہ سے میں اس بات کے لئے آمادہ ہو گیا کہ خلافت کے لئے اپنے کو پیش کر دوں۔ سب نے میری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیعت کرلی اور اسی وجہ سے کہ عبداللہ الامام المامون کی اطاعت اور فرمانبرداری کا میں نے عہد واثق کیا تھا ان کے مرنے کی خبر کے بعد میں نے اپنی بیعت کو جائز قرار دیا۔ تم نے اور بہت سے دوسرے لوگوں نے میری بیعت کی مگر اب میں تم سے کہتا ہوں کہ یہ بات مجھے صحیح طور پر معلوم ہوئی ہے کہ مامون زندہ اور تندرست ہیں۔ اب میں اللہ سے اپنی خلافت کی دعوت سے استغفار کرتا ہوں اور جو بیعت تم نے میری کی تھی اس سے اپنے کو اس طرح علیحدہ کرتا ہوں جس طرح کہ اس انگوٹھی کو میں اپنی انگلی سے اتار کر علیحدہ کر دیتا ہوں اب میں بھی عام مسلمانوں کی طرح ایک فرد ہوں اب میری بیعت کی ذمہ داری ان کی گردنوں پر نہیں رہی اور خود میں نے اپنے کو اس سے قطعی خارج کر لیا۔ اب اللہ نے امیر المومنین عبداللہ المامون کا حق ان کو واپس دیدیا ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ

محمد بن جعفر کی روانگی عراق

اس تقریر کے بعد وہ منبر سے اتر گئے۔ عیسیٰ بن یزید الجلودی ان کو لے کر عراق روانہ ہوا اور اس نے اپنے بیٹے محمد بن عیسیٰ کو سنہ ۲۰۱ھ میں کے پرانا قائم مقام بنا دیا۔ عیسیٰ اور محمد بن جعفر عراق روانہ ہوئے۔ عراق پہونچکر عیسیٰ نے ان کو حسن بن سہل کے حوالے کر دیا اس نے ان کو رجا بن ابی الضحاک کے ساتھ مامون کی خدمت میں مرو بھیج دیا۔

ایک عقیلی کی روانگی مکہ

اس سال ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر بن محمد الطالبی نے عقیل بن ابی طالب کی اولاد میں سے ایک شخص کو ایک بہت بڑی فوج کے ساتھ یمن سے مکہ بھیجا تاکہ یہ ہی حج میں امارت کرے۔ مگر اس عقیلی سے جنگ کی گئی جس میں اسے شکست ہوئی اور وہ مکے میں داخل ہی نہ ہونے پایا۔

امیر حج ابو اسحٰق بن ہارون الرشید

بیان کیا گیا ہے کہ سنہ ۲۰۲ھ میں ابو اسحٰق بن ہارون الرشید کی امارت میں حج ہوا یہ عراق سے مکے آیا۔ اس کے ہمراہ اس سفر میں بہت سے امرائے عساکر تھے۔ جن میں محمد بن علی بن عیسیٰ بن ماہان بھی تھا۔ جسے حسن بن سہل نے یمن کا والی مقرر کر کے بھیجا تھا۔ یہ تمام جماعت کے آئی اس وقت جلودی اپنی فوج اور فوجی افسروں کے ساتھ وہاں موجود تھا۔ ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر بن محمد العلوی نے عقیل بن ابی طالب کی اولاد میں سے ایک شخص کو یمن سے مکے بھیجا۔ تاکہ اس سال اس کی امارت میں حج ادا ہو۔ جب یہ بستان ابن عامر آ گیا۔ اسے معلوم ہوا کہ اس سال تو ابو اسحٰق بن ہارون الرشید امیر حج مقرر ہو کر آیا ہے اور اس کے ہمراہ اس قدر فوج اور فوجی افسر ہیں کہ یہ ان میں سے کسی ایک کا بھی کامیابی سے مقابلہ نہیں کر سکتا۔

عقیلی کا حجاج و تجار پر حملہ

اس اثنا کو محسوس کر کے وہ بستان ابن عامر ہی میں ٹھیرا رہا۔ وہاں سے حجاج اور تاجروں کا ایک قافلہ گزرا۔ اس میں خانہ کعبہ کا غلاف اور خوشبودار چیزیں تھیں۔ عقیلی نے تاجروں کے مال اور غلاف کعبہ وغیرہ ہر شے کو لوٹ لیا۔ اور اب حاجی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاجر لے لٹائے کے پہنچے۔ ابو اسحٰق کو جو کے میں شبیش محل میں مقیم تھا۔ اس واقعے کی اطلاع ہوئی تمام امراء مشورے کے لئے اس کے پاس آئے جلودی نے اس سے کہا یہ تو دیہ سے دو یا تین دن پہلے کی بات ہے کلب میں اس کی خبر لیتا ہوں آپ بالکل اطمینان رکھیں۔ میں چاہتا ہوں کہ پچاس منتخب شہ سواروں کو میں اپنی فوج میں سے اور پچاس دوسرے تمام امراء کی فوج میں سے منتخب کر کے لے جاؤں اور پھر اسے سزا دوں۔ سب نے اس مشورہ کو قبول کر لیا۔

جلودی کا جماعت عقیلی پر حملہ

اب جلودی صرف سو سوار ماؤں کو لے کر چلا اور علی الصباح اس نے بستان ابن عامر آ کر عقیلی اور اس کی فوج پر چھاپہ مارا اور ہر طرف سے ان کو گھیر لیا۔ ان میں سے اکثر کو اس نے پکڑ لیا اور بہت سے اپنے پاؤں بھاگ گئے اس نے پورے غلاف کعبہ پر قبضہ کر لیا۔ البتہ اس میں سے ایک آدھ چیز نہیں ملی۔ کیونکہ اس واقعے سے ایک دن قبل کوئی شخص اسے لے کر بھاگ گیا تھا۔ نیز اس نے خوشبودار مسالوں اور تاجروں اور حاجیوں کے مغصوبہ مال پر بھی قبضہ کر کے اسے کے بھیجا دیا۔ اس کے بعد اس نے اسیران جنگ کو طلب کر کے ہر شخص کے دس کوڑے لگوائے اور کہا۔ اے دوزخ کے کتو! جہاں چاہو اپنا منہ کالا کرو۔ نہ تمہارے قتل کرنے میں کچھ دشواری ہے کہ مزا آئے اور نہ تم کو قید کرنے میں کوئی خوبی۔ جلودی نے ان سب کو رہا کر دیا۔ وہ راستے میں بھیک مانگتے ہوئے یمن چلے گئے۔ مگر بہت سے تو بھوک اور مشقت سفر کی وجہ سے راستے ہی میں ہلاک ہو گئے۔

حسن بن سہل اور ابن ابی سعید میں کشیدگی

اس سال ابن ابی سعید حسن بن سہل کا مخالف ہو گیا جب مامون کو اس کی اطلاع ہوئی۔ انہوں نے اپنے خاص خدمت گار سراج کو عراق بھیجا۔ اور ہدایت کی اگر علی حسن سے صلح سے صفائی کرنے یا چپکے سے مرو روانہ ہو جائے۔ تو خیر ورنہ اسی وقت اس کی گردن مار دینا۔ علی ہرثمہ بن اعین کے ساتھ مرو چلا گیا۔ اس سال ماہ ربیع الاول میں ہرثمہ اپنی چھاؤنی سے مامون کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے مرو روانہ ہوا۔

مامون کا ہرثمہ کو عراق جانے کا حکم

ابو السرایا اور محمد بن محمد العلوی کے فیصلے سے فارغ ہو کر ہرثمہ کوفے آیا۔ اور یہاں وہ اپنی چھاؤنی میں ربیع الاول تک مقیم رہا۔ ربیع الاول کا چاند دیکھ کر وہ اپنے مقام سے روانہ ہوا اور نہر صرصر آیا۔ لوگ یہ سمجھے رہے کہ یہ حسن بن سہل کے پاس مدائن جا رہا ہے مگر نہر صرصر پہونچ کر وہ عقرقوف کی سمت ہو گیا وہاں سے بروان ہوتا ہوا نہروان آیا اور یہاں سے اس نے سیدھی خراسان کی راہ لی۔ ایک سے زیادہ اس کے پڑاؤ میں مامون کے کئی خط اسے موصول ہوئے۔ جن میں اس سے یہ خواہش کی گئی تھی کہ وہ عراق واپس چلا جائے۔ اور شام اور حجاز میں جس جگہ کو وہ پسند کرے وہاں کا اسے والی مقرر کر دیا۔

ہرثمہ کا مامون سے ملنے پر اصرار

مگر چونکہ ہرثمہ مامون اور ان کے آبا کا ہمیشہ سے بہی خواہ رہا تھا اس وجہ سے اسے مامون پر ناز تھا۔ اس نے ان کی بات نہ مانی اور کہنے لگا کہ اب جب تک میں امیر المومنین سے مل نہ لوں گا واپس نہ جاؤں گا۔ اور اس بات پر وہ اس لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھتا تھا کہ وہ چاہتا تھا کہ ان کے علم اور منشا کے بغیر فضل بن سہل جس طرح حکومت کر رہا ہے اور جس طرح وہ خبروں کو ان تک پہنچنے نہیں دیتا اس سے ان کو آگاہ کرے۔ اس کا ارادہ یہ بھی تھا کہ جب تک وہ مامون کو بغداد جو ان کے آباؤ اجداد کا دار الخلافہ اور دار السلطنت ہے لے نہ آئے گا۔ تاکہ ان کی حکومت ایک وسطی مقام میں آجائے۔ اور وہاں سے وہ تمام اطراف واکناف ملک پر آسانی سے نگرانی کر سکیں۔ ان کا پیچھا نہ چھوڑے گا۔

ہرثمہ کے خلاف فضل بن سہل کی مامون سے شکایت

فضل کو اس کے ارادے کا علم ہو گیا۔ اس نے مامون سے ہرثمہ کی شکایت کی کہ اسی نے تمام ممالک اور رعایا میں آپ کے خلاف فتنہ وفساد برپا کیا ہے۔ اس نے آپ کے مقابلے میں آپ کے دشمن کی مدد کی ہے۔ اور یہ آپ کے دوستوں کا دشمن ہے۔ اس نے ابوالسرایا کو شہ دیکر بغاوت پر آمادہ کیا۔ وہ اس کے فوج کا ایک معمولی سپاہی تھا۔ اگر ہرثمہ چاہتا تو اسے بغاوت ہی نہیں کرنے دیتا۔ مگر جو کچھ ابوالسرایا نے کیا ہے وہ سب اس کے اشارے سے کیا۔ جناب والا نے اسے کئی خط بھی لکھے کہ وہ واپس چلا جائے اور اسے شام یا حجاز کی ولایت دیدی جاتی ہے مگر اس نے امیر المومنین کے حکم کو نہ مانا اور اب وہ امیر المومنین کی مرضی کے خلاف اور ان کے حکم کو پس پشت ڈال کر امیر المومنین کے آستانے پر آیا ہے۔ وہ امیر المومنین کی شان میں بہت ہی بیہودہ الفاظ استعمال کرتا ہے۔ اور دھمکی دیتا ہے کہ اگر اس کی بات نہ چلی تو عظیم الشان فتنہ برپا کر دے گا۔ جناب والا۔ اگر اسے یوں ہی چھوڑ دیا گیا اور اس سے کوئی باز پرس نہ کی گئی تو وہ ضرور کسی دوسرے کی خلافت کے لئے بہت بڑا فتنہ کھڑا کر دے گا۔

مامون کا ہرثمہ پر عتاب

فضل کی اس گفتگو سے مامون کے دل میں ہرثمہ کی جانب سے گرہ بیٹھ گئی ہرثمہ نے ابھی آنے میں دیر کی اور وہ ماہ ذیقعدہ تک خراسان نہ پہونچا۔ مرو پہونچکر اسے اندیشہ ہوا کہ مامون کو اس کے آنے کی اطلاع ہی نہ دی جائے گی۔ اس نے اپنے وہاں پہونچنے کے اعلان کے لئے نقارے بجائے تاکہ مامون بھی سن لیں۔ نقارے کی آواز پر مامون نے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا ہرثمہ اس جاہ وجلال کے ساتھ نقاروں کی آواز سے زمین وآسمان کو گونجتا ہوا آیا ہے۔ ہرثمہ کو اپنی جگہ یہ اعتماد تھا کہ جو بات وہ کہے گا مامون اسے بالکل صحیح سمجھکر مان لیں گے۔ مامون نے اس کو باریابی کا حکم دیا۔ مگر ان کے قلب میں اس کی طرف سے پہلے ہی گرہ بیٹھ گئی تھی، کہنے لگے۔ تو نے اہل کوفہ اور علویوں سے سازش کی، تو نے ابوالسرایا کو بغاوت پر اغوا کیا۔ اور تیرے ہی اشارے سے اس نے یہ سب حرکتیں کیں۔ حالانکہ وہ تیری فوج کا ایک معمولی سپاہی تھا۔ اگر تو چاہتا تو ان سب کو گرفتار کر لیتا۔ مگر تو نے ارادتاً ان کو بغاوت کرنے کا موقعہ دیا اور ان کی رسی ڈھیلی چھوڑ دی۔

ہرثمہ کا قتل

ہرثمہ ان الزاموں سے اپنی برات کرنے لگا۔ مگر انہوں نے اس کی ایک نہ مانی اسے پٹوایا۔ اس کی ناک پر گھونسے لگوائے اس کے پیٹ پر لوگوں کو کدوایا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ان کے سامنے لوگ اسے گھسیٹ کر لے گئے۔ اس کے لئے چوبداروں وغیرہ کو پہلے ہی اشارہ کر دیا تھا کہ جب مامون حکم دے تو خوب اسے مارنا اور ذلیل کرنا۔ اس مار کے بعد اسے قید کر دیا گیا۔ چند ہی روز وہ قید رہا پھر اس کے مخالفوں نے خفیہ طور پر اسے قتل کرا دیا اور ظاہر یہ کر دیا کہ وہ اپنی موت مرا ہے۔

اس سال بغداد میں حربیہ اور حسن بن سہل کے درمیان ایک ہنگامہ برپا ہوا۔ اس کی تفصیل آگے آتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۹

شورش بغداد

حسن بن سہل کے خلاف حربیہ کی شورش

بیان کیا گیا ہے کہ جب ہرثمہ بغداد سے روانہ ہوا، اس وقت حسن بن سہل مدائن میں مقیم تھا۔ یہ بدستور یہیں مقیم تھا کہ اہل بغداد اور حربیہ کو اس حرکت کا علم ہوا جو خراسان میں ہرثمہ کے ساتھ کی گئی۔ اس سے ان میں بے چینی پیدا ہوئی۔ حسن نے علی بن ہشام کو بغداد سے کہلا بھیجا کہ حربیہ اور بغدادیوں کی جو سپاہ ہے اسے تم کچھ نہ دو محض وعدے کرتے رہو۔ حالانکہ اس سے پہلے حسن نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ان کی معاش ان کو دیگا۔ ہرثمہ کے خراسان جاتے ہی حربیہ نے ہنگامے برپا کر دئے اور وہ کہنے لگے کہ تاوقتیکہ ہم حسن سہل کو بغداد سے نہ نکال دیں گے دم نہ لیں گے۔

حسن کے عاملوں کا بغداد سے اخراج

اس وقت بغداد میں حسن کے عاملوں میں محمد بن ابی خالد اور اسد بن ابی الاسد موجود تھے۔ حربیہ نے ان پر دھاوا کر کے ان کو بغداد سے نکال باہر کیا۔ اور اسحق بن موسیٰ بن المہدی کو مامون کے خلیفہ کی حیثیت سے بغداد پر امیر بنالیا۔ اس بات پر بغداد کے دونوں سمت کے باشندوں نے اتفاق کیا اور سب نے اسحق کو اس منصب کے لئے پسند کیا۔ حسن بن سہل نے اپنے جاسوس ان کے پاس بھیجے اور ان کے امراء سے سازباز کی۔ چنانچہ ان کی ایک جماعت عسکر مہدی کی سمت سے ان کا ساتھ چھوڑ کر علیحدہ ہو گئی۔ حسن اب فوج کو چھ ماہ تنخواہ باقساط ادا کرنے لگا۔ حربیہ نے اسحق کو اپنے پاس منتقل کر کے اسے دجیل پر فروکش کیا۔

حربیہ کی کرخ میں آتش زنی

دوسری جانب سے زہیر بن المسیب عسکر مہدی میں آکر فروکش ہوا حسن نے علی بن ہشام کو بھی بغداد بھیجدیا یہ دوسرے جانب سے آکر نہر صرصر پر اتر پڑا پھر محمد بن ابی خالد اور ان کے دوسرے سردار رات کے وقت بغداد میں در آئے۔ علی بن ہشام، سرشبان کو عباس بن جعفر بن محمد بن الاشعث الخزاعی کے مکان میں باب المحول پر قیام پذیر ہوا اس سے قبل کا یہ واقعہ ہوا کہ جب حربیہ کو معلوم ہوا کہ اہل کرخ زہیر اور علی بن ہشام کو اپنی سمت سے بغداد میں داخل کر دینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے باب الکرخ پر حملہ کر کے اسے آگ لگادی اور منگل کے دن کرخ کو قصر الوضاح کی حد سے لے کر اندرون کرخ میں کاغذیوں تک کے علاقہ کو تاخت و تاراج کر دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس رات یہ واقعہ ہوا اس کی صبح کو علی بن ہشام بغداد میں گھس آیا۔ حربیہ تین دن تک اس سے سراط کے نئے اور پرانے پل اور پن چکیوں کے پاس لڑتے رہے۔

علی بن ہشام کا بغداد سے فرار

اس کے بعد علی نے حربیہ سے وعدہ کیا کہ جب مال گزاری وصول ہوگی، میں تم کو چھ ماہ کی معاش یک مشت دے دوں گا انہوں نے کہا کہ چونکہ ماہ صیام سر پر آرہا ہے اس لئے اس کے خرچ کے لئے پچاس درہم فی کس فوراً دیدیئے جائیں۔ علی نے اس درخواست کو مان لیا اور اب وہ ان کو یہ رقم دینے لگا۔ مگر ابھی تک وہ سب کو بے باق بھی نہ کرنے پایا تھا کہ زید بن موسیٰ بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب نے جو زید النار کے نام سے مشہور ہے، بصرہ میں خروج کیا۔ یہ علی بن ابی سعید کی نگرانی میں قید تھا۔ اس قید سے کسی طرح نکل کر اس نے علانیہ بغاوت کردی۔ اس نے ذوالقعدہ ۱۹۷ھ میں ابناء کی ایک سمت میں خروج کیا تھا۔ ابوالسرایا کا بھائی بھی اس کے ساتھ تھا۔ بغداد سے اسکی گرفتاری کے لئے فوجیں روانہ کی گئیں۔ وہ اسے علی بن ہشام کے پاس پکڑ لائیں مگر علی صرف ایک جمعہ بغداد میں رہ سکا۔ اس کے بعد وہ حربیہ کے پاس سے بھاگ کر نہر صرصر چلا آیا۔ اس کے اس طرح بھاگ آنے کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک طرف تو اس نے پچاس درہم فی کس ادا کرنے کا جو وعدہ کیا تھا اسے پورا نہیں کیا اور اسی لیت و لعل میں رمضان پورا گزر گیا ذی الحجہ آگیا۔ دوسرے یہ کہ اب حربیہ کو ہرثمہ کی اس درگت کی جو اس کے دشمنوں نے خراسان میں اس کی بنائی، اطلاع ہوئی۔ اس جوش میں انہوں نے علی پر دھاوا کرکے اسے شہر سے نکال دیا۔

محمد بن ابی خالد کی انتقامی کارروائی

اس وقت اس تحریک اور لڑائی کا اصلی رکن محمد بن ابی خالد تھا۔ یہ اس لئے شریک ہوا تھا کہ بغداد میں آجانے کے بعد علی بن ہشام اس کی شایان تعظیم و توقیر نہیں کرتا تھا۔ اس بنا پر جب محمد بن ابی خالد اور زہیر بن المسیب میں کسی بات پر جھگڑا ہوا تو زہیر کو یہ جسارت ہوئی کہ اس نے محمد کو مارنے کے لئے کوڑا اٹھایا۔ محمد کو اس پر بہت غصہ آیا۔ وہ ذی قعدہ میں حربیہ کے ساتھ شامل ہوکر اپنے دشمنوں سے لڑنے کے لئے باقاعدہ میدان جنگ میں آگیا۔ ہزہا آدمی اس کے ساتھ ہو گئے۔ علی بن ہشام وغیرہ اس کا کچھ نہ کر سکے۔ محمد نے ان کو نہ صرف بغداد سے خارج کر دیا بلکہ باہر نکل کر بھی اس کا تعاقب کیا اور نہر صرصر سے بھی ان کو مار بھگایا۔

آل عباس کی تعداد

اس سال مامون نے رجاء بن ابی الضحاک اور اپنے خدمت گار فرتاس کو خراسان سے اس لئے بھیجا کہ وہ علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد اور محمد بن جعفر کو ان کی خدمت میں لے کر آئیں۔ اس سال عباس کی اولاد کا شمار کیا گیا۔ ان کی اولاد ۲۳ ہزار ثابت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی۔ جس میں مرد اور عورتیں دونوں شریک تھے۔

لیون شاہ روم کا خاتمہ

اس سال رومیوں نے اپنے بادشاہ لیون کو جس نے سات سال چھ ماہ ان پر بادشاہت کی تھی قتل کر کے دوسری مرتبہ میغائیل بن جورجس کو اپنا بادشاہ بنایا۔

یحییٰ بن عامر کا قتل

اس سال یحییٰ بن عامر بن اسمٰعیل کو اس گستاخی کی پاداش میں کہ اس نے ان کے منہ پر امیر الکافرین کہا تھا اپنے سامنے قتل کرا دیا۔ اس سال ابو اسحٰق بن الرشید کی امارت میں حج ہوا۔

سنہ ۲۰۱ھ کے واقعات

منصور بن المہدی سے خلافت قبول کرنے کی درخواست

اس سال اہل بغداد نے منصور بن المہدی کو خلافت قبول کرنے کے لئے بہت پھسلایا۔ مگر اس نے نہ مانا۔ جب خلیفہ بننے سے اس نے قطعی انکار کر دیا تو اب انہوں نے اس سے خواہش کی کہ آپ ہمارے امیر ہو جائیں اور خلیفہ مامون ہی کو تسلیم کریں اس تجویز کو البتہ اس نے مان لیا۔ اس کی تفصیل یہ ہے:۔

ہم اہل بغداد کے علی بن ہشام کو بغداد سے نکالنے کا سبب بیان کر آئے ہیں۔ جب حسن بن سہل کو جو اس وقت مدائن میں تھا، اس واقعہ کی اطلاع ہوئی وہ خود بخود دوڑ کر سنہ ۲۰۱ھ کے شروع میں مدائن سے پسپا ہو کر واسط چلا گیا۔

محمد بن ابی خالد کی علانیہ مخالفت

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اہل بغداد نے علی بن ہشام کو اس وجہ سے بغداد سے نکالا ہے کہ جب ابو السرایا کے قتل کے بعد حسن بن سہل نے محمد بن ابی خالد المروروذی کو بغداد بھیجا۔ محمد بن ابی خالد اس کا مخالف ہو گیا۔ حسن نے علی بن ہشام کو بغداد کی جانب غربی کا اور زہیر بن المسیب کو جانب شرقی کا والی مقرر کر دیا۔ اور خود وہ خیزرانیہ میں مقیم رہا نیز اسی زمانے میں حسن نے عبداللہ بن علی بن عیسیٰ بن ماہان کو کوڑوں سے حد لگائی اس پر جماعت ابنا بگڑ گئی اور ساری فوج میں ہلڑ مچ گیا جس بھاگ کر برمکا آیا۔ پھر باسلا پہنچا۔ اس نے حکم دیا کہ عسکر مہدی کے سپاہیوں کو تنخواہیں دیدی جائیں مگر اہل غربی کو نہ دی جائیں۔ اس وجہ سے دونوں سمت والے لڑ پڑے۔ محمد بن ابی خالد نے حربیہ جماعت کو بہت سا روپیہ دے کر اپنا کر لیا۔ علی بن ہشام مقابلہ سے بھاگا۔ اس کے بھاگنے کی وجہ سے خود حسن بن سہل بھی اپنے مقام سے بھاگ کر واسط چلا گیا۔ محمد بن ابی خالد بن المہدی دان نے اس کے علانیہ مخالف کی طرح اس کا مقابلہ کیا۔ اور اب یہی اس باغی جماعت کا سرغنہ اور کارفرما ہو گیا تھا اس نے سعید بن الحسن بن تحطبہ کو بغداد کی جانب غربی کا اور نصر بن حمزہ بن مالک کو جانب شرقی کا والی مقرر کیا۔ منصور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن المہدی، خزیمہ بن خازم اور فضل بن الربیع بغداد میں اس کی حمایت کے لئے آمادہ ہو گئے۔

محمد بن ابی خالد اور زہیر بن مسیب کی جنگ

ان واقعات کے سلسلے میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس سال عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد جو طاہر بن الحسین کے ساتھ تھا رقہ سے عراق آیا۔ اس نے اور اس کے باپ نے حسن سے لڑنے کی ٹھان لی۔ یہ بغداد سے حربیہ اور اہل بغداد کی فوج کے ساتھ اس کے مقابلہ پر بڑھے۔ اور واسط کے قریب ابو قریش کے قریہ تک پہنچ گئے۔ ان کی شوکت کا یہ حال تھا کہ جس مقام پر حسن کی کوئی فوج متعین تھی اور یہ وہاں گئے اور ان سے اس سے جنگ ہوئی۔ ہمیشہ حسن ہی کی فوج کو ہزیمت ہوئی۔ دیر عاقول پہنچکر محمد بن ابی خالد نے تین دن یہاں قیام کیا۔ اس وقت زہیر بن المسیب جو حسن کی طرف سے جوخی کا عامل تھا، اپنے علاقہ میں نبی الجنید کے اسکاف میں ٹھہرا ہوا تھا اور یہاں سے وہ بغداد کے امراء اور سرداروں سے خفیہ طور پر مراسلت کرتا تھا اس نے اپنے بیٹے ازہر کو بغداد بھیجا وہ اسکاف سے چل کر نہروان پہنچا تھا کہ یہاں محمد بن ابی خالد سے اس کا مقابلہ ہو گیا۔ محمد اس کی طرف لپکا اور اس نے اسکاف جا کر اسے ہر طرف سے گھیر لیا پھر اسے امان دیکر قید کر لیا اور اسے اپنے دیر العاقول کے پڑاؤ میں لے آیا۔ محمد نے اس کے تمام مال و متاع پر اور ہر اس تھوڑی بہت چیز پر جو زہیر کی اسے ملی تھی، قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد وہ خود واسط کی سمت بڑھا اور اس نے زہیر کو بغداد بھیجکر اپنے چند بیٹے جعفر کے پاس قید کر دیا۔

حسن بن سہل کی روانگی واسط

اب تک حسن جرجرایا میں ٹھیرا ہوا تھا، جب اسے معلوم ہوا کہ زہیر محمد بن ابی خالد کے ہاتھ میں گرفتار ہو گیا ہے۔ وہ اپنے اس مقام سے اٹھکر واسط آیا اور یہاں وہ صلح کے دہانے پر فروکش ہوا۔ محمد نے دیر العاقول سے اپنے بیٹے ہارون کو نیل بھیجا یہاں سعید بن الساجور الکوفی موجود تھا۔ ہارون نے اسے شکست دی اور اس کا تعاقب کرتا ہوا کوفہ میں گھس گیا اور اس پر قابض ہو گیا۔

فضل بن الربیع کی محمد بن ابی خالد سے امان کی درخواست

اسی زمانے میں عیسیٰ بن یزید الجلودی محمد بن جعفر کو لے کر مکے سے کوفے آیا تھا۔ ہارون کے قابض ہو جانے کی وجہ سے اب یہ سب کے سب خشکی کے راستے سے واسط چلے۔ ہارون بھی اپنے باپ کے پاس پلٹ گیا۔ اور وہ دونوں شہر واسط پر قبضہ کرنے کے لئے جہاں حسن بن سہل مقیم تھا قریہ ابو قریش میں پھر اکٹھا ہو گئے۔ ان کے مقابلے کے لئے خود حسن اپنے پڑاؤ سے چل کر واسط کے عقب میں اس کے اطراف میں کسی مقام پر فروکش ہوا۔ امین معزول کے قتل کے بعد سے فضل بن الربیع روپوش تھا۔ جب اسے معلوم ہوا کہ محمد بن ابی خالد واسط پہنچ گیا ہے، اس نے محمد سے امان کی درخواست کی۔ محمد نے اسے امان دیدی اب وہ ظاہر ہو گیا۔

محمد بن ابی خالد اور حسن بن سہل کی جنگ

اب محمد بن ابی خالد لڑائی کے لئے بالکل آمادہ ہو گیا چنانچہ وہ اور اس کا بیٹا عیسیٰ اپنی فوجوں کو لے کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واسط سے صرف دو میل کے فاصلہ پر آ گئے۔ حسن نے اپنی فوج اور سرداروں کو ان کے مقابلے کے لئے آگے بڑھایا۔ شہر واسط کے مکانات کے قریب فریقین میں نہایت ہی شدید خونریز لڑائی ہوئی۔ عصر کے بعد غبار اور ہوا کا اس قدر شدید طوفان آیا کہ دونوں فریق ایک دوسرے میں گڈمڈ ہو گئے محمد بن ابی خالد کی فوج کو شکست ہوئی صرف وہ تنہا مقابلہ پر جما رہا جب بہت سخت زخمی ہو گیا تو وہ بھی بھاگا اور اب اس کی فوج کو نہایت بری طرح شکست ہوئی حسن کی فوج نے یہ شکست اتوار کے دن جبکہ ربیع الاول سنہ ۱۹۵ھ کے ختم ہونے میں باقی تھیں دی

محمد بن ابی خالد کی پسپائی

محمد بھاگ کر جب صلح کے دہانے پر پہنچا جس کی فوج اس کے مقابلے کے لئے چلی۔ ان سے جنگ کرنے کے لئے محمد نے صف آراستہ کی۔ مگر رات ہوتے ہی وہ اپنی فوج کو لے کر مقابلہ سے ہٹ گیا۔ اور مبارک پہونچکر اس نے پڑاؤ کیا۔ دوسرے دن صبح کو حسن کی فوجیں پھر سامنے آئیں محمد نے ان کا مقابلہ کیا اور تمام دن لڑائی ہوتی رہی رات ہوتے ہی وہ یہاں سے بھی چل دیئے اور جیل آئے

محمد بن ابی خالد کا انتقال

یہاں محمد نے قیام کیا اور اپنے بیٹے ہارون کو نیل بھیجدیا وہ نیل پہنچکر ٹھہر گیا اور خود محمد جرجرایا میں فروکش ہوا۔ مگر جب اس کے زخم زیادہ خراب ہو گئے اس نے اپنے دوسرے سرداروں کو اپنے پڑاؤ میں چھوڑا اور اس کو اس کا بیٹا ابوزنبل ۲۷ ربیع الآخر دوشنبہ کی رات کو بغداد میں لے آیا۔ مگر اسی رات محمد بن ابی خالد نے اپنے زخموں کی وجہ سے بغداد میں انتقال کیا اور وہ اپنے ہی گھر میں خفیہ طور پر دفن کر دیا گیا۔

زہیر بن المسیب کا قتل

زہیر بن المسیب جعفر بن محمد بن ابی خالد کے پاس قید تھا۔ بغداد آ کر ابوزنبل دوشنبہ کے دن ۲۷ ربیع الآخر کو خزیمہ بن خازم کے پاس آیا اور اس سے اپنے باپ کا واقعہ بیان کیا۔ خزیمہ نے بنی ہاشم اور دوسرے امراء کو بلا کر اس کی اطلاع دی اور عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد کا وہ خط پڑھ کر سنایا جس میں اس نے لکھا تھا کہ اب اپنے باپ کے بجائے میں آپ کی حمایت میں آپ کے دشمنوں سے نبٹ لیتا ہوں۔ حاضرین نے اس کی امارت پسند کر لی۔ اور اب عیسیٰ اپنے باپ کی جگہ سپہ سالار ہو گیا۔ ابوزنبل خزیمہ کے پاس سے پلٹ کر زہیر بن المسیب کے پاس آیا اور اسے قید خانے سے نکال کر قتل کر دیا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے بہت ہی بے رحمی سے اسے ذبح کر کے اس کے سر کو کاٹ کر عیسیٰ کے پاس اس کی فرودگاہ میں بھیجدیا۔

زہیر بن المسیب کے سر کی تشہیر

عیسیٰ نے اسے ایک بانس پر لٹکایا۔ لوگوں نے اس کے جسم کو لے کر اس کے دونوں پاؤں میں رسی باندھی اور پھر تمام بغداد میں اسے گشت کرایا۔ خود اس کے اور اس کے خاندان والوں کے مکانات پر جو باب الکوفہ میں تھے، اسے دکھانے کے لئے لائے۔ پھر کرخ میں اسے گشت کرایا جب شام ہوئی تو اسے باب الشام واپس لے آئے اور اسی رات کو اس کے جسم کو دجلہ میں ڈال دیا۔ یہ واقعہ ۲۷ ربیع الآخر دوشنبہ کے دن ہوا۔ اس کارروائی کے بعد ابوزنبل پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے بھائی عیسیٰ کے پاس چلا آیا۔ عیسیٰ نے اسے صراط کے دہانے بھیجا

اہل نیل کی ناراجی

حسن بن سہل کو محمد بن ابی خالد کے مرنے کی اطلاع ہوئی وہ واسط سے چل کر مبارک آیا اور یہاں ٹھہر گیا۔ جمادی الآخر میں اس نے حمید بن عبدالحمید الطوسی کو جس کے ہمراہ عرکوالاعرکوالاعرابی، سعید بن انساجور، ابوالبط محمد بن ابراہیم الافریقی اور دوسرے کئی نامی شہسوار تھے۔ ابوزنبیل سے لڑنے بھیجا۔ صراط کے دہانے پر ان کی ابوزنبیل سے لڑائی ہوئی۔ انہوں نے اسے شکست دی۔ یہاں سے پسپا ہو کر وہ اپنے بھائی ہارون کے پاس نیل چلا آیا۔ مگر یہاں بھی حسن کی فوجوں نے اسے آلیا۔ اور نیل کے گھروں کے قریب ہی فریقین میں لڑائی ہونے لگی۔ تھوڑی دیر تک جم کر مقابلہ ہوتا رہا۔ مگر پھر ہارون اور ابوزنبیل کی فوجوں نے شکست کھائی اور وہ بھاگتے ہوئے مدائن آئے۔ یہ جنگ دوشنبہ کے دن جبکہ ماہ جمادی الآخر کے ختم ہونے میں پانچ راتیں باقی تھیں وقوع پذیر ہوئی حمید اور اس کے ساتھیوں نے نیل میں گھس کر تین دن اسے مسلسل خوب ہی لوٹا۔ اہل نیل کے تمام مال ومتاع پر انہوں نے قبضہ کر لیا۔ نیز آس پاس کے گاؤں بھی تاراج کر دیئے۔

منصور بن مہدی کی امارت بغداد

محمد بن ابی خالد کے مرنے کے بعد بنو ہاشم اور امرائے بغداد نے خلافت کے مسئلہ پر بھی گفتگو کی تھی۔ ان کی رائے تھی کہ ہمارے اسی ہی میں سے ہم کیوں نہ کسی شخص کو خلیفہ بنالیں اور مامون کو خلافت سے علیحدہ کر دیں۔ ابھی وہ اس کے تصفیہ کے لئے ایک دوسرے کو تیار کر رہے تھے کہ ان کو ہارون اور ابوزنبیل کی شکست کی اطلاع ملی۔ اب انہوں نے امر تصفیہ طلب کے تصفیہ کے لئے پیش از پیش جد وجہد شروع کی انہوں نے منصور بن المہدی کی بہت خوشامد کی کہ تم خلیفہ ہو جاؤ۔ اس نے اس سے انکار کر دیا۔ مگر وہ لوگ برابر اس سے اصرار کرتے رہے۔ آخر کار انہوں نے اسے بغداد اور عراق کا امیر مامون کے نائب کی حیثیت سے بنا ہی لیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ہم مجوسی اور مجوسی زادے حسن بن سہل کی اطاعت ہرگز قبول نہیں کرتے۔ ہم اسے یہاں سے نکلے دیتے ہیں۔ وہ خراسان واپس جائے۔

حسن بن سہل کی عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد کو پیشکش

بیان کیا گیا ہے کہ جب بغداد والے حسن بن سہل سے لڑنے کے لئے عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد کے ساتھ ہو گئے، حسن بن سہل کو محسوس ہوا کہ وہ اب عیسیٰ کا مقابلہ نہیں کر سکتا اس نے وہب بن سعید الکاتب کو عیسیٰ کے پاس بھیجا اور کہلا کر بھیجا کہ میں تمہارے ہاں رشتہ کرنے کے لئے تیار ہوں، ایک لاکھ دینار دوں گا تم کو۔ تمہارے خاندان والوں اور اہل بغداد کو امان دوں گا اور جہاں کی ولایت پسند کرو وہ تم کو دیدی جائے گی۔ عیسیٰ نے اس کے جواب میں یہ مطالبہ کیا کہ ان مراعات کے لئے مامون کا اپنا لکھا ہوا خط بھیجا جائے۔ حسن نے وہب کو دوبارہ عیسیٰ کے پاس بھیجا اور اقرار کیا کہ میں تمہارے اس مطالبہ کو بھی تسلیم کرتا ہوں مگر وہب مبارک اور جبل کے درمیان ہی غرق ہو گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منصور بن مہدی کے عمال کا تقرر

اس کے بعد عیسیٰ نے اہل بغداد کو لکھا کہ جنگ میں مصروفیت کی وجہ سے میں خراج وصول نہیں کر سکتا۔ تم بنی ہاشم کے کسی شخص کو والی بنا لو۔ انہوں نے منصور بن المہدی کو اپنا والی مقرر کیا۔ اس نے کلواذی میں اپنی چھاؤنی ڈالی اہل بغداد نے تو اس سے یہ خواہش کی تھی کہ وہ خلافت قبول کرے مگر اسے اس نے نہ مانا اور کہا کہ میں امیر المومنین کا محض اس وقت تک کے لئے نائب ہوں جب تک کہ وہ خود تشریف لائیں یا کسی کو والی مقرر کر کے بھیجیں۔ بنو ہاشم، امرا اور سپاہ اس بات ہی پر راضی ہو گئی۔ اس تمام معاملہ کو خزیمہ بن خازم نے سرانجام دیا۔ منصور نے ہر سمت اپنے عمال بھیج دیئے

غسان بن عباد کی گرفتاری

عین اسی زمانے میں حمید الطوسی بنو محمد کی تلاش میں بغداد آتا ہوا مدائن پہنچا ایک دن وہاں قیام کر کے پھر وہ نیل کی طرف پلٹ گیا۔ اسکی پیش قدمی کی اطلاع منصور کو ہوئی وہ بغداد سے چل کر کلواذی میں فروکش ہوا۔ ادریکی بن علی بن عیسیٰ بن ماہان مدائن کی طرف بڑھا۔ پھر منصور نے اسحٰق بن العباس بن محمد الہاشمی کو دوسری جانب روانہ کیا اس نے نہر صرصر پر پڑاؤ کیا اور غسان بن عباد بن ابی الفرج ابو ابراہیم بن غسان فرمان روائے خراسان کے صاحب حرس کو کوفے کی سمت روانہ کیا۔ یہ وہاں سے بڑھ کر قصر ابن ہبیرہ آ کر وہاں مقیم ہو گیا۔ جب اس کے آنے کی اطلاع حمید کو ہوئی اس نے دفعۃً غسان کی بے خبری میں وہاں پہونچکر قصر کا محاصرہ کر لیا۔ غسان کو گرفتار کیا اس کی فوج کی وردی اور اسلحہ لے لئے۔ اور بہت سوں کو قتل کر دیا۔ یہ ہر رجب دوشنبہ کا واقعہ ہے۔ اس کے بعد ہر جماعت اپنی اپنی فرودگاہ میں مقیم رہی۔ کسی نے کوئی حرکت نہیں کی۔

محمد بن یقطین اور حمید الطوسی کی جنگ

البتہ محمد بن یقطین بن موسیٰ جواب تک حسن بن سہل کے ساتھ تھا۔ اس کے پاس سے بھاگ کر عیسیٰ سے جا ملا عیسیٰ نے اسے منصور کے پاس بھیج دیا۔ منصور نے اسے حمید کی سمت روانہ کر دیا۔ اس وقت خود حمید نیل میں مقیم تھا البتہ اس کا رسالہ قصر میں تھا۔ ابن یقطین ۲ رشعبان سنیچر کے دن بغداد سے روانہ ہو کر کوثی آیا۔ حمید کو اس کی خبر ہوئی۔ اس نے اور اس کی فوج نے وہیں اسے بے خبری میں آ لیا۔ حمید اس سے لڑ پڑا اور اس نے اسے مار بھگایا اس کے بہت سے سپاہیوں کو اس نے قتل کر دیا۔ اور اسیر کر لیا اس کے علاوہ ایک بہت بڑی تعداد غرق ہو گئی۔ حمید اور اس کی سپاہ نے کوثی کے قرب وجوار کے تمام دیہات تاخت و تاراج کر دیئے گائے، بکری، گدھوں کو لوٹ لیا۔ اس کے علاوہ زیور اور ہر قسم کے دوسرے سامان کو جس پر دسترس ہو سکی لوٹ لیا۔ اس واقعہ کو ختم کر کے حمید پھر نیل چلا گیا اور ابن یقطین پسپا ہو کر نہر صرصر آ گیا۔

عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد کی چھاؤنی کی مردم شماری

عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد نے اپنی چھاؤنی کی مردم شماری کی ایک لاکھ پچیس ہزار فوج تھی۔ جس میں سوار اور پیادے دونوں شامل تھے۔ اس نے سوا کو چالیس اور پیادے کو بیس درہم کے حساب سے معاش دی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضاکار جماعت

اس سال بغداد کے فاسقوں کی سرکوبی کے لئے رضاکاروں کی ایک جماعت اُٹھ کھڑی ہوئی۔ خالد ریوش اور ابو حاتم سہل بن سلامۃ الانصاری الخراسانی اس جماعت کے رئیس تھے

رضاکار جماعت کے خروج کا سبب

اس جماعت کے خروج کا سبب یہ ہوا کہ حربیہ کے فساق اور بغداد اور کرخ کے شاطر دوسرے لوگوں کو بہت سخت ایذا دینے لگے وہ علانیہ طور پر بدکاری کرتے تھے۔ راہگیروں کو لوٹ لیتے تھے اور سب کے سامنے راستوں پر سے عورتوں اور لونڈوں کو اٹھائے جاتے تھے۔ وہ اتنے چیرہ دست ہو گئے تھے کہ جماعت بنا کر کسی کے پاس جاتے اور زبردستی اس کے بیٹے کو اٹھا لے جاتے۔ اور وہ ان کی کوئی مزاحمت نہیں کر سکتا۔ لوگوں سے قرض اور صلے کے طور پر روپیہ طلب کرتے اور کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ ان کی جماعتیں دیہات جاتیں وہاں پہلے نوخوب دعوتیں کھاتے اور پھر جس قدر مال یا نقد پر ان کی دسترس ہوتی اس کو زبردستی وصول کر لیتے نہ حکومت ان کو روکتی تھی اور نہ اس کا ان پر کوئی زور ہی رہا تھا۔ کیونکہ اس وقت حکومت خود ان کی امداد پر مجبور رہی تھی اور وہی اندرونی طور پر اس کے یار و مددگار تھے۔ اسی وجہ سے ان کی بری سے بری حرکت کو بھی وہ نہیں روک سکتی تھی۔ وہ تاجروں سے چاہے وہ شاہراہوں پر ہوں، کشتیوں پر ہوں سواریوں پر ہوں، دکان وصول کرتے تھے۔ یہ باغوں کی پاسبانی کرتے اور اس کا حصہ بٹاتے تھے۔ علانیہ ڈاکہ مارتے تھے۔ اور کوئی شخص ان پر ہاتھ نہیں اٹھاتا تھا۔ ان کی وجہ سے تمام مخلوق سخت مصیبت میں مبتلا تھی

قطربل کی تاراجی

ان کی جرأت یہاں تک بڑھ گئی کہ انہوں نے قطربل کو جا کر دن دہاڑے لوٹ لیا۔ مال و متاع۔ سونا چاندی بکریاں، گائے اور گدھے وغیرہ لوٹ کر بغداد لائے اور یہاں ان کو سر بازار بیچنا شروع کر دیا۔ اہل قطربل نے بغداد آ کر حکومت سے استغاثہ کیا۔ مگر کسی کو یہ ہمت نہیں ہوئی کہ وہ ان مظلوموں کی مدد کرتا۔ نہ حکومت نے ان کے منصوبہ مال میں سے کوئی چیز ان کو واپس دلائی۔ واقعہ آخر شعبان میں ہوا۔ جب لوگوں نے یہ کیفیت دیکھی کہ حکومت کو کوئی پروا نہیں اور بدمعاش لوگوں کا اس قدر مال لوٹ لا کر علانیہ بیچ رہے ہیں اور خود ان کے بازاروں میں یہ معاملہ ہو رہا ہے۔ اور انہوں نے تمام ملک میں فتنہ فساد جور و تعدی اور لوٹ مار مچا رکھی ہے اور اس کے باوجود حکومت ان سے کوئی باز پرس نہیں کرتی۔ ہر محلہ کے صلحا اس کے سدباب کے لئے کھڑے ہوئے

مفسدوں کے خلاف کارروائی

وہ ایک دوسرے سے جا کر ملے اور کہنے لگے کہ ہر کوچے میں ایک یا دو فاسق رہتے ہیں۔ ان کی تعداد دس تک ہے بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس مٹھی بھر جماعت نے آپ لوگوں پر باوجودیکہ آپ ان سے کہیں زیادہ ہیں یہ چیرہ دستی کر رکھی ہے۔ اگر آپ لوگ سب پوری طرح اتفاق کر لیں۔ اور پھر ان کا مقابلہ کریں تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ان کا قلع قمع کر دیں گے اور پھر ان کی یہ جرأت نہ ہوگی کہ وہ آپ کے بیچ میں یہ ناشائستہ حرکت کریں۔ خالد یوش جو انبار کی سڑک کی ایک سمت میں بود و باش رکھتا تھا کھڑا ہوا۔ اس نے اپنے پڑوسیوں گھر والوں اور اہل محلہ کو دعوت دی کہ آپ نیکی کی اشاعت اور برائی کے روکنے میں میری مدد کریں۔ ان لوگوں نے اس کی دعوت پر لبیک کہا۔ اب اس جماعت نے اپنے قریب کے فاسقوں اور شاطروں پر حملہ کر کے ان کو ان کی بدکرداریوں سے روکا۔ مگر وہ نہ مانے بلکہ اس سے لڑنے کے لئے تیار ہو گئے خالد ان سے لڑا اس نے ان کو مار بھگایا۔ اور بعض کو پکڑ کر خوب پیٹا اور پھر قید کر کے سرکار میں پیش کر دیا اس نے یہ سب کچھ تو کیا مگر اس سے حکومت کی مخالفت قطعی مقصود نہ تھی۔

ابو حاتم سہل ابن سلامہ

اس کے بعد اہل حربیہ کا ایک شخص ابو حاتم سہل بن سلامۃ الانصاری خراسان کا باشندہ کھڑا ہوا اس نے بھی لوگوں کو نیکی کی تعلیم، بدی سے ممانعت اور قرآن و سنت پر عمل پیرا ہونے کے لئے دعوت دی اپنے گلے میں کلام پاک لٹکایا پھر سب سے پہلے اپنے پڑوسی اور ہم محلہ لوگوں کو پند و نصیحت شروع کی۔ انہوں نے اس کی بات مانی پھر اس نے تمام لوگوں کو شرقیہ، کمین بنی ہاشم اور ان کے ماسوا دوسرے تمام لوگوں کو اس مقصد کے لئے دعوت دی۔ اس کے لئے ایک دیوان بنایا۔ جو شخص اس مقصد کے لئے اس کے پاس آ کر اس کی بیعت کرتا اور اقرار کرتا کہ جو شخص چاہے اب ہو یا آئندہ اس کی یا اس کی تحریک کی مخالفت کرے گا میں اس سے لڑوں گا۔ اس کا نام اس دیوان میں ثبت کر لیا جاتا۔ ہزارہا آدمیوں نے آ کر اس کی بیعت کی۔

ابو حاتم سہل کی کارگزاری

اس نے تمام شہر بغداد میں اس کے بازاروں، مضافات اور شاہراہوں پر گشت کی اور ممانعت کر دی کہ اب آئندہ سے کوئی شخص بمرہ کی تقسیم پر باغیوں کی نگرانی اپنے ذمہ نہ لے۔ کیونکہ اس قسم کا معاملہ اسلام میں ناجائز ہے۔ اسی طرح کوئی شخص غلے کے تاجروں اور مسافروں سے کوئی لگان نہ لے۔ اس نے کہا کہ خفارہ اسلام میں جائز نہیں۔ خفارہ کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص باغ کے مالک سے آ کر کہتا ہے کہ تیرا باغ نرغہ میں ہے۔ جو اسے نقصان پہونچانے کی کوشش کرے گا میں اسے روک دوں گا اور تم کو اس کے عوض میں ہر ماہ مجھے اس قدر درہم دینا پڑیں گے۔ چار و ناچار باغ والے کو یہ مطالبہ ماننا پڑتا تھا۔ سہل نے اس معاملہ کو بھی اپنے ذمے لے لیا تھا۔ مگر در یوش نے سہل کی مخالفت کی اور اس نے کہا کہ میں حکومت پر کوئی الزام عائد نہیں کر سکتا، نہ میں اس سے کسی قسم کی باز پرس کروں گا نہ لڑوں گا۔ نہ کسی بات کا حکم دوں گا۔ اور نہ کسی بات سے روکوں گا۔ سہل نے کہا۔ مگر میں تو ہر اس شخص سے جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی مخالفت کرے گا چاہے وہ حکومت ہو یا کوئی اور ضرور لڑوں گا۔ حق سب کے لئے برابر ہے۔ اور اسی وجہ سے اس کی حمایت بھی سب پر فرض ہے۔ جو اس ارادے سے میرے ہاتھ پر بیعت کرے اسے میں قبول کروں گا۔ اور جو ان شرائط کو نہ مانے میں اس سے بھی لڑوں گا۔ ۱۴ رمضان ۲۰۱ھ جمعرات کے دن سہل اپنی اس دعوت کے اعلان کے لئے طاہر بن الحسین کی اس مسجد میں جسے اس نے حربیہ میں بنایا تھا، کھڑا ہوا۔ اس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو یا تین دن پہلے خالد الدریوش اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

منصور بن مہدی کی بغداد میں آمد

اس زمانے میں منصور بن المہدی اپنی جبل کی چھاؤنی میں فروکش تھا۔ جب سہل بن سلامہ اور اس کے پیرو علانیہ کھڑے ہو گئے اور اس کی اطلاع منصور اور عیسیٰ کو ہوئی تو چونکہ ان کی فوجوں میں اکثر اسی قسم کے بدمعاش آوارہ گرد اور بدکار آدمی بھرے ہوئے تھے ان کی ہمتیں ٹوٹ گئیں۔ منصور بغداد چلا آیا۔

عیسیٰ بن محمد کی روانگی بغداد

اور عیسیٰ نے جو پہلے سے حسن بن سہل سے مراسلت رکھتا تھا، بغداد کے اس ہنگامے کی خبر پاتے ہی اس سے اپنے گھر والوں اور ساتھیوں کے لئے امان کی درخواست کی اور یہ بھی شرط کی کہ جب حسن کو بٹائی وصول ہو اس کے ساتھیوں، اس کی سپاہ اور اہل بغداد کو چھ مہینے کی معاش دے۔ حسن نے یہ درخواست منظور کر لی۔ عیسیٰ اپنی چھاؤنی سے اٹھ کر ۱۳ شوال دوشنبہ کے دن بغداد چلا آیا۔ اس کی تمام فوجیں ایک ایک کر کے چھاؤنی چھوڑ کر بغداد چلی آئیں۔

عیسیٰ بن محمد اور حسن بن سہل کی ساز باز

عیسیٰ نے ان کو بتا دیا کہ میں نے ان شرائط کے ساتھ سب کے لئے صلح کر لی ہے۔ اسے سب نے پسند کیا۔ اب وہ مدائن چلا آیا یہاں یحییٰ بن عبداللہ حسن بن سہل کا چچیرا بھائی اس کے پاس آیا اور وہ دیر العاقول پر فروکش ہوا سب نے اسے سواد کا والی بنا لیا۔ مگر عیسیٰ کو بھی انہوں نے اس کی ولایت میں اس طرح شریک کر دیا کہ پرگنات اور بغداد کے علاقوں کو ان میں تقسیم کر دیا۔ کچھ ایک کے تحت اور کچھ دوسرے کے تحت کر دیئے گئے۔ جب عیسیٰ حسن بن سہل سے ساز باز کر کے اس طرح اس کے ساتھ ہو گیا اور عسکر مہدی والے اس کے پہلے بھی مخالف تھے، اب مطلب بن عبداللہ بن مالک الخزاعی سہل بن سلامہ کے مقابل اٹھے اس نے مامون اور سہل کے بیٹے فضل اور حسن کے لئے دعوت دی۔ سہل نے اسے اس سے روکا اور کہا کہ اس لئے تو تم نے میری بیعت نہیں کی تھی

سہل بن سلامہ اور مطلب کی جنگ

منصور بن المہدی، خزیمہ بن خازم اور فضل بن الربیع شہر کے اندر چلے آئے اسی دن انہوں نے سہل بن سلامہ کی دعوت پر اس کی بیعت کی اور مطلب سے بھاگ کر حربیہ میں قیام پذیر ہوئے۔ سہل بن سلامہ حسن بن سہل کی طرف آیا۔ اس نے مطلب کو اپنے پاس بلا بھیجا اور کہا کہ تم نے اس لئے تو میرے ہاتھ پر بیعت نہیں کی تھی۔ مگر مطلب نے اس کا کہنا نہ مانا۔ اور اس کے پاس آنے سے انکار کر دیا۔ دو یا تین دن تک سہل کی اس سے نہایت ہی سخت اور خونریز لڑائی ہوئی۔ پھر عیسیٰ اور مطلب نے صلح کر لی اور عیسیٰ نے سہل کو دھوکے سے قتل کرا دینے کے لئے اپنا ایک آدمی مقرر کر دیا۔ اس نے موقع پا کر تلوار کا وار کیا۔ سہل پر اس کی ضرب کا کچھ اثر نہ ہوا مگر اس کے بعد وہ اس قضیے کو چھوڑ کر اپنے مکان چلا آیا۔ اور اب صرف عیسیٰ اس جماعت کا کارفرما رہ گیا اور لوگ لڑائی سے رک گئے۔

حمید بن عبدالحمید کا قصر ابن ہبیرہ میں قیام

اس زمانے میں حمید بن عبدالحمید نیل میں مقیم تھا۔ جب اسے اس ہنگامے کی خبر ملی وہ کوفے آ کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند روز وہاں مقیم رہا۔ پھر کوفے سے قصر ابن ہبیرہ آگیا اور یہیں اس نے اقامت اختیار کی۔ مکان بنایا۔ اس کے گرد فصیل اور خندق بنائی یہ ذی قعدہ کے آخر کا واقعہ ہے۔

عیسیٰ بن محمد کی سہل بن سلامہ سے معذرت

عیسیٰ بغداد میں قیام پذیر رہا اس اثناء میں وہ غلہ کے انتظار میں سپاہ کا معائنہ اور ان کی صحت کرتا رہا نیز اس نے پھر سہل بن سلامہ سے اپنے کئے کی معافی مانگی اور اس سے کہا کہ آپ پھر نکلیں اور حسب سابق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں۔ اس کے لئے میں آپ کا حامی اور مددگار ہوں۔ چنانچہ سہل اب پھر حسب سابق کتاب اور سنت پر عمل کی دعوت دینے لگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۰

علی الرضا کی ولیعہدی

علی الرضا کی ولیعہدی

اس سال مامون نے علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی رضؓ بن ابی طالب کو مسلمانوں کا ولی عہد اور اپنے بعد ان کا خلیفہ مقرر کر دیا رضائے آل محمد ان کا نام رکھا۔ فوج کو حکم دیا کہ وہ سیاہ لباس ترک کر کے سبز لباس اختیار کرے اس کے لئے انہوں نے تمام آفاق میں احکام نافذ کر دیئے۔

علی الرضا کی بیعت اور سبز لباس پہننے کا حکم

عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد اپنی چھاؤنی سے بغداد آ کر اپنی سپاہ کے معائنہ ہی میں مصروف تھا کہ اس کے پاس حسن بن سہل کا خط آیا۔ جس میں اس نے عیسیٰ کو اطلاع دی تھی کہ امیر المومنین مامون نے علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد کو اپنے بعد اپنا ولی عہد مقرر کیا ہے۔ اس انتخاب سے پہلے انہوں نے بنی عباس اور بنی علی کے ہر شخص پر غور کیا۔ مگر اس سے بہتر، زیادہ متقی پرہیز گار اور عالم دین ان کو دوسرا نظر نہیں آیا۔ انہوں نے رضائے آل محمد اس کا لقب قرار دیا ہے۔ اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں سیاہ لباس ترک کر کے اب سبز لباس اختیار کر لوں۔ یہ خط عیسیٰ کو ۲ رمضان ۲۰۱ھ منگل کے دن ملا۔ اپنے۔ اس خط میں حسن بن سہل نے اسے یہ بھی حکم دیا کہ اپنے پاس والوں، سپاہ، افسر اور بنی ہاشم کو حکم دے کہ وہ علی الرضا کے لئے بیعت کریں۔ اور تمام پوشاک قبا، کلاہ اور عمامہ سبز پہنا کریں۔ تمام بغداد والوں سے اس حکم پر عمل کرایا جائے۔

بنی عباس کا ردعمل

عیسیٰ نے اطلاع موصول ہوتے ہی اہل بغداد کو اس حکم کی بجا آوری کی ہدایت کی اور وعدہ کیا کہ ایک ماہ کی تنخواہ میں ابھی دیدیتا ہوں۔ باقی غلہ آنے پر بیباق کر دی جائے گی۔ اس پر بعض تو عمل کرنے پر آمادہ ہوئے اور بعض نے اس حکم کے ماننے سے قطعی انکار کیا۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم ہرگز حکومت کو بنی عباس سے نکلنے نہیں دیں گے اس میں فضل بن سہل کی گہری چال معلوم ہوتی ہے۔ چند روز اسی اختلاف میں گزرے۔ بنی عباس اس تجویز پر بہت برہم ہوئے۔ اور آپس میں مشورہ کر کے انہوں نے یہ طے کیا کہ ہم اپنے ہی میں سے ایک شخص کو اپنا خلیفہ بنا تے ہیں۔ اور مامون کو خلافت سے علیحدہ کرتے ہیں۔ مہدی کے بیٹے ابراہیم اور منصور اس مخالفت میں سب سے زیادہ نمایاں تھے، چنانچہ اسی سال اہل بغداد نے مامون

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو چھوڑ کر ابراہیم بن المہدی کو اپنا خلیفہ بنالیا۔

بنی عباس کا ابراہیم بن مہدی کو خلیفہ بنانے کا فیصلہ

ہم بغداد کے عباسیوں کی مامون سے ناراضی کا سبب ابھی بیان کر چکے ہیں۔ اور ان لوگوں کا بھی ذکر کر چکے ہیں جو حسن بن سہل سے لڑنے کے لئے آمادہ اور متحد ہو گئے جس کی بنا پر حسن بغداد چھوڑ کر چلا گیا۔ اس کے بعد مامون نے علی الرضا کو اپنا ولی عہد مقرر کر لیا اور لوگوں کو سبز لباس پہننے کا حکم دیا۔ اور حسن بن سہل نے اس کے متعلق عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد کو لکھا کہ وہ اہل بغداد سے اس حکم کی بجا آوری کرائے اس نے منگل کے دن جبکہ ماہ ذی الحجہ کے ختم ہونے میں پانچ راتیں باقی تھیں اہل بغداد سے ان احکام کی بجا آوری کروالی۔ اس موقع پر عباسیوں نے یہ ظاہر کیا کہ ہم نے تو ابراہیم بن المہدی کو اپنا خلیفہ بنالیا ہے۔ ان کے بعد ان کے بھتیجے اسحٰق بن موسیٰ بن المہدی کو ولی عہد مقرر کر لیا ہے۔ اور ہم نے مامون کو خلافت سے علیحدہ کر دیا ہے۔ ہم آئندہ سال کی پہلی محرم کو ہر اس شخص کو جو ہمارے ساتھ ہوگا دس دینار دیں گے۔

بنی عباس کی سازش

اس دعوت کو بعض لوگوں نے قبول کیا اور بعض لوگوں نے کہا کہ جب تک ہمیں یہ رقم نہ مل جائے ہم اسے نہیں مانتے۔ جمعہ کے دن جب لوگ نماز کے لئے تیار ہوئے انہوں نے چاہا کہ خود مستقل خلیفہ تو نہیں البتہ منصور کے بجائے ابراہیم کو مامون کا نائب بنالیں۔ انہوں نے ایک شخص کو اس بات پر متعین کر دیا کہ جب موذن اذان دے چکے تو وہ اس بات کا اعلان کرے کہ ہم چاہتے ہیں کہ مامون کے لئے دعوت دیں اور اس کے بعد ابراہیم کو خلیفہ بنائیں۔ نیز عباسیوں نے یہ بھی سازش کی کہ ایک جماعت کو اس بات پر آمادہ کر دیا کہ جب یہ شخص مامون کی دعوت کا ذکر کرے تم سب کھڑے ہو کر کہنا کہ ہم اس تجویز کو نہیں مانتے۔ ہونا یہ چاہئے کہ تم سب ابراہیم کی خلافت کے لئے بیعت کرو۔ اور ان کے بعد اسحٰق کے لئے اور مامون کو سرے سے خلافت سے علیحدہ کر دو۔ کیونکہ ہم نہیں چاہتے کہ وہ ہماری املاک کو اس طرح غصب کرے جس طرح منصور نے کیا۔ عباسیوں نے ان لوگوں سے کہا کہ بس اس قدر کہہ کر تم اپنے گھروں میں خاموش بیٹھ جانا۔ اس کے آگے ہم دیکھ لیں گے۔

بنی عباس کی مامون کی مخالفت

چنانچہ اذان کے بعد جب اس مقرر کردہ شخص نے مامون کی دعوت بیعت دی تو اس جماعت نے حسب قرارداد اس کو جواب دیدیا۔ اس اختلاف کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس روز نماز جمعہ ہی غائب ہو گئی نہ خطبہ ہوا نہ نماز جمعہ۔ البتہ سب نے ظہر کی نماز کے چار فرض پڑھے اور اپنے گھروں کو چلے گئے۔ یہ اس جمعہ کا ذکر ہے جبکہ ماہ ذی الحجہ ۲۰۱ھ کے ختم میں صرف دو راتیں باقی رہ گئی تھیں۔

اس سال عبداللہ بن خرداذبہ والی طبرستان نے دیلم کے شہر لارز اور شمذ کو فتح کر کے بلاد اسلام میں شامل کر لیا۔ اس نے طبرستان کے پہاڑ بھی مسخر کر لئے اور شہریار شروین کو اس کے پہاڑی مامن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بے دخل کر دیا۔ اس نے مازیار بن قارن کو سر تسلیم خم کرنے کے لئے مامون کی خدمت میں روانہ کیا اور ابو لیلیٰ شاہ دیلم کو بغیر کسی عہد کے قید کر لیا۔

بابک الخرمی کی شورش

اس سال ابو السرایا کے صاحب محمد بن محمد نے انتقال کیا۔ اس سال بابک الخرمی نے جاویدانی بن سہل صاحب البذ کی جماعت جاویدانیہ کے ساتھ شورش برپا کی۔ بابک نے یہ دعویٰ کیا کہ جاویدانیہ کی روح اس میں حلول کر آئی ہے۔ اس نے ایک عام ہنگامہ اور فساد برپا کر دیا۔ اس سال خراسان۔ رے اور اصبہان میں سخت قحط ہوا۔ اشیائے خوراک بہت ہی گراں ہو گئیں اور اموات ہوئیں۔

امیر حج اسحٰق بن موسیٰ

اس سال اسحٰق بن موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی کی امارت میں حج ہوا۔

سنہ ۲۰۲ھ کے واقعات

بغداد میں ابراہیم بن المہدی کی بیعت

اس سال اہل بغداد نے ابراہیم بن المہدی کو خلیفہ بنایا اور مبارک اس کا لقب قرار دیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اہل بغداد نے اس سال کی پہلی محرم کو ابراہیم کی بیعت کی اور مامون سے علیحدگی اختیار کی۔ جمعے کے دن ابراہیم منبر پر چڑھا۔ سب سے پہلے عبید اللہ بن العباس بن محمد الہاشمی نے بیعت کی۔ اس کے بعد منصور بن المہدی نے، اس کے بعد تمام بنی ہاشم نے پھر دوسرے فوجی امراء نے بیعت کی۔ بیعت لینے کا کام المطلب بن عبد اللہ بن مالک کے سپرد تھا۔ اسی نے اس معاملہ میں بہت کوشش کی تھی۔ اسی کے ساتھ سندی مہالج صاحب المصلی، منجاب اور نصیر خدمت گار اور دوسرے تمام موالی بھی اس معاملہ میں شریک اور اس کے منصرم تھے مگر یہ تمام امراء اور رؤسا چونکہ مامون سے اس بات پر ناراض تھے کہ انہوں نے کیوں خلافت کا وارث اپنے بعد بنی عباس کے علاوہ دوسرے خاندان کے شخص کو بنا دیا اور کیوں اپنے آباء کا سیاہ لباس ترک کر کے سبز لباس اختیار کیا۔ صرف اس لئے وہ بھی اس تحریک میں شریک اور ساعی ہو گئے تھے۔

ابراہیم بن مہدی کا کوفہ اور علاقہ سواد پر قبضہ

بیعت ہو جانے کے بعد ابراہیم نے فوج سے چھ ماہ کی معاش دینے کا وعدہ کیا۔ وہ بہت روز تک ان کو یوں ہی ٹالتا رہا۔ مگر جب انہوں نے دیکھا کہ یہ تو کچھ بھی نہیں دیتے وہ اس سے بگڑ گئے چنانچہ ابراہیم نے ہر سپاہی کو دو دو سو درہم نقد دیئے۔ اور بعضوں کو بقیہ مطالبہ کی پائی پائی کے لئے پروانے لکھ کر دیئے۔ کہ سواد جا کر نقد واجب الادا کے معاوضہ میں اتنی مقدار کا گیہوں اور جو لے لیں۔ یہ لوگ پروانے لے کر وصولیابی کے لئے نکلے۔ جس چیز پر ان کو قابو ہوا اسے اپنے قبضے میں کر لیا۔ اس طرح انہوں نے زمینداروں سے دونوں حصے خود ملن داروں اور حکومت کے لئے۔ ابراہیم نے اہل بغداد کے ساتھ اہل کوفہ اور تمام سواد کے علاقہ پر قبضہ کر لیا۔ اس نے مدائن پر اپنا پڑاؤ ڈالا۔ عباس بن موسیٰ الہادی کو بغداد کی سمت شرقی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اسحٰق بن موسیٰ الہادی کو سمت غربی کا والی مقرر کر دیا اس موقعہ پر اس نے یہ شعر کہا۔

الم تعلموا یا آل ذھر بانی ۔۔۔ شربت بنفسی دونکم فی المھالک

کیا آل فہر تم اس بات کو نہیں جانتے کہ تم میں سے صرف میں نے اپنی جان جوکھوں میں ڈالی ہے

مہدی بن علوان خارجی کا خروج

اس سال مہدی بن علوان الحروری نے بزرجا بور میں خارجیوں کا شعار بلند کر کے خروج کیا۔ اس نے وہاں کے کئی پرگنوں نہر بوق اور راذانین پر قبضہ کر لیا۔

بیان کیا گیا ہے کہ اس نے ۱۹۳ھ کے ماہ شوال میں خروج کیا تھا۔ بہر حال ابراہیم نے ابو اسحٰق بن الرشید کو کئی سپہ سالاروں کے ساتھ جن میں ابو البط اور سعید بن اساجور بھی تھے۔ مہدی سے لڑنے کے لئے بھیجا۔ ابو اسحٰق کے ساتھ اس مہم میں اس کے کئی ترک غلام بھی تھے۔ شبیل صاحب السلبہ نے بیان کیا ہے کہ میں اسوقت نوعمر تھا۔ اور ابو اسحٰق کے ہمراہ تھا۔ خارجیوں سے ہمارا مقابلہ ہوا۔ ایک اعرابی نے ابو اسحٰق کے نیزہ مارا مگر ایک ترک غلام نے اسے بچالیا۔ اور اس نے کہا اشناس مرا۔ مجھے پہچانتے ہو۔ اسی روز سے ابو اسحٰق نے اس کا نام ہی اشناس رکھ دیا۔ یہ ہی ابو جعفر اشناس ہے۔ اس لڑائی میں مہدی شکست کھا کر حولایا کی طرف پسپا ہو گیا۔

المطلب کی شکست

بعض ارباب سیر نے اس واقعہ کے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ ابراہیم نے مہدی بن علوان بن الدھقان الحروری کے مقابلہ کے لئے المطلب کو بھیجا تھا۔ جب یہ اس کے قریب پہنچا تو اس نے اقذی نام ایک خارجی کو جو جنگ سے کنارہ کش تھا پکڑ کر قتل کر دیا۔ اس کے انتقام کے بہت سے بدوی جمع ہو گئے اور المطلب سے لڑے اسے شکست دی۔ اور تعاقب کرتے ہوئے اسے بغداد میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا۔

اس سال ابو السرایا کے بھائی نے کوفے میں بغاوت کر دی۔ اور سفید لباس اختیار کیا۔ ایک جماعت اس کے ساتھ ہو گئی۔ مگر ماہ رجب میں غسان بن ابی الفرج اس سے لڑا اور اسے قتل کر دیا اور اس کے سر کو اس نے ابراہیم بن المہدی کے پاس بھیج دیا۔

مامون کا حسن بن سہل کے نام فرمان

حسن بن سہل اپنی چھاؤنی واقع مبارک میں فروکش تھا۔ کہ اسے مامون کا حکم موصول ہوا۔ کہ تم سبز لباس اختیار کرو۔ اور ہمارے بعد علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد کی ولایت عہد کے لئے بیعت کرو۔ اور بغداد جا کر اس کا محاصرہ کر لو۔ اس حکم کی بجاآوری کے لئے حسن اپنے مقام سے روانہ ہو کر سمر آیا۔ اور حمید بن عبد الحمید کو لکھا کہ تم بغداد جا کر دوسری سمت سے اس کا محاصرہ کر لو۔ اور سبز لباس اختیار کرو۔ حمید نے اس حکم کی بجاآوری کی۔

حمید کے خلاف حسن بن سہل کو شکایات

سعید بن اساجور، ابو البط، غسان بن ابی الفرج محمد بن ابراہیم الافریقی اور حمید کے چند اور سرداروں نے ابراہیم بن المہدی سے اس وعدے پر سازباز کر لیا تھا کہ وہ قصر ابن ہبیرہ کو اس کے لئے فتح کریں گے اور چونکہ ان کے اور حمید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے تعلقات بہت خراب تھے۔ اس وجہ سے اسی کے ساتھ وہ حسن بن سہل سے بھی مراسلت رکھتے تھے اور اسے یہ بتاتے رہتے کہ حمید اندرونی طور پر ابراہیم سے سازش کر رہا ہے۔ اس کے برعکس حمید حسن کو اسی قسم کی شکایت لکھا کرتا تھا۔

حمید کی طلبی حسن نے کئی مرتبہ حمید کو لکھا کہ تم میرے پاس آؤ مگر وہ اس ڈر سے کہ میرے بعد میرے مخالف میری فرودگاہ پر قبضہ کر لیں گے حسن کے پاس نہیں گیا۔ اس پر اس کے مخالفوں کو یہ لکھنے کا موقع مل گیا کہ وہ آپ کے پاس صرف اس وجہ سے نہیں آتا ہے کہ وہ آپ کا مخالف ہو چکا ہے۔ اس نے توقراط اور سورا کے درمیان اور سواد میں جائداد خرید لی ہے۔ جب حسن نے زیادہ اصرار سے حمید کو بلایا تو آخر کار وہ ۵ ربیع الآخر جمعرات کے دن اس کے پاس آنے کے لئے اپنی فرودگاہ سے روانہ ہوا۔

عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد کا قصر ابن ہبیرہ پر قبضہ اس کے جاتے ہی سعید اور اس کے دوستوں نے ابراہیم کو اطلاع دیدی اور درخواست کی کہ آپ عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد کو یہاں بھیجدیں تاکہ ہم قصر اور حمید کی فرودگاہ کو اس کے حوالے کر دیں ابراہیم منگل کے دن بغداد سے مدائن کے ارادے روانہ ہوا تھا۔ اور اس نے کلواذیٰ میں مقام کیا تھا۔ جب اسے یہ خط ملا اس نے عیسیٰ کو اس کے پاس بھیجدیا۔ حمید کے پڑاؤ والوں کو جب اس کی اس پیشقدمی اور اس کے قصر سے ایک فرسخ قریۃ الاعراب پر آکر فروکش ہو جانے کی اطلاع ہوئی انہوں نے بھاگنے کی تیاری کی۔ یہ منگل کے رات کا واقعہ ہے۔ ان کے اس ارادے کے ساتھ ہی سعید، ابو البط اور فضل بن الصباح الکندی الکوفی نے حمید کی فرودگاہ پر اچانک دھاوا کر کے اسے بالکل تاخت و تاراج کر دیا۔ اس لوٹ میں ان کو خود حمید کی روپیہ کی تھیلیاں اور دوسرا سب سامان ہاتھ لگا۔ حمید کا ایک لڑکا اور معاذ بن عبداللہ بچ کر بھاگ گئے۔ بعض نے کوفے کی سمت اختیار کی۔ دوسروں نے نیل کا رخ کیا۔ حمید کا لڑکا اپنے باپ کی باندیوں کو لے کر کوفہ آیا وہاں اس نے بچر کرایہ پر لئے اور پھر شاہراہ سے حسن کی چھاؤنی میں اپنے باپ کے پاس آگیا۔ سعید اور اس کے دوستوں نے قصر ابن ہبیرہ کو عیسیٰ کے حوالے کر دیا۔ عیسیٰ قصر میں داخل ہوا اور منگل کے دن ۱۲ ربیع الآخر کو اس نے قصر کوان سے اپنے قبضہ میں لے لیا۔

حمید کی روانگی کوفہ حسن کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی۔ حمید اس کے پاس تھا۔ اس نے کہا کہ میں پہلے ہی آپ کو اس کی اطلاع کر دی تھی۔ مگر آپ نے میری بات نہ مانی اور اس طرح دھوکہ کھایا یہ کہکر وہ حسن کے پاس کوفہ آیا۔ یہاں اس کا جس قدر روپیہ اور دوسرا سامان واپس آیا تھا، اسے اس نے اپنے قبضے میں لے لیا۔ اور عباس بن موسیٰ بن جعفر العلوی کو کوفے کا والی مقرر کیا اور حکم دیا کہ تم بھی سبز لباس پہنو۔ مامون کی خلافت اور ان کے بعد اپنے بھائی علی بن موسیٰ کی ولی عہدی کے لئے دعوت دو۔ حمید نے ایک لاکھ درہم سے اس کی اعانت کی اور کہا کہ اپنے بھائی کے حق کے لئے لڑو۔ چونکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گونے والے تمہاری بات مانتے ہیں اس لیے تم کو آسانی سے کامیابی ہوگی۔ اور یوں تو میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ مگر رات ہوتے ہی حمید، عباس کو چھوڑ کر کوفے سے چل دیا۔

حکیم الحارثی اور عیسیٰ بن محمد کی جنگ

اس ہنگامے کی اطلاع موصول ہوتے ہی حسن نے حکیم الحارثی کو نیل بھیجا تھا۔ جب عیسیٰ کو جو قصر بن ہبیرہ میں تھا حکیم کے آنے کی اطلاع ہوئی وہ اپنی فوج کو لے کر اس کے مقابلے کے لیے نیل روانہ ہوا۔ سنیچر ۱۴ ربیع الآخر کی رات میں آسمان پر ایک سرخی نمودار ہوئی بعد میں سرخی تو جاتی رہی مگر دو سرخ عمود آخر شب تک بھی آسمان پر باقی رہے۔ سنیچر کے دن صبح عیسیٰ اپنی فوج کو لے کر قصر سے نکل کر نیل کی طرف بڑھا نیل پہنچکر اس نے دشمن پر حملہ کر دیا۔ ابھی جنگ ہو رہی تھی کہ اتنے میں عیسیٰ اور سعید حکیم پر آ پڑے وہ شکست کھا کر بھاگا۔ یہ نیل میں داخل ہو گئے۔

عباس بن موسیٰ کی کارروائی

وہاں ان کو عباس بن موسیٰ بن جعفر العلوی کی کارروائی کی اطلاع ہوئی وہ تو یہ دعوت دے رہا ہے اور بہت سے لوگوں نے تو اس کی دعوت کو قبول کر لیا ہے اور دوسروں نے یہ کہا ہے کہ اگر تم اس وقت مامون کی خلافت اور ان کے بعد اپنے بھائی کی ولایت عہد کے لیے دعوت دیتے ہو تو ہم کو تمہاری کوئی ضرورت نہیں۔ ہاں البتہ اگر تم اسی وقت اپنے بھائی یا اپنے کسی اور خاندان والے یا خود اپنی خلافت کے مدعی ہو۔ تو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ مگر عباس نے یہی کہا کہ میں اس وقت مامون کی خلافت اور ان کے بعد اپنے بھائی کے لیے دعوت دیتا ہوں اس پر جو غالی رافضی تھے ان سب نے اور شیعوں میں سے بھی اکثر نے اس کا ساتھ نہیں دیا۔

معرکہ قنطرہ

عباس یہ ظاہر کرتا تھا کہ حمید میری مدد اور کمک کے لیے آتا ہے۔ اور حسن نے بھی میری مدد کے لیے بہت سے لوگوں کو بھیجا ہے۔ مگر ان میں سے کوئی بھی اس کے پاس نہ آیا سعید اور ابوالبط نیل سے کوفے چلے۔ دیر الاعور پہنچکر انہوں نے وہ راہ اختیار کی جو فریہ شاہی کے پاس ان کو ہرثمہ کی فرودگاہ میں پہنچا دے۔

جب عباس کی جمعیت جمع ہو گئی تو اب یہ لوگ ۲ جمادی الاولیٰ دوشنبے کے دن کوفہ سے دشمن کے مقابلہ کے لیے چلے۔ قنطرہ کے قریب آ کر علی بن محمد بن جعفر العلوی جو مامون کے ولیعہد علی الرضا کا بیٹا مکے میں رہا کرتا تھا اور ابوالسرایا کے بھائی ابوعبداللہ ایک بہت بڑی جماعت کے ساتھ جس میں اس کے چچا کے بیٹے عباس بن موسیٰ بن جعفر اسیر کوفہ نے اس کے ساتھ کیا تھا، دشمن کے مقابلہ کے لیے میدان کارزار میں آئے۔ تھوڑی دیر ان سے لڑے۔ علی اور اس کی فوج کو شکست ہوئی وہ پسپا ہو کر کوفہ چلے آئے سعید اور اس کے ساتھی بڑھ کر حیرہ میں فروکش ہوئے۔ منگل کے دن علی الصباح یہ اپنے حریف سے لڑنے آئے عیسیٰ بن موسیٰ کے مکان کے قریب حریفوں میں جنگ شروع ہوئی۔ اس موقع پر کوفہ میں جو عباسی اور ان کے موالی تھے وہ بھی کوفہ سے نکل کر اپنے حامیوں کے پاس چلے آئے۔ رات تک دونوں فریق خوب لڑے۔ عباسیوں کا شعار یا ابراھیم یا منصور لا طاعۃ للمامون تھا اور وہ سیاہ پوش تھے۔ عباس اور اس کے کوئی سبز پوش تھے،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدھ کے دن اسی مقام پر پھر لڑائی ہونے لگی جس فریق کا جس مقام پر قبضہ ہوتا۔ وہ اسے جلا دیتا۔

اہل کوفہ کا عباس بن موسیٰ سے معاہدۂ امان

یہ دیکھ کر کوفہ کے رؤسا سعید اور اس کے دوستوں کے پاس آئے اور انہوں نے عباس بن موسیٰ بن جعفر اور اس کے طرفداروں کے لئے اس شرط پر کہ وہ کوفہ سے چلے جائیں گے۔ امان کی درخواست کی ان لوگوں نے ان کی درخواست مان لی۔ اس کے بعد یہ لوگ عباس کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ نہایت ادنیٰ درجہ کے عوام اور اراذل تمہارے ساتھ ہیں کوئی ثقہ ہے نہیں۔ اسی کے ساتھ تمہاری وجہ سے مخلوق خدا کو قتل و غارت اور آگ کی جو مصیبت ہو رہی ہے وہ تمہارے سامنے ہے۔ ہم کو تم سے کوئی سروکار نہیں۔ بہتر ہے کہ تم ہمارے ہاں سے چلے جاؤ۔

سعید کی مراجعت حیرہ

عباس نے ان کی بات مان لی۔ اسے یہ بھی خوف ہلاکہ یہ مجھے دشمن کے حوالے کر دیں گے۔ اس لئے وہ اپنے کناسہ کی قیامگاہ سے بھی اسی وقت دوسری جگہ منتقل ہو گیا۔ اس سمجھوتہ کی عباس نے اپنے ساتھیوں کو بھی اطلاع نہیں دی۔ سعید اپنی فوج کو لے کر حیرہ پلٹ آیا۔

عباس بن موسیٰ کی جماعت کی غارتگری

اس کے جانے کے بعد عباس والوں نے سعید اور عیسیٰ بن موسیٰ العباسی کے ان موالیوں اور سپاہیوں پر جو معرکہ میں باقی رہ گئے تھے۔ حملہ کر دیا اور ان کو مار کر خندق تک ڈھکیل دیا۔ انہوں نے عیسیٰ بن موسیٰ کے موضع کوثٰی کر وہاں کے تمام گھروں کا جلا دیا۔ اور جو وہاں متوار ہوا اسے قتل کر دیا۔ عباسیوں اور ان کے موالیوں نے اس واقعہ کی سعید کو خبر کی اور بتایا کہ عباس معاہدۂ امان سے پھر گیا ہے سعید ابوالبط اور ان کے ساتھی عشا کے وقت کوفے آئے۔ جس کسی کو لوٹ مار کرتے دیکھا انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ اور عباس کے طرفداروں کی جس چیز پر ان کی دسترس ہوئی انہوں نے اسے جلا ڈالا۔ اسی طرح قتل کرتے اور جلاتے ہوئے یہ کناسہ آئے۔ ساری رات وہیں بسر کی۔ پھر رؤسائے کوفہ نے ان سے آکر اصل حقیقت بتائی کہ یہ سب عوام کا کیا دھرا ہے۔ عباس اس سے قطعی بری الذمہ ہے۔ وہ ہرگز اپنے کسی وعدے سے نہیں پھرا ہے۔ اس اطمینان دلانے پر سعید وغیرہ وہاں سے چلے آئے۔

کوفہ میں عام معافی کا اعلان

۵ جمادی الاولیٰ جمعرات کے دن صبح کو سعید اور ابوالبط کوفہ میں داخل ہوئے۔ اور انہوں نے سفید پوش اور سیاہ پوش سب کے لئے عام معافی کا اعلان کر دیا۔ اور کسی شخص سے کوئی تعرض بجز بھلائی کے نہیں کیا۔ انہوں نے فضل بن محمد بن الصباح کو جو کوفے کا باشندہ تھا۔ کوفے کا والی مقرر کر دیا۔ ابراہیم نے ان کو لکھا کہ تم واسط کی طرف بڑھو اور سعید کو یہ لکھا کہ چونکہ کندی اپنے شہر والوں سے میل کی وجہ سے ان کی جنبہ داری کرتا ہے۔ اس لئے تم کوفے پر اس کے علاوہ کسی اور کو والی مقرر کر دو۔ سعید نے غسان بن ابی الفرج کو کوفے کا والی مقرر کیا۔ پھر ابوالسرایا کے بھائی ابوعبداللہ کو قتل کر دینے کے بعد اس نے غسان کو ولایت کوفہ سے برطرف کر کے اس کی جگہ اپنے بھتیجے ہول کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں کا والی مقرر کیا۔ یہ حمید بن عبدالحمید کے کوفہ آنے تک کوفہ کا والی رہا۔ اس کے آنے کے بعد ہول کوفہ سے بھاگ گیا۔

عیسیٰ بن محمد اور حسن کی جنگ

ابراہیم بن المہدی نے عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد کو نیل کے راستے واسط جانے کا حکم دیا۔ اور اس نے ابن عائشۃ الہاشمی اور نعیم بن خازم کو حکم دیا کہ وہ دونوں ساتھ ساتھ جائیں۔ یہ دونوں حسب الحکم جوخی کے قریب سے بڑھے۔ یہ جمادی الاولیٰ کا واقعہ ہے۔ سعید ابوالبط اور ازرقی بھی ان دونوں سے آملے ان سب نے واسط کے قریب صیادہ پر پڑاؤ ڈالا اور سب ایک ہی جگہ اکٹھا ہو گئے۔ عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد ان سب کا سپہ سالار تھا۔ اپنے اس پڑاؤ سے یہ سب سردار جنگ کے لئے تیار ہو کر روزانہ حسن اور اس کی سپاہ کے مقابلہ کے لئے واسط آتے۔ مگر اس کی سپاہ میں سے کوئی بھی ان کے مقابلہ پر نہیں نکلتا۔ وہ سب واسط میں قلعہ بند ہو کر پڑے ہوئے تھے۔ آخر کار ایک دن حسن نے اپنی فوج کو حصار سے نکل کر دشمن سے مقابلہ کا حکم دیا۔ سنیچر کے دن ماہ رجب کے ختم ہونے میں چار راتیں باقی تھیں۔ حسن کی فوج واسط سے باہر نکل دشمن سے نبرد آزما ہوئی۔ ظہر کے قریب تک نہایت شدید معرکۂ جدال و قتال گرم رہا۔ مگر اب عیسیٰ اور اس کے ہمراہیوں نے شکست کھائی اور وہ بھاگ کر غربانا اور نیل چلے آئے۔ حسن کی فوجوں نے ان کی فرودگاہ میں جس قدر اسلحہ اور مویشی وغیرہ ان کو ہمدست تھے ان پر قبضہ کر لیا۔

اہل بغداد کو سہل بن سلامہ کی دعوت حق

اس سال ابراہیم بن المہدی نے سہل بن سلامۃ المطوعی کو گرفتار کر کے قید کر دیا۔ اور اسے سزا دی۔

یہ بغداد میں مقیم تھا۔ لوگوں کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دیتا تھا۔ بغداد کے اکثر باشندے اس کے پاس جمع ہو گئے تھے اور وہیں فروکش۔ وہ لوگ جو بالکل اس کے ہم خیال اور ہم رائے تھے۔ اور جو اسی کے مکان میں مقیم تھے وہ ان کے علاوہ تھے۔ مذکورۂ بالا جنگ سے پہلے ہی ابراہیم نے سہل سے لڑنا چاہا تھا۔ مگر پھر وہ کسی مصلحت کی وجہ سے اپنے ارادے سے رک گیا۔ مگر اس جنگ کے بعد جب عیسیٰ اور اس کے ہمراہیوں کو شکست ہوئی تو اس نے سہل کے خلاف کارروائی شروع کی اور جن لوگوں نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل کرنے اور خالق کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت نہ کرنے کی شرط پر اس کی بیعت کی تھی، ان سے اس نے سازش کر لی جو شخص ان شرائط پر اس کی بیعت کر لیتا پھر وہ اپنے دروازے پر اینٹ اور گچ کا ایک برج بناتا اس پر کلام پاک اور اسلحہ لٹکا دیتا تھا۔ رفتہ رفتہ اس کے متبعین بڑھتے بڑھتے بالشام کے قریب تک آ گئے۔ اہل کرخ اور دوسرے تمام لوگ ان کے علاوہ تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ یہ صرف وہ لوگ تھے جن کے مکانات بہم ان کے مکان سے ملے چلے گئے تھے۔

عیسیٰ بن محمد اور سہل بن سلامہ کی جنگ

جب عیسیٰ حسن کے مقابلہ سے شکست کھا کر بغداد آیا تو وہ اس کے بھائی اور کچھ ساتھی سہل بن سلامہ کی طرف بڑھے۔ واقعہ یہ تھا کہ سہل عیسیٰ وغیرہ کی بہت برائیاں کرتا تھا۔ ہمیشہ ان کے نہایت ہی شنیع و قبیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افعال لوگوں کے سامنے بیان کرتا اور صرف فساق کے نام سے ان کو یاد کرتا۔ یہ لوگ کئی دن اس سے لڑتے رہے۔ عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد نے ہی اس سے لڑنے کا بیڑہ اٹھایا تھا۔ یہ جب سہل کی قریب والی گلیوں میں پہونچا تو اس نے ناکے والوں کو کہیں ایک اور کہیں دو ہزار درہم اس شرط پر دیے کہ وہ اس کو راستہ دیدیں۔ انہوں نے اس بات کو مان لیا۔ اس رقم میں سے ان لوگوں کو ایک ایک شخص کے حصے میں ایک ایک درہم دو دو درہم یا اس کے قریب ہی فی کس آئے تھے۔

سہل بن سلامہ کی روپوشی

سنیچر کے دن جبکہ ماہ شعبان کے ختم ہونے میں پانچ راتیں باقی تھیں حملہ آوروں نے ہر سمت سے اسے آگھیرا۔ ناکے والوں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ حملہ آور بڑھتے ہوئے طاہر بن الحسین کی مسجد اور خود اس کے مکان تک جو مسجد کے بالکل متصل ہی تھا پہونچ گئے۔ ان کے وہاں تک آنے کے ساتھ ہی سہل روپوش ہوگیا۔ اس نے ہتھیار اتار دیے۔ حماشاؤں میں مل گیا۔ اور عورتوں میں جا ملا۔ حملہ آور اس کے مکان میں جا گھسے۔ مگر جب وہ نہ ملا تو انہوں نے اس پر خفیہ پولیس متعین کردی۔

سہل بن سلامہ کی گرفتاری

رات کو ان لوگوں نے اسے اس کے مکان کے قریب والی گلی میں پکڑ لیا اور لے اسحٰق بن موسیٰ الہادی کے پاس جو اپنے چچا ابراہیم بن المہدی کے بعد ولی عہد خلافت تھا اور وہی مدینۃ السلام میں موجود تھا۔ لیکر آئے اس نے اس خوت سے مباحثہ اور مکالمہ کیا اسحٰق نے اس کے سامنے اس کے متبعین کو دربار عام میں جمع کرکے اس سے کہا کہ تو نے ہماری حکومت پر عیب زنی کی اور لوگوں کو ہمارے خلاف بھڑکایا۔ سہل نے کہا میں نے بنی عباس سے بغاوت نہیں کی بلکہ میری دعوت انھیں کے لئے تھی۔ البتہ میں نے لوگوں کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دی ہے اور آج بھی میں اس دعوت پر قایم ہوں مگر بنی عباس نے اس کی بات نہ مانی اور کہا کہ تم سب کے سامنے علی الاعلان اس بات کو کہو کہ جو دعوت میں تم کو دے رہا ہوں وہ بالکل باطل ہے۔

سہل بن سلامہ کی اسیری

اس غرض کے لئے یہ لوگوں کے سامنے لایا گیا۔ مگر اس نے کہا کہ میں تم کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دیتا رہا ہوں اور اب بھی میں تم کو اسی کی دعوت دیتا ہوں۔ جب اس نے لوگوں کے سامنے یہ تقریر کی تو عباسیوں نے اس کی ناک اور منہ پر تھپڑ مارے۔ سہل نے اس موقع پر کہا اے حربیہ والو تمہاری وجہ سے اس مغرور کو اس قدر جسارت ہوئی ہے۔ اسے پکڑ کر پھر اسحٰق کے پاس لائے اسحٰق نے اسے قید کر دیا۔ یہ اتوار کے دن کا واقعہ ہے۔ دوشنبہ کی رات کو اسے ابراہیم کے پاس مدائن لے گئے۔ یہاں ابراہیم نے اس سے وہ سوال کیسا جو اسحٰق نے کیا تھا۔ اور سہل نے بھی وہی جواب دیا جو اس نے اسحٰق کو دیا تھا۔

محمد الرواعی کا قتل

اس سے پہلے عباسیوں نے سہل کے ایک پیرو محمد الرواعی کو گرفتار کر لیا تھا، ابراہیم نے اسے خوب پٹوایا اس کی داڑھی نچوا کر اسے بیڑیاں پہنائیں۔ اور قید کر دیا تھا جب سہل گرفتار ہوا تو اسے بھی انہوں نے قید کر دیا اور کہدیا کہ ہم نے تو اسے عیسیٰ کے حوالے کر دیا تھا۔ عیسیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اسے قتل کر دیا۔ یہ خبر اس وجہ سے شائع کی گئی کہ ان کو خوف تھا کہ اگر لوگوں کو اس کے مقام کا پتہ چل گیا تو وہ اسے چھڑا لے جائیں گے۔ سہل کے خروج سے گرفتاری اور قید تک بارہ ماہ گزرے تھے۔ اس سال مامون عراق آنے کے لئے مرو سے روانہ ہوئے۔

فضل بن سہل کے خلاف علی الرضا کی شکایت

بیان کیا گیا ہے کہ علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد العلوی نے مامون کو اس فتنہ و فساد اور جنگ و جدال سے مطلع کیا جس میں کہ سب لوگ ان کے بھائی امین کے قتل کے بعد سے اب تک مبتلا تھے اور یہ بھی کہا کہ فضل بن سہل نے کبھی آپ کو ملک کے اصلی حالات سے اطلاع نہیں دی بلکہ ہمیشہ ان کو آپ سے چھپایا ہے۔ خود آپ کے خاندان والے بعض باتوں کی وجہ سے آپ سے ناراض ہیں، اور آپ کے متعلق کہتے ہیں کہ آپ مسحور اور مجنون ہو گئے ہیں۔ آپ کی اس بے خبری کو دیکھ کر انہوں نے آپ کے چچا ابراہیم بن المہدی کو اپنا خلیفہ مقرر کر لیا ہے۔ مامون نے کہا جہاں تک مجھے معلوم ہے انہوں نے ابراہیم کو خلیفہ نہیں بلکہ حکومت چلانے اور انتظام قایم رکھنے کے لئے محض اپنا امیر بنا لیا ہے۔ فضل نے مجھ سے یہی بات کہی ہے۔ علی الرضا نے کہا کہ فضل آپ سے جھوٹ بول رہا ہے۔ اور اس نے آپ کو دھوکہ دیا ہے۔ ابراہیم اور حسن بن سہل کے درمیان عرصہ سے لڑائی جاری ہے اور وہ لوگ آپ سے اسی وجہ سے ناراض ہیں کہ آپ نے فضل اور اس کے بھائی کو اتنا رسوخ اور معاملات سلطنت میں اتنا دخل کیوں دے رکھا ہے۔ نیز مجھ سے جو آپ کے خاص تعلقات ہیں اور آپ نے اپنے بعد مجھے اپنا ولی عہد بنایا ہے یہ بات بھی ان کو سخت ناگوار ہے۔

علی الرضا کی شکایت کی تصدیق

مامون نے پوچھا میرے ہاں کے کن کن لوگوں کو ان واقعات کا علم ہے۔ انہوں نے کہا یحییٰ بن معاذ۔ عبدالعزیز بن عمران اور چند اور فوجی امراء ان حالات سے واقف ہیں۔ مامون نے کہا۔ آپ ان کو میرے پاس لے آئیں تاکہ میں ان سے وہ واقعات جو آپ نے بیان کئے ہیں، دریافت کروں علی الرضا نے یحییٰ بن معاذ عبدالعزیز بن عمران۔ موسیٰ۔ علی بن ابی سعید فضل کا بھائی اور خلف المصری کو مامون کی خدمت میں پیش کیا۔ مامون نے ان سے علی الرضا کے بیان کی تصدیق چاہی انہوں نے کہا کہ جب تک ہم سے یہ وعدہ نہ کیا جائے کہ ہمیں اپنے بیان کی وجہ سے فضل کے ہاتھوں کوئی گزند نہیں پہونچے گا ہم ایک لفظ نہیں کہہ سکتے۔ مامون نے اس بات کا اقرار کیا اور ہر شخص کو اپنے ہاتھ سے وعدۂ امان لکھ کر دیدیا۔ تب انہوں نے ان تمام فتنوں سے جو ملک میں برپا تھے، ان کو پوری طرح مطلع کیا اور بتایا کہ اس وجہ سے آپ کے خاندان والے، موالی اور دوسرے امراء آپ سے ناراض ہیں

مامون کو حقیقت حال کا علم

ان لوگوں نے مامون کو بتایا کہ کس طرح فضل نے ہرثمہ کی جھوٹی بے بنیاد شکایت کر کے اسے نقصان پہونچایا اور ہرثمہ تو اصل میں آپ کو آپ کی بھلائی کے لئے مخلصانہ مشورہ دینے آیا تھا۔ اب اگر آپ نے ان حالات کا فوراً تدارک نہیں کیا تو یہ خلافت نہ صرف آپ کے ہاتھ سے نکل جائے گی بلکہ آپ کے خاندان ہی سے نکل جائے گی۔ فضل نے ہرثمہ کی شکایت ہی پر اکتفا نہیں کی بلکہ اسے خفیہ طور پر قتل کرا دیا۔ حالانکہ اس کا مقصد آپ کی بھلائی اور خیر خواہی تھی۔ اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ طاہر بن حسین نے آپ کے لئے جو بیش بہا خدمات انجام دی ہیں وہ سب پر ظاہر ہیں جو فتوح اس نے کیے اور جس طرح اس خلافت کو بالکل قابو میں کر کے وہ آپ کے پاس لے آیا ہے سب جانتے ہیں۔ مگر جب تمام معاملات درست ہو گئے تو اسے خلافت کے معاملات سے بالکل علیحدہ کر کے الگ تھلگ رقہ کے ایک گوشہ میں ڈال دیا گیا روپیہ اسے نہیں بھیجا گیا جس کی وجہ سے اس کی شوکت و طاقت کمزور ہو گئی خود اس کی سپاہ اس کے تابع فرمان نہیں رہی۔ اگر وہ بغداد میں آپ کی خلافت کے استحکام و استقامہ کے لئے ہوتا تو وہ تمام ملک کو ہموار کر لیتا۔ اور کسی شخص کو اس کے خلاف ایسی جرات نہ ہوتی جیسی کہ اب حسن بن سہل کے خلاف لوگوں کو ہو گئی ہے۔ تمام عالم میں ہر طرف ہنگامہ ہی ہنگامہ برپا ہے۔ محمد کے قتل کے بعد سے طاہر بن الحسین کو رقہ میں متعین کر کے اسے کئی سال سے بالکل بھلا ہی دیا گیا ہے۔ جو لڑائیاں اب ہو رہی ہیں ان میں کسی میں بھی اس سے کوئی مدد نہیں لی گئی ہے۔ حالانکہ جو اس سے کہیں ادنیٰ درجہ کے لوگ تھے ان کو شریک کیا گیا۔

امراء پر فضل بن سہل کا عتاب

ان لوگوں نے مامون سے یہ بھی درخواست کی کہ آپ بغداد چلیں۔ کیونکہ بنی ہاشم، موالی، امراء اور سپاہ جب آپ کی شان و شوکت کو دیکھیں گے وہ فوراً ٹھنڈے پڑ جائیں گے۔ اور آپ کی طاعت کے لئے سر تسلیم خم کریں گے جب ان سب باتوں کی مامون کو تحقیق ہو گئی، انہوں نے بغداد کے کوچ کا حکم دیدیا۔ فضل کو اس ملاقات کی کچھ خبر ہو گئی۔ اس نے ان لوگوں کی خوب خبر لی۔ بعضوں کو کوڑوں سے پٹوایا۔ بعض کو قید کر دیا۔ اور بعض کی داڑھی نچوائی۔ علی الرضا نے دوبارہ مامون سے ان کا واقعہ بیان کیا۔ اور کہا کہ آپ نے ان کو امان دی تھی۔ مامون نے کہا میں اس کا تدارک کر دوں گا۔

فضل بن سہل کا قتل

جب مرو سے چل کر مامون سرخس آ گئے تو چند آدمیوں نے فضل بن سہل پر جبکہ وہ حمام میں تھا حملہ کر دیا۔ اور تلواروں سے مار کر اس کا کام تمام کر دیا یہ جمعہ ۲ شعبان ۲۰۲ھ کا واقعہ ہے۔ قاتل گرفتار کر لئے گئے یہ چار آدمی غالب المسعودی الاسود، قسطنطین الرومی فرج الدیلمی اور موفق الصقلبی خود مامون کے خدمت گار تھے۔ قتل کے وقت فضل کی عمر ساٹھ سال تھی۔ قاتل بھاگے۔ مامون نے ان کی گرفتاری کا حکم دیا اور دس ہزار دینار ان کے پکڑنے والے کا انعام مقرر کیا۔ عباس بن الہیثم بن برز جمہر الدینوری ان کو گرفتار کر کے مامون کے پاس لایا۔ قاتلوں نے مامون سے کہا کہ آپ ہی نے ہمیں اس کے قتل کا حکم دیا تھا۔ مامون نے ان کے قتل کا حکم دیدیا۔ اور ان کی گردنیں ماردی گئیں۔

فضل بن سہل کے قاتلوں کی گرفتاری و قتل

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ فضل کے قاتل جب گرفتار کر کے لائے گئے اور مامون نے ان سے پوچھا کہ تم نے یہ کیوں کیا تو ان میں سے کسی نے یہ کہا کہ فضل کے بھانجے علی بن ابی سعید نے ہمیں مقرر کیا تھا اور دوسروں نے اس سے انکار کیا۔ مامون کے حکم سے ان کو قتل کر دیا گیا۔ پھر مامون نے عبد العزیز بن عمران، علی، موسیٰ اور خلف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بلا کر ان سے پوچھا۔ انہوں نے اس واقعے سے اپنی قطعی برات اور بے خبری ظاہر کی۔ مگر مامون نے ان کے انکار کو تسلیم نہیں کیا۔ اور ان کو بھی قتل کرا کے ان کے سر حسن بن سہل کے پاس واسط بھیجد یئے۔ اور اسے لکھا کہ فضل کے قتل کی وجہ سے میں ایک بڑی مصیبت میں پڑ گیا ہوں۔ میں نے اب تم کو فضل کی جگہ مقرر کر دیا ہے۔ مامون کا یہ خط حسن کو رمضان میں موصول ہوا۔ حسن اور اس کی فوج بدستور غلہ آنے اور خراج وصول ہونے تک واسط میں قیام پذیر رہی۔

المطلب بن عبداللہ کی مامون کی بیعت کی دعوت

عید الفطر کے دن مامون سرخس سے عراق چلے۔ اسوقت ابراہیم بن المہدی مدائن میں تھا اور عیسیٰ۔ ابوالبط اور سعید نیل اور طرنایا میں فروکش تھے۔ اور یہ روزانہ صبح و شام اس سے لڑا کرتے تھے۔ المطلب بن عبداللہ بن مالک بن عبداللہ مدائن سے بغداد آ گیا تھا۔ مگر اس نے بہانہ کر دیا کہ میں علیل ہوں اور اسی وجہ سے اس نے لڑائی میں کوئی حصہ نہیں لیا تھا۔ اب اس نے خفیہ طور پر مامون کے لیے دعوت دینا شروع کی اور لوگوں کو بتایا کہ منصور بن المہدی عراق میں مامون کا نائب ہے۔ آپ ابراہیم کی خلافت سے علیحدہ ہو جائیں منصور خزیمہ بن خازم اور سمت شرقی کے بہت سے امرا نے اس کی دعوت کو قبول کیا۔ اس نے حمید اور علی بن ہشام کو لکھا کہ تم بغداد آؤ۔ حمید نہر صرصر پر آ کر فروکش ہوا اور علی النہروان پر۔

المطلب بن عبداللہ کا ابراہیم سے ملاقات کرنے سے انکار

جب ابراہیم کو اس تحریک کی تحقیق خبر ہوئی وہ مدائن سے بغداد آنے کے لیے روانہ ہوا اور سنیچر کے دن ۱۴ صفر کو زندورد آ کر فروکش ہوا اور اس نے المطلب منصور اور خزیمہ کو اپنے پاس بلا بھیجا۔ انہوں نے اسے ٹال دیا۔ اور نہ گئے۔ اب ابراہیم نے عیسیٰ بن محمد بن خالد اور اس کے بھائی کو ان کے پاس بھیجا ان میں سے منصور اور خزیمہ نے تو اپنے آپ کو ان کے حوالے کر دیا۔ مگر المطلب کے موالیوں اور جمعیت والوں نے اس کے مکان کی مدافعت کی اور لڑے مگر اب کثیر التعداد حملہ آور ان پر چڑھ آئے ابراہیم نے منادی کرا دی کہ جو لوٹ میں شریک ہونا چاہے وہ المطلب کے گھر آ جائے۔ ظہر کے وقت ہزار ہا آدمی اس کے گھر پہنچ گئے اور جو کچھ وہاں تھا اس سب کو لوٹ لیا۔ اس کے مکان کے علاوہ ان لوگوں نے اس کے خاندان والوں کے تمام مکانات بھی لوٹ لئے۔ اسے تلاش کیا، مگر وہ نہ ملا۔ یہ واقعہ منگل کے دن جبکہ ماہ صفر کے ختم ہونے میں تیرہ راتیں باقی تھیں پیش آیا۔

حمید کا مدائن پر قبضہ

جب حمید اور علی بن ہشام کو اس واقعہ کی خبر ہوئی حمید نے اپنے ایک سردار کو روانہ کیا اس نے مدائن پر قبضہ کر لیا اور پل کو توڑ ڈالا۔ اور پھر وہ مدائن ہی میں فروکش ہو گیا۔ علی بن ہشام نے اپنے ایک سردار کو بھیجا وہ مدائن میں فروکش ہو کر نہر دیالی آیا۔ اسے اس نے توڑ دیا اب یہ سب مدائن میں مقیم ہو گئے پھر اپنی اس کارروائی پر جو ابراہیم نے المطلب کے ساتھ کی اسے ندامت ہوئی اور المطلب اس کے ہاتھ کبھی نہیں آیا۔

مامون کی بوران سے شادی

اس سال مامون نے حسن بن سہل کی بیٹی بوران سے شادی کی۔ نیز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اپنی بیٹی ام حبیب کی شادی علی الرضا سے اور دوسری بیٹی ام الفضل کی شادی محمد بن علی بن موسیٰ سے کی ہے۔

امیر حج ابراہیم بن محمد

اس سال ابراہیم بن محمد بن جعفر بن محمد کی امارت میں حج ہوا۔ اس نے مامون کے بعد اپنے بھائی کی ولایت عہد کے لئے دعوت دی۔ حسن بن سہل نے عیسیٰ بن یزید الجلودی کو جو بصرے میں تھا۔ حکم بھیجا تھا کہ اس سال وہ حج میں شریک ہو۔ چنانچہ یہ اپنی جمعیت کے ساتھ مکہ آیا۔ اور حج میں شریک ہوا اور پھر اپنے مستقر واپس آ گیا۔ چونکہ حمدویہ بن علی بن عیسیٰ بن ماہان نے یمن پر قبضہ کر کے اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا تھا، اس لئے حج کر کے ابراہیم بن موسیٰ کے سے یمن چلا گیا

۲۰۳ھ کے واقعات

علی الرضا کی وفات

سرخس سے روانہ ہو کر مامون طوس آئے یہاں آ کر اپنے باپ کی قبر پر چند روز قیام پذیر ہوئے۔ علی الرضا نے انگور کھائے جس سے ان کو ہیضہ ہوا۔ اور دفعۃً ان کا انتقال ہو گیا۔ یہ آخر ماہ صفر کا واقعہ ہے۔ مامون کے حکم سے وہ رشید کے قریب ہی دفن کئے گئے مامون نے ربیع الاول میں حسن بن سہل کو ان کی موت کی اطلاع دی اور اپنے انتہائی رنج و غم کا اظہار کیا۔

اہل بغداد کو علی الرضا کے انتقال کی اطلاع

مامون نے بنی العباس موالیوں اور اہل بغداد کو بھی علی الرضا کی موت کی اطلاع دی اور لکھا کہ آپ حضرات صرف ان کی ولی عہدی سے ناراض تھے۔ اب ان کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ میری اطاعت و فرمانبرداری کریں۔ اس کے جواب میں انہوں نے مامون اور حسن کو ایسے سخت خطوط لکھے جو کسی کو نہ لکھے جائیں۔ مامون نے علی الرضا کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مامون کی طوس سے روانگی

اس سال وہ طوس سے بغداد آنے کے لئے روانہ ہو کر جب رے آئے تو یہاں انہوں نے اس رقم میں سے جو رے سے بارگاہ خلافت کے لئے سالانہ مقرر تھی، بیس لاکھ درہم کم کر دیے۔

حسن بن سہل کی دیوانگی

اس سال حسن بن سہل مرض سودا میں مبتلا ہوا اور مرض نے اس قدر شدت اختیار کی کہ اس سے وہ بالکل دیوانہ ہو گیا۔ آخر کار زنجیروں میں باندھ کر ایک کوٹھری میں اسے بند کر دیا گیا۔ اس کے عہدیداروں نے مامون کو اس کے ان حالات سے مطلع کیا۔ مامون نے جواب دیا کہ دینار بن عبداللہ اس کے بجائے چھاؤنی کا سپہ سالار مقرر کیا جاتا ہے۔ اور میں خود بہت جلد وہاں آتا ہوں۔

عیسیٰ، حسن اور حمید کا خفیہ معاہدہ

اس سال ابراہیم بن المہدی نے عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد کو پکڑ کر قید کر دیا۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد، حمید اور حسن سے محمد بن محمد المعبدی الہاشمی کے ذریعہ اندرونی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طور پر مراسلت کرتا تھا۔ اور ظاہر میں ابراہیم کا مطیع اور مخلص بنا ہوا تھا۔ مگر نہ وہ حمید سے لڑتا تھا اور نہ وہ اس کی کسی بات یا کام میں تعرض کرتا تھا۔ جب کبھی ابراہیم اس سے کہتا کہ حمید سے لڑنے جاؤ۔ وہ کبھی یہ بہانہ بنا دیتا کہ فوج اپنی معاش کا مطالبہ کر رہی ہے۔ اور کبھی کہہ دیتا کہ غلہ آجائے تو جاؤں۔ یہ اسی طرح کے حیلے بہانے کرتا رہا۔ البتہ جب اس کے اور حسن اور حمید کے درمیان اس کے اطمینان کے مطابق خفیہ قرارداد ہو گئی۔ تو وہ یہ اقرار کر کے کہ میں ابراہیم بن المہدی کو جمعہ کے دن جو شوال کا آخری دن ہوگا ان کے حوالے کر دوں گا ان سے مل کر چلا آیا۔

عیسیٰ بن محمد کی سازش کا انکشاف

اس سازش کی اطلاع ابراہیم کو بھی ہو گئی۔ جمعرات کے دن عیسیٰ باب الجسر آیا۔ اور اس نے لوگوں سے کہا کہ میں نے حمید سے صلح کر لی ہے اور اقرار کیا ہے کہ میں اس کے معاملہ میں دخل نہ دوں گا اور اس نے بھی یہ اقرار کیا ہے کہ وہ میرے کسی معاملہ میں دخل نہ دے گا۔

اب اس نے باب الجسر اور باب الشام پر خندق بنوائی۔ ان واقعات کی ابراہیم کو اطلاع ہوئی اس سے پہلے عیسیٰ نے ابراہیم سے کہا تھا کہ شہر میں جمعہ کی نماز آپ ہی پڑھائیں اس نے اس کا اقرار کر لیا تھا۔ مگر جب اسے معلوم ہوا کہ عیسیٰ نے اس کے متعلق ایسا خیال ظاہر کیا ہے اور وہ تو اسے گرفتار کر لینا چاہتا ہے، ابراہیم ہوشیار ہو گیا اور جمعہ کی نماز کے لئے نہیں گیا۔

عیسیٰ بن محمد کی گرفتاری

بیان کیا گیا ہے کہ خود عیسیٰ کے بھائی ہارون نے ابراہیم کو عیسیٰ کے ارادوں اور منصوبوں کی اطلاع دی تھی۔ اس اطلاع کے بعد ابراہیم نے عیسیٰ کو اپنے پاس بلا بھیجا تاکہ بعض معاملات میں اس سے گفتگو کرے۔ مگر اس نے نہ آنے کا کوئی بہانہ بنا دیا۔ اور نہ آیا۔ ابراہیم نے مسلسل کئی آدمی اس کے بلانے کے لئے بھیجے۔ آخر کار مجبور ہو کر اسے آنا پڑا اور وہ ابراہیم سے ملنے اس کے رصافہ کے قصر آیا۔ اس کے پاس پہونچتے ہی تمام لوگ مجلس سے اٹھا دیئے گئے اور صرف ابراہیم اور عیسیٰ وہاں رہ گئے ابراہیم نے اس پر اپنا عتاب شروع کیا۔ عیسیٰ معذرت کرنے لگا کہ جس وجہ سے آپ مجھ پر عتاب کر رہے ہیں یہ بالکل بے بنیاد ہے۔ ابراہیم کوئی الزام اس پر لگاتا وہ اس کی تردید کر دیتا۔ مگر جب بعض باتوں کا اس نے اس سے اقرار ہی کرا لیا تو اب اس کے حکم سے عیسیٰ کو پیٹا گیا۔ پھر اسے قید کر دیا گیا۔ ابراہیم نے اس کی جمعیت کے چند سرداروں کو بھی پکڑ لیا۔ اور قید کر دیا۔ اس نے اپنے آدمی عیسیٰ کے مکان میں بھیجدیئے وہاں سے اس کی ایک ام ولد اور چند بالکل صغیر سن بچے گرفتار کر کے لائے گئے۔ ان کو بھی ابراہیم نے قید کر دیا۔ یہ اس جمعرات کا واقعہ ہے جبکہ ماہ شوال کے ختم ہونے میں صرف ایک رات باقی تھی۔

عباس کا ابراہیم کے کارکن پر حملہ

ابراہیم نے عیسیٰ کے نائب عباس کی تلاش کی مگر وہ روپوش ہو گیا۔ جب عیسیٰ کی گرفتاری کی اطلاع اس کے خاندان والوں اور دوستوں کو ہوئی وہ مشورہ کے لئے ایک دوسرے سے جا کر ملے۔ اس کے خاندان والوں اور بھائیوں نے عوام کو ابراہیم کے خلاف بھڑکایا اور اب وہ عیسیٰ کے خلیفہ عباس کی قیادت میں ابراہیم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مقابلہ کے لئے اکٹھا ہوئے۔ انہوں نے ابراہیم کے کارکن پر جو جسر پر متعین تھا، حملہ کر کے اسے اس کے مقام سے نکال دیا۔ اس نے جا کر ابراہیم کو اس یورش کی اطلاع دی۔ ابراہیم نے حکم دیا کہ پل توڑ دیا جائے۔ بلوائیوں نے ان تمام عہدہ داروں کو جو ابراہیم کی طرف سے کرخ وغیرہ میں متعین تھے۔ وہاں سے نکال دیا۔ اب چور اُچکے بدمعاش پھر علانیہ طور پر نمودار ہوئے۔ اور اب وہ پولیس کی چوکیوں پر بیٹھ گئے۔

عباس کی حمید کو حوالگی بغداد کی دعوت

عباس نے حمید کو لکھا کہ آپ آئیے میں بغداد آپ کو دیئے دیتا ہوں۔ دوسرے دن جمعہ تھا۔ اس ہنگامے کی وجہ سے شہر کی مسجد جامع میں بغیر خطبہ کے موذن نے ظہر کے چار فرض پڑھا دیئے۔ جمعہ کی نماز نہ ہو سکی۔ اس سال اہل بغداد نے ابراہیم بن المہدی کو خلافت سے علیحدہ کر کے مامون کی خلافت کے لئے دعوت دی۔

اہل بغداد کا عباس کے نام مشروط دعوت نامہ

حمید کو اہل بغداد کا دعوت نامہ ملا۔ اس میں یہ بھی شرط تھی کہ وہ ہر شخص کو پچاس درہم دے۔ اس نے اسے منظور کیا اور اتوار کے دن کوفے کے راستے بڑھ کر نہر صرصر پر فروکش ہوا۔ یہاں دوسرے دن دوشنبہ کی صبح کو عباس اور بغداد کے امرا اس کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حمید نے ان سے وعدے کئے گئے ان کو امیدیں دلائیں۔ انہوں نے اس کی بات پر اعتماد کیا۔

حمید کو اہل بغداد کی مشروط پیشکش

حمید نے وعدہ کیا کہ اگر آئندہ جمعہ کی نماز میں تم ابراہیم کو خلافت سے علیحدہ کر کے مامون کے لئے دعوت دو تو سنیچر کے دن یا سہ یہ میں تم کو عطا تقسیم کر دوں گا۔ انہوں نے یہ بات مان لی۔ ابراہیم کو اس کی اطلاع ہوئی اس نے عیسیٰ اور اس کے بھائیوں کو قید سے اپنے پاس بلایا اور کہا کہ میں تم کو رہائی دیتا ہوں تم اپنے مکان جاؤ اور اپنی سمت سے میرے لئے دشمن کی مدافعت کرو۔ مگر اس نے نہ مانا جمعہ کے دن عباس نے محمد بن ابی خالد الفقیہ کو بلا بھیجا۔ اس نے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ اور مامون کے لئے دعا مانگی۔

بغدادی فوج میں عطا کی تقسیم

سنیچر کے دن حمید یا سہ یہ آیا۔ وہاں اس نے اہل بغداد کی فوج کا معائنہ کیا۔ اور جب اس نے ہر شخص کو پچاس پچاس درہم دیئے انہوں نے کہا ان پچاس میں سے دس دس کم کر کے آپ ہمیں چالیس دیں۔ کیونکہ اس عدد کو ہم اس وجہ سے منحوس خیال کرتے ہیں کہ علی بن ہشام نے ہمیں پچاس پچاس دیئے تھے۔ مگر پھر اس نے ہمارے ساتھ بدعہدی کی اور ہماری معاش بند کر دی۔ حمید نے کہا میں بجائے دس کم کرنے کے دس کا اضافہ کر کے ہر شخص کو ساٹھ دیئے دیتا ہوں۔

عیسیٰ بن محمد کی رہائی

اس کی اطلاع ابراہیم کو ہوئی اس نے عیسیٰ کو طلب کر کے اس سے درخواست کی کہ تم میری حمایت میں حمید سے لڑو۔ اس مرتبہ اس نے اسے منظور کر لیا۔ ابراہیم نے اسے رہا کر دیا۔ اور اس سے چند آدمیوں کی ضمانت لے لی۔ عیسیٰ نے فوج سے کہا کہ ہم بھی تم کو اسی قدر دیئے دیتے ہیں۔ جو تم کو حمید نے دیا ہے۔ تم ہمارے ساتھ ہو جاؤ۔ فوج نے انکار کر دیا۔ دوشنبہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دن عیسیٰ اپنے بھائی بندوں اور سمت شرقی کے سرداروں کے ساتھ دجلے کو عبور کر کے ان کے پاس آیا اور اس نے سمت غربی والوں سے کہا کہ جو عطا حمید نے تم کو دی ہے ہم اس سے زیادہ دینے کے لئے آمادہ ہیں۔ انہوں نے عیسیٰ اور اس کے ہمراہیوں کو خوب گالیاں دیں اور کہا کہ ہم ابراہیم کو نہیں چاہتے۔

عیسیٰ بن محمد اور حمید کی فوج میں جھڑپ

عیسیٰ اور اس کے ہمراہیوں نے شہر کے اندر آ کر دروازے بند کر لئے اور فصیل پر چڑھ کر وہ ان لوگوں سے کچھ دیر تک لڑتے رہے مگر جب ان کو ایک جماعت کثیر نے آ لیا تو وہ مقابلہ سے پلٹ کر باب خراسان آئے اور کشتیوں میں سوار ہو گئے۔

عیسیٰ بن محمد کی گرفتاری

صرف عیسیٰ ان کو چھوڑ کر پلٹ آیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ دشمن سے لڑنے کے لئے جا رہا ہے۔ مگر پھر اس نے کچھ ایسی تدبیر کی کہ وہ خود بخود دشمن کے ہاتھوں میں قیدی کی طرح پڑ گیا۔ خود اسی کے سردار نے اس کو گرفتار کر لیا اور وہ اسے اس کے مکان لے آیا۔ باقی ابراہیم کے پاس چلے گئے اور انہوں نے یہ سارا واقعہ ابراہیم کو سنایا۔ اس سے وہ نہایت سخت رنجیدہ ہوا۔ المطلب بن عبداللہ بن مالک پہلے ہی ابراہیم کا ساتھ چھوڑ کر روپوش ہو چکا تھا جب حمید آیا تو وہ دریا کو عبور کر کے اس کے پاس جانے لگا مگر سعید نے اسے گرفتار کر کے ابراہیم کے پاس پیش کر دیا۔ ابراہیم نے تین یا چار دن اسے قید رکھا۔ پھر یکم ذی الحجہ دوشنبہ کی رات اسے چھوڑ دیا اس سال ابراہیم بن المہدی حمید بن عبدالمجید سے جنگ شروع ہو جانے سے اور سہل بن سلامہ کو اپنی قید سے رہا کرنے کے بعد روپوش ہو گیا۔

سہل بن سلامہ کی رہائی

سہل بن سلامہ کے متعلق لوگوں کا بیان تھا کہ وہ قتل ہو چکا ہے۔ حالانکہ وہ ابراہیم کے پاس قید تھا۔ حمید کے بغداد میں داخلہ کے بعد ابراہیم نے سہل بن سلامہ کو قید سے نکالا۔ اس نے حسب عادت مسجد رصافہ میں اپنی دعوت شروع کی۔ رات کے وقت اسے پھر قید کر دیا جاتا چند دن یوں ہی گزرے۔ اس کے بعد اس کے سابقہ ہمراہی اس کی معیت کے لئے آئے۔ مگر اس نے ان سے کہا کہ ابھی تم اپنے گھروں میں جا کر بیٹھو۔ میں ابراہیم سے ملتا ہوں۔ چنانچہ یکم ذی الحجہ دوشنبہ کی رات اس نے سہل کو چھوڑ دیا۔ وہ چلا گیا اور روپوش ہو گیا۔

ابراہیم بن مہدی اور حمید کی جنگ

جب ابراہیم کے امرا اور فوج نے دیکھا کہ حمید عبداللہ بن مالک کی چکیوں میں آ کر روپوش ہوا ہے۔ ان میں سے اکثر اس سے جا ملے اور انہوں نے مدائن پر اس کے لئے قبضہ کر لیا۔ جب ابراہیم نے یہ رنگ ڈھنگ دیکھا اس نے اپنی تمام جمعیت کو دشمن کے مقابلہ پر بڑھایا۔ نہر دیالی کے پل پر فریقین میں خوب لڑائی ہوئی۔ حمید نے ان کو شکست دی وہ پل کو عبور کر کے بھاگنے لگے۔ حمید کی فوج نے ان کا تعاقب کیا۔ اور ان کو بغداد کے گھروں میں گھس جانے پر مجبور کر دیا۔ یہ جمعرات ختم ماہ ذیقعدہ کا واقعہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بقرعید کے دن ابراہیم نے قاضی کو حکم دیا کہ وہ عیسا بار میں نماز عید پڑھائے۔ چنانچہ قاضی کی امامت میں لوگوں نے عید کی نماز پڑھی اور پھر اپنے گھروں کو واپس آئے۔

ابراہیم بن مہدی کی روپوشی

فضل بن الربیع جو روپوش ہو گیا تھا وہ بھی حمید سے جا ملا اسی طرح علی بن رابطہ بھی حمید کے پڑاؤ میں چلا گیا۔ ہاشمی اور دوسرے فوجی امرا ایک ایک کر کے حمید کے پاس جانے لگے۔ یہ صورت حال محسوس کر کے ابراہیم کی ہمت پست ہو گئی اور اب کوئی تدبیر اسے سجھائی نہیں دیتی تھی۔ المطلب نے حمید سے سازش کر لی تھی کہ میں بغداد کی سمت شرقی پر تمہارے لئے قبضہ کئے لیتا ہوں۔ ابوالبط، عبدویہ اور ان کے چند اور ساتھی سرداروں نے علی بن ہشام سے یہ وعدہ کیا کہ ہم ابراہیم کو پکڑ کر تمہارے حوالے کئے دیتے ہیں۔ جب ابراہیم کو ان تمام حالات کا علم ہوا اور معلوم ہوا کہ یہ سب غداروں اور خائنوں ہیں اور انہوں نے ہر طرف سے اسے گھیر لیا ہے وہ دن بھر ان کی مدارات کرتا رہا۔ رات ہوتے ہی وہ روپوش ہو گیا۔ یہ بدھ کی رات کا جبکہ ذی الحجہ ۲۰۳ھ کے ختم ہونے میں تیرہ راتیں باقی تھیں۔ واقعہ ہے۔

ابراہیم بن مہدی کی تلاش

المطلب نے حمید کو لکھا کہ میں نے اور میری جمعیت نے ابراہیم کے مکان کو ہر طرف سے گھیر لیا ہے اگر تم اسے گرفتار کرنا چاہتے ہو تو آؤ۔ ابن اساجور اور اس کے ہمراہیوں نے علی بن ہشام کو اسی قسم کی اطلاع دی۔ حمید اطلاع پاتے ہی چل پڑا۔ یہ عبداللہ کی چکیوں میں فروکش تھا۔ وہاں سے باب الجسر آیا۔ دوسری طرف سے علی بن ہشام نہر میں آ کر فروکش ہو گیا۔ اور یہاں سے مسجد کوثر پر بڑھ آیا۔ ابن اساجور اپنے ہمراہیوں کے ساتھ اس کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ اور المطلب نے باب الجسر آ کر حمید کا استقبال کیا۔ اور وہیں اس سے ملاقات کی۔ حمید نے اسے تقرب دیا جس سلوک کے وعدے گئے اور کہا کہ میں تمہاری کارگزاری کی اطلاع مامون کو کروں گا۔ اب یہ سب مل کر ابراہیم کے مکان آئے اسے تلاش کیا مگر وہ وہاں نہ ملا۔ مامون کے بغداد آنے تک ابراہیم برابر روپوش رہا۔ ان کے آنے کے بعد پھر اس کے ساتھ جو معاملہ ہوا اسے سب ہی جانتے ہیں۔

سہل بن سلامہ کی عزت و توقیر

سہل بن سلامہ جو روپوش ہو کر اپنے گھر چلا گیا تھا ظاہر ہو گیا۔ حمید نے اسے اپنے پاس بلایا اسے تقرب دیا، اپنے قریب بلایا۔ ایک خچر اسے دیا۔ اور پھر عزت و احترام کے ساتھ اسے اس کے گھر پہونچا دیا۔ یہ بھی مامون کے وہاں آنے تک اپنے گھر بیٹھا رہا۔ ان کے آنے کے بعد یہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مامون نے اسے خلعت و انعام سے سرفراز کر کے اپنے مکان میں پند و وعظ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی

سورج گرہن

اس سال اتوار کے دن جبکہ ماہ ذی الحجہ کے ختم ہونے میں دو راتیں باقی تھیں کامل سورج گہن ہوا آفتاب کی روشنی بالکل جاتی رہی۔ اس کے قرص کا دو ثلث سے زیادہ حصہ غائب ہو گیا۔ دن چڑھے سے گہن شروع ہوا تھا، ظہر کے قریب تک یہی کیفیت رہی۔ اس کے بعد آفتاب صاف ہو گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر حج سلیمان بن عبداللہ

ابراہیم کی کل مدت خلافت ایک سال گیارہ ماہ اور بارہ دن ہوئی علی بن ہشام نے بغداد کے شرقی حصے پر اور حمید نے غربی حصے پر قبضہ کر لیا۔ آخر ذی الحجہ میں مامون ہمدان آ گئے تھے۔ اس سال سلیمان بن عبداللہ بن سلیمان بن علی کی امارت میں حج ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۱

مامون کی عراق میں آمد

سنہ ۲۰۴ھ کے واقعات

مامون کا نہروان میں استقبال اس سال مامون عراق آ گئے اور اب بغداد میں تمام فتنے فساد ختم ہو گئے۔

جرجان پہونچکر مامون نے ایک ماہ قیام کیا۔ یہاں سے چل کر ذی الحجہ میں وہ رے آئے یہاں چند روز قیام کیا۔ وہاں سے روانہ ہو کر پھر مسلسل منزلیں کرنے لگے۔ اب صرف ایک دن یا دو دن وہ قیام کرتے تھے۔ سنیچر کے دن نہروان آئے۔ یہاں آٹھ روز تک مقیم رہا۔ ان کے خاندان والے امرا اور دوسرے عمائدان کے استقبال کے لئے نہروان آئے اور ان کو سلام کیا۔

طاہر بن حسین کی طلبی انہوں نے اثنائے سفر میں طاہر بن الحسین کو رقعہ لکھا تھا کہ تم مجھ سے نہروان آ کر ملو۔ چنانچہ وہ ان کی خدمت میں یہیں حاضر ہوا۔ دوسرے سنیچر کو جبکہ ماہ صفر سنہ ۲۰۴ھ کے ختم ہونے میں چودہ راتیں باقی تھیں، دن چڑھے وہ بغداد میں داخل ہوئے۔ اس وقت وہ بغداد میں داخل ہوئے۔ اس وقت وہ اور ان کے تمام ہمراہی سبز لباس میں تھے، قبائیں ٹوپیاں کشتیاں اور علم سب ہی سبز تھے۔ بغداد آ کر رصافے میں فروکش ہوئے۔ طاہر بھی ان کے ہمراہ وہاں آیا اسے اور اس کے ہمراہیوں کو انہوں نے خیزرانیہ میں فروکش ہونے کا حکم دیا۔ پھر مامون رصافہ سے منتقل ہو کر اپنے قصر میں جو لب دجلہ تھا چلے آئے۔ انہوں نے حمید بن عبدالحمید علی بن ہشام اور ہرامیر کو حکم دیا کہ وہ اپنی اپنی چھاؤنی میں فروکش رہیں۔

بنی عباس و اہل خراسان کا سبز لباس کے خلاف احتجاج یہ امرا روزانہ مامون کے محل آتے تھے۔ کوئی شخص بغیر سبز لباس پہنے ان کی خدمت میں باریاب نہیں ہوتا تھا۔ تمام اہل بغداد اور بنی ہاشم نے یہی سبز لباس اختیار کر لیا تھا۔ سرکاری ملازم جس شخص کو سیاہ لباس پہنے دیکھتے اس کے لباس کو پھاڑ ڈالتے۔ کبھی کبھی کوئی شخص ڈرتے ڈرتے سیاہ کلاہ تو پہن بھی لیتا تھا مگر قبا اور علم کے متعلق کسی کو یہ جرات نہ ہوتی تھی کہ وہ سیاہ اختیار کرے۔ اور نہ سرکار اسے معاف کرتی۔ آٹھ روز یہی کیفیت رہی پھر بنی ہاشم اور خاصکر بنی عباس نے اس معاملہ پر ان سے گفتگو کی اور کہا کہ امیر المومنین آپ نے اپنے آباء اپنے خاندان اور سلطنت کا مقررہ رنگ چھوڑ کر سبز لباس اختیار کیا ہے۔ یہ مناسب نہیں ہے۔ اہل خراسان کے امرا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بھی اس معاملہ کے متعلق مامون کو عرضداشت بھیجی تھی۔

طاہر بن حسین کی سبز لباس ترک کرنے کی درخواست

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ مامون نے طاہر سے کہا کہ جس بات کی تم کو ضرورت ہو مجھ سے بیان کرو۔ اس نے موقع پاتے ہی سب سے پہلے یہی درخواست کی کہ آپ اس سبز لباس کو اتار کر سیاہ لباس پہنیں۔ جو آپ کے آباء کی دولت کا لباس ہے۔ مامون نے جب دیکھا کہ اگرچہ ان کے حکم کی اطاعت میں سب لوگوں نے سبز لباس تو اختیار کر لیا ہے مگر وہ اسے ناپسند کرتے ہیں۔

طاہر بن حسین کی درخواست کی منظوری

سنیچر کے دن انہوں نے دربار کیا اس وقت بھی وہ سبز لباس پہنے تھے۔ جب سب جمع ہو گئے انہوں نے سیاہ لباس طلب کیا۔ اور اسے پہنا۔ پھر سیاہ خلعت منگوا کر اسے طاہر کو پہنایا۔ پھر انہوں نے اور چند امراء کو پاس بلا کر ان سب کو سیاہ قبائیں اور سیاہ کلاہیں پہنا دیں۔ جب یہ امراء دربار خلافت سے سیاہ لباس پہن کر باہر آئے تو تمام دوسرے عہدیداروں اور سپاہیوں نے سبز لباس اتار دیا اور اس کے بجائے سیاہ لباس پہن لیا۔ یہ سنیچر کے دن کا واقعہ ہے۔ جبکہ ماہ صفر کے ختم ہونے میں سات راتیں باقی رہ گئی تھیں۔

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ بغداد آنے کے بعد مامون نے ستائیس دن سبز لباس پہنا پھر اسے پھاڑ ڈالا۔ بیان کیا گیا ہے کہ بغداد آ کر جب تک کہ ان کے پہلے محل کے قریب دجلہ کے کنارے اور بستان موسیٰ میں اور مکانات تیار ہوں وہ رصافہ ہی میں قیام پذیر تھے۔

احمد بن ابی خالد کا اندیشہ

احمد بن ابی خالد الاحول بیان کرتا ہے کہ جب ہم مامون کے ساتھ خراسان سے آتے ہوئے حلوان کی گھاٹی پہنچے، اس وقت میں ان کے ساتھ دوسری طرف سوار تھا۔ مامون کہنے لگے احمد مجھے عراق کی خوشبو آ رہی ہے۔ مگر میں نے یہ جواب دیا کہ جناب والا میں ایسا نہیں سمجھتا۔ کہنے لگے میری بات کا یہ جواب تو نہیں ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم کو سہو ہوا یا تم کسی اور بات کو سوچ رہے ہو۔ اس لئے تمہارا ذہن اس طرف منتقل نہیں ہوا۔ میں نے عرض کیا امیر المومنین واقعہ تو یہی ہے۔ پوچھا کیا سوچ رہے تھے؟ میں نے عرض کیا میں اس بات پر غور کر رہا ہوں کہ ہم اہل بغداد کے پاس جا تو رہے ہیں مگر ہمارے پاس اس وقت صرف پچاس ہزار درہم ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں فتنہ برپا ہے۔ اور لوٹ مار کی وجہ سے اہل بغداد کو فتنہ و فساد مرغوب ہے۔ اب اگر اس وقت کوئی اٹھ کھڑا ہو اور ہنگامہ کرے تو ہماری کیا بنے گی۔

مامون کی اہل بغداد کے متعلق رائے

یہ سنکر مامون دیر تک سر نیچا کئے غور کرتے رہے۔ پھر کہا۔ احمد تم ٹھیک کہتے ہو۔ تمہاری فکر بہت خوب ہے۔ مگر میں تم کو بتاتا ہوں کہ اس شہر میں باشندوں کے تین طبقے ہیں۔ ظالم۔ مظلوم اور ایک وہ جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ظالم ہے اور نہ مظلوم۔ ظالم کی ساری توقع ہم سے صرف یہ ہوگی کہ ہم اسے معاف کر دیں اور اس سے کچھ نہ لیں۔ مظلوم صرف یہ چاہے گا کہ ہم اس کا انصاف کریں۔ اور حمایت کریں اور جو شخص نہ ظالم ہوگا اور نہ مظلوم وہ اپنے گھر بیٹھا رہے گا۔ اور کوئی حرکت نہیں کرے گا۔ بخدا مامون کا کہنا حرف بحرف صحیح ہوا

اہل سواد سے دو خمس مال گذاری وصول کرنے کا حکم

اس سال مامون نے حکم دیا کہ اہل سواد سے مالگذاری میں دو خمس لئے جائیں اس سے پہلے نصف لیا جاتا تھا۔ مامون نے قفیز: ملجم کو جو جھکتی ہوئی تول سے دس مکاکیک (ہارونی مکوک کے حساب سے) برابر تھا۔ سرکاری تول کا پیمانہ مقرر کیا۔

اس سال یحییٰ ابن معاذ کی بابک سے لڑائی ہوئی۔ مگر کسی کو اپنے حریف پر کامیابی نہیں ہوئی۔

امیر حج عبداللہ بن الحسن

اس سال مامون نے صالح بن الرشید کو بصرے کا والی مقرر کیا اور عبیداللہ بن الحسن بن عبیداللہ بن العباس بن علیؓ بن ابی طالب کو حرمین کا والی مقرر کیا۔ عبیداللہ بن الحسن کی امارت میں اس سال حج ہوا۔

۲۰۵ھ کے واقعات

طاہر کی مشرقی ممالک کی ولایت

اس سال مامون نے طاہر کو مدینۃ السلام سے لے کر اقصائے مشرق تک کے علاقے کا ناظم مقرر کر دیا اس سے پہلے انہوں نے اسے جزیرہ کا، کوتوالی کا، بغداد کے دونوں حصوں کا والی مقرر کیا تھا۔ حسب ضرورت سواد کی اعانت بھی اس کے ذمے کر دی تھی۔ اب مامون دربار کرنے لگے۔

محمد بن العباس اور علی بن الہیثم میں مناظرہ

بشیر بن غیاث المریسی بیان کرتا ہے کہ میں شامہ محمد بن ابی العباس اور علی بن الہیثم عبداللہ المامون کی خدمت میں حاضر تھے الشیخ پر مناظرہ ہونے لگا۔ محمد بن ابی العباس نے امامت کی تائید کی اور علی بن الہیثم نے یزید یہ کی تائید کی۔ دونوں میں اس قدر بحث ہوئی کہ محمد نے غصے میں علی سے کہا اے نبطی گنوار میں تجھ سے بات نہیں کرتا۔ مامون جو تکیے کے سہارے بیٹھے ہوئے تھے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ اور انہوں نے کہا گالی گلوچ پر اتر آنا ہار ماننے کی علامت ہے اور یہ بہت بری بات ہے۔ ہم نے اس بحث اور مباحثے کو صرف اس لئے اٹھایا تھا کہ جو حق بات کہے گا ہم اس کی تعریف کریں گے اور جو اس سے انکار کرے گا ہم اسے سمجھ جائیں گے جو اس سے انکار کرے گا ہم اسے سمجھ جائیں گے۔ اور جو شخص ان دونوں مابہ البحث باتوں سے انکار کرے گا اس وقت جو مناسب ہوگا ہم اس کے بارے میں فیصلہ کریں گے جو اصل بات ہے اس پر دونوں قائم رہو اور کلام تو فروعی ہے۔ یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ جب تم فروع میں پڑ جاؤ تو اصل کے متعین ہونے کی وجہ سے تم آسانی سے پھر اس پر عود کر سکو۔ محمد نے کہا تو ہم کہتے ہیں کہ اللہ واحد لاشریک ہے۔ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں اور اسلام کے یہ فرائض اور قوانین ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن ابی العباس اور علی بن الہیثم میں تلخ کلامی

اس کے بعد اب پھر دونوں میں مناظرہ شروع ہوا۔ محمد نے پھر علی کو وہی سخت الفاظ کہے جو اس نے پہلے کہے تھے۔ علی نے کہا اگر امیر المومنین یہاں تشریف نہ رکھتے ہوتے اور ان کی نرم مزاجی اور ممانعت کا خیال نہ ہوتا تو میں سر توڑ دیتا۔ کیا تو اس بات کو بھول گیا کہ تو مدینہ میں منبر کو دھو یا کرتا تھا۔ مامون جو تکیے کے سہارے لیٹے، اب پھر سیدھے ہو بیٹھے اور کہنے لگے کہ اس منبر کے غسل کا کیا مطلب۔ کیا مجھ سے تیرے معاملے میں کوئی تقصیر ہوئی یا منصور نے تیرے باپ کے معاملے میں کوئی کمی اٹھا رکھی۔ بخدا اگر خلیفہ اس بات سے چشم پوشی نہ کرتے کہ وہ اپنے وعدے سے انحراف کریں تو میں ابھی تجھے قتل کرا دیتا کہ تیرا سر زمین پر تڑپتا نظر آتا۔ اٹھ یہاں سے اب نہ آنا۔

مامون اور طاہر بن حسین کی ملاقات

محمد بن ابی العباس دربار سے اٹھ کر سیدھا طاہر بن الحسین اپنے بہنوئی کے پاس آیا اور اس سے اپنا سارا قصہ سنا دیا۔ دربار کا یہ دستور تھا مامون جب نبیذ پیتے تو اس وقت فتح خدمت گار دربانی کرتا، یا سر توشہ خانہ کا داروغہ تھا حسین ساقی تھا، اور ابو مریم سعید الجوہری کا غلام ہرکارہ تھا۔

طاہر اسی وقت محل آیا، فتح نے مامون سے جا کر عرض کیا کہ طاہر ملنے کے لئے حاضر ہے۔ کہنے لگے یہ تو اس کے آنے کا وقت نہیں ہے۔ اچھا آنے دو۔ طاہر نے آ کر سلام کیا۔ مامون نے سلام کا جواب دیا۔ مامون نے حکم دیا کہ اسے ایک رطل پلاؤ طاہر نے نبیذ کو اپنے دست راست میں لے لیا۔ مامون نے کہا بیٹھ جاؤ مگر طاہر باہر آیا۔ اور یہاں اس نے وہ نبیذ پی اور پھر ان کی خدمت میں حاضر ہوا اس اثنا میں وہ دوسرا رطل بھی پی چکے تھے۔ اس کے آنے کے بعد مامون نے حکم دیا کہ اسے دوبارہ اسی قدر پلاؤ۔ طاہر نے اس مرتبہ بھی وہی کیا جو پہلے کر چکا تھا۔ اور پھر ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مامون نے کہا بیٹھ جاؤ اس نے کہا امیر المومنین فوج خاصہ کے سردار کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ اپنے آقا کے سامنے بیٹھے۔ مامون نے کہا یہ آئین دربار عام کا ہے۔ دربار خاص کا نہیں۔ یہاں آزادی ہے۔

طاہر بن حسین کی محمد بن ابی العباس کی سفارش

لیتے ہیں مامون رو پڑے ان کی دونوں آنکھیں اشکوں سے ڈبڈبا گئیں۔ طاہر نے پوچھا امیر المومنین آپ کیوں روتے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ کبھی آپ کو رونا نصیب ہو۔ تمام ممالک اور رعایا آپ کی مطیع و منقاد ہو چکی ہے اور جو کچھ آپ نے چاہا اللہ نے اسے آپ کے لئے پورا کر دیا۔ اب رونے کی کیا بات ہے۔ مامون نے کہا۔ میں ایسی بات کے لئے روتا ہوں جس کا اظہار ذلت اور جس کا اخفا باعث حزن ہے اور بھلا کوئی ایسا بھی انسان ہے جسے کوئی غم نہ ہو۔ اچھا تم اپنے آنے کی غرض بیان کرو۔ طاہر نے کہا محمد بن ابی العباس سے خطا اور لغزش ہو گئی ہے۔ آپ اسے معاف کر دیں۔ اور اس سے خوش ہو جائیں۔ مامون نے کہا میں ان سے خوش ہو گیا۔ اور میں نے حکم دیا ہے کہ اسے صلہ دیا جائے اور پھر اسے اس کے مرتبہ پر بحال کر دیا جائے اور چونکہ وہ ہمارے بے تکلف مونسوں میں نہیں ہے اس لئے ہم نے اسی وقت یہاں نہیں بلاتے ورنہ بلا بھی لیتے۔

مامون کے رونے کی وجہ

طاہر بن الحسین نے واپس جا کر ابن ابی العباس کو اس کی اطلاع دیدی اور . . .

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہارون بن جبغویہ کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ اہل تلم مزے میں ہیں۔ خراسانی ایک دوسرے سے جلتے ہیں۔ تم تین لاکھ درہم لے جاؤ۔ دو لاکھ حسین خدمت گار کو دو اور ایک لاکھ محمد بن ہارون مامون کے کاتب کو دینا اور اس سے کہنا کہ وہ مامون سے ان کے رونے کی وجہ کسی موقع سے دریافت کرے۔ ہارون نے حسب بجا آوری کر دی۔ جب صبح کا کھانا کھا چکے تو انہوں نے حسین سے پانی مانگا اس نے کہا بخدا میں اس وقت تک آپ کو پانی نہ پلاؤں گا جب تک کہ آپ یہ نہ بتائیں کہ طاہر کے آنے کے بعد آپ کیوں روئے تھے۔ انہوں نے پوچھا کیوں تم کو اس کی کیا فکر ہوئی۔ اس نے کہا۔ مجھے آپ کو روتا دیکھ کر سخت رنج ہوا۔ اس وجہ سے میں پوچھتا ہوں۔ مامون نے کہا۔ یہ ایک ایسی بات ہے کہ اگر کبھی تم نے اسے بیان کر دیا تو میں تم کو قتل ہی کر دوں گا۔ اس نے کہا جناب والا! میں نے کب آپ کے کسی راز کو افشا کیا۔ جواب کروں گا۔ مامون نے کہا۔ اس وقت مجھے اپنا بھائی امین یاد آ گیا اور جو ذلت ان کی ہوئی وہ مجھے یاد آئی۔ پہلے تو میں ضبط کرتا رہا مگر جب مجبور ہو گیا تو رو کر میں نے اپنا جی ہلکا کر لیا۔ میں طاہر کو اس کی سزا دے کر چھوڑوں گا۔

طاہر کی احمد بن خالد سے درخواست

حسین نے طاہر کو اس کی اطلاع دی۔ طاہر احمد بن خالد کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ میرا کسی کی خوشامد کرنا معمولی بات نہیں ہے اور میرے ساتھ جو بھلائی کی جائے گی وہ کبھی رائگاں نہیں جاتی۔ تم کسی ترکیب سے مجھے مامون کے سامنے سے علیحدہ بھجوا دو۔ احمد نے کہا اچھا میں اس کام کو کرتا ہوں تم کل علی الصباح میرے پاس آنا۔

طاہر بن حسین کا امارت خراسان پر تقرر

ابن ابی خالد مامون کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ آج ساری رات میں نہیں سویا۔ انہوں نے پوچھا کیوں؟ احمد نے کہا اس وجہ سے کہ آپ نے عنان کو خراسان کا والی مقرر کیا ہے۔ حالانکہ وہ اور اس کے ہمراہی ایک بچے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر کسی ترک نے ان پر یورش کر دی تو ان کے پرخچے اڑا دے گا مامون نے کہا میں بھی اسی معاملہ پر غور کرتا رہا ہوں۔ تو پھر تمہاری رائے میں کسے کیا جائے۔ احمد نے کہا۔ طاہر بن الحسین کو۔ مامون کہنے لگے۔ احمد یہ کیا کہتے ہو بخدا وہ ضرور بغاوت کر دے گا۔ احمد نے کہا میں اس کے لئے اسکی طرف سے ضامن ہوں کہ وہ ہرگز ایسا نہیں کرے گا۔ مامون نے کہا اگر ایسا ہے تو بہتر ہے اسی کو بھیجدو۔

مامون نے اسی وقت طاہر کو بلایا اور خراسان کا ولایت کا فرمان لکھوا دیا۔ طاہر اسی وقت بغداد سے چل کر خلیل بن ہشام کے باغ میں آ کر فروکش ہو گیا۔ جب تک طاہر وہاں مقیم رہا اسے روزانہ ایک لاکھ درہم ارسال ہوتے تھے وہ ایک ماہ وہاں مقیم رہا پھر ایک کروڑ درہم جو والی خراسان کو ارسال ہوتے تھے اسے دیدئے گئے۔

طاہر بن حسین کی روانگی خراسان

ابو حسان الزیادی کہتا ہے کہ طاہر جبال اور حلوان سے لے کر خراسان تک کے علاقے کا ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا تھا یہ جمعے کے دن جبکہ ماہ ذی قعدہ ۲۰۵ھ ہجری کے ختم ہونے میں ایک رات باقی تھی۔ بغداد سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روانہ ہوا۔ اس سے دو ماہ پیشتر ہی اس نے اپنی چھاؤنی علیحدہ قائم کرلی تھی اور اس اثنار میں وہ اپنی چھاؤنی میں مقیم رہا

عبدالرحمٰن المطوعی سے اندیشہ

اس راوی کے بیان کے مطابق اس کی ولایت کا سبب یہ ہوا کہ سب لوگوں نے اس سے کہا کہ عبدالرحمٰن المطوعی نے والی خراسان کے حکم اور اجازت کے بغیر خارجیوں سے لڑنے کے لئے نیشاپور میں ایک بڑی جمعیت اکٹھا کرلی ہے، اندیشہ یہ ہے کہ شاید یہ تحریک اندرونی طور پر خود اصل خلافت ہی کے خلاف کی جارہی ہو۔ اس وقت فضل بن سہل کا چچازاد بھائی غسان بن عباد حسن بن سہل کی جانب سے اس کے قائم مقام کی حیثیت سے خراسان کا والی تھا۔

طاہر بن حسین اور حسن بن سہل میں مخاصمت

علی بن ہارون بیان کرتا ہے کہ طاہر کے والی خراسان مقرر ہونے اور وہاں جانے سے پہلے حسن بن سہل نے اسے نصر بن شبث سے لڑنے کے لئے جانے کا حکم دیا تھا۔ یہ بات طاہر کو ناگوار معلوم ہوئی وہ کہنے لگا ایک خلیفہ سے میں لڑا اور دوسرے کو خلافت دی اور اب مجھے اس شخص کا حکم دیا جاتا ہے۔ ہونا یہ چاہیے تھا کہ میرے تحت سرداروں میں سے کسی کو اس کام کے لئے بھیجا جاتا۔ اس واقعے سے حسن اور طاہر کے تعلقات خراب ہوگئے۔ اور وہ ایک دوسرے کی کاٹ میں لگ گئے۔ خراسان کا والی مقرر ہوکر وہاں جانے تک طاہر حسن سے کلام نہیں کرتا تھا۔ کسی نے حسن کو اس پر توجہ دلائی مگر اس نے کہا کہ ہمارے باہمی نزاع کے اثنار میں جو بات اس نے کی ہے اب میں اس کی صفائی نہیں کرنا چاہتا۔

عمال کا تقرر

اس سال عبداللہ بن طاہر رقہ سے بغداد چلا آیا۔ اس کے باپ نے اسے وہاں اپنا خلیفہ بنایا تھا۔ اور حکم دیا تھا کہ وہ نصر بن شبث سے لڑے۔ اس سال یحییٰ بن معاذ بغداد آیا۔ مامون نے اسے جزیرہ کا والی مقرر کردیا۔ مامون نے عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد کو آرمینیا اور آذربائیجان کا والی مقرر کیا۔ اور اسے بابک سے جنگ کرنے کا حکم دیا اس سال السری بن الحکم والی مصر نے مصر میں انتقال کیا۔ اس سال داؤد بن یزید سندھ کے عامل کا انتقال ہوگیا۔ مامون نے بشر بن داؤد کو اس شرط پر سندھ کا عامل مقرر کردیا کہ وہ سالانہ دس لاکھ درہم دربار خلافت میں ارسال کرتا رہے اس سال انہوں نے عیسیٰ بن یزید الجلودی کو روم سے لڑنے کے لئے سپہ سالار مقرر کیا اس سال کے ماہ ذی قعدہ میں طاہر بن الحسین خراسان روانہ ہوا۔ یہ دو ماہ تک اپنی چھاؤنی میں فروکش رہا۔ البتہ جب اسے عبدالرحمٰن النیشاپوری المطوعی کے نیشاپور میں خروج کی اطلاع ملی تو یہ خراسان روانہ ہوگیا اور اسی سال اشروسنہ کے تفرغز نیہ پہنچ گیا۔ اس سال فرج الرحبی نے عبدالرحمٰن بن عمار النیشاپوری کو پکڑ لیا۔

امیر حج عبیداللہ بن الحسن

اس سال عبیداللہ بن الحسن والی حرمین کی امارت میں حج ہوا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنہ ۲۰۶ھ کے واقعات

داؤد بن ماسجور کو زط پر فوج کشی کا حکم

اس سال مامون نے داؤد بن ماسجور کو زط سے لڑنے کے لیے بھیجا اور عدو بہ بصرہ، ضلع دجلہ یمامہ اور بحرین اس کے تحت میں جیدئے۔

اس سال دریا میں وہ مدآیا جس سے تمام سواد لشکر، ام جعفر کی جاگیر اور عباس کی جاگیر غرق ہوگئیں۔ اور ان کا اکثر حصہ تلپ یا برد ہوگیا۔ اس سال بابک نے عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد کو زک دی۔

عبداللہ بن طاہر کی ولایت رقہ

اس سال مامون نے عبداللہ بن طاہر کو رقہ کا والی مقرر کیا اور اسے نصر بن شبث اور بنی مضر سے لڑنے پر مقرر کیا۔ مامون نے یحییٰ بن معاذ کو جزیرہ کا والی مقرر کیا تھا۔ اس سال اس کا انتقال ہوگیا۔ اس نے اپنے بیٹے احمد کو اپنے کام پر اپنا جانشین بنا دیا تھا۔

یحییٰ بن الحسن بن عبدالخالق بیان کرتا ہے کہ رمضان میں مامون نے عبداللہ بن طاہر کو اپنے پاس بلایا۔ کسی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ مامون نے اسے ۲۰۵ھ میں طلب کیا تھا۔ بعض سنہ ۲۰۶ھ اور بعض سنہ بیان کرتے ہیں۔ جب عبداللہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا مامون نے کہا میں ایک مہینے سے اللہ سے استخارہ کر رہا ہوں اور مجھے امید ہے کہ اللہ میرے لیے خیر ہی کرے گا۔ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے بیٹوں کو ترقی دلانے کے لیے باپ ہونے کی وجہ سے ان کی تعریف میں بہت مبالغہ کیا کرتے ہیں مگر میں نے تم کو اس سے اعلیٰ پایا۔ جیسا کہ تمہارے باپ نے تمہارے متعلق کہا تھا یحییٰ بن معاذ کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس نے اپنے بیٹے احمد بن یحییٰ کو اپنا جانشین بنا دیا تھا، مگر وہ کچھ نہ نکلا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم کو بنی مضر اور نصر بن شبث سے لڑنے کے لئے متعین کر دوں۔ عبداللہ نے کہا بسر و چشم اس کے لئے حاضر ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ اس میں اللہ امیر المومنین اور تمام مسلمانوں کے لیے بھلائی کرے گا۔

مامون کے علم کے متعلق احکامات

مامون نے اس کو والی مقرر کرکے علم دیدیا اور پھر حکم دیدیا کہ جس راستے سے یہ اپنے گھر جائے وہاں دھوبیوں کی جو ڈوریاں بندھی ہوں وہ کاٹ دی جائیں نیز سایہ دار مسقف راستوں سے بھی اس علم کو نہ لے جایا جائے۔ تاکہ اس کی راہ میں کوئی ایسا حائل نہ رہے جس کی وجہ سے وہ واپس آئے۔ اس کے بعد انہوں نے اس کے لیے جھنڈا بنوایا۔ جس پر زردی سے معمولی عبارت جو عام طور پر جھنڈوں پر لکھی جاتی تھی مرقوم تھی اگر مامون نے اس میں یہ زیادتی کی کہ اس پر "یا منصور" بھی لکھوایا۔

عبداللہ بن طاہر کی فضل بن ربیع سے درخواست

عبداللہ علم لے کر دربار سے چلا۔ بہت سے آدمی اس کے ہمراہ تھے، اسی جلوس کے ساتھ اپنے گھر آیا۔ دوسرے دن بہت سے لوگ اس سے ملنے آئے اور مبارک باد دی۔ فضل بن الربیع بھی اس کے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا اور شام تک وہاں ٹھیرا رہا جب رات ہونے لگی وہ اپنے گھر جانے کے لئے اٹھا عبداللہ نے کہا اے ابو العباس تم نے مجھ پر احسان اور فضل کیا ہے۔ میرے باپ نے جو آپ کے بھائی ہیں مجھے یہ نصیحت کی ہے کہ میں آپ کے مشورہ کے بغیر کوئی کام نہ کروں میں چاہتا ہوں کہ آپ کی رائے اور قیمتی مشورے سے مستفید ہوں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو افطار تک اور میرے پاس ٹھیریں۔ اس نے کہا میں مجبور ہوں میرے بعض حالات ایسے ہیں کہ ان کی وجہ سے میں یہاں افطار نہیں کر سکتا۔ عبداللہ نے کہا کہ اگر آپ ہم خراسانیوں کے کھانے کو ناپسند کرتے ہوں تو اپنے باورچیانے سے خاصہ طلب فرمالیجئے اس نے کہا یہ بات نہیں بلکہ میں رات کے کھانے اور عشاء کی نماز کے درمیان نفل پڑھا کرتا ہوں۔ عبداللہ نے کہا اچھا خدا حافظ۔ تشریف لے جائیے۔ وہ خود بھی ان کی مشایعت کے لئے اپنے مکان کے صحن تک خاص خاص امور میں مشورہ لیتا ہوا آیا۔

طاہر بن حسین کا عبداللہ کے نام تاریخی خط

بیان کیا گیا ہے کہ اپنے باپ کے خراسان جانے کے چھ ماہ کے بعد عبداللہ نصر بن شبث سے لڑنے بنی مضر کی طرف روانہ ہوا تھا۔ جب طاہر نے اپنے بیٹے عبداللہ کو دیار ربیعہ کا والی مقرر کیا تھا، اس وقت اس نے جو خط اسے لکھا تھا، وہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہنا اس کا دھیان رکھنا اس کی ناخوشی سے بچنا، اپنی رعایا کا خیال رکھنا۔ جب تم کو اطمینان ہو آخرت کو یاد رکھنا کہ تم کو آخر میں وہیں جانا ہے اور وہیں ٹھیر کر اپنے اعمال کی جوابدہی کرنا پڑیگی اور اس حالت میں تم ہمیشہ ایسے نیک اعمال کرنا جن کی وجہ سے تم قیامت کے دن اللہ کی گرفت اور اس کے عذاب سے بچ جاؤ۔ چونکہ اللہ نے تم پر احسان کیا ہے۔ لہذا تم اس کے ان بندوں پر جن کو اللہ نے تمہاری حفاظت میں سونپا ہے، عنایت اور عدل کو اپنے اوپر لازم قرار دو۔ اور ان میں اللہ کے حقوق اور حدود کو جاری کرو۔ ان کی حفاظت کرو ان کے گھر اور در کی حفاظت کرنا۔ ان کے خون نہ بہانا۔ ان کی راہوں کو ان کے لئے مامون رکھنا ان کی بسر اوقات میں ان کو راحت پہنچانا اور اس کے لئے وہ باتیں اختیار کرنا جو تم پر فرض کی گئی ہیں جس کے لئے تم متعین کئے گئے ہو۔ جن کے متعلق تم سے باز پرس بھی ہوگی اور اس کا ثواب بھی تم کو ملیگا۔ چاہے کر چکے ہو۔ یا اب کرو ان امور پر ہمیشہ اچھی طرح غور و خوض کرتے رہنا۔

ایسا نہ ہو کہ کسی اور وجہ سے یا مشغلہ میں پڑ کر تم اپنے اس فرض کو بھول جاؤ۔ کیونکہ اسی فرض شناسی پر تمہاری ہر جگہ کامیابی کا مدار ہے۔ اس کے لئے سب سے پہلے تم خود فرائض پر عمل کرنا۔ پانچوں وقت کی نماز باجماعت ادا کرنا اور وہ مسنون طریقہ پر ہو کہ پہلے باقاعدہ وضو کرنا پھر اللہ اکبر کہہ کر قرآن ترتیل سے پڑھنا۔ رکوع سجود، اور تشہد میں اطمینان سے کام لینا۔ اللہ کے لئے خلوص نیت کے ساتھ نماز ادا کرنا۔ اور جو لوگ تمہارے ساتھ یا تمہارے تحت ہوں ان کو بھی نماز کی تلقین و تاکید کرنا تاکہ اللہ کا یہ حکم کہ امر بالمعروف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہی عن المنکر پر تم عمل کرنا تم سے ادا ہو، فرض کے بعد سنن اور نوافل ادا کرنا جب کوئی معاملہ درپیش ہو اس میں اللہ سے استخارہ کرنا اس سے ڈرتے رہنا اس معاملہ کے متعلق اللہ نے اپنی کتاب میں جو حکم دیا ہو اس پر عمل کرنا اور جو ممانعت کر دی ہو اس سے اجتناب کرنا اس کے حلال و حرام کا خیال رکھنا پھر اس کے متعلق رسول اللہ صلعم کے جو آثار ملیں اس پر عمل کرنا۔ انصاف کرنے سے کبھی ملول نہ ہونا چاہیئے۔ تمہارا دل چاہتا ہو یا نہیں اور عدل کے بارے میں اپنے تعلقات کی قربت یا بُعد کا خیال مت کرنا۔ فقہ فقہا۔ علمائے دین کتاب اللہ اور اس پر عمل کرنے والوں کی اقتدا کرنا۔ کیونکہ انسان کی سب سے بڑی زینت یہ ہے کہ اسے اللہ کے دین میں سمجھ حاصل ہو۔ وہ اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اس پر دوسروں کو ترغیب دے اور خود دین کی وہ معرفت حاصل کرے جس سے اسے اللہ کا قرب نصیب ہو۔ کیونکہ جسے اللہ کے دین کی معرفت حاصل ہوگی اس سے صرف بھلائی سرزد ہوگی وہی اس پر دوسروں کو کاربند کرا سکے گا وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر سکے گا۔ اور تمام مہالک سے لوگوں کو بچائے گا۔ جسے دین کی معرفت حاصل ہوگی۔

اللہ اسے اپنی معرفت کی توفیق عطا فرمائے گا تاکہ آخرت میں وہ اس کی اور منزلت بڑھائے اور بلند مراتب پر فائز کرے۔ اور خود دنیا میں بھی ایسے شخص کو یہ فضیلت حاصل ہوگی کہ اس کے احکام کی توقیر ہوگی اس کی حکومت کا دبدبہ رہے گا۔ لوگ اس سے مانوس رہیں گے اور اس کے عدل پر پورا اعتماد کریں گے۔ اپنے تمام کاموں میں اقتصاد کو اختیار کرنا کیونکہ میانہ روی سے زیادہ نہ کوئی شے سودمند ہے اور نہ مامون۔ اس میں تمام فضائل جمع ہیں۔ اور یہ رشد کی طرف رہبری کرتی ہے۔ رشد توفیق تک پہونچاتی ہے اور توفیق سے سعادت حاصل ہوتی ہے۔ اور ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ تمام دنیاوی امور میں وہ طریقے اختیار کرنا جو اقتصاد کی طرف رہنمائی کرتے ہوں، آخرت، اجر، اعمال صالحہ۔ سنن معروف اور معالم رشد کی طلب میں کبھی کمی نہ کرنا کیونکہ ایسی نیکی کے لیے جس سے محض اللہ کی خوشنودی اور جنت میں اس کے اولیا کی مصاحبت مقصود ہو کوئی شخص جتنی بھی کوشش کرے وہ کم ہے۔ جان لو کہ دنیاوی امور میں جس قدر میانہ روی اختیار کرو گے اسی قدر تمہاری عزت بڑھے گی۔ اور معاصی سے بچو گے اس [illegible]

متقین کے نفس کو برائیوں سے بچانے اور اپنے معاملات کو درست کرنے کا نہیں ہے۔ اس لیے تم اقتصاد کو اختیار کرنا تمہارے تمام کام بنتے چلے جائیں گے۔ تمہاری مقدرت بڑھ جائے اور خاص و عام تمہارے سچے وفادار اور مطیع رہیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ عزوجل کے متعلق ہمیشہ حسن ظن رکھنا تمہاری رعیت تمہاری فرماں بردار رہے گی۔ تمام امور میں اللہ کی جناب میں وسیلہ اختیار کرنا تمہارا اقبال قایم رہے گا۔ کسی شخص کو تولیت کے بعد جب تک اس پر کوئی الزام ثابت نہ ہو جائے ملامت نہ کرنا۔ کیونکہ ناکردہ گناہوں پر تہمت لگانا یا ان کے متعلق برا گمان قائم کرنا گناہ ہے۔ ہمیشہ اپنے دوستوں سے حسن ظن رکھنا اس طرح وہ تمہارے اور زیادہ خیر خواہ اور مخلص بن جائیں گے۔ دشمن خدا شیطان کو کبھی اپنے معاملہ میں شریک نہ ہونے دینا۔ کیونکہ اگر تم نے اسے ذرا سا بھی موقع دیدیا تو پھر وہی تم پر حاوی اور غالب ہو جائے گا۔ اور تمہارے خیالات میں سوء ظن پیدا کر کے تم کو ایسا محزون و مغموم کر دے گا کہ تمہاری زندگی تلخ ہو جائے گی۔

حسن ظن میں قوت اور راحت ہے اور اس کے ساتھ تمہارے وہ تمام کام جن کو تم کرانا چاہتے ہو بخیر و خوبی انجام پذیر ہوں گے اور اس طرح لوگ خود تمہاری طرف کھنچیں گے اور حکومت میں پائداری پیدا ہوگی۔ مگر اس حسن ظن کی وجہ سے یہ نہ کرنا کہ خود تم معاملات کو سرانجام نہ دینے لگو۔ یا اپنی رعایا اور عہدیداروں کی حالت سے بے خبر ہو جاؤ اور کبھی اسے پوچھو نہیں۔ بلکہ اس کے برخلاف اپنے عہدے داروں کی حالت کی ہر وقت دیکھ بھال اور رعایا کی ضروریات سے واقفیت اور پھر ان ذمہ داریوں کو برداشت کرنا اور باتوں کے علاوہ تمہارا سب سے ضروری اور اہم فرض ہونا چاہیے۔ اس سے شریعت کا قیام اور سنت کا احیا ہے۔

ان تمام باتوں میں اپنی نیت خالص رکھنا اپنے نفس کو اس شخص کی طرح قابو اور قبضہ میں رکھنا جو یہ اچھی طرح سمجھتا ہے کہ اسے تمام اعمال کا جواب دینا ہوگا۔ جو اچھے ہوں گے ان کی جزا ملے گی اور جو برے ہوں گے ان کی سزا ملے گی۔ اللہ نے دین کو ذریعہ حفاظت اور عزت بنایا ہے۔ جس نے اس کی اتباع کی اللہ نے اس کی قدر و منزلت کی۔ لہذا تم اپنی زندگی میں ہمیشہ دین اور ہدایت کے طریقہ پر چلنا۔

اہل جرائم میں اللہ کے حدود کو جاری کرنا اس میں ان کی حیثیتوں کو پیش نظر رکھنا اور حسب استحقاق سزا دینا اس میں کمی کوتاہی یا تساہل نہ کرنا۔ مستوجب سزا کو سزا دینے میں [illegible] کہ ارحم الشک نامی میں رحم آجائے گا۔ اس بارے میں ہمیشہ معروف طریقے اختیار کرنا شک و شبہات سے دور رہنا اس سے تمہارا ایمان اور اخلاق پائدار ہوگا۔ جب عہد کرو اسے پورا کرنا جب کسی خبر کا وعدہ کرو اسے ضرور پورا کرنا حسن خدمت تسلیم کر کے اس کا انعام دینا اپنی رعیت میں سے کسی کا عیب اگر تم کو معلوم بھی ہو جائے اس سے چشم پوشی کرنا کبھی جھوٹ نہ بولنا اور جھوٹ بولنے والوں کو برا جاننا چغلخوروں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے سے دور رکھنا۔ کیونکہ جب تم جھوٹوں کو اپنے ہاں درخور دو گے تمہارے تمام موعودہ اور آئندہ معاملات بگڑنے شروع ہو جائیں گے۔ جھوٹ برائیوں کی جڑ ہے اور افترا پردازی اور چغلخوری جھوٹ کی بہریں ہیں جو شخص دوسروں کی برائیاں کرتا ہے۔ اس سے سننے والا بھی نہیں بچتا۔ اور نہ اس کا اب کوئی کام درست رہ سکتا ہے۔

اہل صدق و صفا سے دوستی رکھنا حق کے ساتھ اشراف کی اعانت کرنا۔ ضعفا کی مدد کرتے رہنا اعزا سے صلہ رحمی کرنا اور یہ سب کچھ محض لوجہ اللہ اور اس کے حکم کی اتباع کرنا اور اس کا مقصد صرف یہ ہو کہ اللہ اس کا ثواب اور دار آخرت دیگا۔ بری خواہشوں اور ظلم سے بچنا اور ان دونوں برائیوں سے اپنی رعایا کے سامنے قطعی برات ظاہر کرنا حق اور عدل کے ساتھ حکمرانی کرنا اور اس معرفت کے ساتھ حکومت کرنا جو تم کو ہدایت کے راستے پر لے جائے۔ غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھنا اور وقار اور حلم کو اپنے لئے لازم کرنا کبھی خود کو حالت غضب میں بے قابو نہ ہونے دینا۔ کیونکہ جو کچھ تم کر دگے وہ اللہ کے لئے ہوگا۔ تمہارے نفس کا اس میں کوئی دخل نہ ہونا چاہیئے۔ یہ کبھی مت کہنا کہ میں اس بات پر مسلط ہوں کہ جو چاہوں کر گزروں۔ اس سے تمہاری رائے کا نقص اور خدائے واحد پر ایمان کی کمی ظاہر ہوگی۔ اللہ پر پورا یقین کر کے اس سے سچا اندرونی تعلق قائم کرنا اور یہ سمجھ لو کہ ملک اللہ کا ہے۔ جسے چاہتا ہے۔ دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔ حکومت کے وہ اکابر و اعیان جو اس سے سب سے زیادہ بہرہ مند ہوتے ہیں، جب وہ اللہ کی نعمتوں کا اور اس کے احسان کی ناشکری اور ناقدری کرتے ہیں تو سب سے پہلے اور فوراً وہی ادبار و نخوست میں گرفتار کر دیئے جاتے ہیں اور ان کا سارا ترفہ فلاکت و نکبت سے بدل دیا جاتا ہے۔ جور اور بے اعتدالی سے دور رہنا بجائے مال و متاع کے نیکی اور تقویٰ کا ذخیرہ جمع کرنا، معدلت گستری اختیار کرنا۔ رعیت کی خوش حالی۔ علاقوں کی آبادی ان کے معاملات کی نگرانی مصائب میں ان کی حفاظت اور مظلوم کی اعانت اپنا شیوہ قرار دینا۔ یاد رکھو کہ جب روپیہ بہت ہو جاتا ہے اور وہ خزانوں میں جمع کیا جاتا ہے تو وہ بیکار ہو جاتا ہے اس سے کوئی فائدہ مترتب نہیں ہوتا۔ ہاں البتہ اگر وہی روپیہ رعایا کی اصلاح، اس کے حقوق کی ادائی اور اس کے مصائب کم کرنے کے لئے خرچ کیا جائے تو وہ اور بڑھتا ہے اور اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ عوام مطمئن رہتے ہیں اور عہدہ داروں کی شان و شوکت بڑھ جاتی ہے وہ زمانہ فارغ البالی اور خوشحالی کا عہد بن جاتا ہے۔ اور اس سے حکومت کی عزت اور قوت بڑھتی ہے اس لئے بجائے اس کے کہ تم خزانے جمع کرو تم اس روپیہ کو اسلام کی اور مسلمانوں کی خوشحالی اور تقویت میں صرف کرو امیر المومنین کے جو خاص لوگ تمہارے ہاں ہوں اس روپیہ میں سے ان کے تمام حقوق پوری طرح ادا کرو۔ اور اپنی رعایا کے جو حصے وہ دو۔ پھر رفاہ عام کے کاموں میں صرف کرو۔ تاکہ اس طرح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی نعمت تمہارے لئے مستقل ہو جائے اور تم اور زیادہ اس کی نعمت کے مستحق بن جاؤ نیز اس طرح تم کو خراج کے وصول کرنے اور اپنی رعایا اور علاقے کے مال جمع کرنے میں زیادہ سہولت ہو جائے گی۔ تمہارے عدل و احسان کی وجہ سے تمہاری تمام رعایا اور ماتحت علاقے بخوشی تمہارا مطیع و منقاد ہو جائے گا۔ اور پھر تم ان سے جس بات کو چاہو گے وہ بخوشی اسے قبول کریں گے۔ اس معاملہ میں جو کچھ میں نے تم کو لکھا ہے اس کی بجا آوری میں سعی بلیغ کرنا اور اس طرح خود اپنی ذاتی شرافت و عزت کو بڑھانا وہی روپیہ باقی رہتا ہے۔ جو اپنے صحیح مصرف میں خرچ کیا جائے۔

جو لوگ شکر گزار ہوں ان کو اس کا معاوضہ دینا۔ ایسا نہ ہونے پائے کہ دنیا کے مزے تم کو آخرت کے خوف سے بے خطر کر دیں اور پھر تم اپنے فرائض و حقوق کو بے وقعت سمجھنے لگو جو ایسا کرتا ہے وہ پھر قطعی ان کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ جو کچھ نیک کام کرو وہ صرف اللہ کے لئے اور اللہ کی راہ میں ہو۔ اور اس کے ثواب کی توقع کرو جب اللہ نے اس دنیا میں تم پر احسان کیا ہے تو اب اگر تم اس کا اظہار اور شکر ادا کرو گے تو تم کو اعتماد رکھنا چاہیے کہ اللہ تمہارے ساتھ اور بھلائی اور احسان کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ سپاس گزاروں کے شکر اور نیکوں کی نیکی کی مناسبت سے ثواب دیتا ہے۔ کسی جرم کو حقیر مت سمجھنا کسی حاسد سے میل نہ کرنا کسی فاجر پر ترس نہ کھانا۔ ناشکر کو صلہ نہ دینا۔ دشمن سے مداہنت نہ کرنا۔ چغلخور کو کبھی سچا نہ سمجھنا۔ کسی غدار کو امان نہ دینا۔ کسی فاسق کو اپنا دوست نہ بنانا۔ کسی گمراہ کی اتباع نہ کرنا کسی بدنیت کی تعریف نہ کرنا۔ کسی انسان کی تحقیر نہ کرنا۔ کسی سائل یا فقیر کو سوکھا جواب نہ دینا جھوٹ کو کبھی نہ ماننا ہنسی کی بات کی طرف آنکھ بھی نہ اٹھانا۔ وعدے کی خلاف ورزی نہ کرنا۔ بدکاروں سے نہ ڈرنا۔ غصے سے کام نہ لینا ابتدال کے پاس نہ آنا۔ اترا کر نہ چلنا۔ سفاہت کو اختیار نہ کرنا۔ طلب آخرت میں کوتاہی نہ کرنا دفع الوقتی ہرگز نہ کرنا ظالم کے خوف یا رعب سے کبھی اس سے چشم پوشی نہ کرنا۔ اور دنیا کو ثواب آخرت کا ذریعہ بنانا ہر وقت فقہا سے مشورہ لیتے رہنا۔ اپنے نفس کو حلم کا خوگر بنانا۔ ہمیشہ تجربہ کار زیرک اور حکما سے عمدہ باتوں کا اکتساب کرتے رہنا۔

کبھی تنگ نظر بخیلوں کو اپنا مشیر نہ بنانا۔ ان کی کسی بات کو نہ ماننا۔ ان کا ضرر ان کے نفع سے کہیں زیادہ ہے۔ رعایا کو اپنے سے برگشتہ اور آمادہ فساد کرنے کے لئے بخل سے بڑھ کر زود اثر کوئی بات نہیں ہے۔ یہ بھی سمجھ لو کہ جب تمہاری حرص بہت بڑھی ہوئی ہوگی تو تم لوگے زیادہ اور دو گے کم۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ چند روز بھی تمہاری حکومت نہ چل سکے گی۔ رعایا اسی وقت تم سے محبت کرے گی جب تم اس کے مال سے اپنا ہاتھ روکے رکھو گے۔ اور ان پر ظلم نہ کرو گے اسی طرح تمہارے خاص احباب اور مصاحب بھی اسی وقت تک تمہارے بے ریا جاں نثار رہیں گے جب تک کہ تم ان پر انعام و اکرام کرتے رہو گے۔ اس لئے بخل سے ہمیشہ دور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رہنا اور سمجھ لو کہ یہ سب سے پہلا گناہ ہے جو انسان نے اپنے رب کا ارتکاب کیا ہے اور گناہگار کو ہمیشہ ذلت و رسوائی اٹھانا پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (ترجمہ) اور جو لوگ بخل نفس سے بچائے گئے وہی کامیاب ہیں۔" اس لئے حق کے مطابق جود کی راہ آسان کر دینا اور تمہاری نیت یہ ہو کہ تمہارے جود میں تمام مسلمان برابر کے سہیم و شریک ہیں۔ یقین جانو سخاوت بندوں کے اعمال میں سب سے افضل ہے اس لئے سخاوت کو اپنی سرشت اپنا مذہب اور اپنا عمل بنالو۔

فوج کے دفاتر اور دیوانوں کی ہمیشہ جانچ پڑتال کرتے رہو ان کو باقاعدہ معاش ادا کرو۔ ہو سکے تو ان کی معاشوں میں ان کی تنگ دستی کو دور کرنے کے لئے اضافہ کرتے رہو اس طرح وہ تمہارے سچے اطاعت گزار اور مخلص جاں نثار ہو جائیں گے۔ حکمران کی سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ وہ اپنی فوج اور رعایا پر انصاف کرنے میں انتظام سیاست میں اور عنایت میں باعث رحمت ہو۔

یاد رکھو قضا کو اللہ نے وہ اہمیت دی ہے جو کسی اور بات کو نہیں دی۔ اس لئے کہ قضا اللہ کی وہ ترازو ہے جس پر اس عالم کے معاملات تولے جاتے ہیں فصل خصومات میں ہمیشہ عدل پر عمل پیرا ہونے سے رعایا درست رہتی ہے۔ راستے مامون رہتے ہیں۔ مظلوم کی دادرسی ہوتی ہے۔ لوگوں کے حقوق دلائے جاتے ہیں۔ زندگی بہتر ہو جاتی ہے طاعت کا پورا حق ادا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے اللہ سلامتی اور عافیت عطا فرماتا ہے دین برقرار ہوتا ہے سنن جاری ہوتی ہیں اور قوانین چلتے ہیں۔ اور قضا میں حق و انصاف جو محل اور موقع ادا کئے جاتے ہیں۔

اللہ کے حکم کے نافذ کرنے میں شدت کرنا زبان کو فضول گوئی سے بچانا۔ حدود کو فوراً جاری کرا دینا عجلت کم کرنا دل گرفتگی اور خلق کو پاس نہ آنے دینا تبسم نہ کھانا ایسی کوشش کرنا کہ تمہاری دھاک بندھی رہے۔ اور تمہارا اقبال پائدار ہو۔ اپنے تجربے سے نفع اٹھانا خاموشی میں بیدار رہنا اور گویائی میں اعتدال رکھنا۔ اپنے حریف سے بھی انصاف کرنا۔ شبہ پر تامل کرنا یقینی حجت قایم کرنا اپنی رعیت کے بارے میں ذاتی تعلق حمایت کا خیال یا کسی معترض کے اعتراض سے کبھی متاثر نہ ہونا۔ ہر معاملہ پر بہت ہی استقلال کے ساتھ اچھی طرح غور و خوض کرنا اپنے رب کے سامنے نہایت فروتنی اختیار کرنا تمام رعایا کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا، حق کو اپنے اوپر مسلط کر لینا، کبھی خونریزی میں عجلت نہ کرنا۔ کیونکہ بے وجہ خونریزی کا ارتکاب اللہ کے ہاں سخت قابل مواخذہ ہے۔

اس خراج کا جس پر رعایا کی بہبودی قایم ہے اور جسے اللہ نے اسلام کے لئے باعث شوکت و رفعت، مسلمانوں کے لئے باعث خوشحالی اور طاقت اور اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کے لئے باعث رنج و تکلیف اور کفار کے لئے ان کے معاہدۂ نادیہ کی وجہ سے باعث ذلت و

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقارت بنایا ہے۔ بہت زیادہ خیال رکھنا۔ خراج کو حق وانصاف کے ساتھ علی السویہ سب مستحقین پر تقسیم کرنا کسی شریف کو اس کی شرافت کی بنا پر کسی دولت مند کو اس کی دولت کی بنا پر اپنے کسی کاتب یا متعلقین خاص کو کبھی خراج معاف نہ کرنا اور نہ کسی سے اس کی استطاعت سے زیادہ وصول کرنا۔ ایسا حکم کبھی نہ دینا جو باعث تکلیف ہو تمام لوگوں کو حق پر چلنے کی ہدایت کرتا اس سے ان میں الفت رہے گی اور سب لوگ تم سے خوش رہیں گے

یہ سمجھ لو کہ تم اپنی ولایت کی وجہ سے امین۔ محافظ اور عامل بنائے گئے ہو چونکہ تم اپنے تحت کے علاقے کے باشندوں کے راعی اور نگراں ہو اسی بنا پر ان کو تمہاری رعیت کہا جاتا ہے۔ لہذا حسب استطاعت اور سہولت جو وہ تم کو دیں تم لے لینا اور اسے انہیں کی اصلاح وترقی اور ان کی حالت کی درستی اور استقامت میں خرچ کرنا اپنی رعایا پر اپنے عمل اقتدار میں ایسے لوگوں کو عامل مقرر کرنا جو ذی رائے صاحب تدبیر وتجربہ ہوں اور سیاست سے علمی اور عملی طور پر واقفیت رکھتے ہوں اور پرہیزگار ہوں ان کی معقول تنخواہیں مقرر کرنا کیوں کہ یہ بھی تمہارے عہدہ کے فرائض میں ہے۔ کبھی ایسا نہ ہونے پائے کہ کوئی اور شغل تم کو اپنے فرائض کی طرف سے بے خبر کر دے یاد رکھو جب تک تم اپنے فرض منصبی کو پورے انہماک اور دیانت کے ساتھ سرانجام دیتے رہو گے اللہ کی جانب سے تمہارے مدارج میں اضافہ ہوتا رہے گا تمہاری نیکنامی دن دونی رات چوگنی ہو گی رعایا تمہاری مخلص وفرماں بردار رہے گی اور تمہارے تمام کام بنتے رہیں گے۔ لہذا اپنے شہر میں خوب خیر وخیرات کرنا، اپنے علاقے کو آباد کرنا اپنے ملک کو سرسبز بنانا۔ اس طرح تمہاری آمدنی میں توفیر ہو گی۔ اور پھر تمہاری فوج بھی تمہارے ہر حکم کی بجا آوری کے لئے آمادہ ہو گی۔ اور جب تم خود ان کی تنخواہیں باقاعدہ دیدیا کرو گے تو رعایا بھی فوج سے خوش رہے گی اور اس کے خلاف اسے کوئی شکایت پیدا نہ ہو گی سب لوگ تمہاری جہانبانی کی تعریف کریں گے اور خود تمہارا دشمن تمہاری اس معدلت گستری اور حق پژوہی کی داد دینے پر مجبور ہو گا۔ ہر کام میں تم عادل، قوی مستعد اور ذی حیثیت رہو گے لہذا اس مرتبہ کے حاصل کرنے میں خوب ذوق وشوق سے کام لو اور کسی اور بات کو اس خیال پر ترجیح نہ دینا۔ انشاء اللہ آخر کار تم سب کے ممدوح بن جاؤ گے۔

اپنے علاقے کے ہر ضلع میں ایک راست باز وقائع نویس مقرر کرنا جو تمہارے عہدیداروں کی تمام خبریں ان کی ذات سیرت، اور اعمال تم کو لکھتا رہے۔ اور تم اس طرح باخبر رہو کہ گویا تم خود اس کے ساتھ وہاں نگراں موجود ہو۔ اگر کسی بات کے لئے حکم دینا چاہو تو پہلے اس کے عواقب پر پوری طرح غور وخوض کر لینا۔ اگر اس میں سلامتی اور عافیت نظر آئے اور اس سے سلطنت کا استحکام اور بھلائی اور خیر خواہی متوقع ہو تو اسے کر گزرنا ورنہ توقف کرنا اور اس کے متعلق صاحب بصیرت علماء سے مشورہ کر لینا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد اس کی تیاری کرنا۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان اپنے معاملہ پر غور کر کے کسی تصفیئے پر پہونچ جاتا ہے۔ اور چونکہ وہ تصفیہ اسکی خواہش کے عین مطابق ہوتا ہے اس لئے اسے اس کے صحیح ہونے کا یقین آجاتا ہے اور وہ اپنے خیال سے متاثر ہو کر اسے پسند کرتا ہے ایسی صورت میں اگر وہ شخص اس معاملہ کے نتائج پر اچھی طرح غور نہیں کر لیتا تو وہ بات اسے ہلاک کر دیتی ہے اور اس کا سارا کام بگڑ جاتا ہے۔

لہذا ہر ارادے میں احتیاط کرنا اور پھر اللہ کی قوت کی مدد کے ساتھ کرنا۔ اپنے تمام کاموں میں اکثر اپنے رب سے استخارہ کرتے رہنا۔ آج کا کام آج کر لینا کل پر نہ چھوڑنا اور زیادہ تمام سرکاری کام خود ہی انجام دینا اور یہ یاد رکھو کہ اگر آج کا کام کل پر چھوڑ دو گے تو ممکن ہے کہ کل اور بہت سے ایسے اہم کام پیش آجائیں کہ جو آج کے بقیہ کام کی طرف توجہ ہی نہ ہونے دیں یہ سمجھ لو کہ جو دن چلا گیا وہ اپنی ہر شے کو لے گیا۔ لہذا جب تم آج کا کام کل پر موخر کر دو گے تو تم پر دو دن کا کام جمع ہو جائے گا جو تم سے ہو نہ سکے گا۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ تم کچھ نہ کر سکو گے۔ اگر اس کے بجائے تم روز کا کام روز پورا کیا کرو گے تو اس سے تمہارا دل بھی خوش رہے گا اور تمہارے جسم کو بھی راحت ملے گی اور تمہاری حکومت پائدار ہوتی جائے گی۔

شرفا اور ذی اخلاق لوگوں کا خاص طور پر خیال رکھنا۔ جب تم دیکھ لو کہ تمہارے ساتھ ان کی نیت اور دوستی پاک و صاف ہے اور وہ مخلصانہ طور پر تمہاری حکومت میں تمہاری مدد کر رہے ہیں تم بھی ان کو اپنا مخلص دوست بنا لینا۔ اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرتے رہنا۔ ان پر لئے شرفا کے خاندان والوں سے جو اب حاجتمند ہو گئے ہیں ملتے رہنا۔ ان کی ضرورت کو پورا کرنا اور ان کی حالت کی ایسی اصلاح کرنا کہ پھر ان کو اپنی پریشان حالی کا خیال بھی نہ آئے۔ تم خود فقرا مساکین اور ان کمزوروں کے حال پر نظر رکھنا جو تمہارے پاس آکر اپنے کسی معاملہ کی فریاد بھی نہیں کر سکتے۔ یا اس قدر فروماید اور دبے ہوئے ہیں کہ ان کو یہ معلوم ہی نہیں کہ ان کا حق کیا ہے۔ تم بالکل راز میں ان سے ان کی شکایت پوچھنا اور پھر اپنی رعایا میں جو نیک لوگ ہوں ان کو اس کام پر متعین کرنا کہ وہ ان کمزوروں اور ناواقفوں کی ضروریات اور حالات تم سے کہتے رہیں تاکہ پھر تم ان کے متعلق ایسا انتظام کر جس سے اللہ ان کی حالت درست کر دے۔

اسی طرح لڑائیوں میں جن لوگوں نے بہادری دکھائی ہو ان سے ان کے یتیموں اور اور بیواؤں کے حال کی خبر گیری کرنا اور پھر امیر المومنین کی اقتدار میں ان پر مہربانی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلہ ان کی معاش بیت المال سے مقرر کرنا تاکہ اس طرح وہ آرام سے زندگی بسر کر سکیں اور اللہ تم کو اس کی برکت دے۔ اندھوں کے لئے بیت المال سے وظیفہ مقرر کرنا ان میں جو حافظ قرآن اور قاری ہوں ان کا وظیفہ دوسروں سے زیادہ مقرر کرنا۔ مسلمان مریضوں کے لئے شفاخانے قایم کرنا۔ ان کی خدمت کے لئے ملازم مقرر کرنا اور علاج کے لئے طبیب متعین کرنا اور جہاں تک بیت المال کے روپے میں اسراف کی نوبت نہ آئے وہاں تک مریضوں کی خواہشات پوری کرنا۔

مگر اس بات کو پیش نظر رکھو کہ جب لوگوں کو ان کے حقوق دئے جاتے ہیں اور ان کی توقعات پوری کر دی جاتی ہیں تو وہ اس پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ اپنے والیوں سے جا کر اپنی لمبی چوڑی ضروریات بیان کرتے ہیں تاکہ ان کو اور ملے اور ان کے ساتھ مزید مہربانی کی جائے۔ اس کی وجہ سے بسا اوقات جو شخص لوگوں کے معاملات پوچھتا گچھتا ہے۔ وہ اس قسم کی درخواستوں کی کثرت کی وجہ سے تند خو اور سخت دل ہو جاتا ہے اور اس کی قوت فکر اور دماغ پر بہت بار پڑتا ہے۔ جس سے اسے تکلیف ہوتی ہے۔ اور جو شخص اس لئے عدل کرتا ہے کہ اس دنیا میں اسکی شہرت ہو اور آخرت میں ثواب ملے وہ اس شخص کے برابر نہیں ہو سکتا جو یہ کام محض اللہ کے تقرب اور اس کی رحمت کے لئے کرتا ہے۔

کثرت سے لوگوں کو اپنے پاس آنے کی اجازت دینا۔ اپنا چہرہ ان کے سامنے کرنا اپنے محافظ سپاہیوں کو حکم دینا کہ وہ لوگوں کو آنے سے نہ روکیں ان کے ساتھ نہایت مہربانی سے پیش آنا۔ ان کے سامنے ہنس مکھ رہنا۔ ان سے گفتگو کرنے اور سوالات کرنے میں نرمی برتنا۔ پھر ان پر اپنی سخاوت اور فضل سے عنایت کرنا۔ اور جب تم دینے پر آؤ تو کشادہ دستی اور فراخدلی سے دینا۔ نہ تکدر ظاہر کرنا اور نہ احسان جتانا۔ جو عطیہ بغیر تکدر اور احسان رکھنے کے دیا جاتا ہے وہ ایسی تجارت ہے جس میں انشاء اللہ تعالیٰ بہت فائدہ ہوگا۔

دنیا میں اس وقت جو واقعات ہو رہے ہیں ان سے اور تم سے پہلے گذشتہ زمانے میں اور فنا شدہ اقوام میں جو سلاطین اور رؤسا گزر چکے ہیں ان کے واقعات سے عبرت لینا چاہئے اور اپنے تمام معاملات میں اللہ پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ اس کی محبت کے لئے لگاتار کوشاں رہنا چاہئے۔ اس کی شریعت اور قوانین پر عمل کرنا چاہئے اس کے دین اور اسکی کتاب کو قائم کرنا چاہئے۔ اور ہر اس بات سے جو ان کے مخالف ہو اور جس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی متنج ہوتی ہے، اجتناب کرنا چاہئے۔ تمہارے عمال جو مال جمع کرتے ہوں یا خرچ کرتے ہوں اس سے تم کو باخبر رہنا چاہئے۔ خود تم کو چاہئے کہ کبھی حرام مال کو جمع نہ کرو اور نہ خرچ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے میں اسراف کرو۔ زیادہ تر علما کے ساتھ ہمنشین رہنا ان سے مشورہ کرتے رہنا اور ان سے اختلاط رکھنا۔ اپنے خاص اور بے تکلف دوستوں میں سب سے زیادہ تم اس کی عزت و توقیر کرنا۔ کہ جو اگر تم میں کوئی عیب دیکھے تو تمہارے رعب سے متاثر نہ ہو اور پھر بلجملہ تخلیہ میں وہ تم کو اس عیب پر متنبہ کر دے اور اس کے نقص کو ظاہر کر دے۔ تمہارے تمام دوستوں اور مددگاروں میں یہ شخص سب سے زیادہ مخلص دیندار خواہ ہوگا۔

تمہارے جو عمال اور کاتب تمہارے پاس ہوں ان کی اچھی طرح نگرانی رکھنا۔ روزانہ ہر عامل کے لئے ایک خاص وقت مقرر کر دینا کہ وہ اس وقت اپنے تمام کاغذات اور مسئلہ لے کر حاضر رہے اور پھر وہ تم سے تمہارے عمال ملک اور رعیت کی ضروریات بیان کرے حسب ضرورت احکام لے مگر پہلے تم اس کی تمام باتوں کو پورے انہماک اور توجہ سے سننا اور اچھی طرح مکرر سہ کرر معاملہ کے نتائج اور تمام پہلوؤں پر غور کر کے وہ تجویز کرنا جو احتیاط اور جن کے موافق ہو اس کے بعد اسے نافذ کر دینا اس کے لئے اللہ سے استخارہ کرنا اگر استخارہ اس کے مخالف آئے تو اسے ملتوی کر کے اس پر مزید غور و فکر کرنا

اپنی رعایا ہو یا کوئی اور جس کے ساتھ تم کوئی نیکی کرو اس کا اس پر احسان نہ رکھنا ہر شخص سے صرف یہ چاہنا کہ وہ سچا وفادار بنا اطاعت گزار اور امیرالمومنین کے کاموں میں مددگار ہو جو لوگ ایسے ہوں صرف انہیں کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرنا۔

میرے اس خط کو اچھی طرح سمجھ لو اکثر اسے دیکھتے رہنا اس پر عمل کرنا اپنے تمام کاموں میں اللہ سے اعانت اور طلب امداد کرتے رہنا یاد رکھو اللہ ہمیشہ نیکی اور نیکوں کا ساتھ دیتا ہے تمہاری سب سے بڑی خواہش اور سیرت یہ ہو کہ اللہ کی خوشنودی حاصل ہو اس کے دین کا نظام قایم رہے مسلمانوں کو عزت اور شوکت حاصل ہو اور ذمیوں اور مومنین میں عدل اور بھلائی رائج ہو۔ میں اللہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ تمہاری مدد کرے تمہیں توفیق اور ہدایت عطا کرے اپنی حفاظت میں رکھے اور تم پر اپنا ایسا مکمل فضل اور رحمت نازل فرمائے جو تمہارے لئے عزت و شرافت کا باعث ہو تاکہ اس وجہ سے تم اپنے ہمسروں میں باعتبار نصیب یاوری اور اس کی نعمتوں سے بہرہ ور ہونے کی وجہ سے یکتائی اور حکومت میں سب سے بہتر ہو جاؤ۔ تمہارا دشمن اور معاند ہلاک ہو تمہاری رعایا امن و سکون کے ساتھ تمہاری فرمانبردار ہے۔ شیطان اور اس کے وسوسے تم سے کوسوں دور ہوں اور تمہارا اقبال بلند ہے۔ اللہ اپنی توفیق اور قوت سے تم کو اقبال مند رکھے وہ قریب ہے اور دعا کو قبول کرتا ہے۔

طاہر بن حسین کے خط کی اہمیت بیان کیا گیا ہے کہ جب طاہر نے اپنے بیٹے عبداللہ کو یہ عہد لکھ کر دیا تو لوگوں میں اس کا بڑا چرچا ہوا اور ہر شخص نے اس کے حاصل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی کوشش کی۔ اس کی نقلیں لیں سے ایک دوسرے کو پڑھ کر سمجھا۔ اور سمجھایا۔ اس کی شہرت اتنی پھیلی کہ مامون کو بھی اس کی اطلاع ہوئی انہوں نے اس عہد کو منگوا کر سنا۔ کہنے لگے ابوالطیب نے دین دنیا کی کوئی بات ایسی نہیں چھوڑی جو اس میں نہ لکھ دی ہو۔ اسی طرح اس نے تدبیر ملک۔ سیاست مدن اصلاح ملک و رعیت، حفاظت وطن، خلفا کی اطاعت اور خلافت کے استحکام و بقا کی جس قدر مفید باتیں ہیں سکتی تھیں وہ سب اس تحریر میں نہایت وضاحت سے لکھ دی ہیں۔ اور ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین و تاکید کر دی ہے۔ لہٰذا اس کی نقلیں تمام عہدیداروں کو تمام اطراف و جوانب ملک میں بھیج دی جائیں۔

اس عہد کو لے کر عبداللہ اپنے مستقر چلا گیا۔ اور وہاں اس نے ان ہدایات پر پورا عمل کیا۔

متفرق واقعات

اس سال عبداللہ بن طاہر نے نصر بن شبث سے اٹھنے کے لیے رقہ جاتے ہوئے اسحاق بن ابراہیم کو بغداد کے دونوں پلوں کا نگران مقرر کیا۔ نیز فوج خاصہ کی سرداری اور علاقہ بغداد کی اس نیابت پر جس پر اس کے باپ طاہر نے اسے اپنا خلیفہ بنایا تھا، قائم مقام بنایا۔

امیر حج عبیداللہ بن الحسن

اس سال عبیداللہ بن الحسن والی حرمین کی امارت میں حج ہوا

۲۰۷ھ کے واقعات

عبدالرحمن بن احمد علوی کا خروج

اس سال عبدالرحمن بن احمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب نے یمن کے بلاد عک میں خروج کیا اور آل محمد میں سے خلیفہ کے انتخاب کی تحریک کی۔

اس کے خروج کی وجہ یہ ہوئی کہ جب یمن کے سرکاری عمال نے بری روش اختیار کی تو لوگوں نے اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ مامون کو اس کی اطلاع ہوئی انہوں نے دینار بن عبداللہ کو ایک بہت بڑی فوج کے ساتھ اس کے مقابلہ کے لیے بھیجا۔ اور اس کے ہمراہ عبدالرحمن کے لئے فرمان معافی بھی لکھ کر بھیجا۔

عبدالرحمن بن احمد علوی کی اطاعت

دینار بن عبداللہ حج کے زمانے میں مکہ آیا حج سے فارغ ہو کر یمن روانہ ہوا اور عبدالرحمن کے پاس پہونچا۔ مامون نے اس کے لئے جو امان نامہ لکھا تھا وہ اسے دیدیا۔ عبدالرحمن نے امان مان لی۔ مامون کی اطاعت قبول کی۔ اور دینار کے ہاتھ پر مامون کی بیعت کر لی۔ دینار نے اسے مامون کے پاس بھجوا دیا اس موقع پر مامون نے آل طالب کا دربار بند کر دیا اور ان کو بھی سیاہ لباس پہننے پر مجبور کیا۔ یہ جمعرات ذی قعدہ کی آخری شب کا واقعہ ہے۔

طاہر بن حسین کی وفات

اس سال طاہر کا انتقال ہوا۔ مظہر بن طاہر بیان کرتا ہے کہ ذوالیمینین کو لُو لگ گئی تھی۔ وہ اپنے بستر پر مردہ پائے گئے۔ ان کے دونوں چچا علی بن مصعب اور احمد بن مصعب ان کی عیادت کو گئے۔ خدمت گار سے کیفیت پوچھی۔ ان کی یہ عادت تھی کہ نماز صبح بہت اندھیرے میں پڑھتے تھے۔ خدمت گار نے کہا سوتے ہیں ابھی بیدار نہیں ہوئے۔ کچھ دیر وہ دونوں ان کا انتظار کرتے رہے مگر جب بالکل صبح ہو گئی اور معمول کے مطابق نماز کا وقت بھی آخر ہوا اور اب بھی انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنبش نہیں کی تو اب یہ دونوں پریشان ہوئے کہ کیا بات ہے اور انہوں نے خادم سے کہا کہ ان کو جگا دو اس نے کہا میری یہ جسارت نہیں۔ انہوں نے کہا ہمیں ان کے پاس لے چلو۔ دونوں اندر گئے دیکھا رضائی پہنے پڑے ہیں اسے اپنے منہ پر لے رکھا ہے اور سر اور پاؤں ڈھکے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ان کو ہلایا مگر وہاں جنبش نہ ہوئی۔ تب ان کا منہ کھول کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ مر چکے ہیں۔ یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ کس وقت موت واقع ہوئی۔ کسی خدمت گار کو بھی یہ معلوم نہ تھا کہ کب انتقال ہو گیا۔ انہوں نے خدمت گار سے پوچھا کہ آخر تم نے ان کو کس حال میں چھوڑا تھا اور کب تک کی تم کو واقفیت ہے۔ اس نے کہا کہ میرے سامنے انہوں نے مغرب اور عشا کی نماز پڑھی اور پھر رضائی اوڑھ لی اور پھر فارسی میں کہا "مرگ نیز مردی باید" جس کے معنے ہیں کہ انسان کو موت کے وقت بھی مردانگی کی ضرورت ہے۔

کلثوم بن ثابت کا بیان

کلثوم بن ثابت بن ابی سعد جس کی کنیت ابو سعدہ تھی بیان کرتا ہے کہ میں خراسان کا عامل تھا اور جمعے کے دن ہمیشہ منبر کی جڑ میں بیٹھا کرتا تھا۔ سنہ ۲۰۲ھ میں طاہر کی ولایت کو دو سال گزر رہے تھے، جمعہ آیا طاہر نے منبر پر خطبہ پڑھا جب خلیفہ کا نام آیا تو بجائے اس کے کہ وہ ان کے لئے دعا مانگتا چپ ہو گیا اور اس نے کہا اے اللہ تو امت محمد کی حالت کی اصلاح اس طرح کر جس طرح تو نے اپنے اولیاء کی حالت درست کی ہے۔ ان کے اختلافات کو اتحاد سے بدل دے۔ ان کی جانیں محفوظ رکھ ان کے آپس کے تعلقات درست کر دے تاکہ کسی شخص کو یہ جرات نہ ہو کہ وہ ان میں فساد پیدا کرے یا ان پر یورش کرنے کے لئے فوج جمع کرے

طاہر کے رویہ کے متعلق مامون کو اطلاع

میں نے اپنے دل میں کہا چونکہ اس واقعہ کو میں چھپاؤں گا نہیں اس لئے سب سے پہلے میں قتل کیا جاؤں گا۔ میں نے گھر آ کر میت کا غسل کیا۔ موتی کی ازار پہنی اس پر سے قمیص اور چادر پہنی۔ اس طرح پورا کفن پہن لیا۔ اور سیاہ لباس اتار پھینکا اور مامون کو اس واقعے کی اطلاع لکھ بھیجی۔ نماز عصر پڑھ کر طاہر نے مجھے بلایا۔ اس کی آنکھ کے پپوٹے اور کونے میں کوئی تکلیف پیدا ہوئی جس سے وہ مردہ زمین پر گر پڑا۔

طاہر کی موت کی مامون کو اطلاع

میں اس کے پاس سے چلا آیا۔ آنے کے بعد طلحہ بن طاہر نے باہر نکل کر کہا کہ اسے واپس لاؤ۔ واپس لاؤ۔ لوگ مجھے واپس لے گئے۔ طلحہ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے جو واقعہ گزرا تھا لکھ دیا ہے میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا تو اب تم اس کی وفات کی اطلاع لکھ دو۔ طلحہ نے مجھے پانچ لاکھ درہم اور دو سو پارچے عطا کئے۔ میں نے بارگاہ خلافت میں طاہر کی موت اور اس کے بجائے طلحہ کی نیابت جیش کی اطلاع لکھ دی۔

امارت خراسان پر طلحہ بن طاہر کا تقرر

میرا وہ معروضہ جس میں میں نے طاہر کی خود مختاری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اطلاع دی تھی۔ صبح کے وقت مامون کو ملا۔ انہوں نے اسی وقت ابن ابی خالد کو بلا کر کہا کہ ابھی خراسان جاؤ اور حسب وعدہ اور ضمانت اسے میری خدمت میں حاضر کرو۔ ابن ابی خالد نے کہا آج رات میں بسر کرلوں۔ مامون نے کہا یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ تم کو سواری پر شب گزارنا پڑے گی۔ مگر ابن ابی خالد نے اس قدر منت وسماجت کی کہ بالآخر انہوں نے ایک رات بسر کرنے کی مہلت دیدی۔ رات کو انھیں وہ خریطہ ملا جس میں طاہر کی موت کی اطلاع تھی۔ انہوں نے پھر ابن ابی خالد کو بلایا اور کہا کہ طاہر کا انتقال ہوگیا اب کون اس کا جانشین ہو۔ اس نے کہا، ان کا بیٹا طلحہ اس کا صحیح جانشین ہوگا۔ مامون نے کہا بالکل درست ہے۔ اچھا اس کی ولایت کا فرمان لکھدو۔ ابن ابی خالد نے باضابطہ اس کی صوبہ داری کا فرمان نامذکر دیا۔ اور یہ طلحہ طاہر کے بعد مامون کے عہد میں سات سال مسلسل خراسان کا والی رہا۔

عبداللہ بن طاہر کی ولایت خراسان

پھر اس کا بھی انتقال ہوگیا۔ اس کی جگہ اب اس کا بھائی عبداللہ خراسان کا والی مقرر کیا گیا۔ اس زمانے میں چونکہ یہ بابک کے مقابلہ پر متعین تھا۔ اس وجہ سے وہ دینور میں مقیم تھا۔ اور وہاں سے اپنی فوجیں بابک سے مقابلہ پر بھیجا کرتا تھا۔ جب مامون کو طلحہ کے مرنے کی اطلاع ملی انہوں یحییٰ بن اکثم کو عبداللہ کے پاس بھیجا۔ تاکہ وہ اس کے بھائی کی موت پر اس کی تعزیت کرے اور خود اس کے خراسان کا صوبہ دار مقرر ہونے پر مبارکباد دے۔ مامون نے عبداللہ کی جگہ علی بن ہشام کو بابک کے مقابلہ پر مقرر کر دیا۔

طاہر کی وفات پر مامون کا اظہار تشکر

عباس کہتا ہے کہ جس وقت طاہر کی خبر مرگ مامون کو موصول ہوئی میں ان کے پاس موجود تھا کہنے لگے خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہم سے پہلے اسے موت آ گئی۔

طاہر کی فوج میں شورش

اپنے باپ طاہر کے مرنے کے بعد طلحہ کے والی خراسان مقرر ہونے کے متعلق مذکورہ بالا بیان کے علاوہ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جمادی الاولیٰ میں جبکہ طاہر نے انتقال کیا فوج نے ہنگامہ برپا کر دیا۔ انہوں نے اس کے ساتھ کچھ خزانے بھی لوٹ لئے۔ سلام الابرش الخصی نے ان کے معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اس کے حکم سے ان کو چھ ماہ کی تنخواہ دیدی گئی۔ اس کے بعد مامون نے طاہر کی تمام حکومت بحیثیت قائم مقام عبداللہ کے سپرد کی گئی۔ کیونکہ اس کے راویوں کے قول کے مطابق مامون نے طاہر کے مرنے کے بعد عبداللہ بن طاہر کو طاہر کے تمام علاقہ کی ولایت پر سرفراز کیا تھا اور وہ اس وقت رقہ میں نصر بن شبث سے لڑ رہا تھا۔ خراسان کے ساتھ مامون نے شام کو بھی عبداللہ کے تحت دیدیا تھا۔ اور وہیں اس کی ولایت خراسان اور اس کے باپ کی تمام خدمات پر سرفراز کئے جانے کا فرمان بھیجدیا۔

طلحہ بن طاہر کی قائم مقامی

عبداللہ نے اپنے بھائی طلحہ کو خراسان بھیجدیا۔ اور اسحٰق بن ابراہیم کو مدینتہ السلام میں اپنا قائم مقام مقرر کیا مگر طلحہ نے خراسان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے خود اپنے نام سے مامون سے مراسلت شروع کی۔ مامون نے احمد بن ابی خالد کو طلحہ کے معاملہ کی اصلاح کے لئے خراسان بھیجا۔ احمد نے ماوراء النہر جاکر اشروسنہ فتح کیا۔ اور کاوس بن خارا خرہ اور اس کے بیٹے فضل کو پکڑ کر دونوں کو مامون کی خدمت میں بھیجدیا۔ طلحہ نے ابن ابی خالد کو تیس لاکھ درہم نقد دیئے اور بیس لاکھ کا سامان دیا نیز اس نے احمد بن ابی خالد کے کاتب ابراہیم بن العباس کو پانچ لاکھ درہم دیئے۔

متفرق واقعات اس سال بغداد، بصرہ اور کوفے میں قحط پڑا۔ جس کی وجہ سے ایک قفیز ہارونی لحجم، گیہوں کی قیمت چالیس سے پچاس درہم ہوگئی۔ اس سال موسیٰ بن حفص طبرستان، رویان اور دینا وند کا والی مقرر کیا گیا۔

امیر حج ابو عیسیٰ بن رشید اس سال ابو عیسیٰ بن الرشید کی امارت میں حج ہوا

سنہ ۲۰۸ھ کے واقعات

حسن بن حسین کی سرکشی اس سال حسن بن الحسین بن مصعب حکومت کی مخالفت پر آمادہ ہوکر خراسان سے کرمان چلا آیا اور یہاں اس نے اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا احمد بن ابی خالد اس کے پاس گیا اور اسے پکڑ کر مامون کے پاس لے آیا۔ مامون نے اسے معاف کر دیا۔

متفرق واقعات اس سال کے ماہ محرم میں مامون نے محمد بن عبدالرحمٰن المخزومی کو عسکر مہدی کی قضا پر مقرر کیا۔ اس سال محمد بن سماعۃ القاضی نے قضا سے استعفیٰ دیدیا۔ جو منظور کر لیا گیا اور ان کی جگہ اسمٰعیل بن حماد بن ابی حنیفہ قاضی مقرر ہوئے۔ اسی سال ماہ ربیع الاول میں قاضی مقرر ہونے کے بعد محمد بن عبدالرحمٰن قضا سے علیحدہ کر دیئے گئے اور ان کی جگہ بشیر بن الولید الکندی قاضی مقرر ہوئے۔ محمد کی شکایت میں کسی شخص نے کچھ شعر بھی کہے۔ اس سال کے ماہ شعبان میں امین کے لڑکے موسیٰ کا انتقال ہوا اور فضل بن الربیع نے ذی قعدہ میں وفات پائی۔

امیر حج صالح بن الرشید اس سال صالح بن الرشید کی امارت میں حج ہوا۔

سنہ ۲۰۹ھ کے واقعات

نصر بن شبث کو مامون کا پیغام اس سال عبداللہ بن طاہر نے نصر بن شبث کو محاصرہ میں لے کر اس قدر عاجز کر دیا کہ اسے امان مانگنا پڑی۔ جعفر بن محمد العامری کہتا ہے کہ مامون نے ثمامہ سے کہا کہ مجھے اہل جزیرہ میں سے کوئی ایسا شخص بتاؤ جو عقلمند ہو خوش بیان ہو اور تمام معاملات سیاسی کی پوری معرفت رکھتا ہو۔ تاکہ جو پیام میں اس کے ذریعہ نصر بن شبث کو بھیجوں وہ اسے بعینہ اسے پہنچا دے۔ ثمامہ نے کہا۔ جناب والا بنی عامر کا ایک شخص جعفر بن محمد اس کا اہل ہے۔ مامون نے کہا اسے میرے پاس پیش کرو۔ جعفر کہتا ہے ثمامہ نے مجھے ان کی خدمت میں باریاب کیا انہوں نے مجھ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت باتیں کیں اور حکم دیا کہ میں ان کا پیام نصر بن شبث کو پہنچا دوں۔

نصر بن شبث کی مشروط اشاعت کی پیشکش

میں نصر کے پاس آیا جو اس وقت سروج کے علاقہ میں مقام کفرعزون میں مقیم تھا۔ میں نے مامون کا پیام اسے پہنچا دیا۔ نصر نے ان کی اطاعت قبول کر لی۔ مگر چند شرطیں کیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ تھی کہ میں ان کے سامنے نہیں جاؤں گا۔

مامون اور جعفر بن محمد کی گفتگو

میں نے مامون سے آکر سارا ماجرا بیان کیا وہ کہنے لگے کہ میں اس شرط کو کبھی منظور نہیں کروں گا۔ کہ وہ میرے پاس نہ آئے۔ چاہے اس میں میری یہ نوبت ہی کیوں نہ ہو کہ مجھے اپنی قمیص تک بیچنا پڑے۔ وہ مجھ سے کیوں بھاگتا ہے اور وہ کیوں اس قدر خائف ہے۔؟ میں نے کہا اپنے جرم کی وجہ سے جو وہ کر چکا ہے کہنے لگے یہ کیا بات ہے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ میرے نزدیک وہ فضل بن الربیع اور عیسیٰ بن ابی خالد سے زیادہ مجرم ہے۔ ایسا نہیں ہے تم کو معلوم ہے کہ فضل میرے امرار۔ فوج۔ اسلحہ اور تمام ان چیزوں کو لے کر جو میرے باپ مجھے دے گئے تھے میرے بھائی کے پاس چلا گیا۔ اور مجھے مرو میں یکہ و تنہا بے یار و مددگار چھوڑ آیا۔ پھر اسی نے میرے بھائی کو میرا مخالف بنایا۔ اور اور اس کے بعد جو کچھ ہوا اسے سب جانتے ہیں۔ جس کا مجھے نہایت ہی سخت رنج اور ملال ہے۔ تم کو معلوم ہے عیسیٰ بن ابی خالد نے میرے ساتھ کیا کیا۔ اس نے میرے مختار عام کو میرے اور میرے آبا کے شہر سے نکال دیا۔ میرے خراج اور میری فئی پر قابض ہو گیا۔ اس نے میرے ممالک کو میرے برخلاف بر انگیختہ کر دیا۔ اور اسی نے میرے بجائے ابراہیم کو خلیفہ بنا کر بٹھایا۔ اور میرے لقب سے اسے مخاطب کیا۔

مامون کا نصر بن شبث کی حاضری پر اصرار

میں نے عرض کیا اجازت ہو تو میں بھی کچھ کہوں فرمایا کہو۔ میں نے کہا امیر المومنین فضل بن الربیع آپ کا دودھ شریک اور مولیٰ تھا۔ آپ کے اور اس کے اسلاف کا ایک حال تھا۔ اس لئے جو آپ کریں گے وہ بھی کرے گا۔ تقریباً یہی حال عیسیٰ بن ابی خالد کا ہے۔ کہ وہ آپ کے خاندان کے خاص لوگوں میں ہے۔ اس کے پیشرو آپ کے پیشروں کے خاص اعوان و انصار تھے۔ لہٰذا اسے بھی اس بات کا گھمنڈ ہے مگر یہ تو ایسا شخص ہے کہ اس نے کبھی آپ کی کوئی خدمت نہیں کی۔ اور نہ اس کے اسلاف نے آپ کے اسلاف کی کوئی مدد کی ہے کہ ان خدمات سابقہ کی وجہ سے اس کے اس جرم بغاوت کو محمول کیا جا سکے۔ یہ تو بنی امیہ کے سپاہی ہمیشہ سے چلے آتے ہیں۔ مامون نے کہا اگر ایسا ہی ہے جیسا کہ تم کہتے ہو تو پھر غیظ اور جذبۂ انتقام و عداوت کا کیا موقع ہے۔ مگر بہرحال اس وقت تک تو میں اس کا پیچھا چھوڑوں گا نہیں جب تک کہ وہ یہاں میرے دربار میں حاضر ہو کر سلام نہ کرے۔ میں نصر کے پاس آیا۔ اور میں نے اسے پوری بات سنا دی۔ اس نے اپنے رسالہ کو ایک للکار سنائی جسے سن کر وہ جولانی کرنے لگے۔ اس نے کہا۔ مجھے ان پر افسوس آتا ہے کہ ان چار سو مینڈھوں یعنی جاٹوں پر جو ان کے زبردست بازو ہیں ان کا اب تک قابو نہیں چلا۔ بھلا وہ عرب کے ان شہسواروں پر قابو پا سکتے ہیں"

عبداللہ بن طاہر کی محاصرہ میں سختی

عبداللہ بن طاہر نے جب زیادہ سختی سے اس سے جنگ کی اور اس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محاصرہ کر کے اسے عاجز کر دیا تو اس نے امان کی درخواست کی جسے اس نے مان لیا۔ اور وہ اپنا پڑاؤ چھوڑ کر ۲۰۹ھ میں عبداللہ بن طاہر کے پاس رقہ چلا آیا۔ اس سے پہلے جبکہ عبداللہ اس کی افواج کو شکست دے چکا تھا مامون نے اسے ایک خط لکھا تھا جس میں اسے اپنی اطاعت کے قبول کرنے اور اس سرکشی سے باز آجانے کی دعوت دی تھی مگر اس نے نہ مانا مامون کو عبداللہ نے اس کی اطلاع لکھ بھیجی۔

مامون کا نصر بن شبث کے نام خط

مامون نے جو خط نصر بن شبث کو لکھا تھا وہ یہ ہے:۔

"یہ خط مامون کی جانب سے ہے جسے حمرو بن مسعدہ نے لکھا ہے۔

امابعد۔ اے نصر بن شبث تم اطاعت کے فوائد اس کے اعزاز اس کے سادگی برودت اور اس کی جراگاہ کے لطف سے واقف ہو۔ اس کے برخلاف بغاوت میں جو ذلت اور خسارہ ہوتا ہے۔ اس سے بھی واقف ہو۔ اگرچہ اللہ نے تمہاری گرفت میں طوالت دی ہے۔ مگر یہ ڈھیل اس شخص کی خاطر ہے جو اس بات کا جویا ہے کہ تمہارے خلاف پوری طرح حجت قایم ہو جائے تاکہ پھر ایسی سزا تم کو دی جائے جو نافرمان باغیوں کے لئے ان کے بغاوت کے اصرار اور استحقاق کی وجہ سے دوسروں کے لئے باعث عبرت ہو مگر میں نے مناسب سمجھا کہ تم کو سمجھاؤں کیونکہ میرا خیال ہے کہ جو کچھ میں تم کو لکھ رہا ہوں اس کو تم ایک موقع سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھاؤ گے صدق صدق ہے اور باطل باطل ہے اور بات انھیں سے کہی جاتی ہے جن کو اس کا اہل سمجھا جاتا ہے۔ امیرالمومنین کے کسی ایسے عامل سے تمہارا معاملہ نہ پڑا ہوگا جو تمہاری جان و مال عزت و آبرو کے لئے ہم سے زیادہ تمہارے لئے سودمند اور فائدہ رساں ہو۔ یا وہ تم کو اس مصیبت سے نکالنے اور تمہاری خطا کو درگزر کرنے کے لئے ہم سے زیادہ بے چین اور خواہشمند ہو۔ میں تم سے پوچھتا ہوں کہ میں نے تمہارے ساتھ پہلے یا بعد پانچ میں کون سی ایسی بات کی ہے کہ اس کی وجہ سے تم نے میری مخالفت پر اقدام کیا ہے۔ میرا مال پر قبضہ کیا اور جس ملک کی حکومت اللہ نے مجھے دی ہے اس پر تم حاکم بن بیٹھے۔ اس دیدہ دلیری کے ساتھ اب تم یہ بھی چاہتے ہو عیش و آرام اور اطمینان کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ اس ذات پاک کی قسم جو ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے کہ اگر تم نے پھر میری اطاعت قبول نہیں کر لی تو تم کو اس کا تلخ خمیازہ بھگتنا پڑے گا اور میں تمام دوسرے کاموں کو چھوڑ کر سب سے پہلے اپنی پوری طاقت و شوکت کے ساتھ تم کو اور تمہارے اوباش اور بدمعاش و بدکردار افغار و اراذل کو قرار واقعی سزا دوں گا کیونکہ اگر فوراً شیطان کے پیروؤں کا قلع قمع نہ کر دیا جائے تو دنیا میں بڑا سخت فتنہ و فساد برپا ہو جائے۔ بہرحال اب بھی موقع ہے کہ جس شخص نے عواقب لابد سے ڈر کر تنبہ اختیار کیا اس نے گویا اپنے سر سے الزام دور کر دیا۔ والسلام۔"

نصر بن شبث کی امان طلبی

بیان کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن طاہر پانچ سال تک نصر سے لڑتا رہا۔ آخر کار اسے امان طلب کرنا پڑی عبداللہ نے مامون کو لکھا کہ میں نے نصر کا محاصرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے اسے بالکل تنگ کر دیا اور اس کے ہمراہیوں کے روسا کو قتل کر دیا لہٰذا اب اس نے امان کی درخواست کی ہے۔ کیا حکم ہوتا ہے۔ مامون نے حکم دیا کہ اس کی درخواست کے مطابق معاہدۂ معافی لکھ کر دیدیا جائے۔

نصر بن شبث کو عبداللہ بن طاہر کا امان نامہ

عبداللہ نے یہ عہد امان اسے لکھکر دیا۔

اما بعد۔ حق کے تسلیم کرنے کا موقع دینا یہ اللہ کا وہ طریقہ ہے جس میں ہمیشہ کامیابی ہوتی ہے اور انصاف کے ساتھ کسی کے خلاف کارروائی کرنا اللہ کا معاملہ ہو جاتا ہے۔ جو غالب ہو کر رہتا ہے لہٰذا جو ایسا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی تائید کے دروازے اس کے لئے کھول دیتا ہے۔ اور تمام تمکین و قدرت کے اسباب اس کے لئے مہیا کر دیتا ہے۔ تم نے جو فتنہ و فساد کی آگ روشن کی ہے اس میں ان تین اغراض میں سے ایک غرض تمہاری ضرور ہوگی۔

اس سے تمہاری غرض یا دین ہوگا یا دنیا یا محض جوش نہ تھا میں ظالمانہ طور پر قوت و اقتدار حاصل کرنے کے لئے تم نے یہ کام کیا ہوگا۔ مگر اس شورش سے تمہاری غرض طلب دین ہے تو بہتر ہے کہ تم اس بات کو خود امیر المومنین پر واضح کرو۔ اگر تمہاری بات حق ہوگی تو وہ خوشی سے اسے قبول کر لیں گے۔ کیونکہ اس دنیا میں ان کی سب سے بڑی خواہش اور تمنا یہی ہے کہ وہ حق و انصاف کے ساتھ ساتھ رہیں۔ اور اگر تمہاری یہ کوشش دنیا طلبی کے لئے ہے تو امیر المومنین سے اپنی حاجت بیان کرو کہ تم کیا چاہتے ہو۔ اور کس بات کے مستحق ہو اگر تم نے اپنا استحقاق ثابت کر دیا اور اس کا پورا کرنا امیر المومنین کے امکان میں ہوا تو وہ ضرور اسے پورا کر دیں گے کیونکہ میں اپنی جان کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ کبھی اس بات کو جائز نہیں رکھتے کہ کسی کو بھی اس کے حق سے محروم کر دیں۔

اگر چہ وہ بات کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو اور اگر تم نے اپنے تہدد کے اظہار کے لئے یہ ہنگامہ برپا کیا ہے تو یاد رکھو کہ خود اللہ امیر المومنین کے لئے تمہاری اس ساری شوکت و سطوت کو خاک میں ملا دے گا۔ اور تم کو بھی اسی طرح تمہارے کیفر کردار کو پہونچائے گا جس طرح اس نے تم سے اگلوں کو سخت سزا دی ہے جو تم سے بہت زیادہ طاقتور اور بہت زیادہ فوج و سپاہ کے مالک اور ساز و سامان اور مال و متاع سے بہرہ ور تھے مگر اللہ نے ان کو بالکل ہلاک و برباد کر دیا۔ اور وہ سزا دی جو ظالموں اور بدنصیبوں کو دی جاتی ہے۔

امیر المومنین اپنے اس خط کو اس شہادت پر ختم کرتے ہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صلعم اور تمہارے لئے اس بات کا عہد و اثق کرتے ہیں اور ضامن ہوتے ہیں کہ تمہاری تمام گزشتہ خطائیں معاف کی جائیں گی ان کے متعلق کوئی باز پرس نہ کی جائے گی۔ تمہارے ساتھ تمہارے شایان سلوک کیا جائے گا اور تمہاری عزت کی جائے گی انشاء اللہ بشرطیکہ تم ہماری اطاعت قبول کر کے ہماری طاعت میں داخل ہو جاؤ والسلام"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس امان کے بعد جب نصر بن شبث عبداللہ بن طاہر کے پاس جانے کے لئے اپنے مقام سے برآمد ہوا تو اس نے کیسوم کو منہدم کر کے تباہ و برباد کر دیا۔

متفرق واقعات اس سال مامون نے صدقہ بن علی کو جو زریق کے نام سے مشہور ہے آرمینیہ اور آذربائیجان کا والی مقرر کیا اور اسی کو بابک سے لڑنے کے لئے متعین کیا۔ نیز اس نے اپنے بجائے ملک ملکی کا کام انجام دینے کے لئے احمد بن الجنید بن فرزندی الاسکافی کو مقرر کر دیا مگر پھر یہ بغداد چلا آیا۔ مگر پھر خرمیہ جماعت کے مقابلے پر پلٹ کر آگیا۔ اس مرتبہ بابک نے اسے گرفتار کر لیا اور اب انہوں نے آذربائیجان پر ابراہیم بن اللیث بن الفضل الحبی کو والی مقرر کیا۔

امیر حج صالح بن عباس اس سال صالح بن العباس بن محمد بن علی والی مکہ کی امارت میں حج ہوا۔ اس سال شہنشاہ روم میخائیل بن جورجس مر گیا اس نے نو سال حکومت کی رومیوں نے اس کے بیٹے توفیل بن میخائیل کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔

سنہ ۲۱۰ھ کے واقعات

نصر بن شبث کی بغداد میں آمد اس سال عبداللہ بن طاہر نے نصر کو مامون کی خدمت میں بھیجا۔ اور وہ دوشنبہ کے دن ۱۰ صفر کو بغداد آیا۔ مدینۃ ابو جعفر میں اتارا گیا اور اس کی نگرانی کے لئے عہدیدار مقرر کر دیئے گئے۔

ابراہیم ابن عائشہ پر عتاب و اسیری اس سال مامون نے ابراہیم بن محمد بن عبدالوہاب بن ابراہیم الامام ابن عائشہ کو محمد بن ابراہیم الافریقی مالک بن شاہی فرج البغوازی اور دوسرے ان اشخاص کو جنہوں نے ابراہیم بن المہدی کی بیعت لینے میں بہت کوشش کی تھی، عمران الفطر بلی کی نشاندہی پر پکڑ لیا۔ ان کا پتہ پاتے ہی مامون نے سنیچر کے دن ۵ صفر کو اپنے آدمی بھیجکر ان سب کو گرفتار کرایا ابراہیم ابن عائشہ کے متعلق انہوں نے حکم دیا کہ یہ ہمارے محل کے دروازے پر دھوپ میں تین دن مسلسل کھڑا رکھا جائے۔ پھر منگل کے دن کوڑوں سے لے خوب پٹوایا گیا۔ اور پھر محبس میں قید کر دیا گیا۔ اس کے بعد مالک بن شاہی اور اس کے ساتھیوں کو درے لگائے گئے۔ اگرچہ پتہ دینے والوں نے ان تمام فوجی امراء سپاہی اور دوسرے لوگوں کے نام لکھکر مامون کو دیدیئے تھے جنہوں نے اس کارروائی میں حصہ لیا تھا۔ مگر مامون نے ان میں سے کسی سے بھی اس وجہ سے تعارض نہیں کیا کہ شاید لوگوں نے ناکردہ گناہوں کو خالی عداوت کی بنا پر اس جرم میں ملوث کر دیا ہو ان لوگوں کا یہ بھی ارادہ تھا کہ جب فوج نصر بن شبث کے استقبال کو جائے۔ یہ پل کو توڑ ڈالیں۔ مگر اس کی عین وقت پر خبری کر دی گئی۔ اور وہ سب گرفتار کر لئے گئے۔ اس کے بعد نصر بن شبث تنہا بغداد میں داخل ہوا کوئی سپاہی اس کے استقبال کے لئے نہیں بھیجا گیا۔ یہ پہلے اسحٰق بن ابراہیم کے پاس ٹھہرایا گیا اور پھر مدینۃ ابو جعفر میں منتقل کر دیا گیا۔

ابراہیم بن مہدی کی گرفتاری اس سال ۱۳ ربیع الاول شب یکشنبہ میں ابراہیم بن المہدی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرفتار کر لیا گیا۔ یہ نقاب ڈالے دو عورتوں کے ساتھ زنانے لباس میں شب کے وقت کہیں جا رہا تھا، ایک مصری کوتوالی کے جوان نے اسے پکڑا اور پوچھا تم کون ہو اور اس وقت کہاں جا رہی ہو ابراہیم نے اس لیے کہ وہ ان کو جانے دے اور کوئی بات دریافت نہ کرے۔ یاقوت کی ایک بیش بہا انگوٹھی جو اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس سپاہی کو دی جسے دیکھ کر وہ ان کی طرف سے مشتبہ ہو گیا۔ اور اس نے اپنے جی میں کہا کہ ضرور اس انگوٹھی کا مالک کوئی خاص اہمیت والا شخص ہے وہ ان کو تھانہ لے گیا۔ تھانہ دار نے ان کو منہ کھولنے کا حکم دیا۔ ابراہیم نے اس سے انکار کیا۔ تھانے دار نے خود نقاب الٹ دی۔ اور اب ابراہیم کی داڑھی نمایاں ہو گئی وہ اسے پل کے نگران کے پاس لایا جس نے اسے شناخت کر لیا۔ اب وہ اسے مامون کے آستانے لے گیا اور ان کو ابراہیم کی گرفتاری کی اطلاع دی۔

ابراہیم بن مہدی کی تشہیر

مامون نے حکم دیا کہ محل ہی میں اسے بحفاظت رکھا جائے۔ اتوار کے دن صبح کو اسے مامون کے قصر میں بٹھایا گیا تاکہ بنو ہاشم، مرائے عساکر اور سپاہ اسے دیکھ لے۔ سرکاری ملازمین نے اس کے مقنع کو جس کو اس نے اپنے چہرے کی نقاب بنایا تھا۔ اس کی گردن میں لپیٹ دیا۔ نیز اس برقع کو جو اس نے اوڑھ رکھا تھا، اس کے صدر پر ڈال رکھا تھا تاکہ لوگ دیکھیں کہ کس شان میں اسے گرفتار کیا گیا ہے۔ جمعرات کے دن مامون نے اسے احمد بن ابی خالد کے مکان میں منتقل کر کے اسی کے پاس اسے قید کر دیا۔

ابراہیم بن مہدی کی رہائی

اس کے بعد جب وہ حسن بن سہل کے پاس واسط گئے تو انہوں نے ابراہیم کو احمد کے ہاں سے نکالا۔ اس پر لوگوں کا یہ خیال ہے غالباً حسن بن سہل نے اس کی سفارش کی۔ اس وجہ سے انہوں نے اس کی خطا معاف کر دی اور آزاد کر دیا۔ البتہ اب اسے احمد بن ابی خالد کی نگرانی میں دیدیا۔ اور اس کے ساتھ ابن یحییٰ بن معاذ اور خالد بن یزید بن مزید کو بھی اس کی نگرانی پر مقرر کر دیا۔ البتہ اس کے ساتھ یہ رعایت کی کہ اس کی ماں اور اہل و عیال کو اسی کے پاس رہنے کی اجازت دی وہ سوار ہو کر مامون کے محل کو آتا تھا۔ مگر یہ نگران اس کی حفاظت کے لیے ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتے۔

اس سال مامون نے ابراہیم ابن عائشہ کو قتل کر کے اسے سولی پر چڑھا دیا

ابراہیم ابن عائشہ کا قتل

مامون نے ابن عائشہ محمد بن ابراہیم الافریقی دو شاطروں کو جن میں ایک کا نام ابو سمار اور دوسرے کا عمار تھا۔ فرج البغوازی، مالک بن شاہی اور ان کے اور بہت سے ساتھیوں کو جنہوں نے ابراہیم کے لئے بیعت لینے میں سعی کی تھی، درے لگوا کر جیل خانے میں قید کر دیا تھا۔ ان میں سے صرف عمار کو اس لئے چھوڑ دیا گیا تھا کہ اس نے جیل خانے میں اپنے ساتھیوں کے خلاف شہادت دی تھی۔ کہ یہ لوگ اس معاملہ میں شریک جرم تھے۔ چند روز کے بعد جیل کے ایک عہدہ دار نے ان کے متعلق یہ شکایت کی یہ جماعت اندرون جیل ہنگامہ برپا کر کے جیل توڑنا چاہتی ہے اس سے ایک دن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبل انہوں نے یہ کیا کہ اندر سے جیل کے دروازے کو مسدود کر دیا۔ اور کسی شخص کو اندر نہ آنے دیا۔ جب رات ہوئی اور شور و شغب جیل کے محافظوں نے سنا انہوں نے مامون کو اس کی اطلاع دی مامون اسی وقت بذات خود وہاں آئے اور انہوں نے ان چاروں کو بلا کر بے بس کر کے ان کی گردنیں مار دیں۔ اس موقع پر ابن عائشہ نے مامون کو خوب ہی فاحش گالیاں سنائیں۔ صبح کو یہ چاروں پل زبریں پر سولی چڑھا دیے گئے۔ بدھ کے دن صبح ابراہیم بن عائشہ کو سولی سے اتار کر کفن پہنایا گیا اس کی نماز جنازہ پڑھی گئی اور قریش کے مقابر میں دفن کر دیا گیا۔ ابن الافرقی کو سولی سے اتار کر خیزران کے مقبرے میں دفن کر دیا گیا دوسروں کو اسی طرح سولی پر چھوڑ دیا گیا۔

ابراہیم کی مامون سے رحم کی درخواست

بیان کیا گیا ہے کہ ابراہیم کو گرفتار کر کے ابو اسحٰق بن الرشید کے مکان پر لائے۔ ابو اسحٰق اس وقت مامون کے پاس تھا۔ اس وجہ سے ابراہیم کو فرج الزکی کے پیچھے سوار کیا گیا اور جب وہ مامون کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے کہا آؤ ابراہیم اس نے کہا امیر المومنین صرف مقتول کے ولی کو قصاص کا اختیار ہے۔ معافی عین تقویٰ ہے اور جو شخص اسباب شقاوت کے فریب کا شکار ہوا۔ اس نے تو خود اپنے کو زمانے کی دشمنی کے حوالے کر دیا ہے۔ اللہ نے آپ کو ہر خطاوار پر اسی طرح قوت دی ہے جس طرح اس نے ہر خطاکار کو آپ سے پست کیا ہے اگر آپ سزا دیں تو یہ آپ کا حق ہے، اور اگر آپ معاف فرما دیں تو آپ کا فضل و احسان ہے۔ مامون نے کہا ابراہیم ہم نے تم کو معاف کر دیا ابراہیم نے اللہ اکبر کہا اور سجدۂ شکر میں گر پڑا۔

ابراہیم کی معافی کی دوسری روایت

بیان کیا گیا ہے کہ اس مضمون کو ابراہیم نے روپوشی کے میں لکھکر مامون کی خدمت میں بھیجا تھا۔ مامون نے رقعہ کے حاشیے پر اپنے قلم سے یہ لکھا۔ "قدرت جوش انتقام کو فرو کر دیتی ہے۔ ندامت توبہ ہے اور ان دونوں کی وجہ سے اللہ کی معافی حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ ہماری تمام درخواستوں سے زیادہ بڑی اور اراہم ہے ابراہیم نے مامون کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا اور جب اسے مامون کو سنایا تو انہوں نے کہا کہ میں اس موقع پر وہی کہتا ہوں جو حضرت یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (ترجمہ) آج تم کو کوئی بری بات نہیں کہی جائی۔ اللہ تمہاری خطا معاف کر دے گا۔ اور وہ بہت ہی مہربان ہے۔

اس سال کے رمضان میں مامون نے بوران بنت الحسن بن سہل کو اپنے حرم میں داخل کیا۔

مامون کی بوران بنت حسن بن سہل سے شادی

بیان کیا گیا ہے کہ جب مامون حسن بن سہل کی مہمانی کو آنے کے لئے فم الصلح روانہ ہوئے تو انہوں نے ابراہیم بن المہدی کو بھی اپنے ساتھ لے لیا۔ مامون بغداد سے بوران کو بیاہنے کے لئے ایک کشتی میں سوار ہو کر چلے اور حسن کے دروازے پر انہوں نے لنگر ڈالا۔ عباس بن مامون اپنے باپ سے پہلے خشکی کے راستے وہاں آ چکا تھا۔ حسن نے اپنی فرودگاہ سے بڑھ کر دجلہ کے کنارے ایک مقام میں جہاں اس کے لئے ایک محل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنا پا گیا تھا۔ اس کا استقبال کیا۔ اسے دیکھتے ہی عباس گھوڑے سے اترنے لگا۔ مگر حسن نے اسے حلف دے کر اس سے روک دیا جب وہ دونوں برابر آ گئے تو اب حسن اس کی تعظیم کے لئے سواری سے اترنے لگا۔ مگر اس مرتبہ عباس نے امیر المومنین کے حق کا واسطہ دیکر اس سے کہا کہ آپ ایسا نہ کریں۔ مگر حسن نے نہ مانا۔ وہ اترا۔ اور اس نے عباس کو سواری کی حالت میں گلے لگا لیا پھر اپنا گھوڑا طلب کیا اور اب وہ دونوں ایک ساتھ حسن کے مکان آئے۔ مامون اس سال ۲۱۰ھ کے ماہ رمضان میں مغرب کے وقت حسن کے ہاں پہونچے اور یہاں انہوں نے اور حسن اور عباس نے افطار کیا۔ دینار بن عبداللہ اپنے قدموں کھڑا رہا۔ افطار سے فارغ ہو کر انہوں نے اپنے ہاتھ دھوئے۔ مامون نے شراب منگوائی۔ ایک سنہری جام پیش کیا گیا۔ اس میں شراب ڈالی گئی۔ مامون نے پہلے خود پی پھر شراب کا ایک جام اپنے ہاتھ سے حسن کی طرف بڑھایا جس نے اس کے لینے میں پس و پیش کیا۔ کیونکہ اس سے قبل اس نے کبھی شراب نہیں پی تھی۔ دینار بن عبداللہ نے حسن کو آنکھ کا اشارہ کیا۔ اس پر حسن نے کہا امیر المومنین میں آپ کے حکم کی وجہ سے پیے لیتا ہوں۔ مامون نے کہا اگر میرا حکم نہ ہوتا تو میں کیوں تمہاری طرف ہاتھ بڑھاتا۔ حسن نے جام اپنے ہاتھ میں لیا اور اسے پی گیا۔

رسم جلوہ

دوسری رات میں محمد بن حسن بن سہل اور عباسہ بنت الفضل ذی الریاستین کی شادی کی گئی۔ تیسری شب میں مامون بوران کے پاس آئے اس وقت اس کے پاس حمدونہ ام جعفر اور بوران کی دادی بھی موجود تھی۔ جب مامون رسم جلوہ کے لئے مسند پر اس کے پاس بیٹھے۔ اسکی دادی نے ایک ہزار موتی جو سونے کی کشتی میں رکھے تھے۔ ان پر نچھاور کئے مامون نے حکم دیا کہ ان کو جمع کر لیا جائے اور بوران کی دادی سے پوچھا یہ کتنے تھے۔ اس نے کہا ایک ہزار۔ جمع کئے جانے کے بعد انہوں نے ان کو شمار کرایا تو دس کم نکلے۔ مامون نے کہا جس نے لئے ہوں وہ دیدے۔ لوگوں نے کہا حسین زجلہ نے لئے ہیں مامون نے اسے حکم دیا کہ واپس کر دے۔ مگر اس نے کہا امیر المومنین یہ تو نثار ہی اس لئے کئے گئے ہیں کہ ہم ان کو لوٹ لیں مامون نے کہا ہاں معلوم ہے۔ مگر تم اسوقت دید درہم اس کا معاوضہ کر دیں گے۔ اس نے واپس لا دیئے مامون نے ان کو پھر اسی طرح کشتی میں جما دیا جس طرح کہ وہ نچھاور سے پہلے تھے۔ اور اب اس کشتی سے بوران کی گود بھری گئی۔ مامون نے کہا تو یہ تمہارا مہر ہے۔ اس کے علاوہ اور جو چاہتی ہو کہو وہ تو خاموش رہی اس کی دادی نے اس سے کہا کہ جب تمہارے آقا تم کو حکم دیتے ہیں کہ تم اپنی ضروریات ان سے بیان کرو۔ تو کیوں نہیں کہتیں۔

بوران کی ابراہیم بن مہدی کے لئے سفارش

اس نے مامون سے درخواست کی کہ ابراہیم بن المہدی کی خطا معاف کر دیں۔ مامون نے کہا میں نے ان کو معاف کیا۔ اب اس نے کہا آپ ام جعفر کو بھی اجازت دیں۔ مامون نے اسے اجازت دی، ام جعفر نے بوران کو ایک اعلیٰ بیگوس پہنایا۔ اسی رات مامون بوران کے ہاں شب باش ہوئے۔ اس رات میں عنبر کی ایک اتنی بڑی شمع روشن کی گئی جس کے سنہری توڑے میں چالیس من عنبر تھی۔ مامون نے اس پر اعتراض کیا کہ یہ اسراف ہے۔

ابراہیم بن مہدی کو معافی واعزاز

صبح کو انہوں نے ابراہیم بن المہدی کو بلایا۔ وہ دجلے کے کنارے پیدل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چل کر ایک موٹا لبادہ پہنے اور منڈاسا باندھے آستانۂ خلافت آیا۔ جب سراپردہ اٹھا اور مامون برآمد ہوئے تو ابراہیم زمین پر گر پڑا۔ مامون چلائے۔ چچا جان آپ مسترد نہ ہوں۔ میں نے آپ کو معاف کر دیا۔ ابراہیم ان کے پاس آیا اور اب وہ خلافت کی تسلیمات بجالایا۔ اور اس نے ان کے ہاتھ پر بوسہ دیا۔ اور اپنا قصیدہ سنایا۔ مامون نے خلعت منگوائی اسے دوسرے مرتبہ خلعت سرفرازی کی۔ سواری دی اور تلوار حمائل کی۔ ابراہیم ان کے پاس سے چلا آیا۔ اور باہر آکر اس نے سب کو سلام کیا اور پھر وہ اپنے مقام کو واپس بھیج دیا گیا۔

مامون کے مصاحبین کو خلعت و عطیات سے سرفرازی

مامون سترہ دن حسن کے مہمان رہے۔ اس اثنا میں روزانہ ان کے تمام مصاحبین کے لئے جو ضروریات حسن کی طرف سے مہیا کی جاتی تھیں جس نے تمام امراکو ان کے درجے اور مرتبے کے مناسب خلعت اور صلے دیئے۔ اس میں اس کے پانچ کروڑ درہم خرچ ہوئے۔ وہاں سے واپس ہوتے ہوئے مامون نے غسان بن عباد کو حکم دیا کہ وہ فارس کی آمدنی سے ایک کروڑ نقد حسن کو دے۔ اس کے علاوہ انہوں نے صلح کو اس کی جاگیر میں دے دیا۔ یہ رقم چونکہ غسان کے پاس موجود تھی اس نے وہیں اسے حسن کے حوالے کر دیا۔ حسن نے دربار کیا اور اس میں اس رقم کو اس نے اپنے امرا عہدیدار مصاحبین اور خدم حشم میں تقسیم کر دیا۔ مامون جب بغداد جانے لگے حسن نے دور تک ان کی مشایعت کی۔ اور پھر وہ صلح کے دہانے چلا آیا۔

احمد بن الحسن بن سہل بیان کرتا ہے کہ ہمارے گھر کے لوگ کہا کرتے تھے کہ اس شادی کے موقع پر حسن بن سہل نے بہت سے رقعوں پر اپنی زمینوں اور املاک کے نام لکھ کر ان کو امرا اور بنی ہاشم میں نثار کر دیا۔ جس کے ہاتھ جو رقعہ آیا اس نے وہ جائداد اسے دیدی۔

ابوالحسن علی کے کاتب کا بیان

ابوالحسن علی بن الحسین بن عبداللہ علی کا کاتب بیان کرتا ہے کہ ایک دن حسن بن سہل نے مجھ سے ام جعفر کی چند باتیں بیان کیں اس نے اس کی عقل و فراست کی بہت تعریف کی اور کہا کہ ایک دن مامون نے قم الصلح کے مقام پر جبکہ وہ ہمارے ہاں آئے تھے اس سے اور احمد دنہ بنت عصفیصی سے دریافت کیا کہ بوران پر تم نے کس قدر خرچ کیا۔ حمدونہ نے کہا میں نے ڈھائی کروڑ خرچ کئے۔ ام جعفر نے اس سے کہا کہ تم نے تو کچھ بھی خرچ نہیں کیا۔ اس شادی میں میں نے تین کروڑ پچاس لاکھ سے تین کروڑ ستر لاکھ تک خرچ کئے ہیں۔ پھر حسن بن سہل نے کہا ہم نے مامون کے لئے دو شمعیں تیار کی تھیں جس رات کو مامون بوران کے پاس آئے وہ شمعیں روشن کی گئیں ان میں سے بے حد دھواں نکلا۔ مامون نے کہا اس دھوئیں سے ہمیں تکلیف ہو رہی ہے ان کو اٹھا دو۔ اور دوسری معمولی شمع لائی جائے۔

ام جعفر کا بوران کو صلح کی جاگیر کا عطیہ

اس روز ام جعفر نے صلح کو بوران کی جاگیر میں دیدیا اور اس طرح یہ مقام پھر میری ملکیت میں آگیا اس سے قبل بھی یہ میرا تھا، مگر ایک روز یہ واقعہ ہوا کہ حمید الطوسی نے مجھے آکر چار شعر ذوالریاستین کی مدح میں سنائے۔ میں نے اس سے کہا کہ میں اس قصیدے کو ان کو بھیجے دیتا ہوں اور وہاں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہاری مدح کے صلے کے آنے تک اپنی طرف سے ہر دست یہ صلح تم کو جاگیر میں دئے دیتا ہوں۔ چنانچہ میں نے اس مقام کو حمید کو دیدیا۔ مگر پھر مامون نے اسے ام جعفر کو دیا اور اب اس شادی کے موقع پر ام جعفر نے اسے ہدیۃً بوسان کو دیدیا۔

حسن بن سہل کی توہم پرستی

یہی راوی بیان کرتا ہے کہ آفتاب کے طلوع ہونے تک نہ حسن بن سہل کے ہاں پردے اٹھائے جاتے تھے اور نہ اس کے سامنے سے شمع ہٹائی جاتی تھی۔ البتہ جب وہ آفتاب دیکھ لیتا تھا تب شمع کو اپنے سامنے سے اٹھوا دیتا تھا۔ وہ بہت ہی توہم پرست تھا۔ اس لئے روزانہ صبح کو شگون لیتا تھا اس بات کو پسند کرتا تھا کہ صبح کو جو اس کے پاس جائے وہ یہ کہے کہ ہم نے رات بڑی فرحت و سرور میں بسر کی ہے۔ اور جنازہ یا کسی کی موت کی خبر کو ناپسند کرتا تھا۔ ایک دن میں اس کے پاس گیا تو کسی نے اس سے کہا کہ علی بن الحسین نے آج اپنے بیٹے حسن کو کاتبوں میں داخل کر دیا ہے۔ اس نے مجھے آواز دی میں اپنے گھر پلٹ آیا۔ میں نے دیکھا کہ میرے گھر میں بیس ہزار درہم نقد جو بطور تہیہ حسن کو بھیجے گئے تھے موجود ہیں اور اسی کے ساتھ بیس ہزار درہم کا وثیقہ بھی ہے۔ اس کے علاوہ اس نے اپنی بصرے کی زمین میں سے اتنی زمین مجھے دی تھی کہ جس کی قیمت پچاس ہزار دینار اندازہ کی گئی تھی۔ بعد میں یہ زمین بغا الکبیر نے مجھ سے چھین کر اپنی زمین میں شامل کر لی۔

متفرق واقعات

ابو حسان الزیادی بیان کرتا ہے کہ جب مامون حسن کے ہاں آئے تو بوران سے شادی کرنے کے بعد کئی دن تک مقیم رہے اس تمام سفر اور قیام میں چالیس دن صرف ہوئے۔ ۱۱ شوال جمعرات کے دن وہ بغداد واپس آئے۔

محمد بن موسیٰ الخوارزمی کہتا ہے کہ ۸ رمضان کو مامون نم الصلح حسن کے ہاں آئے اور جب شوال ۲۱۰ھ کے ختم ہونے میں فوراً تین باقی تھیں وہاں سے واپس ہوئے۔

اس سال یوم الاثنین میں حمید بن عبدالحمید نے انتقال کیا۔ اس کی جاریہ عزل نے اس کا دردانگیز مرثیہ لکھا۔

اس سال عبداللہ بن طاہر نے مصر فتح کیا اور عبداللہ بن السری بن الحکم اس کی امان میں آگیا

عبداللہ بن طاہر کو مصر پر فوج کشی کا حکم

جب عبداللہ بن طاہر کو نصر بن شبث العقیلی سے فراغت ہو گئی اور اس نے اس کو مامون کی خدمت میں بھیج دیا اور وہ وہاں پہنچ گیا تو اب اسے مامون کے کئی خط موصول ہوئے جن میں اسے مصر جانے کا حکم دیا گیا تھا۔

عبیداللہ بن سری کا عبداللہ کی فوج پر حملہ

احمد بن محمد بن مخلد نے جو ان دنوں مصر میں تھا بیان کیا ہے کہ عبداللہ نے مصر کے قریب پہنچکر ایک منزل سے اپنے ایک سعد دار کو مصر کی طرف بھیجا کہ وہ اس کی فرودگاہ کے لئے کوئی مناسب مقام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاش کرے ابن السری نے مصر کے گرد خندق بنائی تھی، جب اسے عبداللہ کے سردار کے آنے کی اطلاع ہوئی وہ اپنی سپاہ کی ایک ایسی جمعیت کو لے کر جس نے اس کے مقابلہ پر جانے کی آمادگی ظاہر کی اس سردار کے مقابلے کے لئے بڑھا۔ دونوں کا مقابلہ ہوا عبداللہ کے سردار کے ساتھ اس موقع پر چونکہ بہت کم جمعیت تھی اس لئے عارضی طور پر وہ پسپا ہو گئے۔ انہوں نے ڈاک کے ذریعہ عبداللہ بن طاہر کو اس طرح اپنے ابن السری سے مقابلہ ہو جانے کی اطلاع دی۔

عبیداللہ سری کی شکست

عبداللہ نے اپنے پیادوں کو خچروں پر سوار کیا۔ ایک خچر پر دو دو آدمی بٹھائے اور ان کو رسالہ کے پہلو بہ پہلو مقابلہ پر روانہ کیا یہ فوج نہایت سرعت کے ساتھ بڑھتی ہوئی اپنے سردار اور ابن السری کے پاس پہنچ گئی۔ اور ان کے صرف ایک حملہ سے ابن السری اور اس کی فوج کو سخت ہزیمت ہوئی۔ ابن السری کے بیشتر آدمی خندق میں گر پڑے اور اس طرح خندق میں ایک دوسرے پر گرنے کی وجہ سے اس سے کہیں زیادہ ہلاک ہو گئے جتنے کہ تلوار سے قتل ہوئے تھے۔

عبیداللہ سری کا محاصرہ

ابن السری شکست کھا کر فسطاط میں چلا آیا۔ یہاں وہ قلعہ بند ہو کر بیٹھ رہا۔ عبداللہ نے اس کا محاصرہ کر لیا اور پھر اس کے ہتھیار رکھنے تک اس نے کوئی لڑائی عبداللہ سے نہیں لڑی۔

عبیداللہ بن سری کی امان طلبی

ابن ذی النلمین کہتا ہے کہ جب عبداللہ مصر آیا اور ابن السری نے اسے داخل ہونے سے روکا اس وقت اس نے ایک رات ایک ہزار خادم اور چھوکریاں جن میں سے ہر ایک خادم کے ساتھ ایک ہزار دینار رشمی تھیلیوں میں تھے عبداللہ بن طاہر کے پاس بھیجیں۔ مگر عبداللہ نے اس رشوت کو رد کر دیا اور لکھا کہ اگر میں تمہارے اس ہدیہ کو دین کے وقت قبول کر سکتا تو برات کے وقت بھی قبول کر لیتا اور اس کے ساتھ ہی سورہ نمل کی یہ آیت لکھ دی۔ ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ ط (ترجمہ):۔ تم اپنے تحائف پر اترائے ہوئے ان کے پاس واپس جاؤ۔ ہم ایسی فوجوں سے ان پر دھاوا کریں گے جن کے مقابلہ کی طاقت ان میں نہ ہوگی اور اس مہر (سبا) سے ان کو ذلیل کر کے نکال دیں گے۔

یہ تحریر پڑھ کر ابن السری نے اب اس سے امان طلب کی اور اس کے پاس چلا آیا۔

عبداللہ بن طاہر سے ایک اعرابی شیخ کی ملاقات

ابوالسمراء بیان کرتا ہے کہ ہم امیر عبداللہ بن طاہر کے ساتھ مصر جا رہے تھے۔ جب ہم رملہ اور دمشق کے درمیان تھے کہ ایک اعرابی شیخ جو اسلاف کی یادگار تھا اور ایک ناقتی رنگ کے اونٹ پر سوار تھا اچانک ہمارے سامنے آیا اس نے ہمیں سلام کیا اور ہم نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ میں اسحٰق بن ابراہیم الرافقی اور اسحٰق بن ابی الربیع امیر کے ساتھ ساتھ چلے جا رہے تھے۔ اس زمانہ ہمارے گھوڑے بھی امیر کے گھوڑوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بہتر تھے۔ اور ہم نے لباس بھی ان سے زیادہ اچھا پہن رکھا تھا۔ وہ اعرابی غور سے ہمارے چہرے دیکھنے لگا۔ میں نے اس سے کہا اے شیخ تم نے اس قدر غور سے جو ہمارے چہروں کو دیکھا تو کیا دیکھا کچھ پہچانا یا کوئی بری بات نظر پڑی۔ اس نے کہا ہرگز نہیں۔ نہ میں نے آج سے پہلے تم کو دیکھا تھا نہ کسی بدنظری سے میں نے تم کو دیکھا ہے۔ مگر میں نہایت عمدہ قیافہ شناس ہوں اور لوگوں کی خصوصیات کو خوب جانتا ہوں

اعرابی شیخ کی قیافہ شناسی

میں نے اسحٰق بن ابی ربیعی کی طرف اشارہ کر کے کہا اچھا اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟

اس نے کہا:۔

اری کاتبا واھی الکتابۃ بیّن — علیہ وتادیب العراق منیر

لہ حرکاتٌ قد لشاھد ان انہ — علیمٌ بتقسیط الخراج بصیر

ترجمہ:۔ میں ایک کاتب کو دیکھ رہا ہوں جس پر اہلکارانہ چالاکی اور عراق کی تادیب نمایاں ہے۔ اس کی حرکات بتاتی ہیں کہ یہ خراج کے معاملات سے بہت خوب واقف ہے۔

اس کے بعد اس نے اسحٰق بن ابراہیم الرافقی کو دیکھا اور یہ شعر کہے:۔

ومظھر نسکٍ ما علیہ ضمیرہٗ — یحب الھدایا بالرجال مکور

اخال بہ جبنا وبخلا وشیمۃً — تخبر عنہ انہ لوزیر

ترجمہ:۔ ظاہر میں یہ متقی نظر آتا ہے مگر بدنیت ہے۔ چاہتا ہے کہ لوگ تحائف لے دیا کریں۔ نہایت چالاک ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کی بزدلی بخل اور بدخلقی اس بات کا ثبوت دیتی ہے کہ یہ ضرور وزیر ہے۔

پھر اس نے مجھے دیکھا اور یہ شعر پڑھے:۔

وھذا ندیم لامیر ومونسٌ — یکون لہ بالقرب منہ سرور

اخال للاشعار والعلم راویا — لبعض ندیم مرۃ وسمیر

ترجمہ:۔ اور یہ شخص امیر کا ندیم اور دوست ہے۔ جس کی قربت سے سرور ملتا ہے میرا خیال ہے کہ یہ اشعار اور علم کا راوی ہے اور بعض مرتبہ ایک ہی شخص ندیم بھی ہوتا ہے اور افسانہ گو بھی۔

پھر امیر کو دیکھ کر اس نے یہ شعر پڑھے:۔

وھذا الامیر المونجی شعیب کفہ — فما ان لہ فیمن رایت نظیر

ترجمہ:۔ یہ ایسا امیر ہے جس سے سب بھلائی کی امید رکھتے ہیں۔ میری نظر سے اب تک اس کی نظیر نہیں گذری۔

علیہ رؤاء من جمال وھیبۃ — ووجہ دراک النجاح بشیر

ترجمہ:۔ وہ حسین اور بارعب ہے اس کا بشرہ کامیابی کا مخبر ہے۔

لقد عصم الاسلام منہ بدا ید — بہ عاش معروف ومات نکیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:۔ ابتدا سے اسلام کو اس نے بچایا ہے۔ اس کی وجہ سے نیکی زندہ اور بدی مردہ ہوئی

الا افا عبد اللہ بن طاہر لنا والد بر بنا وامیر

ترجمہ:۔ ہوشیار ہو یہ عبداللہ بن طاہر ہے جو باپ کی طرح ہم پر مہربان ہے اور ہمارا فرمانروا ہے۔

اس کلام کو سن کر عبداللہ بہت خوش ہوا۔ اسے بانسو دینار دلوائے اور مصاحبت کا حکم دیا۔

بطین الحمصی کو انعام واکرام

حسن بن یحییٰ الغہری کہتا ہے کہ جب ہم عبداللہ کے ساتھ سلمیہ اور حمص کے درمیان جا رہے تھے ہمیں بطین الحمصی شاعر ملا اور اس نے راستے پر ٹھیر کر عبداللہ بن طاہر کی مدح میں ایک قصیدہ سنایا۔ اس نے پوچھا تو کون ہے اس نے اپنا نام بتایا۔ عبداللہ نے غلام کو حکم دیا۔ دیکھو اس نے کتنے شعر کہے ہیں اس نے کہا سات۔ عبداللہ نے اسے سات ہزار درہم یا سات سو دینار دلوا دیئے یہ بھی اس کے ساتھ ہو گیا۔ مصر اور اسکندریہ میں بھی ساتھ تھا۔ مگر اسکندریہ میں وہ اور اس کا گھوڑا ایک بدرو میں گر پڑے اور وہیں وہ مر گیا۔

اس سال عبداللہ بن طاہر نے اسکندریہ فتح کیا اور جن اہل اندلس نے اس پر قبضہ کر لیا تھا اس نے ان کو وہاں سے بے دخل کر کے نکال دیا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ عبداللہ نے ۲۱۱ھ میں اسکندریہ فتح کیا تھا۔

مصر میں طوائف الملوکی

مصر کے کئی شخصوں نے یہ واقعہ بیان کیا کہ جبکہ مصر میں تمام لوگ جروی اور ابن السری کے ہنگاموں میں منہمک تھے، اہل اندلس کی ایک بڑی جماعت جس کا رئیس ابو حفص تھا براہ بحر روم جہازوں پر اسکندریہ آئی اور وہاں لنگر انداز ہو گئی اور عبداللہ بن طاہر کے مصر آنے تک بدستور اسکندریہ میں مقیم رہی۔

یونس بن عبدالاعلیٰ کہتا ہے۔ مشرق سے ایک بہادر جواں مرد یعنی عبداللہ بن طاہر اس وقت ہمارے پاس مصر آیا جبکہ ہمارے ہاں ہر طرف فتنہ و فساد برپا تھا۔ ہمارے ہر علاقے پر کسی ایک نے قبضہ کر رکھا تھا ہر طرف طوائف الملوکی پھیلی ہوئی تھی جس کی وجہ سے تمام لوگ سخت تکلیف و مصیبت میں تھے۔ اس جوانمرد نے یہاں آکر ہر طرف امن و امان قایم کیا بے خطا کو اطمینان اور خطاکار کو سزا دی اور پھر سب نے اس کے سامنے سر اطاعت خم کر دیا۔

عبداللہ بن وہب کا بیان

عبداللہ ابن وہب کہتا ہے کہ مجھ سے عبداللہ بن اللہیعۃ نے یہ حدیث روایت کی مگر اسی کے ساتھ کہا کہ مجھے یہ تو یاد نہیں کہ اس سے قبل اس نے یہ بات مجھ سے کہی تھی یا نہیں۔ کیونکہ جو کتابیں ہم نے پڑھی ہیں اس میں تو ہمیں یہ حدیث نہیں ملی۔ وہ یہ ہے کہ مشرق میں اللہ کی ایک فوج رہتی ہے جو شخص بھی اللہ کی مخلوق میں سے اس کے خلاف سرکشی کرتا ہے اللہ اس فوج کو بھیجکر اپنا انتقام اس سے لے لیتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن وہب راوی بیان کرتا ہے کہ وہ حدیث لفظاً یہی تھی یا اس کے ہم معنے۔

فتح اسکندریہ

عبداللہ بن طاہر نے مصر آکر اندلسیوں اور دوسرے ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ جا ملے تھے مساندت نامہ بھیجا کہ اگر اطاعت قبول نہیں کرتے تو جنگ کے لئے آمادہ ہو جاؤ۔ مگر انہوں نے اس کی شرط مان لی اور اس شرط پر امان کی درخواست کی کہ وہ اسکندریہ چھوڑ کر کسی رومی علاقے میں جو اسلامی ممالک میں نہ ہوگا چلے جاتے ہیں۔ عبداللہ بن طاہر نے اس درخواست کو مان لیا اور وہ اسکندریہ کو چھوڑ کر جزیرہ کریٹ آ گئے۔ اسی کو انہوں نے اپنا وطن بنا لیا اور وہیں مستقل طور پر اقامت گزیں ہو گئے۔ ان کی اولاد آج تک وہاں باقی ہے۔

اس سال اہل قم نے سرکار سے بغاوت کر کے زر مال گزاری دینے سے انکار کر دیا

اہل قم کی بغاوت

اس بغاوت کی وجہ یہ ہوئی کہ انہوں نے اس قسم خراج انیس لاکھ کو جو ان پر عائد تھا بہت زیادہ خیال کیا اور اس کا باعث یہ واقعہ ہوا کہ مامون جب خراسان سے عراق آتے ہوئے رے ٹھیرے تو انہوں نے اہل رے کا خراج بہت کچھ کم کر دیا جیسے ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔ اس بنا پر اہل قم کی بھی یہ خواہش ہوئی کہ ان کی مال گذاری رے کی طرح کم کی جائے انہوں نے اس کے لئے مامون کی خدمت میں عرضداشت پیش کی اور شکایت کی کہ یہ مالگذاری بہت زیادہ ہے مامون ان کی درخواست نہیں مانی۔ انہوں نے زر لگان دینے سے انکار کر دیا۔

قم کی فصیل کا انہدام

مامون نے علی بن ہشام کو ان کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ پھر عبید بن عنبسہ کو اس کی امداد کے لئے روانہ کیا۔ حمید کا سردار محمد بن یوسف الکنج خراسان سے آتے ہوئے قوص آیا تھا۔ کہ مامون نے اسے بھی لکھ دیا کہ تم بھی علی بن ہشام کے ساتھ جا کر اہل قم سے لڑو۔ علی انسے لڑا۔ اور ان پر اسے فتح ہوئی۔ اس نے یحییٰ بن عمران کو قتل کر دیا۔ قم کی فصیل منہدم کر دی اور جبکہ وہ بیس لاکھ ہی سے نالاں تھے۔ ان پر ستر لاکھ خراج عاید کیا۔

جبال پر مازیار بن قارن کا قبضہ

اس سال شہریار بن شروین مر گیا اس کا بیٹا سابور اس کا جانشین ہوا۔ مگر مازیار بن قارن نے اس کی جانشینی کو نہ مانا اور اس سے نزاع کر کے قید کر دیا اور پھر قتل کر دیا۔ اس طرح جبال مازیار بن قارن کے ہاتھ آ گیا۔

امیر حج صالح بن عباس

اس سال صالح بن العباس بن محمد والی مکہ کی امارت میں حج ہوا۔

سنہ ۲۱۱ھ کے واقعات

اس سال عبیداللہ بن السری امان لے کر عبداللہ بن طاہر کے پاس چلا آیا۔ اور وہ مصر میں داخل ہوا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ واقعات سنہ ۲۱۰ھ کے ہیں۔

عبیداللہ سری کی بغداد میں آمد

کسی نے یہ بیان کیا ہے کہ ابن السری جبکہ صفر سنہ ۲۱۱ھ کے ختم

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے میں پانچ راتیں باقی تھیں سنیچر کے دن عبداللہ بن طاہر کے پاس آیا۔ اور جبکہ رجب ۲۱۱ھ کے ختم ہونے میں سات راتیں باقی تھیں بغداد لایا گیا اور مدینہ ابو جعفر میں اتارا گیا۔ اور عبداللہ بن طاہر مصر میں وہاں کے والی کی حیثیت سے رہا۔ وہ تمام شام اور جزیرہ کا بھی والی تھا۔

فتح مصر پر مامون کے اشعار

طاہر بن خالد بن خالد بن نزار الغسانی کہتا ہے کہ جب عبداللہ بن طاہر نے مصر فتح کیا مامون نے اسے ایک خط لکھا۔ اور اس کے نیچے یہ شعر لکھے :-

اخی انت و مولائی ومن اشکر نعماہ

تم میرے بھائی اور دوست ہو اور تمہارے احسانات کا میں شکر گزار ہوں۔

فما احببت من امر فانی الدھر اھواہ

تم جس بات کو پسند کرو مدت العمر میں بھی وہی چاہوں گا۔

وما انکرہ من شیٔ فانی لست ارضاہ

اور جس بات کو تم ناپسند کرو میں بھی اسے کبھی پسند نہیں کروں گا۔

لک اللہ علی ذاک لک اللہ لک اللہ

اور میں اس بات کا عہد اللہ کے سامنے کرتا ہوں اور اس کو ضامن قرار دیتا ہوں۔

عبداللہ بن طاہر کے خلاف شکایت

عطار صاحب المظالم سے روایت ہے کہ مامون کے بھائیوں میں ایک شخص نے ان سے کہا کہ امیر المومنین یہ عبداللہ بن طاہر بھی اپنے باپ کی طرح اولاد ابی طالب کی طرف میل رکھتا ہے۔ مامون نے کہا ایسا نہیں ہے۔ مگر اس شخص نے دوبارہ وہی بات کہی۔

مامون کی جاسوسوں کو ہدایت

اب مامون نے ایک شخص کو اپنا جاسوس بنا کر عبداللہ بن طاہر کے پاس بھیجا۔ اسے حکم دیا کہ تم قرا اور زاہدوں کی ہیئت بنا کر مصر جاؤ اور وہاں کے عمائد کو قاسم بن ابراہیم بن طباطبا کی خلافت کے لئے دعوت دو اس کے مناقب علم اور فضائل بیان کرو۔ اس کے بعد عبداللہ بن طاہر کے کسی ہمراز تک رسائی پیدا کرکے اس سے ملو اور اسے بھی اپنی دعوت میں شرکت کے لئے دعوت دو۔ اس کے لئے اسے ترغیب و تحریص دلاؤ اور اس طرح اس کی دلی نیت و منشا سے پوری طرح واقفیت حاصل کرکے مجھے اس سے اطلاع دو

مامون کے جاسوس کی عبداللہ بن طاہر سے ملاقات

اس شخص نے حسب عمل کیا اور جب اس نے مصر کے عمائد اور رؤسا کو اپنی دعوت پہنچا دی اس کے بعد ایک دن وہ عبداللہ بن طاہر کے دروازے آکر بیٹھ گیا۔ اس وقت وہ صبح دامان کے بعد عبداللہ بن السری سے ملنے گیا ہوا تھا جب وہ واپس آیا تو یہ شخص اٹھ کر اس کے قریب آیا اور اپنی آستین سے ایک رقعہ نکال کر عبداللہ بن طاہر کو دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے نکلے ہاتھ میں لے لیا۔ اور اندر جانے ہی حاجب کو بھیجا کہ اس شخص کو بلا لائے۔ یہ اس کے پاس آیا۔ عبداللہ بن طاہر اس وقت اپنی مسند پر متمکن تھا۔ اس کے اور زمین کے درمیان سوائے اس جاسوس کے اور کوئی نہ تھا۔ عبداللہ نے اپنے دونوں پاؤں پھیلا رکھے تھے، اور وہ موزے پہنے تھا۔ اس نے کہا۔ تمہارے رقعے کے مضمون سے میں آگاہ ہو گیا۔ اب جو کچھ اور تم کو زبانی کہنا ہو بیان کرو۔ اس نے کہا اس شرط پر کہ آپ اللہ کے سامنے مجھ سے امان کا وعدہ کریں۔ عبداللہ نے کہا ہاں میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تم کو گزند نہیں پہونچے گا۔

جاسوس کی قاسم کے لئے دعوت بیعت

اب اس نے اپنے آنے کی اصلی غرض اس سے بیان کی اسے قاسم کے لئے دعوت بیعت دی اس کے فضائل علم اور زہد کا ذکر کیا۔ عبداللہ نے کہا تم میری بات بھی سنو گے اس نے کہا ضرور۔ عبداللہ نے کہا کیا اللہ کا شکر اس کے بندوں پر واجب نہیں؟ اس نے کہا ہے۔ عبداللہ نے کہا کیا بندے اگر ایک دوسرے کے ساتھ احسان و اکرام کریں تو کیا اس کا شکر واجب نہیں؟ اس نے کہا ہے۔

عبداللہ بن طاہر کا جاسوس کو جواب

عبداللہ نے کہا تو پھر تم کیوں اس دعوت کو لے کر میرے پاس آئے؟ تم نہیں دیکھتے کہ میں کس قدر نعمتوں میں غرق ہوں۔ میرا حکم شرق و مغرب میں نافذ ہے کوئی اس سے سرتابی نہیں کر سکتا۔ ہر جگہ میرا اقبال بالا ہے۔ پھر پلے چاروں طرف جدھر میری نظر پڑتی ہے میں ہر سمت ایک شخص کے انعام سے اپنے آپ کو محصور پاتا ہوں۔ میری گردن اس کے احسان سے زیر بار ہے۔ اس کی سخاوت اور کرم کے کرشمے میرے اوپر نمایاں اور درخشاں ہیں۔ تم مجھے اس نعمت اور احسان کی ناسپاس گزاری کی دعوت دینے آئے ہو۔ اور مجھ سے یہ خواہش رکھتے ہو کہ میں اس شخص سے بدعہدی کروں جس کا اول و آخر یہ سب کرم ہی کرم ہے — خلافت کے طوق کو اس کی گردن سے اتارنے کی کوشش کروں اور اسی کا خون بہاؤں؟ تم نے کیا سمجھا ہے۔ اگر تم مجھے جنت کی دعوت دو اور اسے میں خود اسے دیکھ لوں کیا اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہو گی کہ میں اپنے ایسے محسن اور مشفق کے ساتھ بدعہدی کروں اس کے احسانات کی ناشکری کروں اور اس کی بیعت کو توڑ دوں یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔

عبداللہ بن طاہر کا جاسوس کو مصر سے چلے جانے کا حکم

یہ جواب سنکر وہ شخص ساکت رہ گیا۔ عبداللہ نے اس سے کہا۔ مجھے تمہارے معاملہ سے پوری واقفیت ہو گئی ہے۔ مجھے تمہاری جان کا خطرہ ہے فوراً یہاں سے چلے جاؤ۔ کیونکہ اگر سلطان الاعظم کو تمہاری اس دعوت کی خبر معلوم ہو گئی، جس کا مجھے اندیشہ ہے کہ ہو گی، تو اس سے نہ صرف تمہارے بلکہ دوسروں کے لئے بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطرہ ہے

اس کی طرف سے قطعی مایوس ہو کر وہ شخص مامون کے پاس چلا آیا اور تمام واقعہ ان کو سنا دیا۔ مامون بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کیوں نہ ہو یہ وہ نہال ہے جو میں نے اپنے ہاتھ سے بویا اور اس کی آبیاری کی ہے۔ انہوں نے یہ واقعہ کسی سے بیان نہیں کیا اور خود عبداللہ بن طاہر کو بھی اس راز سے آگاہی نہیں ہوئی۔

احمد بن یوسف کا عبداللہ بن طاہر کے نام تہنیت نامہ

عبداللہ بن احمد بن یوسف کہتا ہے کہ جب عبداللہ بن المسیری امان لے کر عبداللہ بن طاہر کے پاس چلا آیا تو میرے باپ نے عبداللہ بن طاہر کو اس فتح پر حسب ذیل مبارک باد کا خط لکھا۔

"اللہ نے جو کامیابی اور فتح آپ کو عطا کی ہے اس کی اطلاع ہمیں ہوئی۔ اور معلوم ہوا کہ ابن السری آپ سے امان لے کر آپ کے پاس چلا آیا۔ اس نصرت پر اس خدا کا شکر ہے جو اپنے دین کا ناصر اور اپنے اس خلیفہ کی جسے اس نے اپنے بندوں پر اپنا جانشین مقرر کیا ہے۔ دولت کو غلبہ دینے والا ہے۔ جس نے خلیفہ، اس کے حق اور اطاعت سے روگردانی کی اللہ نے اس کو ذلیل کر دیا۔ ہم اللہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنی نعمتوں سے مسلسل ان کو سرفراز کرتا رہے ان کے ذریعہ ممالک شرک کو فتح کرائے۔ اس خدا کا شکر ہے جس نے آپ کو اس سفر پر جانے سے لے کر آج تک برابر کامیابی عطا فرمائی ہے۔ ہم اور یہاں جو لوگ ہیں سب کے سب برابر آپ کے حسن اخلاق کا چاہے جنگ کی حالت ہو یا امان کی برابر تذکرہ کرتے رہے ہیں۔ اللہ نے سختی اور نرمی کے ان کے مواقع پر اظہار کی جو توفیق آپ کو عطا کی ہے۔ اس پر خوش ہو کر تعجب کرتے رہے ہیں۔

ہمارے علم میں کوئی دوسرا فوجی یا ملکی امیر ایسا نہیں جس نے اپنی فوج یا رعایا کے ساتھ ایسا عدل کیا ہو جو آپ نے کیا ہے۔ یا جس نے ایسے اشخاص کو جنہوں نے اپنے جرائم اور اصرار سے مایوس کر دیا ہو تا ہو پا کر اس طرح معافی دی ہو جیسے کہ آپ نے اپنے دشمنوں اور مخالفوں کے ساتھ کیا ہے، ہمارے نظر سے آپ کے سوا کوئی دوسرا شریف زادہ ایسا نہیں گذرا کہ جس نے محض اپنے آبا کی کمائی اور عزت و شہرت پر کر کے قوائے عمل کو معطل نہ کر دیا ہو۔ جسے اس قدر تربیت اعتماد حکومت اور اقتدار علی حاصل ہوا اور پھر وہ اپنی موجودہ حالت پر اکتفا کر کے اترا نہ گیا ہو آپ کے علاوہ ہمیں کوئی دوسرا فوجی سردار ایسا نہیں ملتا جس کی کامیابیوں کی بنیاد اس کے حسن اخلاق پر اس طرح ہوئی ہو اور اس طرح اس نے اپنے پیروؤں کو ظلم و زیادتی سے روک کر اپنے قابو میں رکھا ہو۔ جس طرح کہ آپ نے کیا ہے۔

یہاں ہم جس قدر اعیان دولت ہیں ہم میں سے کوئی اس بات کو جائز نہیں رکھتا کہ وہ کسی آڑے وقت یا مشکل کے پیش آنے کے وقت آپ پر کسی دوسرے کو ترجیح دے سکے اس لئے اللہ کا یہ اور مزید احسان آپ کو مبارک ہو اور یہ اللہ کی نعمت آپ کو گوارا ہو اور آپ بدستور اپنے امام اور آقا اور ہم تمام مسلمانوں کے آقا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اطاعت کے سلسلے کو مضبوطی سے تھامے رہیں۔ اور خدا ایسا کرے کہ ان کے طول بقا سے ہم اور آپ عیش زندگانی سے متمتع ہوتے رہیں۔ آپ خود جانتے ہیں کہ ہم تو ہمیشہ آپ کو کرم اور منعم سمجھتے رہے ہیں۔ مگر اب اللہ نے آپ کی عزت اور رفعت کو خاص و عام کی نظروں میں بہت بڑھا دیا ہے۔ اس لئے ان کو آپ کی طرف سے خود اپنے لئے بہت بڑی توقعات پیدا ہو گئی ہیں۔ نیز مصائب و حوادث پیش آنے کی صورت میں آپ ہی پر ان کی نظریں جمی ہوئی ہیں۔

میں اللہ سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ آپ کو اسی طرح آئندہ اپنے پسندیدہ امور کو سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے گا جس طرح اس نے اب تک اپنے احسان و انعام سے آپ کو سرفراز کیا ہے۔ اور یہ اس وجہ سے کہ اس کی ان نعمتوں پر آپ اترائے نہیں۔ بلکہ آپ کی انکساری اور تواضع اور بڑھ گئی اللہ نے جو خوبیاں آپ کو دیں اور جو انعام و اکرام آپ کے ساتھ کیا ہے اس پر اس کا ہزار ہزار شکر ہے۔ والسلام"

متفرق واقعات اس سال عبداللہ بن طاہر مغرب سے مدینۃ السلام آیا۔ عباس بن مامون، ابو اسحٰق المعتصم اور تمام دوسرے لوگوں نے اس کا استقبال کیا وہ اپنے ساتھ ان لوگوں کو بھی لے کر آیا جنہوں نے بغاوت کر کے شام میں علیحدہ رہا سہی قائم کر لی تھیں جیسے ابن السرج، ابن ابی الجبل اور ابن ابی السفر۔

اس سال موسیٰ بن حفص مر گیا اس کا بیٹا محمد بن موسیٰ اس کی جگہ طبرستان کا والی مقرر کیا گیا۔

اس سال حاجب بن صالح ہندوستان کا والی مقرر کیا گیا مگر بشر بن داؤد نے اسے وہاں سے مار بھگایا اور اس لئے وہ وہاں سے ہٹ کر کرمان آ گیا۔

اس سال مامون نے اعلان کرا دیا کہ آج سے جو شخص معاویہ کا ذکر خیر کرے گا یا اس کو کسی صحابی رسول پر فضیلت دے گا اس کے تمام حقوق سلب ہو جائیں گے۔

امیر حج صالح بن عباس اس سال صالح بن عباس والی یمن کی امارت میں حج ہوا۔

اس سال مشہور شاعر ابو العتاہیہ کا انتقال ہوا۔

سنہ ۲۱۲ھ کے واقعات

خود سر امرا کی گرفتاری مامون نے محمد بن حمید الطوسی کو بابک سے لڑنے کے لئے موصل کے راستے روانہ کیا۔ اور اس کی مدد کے لئے اور بھی فوجیں روانہ کیں۔ محمد بن حمید نے یعلیٰ بن مرہ اور اس جیسے دوسرے خود سر امرا کو جنہوں نے تمام آذربائیجان پر قبضہ کر لیا تھا گرفتار کر کے مامون کے پاس بھیج دیا۔

متفرق واقعات اس سال احمد بن محمد العمری نے جو احمر الیمن کے لقب سے مشہور ہے یمن میں بغاوت کی۔ اس سال مامون نے محمد بن عبدالحمید کو جو ابو الوزیر کی کنیت سے مشہور ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن کا والی مقرر کیا

مامون کا عقیدہ اس سال مامون نے اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا کہ قرآن مخلوق ہے اور علی بن ابی طالب رسول اللہ کے بعد افضل الناس ہیں۔ یہ اس سال کے ماہ ربیع الاوّل کا واقعہ ہے۔

امیر حج عبداللہ بن عبیداللہ اس سال عبداللہ بن عبیداللہ بن العباس بن محمد کی امارت میں حج ہوا۔

سنہ ۲۱۳ھ کے واقعات

مصر میں شورش اس سال مصر میں عبدالسلام اور ابن حلیس تمیمی اور یمانی عربوں کے ساتھ خلافت عباسیہ سے انحراف کر کے اپنی آزادی کا اعلان کر دیا اور دونوں نے مصر میں ایک ہنگامہ برپا کر دیا۔

اس سال طلحہ بن طاہر نے خراسان میں انتقال کیا۔

عمال کا تقرر مامون نے اپنے بھائی ابو اسحٰق کو شام اور مصر کا اور اپنے بیٹے عباس کو جزیرہ سرحدی علاقے اور سرحدی چھاؤنیوں کا والی مقرر کیا۔ ان دونوں کو اور عبداللہ بن طاہر کو پانچ پانچ لاکھ دینار زر نقد دیئے۔ بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے کسی ایک دن میں اتنی بڑی رقم خرچ نہیں کی تھی۔

غسان بن عباد کی ولایت سندھ بشر بن داؤد بن یزید والی سندھ مامون کے خلاف ہو گیا جس قدر خراج اس نے وہاں وصول کیا اس میں سے کچھ بھی اس نے مامون کو نہیں بھیجا اس وجہ سے مامون نے ایک دن اپنے مصاحبوں سے پوچھا کہ غسان بن عباد کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے۔ میں اسکو ایک اہم خدمت دینے والا ہوں وہ اس سے قبل ہی بشر بن داؤد کی سرکشی کی وجہ سے اسے والی سندھ بنانے کا تہیہ کر چکے تھے۔ حاضر بن در بار نے اس کی طول طویل تعریف کی۔

غسان بن ابی عباد کے متعلق احمد بن یوسف کی رائے مامون نے احمد بن یوسف کو جو خاموش تھا دیکھا اور کہا کہ احمد تمہاری کیا رائے ہے۔ اس نے کہا امیر المومنین یہ وہ شخص ہے جس کی خوبیاں اس کی برائیوں سے زیادہ ہیں۔ جس طبقہ کے ساتھ آپ اس کا مقابلہ کریں گے وہ پورا اترے گا اگر آپ کو اس کے آئندہ طرز عمل کے متعلق کچھ اندیشہ ہے تو میں آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ وہ ہرگز کوئی ایسا کام نہیں کرے گا جس کی بعد میں اسے معذرت کرنا پڑے فضل کے عہد میں اس نے اپنے ایام کو اس طرح تقسیم کیا تھا کہ ہر شخص کو ملاقات کی نوبت ملے جب آپ اس کے ذاتی صفات پر غور فرمائیں گے تو آپ اس کی فراست، فطری، علمی قابلیت اور تہذیب نفس سے بہت خوش ہوئے ہوں گے۔ مامون کہنے لگے تم نے تو باوجود اس کی مخالفت کے اس کی اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدر مدح کی۔ احمد نے کہا جو کچھ میں نے کہا اس پر کسی شاعر کا یہ شعر صادق آتا ہے۔

کفی شعرا بما اسدت الی مدحتک فی الصدیق وفی عدالی

ترجمہ:۔ تو نے جو میرے خلاف سازش کی ہے۔ اس کا میں نے یہ معاوضہ کیا کہ اپنے دوست اور دشمن میں میں نے تیری تعریف کی۔

مامون اس کی اس گفتگو سے بہت خوش اور متعجب ہوئے اور انہوں نے احمد کے اس اخلاق کی داد دی۔

امیر حج عبداللہ بن عبیداللہ اس سال عبداللہ بن عبیداللہ بن العباس کی امارت میں حج ہوا۔

۲۱۴ھ کے واقعات

محمد بن حمید الطوسی کا قتل اس سال بابک نے سنیچر کے دن جبکہ ماہ ربیع الاول کے ختم ہونے میں پانچ راتیں باقی رہ گئی تھیں مقام ہشاد سر میں محمد بن حمید الطوسی کو تہ تیغ کیا۔

فتح حوف اس سال ابوالرازی مین میں قتل کر دیا گیا۔ اس سال عُمیر بن الولید الباذغیسی، جو ابواسحٰق بن الرشید کی جانب سے مصر کا عامل تھا ماہ ربیع الاول میں حوف میں قتل کر دیا گیا۔ ابواسحٰق حوف آئے اسے فتح کیا اور عبدالسلام اور ابن جلیس پر قابو پاکر دونوں کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد مامون نے ابن الحرودی کو مارا اور پھر سے مصر واپس بھیج دیا۔

بلال الضبابی کا خروج وقتل اس سال بلال الضبابی الشاری نے خروج کیا۔ مامون ملتفت گئے مگر پھر بغداد چلے آئے۔ اور اپنے بیٹے عباس کو کئی سرداروں کے ساتھ جن میں علی بن ہشام، عجیف اور ہارون بن محمد بن ابی خالد تھے، اس کے مقابلہ کے لئے بھیجا۔ ہارون نے بلال کو قتل کر دیا۔

عبداللہ کی روانگی خراسان اس سال عبداللہ بن طاہر دینور روانہ ہوا مامون نے اسحاق بن ابراہیم اور یحیی بن الہیثم کو اس کے پاس بھیجا کہ یہ اسے ان کی جانب سے اس بات کا اختیار دیں کہ چاہے وہ خراسان اور جبال کی ولایت قبول کرے چاہے رمینیا اور آذربائیجان کی ولایت قبول کرکے بابک سے لڑنے جائے۔ مگر عبداللہ بن طاہر نے خراسان پسند کیا اور خراسان چل دیا۔

متفرق واقعات اس سال جعفر بن داؤد القمی نے شورش برپا کی۔ عبداللہ بن طاہر کے مولیٰ عزیز نے اسے پکڑ لیا۔ وہ مصر سے بھاگ آیا تھا۔ پھر وہیں بھیج دیا گیا

اس سال علی بن ہشام جیل۔ تم۔ اصبہان اور آذربائیجان کا والی مقرر کیا گیا۔

امیر حج اسحاق بن عباس اس سال اسحٰق بن العباس بن محمد کی امارت میں حج ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱۵ھ کے واقعات

مامون کی جہاد کے لئے روانگی

اس سال ماہ محرم کے ختم ہونے میں تین راتیں باقی تھیں کہ سنیچر کے دن مامون روم سے جہاد کرنے روانہ ہوئے۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس سے پہلے ہی وہ جمعرات کے دن ظہر کی نماز کے بعد جبکہ ماہ محرم ۲۱۵ھ کے ختم ہونے میں چھ راتیں باقی تھیں شماسیہ سے بردان چلے گئے تھے۔ مدینۃ السلام سے روانہ ہوتے وقت انہوں نے اسحٰق بن ابراہیم بن مصعب کو وہاں اپنا قائم مقام بنا دیا تھا۔ اور مدینۃ السلام کے ساتھ سواد حلوان اور ضلع دجلہ بھی اسی کے تحت کر آئے تھے۔

ام الفضل کی رخصتی

جب مامون تکریت کے مقام پر پہنچے تو یہاں اس سال ماہ صفر میں جمعہ کی رات کو محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسینؓ بن علیؓ بن ابی طالب مدینہ سے ان کی خدمت میں آئے اور یہیں وہ ان سے ملے۔ مامون نے ان کو بیش بہا صلہ دیا اور اپنی بیٹی ام الفضل کو جس کے ساتھ پہلے وہ ان کا نکاح کر چکے تھے۔ ان کے پاس خلوت کے لئے بھیجدیا۔ چنانچہ وہ احمد بن یوسف کے اس مکان میں جو دجلہ کے کنارے واقع ہے۔ ام الفضل کے ساتھ شب باش ہوئے۔ اور پھر وہیں اقامت گزیں ہو گئے۔ جب حج کا زمانہ آیا تو وہ اپنے اہل و عیال کو لے کر گئے ہوئے پھر اپنے مدینے کے گھر چلے آئے۔ اور وہیں رہنے سہنے لگے۔

قلعہ قرہ کی فتح

مامون براہ موصل سنج آئے پھر دابق اور انطاکیہ ہوتے ہوئے مصیصہ آئے اور یہاں سے طرسوس روانہ ہوئے اور نصف جمادی الاولیٰ میں طرسوس کے رومی علاقہ میں داخل ہوئے۔ عباس بن مامون ملطیہ سے روانہ ہو گیا۔ مامون نے قرہ نام ایک قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ اور اسے بزور شمشیر فتح کیا اور منہدم کرا دیا۔ یہ اتوار کے دن کا واقعہ ہے۔ جبکہ جمادی الاولیٰ کے ختم ہونے میں چار راتیں باقی رہ گئی تھیں۔

اہل قلعہ ماجدہ کی جان بخشی

اس سے پہلے بھی وہ ایک قلعہ ماجدہ نام فتح کر کے اس کے باشندوں کی جان بخشی کر چکے تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ جب انہوں نے قرہ کا محاصرہ کر لیا تو قلعے والوں نے ان سے لڑنا شروع کیا مگر پھر امان کی درخواست کی جسے انہوں نے شرف قبولیت بخشا۔ اس کے بعد انہوں نے اشناس کو قلعہ سندس بھیجا۔ آشناس وہاں کے رئیس کو بارگاہ خلافت میں لے آیا۔ اسی طرح انہوں نے عجیف اور جعفر الخیاط کو قلعہ انسان کے رئیس کے پاس بھیجا اس نے امیر المومنین کی دعوت کو قبول کر کے ان کی اطاعت مان لی۔

متفرق واقعات

اس سال جو اسحٰق بن الرشید مصر سے پلٹ آئے۔ اور مامون کے موصل میں داخلہ سے پہلے ان سے آملے۔ عنوبل اور مامون کا بیٹا عباس راس العین میں ان کی خدمت میں حاضر ہو گئے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سال مامون رومی علاقہ سے فارغ ہو کر دمشق روانہ ہوئے۔

امیر حج عبداللہ بن عبیداللہ

اس سال عبداللہ بن عبیداللہ بن العباس بن محمد کی امارت میں حج ہوا۔

سنہ ۲۱۶ھ کے واقعات

مامون کی رومی علاقہ میں مراجعت

اس سال مامون دوبارہ رومی علاقہ میں مراجعت فرما ہوئے۔ اس مراجعت کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ان کو معلوم ہوا کہ بادشاہ روم نے طرسوس اور مصیصہ کے سولہ سو آدمیوں کو قتل کر دیا ہے۔ اس اطلاع پر وہ اپنے سفر سے چلے اور دوشنبہ کے دن جبکہ اس سال کے ماہ جمادی الاولیٰ کے ختم ہونے میں گیارہ راتیں باقی تھیں۔ رومی علاقے میں داخل ہو گئے اور پھر نصف شعبان تک وہیں ٹھیرے رہے۔

مامون کی مراجعت کے متعلق دوسری روایت

اس مراجعت کی وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ توفیل بن میخائیل نے ان کو ایک خط لکھا تھا اور اس کی ابتدا اپنے نام سے کی تھی، مامون نے اسے پڑھا تک نہیں اور روم چلے گئے۔ اذنہ میں توفیل کے سفرا ان کی خدمت میں حاضر ہوئے نیز اس نے پانسو مسلمان قیدی ان کو بھیجے تھے۔

محاصرہ انطیغوا

رومی علاقے میں داخل ہو کر انہوں نے انطیغوا کا محاصرہ کر لیا۔ مگر قلعہ والے صلح کر کے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اب وہ ہرقلہ آئے۔ یہاں کے باشندے بھی صلح کر کے ان کے پاس آ گئے انہوں نے اپنے بھائی ابو اسحٰق کو آگے بھیجا۔ انہوں نے تیس قلعے اور ایک غلہ کا کوٹھا فتح کیا۔ مامون نے یحییٰ بن اکثم کو طوانہ سے جہاد کے لئے بھیجا۔ اس نے رومی علاقے میں خوب قتل و غارتگری کی۔ آگ لگائی اور غلام و لونڈی حاصل کر کے خلیفہ کے پڑاؤ میں واپس آیا۔ اس کے بعد مامون کیسوم روانہ ہوئے اور وہاں دو یا تین دن قیام کر کے دمشق کو روانہ ہوئے۔

عبدوس الفہری کی بغاوت

اس سال عبدوس الفہری نے بغاوت کر دی اور ابو اسحٰق کے عاملوں پر اچانک دھاوا کر کے ان میں سے بعض کو قتل کر دیا یہ شعبان کا واقعہ ہے۔ مامون بدھ کے دن جبکہ ماہ ذی الحجہ کے ختم ہونے میں چودہ راتیں باقی تھیں دمشق سے مصر روانہ ہوئے۔

نماز کے بعد تکبیر کہنے کا حکم

اس سال افشین برقہ سے پلٹ آیا اور مصر میں ٹھیر گیا۔ اس سال مامون نے اسحٰق بن ابراہیم کو بغداد بھیجا کہ وہ فوج کو حکم دے کہ نماز کے بعد تکبیر کہا کریں۔ چنانچہ سب سے پہلے جمعہ کے دن جبکہ اس سال کے رمضان کے ختم ہونے میں چودہ راتیں رہ گئیں تھیں، نماز جمعہ کے بعد شہر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رصافہ کی مسجد میں حسب الحکم تکبیر کہی گئی۔ اس کی صورت یہ تھی کہ نماز کے بعد نوما نے کھڑے ہو کر تین مرتبہ تکبیر کہی اس کے بعد پھر فرض نماز کے بعد تکبیر ہونے لگی۔

علی بن ہشام کی املاک کی ضبطی اس سال مامون علی بن ہشام سے ناراض ہو گئے انہوں نے عجیف بن عنبسہ اور احمد بن ہشام کو اس کے پاس بھیجا اور ان کو حکم دیا کہ اسکی تمام املاک ضبط کرلیں۔

متفرق واقعات اس سال ماہ جمادی الاول میں ام جعفر نے بغداد میں انتقال کیا۔ اس سال غسان بن عباد سندھ سے واپس آیا۔ بشر بن داؤد المہلبی اطاعت قبول کر کے اس کی امان میں آگیا تھا۔ غسان نے سند کی حالت درست کر دی اور عمران بن موسیٰ البرمکی کو وہاں کا عامل مقرر کر دیا تھا۔ غسان مامون کے پاس پلٹ آیا۔

اس سال جعفر بن داود القمی بھاگ کر تم چلا گیا اور وہاں اس نے بغاوت کر دی۔

اس سال نہایت شدید سردی پڑی

امیر حج عبداللہ بن عبیداللہ بعض راویوں کے بیان کے مطابق اس سال سلیمان بن عبداللہ بن سلیمان بن علی بن عبداللہ بن عباس کی امارت میں حج ہوا۔ اور بعض دوسرے راویوں کے بیان کے مطابق اس سال عبداللہ بن عبیداللہ بن العباس بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کی امارت میں جس کو مامون نے یمن اور ہر اس شہر کا جہاں وہ یمن پہنچنے تک اثنائے راہ میں داخل ہوا۔ والی مقرر کیا تھا، حج ہوا یہ وشق سے چل کر بغداد آیا۔ یہاں اس نے عید الفطر کی نماز پڑھائی اور پھر وہ بغداد سے یکم ذی قعدہ دوشنبہ کے دن روانہ ہوا الوطاسی کی امارت میں اس سال سب نے حج کیا۔

۲۱۷ھ کے واقعات

علاقہ بیما کی تسخیر اس سال مصر کے علاقہ بیما میں افشین کو فتح حاصل ہوئی وہاں کے باشندوں نے مامون کے حکم پر اپنے آپ کو افشین کے حوالے کر دیا۔ اس مضمون کا ایک عہد نامہ پڑھ کر ان کو سنا دیا گیا۔ افشین نے اس مقام کو ربیع الآخر کی آخری تاریخوں میں فتح کیا۔

عبدوس الفہری کا قتل اس سال ماہ محرم میں مامون مصر آئے عبدوس الفہری ان کے سامنے پیش کیا گیا۔ مامون نے اس کی گردن مار دی اس کے بعد وہ شام پلٹ گئے۔

علی بن ہشام اور حسین بن ہشام کا قتل اس سال انہوں نے جمادی الاولیٰ میں ہشام کے بیٹے علی اور حسین کو اذنہ میں قتل کر دیا۔

مامون نے علی کو جیان کا والی مقرر کیا تھا۔ ان کو معلوم ہوا کہ وہ اپنی رعایا پر مظالم کرتا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے بہت سوں کو قتل کر دیا اور لوگوں کے مال کو غصب کر لیا ہے۔ انہوں نے عجیف کو اس کے پاس بھیجا۔ علی چاہتا تھا کہ اسے اچانک قتل کر کے بابک کے پاس چلا جائے۔ مگر خود عجیف کا اس پر قابو چل گیا اور وہ اسے مامون کی خدمت میں لے آیا۔ مامون کے حکم سے ابن الجلیل نے بدھ کے دن جبکہ جمادی الاولیٰ کے ختم ہونے میں چودہ راتیں باقی تھیں آذر میں علی کی اور اس کے بھتیجے محمد بن یوسف نے حسین بن ہشام کی گردن ماردی۔

علی کے سر کی تشہیر مامون نے علی کے سر کو بغداد اور خراسان بھیجدیا۔ جہاں وہ سب میں گشت کرایا گیا۔ وہاں سے پھر وہ سر شام اور جزیرے کے ایک ایک ضلع میں پھرایا گیا۔ ذی الحجہ میں دمشق لایا گیا پھر اسے مصر لے گئے اور وہاں گشت کے بعد اسے سمندر میں ڈال دیا گیا۔

علی کے سر کے ساتھ مامون کا رقعہ علی کو قتل کر کے مامون نے حکم دیا کہ ایک رقعہ لکھ کر اس کے سر پر باندھ دیا جائے تاکہ سب لوگ اسے پڑھ لیں۔ اس کا مضمون یہ تھا:۔

"امابعد۔ امیر المومنین نے امین معزول کے عہد میں دوسرے خراسانیوں کے ساتھ علی بن ہشام کو بھی اپنی امداد و حمایت حق کے لئے دعوت دی۔ چنانچہ اس نے بھی دوسروں کے ساتھ سب سے پہلے ان کی دعوت پر لبیک کہا اور ان کے حق کے لئے اعانت کی اور پورا حق اعانت ادا کیا۔ اس بنا پر امیر المومنین نے بھی اس کی خدمات کو ہمیشہ پیش نظر رکھ کر اس کے ساتھ عمدہ سلوک کیا۔ اور اسے اپنا خاص آدمی بنایا۔

امیر المومنین یہ سمجھتے رہے کہ اگر ہم کوئی کام اس کے سپرد کریں گے تو وہ اپنے اختیارات کے عمل پذیر کرانے میں اور اپنی نیت کو پاک و صاف رکھنے میں اللہ سے ڈرتا رہے گا اس کی اطاعت کرے گا اور امیر المومنین کے حکم سے تجاوز نہ کرے گا۔ امیر المومنین نے اس پر احسان کیا کہ اسے کئی اہم خدمات پر سرفراز کیا۔ اسے بڑی بڑی رقمیں صلے اور انعام میں دیں۔ جس کی مقدار پانچ کروڑ درہم سے زیادہ ہے مگر باوجود اس کے پھر بھی اس نے امانت میں خیانت کی۔ امیر المومنین نے اس سے اپنے تعلقات منقطع کر لئے اور اسے اپنے سے دور کر دیا مگر پھر انہوں نے اس کی لغزش معاف کر دی اور اسے اس شرط و عہد پر کہ اب وہ پھر اپنی سابقہ خطاؤں کا ارتکاب نہیں کرے گا۔ جیل، آذربائیجان اور ضلع آرمینیا کا والی مقرر کر دیا۔ تاکہ دشمنان خدا خوبیہ جماعت سے برسر پیکار ہو۔ مگر اس نے وہ پھر حسب سابق اللہ اور اس کے دین کے لئے عمل کرنے کے بجائے دینار و درہم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو جمع کرنے لگا۔ اس نے اپنے طرز سیاست کو خراب کر لیا۔ رعایا پر ظلم کیا اور بلا وجہ لوگوں کو قتل کیا۔

امیر المومنین نے عجیف بن عنبسہ کو اس کے پاس بھیجا تاکہ وہ خود اس کے حالات دیکھ کر اسے تلافی مافات کی دعوت دے۔ مگر الٹا اس نے عجیف کو قتل کرنے کے لئے اس پر اچانک حملہ کر دیا۔ وہ تو اللہ نے عجیف کو امیر المومنین کی ذات کے ساتھ اس کی مخلصانہ عقیدت مندی کی وجہ سے قوت عطا فرمائی اور اس نے علی کے قاتلانہ حملہ سے اپنے کو بچا لیا ورنہ اگر وہ اس کے قتل کرنے میں کامیاب ہو جاتا تو یہ سلطنت کے لئے ناقابل تلافی نقصان اور مضرت کا باعث ہوتا۔ مگر جس کام کا ارادہ اللہ کرتا ہے وہ بہرحال پورا ہوتا ہے۔ عجیف نے اسے پکڑ لیا۔

جب امیر المومنین نے اللہ کے حکم کو علی پر نافذ کر دیا تو انہوں نے اس بات کو مناسب نہیں سمجھا کہ اس کے جرم کا مواخذہ اس کی اولاد سے بھی کریں اس وجہ سے انہوں نے حکم دے دیا کہ جو وظائف اور معاش علی کی حیات میں اس کی اولاد یا اعزا کو ملتی تھی وہ بدستور اس کے بعد بھی جاری رہے۔ اگر علی بن ہشام نے عجیف پر قاتلانہ حملہ نہ کیا ہوتا تو اس کے پاس اتنی فوج تھی کہ اس کی قوت و شوکت بھی عیسیٰ بن منصور اور اس جیسے دوسرے خائن باغیوں کی ہوتی۔ والسلام"

محاصرہ لولوۃ

اس سال مامون سلطنت روم میں داخل ہوئے اور سو دن تک لولوۃ کا محاصرہ کر کے عجیف کو وہاں چھوڑ کر خود چلے گئے۔ اس مقام کے باشندوں نے عجیف کو دھوکہ دیکر قید کر لیا۔ یہ آٹھ روز تک قید میں رہا پھر انہوں نے اسے قید سے رہائی دی اب خود توفیل لولوۃ آیا اور اس نے عجیف کا محاصرہ کر لیا۔ مامون نے اپنی فوجیں اس کے مقابلے پر روانہ کیں مگر توفیل ان کے وہاں تک پہنچنے سے قبل ہی لولوۃ سے کوچ کر گیا۔ اور اس کے باشندے امان لے کر عجیف کے مطیع ہو گئے

توفیل شاہ روم کا خط مامون کے نام

اس سال روم کے بادشاہ توفیل نے مامون کو صلح کے لئے ایک خط لکھا اور اس کی ابتدا اپنے نام سے کی۔ توفیل کا وزیر اس اہم خط کو لے کر جس میں اس نے صلح کی درخواست اور ندیہ کا اقرار کیا تھا مامون کی خدمت میں حاضر ہوا۔ توفیل کا خط یہ ہے:-

اما بعد۔ دو مختلف اشخاص کا اپنے اپنے حصہ پر اکتفا کرنا اس جھگڑے سے اچھا ہے جس کا نتیجہ عذر ہو۔ تمہارے لئے یہ کسی طرح زیبا نہیں کہ تم دوسرے کے حصے کو اپنے حصے میں شامل کرنے کا دعویٰ کرو۔ اللہ کرے ایسا کر بھی نہیں سکتے۔ اس کو تم خود جانتے ہو بتانے کی ضرورت نہیں۔ میں تم کو صلح کی دعوت دیتا ہوں۔ کیونکہ میں امن و صلح کو پسند کرتا ہوں تاکہ لڑائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سم ہو جائے۔ اور ہم دونوں ایک دوسرے کے مدد و معاون ہوں۔ اس کے علاوہ اور بھی فوائد اس سے تم کو حاصل ہوں گے۔ تجارت کھل جائے گی قیدی رہا کر دیئے جائیں گے راستے اور علاقے مامون ہو جائیں گے اگر تم میری اس دعوت کو رد کر دو تو میں بخلافت ہوش و حواس بغیر کسی مبالغے کے تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ میں خود پھر تمہارے مقابلہ پر پوری تیاری کے ساتھ رسالہ و پیدل کو لے کر دریا کی طرح امنڈ آؤں گا اور اگر تم اس دعوت کو قبول کرنے ہو تو میں نے تو پہلے ہی معذرت کر لی ہے اور اپنے اور تمہارے درمیان علم حجت قائم کر دیا ہے۔ والسلام"

مامون کا توفیل شاہ روم کو جواب

مامون نے اسے لکھا:۔

اما بعد۔ مجھے تمہارا وہ خط ملا جس میں تم نے آشتی اور مصالحت کی درخواست کی ہے۔ اور اس میں نرم و گرم لہجہ کو گڈ مڈ کر دیا ہے اور تجارت کے کھل جانے، فوائد کے حصول، قیدیوں کی رہائی اور کشت و خون کی بندش کی لالچ دلائی ہے۔ اگر میں خود امن و صلح کا ہوا خواہ نہ ہوتا تو تمہارے اس خط کا جواب ایسے بہادر، دلیر اور صاحب بصیرت شہسواروں سے دیتا جو تم کو تمہاری ماؤں سے جدا کر دیتے اور تمہارے قتل کو اللہ کے ہاں قرب کا ذریعہ بناتے اور اللہ کی خاطر وہ تمہاری شوکت کے مقابلے میں ثابت قدم رہتے۔ پھر میں ان کی امداد میں اور کمک بھیجتا میں کی تعداد اور ساز و سامان میں کوئی کوتاہی نہ کرتا۔

واضح رہے کہ ہمارے مجاہد تمہارے مقابلہ میں موت کے زیادہ تشنہ و طالب ہیں حالانکہ تم ان کی چیرہ دستی کے خوف سے بچاؤ چاہتے ہو اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان مجاہدین سے دو نیکیوں کا بچاؤ عدہ کیا ہے۔ فی الوقت غلبہ اور آخرت میں بہترین مقام۔

مگر پھر بھی میں نے مناسب سمجھا کہ پہلے تم کو نصیحت کر دیکھوں تاکہ اللہ کے نزدیک تمہارے مقابلہ میں حجت قائم ہو جائے کہ اب میں تم کو اور تمہارے ساتھیوں کو وحدانیت اور شریعت حنیفیہ کی دعوت دیتا ہوں کہ تم اسے قبول کرو۔ اگر اسے قبول نہیں کرتے تو قدیہ منظور کرو۔ تاکہ پھر ہم پر تمہارا ذمہ قائم ہو جائے۔ اور تم سے کوئی تعرض نہ کیا جائے اور اگر تم اسے بھی نہ مانو گے تو یقین جانو کہ ہمارے برق دم شہسوار بجائے زبانی باتوں کے خود اپنا لوہا تم سے منوالیں گے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

اس سال مامون سلنوس سے آئے۔ اس سال علی بن عیسیٰ الفنی نے جعفر بن داؤد الفنی کو گرفتار کر کے بھیجا۔ ابو اسحٰق بن الرشید نے اس کی گردن ماردی

امیر حج عبداللہ بن سلیمان

اس سال سلیمان بن عبداللہ بن سلیمان بن علی کی امارت میں حج ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱۸ھ کے واقعات

اس سال مامون سلغوس سے رقہ آئے اور یہاں انہوں نے ابن الداری کو قتل کیا۔ اس سال انہوں نے رافقہ کے تخلیہ کا حکم دیا تھا کہ ان کے خدم وحشم وہاں فروکش ہوں اس حکم سے رافقہ کے باشندوں کو بہت تکلیف ہوئی جس کا انہوں نے اظہار کیا۔ مامون نے پھر ان کو معاف کر دیا۔

طوانہ کی تعمیر

اس سال مامون نے اپنے بیٹے عباس کو روم کے علاقے میں بھیجا اور حکم دیا کہ طوانہ میں فروکش ہو، اور اس کی تعمیر کرے۔ اس کام کے لئے انہوں نے پہلے ہی معماروں اور بیگاریوں کو وہاں بھیجدیا تھا۔ سب سے پہلے عباس نے اسی کی تعمیر شروع کی۔ ایک میل مربع اسے بنایا، تین فرسنگ طول فصیل بنائی اس کے چار دروازے قایم کئے اور ہر دروازے پر ایک ایک قلعہ تعمیر کیا۔ مامون نے اپنے بیٹے عباس کو اس کام کے لئے یکم جمادی میں بھیجا تھا۔

جبری فوج کی طلبی

مامون نے اپنے بھائی ابو اسحٰق بن الرشید کو لکھا کہ میں نے دمشق، حمص، اردن اور فلسطین کی فوج پر چار ہزار نفر زائد کئے ہیں۔ ان میں سوار کو سو درہم اور پیادے کو چالیس درہم ماہانہ دیئے جائیں۔ انہوں نے مصر سے بھی جبراً فوج طلب کی تھی جو جبری فوج انہوں نے قنسرین اور جزیرے پر زائد کی تھی، اس کے متعلق انہوں نے عباس کو لکھا اور بغداد کی جبری سپاہ کے متعلق اسحٰق بن ابراہیم کو احکام بھیجدیئے۔ ان کی تعداد دو ہزار تھی۔ ان میں سے کچھ وہاں سے چل کر طوانہ آگئے اور وہ بھی عباس کے ہمراہ وہیں فروش ہوئے۔

مامون کا اسحٰق بن ابراہیم کے نام خط

اس سال مامون نے اسحٰق بن ابراہیم کو قاضیوں اور محدثین کے امتحان کے لئے حکم بھیجا اور لکھا کہ ان کی جماعت کو ہمارے پاس رقہ بھیجا جائے ذیل میں وہ پہلا خط نقل کیا جاتا ہے جو اس معاملہ کے متعلق مامون نے لکھا تھا۔

امابعد مسلمانوں کے ائمہ اور خلفا پر اللہ کا یہ حق ہے کہ وہ اس دین کی اقامت میں جسے اللہ نے ان کی حفاظت میں دیا ہے اور ان مواریث نبوت کے قیام میں جن کا اللہ نے ان کو وارث بنایا ہے اور اس علم کے اظہار کے لئے جو ان کو ودیعت ہوا ہے اور رعایا میں حق و صداقت کے ساتھ عمل کرنے اور ان کو اللہ کی طاعت پر آمادہ کرنے کے لئے اجتہاد سے کام لیں۔ امیرالمومنین اللہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان کے فرائض کی بجاآوری میں اپنی رحمت سے ان کو توفیق اور عزم صحیح عطا فرمائے۔

امیرالمومنین کو معلوم ہوا ہے کہ عوام الناس کا ایک بڑا گروہ جسے نہ سمجھ ہے نہ عقل ہے نہ ان کو ہدایت پہنچتی ہے اور نہ علم کی روشنی اور نہ برہان سے وہ مستفید ہوتے ہیں۔ تمام اطراف واکناف میں اللہ سے بالکل ناواقف ہیں انہیں اس کی کچھ خبر نہیں نہ وہ اس کے دین کی حقیقت سے واقف ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ توحید اور ایمان کو جانتے ہیں۔ اس کی کھلی ہوئی نشانیوں سے بے خبر اور حواس کے بدیہی راستے سے ناواقف ہیں وہ اللہ کو اس کی قدر کے مطابق اندازہ کرنے سے اور اس کی اصلی معرفت سے قاصر ہیں اپنی کم عقلی کو تباہ فہمی اور پوری طرح تفکر نہ کرنے کی وجہ سے وہ اللہ اور اس کی مخلوق میں فرق نہیں کر سکتے اسی وجہ سے انہوں نے اللہ اور اس کے نازل کردہ قرآن کو مساوی قرار دیا ہے — اور بغیر سوچے سمجھے سب نے بالاتفاق اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ قرآن قدیم ہے اول ہے۔ نہ اللہ نے اسے پیدا کیا ہے نہ اسے ایجاد کیا ہے۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ کلام پاک میں فرماتا ہے۔ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا اور جس شے کو اللہ نے جعل کیا ہے اسے خلق کیا ہے اور فرماتا ہے اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ اور کہتا ہے كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ اس آیت میں خود اللہ تعالیٰ نے یہ بات بتادی کہ کلام پاک میں ان واقعات کو بیان کیا گیا ہے۔ یعنی وہ واقعات پہلے ہیں۔ اور قرآن ان کے بعد ہیں۔ پھر وہ کہتا ہے الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ اور جو شے محکم اور مفصل ہوتی ہے اس کا کوئی محکم اور مفصل ہونا چاہیے۔ چنانچہ خود اللہ اپنی کتاب کا محکم اور مفصل ہے اس لئے وہ اس کا خالق اور مبتدع ہے۔

اس کے علاوہ ان لوگوں نے باطل کو اپنا شعار قرار دے کر لوگوں کو اپنے مسلک کی دعوت دی اور دعویٰ یہ کیا کہ وہ سنت کے پیرو ہیں۔ حالانکہ کلام اللہ کی ہر فصل میں قرون اولیٰ کے قصص بیان کئے گئے ہیں۔ جن کے پڑھنے سے ان کے مسلک کا بطلان ہو جاتا ہے اور ان کے دعوی کی تکذیب ہوتی ہے۔ مگر پھر بھی یہ لوگ ظاہر کرتے ہیں کہ صرف وہ اہل حق پیروان مذہب اور اہل جماعت ہیں۔ ان کے سوا سب اہل کفر و باطل اور فرقے والے ہیں۔ غرضیکہ لوگوں کو اس خیال کی تعلیم دینے کا یہ اثر ہوا ہے کہ جہلا ان کے دھوکے میں آگئے۔ یہاں تک کہ ایسے لوگ بھی جو جھوٹے شقی متقی ہیں غیر اللہ کے سامنے جھکنے والے اور غیر دین میں متعصب واقع ہوئے تھے۔ ان کے ہم خیال اور ہم رائے اس لئے ہو گئے ہیں کہ اس طرح اس جماعت میں ان کی خاص عزت و عزیمت ہو گی ان کو ریاست اور عدالت مل جائے گی۔

اس لئے انہوں نے اس کے باطل کے لئے اللہ کے حق کو چھوڑ دیا۔ اور اللہ کو چھوڑ کر ضلالت میں جا شریک ہوئے ان کے ظاہری تزکیہ اور تورع کی وجہ سے ان کی شہادت کو لوگوں نے مان لیا۔ اور اب ان کے ذریعے سے کتاب اللہ کے احکام نافذ ہونے لگے۔ حالانکہ نہ ان کا ایمان درست ہے اور نہ نسب ان کی نیتیں فاسد ان کا یقین مجروح ان کی غرض و غایت بھی یہی تھی کہ اس دھوکہ سے ایک فتنہ و فساد پیدا کر دیا جائے۔ انہوں نے اپنے مولیٰ رب پر افترا اور بہتان عائد کیا ہے۔ حالانکہ کلام پاک میں ان سے عہد واثق لیا گیا ہے کہ وہ اللہ کے مقابلہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں صرف حق بات بیان کریں گے مگر انہوں نے اس تعلیم کو مٹا دیا انھیں کے لئے اللہ تعالیٰ کلام پاک میں فرماتا ہے۔ اَصَمَّهُمْ وَاللّٰهُ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا

ترجمہ:۔ اللہ نے ان کو بہرا کر دیا اور ان کی بصارت کو باطل کر دیا۔ وہ کیوں قرآن میں تدبر نہیں کرتے؟ کیا قلوب پر قفل پڑے ہوئے ہیں۔

امیر المومنین نے محسوس کیا کہ یہ لوگ امت کے لئے شر اور ضلالت کی جڑ ہیں۔ انہوں نے توحید اور ایمان میں قطع برید کر دی ہے۔ یہ جاہل اور جھوٹے ہیں۔ شیطان ان کی زبان سے بول رہا ہے۔ ان کی صداقت و شہادت متروک اور مردود ہونے کے قابل ہے۔ ان کے کسی قول و عمل پر اس لئے اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ کہ عمل یقین کے بعد ہے اور یقین اس وقت تک ہو نہیں سکتا جب تک کہ کوئی حقیقت اسلام سے پوری واقفیت نہ رکھتا ہو اور توحید کا سچا ماننے والا نہ ہو اور جو ان حقائق سے اندھا ہے وہ اپنے عمل اور شہادت میں اور بھی زیادہ اندھا اور گمراہ ہوگا۔

لہٰذا جو تمہارے ہاں قاضی ہیں ان کو بلا کر ہمارا یہ خط سنا دو ان کے عقائد کا امتحان لو اور دریافت کرو کہ آیا وہ قرآن کو اللہ کی پیدا کردہ شے سمجھتے ہیں یا کیا؟ اور یہ بتا دو کہ جس شخص کا ایمان اور توحید کے متعلق اس کا اعتقاد ایسا اور سچا نہ ہوگا امیر المومنین آئندہ اس سے کوئی خدمت نہ لیں گے۔ اگر وہ خلق قرآن کو تسلیم کریں تو بہت اچھا ہے اور پھر تم ان کو حکم دینا کہ وہ علی رؤس الاشہاد اپنے عقیدے کو بیان کریں اور جو اس بات کو تسلیم نہ کرے کہ قرآن مخلوق اور محدث ہے۔ اس کی شہادت ترک کر دی جائے۔ اس کے علاوہ تم اپنے علاقے کے تمام قاضیوں سے اس مسئلہ کے متعلق استفسار کرنا اور ان کو ہمارا حکم پہونچا دو اور ان کے حال کی نگرانی رکھو تاکہ جب تک وہ اپنے دین و ایمان میں پکے اور سچے نہ ثابت ہوں وہ احکام الٰہی کو نافذ نہ کرنے پائیں میرے اس حکم کا جو اثر ہو اس سے تم مجھے اطلاع دینا۔"

یہ خط ربیع الاول ۲۱۸ھ میں لکھا گیا۔

خلق قرآن کے متعلق سات اشخاص کا اقرار

مامون نے اسحٰق بن ابراہیم کو لکھا:۔ ان سات اشخاص محمد بن سعد کاتب الواقدی، ابو مسلم مستملی، یزید بن ہارون، یحییٰ بن معین۔ زہیر بن حرب ابو خیثمہ، اسمٰعیل بن داؤد۔ اسمٰعیل بن ابی مسعود اور احمد بن الدورقی کو ہمارے پاس بھیجدو۔ اسحٰق نے ان کو بھیجدیا۔ مامون نے خلق قرآن کو ان سے دریافت کیا۔ ان سب نے اس بات کو تسلیم کیا کہ قرآن مخلوق ہے۔ مامون نے ان کو مدینۃ السلام بھیجدیا۔ اب اسحٰق بن ابراہیم نے ان لوگوں کو اپنے ہاں طلب کر کے تمام فقہاء اور محدثین کے روبرو ان کا عقیدہ بیان کیا۔ اس وقت بھی ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب نے قرآن کے مخلوق ہونے کا اسی طرح اقرار کیا جس طرح کہ وہ مامون کے سامنے کر آئے تھے۔ اسحٰق نے ان کو چھوڑ دیا۔ اس نے یہ کارروائی مامون کے حکم سے کی تھی۔

خلق قرآن کے متعلق مامون کا اسحٰق بن ابراہیم کے نام خط

اس کے بعد مامون نے اسحٰق بن ابراہیم کو حسب ذیل خط لکھا:۔

اما بعد۔ اللہ نے جن لوگوں کو اپنی زمین میں اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے اور ان امینوں پر جن کو اس نے اپنے بندوں کے لئے اختیار کیا ہے تاکہ وہ اس کے دین کے قایم کریں۔ اور جن لوگوں پر اس نے اپنی مخلوق کی نگرانی فائدگی ہے اپنے احکام اور قوانین کا نفاذ اور اپنی مخلوق میں اپنے عدل کو بروے کار لانے کا فرض عطا کیا ہے۔ ان پر اللہ کا یہ حق ہے کہ وہ پوری طرح اس کا حق ادا کریں۔ اپنے فرائض کی بجا آوری میں اس سے خلوص برتیں اور اس علم اور معرفت کی وجہ سے جو اللہ نے ان کو دیا ہے لوگوں کو حق پر چلائیں۔ جو اس سے بھٹک جائے یا بچھڑ جائے، اسے راہ راست سنائیں اپنی رعایا کو نجات کی راہیں بتائیں ان کو اصول اور حدود ایمان سمجھائیں اور وہ راستہ بتائیں جس کے ذریعہ سے وہ کامیابی حاصل کر سکیں اور ہلاکت سے محفوظ رہ سکیں جو امور دینی پوشیدہ اور مشتبہ ہوں ان کو صاف کر دیں تاکہ شک جاتا رہے۔ اور دلیل کی روشنی سب کے لئے واضح ہو جائے۔

یہ کام ان کا خود ہی انجام دینا چاہئے۔ کیونکہ یہ خدمت تمام خدمات کی جامع ہے۔ اس میں رعایا کے فوائد دینی و دنیاوی شامل ہیں۔ اور وہ ان باتوں کو اپنی رعایا کو یاد دلائیں جن کے متعلق اللہ نے ان سے اپنی خلافت کا منصب عظمیٰ دیتے وقت یہ توقع کی ہے کہ وہ اپنے پیش روؤں کی طرح بدستور اس خدمت کو انجام دیں گے۔ اس بات میں امیر المومنین صرف اللہ واحد سے توفیق کی درخواست کرتے ہیں اور وہی ان کے لئے بالکل کافی وافی ہے۔

قرآن کے متعلق جو عقیدہ پیدا ہوا ہے اس پر بہت غور و فکر کرنے کے بعد امیر المومنین کو یہ بات عیاں نظر آ رہی ہے کہ یہ ایک بہت بڑا خطرہ ہے جس کا اثر دین اسلام اور مسلمانوں پر نہایت مضر ہوگا۔ کیونکہ قرآن کو اللہ نے ہمارے لئے امام بنایا ہے اور یہی رسول اللہ صلعم کا ہمارے لئے اثر باقی ہے۔ یہ بات بہت سے لوگوں پر مشتبہ ہو گئی ہے یہاں تک کہ ان کی عقلوں نے یہ بات بتائی کہ یہ مخلوق ہی نہیں ہے اسی طرح انہوں نے اللہ کی صفت خلق سے جس کی وجہ سے وہ اپنی تمام مخلوقات کے مقابلہ میں نمایاں طور پر علیحدہ اور منفرد ہے کیونکہ اس نے صرف اپنی حکمت اور قدرت سے بغیر کسی ابتدا اور تقدم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہر شے کو خلق اور ایجاد کیا ہے انکار کیا۔ حالانکہ ماسوا اللہ ہر شے مخلوق اور حادث ہے جس کا خالق اور محدث خود اللہ ہے اس پر تو خود قرآن ناطق اور دال ہے۔ اور اس نے ہمیشہ کے لئے اس باب میں جتنے اختلافات تھے ان کو مٹایا ہے۔

معلوم ہوتا ہے خلق قرآن کے مسئلہ میں ان مدعیوں نے نصاریٰ کی تقلید کی ہے کیونکہ نصاریٰ مدعی ہیں کہ چونکہ حضرت عیسیٰ کلمت اللہ ہیں اس لئے وہ مخلوق نہیں حالانکہ اس کے برخلاف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے اسے پیدا کیا ہے۔ جس طرح کہ اللہ تعالیٰ ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا یہاں جعل خلق کے معنے میں مراد لیا گیا ہے اور فرماتا ہے وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کو بھی دوسری مخلوقات کے مساوی کر دیا ہے۔ جن کی صفت تخلیق کو اس نے یہاں بیان کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ صرف وہی ان کا خالق ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ یہاں بتایا گیا ہے کہ لوح قرآن کو احاطہ کئے ہوئے اور محیط مخلوق ہوتا ہے۔ لہٰذا قرآن بھی مخلوق ہوا۔

اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلعم سے کہتا ہے لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اور فرماتا ہے مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اور کہتا ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اور كَذَّبَ بِاٰيَاتِهٖ۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جھوٹا کہہ کر مذموم قرار دیا ہے جنہوں نے کہا تھا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ اور پھر اپنے رسول ہی کی زبان سے ان کی تکذیب کرائی۔ اور فرمایا قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى (جواب دو کہ وہ کتاب جو موسیٰ لائے تھے کس نے نازل کی تھی) ان تمام آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ نے قرآن کو قرآن ذکر ایمان، نور ہدیٰ مبارکاً عربیاً اور قصصاً کہا ہے۔

دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اور فرماتا ہے قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ اور کہتا ہے قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ اور کہتا ہے لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ نے قرآن کے لئے اول اور آخر بنایا ہے اس سے یہ بات عیاں ہو گئی کہ وہ محدود اور مخلوق ہے ان جہلا نے قرآن کے متعلق ایک خاص عقیدہ کا اظہار کر کے اپنے ایمان اور امانت میں بڑا رخنہ ڈالا ہے۔ اور اس طرح اسلام کے دشمنوں کے لئے راستہ صاف کر دیا ہے۔ کہ وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر حملہ کر بن اس عقیدہ کو ظاہر کر کے انہوں نے اپنے تبدیل مذہب اور الحاد کا اقرار کیا ہے کہ اللہ کی ایک مخلوق شے کو اس صفت سے موصوف کیا جو صرف اسی کے لئے مختص ہے۔ قرآن کو اللہ سے تشبیہ دی حالانکہ تشبیہ اس کے مخلوقات کے لئے زیبا ہے

امیر المومنین خوب جانتے ہیں کہ جو لوگ اس عقیدے کے قائل ہیں وہ دین ایمان اور یقین سے بالکل بے بہرہ ہیں اور ایسے لوگوں کے لئے وہ اس بات کو جائز نہیں رکھتے کہ ان کی اب امانت عدالت یا شہادت اور قول اور حکایت پر اعتماد کیا جا سکے وہ اس قابل نہیں رہے کہ ان سے رعایا کی کوئی بھی سرکاری خدمت لی جائے۔ اگرچہ ان میں سے بعض بہت ہی نیک چلن ہیں مگر فروع سے کیا ہوتا ہے۔ اصل تو عقائد ہیں ان کی بھلائی اور برائی پر مدح و ذم ہوتی ہے۔ جو شخص کہ اصل اصول ایمان اور اور توحید سے کما حقہ واقف نہ ہو اور احکام و اصول سے بدرجہ اولی جاہل ہوگا۔

تم میرے اس خط کو جعفر بن یحییٰ اور قاضی عبدالرحمٰن بن اسحٰق کو سنا دو اور ان سے بات کرو کہ قرآن کے متعلق ان کا عقیدہ کیا ہے؟ اور یہ کہہ دو کہ جس شخص کی توحید اور ایمان پر ہمیں بھروسہ نہ ہوگا ہم اس سے کوئی سرکاری خدمت نہیں لیں گے۔ اور کسی شخص کا عقیدہ توحید اسوقت تک درست نہیں جب تک کہ وہ قرآن کے مخلوق ہونے کا قائل نہ ہو اگر وہ ہماری بات مان لیں تو ان کو حکم دو کہ فصل خصومات کے وقت جب لوگ اپنے دعووں کے ثبوت میں شہادت پیش کریں تو ان سے پہلے اس عقیدے کو دریافت کر لیا کریں۔ جو کوئی خلق قرآن کو نہ مانتا ہو اس کی شہادت نامقبول سمجھی جائے اور اس کی بات پر قطعی وہ دونوں فیصلہ نہ دیں۔ اگرچہ وہ کیسا ہی نیک معاش معقول اور متقی آدمی ہو۔ تمہارے تحت کے علاقے میں جسقدر قاضی ہوں ان سب کو یہی ہدایت کر دی جائے۔ اور اس کے نتیجے سے ہمیں مطلع کیا جائے۔

حکام و فقہا اور محدثین کی طلبی

اس فرمان کے لئے اسحٰق بن ابراہیم نے فقہا حکام اور محدثین کی ایک جماعت کو طلب کیا اور ابو حسان الزیادی ابشر بن الولید الکندی، علی بن ابی مقاتل، فضل بن غانم، ذیال بن الہیثم سجادہ، قواریری احمد بن حنبل، قتیبہ، سعدویہ الواسطی۔ علی بن الجعد، اسحٰق بن ابی اسرائیل، ابن الدرش، ابن علیہ الاکبر، یحییٰ بن عبدالرحمٰن العمری اور عمر بن الخطاب کی اولاد میں سے ایک اور شیخ کو جو رقہ کے قاضی تھے، ابو النصر التمار، ابو نصر القطیعی، محمد بن حاتم بن میمون۔ محمد بن نوح المضروب، ابن الفرخان اور ایک اور جماعت کو جس میں النضر بن شمیل، ابن علی بن عاصم، ابو العوام البزازی۔ ابو شجاع اور عبدالرحمٰن بن اسحٰق تھے۔ اپنے پاس بلایا۔

مسئلہ خلق قرآن کے متعلق استفسار

دو مرتبہ مامون کا خط انھیں پڑھ کر سنایا تاکہ وہ سمجھ لیں اس کے بعد اس نے بشر بن الولید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پوچھا کہ قرآن کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں نے ایک سے زیادہ مرتبہ اپنا خیال امیر المومنین سے بیان کر دیا ہے۔ اسحٰق نے کہا ہاں یہ بات سچ ہو گی مگر اب تو امیر المومنین کے اس خط سے یہ معاملہ از سر نو زیر بحث آ رہا ہے۔ لہٰذا اب بتاؤ کیا کہتے ہو۔ اس نے کہا میں کہتا ہوں قرآن اللہ کا کلام ہے۔ اسحٰق نے کہا میرا سوال یہ نہیں ہے بلکہ یہ بتاؤ کہ قرآن مخلوق ہے یا کیا؟ اس نے کہا اللہ ہر شے کا خالق ہے۔ اسحٰق نے پوچھا تو کیا قرآن شے ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ اسحٰق نے کہا تو وہ مخلوق ہے۔ اس نے کہا خالق نہیں ہے۔ اسحٰق نے کہا میں یہ نہیں پوچھتا، یہ بتاؤ کہ آیا وہ مخلوق ہے۔ اس نے کہا بس جو میں نے تم سے کہہ دیا ہے اس پر میں اضافہ نہیں کرتا۔ اور میں تو امیر المومنین کے سامنے عہد کر چکا ہوں کہ اس مسئلے میں اب گفتگو ہی نہیں کروں گا جو کچھ میں کہہ چکا ہوں اس کے علاوہ میں اور کچھ نہیں جانتا۔

بشر بن الولید کا جواب

اسحٰق نے ایک رقعہ اٹھایا جو اس کے سامنے رکھا ہوا تھا، اور اس کے مضمون کو سنا کر پوچھا کیا تم اس سے موافقت کرتے ہو کہ اللہ واحد یکتا کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں نہ اس سے پہلے کچھ تھا نہ اس کے بعد کچھ ہے۔ اس کی مخلوقات میں سے کوئی شے کسی طرح بھی اس کے مشابہ نہیں۔ بشر نے کہا ہاں میں سے تسلیم کرتا ہوں۔ اور میں تو ان لوگوں کو مار اکرتا تھا جو اس اصولی عقیدے میں ذرا بھی کمی کرتے۔ اسحٰق نے منشی سے کہا جو کچھ اس نے کہا ہے لکھ لو۔

علی بن مقاتل کا جواب

اس کے بعد اسحٰق نے علی بن مقاتل سے پوچھا۔ تم کیا کہتے ہو۔ اس نے کہا اس مسئلہ کے متعلق میں اپنے خیال کو بارہا امیر المومنین سے بیان کر چکا ہوں۔ اور وہی اب بھی کہتا ہوں۔ اسحٰق نے اس رقعے کے جواب میں پوچھا اسے تسلیم کرتے ہو۔ اس نے کہا جی ہاں۔ پھر پوچھا۔ تو قرآن مخلوق ہے؟ اس نے کہا قرآن اللہ کا کلام ہے۔ اس نے کہا میں یہ نہیں پوچھتا۔ علی نے کہا۔ قرآن اللہ کا کلام ہے اور اگر امیر المومنین ہمیں کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو ہم بسر و چشم اسے تسلیم کریں گے۔ اسحٰق نے منشی سے کہا اس کی گفتگو لکھ لو۔ اب اس نے ذیال سے اسی قسم کا سوال کیا۔ جیسا کہ اس نے علی بن مقاتل سے کیا تھا۔ اور ذیال نے ویسا ہی جواب دیدیا۔

ابو الحسن الزیادی کی رائے

اس کے بعد اسحٰق نے ابو الحسن الزیادی سے پوچھا تم کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا آپ جو چاہیں پوچھیں۔ اس نے وہ رقعہ پڑھ کر سنایا اور دریافت کیا کہ کیا تم کو اس سے اتفاق ہے؟ اس نے کہا ہاں میں اس کا اقرار کرتا ہوں اس کے بعد یہ بھی کہا کہ جو اس عقیدے کو نہیں مانتا میرے نزدیک وہ کافر ہے۔ اسحٰق نے کہا تو قرآن مخلوق ہے؟ اس نے کہا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور اللہ ہر شے کا خالق ہے اور اس کے سوا ہر شے مخلوق ہے۔ امیر المومنین ہمارے امام ہیں۔ انھیں کی وجہ سے یہ تمام علم ہم کو پہنچا ہے وہ جو کچھ سن چکے ہیں ہم نے اسے نہیں سنا اور جس قدر ان کو علم ہے اتنا ہمیں نہیں۔ اللہ نے ہماری باگ ان کے سپرد کی ہے۔ وہ حج اور نماز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری امامت کرتے ہیں، ہم اپنے مال کی زکوٰۃ لے جاکر دیتے ہیں اور ان کی معیت میں جہاد کرتے ہیں ان کی امامت کو برحق سمجھتے ہیں جو وہ حکم دیں گے ہم اس پر کاربند ہوں گے۔ جس بات کی وہ ممانعت کر دیں گے ہم اس سے رک جائیں گے اگر کسی بات کے لئے وہ ہمیں دعوت دیں گے ہم اس پر لبیک کہیں گے۔

اسحاق نے کہا یہ سب صحیح ہے مگر یہ بتاؤ قرآن مخلوق ہے۔ اس کے جواب میں ابوالحسن نے پھر وہی کہا جو پہلے کہہ چکا تھا۔ اسحٰق نے کہا مگر امیر المومنین کا تو یہ عقیدہ ہے ابوالحسن نے کہا ہوگا مگر اس کا انہوں نے حکم نہیں دیا۔ اور نہ اس کی دعوت دی ہے۔ ہاں اگر تم مجھ سے یہ کہو کہ امیر المومنین نے تم کو یہ حکم دیا ہے کہ میں بھی قرآن کے بارے میں یہی کہوں تو جب تم مجھے حکم دو گے اسی کے مطابق میں اپنے عقیدہ کا اظہار کر دوں گا۔ میں تم پر پورا اعتماد رکھتا ہوں کہ تم صرف وہی کہو گے جس کا تم کو حکم دیا گیا ہے۔ لہٰذا اگر تم مجھے کوئی ایسا حکم دیتے تو میں ضرور اس کی بجا آوری کرتا۔ اسحٰق نے کہا بے شک مجھے اس قسم کا کوئی حکم نہیں دیا گیا ہے۔ کہ میں کوئی بات ان کی طرف سے تم سے کہوں۔

علی بن مقاتل نے کہا امیر المومنین کا ذاتی خیال ایسا ہی ہے جیسا کہ صحابہ رسول اللہ صلعم کا اختلاف فرائض اور مواریث میں ہے۔ مگر اس کا اقرار دوسروں پر فرض نہیں کیا گیا۔ ابوحسان نے کہا جو کچھ ہو، میں تو ان کے ہر حکم کی بسر و چشم بجا آوری کے لئے تیار ہوں۔ آپ مجھے حکم دیں میں حسب عمل کروں گا۔ اسحٰق نے کہا امیر المومنین نے مجھے یہ حکم نہیں دیا ہے کہ میں کسی بات کے قبول کرنے کا تم کو حکم دوں صرف اس کا حکم دیا ہے کہ میں تمہارا خیال دریافت کروں۔

اس کے بعد اسحٰق نے احمد بن حنبل سے مخاطب ہو کر پوچھا کہ قرآن کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ انہوں نے کہا اللہ کا کلام ہے۔ اسحٰق نے پوچھا وہ مخلوق ہے؟ انہوں نے کہا وہ اللہ کا کلام ہے اور میں کچھ نہیں کہتا۔ اب اس نے اس رقعے کے مضمون پر ان کی موافقت چاہی۔ اور اس مقام پر پہنچا لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ اور اس جملہ پر وہ خاموش ہو گئے کہ لَا يُشْبِهُ شَيْءٌ مِنْ خَلْقِهِ فِي مَعْنًى مِنَ الْمَعَانِي وَلَا وَجْهٍ مِنَ الْوُجُوهِ (اس کی مخلوق میں سے کوئی شے کسی حیثیت سے اور کسی طرح بھی اس کے مشابہ نہیں ہے) ابن البکار الاصغر نے ان پر اعتراض کیا اور اسحٰق سے کہا کہ جناب والا ان کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ کان سے سنتا اور آنکھ سے دیکھتا ہے۔ اس نے احمد بن حنبل سے پوچھا سمیع و بصیر کے کیا معنے ہیں؟ انہوں نے کہا وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے خود بیان کیا ہے۔ اس نے کہا اس کے کیا معنے ہیں۔ انہوں نے کہا میں نہیں جانتا۔ بس وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے خود اپنے کو بیان کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل سے استفسار

اس کے بعد اس نے فرداً فرداً سب سے بلا کر دریافت کیا۔ سب نے یہی جواب دیا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ سوائے ان لوگوں کے۔ قتیبہ، عبیداللہ بن الحسن۔ ابن علیہ الاکبر۔ ابن البکار۔ عبدالمنعم بن ادریس، ابن بنت وہب بن المنبہ۔ المظفر بن مرجا۔ اور ایک اور شخص کے جو بہت ہی ضعیف اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نا جانتا تھا، اور فقیہ بھی نہ تھا۔ نہ وہ کوئی ایسا مشہور صاحب علم تھا، مگر کسی نہ کسی طرح وہ بھی ان علما کی مجلس میں باریاب ہو گیا تھا۔ اور ایک شخص جو حضرت عمر بن الخطاب کی اولاد میں تھا، اور رقہ کا قاضی تھا اور ابن الاعمر۔

ابن البکا کی رائے

ابن البکار نے یہ کہا ہے کہ قرآن مجعول ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا اور قرآن محدث ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ۔ اسحٰق نے اس سے پوچھا تو مجعول مخلوق ہے۔ اس نے کہا جی ہاں۔ اسحٰق نے کہا تو قرآن مخلوق ہے۔ اس نے کہا میں یہ تو نہیں کہتا۔ ہاں یہ کہتا ہوں کہ قرآن مجعول ہے۔ اسحٰق نے اس کا بیان لکھ لیا۔

ابن البکاء الاصغر کی تجویز

جب وہ اس جماعت کا امتحان لے چکا اور ان سب کے اقوال قلمبند کر چکا تو ابن البکار الاصغر نے یہ تجویز پیش کی کہ ان دونوں قاضیوں کو جو کہ امام ہیں، آپ حکم دیں کہ اس مسئلے پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ اسحٰق نے اس سے کہا کہ یہ وہ اشخاص ہیں جو ضرور امیر المومنین کے قول کو ثابت کریں گے۔ اس نے کہا تو بہتر ہے کہ آپ ان دونوں کو حکم دیں کہ وہ اپنے خیالات ہم سے بیان کر دیں تاکہ ہم پھر ان کی دوسروں سے حکایت کر دیں۔ اسحٰق نے کہا اگر تم کبھی ان کے روبرو شہادت دینے جاؤ گے تو تم کو اس مسئلے میں ان کے عقائد کا حال معلوم ہو جائے گا۔

فقہا و محدثین اور حکام کے متعلق مامون کا اسحٰق کے نام خط

اس مجلس سے فارغ ہو کر اسحٰق نے اس تمام جماعت کے فرداً فرداً اقوال لکھ کر مامون کے پاس بھیج دیے۔ نو دن کے بعد اس نے ان سب کو دربارہ اس وقت طلب کیا جبکہ ان کے ارے میں اسحٰق کے خط کے جواب میں مامون کا خط اسے مل گیا۔ مامون کا وہ خط یہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اما بعد۔ امیر المومنین نے جو خط تم کو قرآن کے بارے میں ایک خاص اور انوکھا عقیدہ رکھنے والوں کے امتحان کے بارے میں لکھا تھا اس کا جواب موصول ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے خط کے موصول ہونے کے بعد تم نے جعفر بن عیسیٰ اور عبد الرحمٰن بن اسحٰق کی موجودگی میں بغداد کے فقہا، محدثین اور مفتیوں کو طلب کر کے ہمارا خط سب کو سنایا اور پھر ان سے قرآن کے بارے میں ان کا عقیدہ پوچھا۔ اور یہ معلوم کیا کہ کون اس بات کا قائل ہے کہ کوئی شے بھی کسی طرح اللہ تعالیٰ کے مشابہ نہیں اور قرآن کے متعلق ان کے خیالات میں کیا اختلاف ہے، اور یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جو شخص خلق قرآن کا قائل نہیں ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم نے اسے مامور کر دی کہ وہ نہ علانیہ طور پر اور نہ خفیہ طور پر حدیث کا درس دے یا فتوی لکھے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ تم نے دونوں قاضیوں کی طرح سندی اور عباس مولی امیر المومنین کو ہماری ہدایت کے مطابق ان لوگوں کے متعلق حکم دیدیا کہ جو گواہ ان کے سامنے پیش ہوا اس سے وہ اس مسئلے کے متعلق اطمینان کر لیا کریں نیز یہ کہ تم نے اپنے علاقے کے تمام قاضیوں کو اپنے پاس بلایا ہے تاکہ تم امیر المومنین کی ہدایت کے مطابق ان کا بھی اس مسئلہ میں امتحان لو۔ خط کے آخر میں تم نے اپنے وہاں کے تمام نام اور اقوال لکھ دیے ہیں۔ ہم تمہارے خط کے مضمون سے پوری طرح آگاہ ہوئے۔ اس تمام کارروائی پر ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور اس سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنی رحمت اپنے بندے اور رسول صلعم پر نازل فرمائے اور ہماری یہ تمنا ہے کہ اللہ اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رحمت سے سلامتی نیت کے ساتھ ہماری مدد کرے۔

جن لوگوں کے نام تم نے اپنے خط میں لکھے ہیں کہ ان سے تم نے اس مسئلے کو دریافت کیا اور ان کے بیانات لکھے ہیں کہ ہم نے ان کے معاملہ پر غور کیا اس کے متعلق یہ ہے کہ مغیرہ بشر بن الولید نے نفی تشبیہ میں جو کچھ کہا ہے مگر قرآن کے مخلوق ہونے پر وہ خاموش ہو گیا۔ اور اس کے متعلق گفتگو کرنے سے انکار کر دیا اور دعوی یہ کیا کہ وہ امیر المومنین کے سامنے عہد کر چکا ہے تو اس کا یہ دعوی بالکل غلط اور جھوٹ ہے اس مسئلے یا کسی دوسرے مسئلے میں اس قسم کی کوئی گفتگو یا عہد اس کے اور امیر المومنین کے درمیان نہیں ہوا۔ اور نہ کوئی مناظرہ ہوا۔ اس کے سوا اس نے بارہا ہمارے سامنے کلمہ اخلاص پر اپنے اعتقاد کو بیان کیا ہے۔ اور یہ کہا ہے کہ قرآن مخلوق ہے۔

اس لئے تم اسے بلاؤ اور جو کچھ ہم نے لکھا ہے اس کی اسے اطلاع دو اور قرآن کے متعلق اس کا صاف صاف عقیدہ دریافت کرو۔ اور اس سے توبہ کراؤ کیونکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو قرآن کے متعلق کچھ اور عقیدہ رکھتا ہے وہ نرا کفر اور شرک ہے اس لئے اس عقیدے سے توبہ کرانا ضروری ہے۔ اگر وہ توبہ کرے تو تم اس بات کا اعلان کر دینا اور چھوڑ دینا اگر وہ اپنے اس عقیدے پر اصرار کرے اور قرآن کے مخلوق ہونے سے انکار کرے تو اس کے اس کفر و الحاد کی پاداش میں تم اس کی گردن مار دینا اور اس کے سر کو ہمارے پاس بھیج دینا۔

یہی معاملہ ابراہیم بن المہدی کا ہے۔ بشر کی طرح تم اس کا بھی امتحان لو کیونکہ وہ بھی بشر کی طرح امیر المومنین کے بارے میں کہا کرتا ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ وہ بالکل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹا ہے۔ لہٰذا اگر وہ قرآن کے مخلوق ہونے کو تسلیم کرتا ہے تو تم اس کے عقیدے کا اعلان کرنا اور اسے چھوڑ دینا ورنہ اسے بھی قتل کر کے اس کے سر کو ہمارے پاس بھیج دینا۔

علی بن مقاتل سے کہنا کہ کیا تو نے امیر المومنین سے یہ بات نہیں کہی کہ تو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دیتا ہے اور کیا تو نے ہم سے قرآن کے متعلق وہی عقیدہ اپنا بیان نہیں کیا جو ہم نے اس سے بیان کیا تھا۔ اور اس بات کو سب ہی جانتے ہیں۔

دیال بن الہیثم سے کہنا کہ انبار میں تو کھانا چرایا کرتا تھا اور مدینہ امیر المومنین ابوالعباس کی جو خدمت اس کے تفویض تھی کیا صرف وہ شغل اس کے لئے کافی نہ تھے جو وہ اس اہم اصولی مسئلے میں دخل دے رہا ہے۔ اگر ایسا ہی وہ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنے والا ہوتا تو کبھی ایمان کے بعد شرک میں نہ پڑتا۔

احمد بن یزید العوام سے جس نے قرآن کے متعلق جواب دینا مناسب نہیں سمجھا مگر جب اس کو سزا دی گئی تو وہ جواب دے گا۔ اچھا اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کا بھی کام تمام کر دینا۔

احمد بن حنبل کے متعلق جو کچھ تم نے لکھا ہے ہم نے پڑھا۔ اس سے کہدو کہ امیر المومنین اس کے قول کے مفہوم سے پوری طرح آگاہ ہو گئے اس کو اس مسئلہ میں اس کا عقیدہ معلوم ہوا جو اس کی جہالت پر دلالت کرتا ہے اور اس کا خمیازہ اسے اٹھانا پڑے گا۔

فضل بن غانم سے کہو کہ ایک سال سے بھی کم مدت میں تو نے مصر میں جس قسم آخر کاری روپیہ ناجائز طریقے سے کمایا ہے اس کی وجہ سے تجھے امیر المومنین کا خوف نہیں آیا جواب یہ مزید جرات کر رہا ہے۔ حالانکہ اس بات پر مطلب بن عبداللہ سے تیرا جھگڑا بھی ہوا تھا۔ جو شخص ایسا چور اور بد دیانت ہو اور دینار و درہم کا اس قدر طامع ہو اس سے یہ کچھ بعید نہیں کہ وہ اپنا ایمان روپیہ اور نفع عاجل کی خاطر بیچ ڈالے۔ علاوہ بریں اس نے علی بن ہشام سے اپنا جو عقیدہ بیان کیا تھا وہ اس سے بالکل خلاف تھا۔ جو وہ اب کہہ رہا ہے۔ لہٰذا اس سے پوچھو کہ اس تبدیل خیال کی کیا وجہ ہے؟

زیادی سے کہو کہ کیوں نہ ہو تو اس کی اولاد میں ہے جس کے متعلق رسول اللہ کے حکم میں سب سے پہلے اختلاف کیا گیا۔ تو ظاہر ہے کہ تو اپنے باپ کے مسلک پر چلے گا۔ جو جھوٹا مدعی نسب تھا۔ اسی وجہ سے ابو حسان نے زیاد کا مولی بننا قبول نہیں کیا اور کسی شخص نے بھی اس کی ولایت قبول نہیں کی (بیان کیا گیا ہے کہ یہ شخص ایک خاص وجہ سے زیاد سے منسوب کیا گیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو شخص ابو لعمر النمار کے نام سے مشہور ہے اس سے کہدو کہ امیر المومنین کے نزدیک جیسا ذلیل اس کا کاروبار ہے ویسی ہی اس کی عقل خفیف و رکیک ہے۔

فضل بن الفرغان سے کہنا کہ قرآن کے متعلق اس عقیدے کو تو نے اس لئے قبول کیا ہے کہ تو ان امانتوں پر جو عبد الرحمن بن اسحٰق وغیرہ نے تیرے پاس رکھوائی ہیں قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ اور اس لئے چاہتا ہے کہ جن کی امانتیں اس کے پاس جمع ہیں وہ کسی طرح ختم ہوں تو میں اس تمام مال پر قبضہ کروں۔ مگر چونکہ وہ بہت سن رسیدہ اور بوڑھا ہے اس لئے تم اس کے خلاف کوئی اور کارروائی نہ کرنا البتہ عبد الرحمن بن اسحٰق سے کہو کہ اللہ تجھے جزائے خیر دے کہ تو نے ایسے شخص کی مدد کی اور امانت رکھوائی جو توحید کا منکر اور مشرک ہے۔

محمد بن حاتم اور ابن نوح ابو معمر سے پوچھو کہ تم خود سود خور بھلا تم توحید کو کیا سمجھو۔ اللہ نے تو محض سود خواری کی وجہ سے ان ایسے سود خواروں سے جہاد کا حکم دیا ہے۔ چہ جائیکہ انہوں نے سود کے ساتھ شرک کو بھی اپنا شعار بنا لیا ہے۔ اور اس طرح اب وہ نصاریٰ کے مثل ہیں۔

احمد بن شجاع سے کہنا کہ کل کی بات ہے کہ علی بن ہشام کے مال میں سے ناجائز طور پر تو طے بھی ابو معمر کے ساتھ حصہ بٹایا تھا۔ تو معلوم ہوا کہ صرف دینار و درہم تیرا مذہب ہے۔

سعدویہ ابو اسطی سے کہنا کہ اللہ اس شخص کا برا کرے کہ جو ایک طرف ہر وقت حدیث کی دھن میں لگا رہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس فن میں سب سے آگے بڑھ جائے اور امتحان کے وقت اسی وجہ سے انکار بھی کرتا ہے اور پھر درس حدیث بھی دیتا ہے اس شخص سے جو سجادہ مشہور ہے۔ اور جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس نے اپنے جلیس محدثین اور فقہا سے کبھی یہ نہیں سنا کہ قرآن مخلوق ہے۔ کہو کہ تو کھجور کی گٹھلیوں کے شمار اپنے سجادے کی اصلاح کے لئے ان کے رگڑنے اور ان امانتوں میں جو علی بن یحییٰ وغیرہ نے اس کے پاس رکھوائی ہیں اس قدر مشغول ہے کہ تو نے توحید کو بالکل بھلا ہی دیا ہے۔ اس سے پوچھو کہ اگر تو یوسف بن ابی یوسف اور محمد بن الحسن کی صحبت میں شریک رہا ہے تو بتا کہ اس مسئلے میں انہوں نے اپنا کیا خیال تجھ سے ظاہر کیا ہے۔

قواریری کا یہ حال ہے کہ جب اس کے حالات کی تفتیش کی گئی تو معلوم ہوا کہ اس نے رشوت لی ہے اور ایسے کام کئے ہیں جس سے اس کی بد اخلاقی اور ایمان و عقل کی سخافت معرض ثبوت میں آچکی ہے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ جعفر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عیسیٰ ایجنسی کے معاملات کا مختار و وکیل ہے۔ تم جعفر میں کہہ دو وہ اس سے قطع تعلق کرے نہ اس پر اعتماد کرے اور نہ اسے امین بنائے

یحییٰ بن عبدالرحمٰن العمری اگر وہ دراصل عمر بن الخطاب کی اولاد میں ہے تو اس کا جواب تو معروف و مشہور ہے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

محمد بن الحسن بن علی بن عاصم سے کہنا کہ اگر تم اپنے اسلاف کے نقش قدم پر ہوتے تو تم کبھی اس مذہب کو اختیار نہ کرتے۔ مگر ابھی چونکہ وہ کمسن ہے اس لئے اس کو تعلیم کی ضرورت ہے۔

ہم تمہارے پاس ابو مسہر کو بھیجتے ہیں۔ ہم نے قرآن کے متعلق اس کا امتحان لیا۔ پہلے تو وہ جواب دینے سے رکا اور اسے ٹالنا چاہا مگر جب ہم نے اس کے لئے تلوار طلب کی تو اس نے بہت ہی ذلت سے پھر اقرار کر لیا تم اس سے پوچھنا اگر وہ اپنے اقرار پر قایم ہے تو اس کے عقیدے کا اعلان کر دینا۔

جن لوگوں کے نام تم نے اپنے خط میں ہمیں لکھے ہیں یا جن کے نام ہم نے تمہیں لکھے ہیں یا جن کے نام تم نے نہیں لکھے، اگر وہ اپنے شرک سے باز نہ آئیں اور قرآن کے مخلوق ہونے کا اقرار نہ کریں تو بشر بن الولید اور ابراہیم بن المہدی کو چھوڑ کر ان سب کو بیڑیاں ڈال کر سرکاری محافظین کے ساتھ ہمارے مستقر کو روانہ کر دو تاکہ ہم خود ان کا امتحان لیں اور اگر وہ اپنے عقیدے سے باز آکر توبہ نہ کریں تو پھر انشاء اللہ ہم سب کو تہ تیغ کر دیں گے۔

ہم یہ مراسلہ دوسرے سرکاری مراسلات کے جمع ہونے کا انتظار کئے بغیر بطور خاص علیحدہ فرض خداوندی سمجھ کر اور اس کے ثواب عظیم کی تمنا میں تم کو بھیجتے ہیں اور اس وجہ سے تم کو ہدایت کرتے ہیں کہ اس کا نفاذ فوراً کر دینا اور اس کا جواب بھی اسی طرح علیحدہ بطور خاص ہمیں فوراً لکھ دینا تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ تم نے کیا کارروائی کی۔ یہ خط ۲۱۰ھ میں لکھا گیا۔

احمد بن حنبل اور محمد بن نوح کا اظہار حق

اس مراسلے کا نتیجہ یہ ہوا کہ احمد بن حنبل، سجادہ، قواریری اور محمد بن نوح المضروب کے علاوہ باقی دوسرے لوگوں نے اس بات کا اقرار کر لیا کہ قرآن مخلوق ہے۔ اسحٰق بن ابراہیم کے حکم سے یہ لوگ فولادی بیڑیوں میں جکڑ دیئے گئے، اسی حالت میں ان کو دوسرے دن پھر طلب کیا گیا اور اب پھر اس مسئلہ میں ان کا امتحان لیا گیا سجادہ نے قرآن کے مخلوق ہونے کا اقرار کر لیا لہٰذا اسے رہا کر دیا گیا۔ مگر دوسرے بدستور اپنے قول پر مصر رہے اس کے بعد دوسرے دن پھر ان کو اسی طرح طلب کر کے ان کا امتحان لیا گیا۔ آج قواریری نے قرآن کے مخلوق ہونے کا اقرار کیا لہٰذا وہ بھی چھوڑ دیا گیا۔ البتہ احمد بن حنبل اور محمد بن نوح بدستور اپنی جائے پر جمے رہے لہٰذا ان دونوں کو لوہے کی بیڑیاں پہنا کر ایک خط کے ساتھ طرسوس روانہ کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ اس تمام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کارروائی کی اطلاع ایک علیحدہ خط کے ذریعہ سے مامون کو بھیجدی گئی۔

حکام فقہاء اور محدثین کی طرسوس میں طلبی

چند روز کے پھر ان سب کو طلب کیا گیا اس وقت اسحٰق بن ابراہیم کے پاس مامون کا خط پہنچا۔ جس میں مرقوم تھا کہ جن لوگوں نے ہماری بات مان لی ان کی اطلاع ہمیں ہوئی سلیمان بن یعقوب ہمارے وقائع نگار نے یہ لکھا ہے کہ بشر بن ولید نے اس آیت اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ کی جو اللہ تعالیٰ نے عمار بن یاسرؓ کی شان میں نازل فرمائی ہے۔ اپنے لئے تاویل کی ہے۔ اس نے یہ غلط تاویل کی ہے کیونکہ اس آیت سے اللہ کا مقصود مومن مظہر شرک ہے۔ نہ کہ مشرک مظہر ایمان۔ لہٰذا اس سے اسے فائدہ نہیں ہو سکتا۔ سب کو طرسوس بھیجدو اور وہ ہمارے بلا دروم سے واپس آنے تک وہاں ٹھہرے رہیں۔

فقہاء و محدثین کی روانگی طرسوس

اسحٰق بن ابراہیم نے ان سب سے اس بات کے لئے کفیل اور ضامن لے کر کہ یہ طرسوس پہونچ جائیں گے ابوحسان بشر بن الولید، فضل بن غانم علی بن ابی مقاتل، ذیال بن الہیثم، یحییٰ بن عبدالرحمٰن العمری، علی بن الجعد ابوالعوام، سجادہ، قواریری، ابن الحسن بن علی بن عاصم، اسحٰق بن ابی اسرائیل، النضر بن شمیل، ابو النضر التمار، سعدویہ الواسطی، محمد بن حاتم بن میمون، ابومعمر، ابن الہرش، ابن الغرغان، احمد بن شجاع ابو ہارون بن البکا کو طرسوس روانہ کر دیا۔ جب یہ لوگ رقہ پہنچے یہاں ان کو مامون کی وفات کی اطلاع علی عنبسہ بن اسحٰق والی رقہ نے ان کو رقہ جانے کا حکم دیا پھر ان کو اسی سرکاری وکیل کے ساتھ جو مدینۃ السلام سے ان کے ساتھ آیا تھا۔

فقہاء و محدثین کی مراجعت بغداد

ان کو پھر اسحٰق بن ابراہیم کے پاس مدینۃ السلام واپس بھیجدیا۔ اس نے بغداد آکر ان کو اسحٰق کے حوالے کر دیا۔ اسحٰق نے ان کو حکم دیا کہ وہ اپنے اپنے گھر میں رہیں۔ کہیں باہر نہ جائیں مگر اس کے بعد اس حکم میں اس نے نرمی کر دی اور باہر نکلنے کی اجازت دیدی مگر چونکہ بشر بن الولید، ذیال، ابوالعوام اور علی بن ابی مقاتل بغیر اجازت کے پہلے چلے آئے تھے۔ لہٰذا جب وہ بغداد آ گئے تو اسحٰق بن ابراہیم نے اس کی پاداش میں ان کو سزا دی اور دوسرے چونکہ اس کے وکیل کے ہمراہ آئے اس نے ان کو رہا کر دیا۔

عمال کے نام مامون کا فرمان

اس سال مامون کا فرمان تمام عاملوں کو بھیجا گیا۔ اس کا عنوان تھا۔ یہ فرمان عبداللہ عبداللہ الامام مامون امیر المومنین کی جانب سے اور ان کے بھائی اور ان کے بعد خلیفہ ابو اسحٰق بن امیر المومنین رشید کی جانب سے لکھا جاتا ہے۔

فرمان مامون کے متعلق دوسری روایت

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ خود مامون نے اس طرح نہیں لکھا مگر جب اس مرض میں جس ان کو بدندون میں لاحق ہوا غشی کے بعد ان کو افاقہ ہوا تو انہوں نے عباس بن المامون، اسحٰق اور عبداللہ بن طاہر کو اس کا حکم دیا اور کہا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اگر اس مرض میں میں جانبر نہ ہو سکوں تو میرے بعد ابو اسحٰق بن امیر المومنین رشید خلیفہ ہوں۔ اس بنا پر محمد بن زبیدہ نے یہ الفاظ بھی لکھے اور مہر ثبت کر کے یہ فرامین نافذ کر دیے اور پھر ابو اسحٰق نے عمال کو لکھا۔ یہ ابو اسحٰق امیر المومنین حال کے بھائی اور ان کے بعد خلیفہ کیطرف سے لکھا جاتا ہے چنانچہ ابو اسحٰق محمد بن ہارون الرشید کا خط جو اسحٰق بن یحییٰ بن معاذ دمشق کی چھاؤنی کے عامل کے پاس ۱۳ رجب اتوار کے دن پہنچا اس کا عنوان یہ تھا۔

چھاؤنیوں کے عامل کے نام فرمان

عبد اللہ الامام المامون امیر المومنین کی جانب سے اور ان کے بعد ہونے والے خلیفہ ابو اسحٰق بن امیر المومنین رشید کی جانب سے لکھا جاتا ہے:۔

اما بعد۔ ہم نے حکم دیا کہ تم کو یہ فرمان لکھا جائے کہ تم اپنے تحت کے عاملوں کو ہدایت کرو کہ وہ حکومت میں حسن سیرت اختیار کریں لوگوں پر سختی کرنے سے بچیں۔ اپنے تحت کے لوگوں کو نہ ستائیں۔ اپنے تمام عاملوں کو اس کے لئے شدید احکام دو کہ اس پر عمل کریں۔ اور مال کے عمال کو بھی یہی ہدایات کی جائیں۔

شام کی تمام چھاؤنیوں، حمص اردن اور فلسطین کی چھاؤنیوں کو اسی مضمون کے فرامین لکھے۔ جمعہ کے دن جبکہ رجب کے ختم ہونے میں گیارہ راتیں باقی رہ گئی تھیں۔ اسحاق بن یحییٰ بن معاذ نے جامع دمشق میں نماز جمعہ پڑھی اور خطبہ میں امیر المومنین کے لئے دعا کرنے کے بعد کہا اے بار الہ تو امیر، امیر المومنین کے بھائی اور ان کے بعد خلیفہ ابو اسحٰق بن امیر المومنین کو نیک صلاح دے۔

اس سال مامون نے وفات پائی

سعید العلاف قاری کا بیان

سعید العلاف القاری بیان کرتا ہے کہ اپنے بلاد روم میں قیام کے وقت مامون نے مجھے طلب کیا وہ اس علاقہ میں بدھ کے دن جبکہ ماہ جمادی الآخر کے ختم ہونے میں تیرہ راتیں باقی رہ گئی تھیں طرسوس سے داخل ہوئے تھے۔ جب میں ان کے پاس بھیجا گیا وہ بُدندون میں مقیم تھے۔ وہ مجھ سے اکثر قرأت قرآن سنا کرتے تھے۔ ایک دن مجھے بلایا میں حاضر خدمت ہوا وہ بُدندون کے کنارے بیٹھے تھے۔ اور ابو اسحٰق المعتصم ان کے داہنے بیٹھے تھے۔ مجھے بھی بیٹھنے کا حکم ہوا میں ان کے سامنے بیٹھ گیا میں نے دیکھا کہ وہ اور ابو اسحٰق دونوں اپنے پاؤں بدندون کے پانی میں ڈالے ہوئے ہیں۔ مجھ سے کہا کہ سعید تم بھی اس پانی میں اپنے پاؤں لٹکا دو اور اسے چکھو دیکھو کس قدر لذیذ ہے۔ میں نے تو آج تک اتنا شیریں صاف اور ٹھنڈا پانی نہیں دیکھا میں نے حکم کی بجا آوری کی اور کہا کہ بے شک آپ صحیح فرماتے ہیں۔ مجھے بھی آج تک ایسا پانی پینے کا اتفاق نہیں ہوا تھا

مامون کی رطب آزاد کھانے کی خواہش

کہنے لگے اچھا بتاؤ کہ سب سے بہتر کون سی چیز ہوگی جو کھائی جائے اور پھر اس پر یہ پانی پیا جائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا امیر المومنین زیادہ جانتے ہیں۔ میں کیا عرض کروں کہنے لگے رطب آزاذر یہ الفاظ وہ ختم نہ کرنے پائے تھے کہ ڈاک کے جانوروں کی ٹاپوں کی گرنے کی آواز آئی انہوں نے پلٹ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ڈاک کے پھر ہیں جن کے پیٹھوں پر گونے بار ہیں۔ جن میں میوے ہیں خدمت گار سے کہا جاکر دیکھو ان میووں میں کیا ہے۔ ہیں۔ اگر ہوں تو دیکھنا کہ رطب آزاذ ہیں۔ اگر آزاذ ہوں تو لے آؤ۔ اتنے میں وہ انھیں کھجوروں کی دو ٹوکریاں لئے ہوئے دوڑتا ہوا آیا کھجور اس قدر تازہ تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی ڈالی سے توڑے گئے ہیں۔

مامون کی علالت

مامون نے خدا کا شکر ادا کیا۔ ہم کو ان پر بڑا تعجب آیا کہ کس قدر جلد ان کی خواہش پوری ہوئی فرمایا قریب آجاؤ اور کھاؤ۔ چنانچہ وہ کھجور انہوں نے۔ ابو اسحٰق نے اور میں نے کھائے۔ اس کے اوپر ہم سب نے اس ندی کا پانی پیا وہاں سے اٹھتے ہی ہم سب کو بلا استثنا بخار آگیا۔ اور اسی مرض سے مامون کی وفات ہوئی۔ ابو اسحٰق عراق میں داخلہ تک برابر علیل رہے۔ اور میں بھی بیمار رہا۔ البتہ عراق کے قریب پہنچکر مجھے صحت ہوگئی۔

عباس بن مامون کی طلبی

جب مامون کے مرض نے شدت اختیار کی انہوں نے اپنے بیٹے عباس کی طلب کیا ان کا خیال تھا کہ وہ ان کی زندگی میں ان کے پاس نہ آسکے گا۔ مگر وہ آگیا۔ اس وقت وہ بہت سخت علیل تھے۔ ہوش وحواس بھی درست نہ رہے تھے۔ اس سے پہلے ہی ابو اسحٰق بن الرشید کی خلافت کے لئے مراسلے نافذ ہو چکے تھے۔ عباس اپنے باپ کے پاس چند روز مقیم رہا اس سے پہلے وہ اپنے بھائی ابو اسحٰق کو وصیت کر چکے تھے۔

مامون کی وصیت

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے اسی وقت وصیت کی ہے جبکہ عباس قضاۃ، فقہا، امرا اور کتاب موجود تھے۔ ان کی وصیت یہ ہے:۔

"یہ وہ وصیت ہے جس کا اعلان عبداللہ بن ہارون امیر المومنین نے حاضرین کے روبرو کیا ہے۔ اور انہوں نے اس پر ان سب کو گواہ بنایا ہے۔ وہ اور جو لوگ ان کے پاس موجود ہیں اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ اللہ ایک ہے۔ اس کی حکومت میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور سوائے اس کے اور کوئی دوسرا اس کی حکومت کا مدبر نہیں۔ وہ خالق ہے۔ اس کے علاوہ ہر شے مخلوق ہے جس سے قرآن بھی مستثنیٰ نہیں۔ کیونکہ قرآن بھی ایک شے ہے۔ جس کی مثل موجود ہے۔ حالانکہ خود خداوند تبارک وتعالیٰ کوئی مثل نہیں۔ موت کا آنا یقینی ہے۔ اور پھر زندہ ہونا یقینی ہے۔ اور محاسبہ آخرت یقینی ہے نیکوں کا صلہ جنت اور بدوں کا عذاب آتش دوزخ ہے

محمد صلعم نے اپنے رب کی جانب سے اس کے دین کے قوانین اور اصول پہنچادیئے اور امت کے ساتھ پورا حق خلوص ادا کر دیا۔ اللہ نے ان کو اپنے پاس بلا لیا۔ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ان پر اس سے بھی افضل رحمت موجود ہو جو اس نے اپنے ملائکہ مقربین یا انبیائے مرسلین سے کسی پر نازل کی ہو۔ میں معترف مجرم ہوں۔ امیدوار بھی ہوں اور خائف بھی۔ مگر جب میں اللہ کے عفو کو یاد کرتا ہوں تو امیدوار ہو جاتا ہوں۔

جب میں مر جاؤں تم مجھے چت لٹا دینا۔ میری آنکھیں بند کر دینا۔ مجھے اچھی طرح غسل دینا۔ پورا کفن پہنانا پھر حمد و ثنا کرتے ہوئے مجھے تابوت پر لٹانا پھر مجھے جلد قبرستان پہونچا دینا۔ اور جب تم میری میت کو نماز کے لئے رکھو تو وہ شخص نماز کے لئے آگے بڑھے جو نسب میں مجھ سے قریب تر ہو اور تم میں سب سے بڑا ہو۔ وہ پانچ تکبیریں کہے۔ پہلی تکبیر میں پہلے حمد و ثنا کے بعد تمام مسلمانوں کے لئے چاہے وہ زندہ ہوں یا مر چکے ہوں دعا مانگے۔ پھر سابقین مومنین کے لئے دعا مانگے اس کے بعد جو تکبیر کہے اس میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اللہ اکبر ہے پانچویں تکبیر میں سلام پھیرے۔ پھر تم مجھے اٹھا کر لے چلنا اور میری قبر پر پہنچانا۔ اور وہاں جو مجھے نسب میں سب سے زیادہ قریب اور مجھ سے محبت کرنے والا ہو وہ قبر میں اترے اس اثنا میں تم برابر اللہ کی حمد اور اس کا ذکر کرتے رہنا۔ اس کے بعد مجھے قبر میں داہنے شق میں لٹ دینا۔ مجھے قبلہ رو کر دینا۔ کفن سے میرا سر اور میرے دونوں پاؤں باہر کرنا پھر لحد کو اینٹوں سے بند کر کے مٹی ڈالنا اور مجھے میرے اعمال کے ساتھ چھوڑ کر چلے جانا۔ کیونکہ اس وقت سوائے میرے اعمال کے تم میں سے کوئی میرے کام نہیں آ سکتا۔ اور نہ کسی مصیبت کو دفع کر سکتا ہے۔ پھر سب مل کر قبر پر بیٹھ رہنا۔ اگر میری کسی بھلائی کا تم کو علم ہو تو اسے یاد کرنا اور دہرانا اور اگر میری کسی برائی کو تم جانتے ہو تو اس کے ذکر سے خاموش رہنا۔ کیونکہ جیسا حال تم اس وقت میرے متعلق ظاہر کرو گے اسی کے حساب سے مجھ سے اچھا یا برا برتاؤ کیا جائے گا کسی رونے والے کو وہاں رونے نہ دینا کیونکہ جس پر نوحہ کیا جاتا ہے وہ عذاب پاتا ہے۔ باقی اس پر رحیم کرتا ہے جس نے موت سے جو یقینی ہے عبرت حاصل کی۔

لہٰذا تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں صرف جسے بقائے دوام حاصل ہے اور جس نے اپنی تمام مخلوق کے لئے فنا مقدر کر دی ہے۔ اس کے بعد تم کو چاہئے کہ تم اس بات پر غور و فکر کرو کہ مجھے خلافت کی کیا عزت و شوکت حاصل تھی مگر جب خدا کا حکم نازل ہوا تو مجھے اس سے قطعی کوئی فائدہ نہ ہوا۔ بلکہ الٹا اس کی وجہ سے محاسبہ دوچند ہو گیا۔ کاش کہ میں بشر کیا مخلوق ہی نہ ہوا ہوتا۔

اے ابو اسحٰق میرے پاس آؤ اور میری لاش سے کسی سے عبرت حاصل کرو۔ قرآن کے متعلق تم میرے طرز عمل پر گامزن ہونا۔ اور جب اللہ تم کو یہ منصب خلافت عطا فرمائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم اللہ کے مطیع و منقاد رہنا۔ اس کے عذاب سے ڈرتا۔ اللہ کے علم اور ڈھیل سے دھوکہ نہ کھانا اور یہ سمجھا کہ موت ہر وقت سر پر موجود ہے۔ رعایا اور اس میں بھی عوام الناس کے معاملات سے غفلت نہ برتنا۔ کیونکہ حکومت انہیں سے قایم ہے۔ ہر وقت مسلمانوں کے نفع کا خیال رکھنا۔ اپنی رعایا اور دوسرے مسلمانوں کے بارے میں ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہنا۔ جو معاملہ تمہارے سامنے آئے جس میں مسلمانوں کی فلاح و صلاح ہو اسے اپنی خواہشات پر ہمیشہ مقدم رکھنا ان میں جو قوی ہوں ان سے کمزوروں کا حق دلانا۔ ان پر خلاف حق کوئی بار نہ ڈالنا۔ ان کے درمیان عدل کرنا۔ ان کو اپنے قریب کرنا اور فوراً یہاں سے اپنے دار السلطنت عراق چلے جانا جو لوگ وہاں ہیں ان سے کسی وقت غافل نہ رہنا خرمیہ جماعت سے حزم و احتیاط اور شجاعت سے جہاد کرنا۔ ان کے مقابلہ کے لیے مال اسلحہ اور سوار اور پیادہ فوج بھیجتے رہنا۔ اگر ان سے لڑائی طول کھینچے تو پھر تم اپنے اعیان و انصار کو لے کر اللہ کے ثواب کی نیت سے مقابلہ پر جانا۔ اور یہ سمجھ لو کہ جب نصیحت کا حق پوری طرح ادا کر دیا جاتا ہے تو اس کے سننے والے اور مخاطب پر اللہ کی حجت قایم ہو جاتی ہے لہٰذا تم اپنے ہر معاملہ میں اللہ سے ڈرتے رہنا ایسا نہ ہو کہ بھول جاؤ۔

مامون کے ابو اسحٰق سے عہد و پیمان

کچھ دیر بعد جب روز زیادہ ہونے لگا اور وہ سمجھے کہ وقت قریب آ گیا ہے انہوں نے پھر ابو اسحٰق کو بلایا اور کہا اے ابو اسحٰق میں تم پر اللہ اور رسول صلعم کا یہ عہد و پیمان عائد کرتا ہوں کہ تم اس کے بندوں میں اللہ کا حق قائم کرو گے اور اس کی اطاعت کو اس کی معصیت کے بجائے اختیار کرو گے۔ میں تم سے یہ عہد لیے لیتا ہوں کہ میں نے یہ خلافت دوسرے سے منتقل کر کے تم کو دی ہے۔ ابو اسحٰق نے کہا اے خداوند! میں اس کا اقرار کرتا ہوں۔ مامون نے کہا اچھا یاد رکھو جن لوگوں کے متعلق تم سن چکے ہو کہ میں ان کو تقدیم دیتا رہا ہوں۔ تم ان کو اور زیادہ مقدم کرنا۔ عبد اللہ بن طاہر کو اس کی جگہ برقرار رکھنا اس کی اہانت نہ کرنا۔ چونکہ میری حیات اور موجودگی میں تم دونوں میں مناقشہ ہو گیا تھا، وہ مجھے یاد ہے اس لیے بطور خاص میں تم کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ تم اپنے قلب میں سے جگہ دو اور اپنی خاص عنایت مبذول رکھو۔ تم جانتے ہو کہ اس نے میری کیسی مخلصانہ خدمات کی ہیں۔

ابو اسحٰق کو نصیحت

اسحٰق بن ابراہیم کے ساتھ بھی ایسا ہی تعلق خاطر رکھنا۔ کیونکہ وہ اس کا مستحق اور تمہارا عزیز قریب ہے۔ تم کو معلوم ہے کہ تمہارے خاندان والوں کو کوئی محبت و رحم نہیں رہا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی اس سے مستثنیٰ ہوا تو کیا ان میں سے عبد اللہ کو سب پر مقدم کرنا خاندان کے معاملات اسی کے سپرد کرنا۔ اسی طرح عبد اللہ بن ابی داؤد کو اپنا مصاحب خاص بنانا۔ اپنے ہر معاملہ میں اس سے مشورہ لینا کیونکہ وہ اس کا اہل ہے۔ میرے بعد تم کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اپنا وزیر بنانا یحییٰ بن اکثم کی لوگوں کے ساتھ بدمعاملگی اور بری سیرت کا جو تلخ تجربہ مجھے ہوا ہے اس سے تم کو سبق لینا چاہیے۔ مجھے تو بہرحال اللہ نے اس کے حالات معلوم کرا دیئے اور سب باتیں ظاہر کر دیں کہ میں نے ناراض ہو کر اسے اپنے سے جدا اور خدمت سے علیحدہ کر دیا۔ اس لئے اللہ کے مال اور صدقات کی رقم میں بہت کچھ خورد برد کیا تھا۔ اللہ اس کا اسلام کی طرف سے اس سے بدلہ لے

آل علی سے حسن سلوک کی ہدایت

اپنے ان بنی عم یعنی اولاد امیر المومنین علی بن ابیطالب کے ساتھ حسن سلوک کرنا ان کو اپنی مصاحبت میں شریک کرنا۔ ان کے کسی شخص سے کوئی خطا ہو اسے معاف کرتا۔ اور جو کوئی اچھا کام کرے اس کا انعام دینا۔ ان کے وظائف سالانہ ادا کرتے رہنا۔ کئی وجوہ سے ان کے حقوق کی حفاظت کرتے رہنا اور ادائی ضرور ہے۔ سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتے رہنا۔ اور اسلام پر مرنا۔ اللہ سے ڈرو۔ اس کے لئے عمل کرو۔ اپنے ہر کام میں اس سے ڈرتے رہنا میں تم کو اور خود کو اس کے سپرد کرتا ہوں۔ گزشتہ کی اللہ سے معافی چاہتا ہوں اور جو خطا اور قصور مجھ سے سرزد ہوا ہو؟ اس کی مغفرت مانگتا ہوں۔ کیونکہ وہ مطلقاً معاف کرنے والا ہے۔ کیونکہ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ میں اپنے اعمال پر کس قدر نادم و پشیمان ہوں میں اپنے معاصی عظیم کے مقابلہ میں صرف اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ طاقت صرف اسی کو حاصل ہے۔ اللہ میرے لئے کافی ہے۔ اور وہ کیا اچھا وکیل ہے۔ اللہ کی رحمت محمد پر جو ہدایت اور رحمت کے نبی ہیں نازل ہو۔

مامون کی وفات کا وقت

ان کی وفات کے وقت میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ انہوں نے ۲۱۸ھ جمعرات کے دن بعد عصر جبکہ ماہ رجب کے ختم ہونے میں بارہ راتیں باقی رہ گئی تھیں، انتقال کیا۔ دوسرے کہتے ہیں کہ انہوں نے اسی دن ظہر کے وقت انتقال کیا

مامون کی تجہیز و تکفین

مرنے کے بعد ان کے بیٹے عباس اور ان کے بھائی ابو اسحٰق محمد بن الرشید انھیں اٹھا کر طرسوس لائے اور انہوں نے ان کو خاقان رشید کے خدمت گار کے گھر میں دفن کیا۔ ابو اسحٰق نے ان کی نماز پڑھی اور ان کی حفاظت کے لئے اہل طرسوس وغیرہ کے سو آدمی قبر پر متعین کر دیئے اور ان میں ہر شخص کی نوے درہم تنخواہ مقرر کر دی۔

مدت خلافت

۲۰ سال ۵ ماہ ۲۳ دن مدت خلافت ہے۔ یہ مدت ان دو سالوں کے علاوہ ہے جبکہ میں ان کے لئے بعد خلیفہ دعا کی جاتی تھی۔ اور ان کے بھائی ابن محمد بن الرشید بغداد میں محصور تھے۔

مامون نصف ربیع الاول ۱۷۰ھ میں پیدا ہوئے تھے۔

مامون کا حلیہ

ابن الکلبی کے بیان کے مطابق ابو العباس ان کی کنیت تھی یہ چوڑے چکلے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گورے رنگ کے خوب صورت آدمی تھے۔ لمبی ڈاڑھی تھی جس میں سفید بال آ گئے تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ان کا رنگ سانولا مائل بہ زردی تھا۔ خمیدہ قامت بڑی آنکھ والے لمبی ڈاڑھی والے تھے جس کا باریک حصہ سفید تھا پیشانی تنگ تھی رخسار پر سیاہ تل تھا جمعرات کے دن جبکہ ماہ محرم کے ختم ہونے میں پانچ راتیں باقی رہ گئی تھیں وہ منصب خلافت پر فائز ہوئے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۲

خلیفہ مامون کی سیرت و حالات

ابراہیم بن عیسیٰ کی مامون سے درخواست

ابراہیم بن عیسیٰ ابن برمہ ابن المنصور نے بیان کیا کہ جب مامون دمشق جانے لگے تو میں نے دو یا تین دن کی کاوش فکر کے بعد ایک تقریر تیار کی۔ جب میں ان کے سامنے پہنچا تو میں نے کہا اللہ امیر المومنین کو عزت و کرامت کے ساتھ تا دیر قایم رکھے اور مجھے ان پر فدا کرے میں صبح و شام اللہ کا اس بات پر شکر ادا کرتا ہوں کہ امیر المومنین میرے متعلق اچھی رائے رکھتے ہیں اور میری مصاحبت کو اچھا سمجھتے ہیں اس لئے اگر میں اس بات کی تمنا کروں تو کچھ بے جا نہ ہوگا کہ میر المومنین مجھے اپنی خدمت گزاری کی نعمت سے اسی طرح متمتع ہونے دیں تاکہ میں اس پر اللہ کا شکر اور امیر المومنین کا (خدا ان کی عمر دراز کرے) شکر ادا کروں۔ جبکہ خود امیر المومنین سفر کی صعوبتوں کو برداشت کرتے ہیں تو میں بھی یہ نہیں چاہتا کہ ان کی وجہ سے ان کی خدمت گزاری سے آرام و راحت کی خاطر پہلو تہی کروں۔ بلکہ چونکہ میں اپنے متعلق ان کی حسن رائے سے واقف ہوں اور ان کا دل سے مطیع و مرید ہوں۔ اس لئے میں اس بات کا زیادہ سزاوار ہوں کہ ان کی خدمت کے لئے ہمسفر بنوں۔ اگر امیر المومنین میری سعیت کو مناسب سمجھیں تو اس کا حکم دیدیں۔

مامون کی جامع و مانع تقریر

مامون نے بغیر غور و فکر کئے اس کا یہ جواب دیا کہ ہمارا ارادہ ایسا نہیں ہے۔ اگر تمہارے گھر سے کسی شخص کو ہم اپنی سعیت میں لیتے تو بے شک سب سے پہلے تم کو ساتھ لیتے۔ اور تم ان کے اس تمام سفر میں ان کے ساتھ ہوتے۔ اور اب اگر وہ تم کو اپنے ساتھ نہیں لے جا رہے ہیں تو اس کی وجہ ناخوشی نہیں ہے بلکہ تمہاری یہاں ضرورت ہے۔

زادی کہتا ہے کہ انہوں نے میری پہلے سے سوچی ہوئی تقریر کا بے ساختہ جو جواب دیا اس سے زیادہ جامع و مانع تھا۔

شامی عربوں سے مامون کی بے اعتنائی

محمد بن صالح السرخسی بیان کرتا ہے کہ مامون کے شام کے قیام کے دوران میں ایک شخص کئی مرتبہ ان کے روبرو آیا۔ اور اس نے کہا امیر المومنین آپ شام کے عربوں پر بھی وہی نظر عنایت رکھیں جو آپ خراسان کے عجم پر رکھتے ہیں۔ کہنے لگے اے شامی تم نے کئی مرتبہ یہ بات مجھ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہی ہے۔ اس کا جواب سنو۔ جب کبھی میں نے قبس کو اپنے رسالہ میں شریک کیا میرا سارا خزانہ خالی ہوگیا۔ یمن سے نہ مجھے محبت ہے نہ وہ مجھے اچھا سمجھتے ہیں۔ بنی قضاعہ کا یہ حال ہے کہ ان کے عمائد سفیانی کے خروج کے منتظر ہیں تاکہ اس کے ساتھ ہو جائیں۔ رہے ربیعہ تو وہ اللہ سے اس لئے ناراض چلے آتے ہیں کہ اللہ نے اپنے نبی کو بنی نضر میں سے کیوں مبعوث کیا۔ جب کبھی دو آدمیوں نے خروج کیا ہے ان میں ایک خارجی ضرور ہوتا ہے۔ اب میرے سامنے نہ آنا۔

مامون کی نامہ رسول سے عقیدت

سعید بن زیاد سے روایت ہے کہ دمشق آکر مامون نے مجھ سے کہا کہ وہ خط دکھاؤ جو رسول اللہ صلعم نے تمہارے لئے لکھا تھا۔ میں نے وہ خط دکھایا۔ مامون نے کہا میں چاہتا ہوں کہ یہ بات مجھے معلوم ہو جائے کہ اس مہر پر یہ پردہ سا کیا پڑا ہے۔ ابو اسحٰق نے کہا آپ اس عقدے کو کھول دیجئے پھر خود بخود معلوم ہو جائے گا کہ کیا ہے۔ مامون نے کہا چونکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ اس گرہ کو خود رسول اللہ نے لگایا ہے لہٰذا میری یہ مجال نہیں کہ میں اسے وا کر دوں پھر واثق سے کہا کہ اسے اپنی آنکھ پر رکھو شاید اللہ اس کی برکت سے تم کو شفا دیدے۔ خود مامون کی یہ کیفیت ہوئی کہ وہ سے آنکھوں سے لگاتے جاتے تھے اور روتے تھے۔

مامون کی ابو اسحٰق المعتصم سے تنگدستی کی شکایت

اسحٰق بن ابراہیم کا دوست عیسٰی بیان کرتا ہے کہ میں دمشق میں مامون کے ہمراہ تھا، روپیہ کی کمی ہوئی جس کی وجہ سے دو تنگ دست ہو گئے۔ انہوں نے ابو اسحٰق المعتصم سے اس کی شکایت کی انہوں نے جواب دیا امیر المومنین آپ پریشان نہ ہوں۔ جمعے کے بعد روپیہ آیا جاتا ہے۔ یہ بات انہوں نے اس اعتماد پر کہی تھی کہ ان کے تحت کے علاقے سے تین کروڑ درہم زر لگان ان کے پاس روانہ ہو چکا تھا۔

مامون کی سخاوت

جب یہ رقم وہاں پہونچی تو مامون نے یحیٰی بن اکثم سے کہا کہ ذرا چلو اسے دیکھیں دونوں شہر سے چل کر صحرا آئے اور مال کی آمد دیکھنے کو کھڑے ہو گئے روپیہ بڑے تکلف اور دھوم دھام سے آر ہا تھا۔ تمام اونٹ آراستہ تھے۔ ان پر کارچوب کی زینیں رکھی تھیں اور رنگی ہوئی جھولیں پڑی ہوئی تھیں۔ سونے کے ڈوریاں تھیں سرخ سبز زرد چینی ریشم کی تھیلیوں میں روپیہ رکھا تھا۔ اور ان کے منہ پر کام کیا گیا تھا۔ یہ منظر مامون کو بہت بھلا معلوم ہوا اور اس کی کثرت اور عظمت ان کی نگاہوں میں کھب گئی۔ لوگ ان کو دیکھنے کے لئے وہاں جمع ہو گئے اور ان کو استعجاب سے دیکھنے لگے۔ مامون نے یحیٰی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اے ابو محمد کیا یہ زیبا ہے کہ ہمارے اتنے آدمی جو یہاں ہیں وہ تو خالی ہاتھ اپنے گھروں کو جائیں اور اس تمام خزانے کو ہم لے جائیں۔ جسپر ان کو چھوڑ کر ہم نے قبضہ کیا ہے۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہم لئیم ٹھہرے۔ اس کے بعد انہوں نے محمد بن یزداد کو بلایا اور حکم دیا کہ آل فلاں کے لئے ایک لاکھ کا چیک لکھ دو،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آل فلاں کے لئے اسی قدر اور آل فلاں کے لئے اسی قدر۔ اسی طرح کرتے کرتے انہوں نے وہیں دو کروڑ چالیس لاکھ تو تقسیم کر دیئے۔ اور یہ کام انہوں نے کھڑے کھڑے کیا کہ پاؤں رکاب ہی میں تھا۔ سوار بھی نہ ہونے پائے تھے۔ پھر کہا کہ باقی رقم معلی کے حوالے کر دی جائے کہ وہ ہماری فوج میں تقسیم کرے۔

راوی کہتا ہے یہ دیکھ کر میرے منہ میں پانی بھر آیا۔ میں ان کے بالکل سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور ٹکٹکی باندھ کر للچائی ہوئی نگاہ سے روپیہ کو دیکھنے لگا۔ مجھے اس حالت میں دیکھ کر مامون نے کہا لے ابو محمد ان ساٹھ لاکھ میں سے پچاس ہزار اسے بھی دلوا دو۔ یہ میری نگاہ سے نہیں ہٹتا۔ صرف دو راتیں گزری تھیں کہ یہ رقم مجھے وصول ہو گئی

محمد بن ایوب کا ایک تمیمی شاعر سے مذاق

محمد بن ایوب بن جعفر بن سلیمان کہتا ہے کہ بصرے میں بنی تمیم کا ایک نہایت پھکڑ شاعر تھا اور میں بصرے کا والی تھا۔ میں اسے اپنی مجلس میں بار یاب کرتا تھا اور اس کی شاعری سے لطف اٹھاتا تھا میرا خیال تھا کہ اس کو ٹھکانہ دیا جائے اور اس کی ذرا کرکری کر دیجائے اس ارادے سے میں نے ایک مرتبہ اس سے کہا کہ تم بڑے شاعر اور ظریف ہو اور مامون اسنڈ آنے والی گھٹا اور تند و تیز آندھی سے زیادہ سخی ہیں۔ تم ان کے پاس کیوں نہیں جاتے۔ اس نے کہا۔ میرے پاس سفر خرچ نہیں ہے۔ میں نے کہا اس کا بندوبست میں کئے دیتا ہوں۔ ایک بہت تیز رفتار اونٹ دیتا ہوں اور سفر خرچ کے لئے کافی رقم بھی دوں گا تم ان کی شان میں ایک قصیدہ لکھ کر چلے جاؤ اگر تم ان کی خدمت میں بار یاب ہو گئے تو ضرور تمہاری مراد بر آئے گی۔ اس نے کہا اے امیر جناب کی رائے صائب معلوم ہوتی ہے۔ بہتر ہے کہ آپ حسب وعدہ میرے سفر کا انتظام فرما دیں۔

تمیمی شاعر کی روانگی شام

میں نے ایک تیز رفتار اونٹ اس کے لئے منگوا دیا اور کہا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے کہا کہ آپ کے دو وعدوں میں سے ایک کا ایفا تو یہ ہے مگر دوسرے کے متعلق کیا؟ میں نے تین سو درہم منگوا کر اسے دے دیئے۔ اور کہا کہ یہ سفر خرچ ہے۔ اس پر وہ کہنے لگا کہ جناب من یہ رقم کم ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ کافی تو ہے مگر اسراف نہیں اس نے کہا کہ میں نے سعد کے اکابر میں کبھی وسعت نظری نہیں دیکھی تو آپ ایسے چھوٹے بھیتوں میں کہاں سے ہو گی۔ بہر حال ان پر قبضہ کر کے اس نے مامون کی مدح میں ایک چھوٹا سا قطعہ لکھا اور مجھے سنایا مگر اس میں میرا ذکر اور مدح کو نظر انداز کر دیا تھا۔ اور یوں بھی وہ ستمگر تھا۔ میں نے کہا یہ تو تم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ اس نے پوچھا کیوں۔ میں نے کہا تم امیر المومنین کے پاس جا رہے ہو مگر خود اپنے امیر کی تعریف میں تم نے کچھ نہیں کہا۔ اس نے کہا۔ جناب والا! آپ نے وہاں بھیج کر مجھے نقصان پہونچانا چاہا تھا۔ مگر میں آپ کے چکمے میں نہیں آیا۔ آپ نے یہ مثل سنی ہے کہ جو جنگلی گدھے کو لات مارتا ہے وہ ایسے کو لات مارتا ہے جو نہایت سخت دولتیں مارنے والا ہے۔ بخدا امیر کی کرامت اور نفع رسانی کی خاطر تم نے ہرگز نہ یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اونٹ مجھے دیا ہے اور نہ یہ روپیہ۔ مگر یاد رکھو جو اس طرح کا دھوکہ دینا چاہتا ہے اللہ اسے پشیمان کر کے اس کا سر نیچا کر دیتا ہے۔ مگر خیر میں خلیفہ کے سامنے تمہارا ذکر بھی کروں گا اور تعریف بھی کروں گا سمجھے۔ میں نے کہا ہاں۔ تم سچ کہتے ہو۔ اس نے کہا اچھا جب تم نے اپنے دل کی بات ظاہر ہی کر دی ہے تو اطمینان رکھو میں ضرور تمہارا ذکر خیر اور تعریف کروں گا۔ میں نے کہا تو جو کچھ تم نے ان کے لئے کہا ہے وہ مجھے سناؤ۔ وہ اس نے سنایا اور مجھ سے رخصت ہو کر شام پہنچا۔

مامون سے تمیمی شاعر کی ملاقات

مامون اس وقت سلفوس میں تھے، اس نے مجھ سے بیان کیا کہ میں قرہ کے مجاہدین میں پہنچا اور درباری لباس پہن کر اپنے اسی اونٹ پر سوار چھاؤنی میں گھوم رہا تھا۔ کہ ایک ادھیڑ عمر کے شخص سے جو ایک نہایت شوخ و شنگ بادر فتار گھوڑے پر سوار تھا اور جس کی چال کو کوئی پا نہ سکتا تھا، آمنا سامنا ہو گیا۔ وہ بالکل میرے منہ کے سامنے ہی آ گیا۔ اس وقت میں اپنے مدینہ قصیدے کو دہرا رہا تھا۔ اس نے نہایت ہی بلند آواز سے کہا السلام علیکم۔ میں نے کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس نے کہا جی چاہے تو ٹھیر جائیں ٹھہر گیا۔ اور مجھے عنبر اور مشک کی خوشبو اس سے آئی اس نے پوچھا تم کون ہو۔ میں نے کہا بنی مضر سے ہوں اس نے کہا ہم بھی مضر ہیں۔ مضر کے کس قبیلے سے ہو۔ میں نے کہا بنی تمیم۔ اس نے کہا اور؟ میں نے کہا بنی سعد سے تعلق رکھتا ہوں۔ اس نے کہا جب اچھا یہاں کیوں آئے ہو۔ میں نے کہا اس بادشاہ سے ملنے آیا ہوں جس کے متعلق میں نے سنا ہے کہ نہ اس سے بڑھ کر کوئی فیاض ہے اور نہ با اخلاق۔ اللہ سچ طرف والا۔ اس نے پوچھا کیا لے کر آئے ہو اس کے پاس؟ میں نے کہا چند شعر لایا ہوں۔ جس کی شیرینی کا چٹخارہ زبان لے اور لوگ ان کو یاد کر کے پڑھتے پھریں۔ اور سننے والوں کے کانوں میں ان کی حلاوت رہے۔ اس نے کہا مجھے سناؤ۔ اس پر میں نے برہم ہو کر کہا۔ لے نمرتے۔ میں نے پہلے ہی تجھ سے کہہ دیا ہے کہ میں خلیفہ میں مدح میں شعر کہہ کر لایا ہوں۔ اور تو ان کو سننے کا خواہشمند ہے۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

مامون کی تمیمی شاعر سے فرمائش

اس جواب سے تھوڑا تفاقل برتنے اور سنبھلنے کے بعد اس نے کہا ان سے کیا امید کی جا سکتی ہے؟ میں نے کہا ان کی سخاوت و مروت کی جو تعریف مجھ سے کی گئی ہے اگر وہ سچ ہے تو ہزار دینار کی توقع ہے۔ اس نے کہا تم مجھے اپنے شعر سناؤ۔ اگر وہ عمدہ اور شیریں ہوں گے تو یہ رقم میں تم کو دلا دوں گا اس طرح تم تکلیف اور ان کے پاس بار بار جانے کی زحمت سے بچ جاؤ گے۔ کیونکہ تمہارے لئے ان تک رسائی ہونا بہت ہی دشوار معلوم ہوتا ہے۔ دس ہزار نیزہ انداز اور تلوار انداز تمہارے اور ان کے بیچ میں حائل ہیں۔ میں نے کہا اچھا اس کے سامنے یہ عہد کرو کہ اس وعدہ کو ایفا کرو گے۔ اس نے کہا ہاں میں خدا کو ضامن بناتا ہوں کہ یہ رقم تم کو دوں گا۔ میں نے کہا کیا تمہارے پاس موجود ہے۔ اس نے کہا یہ میرا انجر موجود ہے اس کی قیمت ہزار دینار سے زیادہ ہے۔ یہ تو میں اسی وقت تمہارے حوالے کر دوں گا۔ اس پر مجھے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طیش آیا اور بنی سعد کا تہور اور خفت عقل مجھ پر طاری ہوگئی اور میں نے کہا کہ یہ خچر میرے اس اونٹ کے مساوی تو ہے نہیں۔ اس نے کہا اچھا لے جانے دو۔ میں اس بات کا عہد واثق کرتا ہوں کہ تم کو اسی وقت ایک ہزار دینار دیدوں گا۔ اب میں نے ان کو اپنا مدحیہ قطعہ سنایا۔ بخدا ابھی میں اس کو ختم نہیں کر چکا تھا کہ تقریباً دس ہزار شہ سوار جن سے افق آسمان چھپ گیا۔ ایک دم وہاں السلام علیکم یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہوئے آگئے۔ ان کو دیکھ کر میں لرزہ براندام ہوگیا۔

تمیمی شاعر سے مامون کا حسن سلوک

اس نے مجھے اس ہراس میں دیکھ کر کہا۔ ڈرو مت۔ میں نے کہا۔ امیر المومنین میں آپ پر نثار آپ عربوں کی مختلف زبانوں سے واقف ہیں۔ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ میں نے پوچھا کس نے قاف کی جگہ کاف استعمال کیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ حمیر اس طرح بولتے ہیں۔ میں نے کہا ان پر اللہ کی لعنت ہو۔ اور آج کے بعد جو اور شخص اس طرح بولے اس پر بھی لعنت ہو یہ سنکر وہ ہنس پڑے اور سمجھ گئے کہ میرا مطلب کیا ہے اپنے خدمت گار کی طرف جو پہلو میں کھڑا تھا، متوجہ ہوئے۔ اور کہا کہ جو کچھ اب تیرے ساتھ ہے وہ اسے دیدے۔ اس نے ایک تھیلی مجھے دی جس میں تین دینار تھے۔ مجھ سے کہا یہ لو اور کہا السلام علیکم اور چل دیئے۔ یہ میری ان سے آخری ملاقات تھی۔

ابوسعید المخزومی کا مرثیہ

ابوسعید المخزومی نے ان کے مرثیے میں یہ شعر کہے

ھل رأیت النجوم اغنت عن الما
مون شیئا او ملکہ الماسوس

خلفوہ بعرصتے طرسوس مثل ما خلفوا ابا ہ بطرسوس

ترجمہ۔ تم نے دیکھا ستارے یا اس کی مستحکم حکومت مامون کے کام آئی۔ لوگ اسے طرسوس کے میدان میں اسی طرح تنہا چھوڑ آئے جس طرح اس کے باپ کو طوس میں چھوڑ آئے تھے۔

علی بن عبیدۃ الریحانی نے لکھا

ما اقل الدموع للمامون لست ارضی الا دما من جفونی

ترجمہ۔ اگرچہ میرے اشکوں نے مامون کے لئے کوئی کوتاہی نہیں کی۔ مگر میرا دل تو اس وقت ٹھنڈا ہوگا جب ان کی موت پر بجائے اشک کے میری آنکھوں سے خون بہے

مامون کی ایک شایستہ شامی مصاحب کی تلاش

علی بن صالح نے بیان کیا کہ ایک دن مامون نے مجھ سے کہا کہ اہل شام میں سے کوئی تعلیم یافتہ اور شائستہ شخص میری مصاحبت اور مندمت کے لئے تلاش کر کے لاؤ۔ مجھے تلاش سے ایسا شخص معلوم ہوگیا۔ میں نے اسے بلایا اور کہا کہ میں تم کو امیر المومنین کی خدمت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بار یاب کرنا چاہتا ہوں اور اس وقت تک کہ وہ خود ابتدا نہ کریں تم ان سے کوئی بات دریافت نہ کرنا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم شامیوں کو سوالات کرنے کی بہت عادت ہوتی ہے۔ اس نے کہا جیسا آپ نے مجھے حکم دیا ہے۔ میں اس سے ہرگز تجاوز نہ کروں گا۔ اطمینان رکھئے۔

شامی پر مامون کی عنایات

میں ان کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ میں نے آپ کے حسب مراد آدمی تلاش کر لیا ہے۔ انہوں نے فرمایا لاؤ۔ وہ سامنے آیا۔ اور اس نے سلام کیا۔ مامون نے اسے اور نزدیک بلایا۔ اس وقت وہ شراب کے دور میں مشغول تھے۔ اس سے کہنے لگے میں چاہتا ہوں کہ تم کوا پنا مصاحب اور ندیم بناؤں۔ شامی نے کہا امیر المومنین جب جلیس کے کپڑے دوسرے جلیس سے کمتر درجے کے ہوتے ہیں تو اس سے اس میں فروتنگی اور حقارت پیدا ہوتی ہے۔ مامون نے حکم دیا کہ اسے خلعت سے سرفراز کیا جائے۔ اس کے اس سوال سے غصے کی وجہ سے میری حالت ناگفتہ بہ ہو گئی خلعت پہن وہ اپنی جگہ آ بیٹھا اور اس نے کہا امیر المومنین اس حالت میں کہ میرا دل اپنے اہل وعیال کی زبوں حالی سے شکستہ ہو رہا ہے آپ کو میری باتوں سے کوئی لطف حاصل نہ ہوگا۔ مامون نے حکم دیا کہ پچاس ہزار درہم اس کے گھر پہنچا دو۔ اس کے بعد اس نے کہا ایک سوال اور بھی ہے۔ مامون نے پوچھا کیا؟ اس نے کہا آپ نے وہ شے طلب کی ہے جو انسان کے ارادے اور عقل میں حائل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اگر اس حالت میں مجھ سے گستاخی ہو جائے تو جناب والا اسے معاف فرمائیں۔ مامون نے کہا ہاں میں اس کا وعدہ کرتا ہوں۔

راوی کہتا ہے کہ اس کے اس تیسرے سوال سے میرا غصہ جاتا رہا

قاضی دمشق کے اشعار

ابو حشیشہ محمد بن علی بن امیہ بن عمرو بیان کرتا ہے ہم دمشق میں امیر المومنین کی خدمت میں پیش تھے کہ علویہ نے یہ شعر گائے:

بوئت میں الاسلام ان کان ذالذی ۔۔۔ اتاک بہ الواشون عنی کما قالوا

والکنہم لما رأوک سریعۃ ۔۔۔ الی تواصر ابالنمیمۃ واختالوا

ترجمہ:۔ اگر میری وہ شکایت جو چغلخوروں نے تجھ سے کی ہے حقیقت پر مبنی ہو تو میں اسلام سے بری ہوں۔ بات یہ ہے کہ جب انہوں نے تجھے میرے پاس ارادتاً آتے ہوئے دیکھا تو اور تو ان سے کچھ نہ بن پڑا البتہ میری غلط شکایت کر کے تجھے میری طرف سے بدظن کر دینے کی تدبیر کی۔

قاضی دمشق کی طلبی و برطرفی

مامون نے علویہ سے پوچھا یہ کس کے شعر ہیں۔ اس نے کہا قاضی صاحب کے۔ انہوں نے پوچھا کون قاضی؟ اس نے کہا دمشق کے۔ مامون نے ابو اسحٰق سے کہا اسے فوراً برطرف کر دو۔ ابو اسحٰق نے کہا میں نے برطرف کر دیا۔ مامون نے کہا اسے ابھی حاضر کیا جائے۔ چنانچہ ایک کوتاہ قامت بڈھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خضاب لگائے ہوئے حاضر کیا گیا۔ مامون نے پوچھا کیا نام ہے؟ اس نے پورا نام اور نسب بتایا مامون نے پوچھا شعر کہتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں کبھی کہا کرتا تھا۔ مامون نے علویہ سے کہا اسے وہ شعر سناؤ۔ اس نے سنا دیئے۔ مامون نے پوچھا یہ تمہارے ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں۔ مگر امیر المومنین اگر اس گزرے ہوئے تیس سال کے زمانے میں میں نے زہد اور درست کی نصیحت کے علاوہ کسی اور مضمون میں کوئی اور شعر کہا ہو تو میری بیویاں مطلقہ اور میرا تمام مال اللہ کی راہ میں وقف ہو۔ مگر مامون نے ابو اسحٰق سے کہا کہ اسے علیحدہ ہی کر دو۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ ایسے شخص کو مسلمانوں کا قاضی بناؤں جو اپنے رندانہ کلام کی ابتدا ہی اسلام کی برات سے کرتا ہے۔

قاضی دمشق کی معافی

پھر انہوں نے حکم دیا کہ اسے پلاؤ۔ شراب کا ایک بڑا قدح لایا گیا۔ اس نے اسے کانپتے ہوئے ہاتھ میں لیا اور عرض کیا امیر المومنین میں نے کبھی اسے چکھا نہیں۔ مامون نے کہا شاید تو دوسری قسم کی شراب چاہتا ہے۔ اس نے کہا جناب والا میں نے کبھی شراب کو زبان ہی پر نہیں رکھا ہے۔ مجھے اس کا مزا یا فرق کیا معلوم۔ مامون نے کہا۔ کیا یہ حرام ہے؟ اس نے کہا بے شک حرام ہے۔ مامون نے کہا۔ تم اس کی وجہ سے بچ گئے۔ اچھا جاؤ اور پھر علویہ سے کہا کہ ان اشعار میں برأت من الاسلام کے بجائے یہ کہو

حرمت منای منک ان کان ذالذی اتاک بہ الواشون عنی کما قالوا

ترجمہ:۔ میری جو شکایت لوگوں نے تجھ سے کی ہے اگر وہ سچ ہو تو میں اپنی تمنا سے محروم کر دیا جاؤں۔

مامون کی گلوکار علویہ سے خفگی

یہی راوی بیان کرتا ہے کہ ہم دمشق میں مامون کے ہمراہ تھے۔ ایک دن وہ جبل الثلج کے ارادے سے نکلے اثنائے راہ میں بنی امیہ کے بنائے ہوئے تالابوں میں سے ایک بڑے تالاب پر آئے جس کے اطراف چار سرو کے درخت نصب تھے۔ ایک طرف سے بہتا ہوا پانی ان میں آتا تھا اور دوسری طرف سے خارج ہو جاتا تھا۔ وہ مقام ان کو بہت بھلا معلوم ہوا۔ انہوں نے ناشتہ اور شراب طلب کی اور بنی امیہ کو یاد کر کے ان کی مذمت کی اور منقصت کرنے لگے۔ علویہ نے عود لیا اور اس پر یہ شعر گایا

اولئک قومی بعد عز و ثروۃ تفانوا فالا اذرف العین اکمدا

ترجمہ۔ یہ میری قوم والے تھے جو عزت و دولت کے بعد فنا ہو گئے۔ ان پر روتے روتے کیوں میں اپنی آنکھیں بے نور نہ کر لوں

شعر سنکر مامون کو سخت غصہ آیا۔ انہوں نے کھانے کو ٹھکرا دیا۔ کھڑے ہو گئے اور اس سے کہا اے لونڈی بچے کیا اسی وقت تجھ کو اپنے آقاؤں کا تذکرہ کرنا تھا۔ اس نے کہا جناب والا آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا آزاد غلام زریاب میرے آقاؤں کے وہاں سو غلاموں کے ساتھ باہر نکلتا ہے اور میں آپ کے ہاں بھوکا مر رہا ہوں۔ مامون بیس دن تک اس سے خفا رہے۔ پھر اس سے خوش ہو گئے۔ راوی کہتا ہے کہ مہدی کا غلام سیاب شام ہو کر بنی امیہ کے پاس مغرب چلا گیا تھا۔

مامون کی ذہانت

عمارہ بن عقیل نے بیان کیا کہ میں نے اپنا ایک سو شعر کا قصیدہ جو مامون کی مدح میں لکھا تھا، ان کو سنایا۔ جب میں پہلا مصرع پڑھتا تھا تو دوسرا مصرع وہ خود پڑھ دیتے تھے۔ میں نے حیرت سے کہا کہ جناب والا میں نے اپنے اس قصیدے کو اب تک کسی کو نہیں سنایا۔ مامون نے کہا ہاں ایسا ہی ہے۔ پھر خود کہنے لگے کہ تم کو معلوم نہیں کہ عمر بن ابی ربیعہ نے جب عبداللہ بن العباس کو اپنا قصیدہ جس کا مصرع اول تشط غداً دار جیراننا ہے سنانا شروع کیا تو اس کا دوسرا مصرع خود انہوں نے وللہ ار بعد غدا بعد خود پڑھ دیا۔ اور اسی طرح انہوں نے اس کے تمام قصیدے کے ثانی مصرع خود ہی سنا دیئے۔ تو میں انھیں کا تو بیٹا ہوں۔

مامون کے اشعار

ابو مروان کا زر بن ہارون نے بیان کیا کہ مامون نے یہ شعر کہے:۔

بعثتک مهتادا فقرت بنظرة + واغفلتنی حتی اساءت بک الظنا

ترجمہ:۔ میں نے تجھے دریافت حال کے لئے بھیجا تھا۔ اس وجہ سے تجھے دیدار محبوب نصیب ہو گیا۔ تو نے مجھ سے غفلت برتی اس وجہ سے مجھے تیری طرف سے سوء ظن پیدا ہو گیا۔

فناجیت من اهوی وکنت مباعدا فیالیت شعری عن دنوک ما اغنی

ترجمہ: تو نے میری محبوبہ سے سرگوشی کی جبکہ میں بہت دور تھا، کاش میں جان لیتا کہ اس قرب سے تجھے کیا فائدہ حاصل ہوا؟

اری اثراً منه بعینیک بیّنا لقد اخذت عیناک من عینه حسنا

ترجمہ: میں تیری آنکھوں میں اس کا اثر نمایاں دیکھ رہا ہوں۔ کیونکہ اس کی آنکھ کے حسن کو تیری آنکھوں نے لے لیا ہے۔

ابو مروان کہتا ہے کہ مامون نے اس مضمون کو اپنے اشعار میں عباس بن احنف کے اشعار سے لیا ہے۔ سب سے پہلے اس نے یہ مضمون باندھا ہے چنانچہ وہ کہتا ہے:

ان تشق عینی بها فقد سعدت عین رسولی بها وفزت بالخبر

ترجمہ:۔ اگر میری آنکھوں نے اسے نہیں دیکھا، نہیں دیکھا۔ مگر میرے پیامبر کی آنکھیں تو اس کے دیدار سے نصیبہ ور ہوئیں اور مجھے اس کی خبر تو مل گئی۔

وکلما جانی الرسول لها رددت عمداً فی طرفه نظری

ترجمہ:۔ جب کبھی اس کا پیامبر میرے پاس آیا ہے میں نے عمداً کئی کئی مرتبہ غور سے اس کی آنکھیں دیکھی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یظھر فی وجھہ محاسنھا قد اثرت فیہ احسن الاثر

ترجمہ:۔ اس کے چہرے پر حسن محبوبہ کا اثر پوری طرح آشکار تھا۔

خذ مقلتی یا سوء عاریۃ فانظر بھا و احتکم علی بصری

ترجمہ اے ناصد تو میری آنکھ عاریۃً لے جا اور اس سے میری محبوبہ کو دیکھ اور خود مجھے اندھا کر تا جا۔

ابوالعتاہیہ کے اشعار

ابوالعتاہیہ نے بیان کیا کہ ایک دن مامون نے مجھے بلایا۔ میں حاضر خدمت ہوا۔ دیکھا کہ متفکر بیٹھے ہیں اس حال میں قریب جانا میں نے مناسب نہ سمجھا۔ دور ہی ٹھہر گیا۔ پھر انہوں نے سر اٹھایا مجھے دیکھا اور قریب آنے کا اشارہ کیا میں قریب گیا مگر اب بھی وہ بہت دیر تک سر نیچا کئے غور کرتے رہے۔ پھر سر اٹھا کر مجھ سے کہا۔ اے ابواسحٰق نفس کی فطرت یہ ہے کہ وہ ایک حالت سے مطمئن نہیں ہوتا۔ وہ ہمیشہ تبدیلی چاہتا ہے۔ کبھی وہ اسی طرح تنہائی چاہتا ہے جس طرح کہ کبھی وہ محبت احباب چاہتا ہے۔ میں نے کہا امیر المومنین صحیح کہتے ہیں، اسی مضمون کا میرا ایک شعر ہے۔ انہوں نے کہا سناؤ۔ میں نے یہ شعر پڑھا:۔

لا یصلح النفس اذ کانت مقسمۃ الا التنقل من حال الی حال

ترجمہ:۔ جب دل بٹا ہوا ہو تو اس کے سوا کہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف انتقال کیا جائے کوئی بات اسے بھلی نہیں معلوم ہوتی

علی بن جبلہ کا قصیدہ

ابونزار الضریر شاعر کہتا ہے کہ مجھ سے علی بن جبلہ نے بیان کیا کہ میں نے حمید بن عبدالحمید سے کہا کہ ابوغانم میں نے امیر المومنین کی مدح میں ایسا قصیدہ کہا ہے کہ روئے زمین پر اس کا جواب نہ ہوگا۔ آپ میرا ان سے ذکر کریں اس نے کہا مجھے سناؤ میں نے سنایا۔ اس نے کہا بے شک تمہارا دعویٰ صحیح ہے۔ اس نے اس مدح کو مامون کی خدمت میں پیش کیا۔

مامون کی علی بن جبلہ کو پیشکش

انہوں نے کہا ابوغانم اس کا جواب خود اسی میں موجود ہے ہم چاہیں تو اسے معافی دیدیں اور بھی اس کا صلہ ہو اور یا ہم ان اشعار کو جو اس نے تمہاری شان میں اور ابودلف عجلی بن عیسیٰ کی شان میں کہے ہیں ان اشعار کا مقابلہ کر کے دیکھیں۔ اگر وہ اشعار جو اس نے تمہاری اور ابودلف کی مدح میں کہے ان اشعار سے جو اس نے ہماری تعریف میں کہے ہیں بہتر ہوں تو پھر ہم بڑھائیں۔ اور اس کی قید کی بعاد بڑھا دیں اور اگر ہماری مدح بہتر ہو تو میں اس کے ہر شعر کے عوض میں ایک ہزار درہم دوں اور یا اسے معافی دیدوں میں نے کہا اے میرے آقا بھلا میری اور ابودلف کی کیا حقیقت ہے کہ اس نے ہماری مدح میں اپنے اشعار کہے ہوں جو جناب والا کی مدح سے بہتر ہوں۔ مامون نے کہا یہ کیا کہہ رہے ہو۔ ہمارے سوال کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ جواب نہیں ہے۔ تم جاؤ اور اس سے کہو کہ کیا وہ اس مقابلے کے لئے آمادہ ہے۔

علی بن جبلہ کا اعتراف

علی بن جبلہ نے بیان کیا کہ حمید نے مجھ سے آکر پوچھا کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا میں معانی کو ترجیح دیتا ہوں۔ مامون کو اس کی اطلاع ہوئی۔ انہوں نے کہا وہ اپنے فائدے کو بہتر جانتا ہے۔ حمید کہتا ہے میں نے علی بن جبلہ سے دریافت کیا کہ ابو دلف اور میری مدح میں کس بات کی طرف ان کا ذہن منتقل ہوا۔ اس نے کہا میں نے ابو دلف کی مدح میں جو یہ شعر کہے۔

انما الدنیا ابو دُلف	بین معراۃ ومحتضرہ
فاذا ولی ابو دُلفٍ	ولّت الدنیا علی اثرہ

ترجمہ۔ ابو دلف دنیا ہے ہر شخص وہیں جاتا ہے جدھر وہ پھرتا ہے دنیا اس کے ساتھ پھر جاتی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

اور میں نے تمہاری مدح میں جو یہ شعر کہے۔

لولاحمید لم یکن	حسبٌ بعدّ ولا نسب
یاواحد العرب الذی	عزت بعزتہ العرب

ترجمہ۔ اگر حمید نہ ہوتا تو حسب و نسب کچھ نہ ہوتا۔ اے یکتائے عرب تیری عزت سے تمام عرب کی عزت ہے۔

حمید نے تھوڑی دیر سوچ کر کہا اے ابوالحسن! امیر المومنین نے بہت عمدہ اعتقاد کیا ہے اس نے مجھے دس ہزار درہم، دو جائزہ، ایک خلعت اور ایک خادم دیا۔ اور ابو دلف کو جب اس معاملے کی اطلاع ہوئی اس نے مجھے اس سے دوگنا عطیہ دیا۔ یہ عطایا ان دونوں نے راز میں دیئے تھے آج تک کسی کو اس کا علم نہ ہوا تھا۔ البتہ اے ابونزار اب میں نے تم سے یہ واقعہ بیان کر دیا ہے۔ ابونزار کہتا ہے کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ علی بن جبلہ نے ابو دلف کی مدح میں جو یہ شعر کہا تھا اس کی وجہ سے ان کے دل میں اس کی جانب سے گرہ پڑ گئی۔ وہ شعر یہ ہے:

تجری مساء الجود من صلب آدم	فانتہ الرحمان فی صلب قاسم

ترجمہ۔ صلب آدم سے جود کا مادہ منتقل ہوتا رہا اور پھر اسے اللہ نے قاسم کی صلب میں ٹھیرا دیا

مامون کی ہجو

دعبل کا بھتیجا سلیمان بن زرین الخزاعی بیان کرتا ہے کہ دعبل نے مامون کی ہجو کہی اور مامون کو اس کی اطلاع ہوئی۔ انہوں نے کہا اس سے میری مراد نہیں ہے۔ بلکہ اس نے ابو عباد کی ہجو کی ہے۔ جب ابو عباد مامون کے پاس آتا وہ اکثر اسے دیکھ کر ہنسے اور کہا کرتے۔ دعبل نے تیرے لئے جو یہ شعر کہا ہے اس کا کیا مطلب ہے۔

وکانہ من دیرھز قل مغلیتٌ	خرٌ یجرّ سلاسل الافیاد

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ۔ جب وہ ویر ہزقل سے بھاگ کر آرہا تھا تو معلوم ہوتا تھا کہ وہ بھگوڑا ہے، جس کے پاؤں میں قیدیوں کی بیڑیاں پڑی ہیں۔

جب کبھی ابراہیم بن شکلہ ان کی خدمت میں جاتا وہ اس سے کہتے کہ دعبل نے تیری ہجو کر کے مجھے بہت ذلیل کیا ہے اور وہ اشعار بھی سناتے۔

یزیدی کی مفلوک الحالی

ایک مرتبہ یزیدی نے اپنی پریشان حالی۔ فلاکت، اور قرض کے بار کی مامون سے شکایت کی۔ مامون نے کہا مگر آج کل ہمارے پاس اتنا نہیں کہ اگر ہم دیں تو اس سے تمہاری حاجت پوری ہو سکے۔ اس نے کہا مگر امیر المومنین میں نہایت ہی تنگ ہوں۔ قرضخواہوں نے مجھے تنگ کر دیا ہے۔ صبر نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا اپنے لئے خود ہی کوئی ترتیب سوچو اس نے کہا۔ آپ کے بہت سے ندیم ہیں ان میں سے کسی ایک کو بھی اگر میں نے متاثر کر دیا تو اس سے مجھے حسب مراد مل جائے گا۔ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں ان کو گانٹھنے کی کوئی ترکیب کروں۔

یزیدی کی دولت حاصل کرنے کی ترکیب

مامون نے کہا بتاؤ کیا ترکیب سوچی ہے اس نے کہا جب وہ سب آپ کے ہاں جمع ہو جائیں تو میں حاضر نہ ہوں گا۔ آپ فلاں خدمتگار سے کہہ دیجئے گا کہ وہ میرا رقعہ آپ کو اس وقت لے جا کر دے دے۔ اسے پڑھ کر آپ کہلا بھیجئے گا کہ اس وقت میں کسی طرح نہیں مل سکتا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے جس کو کہو تمہارے پاس بھیج دیا جائے۔

یزیدی کا مامون کو رقعہ

چنانچہ اس نے یہی ترکیب کی کہ جب اسے معلوم ہوا کہ آج امیر المومنین کے یہاں صحبت گرم ہے اور سب ندیم جمع ہیں۔ اور سب کے سب شراب سے بدمست ہو چکے ہیں وہ آستانے پر حاضر ہوا اور اس نے اسی خدمتگار کو وہ رقعہ دیا۔ مامون نے اسے پڑھا۔ یہ اشعار تھے:۔

یاخیر اخوانی و اصحابی ھذا الطفیلی لدا الباب

ترجمہ:۔ اے میرے بہترین عزیز اور دوست یہ طفیلی بھی دروازے پر حاضر ہے

خبّر ان القوم فی لذۃ یصبوا الیھا کلّ اوّاب

ترجمہ۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ سب احباب ایسی لذت میں منہمک ہیں کہ بڑے بڑے توبہ کرنے والے بھی اس کی طرف مائل ہیں۔

فصیّروا لی واحداً منکم واخرجوا لی بعض اترابی

ترجمہ۔ مجھے بھی اپنوں میں شریک کیجئے یا میرے دوستوں میں سے کسی ایک کو میرے پاس بھیج دیجئے۔

مامون نے رقعہ پڑھ کر اپنے سب ہم مشربوں کو وہ سنایا اور کہا کہ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طفیلی کا ہمارے پاس اس حالت میں آنا کسی طرح مناسب نہیں۔ انہوں نے خدمت گار سے کہا کہ جا کر کہہ دے کہ اس وقت تم کو باریاب نہیں کیا جا سکتا ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ تم جسے چاہو اپنی مناومت کے لئے کہہ دو تو اسے بھیج دیا جائے۔

یزیدی کی عبداللہ بن طاہر کے لئے درخواست

اس نے کہلا کر بھیجا کہ میں عبداللہ بن طاہر کے سوا اور کسی دوسرے کو نہیں چاہتا۔ مامون نے عبداللہ سے کہا کہ سنو سا اس نے تم کو اختیار کیا ہے جاؤ۔ عبداللہ نے کہا امیر المومنین! بھلا میں طفیلی کا شریک بنوں؟ انہوں نے کہا ابو محمد کی دونوں باتوں کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ تمہارا جی چاہے تو اس کے پاس چلے جاؤ۔ ورنہ اس کا معاضہ دو

یزیدی کی ایک لاکھ درہم کی وصولی

عبداللہ نے کہا میں دس ہزار درہم دیتا ہوں مامون نے کہا میں نہیں سمجھتا کہ اس رقم پر وہ تمہاری صحبت کے ترک پر راضی ہو جائے گا۔ اب وہ دس دس ہزار بڑھاتا رہا اور مامون کہتا رہا کہ وہ اس رقم پر راضی نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ اس نے ایک لاکھ درہم تک کہہ دیئے۔ مامون نے کہا تو یہ رقم اسے فوراً بھیجی جائے۔ عبداللہ بن طاہر نے اپنے وکیل کے نام وثیقہ لکھ دیا کہ یہ رقم اسے دیدی جائے اور خود اپنا ایک آدمی اس کے ہمراہ بھیج دیا۔ مامون نے کہلا کر بھیجا کہ اس رقم پر قبضہ کر لو۔ یہ تمہارے لئے اس کی اس حالت میں مجالست سے بہتر ہے اور مصاحبت سے زیادہ نافع اور مفید ہے۔

حسین بن ضحاک کے اشعار

صالح بن الرشید کہتا ہے۔ ایک دن میں حسین بن ضحاک کے دو شعر لئے ہوئے مامون کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے درخواست کی کہ میں آپ کو دو شعر سنانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا سناؤ۔ میں نے یہ شعر سنائے۔

حمدنا اللہ شکرا اذ حبانا ۔۔۔ بنصرک یا امیر المومنینا

فانت خلیفۃ الرحمان حقا ۔۔۔ جمعت سماحۃ وجمعت دینا

ترجمہ:۔ اے امیر المومنین۔ ہم اظہار شکر میں کہ اس نے آپ کی نصرت کی، اللہ کی تعریف کرتے ہیں کہ بلاشبہ آپ اللہ کے خلیفہ ہیں۔ جن میں مروت، اور تقوی دونوں جمع ہیں۔

مامون نے ان اشعار کو پسند کیا۔ اور کہا کس کے ہیں؟ صالب نے کہا آپ کے غلام حسین بن ضحاک کے۔ کہنے لگے اس نے بہت خوب کہا ہے۔ میں نے عرض کیا امیر المومنین اس نے اس سے بھی بہتر کہا ہے پوچھا کیا؟ میں نے یہ شعر سنائے۔

ایبخل فرد الحسن فرد صفاتہ ۔۔۔ علق وقد اذدتہ بھوی فرد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ :۔ کیا یکتائے حسن کو یہ زیبا ہے کہ وہ اپنی سب سے بہتر صفت کا مجھ سے بخل کرے۔ حالانکہ میں نے اپنے عشق یکتا سے تمام عالم میں صرف اسی کو اختیار کیا ہے۔

رای اللہ عبداللہ خیر عبادہ فملکہ واللہ اعلم بالعبد

ترجمہ :۔ اللہ نے عبداللہ (مامون) کو اپنے سب بندوں میں بہتر سمجھا اور اسی وجہ سے ان کو حکومت دی گئی اور بے شک اللہ ہی اپنے بندے کو سب سے بہتر جانتا ہے

مامون کی شعر فہمی

عمارہ بن عقیل بیان کرتا ہے کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی السمط نے ایک دن کہا کہ تم جانتے ہو۔ مامون شعر نہیں سمجھتے۔ میں نے کہا ان سے بہتر کون نقاد شعر ہو سکتا ہے۔ تم نے خود دیکھا ہے کہ ادھر ہم نے شعر سنانے شروع کئے اور ہم سے پہلے انہوں نے آخر تک سنا دیئے۔ اس نے کہا ہاں یہ ہے۔ میں نے ایک مرتبہ نہایت ہی عمدہ شعر ان کو سنایا۔ مگر اس کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ میں نے پوچھا کیا شعر سنایا تھا۔ اس نے یہ شعر پڑھا

اضحی امام الھدی المامون مشتغلا بالدین والناس بالدنیا مشاعید

ترجمہ :۔ جب تمام عالم دنیا میں مشغول ہے، مامون جو امام ہدایت ہیں دین میں مشغول ہیں میں نے کہا۔ بخدا اس میں تم نے کیا کمال کیا ہے۔ یہ تو کچھ بھی نہیں۔ اس میں کم نے ان کو ایک بڑھیا بنا دیا ہے۔ جو تسبیح لئے محراب میں بیٹھی ہے۔ تو اب بتاؤ کہ باوجود اس کے کہ وہ خلیفہ ہیں۔ اس دنیا کے معاملات کون سنبھالے ہوئے ہے۔ وہ تو اس سے غافل ہی ہیں۔ ان کے متعلق تم نے وہی مضمون کیوں نہ کہا جو تمہارے چچا جریر نے عبدالعزیز بن ولید کے لئے کہا تھا۔ وہ شعر یہ ہے :۔

فلا ھوف الدنیا مضیع نصیبہ ولا عوض الدنیا عن الدین شاغلہ

ترجمہ :۔ نہ وہ اپنا حصہ دنیا میں ضائع کر رہا ہے اور نہ دنیا کے لوازم نے اسے دین سے غافل کیا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ اس توجیہ سے اب اس نے اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا۔

العتابی کی مامون سے ملاقات

محمد بن ابراہیم البتاری کہتا ہے کہ جب العتابی مدینۃ السلام میں مامون کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت اسحٰق بن ابراہیم الموصلی بھی ان کی خدمت میں حاضر تھا۔ العتابی ایک جلیل القدر شیخ تھا۔ اس نے ان کے سامنے آکر سلام کیا۔ مامون نے سلام کا جواب دیا اور اپنے پاس بلایا۔ اس نے قریب جا کر ان کے ہاتھ چومے اس کے بعد مامون نے اسے بیٹھنے کا حکم دیا وہ بیٹھ گیا۔ مامون اس کا حال دریافت کرنے لگے۔ جس کا جواب وہ اپنی تیز و طرار زبان سے دیتا رہا۔ مامون اس کی چرب زبانی سے خوش ہوئے۔ اور اب اس سے مذاق شروع کر دیا۔ جس کو اس نے اپنی خفت پر محمول کیا۔ اور اس نے کہا امیر المومنین بے تکلفی سے پہلے اتنا دینا چاہیئے کہ لینے والا نہ کہہ سکے۔ لفظ "ابساس" کے معنے پوری طرح مامون نہ سمجھ سکے۔ انہوں نے اسحٰق بن ابراہیم کو دیکھا۔ مگر پھر خود ہی سمجھ گئے اور غلام سے کہا کہ ایک ہزار دینار لاؤ۔ یہ رقم آئی اور العتابی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سامنے ڈال دی گئی۔

العتابی اور ابن الموصلی کی گفتگو

اس کے بعد وہ مختلف مباحث اور حدیث کے متعلق سوال و جواب کرنے لگے۔ اور ساتھ ہی اسحٰق سے آنکھ کے اشارے سے کہا کہ ذرا اس کی خبر لینا۔ چنانچہ جس مسئلہ پر العتابی گفتگو کرتا، اسحٰق اس کے جواب میں اس سے کہیں زیادہ اس باب میں اپنی معلومات بیان کر دیتا۔ جس سے وہ دنگ ہو گیا۔ اس نے مامون سے کہا کہ جناب والا مجھے اجازت دیں کہ میں اس بزرگ سے ان کا نام پوچھوں۔ انہوں نے کہا پوچھ لو العتابی نے اسحٰق سے پوچھا اے شیخ جناب کا اسم گرامی کیا ہے۔ اور آپ کون ہیں۔ اس نے کہا میں انسان ہوں اور میرا نام "کل بصل" ہے۔ العتابی نے کہا نسبت کو تو سب جانتے ہیں کہ آپ انسان ہیں۔ مگر یہ نام آج ہی سننے میں آیا ہے۔ کل بصل تو کوئی نام نہیں۔ اسحٰق نے کہا۔ آپ نے یہ ٹھیک بات نہیں کہی۔ آپ کا اعتراض مناسب نہیں۔ "کل ثوم" کیا نام ہے، پیاز تو بہر حال لہسن سے اچھی ہے

العتابی کا ابن الموصلی کی فضیلت کا اعتراف

اس جواب پر العتابی نے اس کی تعریف کی اور کہا کہ امیر المومنین مجھے ایسا قابل آدمی آج تک اور کوئی نظر نہیں آیا۔ اگر آپ اجازت دیں تو جو صلہ آپ نے مجھے دیا ہے وہ ان کے نذر کر دوں۔ کیونکہ انصاف یہ ہے کہ مجھ پر وہ فوقیت لے گئے ہیں۔ مامون نے کہا یہ صلہ تو آپ ہی کو دیا گیا ہے۔ ہم اسی قدر ان کو دلائے دیتے ہیں۔ اب اسحٰق نے العتابی سے کہا کہ جب آپ نے میری فضیلت کا اعتراف کر لیا ہے تو اب غور کیجئے کہ میں کون ہو سکتا ہوں۔ اس نے کہا۔ ہوں نہ ہوں آپ وہی فاضل اجل ہیں جن کی شہرت عراق سے ہم کو پہنچتی رہی ہے اور جو ابن الموصلی کے نام سے مشہور ہیں۔ اس نے کہا آپ کا قیاس بالکل درست ہے میں وہی ہوں العتابی نے اب اس سے ملاقات کے لئے سلام کیا اور دعا دی۔ چونکہ سلسلہ کلام کو بہت دیر ہو چکی تھی، اس وجہ سے مامون نے کہا کہ جب آپ دونوں میں صلح اور دوستی ہو گئی ہے تو اب آپ تشریف لے جائیں۔ چنانچہ وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے دربار سے اٹھ آئے۔ اور العتابی اسحٰق کے گھر آ گیا اور اسی کے ہاں مقیم رہا

عمارہ بن عقیل کے اشعار پر مامون کی تنقید

عمارہ بن عقیل کہتا ہے کہ ایک دن جبکہ مامون کے ہاں میں شراب پی رہا تھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا۔ اے بدوی تو کس قدر خبیث ہے، میں نے کہا امیر المومنین آپ نے ایسا گمان میرے لئے کیوں کیا۔ انہوں نے کہا تم نے ان اشعار میں یہ کیا کہا ہے:

قالت مفداۃ لما ان رات ارقی — والھم یعتادنی من طیفہ لمم

ترجمہ:۔ میری جاں نثار محبوبہ نے جب دیکھا کہ میں بیدار ہوں اور غم کا میرے اوپر ہجوم ہے۔ اس نے کہا۔

نھبت مالک فی الادنین اصرۃ — وفی الاباعد حتی خفک العدم

ترجمہ:۔ تم نے اپنے قریبی رشتہ داروں اور دور کے تعلق والوں میں اپنا تمام مال لٹا دیا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی وجہ سے بالکل تہی دست ہو گئے۔

فاطلب الیھم تری ما کنت من حسن تسدی الیھم فقد باتت لھم صرم

ترجمہ:۔ جو دولت تم ان کو لے جا کر دیا کرتے تھے اب وہ ان سے ذرا طلب کرو۔ کیونکہ اب تو خود تم ان کے لئے اپنی تنگدستی اور کثرت عیال کی وجہ سے بار ہو گئے ہو۔

فقلت عذلک قد اکثرت لائمتی ولم یبت حاتم ھزلا ولا ھرم

ترجمہ:۔ میں نے اس سے کہا بہت ملامت کر چکی اب بس کر۔ حاتم اور ہرم یوں ہی مذاق میں نہیں مر گئے۔

مامون نے مجھ سے کہا تم نے اپنے کو ہرم بن سنان سردار عرب اور حاتم الطائی سے مشابہت دی ہے۔ کہاں وہ اور کہاں تم۔ انہوں نے یہ کیا اور یہ کیا۔ مامون نے اس کے فضائل کی مجھ پر بھرمار کر دی۔ میں نے عرض کیا۔ امیر المومنین میں ان دونوں سے بہتر ہوں۔ میں مسلمان ہوں وہ کافر تھے۔ اور میں بھی عرب ہوں۔

مامون کی محمد بن الجہم سے فرمائش

مامون نے محمد بن الجہم سے کہا مجھے تم تین شعر مدح، ہجو، اور مرثیہ میں سناؤ۔ میں ہر شعر کے عوض میں ایک پرگنہ تم کو دوں گا۔ اس نے مدح میں یہ شعر پڑھا:

یجود بالنفس اذ ضن الجواد بھا والجود بالنفس اقصی غایۃ الجود

ترجمہ:۔ میرا ممدوح اس وقت اپنی جان دے ڈالتا ہے۔ جب بڑے بڑے سخی اس کے دینے میں بخل کرتے ہیں۔ اور جان کا دیدینا سخاوت کی انتہائی حد ہے۔

ہجو میں اس نے یہ شعر سنایا۔

قبحت مناظرھم فحین خبرتھم حسنت مناظرھم لقبح المخبر

ترجمہ ان کے چہرے بہت برے ہیں مگر صرف جب تو ان کو غور سے دیکھے تو باوجود قباحت وہ خوشنما ہو جاتے ہیں

مرثیہ میں یہ شعر سنایا۔

ارادوا لیخفوا قبرہ عن عدوہ فطیب تراب القبر دل علی القبر

ترجمہ:۔ انہوں نے چاہا تھا کہ اس کی قبر اس کے دشمن کو نہ معلوم ہو سکے۔ مگر قبر کی مٹی کی خوشبو نے قبر کا پتہ دے ہی دیا۔

علویہ سے مامون کی خفگی

علویہ کہتا ہے کہ ایک موقع پر ایسا گزرا کہ اگر مامون رحم نہ کرتے تو میں اپنی زندگی سے مایوس ہو چکا تھا، ایک مرتبہ انہوں نے مجھے طلب کیا اور جب نبیذ سے وہ سرشار و بدمست ہو گئے تو مجھ سے گانے کی فرمائش کی۔ قبل اس کے کہ میں شروع کرتا مخارق نے جریر کے بعض شعر ابن سریج کی لے میں گانے شروع کر دیئے۔ اب میری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باری آئی۔ وہ رومی سرحد جانے کے ارادے سے دمشق جانے کی تیاری کر چکے تھے۔ اس وقت مجھ سے یہی شعر گانے بن پڑا۔

الحین ساق الی دمشق منا کانت دمشق لاھلھا بلدا

ترجمہ:۔ اب وہ دمشق روانہ ہوا ہے۔ حالانکہ دمشق کبھی اپنوں کے لئے سزاوار نہیں ہوا شعر سن کر بیالہ زمین پر دے مارا اور کہا خدا کی لعنت تجھ پر ہو۔ یہ کیا سنایا۔ پھر غلام کو حکم دیا کہ تین ہزار درہم مخارق کو لاکر دیدے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے در بار سے اٹھا دیا گیا۔ اس وقت ان کی دونوں آنکھیں میں آنسو بھر آئے تھے اور وہ معتصم سے کہہ رہے تھے کہ بخدا یہ میرا آخری سفر ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اب دوبارہ کبھی میں عراق کو دیکھوں گا۔ اور واقعہ بھی یہی ہوا کہ اس سفر سے ان کو عراق آنا نصیب ہی نہ ہو سکا اور انتقال ہو گیا۔

---

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۳

خلیفہ معتصم باللہ

بیعت خلافت اس سال جب کہ ماہ رجب ۲۱۸ھ کے ختم ہونے میں بارہ راتیں باقی رہ گئی تھیں، جمعرات کے دن ابو اسحٰق محمد بن ہارون الرشید بن محمد المہدی بن عبد اللہ المنصور کی بحیثیت خلیفہ بیعت لی گئی۔ لوگوں کو یہ اندیشہ تھا کہ اس بارے میں عباس بن المامون ان سے منازعہ کرے گا مگر اس کی نوبت نہ آئی۔ فوج نے تو پہلے ان کی خلافت کے خلاف شور وغوغا برپا کر دیا تھا اور مطالبہ کیا تھا کہ عباس کو خلیفہ بنایا جائے۔

عباس بن مامون کی اطاعت مگر ابو اسحٰق نے عباس کو بلایا۔ وہ حاضر ہوا اور اس نے ان کی بیعت کی۔ پھر فوج سے آکر کہا تمہاری اس جھوٹی محبت سے کیا ہوتا ہے۔ میں نے اپنی خوشی سے اپنے چچا کی بیعت کر کے خلافت کو ان کے سپرد کر دیا ہے اس بات سے تمام فوج مطمئن ہو گئی۔

طوانہ کے قلعہ کا انہدام مامون نے طوانہ کی جس قلعہ بندی کا حکم دیا تھا معتصم نے اس حال اس کے گرانے کا حکم دیدیا۔ اس کی وجہ سے وہاں جسقدر اسلحہ اور دوسرا ساز و سامان جمع کیا گیا تھا۔ اس میں سے جو بار کر کے لایا جا سکے وہ لے آیا گیا۔ اور باقی کو جلا دیا گیا اور جن لوگوں کو مامون نے وہاں بسایا تھا ان کو اپنے اپنے وطن جانے کی اجازت دیدی گئی۔

اس سال معتصم بغداد آئے۔ عباس بن المامون بھی ہمراہ تھا وہ سنیچر کے دن بغداد پہنچے اور اسی دن انہوں نے رمضان کا چاند یہاں آکر دیکھا۔

بابک خرمی کے پیروؤں کی بغاوت اس سال اصبہان، ہمذان، ماسبذان اور مہرجانقذق کے ہزارہا پہاڑی باشندے بابک خرمی کے مذہب میں داخل ہو گئے۔ اور سب نے مجتمع ہو کر ہمذان کے علاقہ میں علم بغاوت بلند کر دیا۔ معتصم نے ان کے مقابلے کے لئے بہت سی فوجیں بھیجیں۔ آخری فوج انہوں نے اسحٰق بن ابراہیم بن مصعب کے امارت میں اس سال کے ماہ شوال میں روانہ کی تھی اور اسحٰق بن ابراہیم کو تمام جبال کے علاقہ کا امیر بھی مقرر کیا تھا۔ اسحٰق ماہ ذی قعدہ میں اس جماعت کے مقابلہ پر روانہ ہوا۔ اور آٹھویں ذی الحجہ کو اس کا مرسلہ بشارت فتح کا خط بغداد میں پڑھا گیا۔ صرف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمذان کے علاقے میں اس نے ساٹھ ہزار کو قتل کر دیا تھا۔ باقی رومی علاقہ میں بھاگ گئے

امیر حج صالح بن عباس

اس سال صالح بن عباس کی امارت میں حج ہوا۔ اہل مکہ نے جمعہ کے دن اور اہل بغداد نے سنیچر کے دن قربانی کی۔

۲۱۹ھ کے واقعات

محمد بن قاسم کا ظہور

اس سال محمد بن القاسم بن عمر بن علی ابن الحسین بن علی بن ابی طالب نے خراسان کے شہر طالقان میں ظہور کیا۔ اور اہل محمد صلعم میں سے خلیفہ کے اختیار کی دعوت دی۔ ایک خلقت عظیم اس کے ساتھ ہو گئی۔ طالقان اور اس کے پہاڑوں میں اس کی عبداللہ بن طاہر کے امراء سے کئی لڑائیاں ہوئیں۔ آخر میں اسے اور اس کی فوج کو شکست ہوئی وہ خراسان کے کسی مقام کو جہاں کے باشندوں نے اس سے مراسلت کے ذریعہ سازش کر لی تھی۔ بھاگ کر جا رہا تھا۔ جب نسا پہونچا تو اس کے ہمراہی کا باپ وہاں رہتا وہ شخص اپنے والد سے ملنے اور اس کے سلام کے لئے اس کے پاس گیا۔ اس کے والد نے لڑائی کی خبر پوچھی اس نے سارا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ اب ہم فلاں مقام کو جا رہے ہیں۔

محمد بن قاسم کی گرفتاری

اس شخص نے عامل نسا سے جا کر محمد بن قاسم کی خبر دی۔ عامل نے اسے دس ہزار درہم دیئے کہ تو مجھے اس کا پتہ بتا دے اس نے بتا دیا۔ عامل نے وہاں آ کر محمد بن القاسم کو گرفتار کر کے اس کی ضمانت لی اور اسے عبداللہ بن طاہر کے پاس بھیج دیا اس نے اسے معتصم کے پاس بھیج دیا۔ یہ بدھ کے دن سی ربیع الآخر کو معتصم کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ انہوں نے اسے سمرہ الکبیر رشید کے خدمت گار کے پاس سامرا میں قید کر دیا۔ جس جگہ قید کیا گیا تھا وہ نہایت ہی تنگ تھی جس کی وسعت شاید تین گز لانبی اور دو گز چوڑی رہی ہو۔ تین دن وہ اسی کوٹھری میں قید رہا۔ اس کے بعد اسے اس سے بڑے حجرے میں منتقل کر دیا گیا۔ اور کھانا بھی جاری کر دیا گیا۔ نیز پہرہ بٹھا دیا گیا۔

محمد بن قاسم کا فرار

شب فطر میں جبکہ تمام لوگ عید کی تہنیت عید میں مشغول تھے وہ کسی ترکیب سے قید سے نکل کر بھاگا بیان کیا گیا ہے کہ رات کے وقت وہ روشندان کی رسی کے ذریعہ روشندان تک چڑھ کر اس سے نکل گیا۔ جب لوگ اس کے لئے صبح کا کھانا لے کر وہاں پہونچے تو وہ مفقود تھا۔ اگرچہ اس کی گرفتاری کے لئے ایک لاکھ درہم انعام کا عام اعلان کر دیا گیا اور اس کے لئے منادی کرنے والے نے منادی کر دی۔ مگر اس کا قطعی پتہ نہ چلا۔

خرمیوں کا قتل

اس سال ۱۱ جمادی الاولیٰ اتوار کے دن اسحٰق بن ابراہیم علاقہ جبال سے خرمی اور دوسرے امان حاصل کردہ قیدیوں کے ساتھ بغداد آیا۔ بیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا گیا ہے کہ عورتوں اور بچوں کو چھوڑ کر اسحٰق بن ابراہیم نے خوسیوں کی اس تمام لڑائیوں میں ان کے تقریباً ایک لاکھ آدمی قتل کئے تھے۔

زط گروہوں کی سرکوبی

اس سال جمادی الآخر میں معتصم نے عجیف بن عنبسہ کو ان زط گروہوں سے لڑنے بھیجا جنہوں نے بصرہ کے راستے میں سر اٹھا رکھا تھا راستہ مسدود کر رکھا تھا۔ مسافروں کو لوٹ لیتے تھے اور کسکر اور اس سے ملے ہوئے بصرے کے علاقہ کے کھلیانوں سے غلہ اٹھا لیجاتے تھے۔ ان کے خوف سے لوگوں نے وہ راستہ چلنا ترک کر دیا تھا۔ اپنے آپ کو روزانہ کی خبروں سے باخبر رکھنے کے لئے معتصم نے ڈاک کی چوکیوں پر سوار متعین کر دیئے تھے جو روز کی خبریں دوام پہنچا دیتے تھے۔ جو خبر عجیف کے ہاں سے نکلتی وہ اسی دن معتصم کو مل جاتی۔ معتصم کی جانب سے محمد بن منصور ابراہیم بن البختری کاتب عجیف کا بخشی تھا۔ واسط آکر عجیف نے اس کے نیچے صافیہ نام ایک گاؤں میں پانچ ہزار فوج کے ساتھ اپنا پڑاؤ ڈالا اور خود وہ وہاں سے چل کر بردودا نام دجلہ کی ایک نہر پر آ گیا۔ اور اسے مسدود کرنے تک وہاں مقیم رہا۔

زط کی ناکہ بندی

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ عجیف نے واسط کے نیچے عجیبہ نام ایک موضع میں اپنا پڑاؤ قائم کیا اور یہاں سے اس نے ہارون بن نعیم بن الوضاح خراسانی سپہ سالار کو پانچ ہزار فوج کے ساتھ مہانیہ نام موضع کو روانہ کیا اور خود وہ پانچ ہزار کے ساتھ بردودا آیا اور اس کے بند کرنے تک وہاں ٹھیرا رہا۔ اس کے علاوہ اس نے دوسری اور نہریں بھی جو دجلہ سے نکلتی تھیں یا اس میں ملتی تھیں بند کر دیں۔ اس طرح اس نے زط کو ہر طرف سے محاصرہ میں لے لیا۔

زط سردار محمد بن عثمان سے عجیف کی جنگ

جن نہروں کو اس نے مسدود کیا تھا ان میں ایک نہر عرسس نامی تھی۔ اس ناکہ بندی کے بعد اب اس نے ان پر حملہ کر کے پانسو کو گرفتار اور سو کو جنگ میں تین سو کو ہلاک کر دیا۔ قیدیوں کو قتل کر کے ان کے سر معتصم کے آستانے بھیج دیئے۔ اس کے بعد عجیف پندرہ دن تک زط کے مقابلہ پر عجم کر لڑتا رہا اور اس میں اس نے ایک بڑی جماعت کو قتل کر دیا۔ اور قید کر دیا۔ اس قوم کا سردار محمد بن عثمان نام ایک شخص تھا۔ اور اس کا مددگار اور سپہ سالار سلق تھا۔ عجیف نو ماہ تک ان سے لڑتا رہا۔

امیر حج صالح بن عباس

اس سال صالح بن العباس بن محمد کی امارت میں حج ہوا۔

۲۲۰ھ کے واقعات

اس سال عجیف نے زط پر پورا غلبہ پا لیا۔ اس نے ان کو اس قدر عاجز کر دیا کہ وہ امان مانگنے پر مجبور ہو گئے۔ عجیف نے ان کو امان دی وہ ذی الحجہ ۲۱۹ھ میں اپنے جان و مال کی امان لے کر اس کے پاس چلے آئے اور وہ ان کو ۲۲۰ھ میں بغداد لے کر آیا۔ ان کی کل تعداد ۲۷ ہزار تھے جن

عجیف کا زط پر غلبہ

میں ۱۲ ہزار جنگ جو مرد تھے۔ عجیف نے ان کو شمار کیا تو مرد عورت اور بچے سب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملا کر ۲۷ ہزار تھے۔

یہ ان کو کشتیوں میں سوار کر کے بغداد روانہ ہوا۔ زعفرانیہ آ کر اس نے اپنے ہر سپاہی کو حسن کار گزاری کے صلہ میں دو دو دینار انعام دیا۔ ایک دن وہاں ٹھہرا پھر جنگی ترکیب کے ساتھ ان کو بیڑوں میں سوار کر کے یوم عاشورا ۲۲۰ھ کو بغداد آیا۔

عجیف کی مراجعت بغداد

ان کے ساتھ بگل بھی تھے۔ معتصم اس وقت اپنی کشتی الزو میں سوار شماسیہ میں تھے۔ زط بگل بجاتے ہوئے ان کے پاس سے گزرے۔ ان کے اگلے قفص اور آخری شماسیہ کے مقابل تھے۔

زط کی تباہی

تین دن تک وہ اپنی کشتیوں میں سوار رہے پھر ان کو بغداد کی جانب شرقی کو عبور کر کے لایا گیا اور وہ بشر بن السمیدع کے حوالے کر دیئے گئے۔ وہ ان کو خالقین لایا اور یہاں سے ان کو سرحد کی طرف عین زربہ منتقل کیا گیا اور رومیوں نے ان پر غارتگری کر کے ان کو بالکل برباد کر دیا۔ ان میں سے کوئی بھی نہ بچ سکا۔

اس سال معتصم نے افشین حیدر بن کاؤس کو جبال کا والی مقرر کر کے بابک کے مقابلہ پر روانہ کیا ۲ جمادی الآخر کو افشین اس مہم پر بغداد سے روانہ ہوا۔ اس نے بغداد کی عیدگاہ میں اپنا پڑاؤ ڈالا۔ پھر وہاں سے برزند آیا

اس نے ۲۰۱ھ میں خروج کیا تھا۔ بذ اس کا مستقر تھا۔ سلطنت کی بہت سی فوجوں کو اس نے شکست دی تھی۔ اور فوجی سرداروں کو قتل کر چکا تھا۔ جب معتصم سریر آرائے سلطنت ہوئے انھوں نے ابو سعید محمد بن یوسف کو اردبیل بھیجا اور حکم دیا کہ زنجان اور اردبیل کے درمیان جن قلعوں کو بابک نے منہدم کر دیا ہے یہ ان کو پھر بنائے اور ان قلعوں میں اردبیل سامان معیشت لے جانے والے تاجروں کی حفاظت کے لئے جنگی چوکیاں قائم کرے۔ ابو سعید اپنے کام پر چلا گیا اور اس نے ان قلعوں کو پھر بنایا۔ جن کو بابک نے خراب کر دیا تھا۔ اپنی غارتگری کے سلسلہ میں بابک نے اسی اثناء میں غارتگری کے لئے ایک دستہ فوج معاویہ نام ایک شخص کی سرکردگی میں کسی مقام کو بھیجا تھا۔ جب یہ جماعت غارت گری کر کے پلٹ رہی تھی، اس کی خبر ابو سعید محمد بن یوسف کو ہوئی۔ اس نے ایک جماعت تیار کر کے ان کے راستہ پر ان کو جا لیا اور لڑ پڑا۔ اس جھڑپ میں اس نے ان کے کچھ آدمی قتل اور کچھ قید کر لئے نیز لوٹ کا جو مال وہ لئے جا رہے تھے اس پر اس نے قبضہ کر لیا۔ یہ پہلی ہزیمت تھی۔ جو بابک کی جماعت کو ہوئی۔ ابو سعید نے مقتولین کے سر اور قیدی معتصم باللہ کی خدمت میں بھیج دیئے۔

محمد بن البعیث کی خرمیوں کی مہمان نوازی

اس کے بعد دوسری ہزیمت ان کو محمد بن البعیث نے دی۔ یہ شخص ایک نہایت مستحکم قلعہ شاہ نام میں مقیم تھا۔ اس قلعہ کو اس نے وجنا بن الرواد سے چھینا تھا۔ تقریباً دو فرسخ اس کا عرض تھا یہ آذربائیجان کے علاقہ میں واقع تھا۔ اس کے قبضے میں اس علاقہ میں ایک اور قلعہ تبریز بھی تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر یہ قلعہ شاہی دونوں میں زیادہ مستحکم اور ناقابل تسخیر تھا۔ ابن البعیث سے بابک کی مصالحت تھی جب وہ اپنی مہم بھیجتا تو وہ فوجیں اس کے پاس آ کر اترتیں۔ بیان کی مہمانداری کرتا اور ان کو انعام وصلہ دیتا۔ اس طرح بابک کی فوجیں اس سے مانوس ہو گئی تھیں اور ان کی یہ عادت ہو گئی تھی کہ جب وہ کسی مہم پر جاتیں اس کے ہاں ضرور مہمان ہوتیں۔

عصمہ کی گرفتاری

ایک مرتبہ بابک نے اپنے امراء میں سے عصمہ نام ایک امیر کی قیادت میں ایک مہم روانہ کی وہ ابن البعیث کے ہاں اترا اس نے حسب عادت بھیڑیں ان کے پاس بھیجیں اور ان کو اپنا مہمان بنایا اور خوب خاطر تواضع کی اور عصمہ سے کہلا کر بھیجا کہ آپ اپنے خاص مصاحب اور عمائد کے ساتھ قلعہ میں مجھ سے ملنے آئیں۔ یہ اس کے پاس آیا۔ ابن البعیث نے ان کو کھانا کھلایا اور اتنی شراب پلائی کہ وہ بدمست ہو گئے۔ اب اس نے اچانک حملہ کر کے عصمہ کو پکڑ لیا اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا۔

عصمہ کے ساتھیوں کا قتل

اس نے عصمہ کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے ایک ایک شخص کا نام بتائے۔ چنانچہ جب وہ اس شخص کا نام لیتا تو وہ قلعہ کی فصیل پر چڑھ کر وہ نام لیکر اور اس کی گردن مار دیتا۔ یہ سماں دیکھکر اس کی فوج جو قلعہ کے باہر خیمہ زن تھی۔ بھاگ گئی۔ ابن البعیث نے عصمہ کو معتصم کے پاس بھیجدیا۔ یہ بعیث ابو محمد بن الرواد کے لشکروں میں کا ایک لیڈر تھا۔ معتصم نے عصمہ سے بابک کے علاقوں کو دریافت کیا اس نے ان کو وہاں کے سب راستے اور لڑائی کے ڈھنگ بتائے۔ یہ واثق کے عہد تک قید رہا۔

افشین کا برزند میں قیام

برزند آ کر افشین نے پڑاؤ ڈالا اور اس نے ان قلعوں کو جو برزند اور اردبیل کے درمیان تھے۔ درست کرایا۔ اس نے محمد بن یوسف کوخش نام ایک مقام میں متعین کیا۔ اس نے وہاں خندق بنائی افشین نے ہیثم العنوی اہل جزیرہ کے سپہ سالار کو ارشق نام ایک ہاٹ میں متعین کیا۔ اس نے اس کے قلعہ کی مرمت کی اور اس کے گرد خندق بنائی۔

افشین کا قافلوں کے لئے حسن انتظام

نیز افشین نے علویہ الاعور انبار کے ایک امیر کو اردبیل کے متصل ایک قلعہ میں جس کا نام حصن النہر تھا متعین کر دیا۔ جو مسافر اور قافلے اردبیل سے روانہ ہوتے ان کے ساتھ بدرقہ ہوتا۔ جو ان کو حصن النہر تک پہونچا دیتا۔ اس کے بعد پھر حصن النہر کا افسر ان کو اپنی حفاظت میں لے کر چلتا۔ اور وہ انھیں ہیثم العنوی کے سپرد کر دیتا اسی طرح دوسری طرف سے ہیثم اپنی سمت کے لوگوں کو لا کر حصن النہر والوں کے حوالے کر دیتا اور اردبیل سے آنے والوں کا خود بدرقہ بنتا۔ اس طرح وہ اور حصن النہر کا افسر آدھے راستے پر مل جاتے اور حصن النہر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا اپنے قافلوں کو ہشیم کے سپرد کر دیتا۔ اور ہشیم اپنے اس کے سپرد کر دیتا اور پھر دونوں اپنی اپنی سمت چلے آتے۔ اگر ان میں سے کبھی ایک اس مقام معہود پر دوسرے سے پہلے پہنچ جاتا تو وہ تا وقتیکہ دوسرا وہاں نہ آجائے اس مقام سے تجاوز نہ کرتا۔ اور یہاں وہ دونوں اپنے اپنے قافلوں کو دوسرے کے سپرد کر کے ایک اردبیل واپس آجاتا اور ہشیم اپنے قافلہ کو افشین کے پڑاؤ کی طرف لے کر چلتا اور اس کی صورت یہ ہوتی کہ وہ اپنے قافلہ کو ابوسعید کے حوالے کرتا۔ اس کے مقابلہ پر ابوسعید اپنے مسافر سے چلکر نصف راستے پر آکر ٹھیرتا۔ اور جو لوگ اس کے ساتھ ہوتے ان کو یہاں ہشیم کے حوالے کرتا۔ اور ہشیم اپنے قافلہ کو ابوسعید کے سپرد کر دیتا ابوسعید اپنے قافلہ والوں کے ساتھ لوٹتا اور ہشیم اپنے لوگوں کو لے کر ارشق پلٹ جاتا۔ دوسرے دن وہ ان کو علویہ الاعور اور اس کے سپاہیوں کے حوالے کر دیتا۔ تاکہ وہ ان لوگوں کو وہاں پہنچا دیں۔ جہاں جہاں ان کو جانا ہے۔ ابوسعید اپنے قافلے کو لے کر لوٹتا ہوا افشین کے پڑاؤ کو آجاتا۔ اثنائے راہ ہی میں اسے افشین کا رسالدار مل جاتا اور وہ اس قافلہ کو اپنی تحویل میں لے کر افشین کے پڑاؤ آجاتا۔ یہ طریقہ بہت روز تک جاری رہا۔

بابک کے جاسوسوں سے ابوسعید کی پیکش

جب کبھی دشمن کے جاسوس ابوسعید کے پاس یا دوسری کسی جگہ چوکی میں آجاتے وہ سب ان کو افشین کے پاس بھیج دیتا۔ افشین نہ ان کو قتل کرتا اور نہ پٹواتا۔ بلکہ ان کو انعام واکرام دیتا اور پوچھ لیتا کہ بابک ان کے خدمات کا صلہ کیا دیتا ہے۔ جس قدر وہ بتاتے یہ اس سے دوگنی رقم ان کو دیتا۔ اور کہتا کہ تم ہمارے جاسوس بن جاؤ۔

معرکہ ارشق

اس سال ارشق میں بابک اور افشین میں ایک لڑائی ہوئی جس میں موخر الذکر نے بابک کے بہت سے آدمی جن کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ ایک ہزار سے زیادہ تھے قتل کر ڈالے۔ اور بابک وہاں سے بھاگ کر موقان چلا گیا۔ اور پھر اس مقام کو بھی چھوڑ کر بذ نام اپنے اصلی شہر کو چلا گیا۔

بابک کا بغاء الکبیر پر حملہ کرنے کا منصوبہ

اس واقعہ کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ معتصم نے بغاء الکبیر کے ساتھ بہت بڑی رقم اپنی فوج کی معاش اور اخراجات جنگ کے لئے افشین کے پاس روانہ کی۔ بغا اس رقم کو لے کر اردبیل آیا۔ بابک اور اس کے آدمیوں کو بغا کی خبر مل گئی۔ انہوں نے اس بات کا ارادہ کیا کہ قبل اس کے بغا افشین کے پاس پہنچے ہم اسے راستے ہی میں آلیں۔ صالح جاسوس نے افشین سے آکر بیان کیا کہ بغا روپیہ لا رہا ہے اور بابک نے شبیہ کیا ہے کہ قبل اس کے کہ وہ آپ کے پاس پہنچے راستے ہی میں اسے آلیے

بیان کیا گیا ہے کہ صالح نے ابوسعید سے آکر یہ خبر بیان کی تھی اور اس نے اسے افشین کے پاس بھیجا تھا

بغاء الکبیر کو اردبیل میں قیام کا حکم

اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بابک نے کئی مقامات پر کمین متعین کر دی۔ افشین نے ابوسعید کو لکھا کہ اس اطلاع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی صحت کی تحقیق کر لو۔ وہ ایک جماعت کے ساتھ بھیس بدل کر دریافت حقیقت کے لئے نکلا اس نے صالح کے نشاندادہ مقامات میں آگ اور الاؤ دیکھے۔ افشین نے بغا کو لکھا کہ میرے آئندہ ایماء تک تم اردبیل ہی میں قیام کرو۔ ابو سعید نے افشین کو لکھ بھیجا کہ صالح کی اطلاع درست ہے۔ اس نے صالح سے حسن سلوک کا وعدہ کیا اور اس وقت بھی اسے انعام دیا۔

افشین کی بغاء الکبیر کو ہدایت

اب افشین نے بغاء الکبیر کو لکھا کہ تم یہ ظاہر کرو کہ تم گویا سفر کی تیاری کر رہے ہو۔ اس روپیہ کو اونٹوں پر بار کرو اور ان کی ایک قطار بنا لو اور پھر اردبیل سے روانہ ہو۔ یہ ظاہر کرو کہ گویا تم برزند جا رہے ہو اور جب تم نہر والی جنگی چوکی تک پہونچ جاؤ یا دو فرسخ تک کا مماثل راستہ طے کر لو اونٹوں کی قطار کو وہیں روک لو۔ البتہ وہ لوگ جو اس روپیہ کے ساتھ ہوں برزند چلے جائیں جب قافلہ چلا جائے تو تم اس روپیہ کو لے کر اردبیل پلٹ آؤ۔

بغاء الکبیر کی روانگی کی بابک کو اطلاع

بغا نے حسبہ عمل کیا۔ جب اس کا قافلہ اردبیل سے چل کر نہر پر ٹھیرا تو بابک کے جاسوسوں نے چونکہ خود مال کو بار ہوتے ہوئے دیکھا تھا اس سے جا کر اسکی اطلاع کی اور کہا کہ وہ نہر تک پہونچ چکا ہے۔

بغاء الکبیر کی مراجعت اردبیل

بغا مال لے کر اردبیل واپس آ گیا دوسری طرف سے افشین اس قرارداد کے مطابق جو اس نے بغا سے کی تھی معینہ دن میں عصر کے وقت برزند سے روانہ ہو کر غروب آفتاب کے ساتھ خش آ گیا۔ اور اس نے ابو سعید کی خندق کے باہر پڑاؤ کیا۔ صبح ہوتے ہی وہ خفیہ طور پر چل کھڑا ہوا نہ اس نے طبل بجایا نہ کوئی نشان بلند کیا بلکہ اس نے اپنی سپاہ کو حکم دیا تھا کہ جنگی نشانات بندھے رہیں۔ اور سب لوگ بالکل خاموش رہیں۔ اس نے اپنی رفتار بہت تیز رکھی۔ وہ قافلہ جو اس روز نہر سے ہیثم الغنوی کی طرف چلا تھا۔ اپنے مقام سے روانہ ہو چکا تھا۔ افشین خش سے ہیثم کی طرف اس لئے چلا کہ یہ اسے راستے میں جا ملے۔ ہیثم کو افشین کی آمد کی اطلاع نہ تھی۔ یہ حسب دستور اپنے قافلہ کو لے کر نہر کے ارادے سے روانہ ہو گیا۔

بابک کا قلعہ حصن النہر پر حملہ

اب بابک اپنے رسالے، پیدل اور فوجوں کو آراستہ کر کے نہر کے راستہ پر آ گیا۔ اسے یقین تھا کہ روپیہ ضرور میرے ہاتھ لگ جائے گا۔ حصن النہر کا قلعہ دار اپنے قافلہ کو لے کر ہیثم کی طرف چلا۔ اس پر بابک کے سواروں نے کمین گاہوں سے نکل کر اس امید میں کہ وہ روپیہ ضرور اس کے پاس ہے حملہ کر دیا۔ نہر کا قلعہ دار ان سے لڑ پڑا۔ مگر انہوں نے اسے اس کی جمعیت اور تمام مسافروں کو قتل کر دیا۔ ان کے تمام مال و متاع کو لوٹ لیا۔ مگر ان کو معلوم ہوا کہ جس روپے کی لالچ میں انہوں نے یہ حملہ کیا تھا وہ ان کی دسترس سے نکل گیا۔

بابک اور اس کی جماعت کی تبدیلی ہیئت

انہوں نے حصن النہر کے قلعہ دار کا جھنڈا لے لیا اور فوج کی وردی زرہیں، بھالے اور دگلے لے کر خود ان کو پہن کر اپنی ہیئت اس لئے بدلی کہ اس طرح بے خبری میں وہ ہیثم الغنوی اور اس کے ساتھیوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو جا دبوچیں۔ ان کو افشین کی پیشقدمی کی اطلاع نہ تھی۔ جعفر النہر کی سپاہ کی شکل میں آگے آئے اور مقام مقررہ تک چلے آئے۔ چونکہ ان کو صحیح طور پر اس مقام کا علم نہ تھا جہاں قلعہ دار کا نشان نصب ہوتا تھا اس لئے وہ اس سے ہٹ کر دوسری جگہ آکر ٹھیر گئے۔ ہیثم دوسری طرف سے آکر اپنے مقررہ مقام پر ٹھیرا۔ اور اپنے مقابل کے مقام کی تبدیلی سے کھٹک گیا۔ اس نے اپنے ایک چچازاد بھائی سے کہا کہ تم اس بدخو کے پاس جاکر پوچھو کہ اس غیر مقام میں کیوں ٹھیرا ہے۔ ہیثم کے بھائی نے اس جماعت کے قریب آکر دیکھا کہ یہ تو کوئی اور لوگ ہیں اس نے فوراً ہیثم کے پاس واپس آکر اس سے کہا کہ ان لوگوں کو تو میں نہیں پہچانتا۔ اس نے جھڑک کر کہا اللہ تجھے رسوا کرے۔ تو نہایت ہی بزدل ہے۔

علویہ اور اس کی جماعت کے قتل کی ہیثم کو اطلاع

پھر اس نے اپنے پانچ سوار دریافت حال کے لئے روانہ کئے جب یہ سوار اپنی جماعت سے علیحدہ ہوکر بابک کے قریب پہنچے وہاں سے دو آدمی نکل کر آئے یہ سوار ان کے پاس گئے اور ان کی ہیئت سے تاڑ گئے کہ یہ تو دشمن ہیں۔ انہوں نے ان سے بھی کہدیا کہ ہم نے تم کو پہچان لیا ہے۔ اس کے بعد وہ سوار تیز گھوڑے دوڑاتے ہوئے ہیثم کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ کافر نے علویہ اور اس کی جمعیت کو قتل کر ڈالا ہے اور دھوکہ دینے کے لئے انھیں کے جھنڈے اور لباس کو لے کر خود پہن لیا ہے۔

ہیثم کی مراجعت ارشق

ہیثم اس خبر کو سنتے ہی اپنے قافلہ کے پاس پلٹ آیا اور اس اندیشہ سے کہ مبادا یہ ساری جماعت دشمن کے ہاتھ لگ جائے اس نے فوراً مراجعت کا حکم دیا اور اب وہ اپنے قافلہ کو دشمن سے بچاتا ہوا عقبی دستہ کی طرح اپنی جمعیت کے ساتھ تھوڑی تھوڑی دور چل کر تھوڑی دیر ٹھیر جاتا۔ یہاں تک کہ وہ قافلہ اس قلعہ میں پہنچ گیا جو ہیثم کا مستقر تھا۔ یعنی ارشق یہاں آکر اس نے اپنے سپاہیوں سے کہا کہ تم میں جو شخص اپنی خوشی سے اس بات کے لئے آمادہ ہو کہ وہ ہماری حالت امیر کو اور ابو سعید کو فوراً جاکر بتا دے اسے دس ہزار درہم انعام دیا جائے گا اور اگر دوڑ کی وجہ سے اس کا گھوڑا مر جائے تو اسے ویسا ہی دوسرا گھوڑا وہیں دے دیا جائے گا۔ دو شخص اس کام کے لئے آمادہ ہوئے۔ اور دو بہت عمدہ تیز گھوڑوں پر سوار ہوکر ان کو اڑاتے ہوئے اپنے کام پر چل دیئے۔ ہیثم قلعہ کے اندر چلا آیا

بابک کا محاصرہ ارشق

بابک اپنی فوج کو لے کر اپنے مقام سے قلعہ پر آیا اس کے لئے کرسی رکھ دی گئی۔ وہ قلعہ کے سامنے ایک بلندی پر بیٹھا۔ اور اس نے ہیثم سے کہلا بھیجا کہ قلعہ چھوڑ کر چلے آؤ تاکہ میں اسے منہدم کر دوں۔ ہیثم نے اس کے مطالبہ کو مسترد کر دیا اور لڑائی کے لئے تیار ہوا۔ اس وقت قلعہ میں اس کے ہمراہ چھ سو پیدل اور چار سو سوار تھے۔ اور ایک مستحکم خندق بھی اس کے ہاں تھی۔ ان ذرائع کے ساتھ ہیثم نے اس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ شروع کر دی۔ بابک اپنے مصاحبین کے ساتھ ایک جگہ بیٹھ گیا اور پینے کے لئے شراب اس کے سامنے رکھی گئی۔ اب حسب دستور گھمسان لڑائی ہونے لگی۔

افشین کا بابک خرمی پر حملہ

وہ دونوں سوار جو اس خبر کے لئے روانہ کئے گئے تھے ارشق سے ایک فرسخ کم فاصلہ پر افشین کے پاس پہونچ گئے۔ ان پر نظر پڑتے ہی افشین نے اپنے مقدمہ کے افسر سے کہا کہ میں دو سواروں کو نہایت تیز دوڑتا ہوا آتا دیکھ رہا ہوں۔ پھر کہا کہ طبل بجاؤ اور جھنڈے بلند کرو۔ ان دونوں سواروں کی طرف گھوڑوں کو ایڑ دی اس کی فوج نے حسب عمل کیا اور وہ نہایت سرعت سے روانہ ہوئے۔ افشین نے کہا اور ان دونوں سے بلند آواز میں پکار کر کہدو۔ کہ ہم آئے۔ ہم آئے یہ جماعت ایک ہی سانس میں اس قدر تیزی سے گھوڑے دوڑاتی ہوئی کہ ایک ایک پر پلے پڑتے تھے۔ آناً فاناً بابک پر آپڑی۔ اسے اتنا موقع بھی نہ ملا کہ وہ اپنے مقام سے منتقل ہوتا یا سوار ہو سکتا۔ افشین کا رسالہ اور فوج ایک دم وہاں آپہنچی اور آتے ہی وہ دشمن سے دست و گریباں ہو گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بابک کی پیادہ سپاہ میں سے کوئی بھی بچکر نہ جا سکا

بابک خرمی کی شکست و فرار

البتہ وہ خود چند آدمیوں کے ساتھ بھاگ کر موقان چلا گیا۔ وہ اپنی تمام جماعت سے بالکل منقطع ہو گیا تھا، افشین وہیں ٹھیر گیا۔ رات وہیں بسر کر کے پھر اپنی برزند کے فوجی پڑاؤ میں پلٹ آیا۔ بابک چند روز موقان میں پڑا رہا پھر اس نے اپنے شہر بذ کو آدمی بھیجے وہاں سے رات گئے ایک سپاہ آئی جس میں پیادے تھے، وہ ان کے ہمراہ موقان سے چل کر بذ آ گیا۔

بابک کا قافلہ خش پر حملہ

انھیں دنوں میں ایک قافلہ خش سے برزند جانے کے لئے روانہ ہوا۔ اس کے ہمراہ ابو سعید کی طرف سے صالح بہشتی بدرقہ کے لئے ساتھ بابک کے اصبہذ نے کمین گاہ سے نکل کر اس قافلہ پر غارت گری کی اور اسے آیا۔ جتنے آدمی قافلہ میں تھے اور جس قدر سپاہی صالح کے ساتھ تھے ان سب کو اس نے قتل کر دیا۔ البتہ صالح چند بچنے والوں کے ساتھ ننگے پاؤں بچ کر نکل آیا۔ تمام قافلہ والے قتل کر دیئے گئے اور ان کا مال و متاع لوٹ لیا گیا

افشین کے پڑاؤ میں قحط

اس قافلہ کی بربادی سے جس کے ساتھ سامان خوراک تھا۔ افشین کے پڑاؤ میں قحط پڑ گیا اس نے مراغہ کے حاکم کو حکم بھیجا کہ چونکہ ہمارے ہاں قحط پڑ گیا ہے اور لوگ فاقہ زدہ ہو رہے ہیں اس لئے تم فوراً سامان خوراک اپنے ہاں سے بھیجو۔

افشین کا حاکم مراغہ کو سامان خوراک بھیجنے کا حکم

حاکم مراغہ نے اس حکم کی بجا آوری میں سامان خوراک کا ایک زبردست قافلہ جس میں گدھوں اور دوسرے بار برداری کے جانوروں کے علاوہ تقریباً ایک ہزار بیل تھے۔ باقاعدہ فوجی بدرقہ کے ساتھ افشین کو بھیجا۔ اثنائے راہ میں اس قافلہ کو بھی بابک کی ایک طوفانی جماعت نے جو طرخان یا آذین کی قیادت میں تھی آلیا۔ اور اسے پوری طرح لوٹ لیا۔ اس سے لوگوں کو سخت مصیبت پیش آ گئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افشین کی حاکم شیروان سے امداد طلبی

اب افشین نے شیروان کے حاکم کو لکھا کہ سامان خوراک بھیجو اس نے کثیر مقدار میں آذوقہ روانہ کر دیا اور اس سال وہ سب لوگ قحط کی تکلیف سے بچ گئے۔

بغا بھی مال اور سپاہ کے ساتھ افشین کے پاس آ پہنچا۔

اس سال ذی القعدہ میں معتصم، قاطول روانہ ہوئے۔

معتصم کو حربیہ سے اندیشہ

ابو الوزیر احمد بن خالد بیان کرتا ہے ۲۱۹ھ میں معتصم نے مجھے بلایا۔ اور کہا کہ سامرا کے اطراف میں میرے لئے کوئی ایسی مناسب جگہ خرید لو جہاں میں ایک جدید شہر بساؤں۔ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کسی وقت یہ حربیہ والے ایک للکار سے میرے غلاموں کو قتل کر دیں گے۔ تو اگر میں نے وہاں اپنا مقام رکھا تو میں ان سے بالا رہوں گا۔ اگر ان کی طرف سے کسی ہنگامہ کا مجھے خوف ہوا تو میں آسانی کے ساتھ خشکی یا تری کے راستے آ کر ان پر قابو پا سکوں گا۔ اور یہ ایک لاکھ دینار لے جاؤ۔ میں نے کہا سر دست پانچ ہزار لئے جاتا ہوں۔ ضرورت ہوگی تو اور منگوا لوں گا۔ انہوں نے کہا مناسب ہے۔

معتصم کی قاطول میں آمد

میں اس مقام پر آیا اور میں نے سامرا کو پانسو درہم میں دیر والے نصاریٰ سے خرید لیا۔ نیز میں نے بستان الخاقانی کی زمین پانچ ہزار درہم میں خریدی اور بھی چند موضع لئے اور جب میں نے اپنے ارادے کی تکمیل کر لی تو میں صکاک میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا وہ ۲۲۰ھ میں اس مقام کو آنے کے لئے روانہ ہوئے جب قاطول کے قریب آئے یہاں ان کے قیام کے لئے خیمے اور شامیانے نصب کئے گئے اور دوسرے لوگوں نے اپنے جھونپڑے بنائے اس کے بعد جب کبھی وہ یہاں آتے ان کے لئے عارضی طور پر بنگلے نصب کر دیئے جاتے۔ یہاں تک کہ ۲۲۱ھ میں اس شہر کی تعمیر شروع ہوئی۔

ہارون الرشید کے خدمت گار مسرور کا بیان

مسرور رشید کا خدمت گار کہتا ہے کہ ایک مرتبہ معتصم نے مجھ سے پوچھا کہ جب رشید بغداد کے قیام سے گھبرا جاتے تو کس مقام کو تفریح اور تبدیل کے لئے جاتے۔ میں نے کہا قاطول جایا کرتے تھے وہاں انہوں نے ایک شہر بھی بنایا تھا جس کے آثار اور فصیل اب تک موجود ہیں۔ رشید کو بھی اپنی فوج کی طرف سے اسی قسم کا خوف پیدا ہو گیا تھا جس طرح معتصم کو ہوا۔ مگر جب اہل شام نے شام میں بغاوت برپا کی تو سعید رقہ چلے گئے۔ اور وہیں مقیم ہو گئے اس وجہ سے شہر قاطول ناتمام رہ گیا۔

جب معتصم بغداد سے قاطول چلے تو انہوں نے بغداد میں اپنے بیٹے ہارون الواثق کو اپنا نائب بنایا۔

معتصم کی قاطول جانے کی وجہ

جعفر بن محمد بن بوازہ نے معتصم کے قاطول جانے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ اس کے ترک غلاموں کی یہ گت تھی کہ یکے بعد دیگرے وہ بغداد کے بازاروں میں مقتول پڑے ہوئے ملتے تھے۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ چونکہ یہ نرے اجڈ سپاہی تھے بغداد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے گلی کوچوں میں بے تحاشا گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے جاتے تھے۔ اور اس طرح مرد عورت بچوں کو ٹکراتے اور صدمہ پہونچاتے۔ انہیں کو پکڑ کر سواری سے نیچے اتارتے اور بعض کو زخمی کر دیتے جس کی وجہ سے ان میں سے بعض بسا اوقات ان زخموں سے جانبر نہ ہو سکے۔ ترکوں نے معتصم سے اس کی شکایت کی عوام نے بھی اس کو ستانا شروع کیا۔ عید قربانی یا عید الفطر کے دن جبکہ معتصم عیدگاہ سے نماز پڑھ آرہے تھے، حرشی کے چوک میں ایک بزرگ ان کے سامنے آئے اور کہا اے ابو اسحٰق بات سنو۔ سپاہی ان کو مارنے کے لئے دوڑے۔ مگر معتصم نے ان کو روک دیا۔ اور ان بزرگ سے پوچھا کیا ہے۔ انہوں نے کہا آپ کی ہمسائگی ہلاکت و بلاکت زحمت ہو گئی ہے۔ آپ نے ان گنواروں کو ہم میں لا بسایا ہے۔ ان کی وجہ سے ہمارے بچے یتیم اور عورتیں بیوہ ہو گئیں اور ان کے عوض میں آپ نے ہمارے آدمیوں کو بھی قتل کیا ہے۔

معتصم کی بغداد سے روانگی

معتصم اس تمام گفتگو کو غور سے سنتے رہے اس کے بعد محل میں چلے گئے۔ مگر پھر ایک سال تک وہ اس طرح شہر میں سے نہ گزرے البتہ دوسرے سال وہ جلوس کے ساتھ عیدگاہ گئے اور عید کی نماز پڑھا کر پھر اپنے بغداد کی محلسرا میں واپس آئے۔ بلکہ وہیں سے انہوں نے اپنے گھوڑے کی باگ قاطول کی طرف پھیر دی اور بغداد سے چلے گئے اور وہاں پلٹ کر نہ آئے۔

اس سال فضل بن مروان سے معتصم ناراض ہو گئے اور اسے قید کر دیا۔

فضل بن مروان

فضل اہل بروان میں سے تھا۔ پہلے وہ کسی عامل کے ہاں منشی تھا۔ اس کا خط اچھا تھا۔ اس کے کچھ عرصہ کے بعد وہ معتصم کے ایک کاتب یحییٰ الجرمقانی کے پاس پہونچ گیا۔ یہ اس کی پیشی میں کام کرتا تھا۔ جرمقانی کے مرنے کے بعد یہ اس جگہ مقرر کر دیا گیا۔ اور اب علی بن حسان الانباری خود اس کی پیشی کا اہل کار ہوا۔ عرصہ تک یہ اسی خدمت کو انجام دیتا رہا یہاں تک کہ معتصم کو عروج نصیب ہوا۔ فضل ان کا کاتب تھا۔ یہ ان کے ہمراہ مامون کے مستقر کو گیا تھا۔ نیز ان کے ہمراہ مصر بھی گیا تھا۔ وہاں کی تمام آمدنی اسی نے وصول کی۔ یہ مامون کی موت سے پہلے بغداد آ گیا تھا۔ ان کے آنے سے پہلے یہ ان کے احکام یہاں نافذ کرتا اور جو چاہتا ان کی طرف سے لکھ دیتا۔ جب معتصم خلیفہ ہو کر بغداد آئے تو وہ خلافت کا اصلی کارکن اور مالک بن گیا۔ تمام دفاتر اس کے تحت تھے۔ تمام خزانے اور کوٹھے اس کی تفویض تھے بغداد آ کر معتصم نے داد و دہش شروع کی۔ کوتوں اور بھانڈوں کو انعام و اکرام دینے کا حکم دیا مگر اس نے ان کے احکام کی بجاآوری نہیں کی اور اس وجہ سے اب وہ ان کے لئے دوبھر ہو گیا۔

معتصم اور ابراہیم المہدی

ایک مرتبہ معتصم نے ابراہیم المہدی مشہور بھانڈ کے لئے فضل کو حکم دیا کہ اسے اس قدر روپیہ دیدیا جائے۔ مگر فضل نے اسے کچھ نہیں دیا جبکہ معتصم کے لئے بغداد میں ایک محل تعمیر کیا گیا اور اس میں باغ لگا دیا گیا۔ مہدی ان کی مجلس میں تھا وہ اٹھ کر باغ کی سیر اور گل گشت کرنے لگے۔ مہدی بھی ساتھ تھا۔ یہ معتصم کے خلیفہ ہونے سے پہلے بھی ان کی صحبت میں رہ چکا تھا اور اکثر مذاق کی گفتگو میں ان کو کہہ بیٹھتا تھا "خدا تمہارا بھلا نہ کرے" یہ چوڑا چکلا فربہ تھا۔ اور معتصم دبلے اور ہلکے جسم کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ یہ دونوں پیدل باغ کی سیر کر رہے تھے۔ معتصم چال میں اس سے آگے بڑھ جاتے اور جب اسے اپنے ساتھ نہ دیکھتے تو مڑ کر اسے دیکھتے اور کہتے چلا نہیں جاتا۔ آگے آؤ۔ جب اس طرح کئی مرتبہ انہوں نے ہنستی کو حکم دیا تو اس نے مذاق کے پیرائے میں کہا۔ اللہ آپ کا بھلا کرے میں خلیفہ کے ساتھ ہوں کسی احمد کے ساتھ نہیں ہوں۔ بخدا اب تک تم کو فلاح حاصل نہیں ہوئی۔

فضل بن مروان کے خلاف معتصم سے شکایت

معتصم اس کے جواب پر ہنسے اور انہوں نے کہا کیا کہتے ہو۔ کیا اب خلافت ملنے کے بعد بھی کوئی کامیابی اور فلاح باقی ہے جو مجھے حاصل نہیں اس نے کہا کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اب بھی کوئی ذی اقتدار اور کامیاب آدمی ہیں آپ برائے نام خلیفہ ہیں۔ اپنا حکم صرف آپ ہی سن لیتے ہیں۔ خلیفہ دراصل فضل بن مروان ہے جس کا حکم نافذ ہے۔ جس وقت وہ کسی بات کو کہے اسی وقت وہ عمل پذیر ہو جاتی ہے۔ معتصم نے کہا تم میرے کسی ایک ایسے حکم کو بتا سکتے ہو جس کا نفاذ نہ ہوا ہو۔ اس نے کہا دو ماہ ہوئے کہ آپ نے مجھے اتنا روپیہ دلانے کا حکم دیا تھا۔ اس میں سے مجھے ایک حبہ بھی وصول نہیں ہوا۔ یہ سنکر فضل کی طرف سے ان کے دل میں گرہ پڑ گئی۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ وہ اس سے سخت نالاں و ناراض ہو گئے اور اس کی بربادی کے درپے ہوئے۔

اس سلسلے میں پہلی بات انہوں نے یہ کی کہ احمد بن عمار الخراسانی کو صرف خاص کے اخراجات کی حد تک فضل کے اوپر معتمد خاص مقرر کر دیا۔ اور نصر بن منصور بن بسام کو خراج اور دوسرے اخراجات کا معتمد عام مقرر کر دیا۔

۶ ماہ تک یہ انتظام قایم رہا۔

محمد بن عبدالملک کی کارکردگی

محمد بن عبدالملک الزیات اسی طرح معتصم کے دور میں بھی دارالشفاء تھا۔ جس طرح کہ اس کا باپ مامون کے عہد میں تھا۔ اس شعبہ میں اس کے ہاتھ سے جو خرچ کیا جاتا تھا وہ اسے باقاعدہ دیوان میں درج کرتا تھا۔ اس کا یہ قاعدہ تھا کہ سیاہ قمیص پہنے اور تلوار حمائل کئے محل میں آتا۔ فضل نے اس سے کہا تم تاجر ہو بھلا تم کو سیاہ لباس اور تلوار سے کیا سروکار ہے۔ محمد نے اس روز سے یہ طریقہ چھوڑ دیا۔ اب فضل نے اس سے کہا کہ تم اپنے حسابات جانچ کے لئے دلیل بن یعقوب النصرانی کے پاس لے جاؤ۔ اس نے سارا حساب اسے دکھایا۔ دلیل نے اس کی بہت تعریف لکھی اور کوئی تعریف لکھی اور کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اس پر محمد نے اسے تحائف پیش کئے۔ مگر اس نے ان میں سے کوئی چیز قبول نہیں کی۔

معتصم کی فضل بن مروان سے ناراضگی

۲۱۹ھ یا ۲۲۰ھ میں جو میرے نزدیک غلط ہے۔ معتصم قاطول روانہ ہوئے تاکہ سامرا میں شہر بنائیں مگر اس وقت دجلہ میں اسقدر طغیانی تھی کہ اس کی وجہ سے وہ آگے نہ چل سکے۔ اور بغداد پلٹ کر شماسیہ میں چلے آئے۔ اس کے بعد جب وہ دوبارہ قاطول گئے وہاں پہونچکر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہ صفر میں وہ فضل بن مروان اور اس کے خاندان سے ناراض ہو گئے۔ اور انہوں نے ان کو حکم دیا کہ جس قدر سرکاری روپیہ ان کے ہاتھوں صرف ہوا ہے اس کا حساب دیں۔ اسی ناراضی کی حالت میں خود فضل سے بھی حساب کا مواخذہ ہوا۔ اور محاسبہ سے فارغ ہوتے ہی معتصم نے بلا تاخیر اس کے قید کرنے کا حکم دیدیا۔ اور کہا کہ اس کے مکان میں جو بغداد کے شارع میدان میں واقع تھا لے جاؤ۔ انہوں نے اس کے تمام دوستوں کو بھی قید کر دیا اور اس کی جگہ محمد بن عبدالملک الزیات کو مقرر کیا اس نے دلیل کو قید کر دیا۔ اور فضل کو ایک گاؤں میں جو موصل کے راستے پر واقع تھا اور جس کا نام متن تھا منتقل کر دیا۔ یہ پھر وہیں مقیم رہا۔ اور اب محمد بن عبدالملک معتصم کا وزیر اور کاتب ہو گیا۔ سامرا کے دونوں سمت مشرقی اور مغربی میں جس قدر عمارت تعمیر ہوئی وہ سب اسی کے زیر انتظام بنی۔ یہ متوکل کے خلیفہ ہونے تک اسی درجہ اور مرتبہ پر فائز رہا۔ البتہ متوکل نے اسے قتل کر دیا۔

معتصم کے احکامات کی خلاف ورزی

بیان کیا گیا ہے کہ جس وقت معتصم نے فضل بن مروان کو اپنا وزیر مقرر کیا اس وقت سے وہ اس قدر چاہتے تھے کہ کسی کو آنکھ اٹھا کر اسے دیکھنے کی بھی جرات نہ تھی۔ چہ جائیکہ کوئی اس کے احکام اور امور میں اس کی مخالفت کرتا یا اعتراض کرتا۔ ایک زمانہ تک اس کا اقبال عروج پر رہا مگر اقتدار کی نخوت اور ان کی طرف سے اطمینان نے اسے یہ جرات دی کہ وہ ان کے احکام کی مخالفت کرنے لگا اور اپنے خاص امور میں بھی ان کو روپیہ کی ضرورت ہوتی تو فضل اسے پورا نہ کرتا۔

ابوداؤد کی فضل بن مروان کو نصیحت

ابوداؤد کہتا ہے "میں معتصم کے دربار میں اکثر حاضر ہوتا تھا۔ میں نے اکثر ان کو فضل سے کہتے سنا کہ اتنا روپیہ لاؤ اور وہ جواب دیدیتا کہ میرے پاس نہیں ہے۔ اس پر معتصم کہتے کہ اس کی بہم رسانی کی کوئی تدبیر کرو اس کے جواب میں وہ کہتا میں کیا تدبیر کروں اتنی بڑی رقم مجھے کون دیگا۔ میں کہاں سے لاؤں۔ یہ جواب ان کو برا لگتا۔ جس کا اثر ان کے چہرے پر نمایاں ہو جاتا۔ جب اکثر مرتبہ ایسا ہی ہوا تو میں ایک دن فضل کے پاس گیا اور تخلیہ میں میں نے اس سے کہا کہ اے ابوالعباس لوگ میرے اور تمہارے درمیان دراندازی کر لے رہے ہیں جسے میں اور تم دونوں ناپسند کرتے ہیں۔ میں تمہارے حسن اخلاق سے بخوبی واقف ہوں وہ لوگ بھی اس سے واقف ہیں لہذا اگر میں آپ کے بارے میں کوئی حق بات کہوں تو آپ اس کا برا نہ مانیں اور باوجود اس کے بھی میں آپ کی خیر خواہی اور اس حق کے ادا کرنے سے جو آپ کا مجھ پر ہے کسی طرح باز نہیں رہ سکتا۔ اکثر میں نے دیکھا ہے کہ آپ امیر المومنین کو سخت جواب دیدیا کرتے جو ان کو ناگوار خاطر ہوتے ہیں۔ سلاطین ان باتوں کو اپنے بیٹے کے لئے بھی گوارا نہیں کرتے۔ جبکہ وہ بار ہا ہوں اور سخت بھی ہوں" اس نے کہا اے ابوعبداللہ کیا بات ہے۔ میں نے کہا۔ میں نے اکثر ان کو آپ سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے فلاں کام میں صرف کرنے کے لئے اس قدر روپیہ درکار ہے۔ مگر آپ نے یہ جواب دیا کہ مجھے اس قدر روپیہ کون دے گا۔ جو میں آپ کو دوں۔ یہ ایسا جواب ہے کہ خلفا سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برداشت نہیں کیا کرتے۔ اس نے کہا تو جب وہ مجھ سے ایسا مطالبہ کریں جس کی میں بجا لائی نہ کر سکتا ہوں تو اور کیا کہوں۔ میں نے کہا آپ یہ کریں کہ اس وقت کہیں کہ امیر المومنین میں کوئی تدبیر کرتا ہوں اس طرح چند روز بات کو ٹال دیا کریں اور پھر مطالبہ میں سے تھوڑا بہت جس قدر ہم ہو سکے ان کو لے جا کر دیدیں اور باقی کے لئے آئندہ مہلت لے لیں۔ اس نے کہا میں آئندہ حسب عمل کروں گا۔

فضل بن مروان کی معزولی مگر میں نے جو کہا اس کا اخراج ہوا گویا میں نے اس کے جذبات نخوت اور تمکنت کو ٹھیس لگا دی چنانچہ میں نے دیکھا کہ جب کبھی معتصم اس سے کوئی سوال کرتے وہ حسب عادت اسی طرح سختی سے جواب دیدیتا۔ جب بارہا ایسا ہو چکا تو ایک دن فضل ان کے پاس آیا۔ ان کے سامنے نرگس کا گلدستہ رکھا ہوا تھا۔ معتصم نے اسے اٹھا کر کہا آگے بڑھو ابو العباس۔ فضل نے داہنے ہاتھ سے اسے سنبھالا اور انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ سے اس کی انگلی سے مہر خلافت اتار لی اور چپکے سے کہا۔ مہری مہر بھیجے دو۔ اور پھر اسے اس کے ہاتھ سے نکال کر ابن عبدالملک کے ہاتھ میں دیدی۔

امیر حج صالح بن عباس اس سال صالح بن العباس کی امارت میں حج ہوا۔

۲۲۱ھ کے واقعات

اس سال ہشتادسر کی سمت میں بابک اور بغا الکبیر کے درمیان جنگ ہوئی جس میں بغا کو شکست ہوئی۔ اور اس کا بڑا نقصان ہوا۔ اور اسی سال افشین نے بابک پر حملہ کیا اور اسے مار بھگایا۔

افشین کی فوج میں تنخواہ کی تقسیم بغا وہ مال لے کر افشین کے پاس آگیا جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے کہ معتصم نے اسے بغا کے ساتھ افشین کو بھیجا تھا تاکہ اسے وہ سرکاری فوج کی تنخواہوں میں جو اس کے ساتھ ہے اور خود اپنے اخراجات اور اس فوج کے اخراجات میں جو بغا کے ہمراہ اسے بھیجی گئی ہے صرف کرے۔ چنانچہ افشین نے اپنی تمام فوج کی تنخواہیں دیں اور نوروز کے بعد جنگ کی تیاری کر کے ایک جماعت کے ساتھ بغا کو اس لئے آگے روانہ کیا کہ وہ ہشتادسر کے گرد چکر لگا کر محمد بن حمید والی خندق میں جا کر فروکش ہو جائے اور اچھی طرح کھود دے اور اس کا استحکام کر کے اس میں ٹھیر جائے۔ بغا محمد بن حمید والی خندق کو روانہ ہو کر وہاں پہنچ گیا۔

افشین اور ابو سعید کی دو روز میں ملاقات افشین برزند سے چلا۔ اور ابو سعید خش سے بابک کے ارادے سے چلا یہ دونوں دروزہ نام ایک موضع میں ملاقی ہوئے۔ افشین نے وہاں ایک خندق تیار کی۔ اس کے گرد فصیل بنائی۔ اور وہ اور ابو سعید مع ان رضاکار مجاہدین کے جو وہاں آئے تھے اس خندق میں فروکش ہو گئے۔ اس طرح اس کے اور بذ کے درمیان چھ میل کا فاصلہ رہ گیا۔

بغا پر خرمیوں کا حملہ اس کے بعد بغا افشین کے لکھنے اور حکم کے بغیر جنگ کی تیاری کر کے اور زادراہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے کر شتاد سر کے چاروں طرف گھوما۔ یہاں تک کہ وہ قریۂ بذ میں داخل ہو گیا۔ اور اس کے وسط میں اتر پڑا۔ ایک دن قیام کرنے کے بعد اس نے اپنے ایک ہزار آدمیوں کو جانوروں کے چارہ کے ساتھ بھیجا۔ اس کے مقابلہ پر بابک کی ایک فوج نکلی اور اس نے اس قافلہ کو لوٹ لیا۔ اور جس نے ان کا مقابلہ کیا۔ اسے قتل کر دیا جس پر ان کی دسترس ہوئی اسے پکڑ لیا۔ کچھ قیدی بھی ان کے ہاتھ آئے۔

بغا کی شکست کی افشین کو اطلاع

ان میں سے دو کو ایسے مقام سے جہاں سے افشین قریب تھا، افشین کے پاس بھیجا اور ان سے کہا کہ افشین سے جا کر یہ واقعہ بیان کر دو اور اس کی فوج کی جو گت بنی ہے اس سے اسے اطلاع دو۔ وہ دونوں برآمد ہوئے۔ کوہیانی جماعت کے سرداروں کی نظر ان پر پڑی۔ اس نے نشان پھرایا۔ اسے دیکھتے ہی اہل عسکر نے "ہتھیار سنبھالو ہتھیار سنبھالو" کا شور بلند کیا۔ اور وہ سب سوار ہو کر بذ کی سمت چلے۔ آگے وہ دونوں آدمی بھی ننگے ان کو مل گئے۔ مقدمۃ الجیش کا سردار ان کو افشین کے پاس لایا۔ انہوں نے اپنی سرگزشت بیان کی۔ افشین نے کہا ہم کیا کریں۔ بغا نے جو کارروائی کی ہے۔ ہم نے اسے اس کا حکم نہیں دیا تھا۔ لہٰذا ہم اس کے ذمہ دار نہیں۔

بغا کو افشین کی کمک

بغا شکست خوردہ فوج کی طرح محمد بن حمید کی خندق میں واپس آ گیا۔ اور اس نے افشین کو اس کی اطلاع کی اور مدد کی درخواست کی اور لکھا کہ ہماری فوج شکست کھا چکی ہے۔ افشین نے اپنے بھائی فضل بن کاؤس، احمد بن خلیل بن ہشام ابن جوشن جلاد الاعور السکری اور حسن بن سہل کے صاحب شرطہ کو اور ان دو بھائیوں میں سے ایک کو جو فضل بن سہل کے قرابت داروں میں تھے، بغا کے پاس بھیجا انہوں نے ہشتاد سر کا چکر لگایا۔ جن کو دیکھ کر بغا کی فوج خوش ہو گئی اور اس سے ان کی ہمت بندھ گئی

افشین کی بغا کو ہدایت

اس کے بعد افشین نے بغا کو لکھا کہ میں فلاں دن بابک سے لڑنے کے لیے نکلوں گا تم بھی خود اسی دن اس کے مقابلہ پر آؤ تو کہ اس طرح ہم دونوں سمتوں سے اس پر حملہ کریں۔ افشین مقررہ دن میں اور فذ سے بابک کے مقابلہ پر روانہ ہوا۔ دوسری طرف سے بغا محمد بن حمید کی خندق سے اسی غرض سے نکلا اور ہشتادسر کی سمت چڑھ کر وہاں سے آواز کے فاصلہ پر محمد بن حمید کی قبر کے پہلو میں اتر پڑا۔ یہاں سرد ہوا اور بارش نے ان کو آ لیا جس کی تاب فوج نہ لا سکی اس لئے بغا اپنی اصلی پڑاؤ کو پلٹ آیا۔

افشین کا بابک خرمی پر حملہ

بغا کے واپس جانے کے بعد دوسرے دن علی الصباح افشین نے بابک پر حملہ کر کے اسے شکست دی۔ اس کے پڑاؤ پر قبضہ کر لیا۔ خود اس کا خیمہ اور ایک عورت جو اس کے ہمراہ چھاؤنی میں تھی۔ افشین کے ہاتھ آئی اور اب افشین بابک کے فرودگاہ میں فروکش ہوا۔ دوسرے دن صبح کو خود بغا بھی جنگ کی تیاری کر کے اپنی چھاؤنی سے نکل کر ہشتادسر پر چڑھا تو اس نے دیکھا کہ وہ فوج جو اس کے مقابل ہشتادسر پر مقیم تھی وہ پلٹ کر بابک کے پاس چلی گئی ہے۔ بغا اس فوج

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قیام گاہ پر آیا۔ یہاں اسے کاٹھ کباڑ ملا۔ ہشام سر سے اتر کر وہ بذ کے ارادے سے روانہ ہوا۔ ایک شخص اور ایک غلام سوتے ہوئے ملے۔ داؤد سیاہ نے جو اس کے مقدمۃ الجیش پر تھا ان دونوں کو پکڑا اور ان سے سوالات کئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ جس رات کو بابک پسپا ہوا اس کے پیامبر نے آ کر ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم سب بذ اس کے پاس پہونچ جائیں چونکہ یہ دونوں نشہ میں چور تھے وہ بے خبر سو رہے تھے۔ اس کے علاوہ ان کو کوئی بات معلوم نہیں یہ واقعہ نماز عصر سے پہلے کا ہے۔

بغار کا پہاڑ پر قیام

بغار نے داؤد سیاہ سے کہلا کر بھیجا کہ ہم اس جگہ پہنچ گئے ہیں جس سے ہم پہلے سے واقف ہیں کیونکہ پہلے وقعہ میں ہم یہیں ٹھیرے تھے۔ اب شام ہوگئی ہے پیدل تھک گئے ہیں۔ مناسب ہو کہ تم کوئی ایسا سنگین کوہسار تلاش کرو جہاں ہماری تمام فوج قیام کر سکے اور وہیں ہم شب باش ہوں۔ داؤد سیاہ ایسے مقام کی تلاش کے لئے ایک پہاڑی پر چڑھا اور اس کی چوٹی پر پہنچکر اس نے نیچے نظر ڈالی۔ اسے وہاں سے افشین کے جھنڈے اور اس کی چھاؤنی ایک حلقہ کی شکل میں نظر آئی وہ مقام اسے پسند آیا۔ اس نے کہا کہ رات یہیں بسر کرنا چاہیے۔ صبح کو ہم کافر کے مقابلہ پر یہاں سے اتر جائیں گے انشاء اللہ

برفباری سے بغا کی پریشانی

مگر اس شب میں برف و بارش اور شدید سردی اور گھٹا نے ان کو آ لیا۔ جس کی وجہ سے صبح کے وقت کسی میں بھی یہ تاب نہ تھی کہ پہاڑ پر سے اتر کر پانی لیتا۔ برف کی کثرت اور سردی کی شدت کی وجہ سے کسی نے اپنے گھوڑے کو پانی نہیں پلایا اس دن اس قدر ظلمت اور کہر تھی کہ ان کے لئے دن رات ہو گیا تھا۔ البتہ تیسرے دن لوگوں نے بغا سے کہا کہ ہمارے پاس جو زاد راہ تھا وہ ختم ہو چکا ہے اور سردی سے ہم بیمار ہو گئے ہیں۔ جس طرح بھی ہو سکے یہاں سے اترنا چاہیے۔ آپ پھر اپنی فرودگاہ کو واپس چلیں۔ یا کافر کے مقابلہ پر اتریں۔

اس کہر کے زمانے میں ایک مرتبہ بابک افشین پر شب خون مار کر اس کی فوج کو درہم برہم کر چکا تھا۔ اور افشین اس کے سامنے سے ہٹ کر اپنی اصلی فرودگاہ کو پلٹ گیا تھا۔ بغا نے طبل بجایا اور بذ کی سمت اترنے لگا۔ دامن کوہ میں اتر کر اس نے آسمان کو بالکل صاف اور مطلع کو روشن پایا سوائے اس چوٹی کے جہاں بغا تھا، کہ وہ اب تک بادل و کہر سے ڈھکی تھی، نیچے آ کر اس نے اپنی فوج کو جنگی ترتیب پر قائم کیا۔ میمنہ اور میسرہ اور مقدمۃ علیحدہ قائم کئے اور اب وہ بذ کی طرف بڑھا اسے یقین تھا کہ افشین اپنی ارضی چھاؤنی میں موجود ہے۔ یہ اسی ترتیب سے بڑھتا ہوا خود بذ لے ملے ہوئے پہاڑ تک چلا گیا اور اب صرف نصف میل کی چڑھائی اور باقی تھی جہاں سے وہ ایسے مقام تک آ جاتا کہ اسے بذ کے مکان نظر آنے لگتے اس کے مقدمہ میں جو جماعت تھی اس میں ابن البعیث کا ایک غلام بھی تھا جس کی بذ میں قرابت تھی۔ اب بابک کے طلائع ان کے مواجہ میں آئے۔ ان میں سے ایک شخص کو اس

بغا کو بابک کے شبخون کی اطلاع

غلام نے پہچان لیا اور اسے آواز دی۔ اس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھا یہ کون ہے جو یہاں آیا ہے۔ غلام نے اس کے ان رشتہ داروں کے نام لئے جو اس کے ساتھ تھے۔ اس شخص نے کہا قریب آؤ۔ کچھ کہوں۔ غلام اس کے نزدیک گیا۔ اس نے اس سے کہا کہ جاکر اپنے سردار سے کہدو کہ پلٹ جاؤ۔ ہم نے افشین پر شب خون مارا اسے اپنی خندق میں بھاگ کر پناہ لینا پڑی ہم نے تمہارے مقابلہ کے لئے دو فوجیں تیار رکھی ہیں۔ سلامتی چاہتے ہو تو فوراً بھاگ جاؤ۔ شاید اس طرح تم بچ سکو۔

غلام کی اطلاع کی تصدیق

غلام نے اپنی فوج میں آکر ابن البعیث سے یہ بات بیان کی اور جس نے اس سے یہ کہا تھا اس کا نام بتایا۔ ابن البعیث نے اسے پہچان لیا۔ اور بغا کو اس کی اطلاع دی۔ بغا ٹھہر گیا۔ اس نے اپنے سرداروں سے مشورہ لیا ایک نے کہا یہ محض دھوکہ اور غلط بات ہے جس کی کوئی اصلیت نہیں۔ کوہستانیوں میں سے ایک شخص نے کہا اس کی تصدیق ابھی ہوئی جاتی ہے۔ پہاڑ کی اس چوٹی سے میں واقف ہوں جو اس پر چڑھ کر دیکھے گا اسے افشین کی فرودگاہ نظر آجائے گی۔ بغا، فضل بن کاؤس اور بہت سے لوگ جو نشاط میں تھے اس بلندی پر چڑھے اور انہوں نے اس مقام کو دیکھا وہاں جاکر افشین کی سپاہ نظر آئی تو انھیں یقین آگیا کہ وہ یہاں سے ہٹ گیا ہے۔

بغا کی مراجعت

انہوں نے مشورہ کیا کہ اب کیا کیا جائے، سب نے یہی مناسب سمجھا کہ دن کے اول حصے میں رات آنے سے پہلے ہمیں پلٹ جانا چاہئے۔ بغا نے داؤد سیاہ کو واپسی کا حکم دیا۔ داؤد آگے بڑھا اور اس نے اپنی رفتار بہت تیز کر دی اور اب اس نے وہ راستہ جس سے کہ وہ ہشتادسر میں داخل ہوئے تھے، دشوار اور تنگ گھاٹیوں کی وجہ سے اختیار نہیں کیا۔ بلکہ وہ راستہ اختیار کیا جس سے وہ پہلی مرتبہ اس پہاڑ میں آئے تھے۔ اس سے اگرچہ تمام پہاڑ کا چکر کرنا پڑتا تھا مگر اس میں ایک مقام کے علاوہ اور کہیں تنگ درہ نہ تھا۔

بغا کی خوج پر خوف کا غلبہ

اب بغا سب فوج کو لے کر چلا۔ اس نے پیادوں کو سوار کر لیا۔ انہوں نے اپنے نیزے اور ہتھیار راستے میں پھینک دیئے اور سب پر ایک شدید وحشت اور خوف طاری ہو گیا۔ بغا فضل بن کاؤس اور سرداروں کی جماعت فوج کے ساتھ ہی رہی اتنے میں بابک کے طلائع نظر آئے۔ اب فرار اور طلب کی یہ نوبت ہوئی کہ جس پہاڑ سے ابھی یہ جماعت اتری بابک کے طلائع اس پر چڑھتے۔ کبھی دونوں حریف ایک دوسرے کو دکھائی دینے لگتے، اور کبھی اوجھل ہو جاتے۔ مگر وہ برابر ان کے آثار پر چلے آرہے تھے۔ اندازاً وہ دس ہوا رہے تھے۔

بغا کا بابک کے حملہ کا اندیشہ

چلتے چلتے جب عصر و ظہر کا درمیانی وقت ہوا تو بغا وضو کر کے اور نماز کے لئے ٹھہرا۔ بابک کے طلائع بالکل قریب آگئے۔ فوج ان کے سامنے سینہ سپر ہو گئی۔ بغا نے نماز پڑھی اور ان کے بالکل سامنے کھڑا ہو گیا۔ اور اسے دیکھ کر وہ بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی جگہ تھٹک گئے۔ بغا کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میری فوج پر یہ طلائع اس سمت سے حملہ کریں اور دشمن کی اور جماعت پہاڑ کا چکر کاٹ کر کسی تنگ گھاٹی میں دوسری سمت سے اس پر حملہ آور ہو جائے۔ جو لوگ وہاں موجود تھے ان سے اس بارے میں مشورہ لیا۔ اور کہا کہ مجھے تو یہ اندیشہ ہے کہ یہ جماعت جو ہمارے سامنے ہے محض اس لئے آئی ہے کہ اس سے الجھ کر ہم آگے نہ بڑھیں اور ان کی دوسری فوجیں ہم سے آگے نکل کر تنگ گھاٹیوں میں ہماری فوج کو آلیں۔

فضل بن کاؤس کی رائے

فضل بن کاؤس نے کہا یہ لوگ دن کے مرد نہیں ہیں رات کے دھنی ہیں۔ البتہ رات ہو گئی تو ہمیں اپنی فوج کے لئے اندیشہ ہے۔ آپ داؤد سیاہ کو حکم دیجئے کہ اور تیز چلو اور جب تک تنگ درے سے ہم نہ گزر لیں کہیں قیام نہ کرو۔ چاہے اس میں نصف رات ہو جائے۔ ہم یہاں ٹھیرے ہوئے ہیں جب تک ہمار ان کا مواجہ ہے یہ آگے نہ بڑھیں گے ہم خفیف سی ان کی مدافعت اور دفع الوقتی کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ اندھیرا ہو جائے اور جب رات ہو جائے گی تو ان کو ہمارا مقام معلوم نہ ہو سکے گا۔ اس طرح ہماری فوج برابر چلتی رہے گی۔ اور پھر گھاٹی سے ترتیب کے ساتھ نکل جائے گی۔ اور اگر درہ ہمارے لئے مسدود کر دیا جائے گا تو پھر ہم ہشتاد سر کے راستے یا کسی دوسرے راستے سے نکل جائیں گے۔

بغا کی فوج کی پست ہمتی

کسی اور نے بغا سے یہ کہا کہ فوج درہم برہم ہو چکی ہے ان میں کوئی ترتیب نہیں ہے۔ کہ پچھلے اگلوں کو پا سکیں۔ سپاہیوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں روپیہ اور اسلحہ خچروں پر بار ہے۔ اور اس کے ہمراہ کوئی بھی نہیں رہا ہے۔ ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ کوئی دشمن اس پر حملہ کر کے مال اور قیدی کو لے جائے گا۔ ابن جویدان ان کے ہاتھ میں قید تھا۔ ان کا ارادہ تھا کہ اس کے فدیہ میں وہ عبدالرحمٰن بن حبیب کے اس کاتب کو جسے بابک نے قید کر لیا تھا رہائی دلائیں گے جب بغا کو مال اسلحہ اور قیدی یاد دلائے گئے تو اس نے منزل کرنے کا عزم کیا۔ اور داؤد سیاہ سے کہلا کر بھیجا کہ تم کو جہاں کوئی سنگین پہاڑ نظر آئے تم وہاں اتر پڑنا۔

بغا کی فوج کی خستہ حالی

داؤد ایک بہت ہی ناہموار پہاڑی کی طرف مڑ گیا اسی میں اس نے ڈھلاؤ تھا کہ لوگ آرام کے ساتھ بیٹھ بھی نہیں سکتے تھے۔ یہاں ان پڑاؤ ڈالا اور پہاڑ کے پہلو میں ایسے مقام پر جو دیوار کے مشابہ تھا، اور جس میں کوئی راستہ نہ تھا اس نے بغا کے لئے خیمہ نصب کیا۔ بغا اس مقام پر آ کر ٹھیر گیا۔ تمام فوج اتر پڑی وہ سب کے سب مشقت سفر کی وجہ سے بہت تھک گئے تھے۔ اور خستہ حال تھے۔ کھانے کے لئے کسی کے پاس کچھ نہ رہا تھا۔ رات بھر وہ چوکنے اور باخبر رہے۔ چڑھائی کی سمت کی خوب نگہداشت رکھی۔

بغا کے پڑاؤ پر خرمیوں کا حملہ

مگر دشمن نے ان کو دوسری طرف سے آ لیا۔ اور وہ بالکل پہاڑ چپکے ہوئے بغا کے خیمے پر جا پہونچے۔ اس خیمہ کو انہوں نے اکھاڑ اور تمام فوج پر شبخون مارا۔ بغا پا پیادہ وہاں سے بھاگا۔ اور بچ گیا۔ فضل بن کاؤس زخمی ہوا جناح لشکر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن الجوشن اور فضل بن سہل کے عزیزوں میں سے جو دو بھائی تھے ان میں کا ایک مارا گیا۔

بغا کی شکست و فرار

بغا فرودگاہ سے تو پیدل ہی نکلا تھا۔ مگر پھر اسے ایک گھوڑا مل گیا وہ اس پر سوار ہو گیا۔ وہ ابن البعیث کے پاس سے گذرا وہ بغا کو ہشتاد سر پر چڑھائے گیا۔ اور پھر وہاں سے دوسری سمت سے اسے محمد بن حمید کی فرودگاہ میں لے آیا جہاں وہ آدھی رات کو پہنچ گیا۔ بابک والوں نے روپیہ اسلحہ اور فرودگاہ کو لوٹ لیا اور ابن جوبدان کو بھی جو ان کے ہاتھ میں اسیر تھا۔ چھڑا لے گئے۔ البتہ انہوں نے فوج کا تعاقب نہیں کیا۔ یہ تمام فوج غیر منظم حالت میں شکست کھا کر بغا کے پاس آگئی۔ وہ محمد بن حمید کی خندق میں تھا۔ یہاں اس نے اپنی فوج کے ساتھ پندرہ دن قیام کیا۔

بغا کو مراغہ جانے کا حکم

اس کے بعد افشین کا خط اسے ملا جس میں اسے حکم دیا گیا تھا کہ تم مراغہ واپس آجاؤ اور جو کمک میں نے تم کو بھیجی تھی وہ مجھے واپس بھیج دو۔ بغا مراغہ واپس آگیا اور فضل بن کاؤس اور تمام وہ فوج جو اس کے ہمراہ افشین کی جھاؤنی سے بغا کی مدد کو گئی تھی افشین کے پاس آگئی۔ افشین نے آئندہ سال کے موسم بہار تک کے لئے اپنی تمام فوج کو متفرق کر دیا۔ اور ان کو اجازت دیدی کہ وہ جہاں چاہیں موسم سرما بسر کریں۔

اس سال بابک کا ایک سپہ سالار طرخان قتل کیا گیا

بابک کے سردار طرخان کا قتل

اس کی بابک کے ہاں بڑی قدر و منزلت تھی اور یہ اس کے سپہ سالاروں میں تھا۔ موسم سرما شروع ہونے کے بعد اس نے ایک سے اپنے ایک گاؤں میں جو مرغہ کی سمت میں تھا جاڑا بسر کرنے کی اجازت مانگی۔ افشین اس کی تاک میں تھا اور چونکہ بابک اس کی بہت قدر و منزلت کرتا تھا۔ اس لئے افشین کی یہ بڑی آرزو تھی کہ وہ اس پر قابو پائے۔ بابک نے اس کی درخواست منظور کی یہ اپنے ایک گاؤں میں جو ہشتاد سر کی سمت میں تھا جاڑا بسر کرنے چلا آیا افشین نے اسحٰق بن ابراہیم بن مصعب کے ترک غلام کو جو مراغہ میں تھا حکم دیا کہ تم رات کے وقت فلاں گاؤں میں جاکر یا تو طرخان کو قتل کر دو یا اسے پکڑ کر بھیجدو۔ وہ ترک رات کے وقت طرخان کی طرف چلا۔ اور وسط شب میں اس نے اسے جا لیا۔ اور اسے قتل کر کے اس کا سر افشین کو بھیج دیا۔

متفرق واقعات

اس سال صول ارمینیہ اور اس کے ملک والے پابند خیر آئے مگر پھر ان کی بیڑیاں اتار دی گئیں اور ان میں سے تقریباً دو سو آدمیوں کو سواریاں دی گئیں۔

اس سال افشین پر حجار الحصاری سے ناراض ہو گیا اور اس نے اسے قید کر کے بارگاہ خلافت میں بھیج دیا۔

اس سال محمد بن داؤد بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباسؓ والی مکہ کی امارت

امیر حج محمد بن داؤد

میں حج ہوا۔

۲۲۲ھ کے واقعات

ایتاخ جعفر بن دینار کی کمک

اس سال جعفر بن دینار درزی کو افشین کی مدد کے لئے روانہ کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد پھر ایتاخ کو روانہ کیا۔ اور تین کروڑ درہم فوج کی معاش اور جنگ کے اخراجات کے لیے اس کے ساتھ کر دیئے۔ اس سال افشین کی فوج اور بابک کے ایک سردار اذین نام میں لڑائی ہوئی جس کی تفصیل یہ ہے:-

ایتاخ کی مراجعت سنہ ۲۲۱ھ کا جاڑا ختم ہوا سنہ ۲۲۲ھ کا موسم بہار شروع ہوا۔ معتصم نے افشین کو جو کمک اور روپیہ بھیجا تھا وہ کل اسے برزند میں موصول ہو گیا۔ ایتاخ روپیہ اور امدادی فوج کو جو اس کے ہمراہ بھیجی گئی تھی، افشین کے حوالے کر کے پلٹ آیا۔ البتہ جعفر الخیاط ایک مدت تک افشین کے پاس مقیم رہا۔

ابو سعید کو پیشقدمی کا حکم موسم کے استقلال کے بعد افشین اپنے مقام سے چل کر کلاں روذ آیا۔ وہاں اس نے خندق تیار کی اور ابو سعید کو بھی بڑھنے کا حکم بھیجا۔ وہ برزند سے روانہ ہو کر کلاں روذ کے جس کے معنے بڑے دریا کے ہیں ہاٹ کے قریب افشین کے محاذی آ کر فروکش ہوا۔ ان دونوں کے درمیان صرف تین میل کا فاصلہ تھا یہ بھی خندق بنا کر اس میں فروکش ہو گیا۔ افشین پندرہ دن یہاں مقیم رہا

خرمی سردار آذین کا زعم اب اسے معلوم ہوا کہ بابک کا ایک سردار آذین نام اس کے سامنے آ کر اترا ہے اور اس نے اپنے بیوی بچوں کو اس پہاڑ پر جہاں سے روذ الروذ نظر آتا ہے۔ بھیج دیا ہے اور اس نے کہا تھا کہ میں ان یہودیوں یعنی مسلمانوں کے مقابلہ میں نہ خود قلعہ بندی کروں گا اور نہ اپنے اہل و عیال کو ان کے خوف سے کسی قلعہ میں مقیم کروں گا۔ اور یہ بات اس وقت ہوئی تھی جبکہ بابک نے اسے مشورہ دیا کہ تم اپنے بیوی بچوں کو کسی قلعہ میں بھیر اور اس نے کہا تھا بھلا میں اور یہودیوں کے مقابلہ میں کسی حفاظت کا انتظام کروں۔ بخدا میں کبھی اپنے عیال کو کسی قلعہ میں فروکش نہ کروں گا۔ اس زعم میں اس نے ان کو اس پہاڑ پر بھیجا تھا۔

آذین کے خاندان کی گرفتاری افشین نے ظفر بن العلا السعدی اور حسین بن خالد المدائنی ابو سعید کے سردار وں کو شہ سواروں اور کوہبانیہ کی ایک جمعیت کے ساتھ اس پہاڑ پر بھیجا۔ یہ تمام رات کلاں روذ سے چل کر اس درے میں اترے جہاں سے ایک سوار بھی بمشکل گزر سکتا تھا۔ اکثر لوگوں نے یہ کہا کہ گھوڑوں سے اتر کر اسے آگے سے کھینچا اور ایک کے پیچھے ایک ہو کر وہاں سے گزر گئے افشین نے حکم دیا تھا کہ صبح ہونے سے پہلے وہ روذ الروذ پہونچ جائیں اور وہاں سے کوہبانی جماعت بیدل دریا عبور کر کے آگے بڑھے۔ کیونکہ سرزمین کی دشواری کی وجہ سے وہاں سوار چل نہیں سکتا تھا۔ اور پھر یہاں پر چڑھے۔ چنانچہ یہ فوج صبح سے پہلے روذ الروذ آ گئی۔ امیر نے حکم دیا کہ سواروں میں سے جو چاہے گھوڑے سے اتر پڑے اور کپڑے بھی اتار دے سواروں میں سے اکثر نے پیادہ ہو کر اس دریا کو عبور کیا اور کوہبانی جماعت تمام کی تمام دریا کو عبور کر کے پہاڑ پر چڑھ گئی۔ انہوں نے آذین کے عیال کو اور اس کے لڑکوں میں سے بعض کو گرفتار کر لیا۔ اور یہ ان کو لے کر پھر دریا کو عبور کر آئے آذین کو اس کی خبر ہو گئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افشین کی کوہبانی جماعت کو ہدایت

جس وقت یہ پیادہ فوج اس غرض سے روانہ ہوئی اور اور پہاڑ کی تنگ گھاٹی میں گھسی تو افشین کو یہ خوف دامنگیر ہوا کہ جب واپسی میں اس تنگ گھاٹی میں دشمن ان کو آلے۔ اس لئے اس نے کوہبانیوں کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے ساتھ جھنڈے رکھیں۔ اور پہاڑوں کی ایسی بلند چوٹیوں پر رہیں جہاں سے ان کو ظفر بن العلا اور اس کی فوج نظر آتی رہے تاکہ اگر کوئی ایسی جماعت ان کو دکھائی دے جس سے ان کو خوف ہو تو وہ جھنڈوں کو ہلا دیں۔

کوہبانی جماعت پر آذین کی پیادہ فوج کا حملہ

رات کو کوہبانیوں نے پہاڑوں کی چوٹیوں پر بسر کی۔ جب ابن العلا اور حسین بن خالد اذین کی گرفتار کردہ عیال کے ساتھ واپس آنے لگے تو اثنائے راہ ہی میں قبل اس کے کہ پہاڑ کی تنگ گھاٹی میں وہ داخل ہوں اذین کی پیادہ فوج پہاڑ سے ان کے مقابلہ کے لئے اتر آئی۔ اور اس سے پہلے کہ یہ جماعت گھاٹی میں داخل ہوا انہوں نے اس کو آ لیا۔ اور حملہ کر دیا۔ اس حملہ میں اس جماعت کے کئی آدمی مارے گئے اور انہوں نے بعض عورتوں کو بھی ان سے چھین لیا۔ اب اس کوہبانی جماعت کی نظر جن کو افشین نے خاص خاص مقامات پر متعین کیا تھا۔ دشمن پر پڑی اذین نے اس جماعت کے مقابلہ کے لئے دو فوجیں بھیجی تھیں ایک وہ جو ان سے آ کر مقابلہ کرے اور دوسری وہ جو اس گھاٹی میں ان سے قبل داخل ہو کر ان کی واپسی کا راستہ مسدود کر دے۔

کوہبانیوں کی افشین سے امداد طلبی

جب کوہبانیوں نے حسب ہدایت اپنے جھنڈے ہلائے افشین نے فوراً مظفر بن کبدر کو اس کے اپنے دستے کے ساتھ اس طرف روانہ کیا۔ یہ دستہ تیزی سے بڑھتا ہوا مقام مقصر کی طرف لپکا۔ مظفر کے پیچھے افشین نے ابو سعید کو بھیجا اور ان دونوں کے پیچھے اس نے بغارا خذاہ کو روانہ کیا۔ یہ سب وہاں پہونچ گئے۔ آذین کی وہ پیادہ سپاہ جو گھاٹی میں تھی ان فوجوں کو دیکھ کر اس مقام کو چھوڑ کر پھر اپنی مرکزی سپاہ میں جا ملی اور اس طرح ظفر بن العلا اور حسین بن خالد اور ان کے ساتھی بھی خطرناک مقام سے بچ کر چلے آئے۔ اور سوائے ان مقتولین کے جو پہلے حملہ میں ان کی فوج میں ہوئے اور کسی سپاہی کا ان کو نقصان نہ اٹھانا پڑا۔ یہ سب افشین کے پڑاؤ میں مع ان عورتوں کے جو ان کے ہاتھ آئی تھیں چلے آئے۔

اس سال بابک کے شہر بذ کو مسلمانوں نے فتح کیا اور اس میں داخل ہو کر اسے لوٹ لیا۔ یہ واقعہ اس سال کے ماہ رمضان کے ختم ہونے میں جبکہ دس دن باقی تھے جمعہ کے دن پیش آیا۔

افشین کی محتاط حکمت عملی

جب کلاں روزہ سے بڑھ کر بذ کے قریب پہنچنے کا افشین نے ارادہ کیا تو خلاف دستور سابق اس مرتبہ اس نے بجائے جلد جلد منازل کے آہستہ آہستہ پیش قدمی شروع کی۔ اس مرتبہ وہ صرف چار میل آگے بڑھنے کے بعد کسی مقام میں جو رود ذالرود جانے والی تنگ گھاٹی پر ہوتا پڑاؤ کر دیتا۔ اس پیشقدمی میں اگرچہ وہ اپنے پڑاؤ کے گرد خندق نہیں بناتا تھا مگر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کانٹوں کی باڑ ضرور لگا لینا۔ معتصم نے اسے لکھا تھا کہ تم فوج کے دستے بنا کر ان کی باریاں مقرر کر دو۔ اور جس طرح فوج رات کو گرداوری کرتی ہے، یہ دستے بھی دیکھ بھال کے لئے گھوڑوں پر سوار ہیں۔ چنانچہ اب فوج کا ایک حصہ پڑاؤ میں آرام سے قیام کرتا اور ایک حصہ رات کی طرح دن میں بھی دشمن کے اچانک حملہ کے خوف سے گھوڑوں پر سوار ہر وقت اصل پڑاؤ کی ایک میل کے فاصلہ پر دیکھ بھال کے لئے مستعد رہتا۔ تاکہ اگر کوئی خطرہ رونما ہو تو تمام فوج مقابلہ کے لئے آمادہ رہے۔ اور پیدل سپاہ اصل پڑاؤ ہی میں رہتی۔

معتصم کی ہدایت پر عمل

ساری فوج مصائب سفر سے تنگ آ گئی اور انہوں نے افشین سے کہا کہ ہم کب تک اس گھاٹی میں پڑے رہیں۔ ہم کھلے میدان میں بیٹھے ہیں۔ اور اگرچہ ہمارے اور دشمن کے درمیان چار فرسخ کا فاصلہ ہے مگر ہم جو کنیں وہ کر رہے ہیں کہ گویا دشمن ہمارے سامنے موجود ہے۔ ہم کو ان لوگوں سے جو ہمارے پاس سے گزرتے ہیں اور جاسوسوں سے شرم آتی ہے کہ وہ ہمارے متعلق کیا کہتے ہوں گے۔ باوجود دشمن کے چار فرسخ پر ہونے کے ہم خوف سے مرے جاتے ہیں۔ آپ ہمیں لے کر بڑھیں۔ اب چاہے ہمیں فتح ہو یا شکست۔

افشین نے کہا۔ میں خود جانتا ہوں کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو وہ بالکل درست ہے۔ مگر امیر المومنین نے مجھے ایسا ہی حکم دیا ہے اور مجھے امتثال امر کے سوا چارہ نہیں ہے۔

افشین کی رود ذالروذ کی جانب پیشقدمی

اس کے چند ہی روز کے بعد معتصم کا خط آیا۔ جس میں اسے حکم دیا گیا تھا کہ اب یہ انتظام اور نگرانی صرف رات میں قایم رہے۔ چند روز اور اسی طرح گزرے اس کے بعد افشین اپنی فوج خاصہ کے ساتھ رود ذالروذ کی طرف بڑھنے لگا۔ اور خود فوج سے آگے بڑھ کر ایسے مقام پر آیا جہاں سے وہ کنواں جہاں گذشتہ سال اس کی اور بابک کی لڑائی ہوئی تھی، نظر آتا تھا۔ افشین نے وہاں نظر دوڑائی تو اسے وہاں ایک خرمی (دستہ فوج) نظر پڑا مگر وہ نہ اس سے لڑے اور نہ وہ ان سے لڑا۔ اس پر بعض گنواروں نے طعن بھی کیا کہ تم کو شرم نہیں آتی کہ بڑھ کر آئے ہو اور پھر رک جاتے ہو۔ مگر افشین نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیدیا کہ کوئی ان کے سامنے نہ جائے وہ ظہر کے قریب تک ان کے سامنے ٹھیر کر پھر اپنے پڑاؤ پلٹ آیا۔ اور دو دن وہاں ٹھہر کر پھر پہلی مرتبہ سے زیادہ فوج کے ساتھ رود ذالروذ کی طرف بڑھا۔

محفوظ مقامات کا انتخاب

اس نے ابو سعید کو حکم دیا کہ جس طرح میں پہلی مرتبہ ان کے سامنے جا کر ٹھیر گیا تھا۔ آج تم وہاں جا کر ٹھیرو۔ مگر ان سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہ کرنا اور نہ ان پر یورش کرنا۔ خود افشین رود ذالروذ پر ٹھیر گیا۔ اور اس نے کوہیانیوں (پہاڑی لوگوں) کو حکم دیا کہ تم ان پہاڑوں پر چڑھ کر جن کو تم نہایت ہی مستحکم اور محفوظ خیال کرتے ہو۔ سب طرف پھر کر دیکھو اور وہاں ایسے مقامات کی تلاش کرو جہاں ہم اپنی پیدل فوج کو مصئون کر سکیں۔ اس جماعت نے پہاڑوں میں پھر کر تین پہاڑیاں جن پر کبھی قلعے تھے۔ اور اب وہ خراب ہو چکے تھے، اس کام کے لئے انتخاب کیں۔ افشین نے ان کے انتخاب کو پسند کر لیا اور ابو سعید کو اس رود ذالروذ سے واپس بلا بھیجا۔ دو دن کے بعد وہ اپنے پڑاؤ سے رود ذالروذ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف اترا۔ اس نے اپنے ساتھ بیگاری لئے اور ان پر پانی کی مشکیں اور بسکٹ لدوائے یہ سب کے سب رود الروذ پہونچ گئے اس نے ابوسعید کو پہلے دن کی طرح آج بھی حکم دیا کہ تم جاکر دشمن کے سامنے کھڑے ہو جاؤ۔ اور اس نے بیگاریوں کو حکم دیا کہ وہ پتھر لے جائیں اور ان راستوں کی قلعبندی کر دیں۔ جو ان پہاڑیوں کو جاتے تھے۔ جن کو پیادہ سپاہ کے قیام کے لئے انتخاب کیا گیا تھا۔ اس استحکام سے ان کی صورت قلعوں کی سی ہو گئی۔ نیز افشین کے حکم سے ان پتھروں کے نیچے ان سب راستوں پر چڑھائی تک خندق بنا دی گئی اور پہاڑ پر چڑھنے کا صرف ایک راستہ کر دیا۔ اس کے بعد اس نے ابوسعید کو واپسی کا حکم دیا وہ پلٹ آیا۔ اور پھر افشین اپنی فرودگاہ کو چلا آیا۔

خندق کی کھدائی

جب مہینہ کا آٹھواں دن آیا اور قصر مستحکم ہو گیا۔ افشین نے بسکٹ اور ستو پیدل سپاہ کو اور کھانا اور جو سواروں کو دیئے اور ان کی حفاظت اپنی فرودگاہ میں ایک شخص کے تفویض کر کے اب سب پھر وادی کی طرف چلے۔ اس نے پیدل سپاہ کو حکم دیا کہ وہ ان پہاڑیوں پر چڑھیں اور اپنے ساتھ پانی اور دوسری ضروریات زندگی لے لیں انہوں نے حسب بجا آوری کی۔ خود افشین ایک سمت میں فروکش ہوا۔ اور اس نے ابوسعید کو پھر حسب سابق دشمن کے سامنے جاکر ٹھیرنے کا حکم دیا اور لوگوں سے کہا کہ ہتھیار بند گھوڑوں سے اتر پڑیں۔ مگر زینیں ان پر کسی رہنے دیں پھر اس نے خندق کے لئے نشان اندازی کی اور مزدوروں کو اس نشان پر خندق کھودنے کا حکم دیا۔ اور ان سے جلد کام کرانے کے لئے نگراں متعین کئے اب خود وہ اور تمام شہ سوار سواری سے درختوں کے سایہ میں اتر پڑے۔ اور سایہ میں اپنے گھوڑے چرانے لگے۔

افشین کی پیدل سپاہ کو ہدایت

نماز عصر پڑھ کر افشین نے مزدوروں کو پیدل سپاہ کے ہمراہ ان کو مستحکم کردہ پہاڑیوں پر چڑھنے کا حکم دیا اور پیدل سپاہ کو یہ ہدایت کر دی کہ وہ خود نہ سوئیں۔ ایک دوسرے کی چوکسی کرتے رہیں۔ البتہ مزدوروں کو پہاڑوں کے اوپر سونے دیں۔ زوال کے وقت اس نے شہ سواروں کو پھر سوار ہونے کا حکم دیا۔ اس کے بعد اس نے ان کے کئی دستے بنائے اور اپنے چاروں طرف اس طرح کھڑا کیا کہ ایک ایک دستے کے درمیان ایک تیر کا فاصلہ چھوڑا۔ اور ہر دستے سے یہ کہدیا کہ تم دوسرے کی طرف التفات نہ کرنا۔ بلکہ جو جہاں کھڑا کیا گیا ہے وہ وہیں جما رہے۔ ایسا نہ ہو کہ کسی شور کی وجہ سے وہ اپنی جگہ چھوڑ دے۔ یہ تمام دستے صبح تک گھوڑوں پر سوار اپنی جگہ کھڑے رہے۔ اور پیدل سپاہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر اپنی چوکسی اور نگرانی کرتی رہی۔ اس نے ان سے بھی کہدیا تھا کہ اگر رات میں تم کو کسی کی آہٹ ہو تم اس کی ہرگز پرواہ نہ کرنا بلکہ اپنی اپنی جگہ ٹھیرے رہنا اور پہاڑ اور خندق کی حفاظت کرنا۔ چنانچہ انہوں نے بھی صبح تک رات اسی طرح بسر کر دی۔

بابک کی افشین کو پھلوں کی پیشکش

پھر اس نے رات کے وقت فوج کے مفتش کو ان سواروں اور پیدل سپاہ کی حالت کی خبر گیری کا حکم دیا تاکہ وہ دیکھ آئے کہ سب لوگ ہوشیار اور بیدار ہیں دس روز خندق کے کھودنے میں صرف ہوئے۔ دسویں دن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افشین نے خندق کو اپنی فوج میں تقسیم کر دیا اور سرداروں کو حکم دیا کہ وہ اپنے اور اپنی جمعیتوں کے سامان و اسباب کو رفتہ رفتہ یہاں منگوالیں اسی اثنار میں بابک کا ایک قاصد اس کے پاس آیا۔ اس کے ساتھ کھیرے خربزے اور ککڑیاں تھیں اس نے بابک کا یہ پیام اسے پہونچا دیا۔ کہ چونکہ آجکل تم تکلیف میں ہو اور تم اور تمہارے تمام ساتھی بسکٹ اور ستو پر گذر بسر کر رہے ہیں۔ اس لئے میں یہ چیزیں بطور تحفہ تم کو بھیجتا ہوں۔ افشین نے اس پیامبر سے کہا۔ تم جانتے ہو کہ اس سفارت سے میرے دوست کا کیا مطلب ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اس حیلہ سے اسے ہماری چھاؤنی کا سب حال معلوم ہو جائے۔ مگر میں بخوشی اس کی عنایت کو قبول کرتا ہوں اور ان کے اصلی مدعا کو بھی پورا کر دیتا ہوں۔ بیشک مجھے معیشت کی تنگی ہے۔ پھر اس نے بابک کے پیامبر سے کہا یہاں کا حال تو تم دیکھ چکے مگر اب تم کو پہاڑ پر چڑھ کر وہاں کے انتظامات اور وہاں سے ہماری اور فرودگاہوں، مورچوں اور استحکامات کو دیکھنا چاہیے۔ اس نے حکم دیا کہ ان کو گھوڑے پر سوار کر کے پہاڑ پر لے جاؤ۔ اور وہاں کی جدید خندق دکھاؤ اور وہ کلاں روذ اور برزند کی خندقیں بھی دکھا لیں۔ اس طرح ان کو ہماری تینوں خندقیں تفصیل سے دکھا دی جائیں۔ کوئی بات پوشیدہ نہ رکھی جائے اور یہ موقع دیا جائے کہ یہ ان کو خوب غور سے اچھی طرح دیکھ لیں۔ تاکہ پھر اپنے سردار کو جا کر اس کی اطلاع دیدیں۔

اس ہدایت کے مطابق بابک کے پیامبر کو سب خندقیں دکھائی گئیں۔ وہ برزند تک گیا۔ پھر اسے افشین کے پاس لائے۔ اس نے اسے جانے کی اجازت دی اور کہا کہ بابک کو میرا سلام کہنا۔

خرمیوں کی مبارزت

خرمیہ کی ایک جماعت چھاؤنی میں رسد لانے والوں سے تعارض کرتی تھی۔ وہ تین مرتبہ انہوں نے ایسا کیا اس کے بعد خرمیہ تین دستوں میں منقسم ہو کر افشین کی خندق کی فصیل تک چلے آئے اور یہاں آ کر انہوں نے للکارا۔ مگر افشین نے اپنی فوج کو ممانعت کر دی تھی کہ کوئی زبان سے ایک لفظ بھی نہ نکالے۔ دو تین راتوں تک وہ اسی طرح بڑھ بڑھ کر آتے اور فصیل کے پیچھے گھوڑے دوڑاتے رہے۔

خرمی دستہ پر فوجی حملہ

جب کئی مرتبہ وہ یہ کر چکے اور اب بے خوف ہو گئے تو افشین نے اپنی پیدل اور سوار فوج کے چار دستے ان کے مقابلہ کے لئے تیار کئے۔ پیدلوں میں صرف قادر انداز تھے اور ان دستوں کو اس نے پہاڑ کی وادیوں میں چھپا دیا اور دشمن کے لئے نگران متعین کئے وہ حسب دستور اپنے مقررہ وقت پر اپنے مقام سے اتر کر آئے اور انہوں نے اسی طرح ان کو للکارا اور سواری کرنے لگے۔ عین اس وقت افشین کی متعین فوج نے اپنی کمین گاہ سے نکل کر عقب سے ان پر حملہ کیا اور ان کی واپسی کا راستہ مسدود کر دیا۔ سامنے سے خود افشین نے آدھی رات میں پیدل کے دستے سے اپنی چھاؤنی سے ان کے مقابلہ کے لئے بڑھائے۔ وہ تاڑ گئے کہ گھاٹی ہمارے لئے مسدود کر دی گئی ہے لہٰذا اب وہ متفرق راستوں میں ہو لئے اور پہاڑ پر چڑھ گئے اور اس طرح اپنے مرکز کو چلے آئے۔ مگر اس واقعہ کا یہ اثر ہوا کہ اس روز سے انہوں نے اپنی وہ جسارت ترک کر دی۔ صبح کی نماز کے وقت اس کا تعاقب کرنے والی نوجین روذ الروذ کی خندق میں واپس آ گئیں۔ مگر ان میں سے کوئی ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے ہاتھ نہ لگا

افشین کی فوج کی ترتیب کا انتظام

اس کے بعد افشین نے یہ طریقہ مقرر کیا کہ وہ ہر ہفتے میں ایک مرتبہ آدھی رات کو نقارے بجواتا اور مشعلیں اور شمعیں کے ساتھ خندق کے دروازے تک آتا چونکہ ہر شخص اپنے رستے سے واقف ہوتا کہ وہ میمنہ میں ہے یا میسرہ میں ہے لہٰذا اس کے برآمد ہوتے ہی تمام چھاؤنی نکل کر اپنے اپنے موقع اور محل پر کھڑی ہو جاتی۔ اس موقع پر افشین کے ساتھ بارہ بڑے سیاہ علم خچروں پر سوار ہوتے وہ اس اندیشہ سے کہ گھوڑے چمک جائیں گے علم گھوڑوں کے بجائے صرف خچروں پر سوار کرتا۔ اس کے پاس صرف بڑے نقارے اکیس تھے۔ اور ان بڑے علموں کے علاوہ تقریباً پانچسو چھوٹے نشان تھے۔ ایک چوتھائی رات سے اس کی تمام فوج جس میں تمام فرقے شامل ہوتے اپنے اپنے مرتبہ پر صف بستہ ہو جاتی

نقارہ کی آواز پر فوج کی نقل و حرکت

طلوع فجر کے بعد افشین اپنے خیمہ سے برآمد ہوتا۔ موذن اس کے سامنے اذان صبح دیتا وہ نماز پڑھتا اور دوسرے لوگ تاریکی ہی میں نماز پڑھتے۔ نماز کے بعد وہ نقاروں پر چوب لگواتا اور پھر حملہ کی شکل میں چلتا۔ فوج کی کثرت اور پہاڑوں اور پہاڑی راستوں پر اپنی ترتیب کے مطابق نقل و حرکت کی وجہ سے اور قیام کا حکم وہ نقاروں کی آواز اور ان کی خاموشی سے دیتا۔ پہاڑ سامنے آتا وہ اس پر چڑھ جاتے۔ کوئی کھڈا آتا اس میں اتر جاتے۔ البتہ اگر کوئی ایسا پہاڑ سامنے آتا جس پر وہ نہ چڑھ سکتے اور نہ وہاں سے اتر سکتے تو وہاں سے وہ اپنی اصلی فوج اور صف میں پلٹ کر آجاتے۔ نقاروں کی آواز چلنے کا حکم تھی۔ اور جب وہ چاہتا کہ سب فوج ٹھیر جائے وہ نقاروں کو خاموش کرا دیتا اور اس وقت جو جمعیت یا سپاہی جہاں ہوتا چاہے وہ پہاڑ کی چوٹی ہو یا وادی کا عمق وہیں ٹھیر جاتا۔ افشین آہستہ آہستہ بڑھتا تھا۔ جب کوئی کوہانی کوئی خبر لے کر آتا وہ اسے سننے کے لئے ٹھیر جاتا طلوع فجر سے آفتاب اچھی طرح بلند ہونے تک وہ اس چھ میل مسافت کو جو رودذالرودذ اور بذ کے درمیان تھی طے کرتا۔

افشین و بابک کی احتیاطی تدابیر

افشین جب اس کنویں پر جہاں گزشتہ سال لڑائی ہوئی تھی چڑھ کر آتا تو بخارا خذاہ کو ہزار سوار اور چھ سو پیادوں کے ساتھ گھاٹی کے کناروں پر اس کی حفاظت کے لئے چھوڑ دیتا۔ تاکہ عرب کی نوبی جماعت اس پر آکر ان کا رستہ مسدود نہ کر دے۔ جب بابک کو معلوم ہوتا کہ حروف کا لشکر اس پر آرہا ہے۔ وہ اس گھاٹی کے جہاں بخارا خذاہ متعین ہوتا نیچے وادی میں اپنی پیدل فوج کو کمین گاہ میں متعین کر دیتا تاکہ جو جماعت وہاں سے بڑھ کر اس پر یورش کرنا چاہے۔ یہ فوج اسے روکے۔ مگر افشین اس کے مقابلہ پر بخارا خذاہ کو اس گھاٹی پر متعین کرتا جس پر افشین کے خلاف قبضہ کرنے کے لئے بابک اپنی جمعیت بھیجتا جب تک افشین اس کنویں تک وادی میں اترتا بخارا خذاہ برابر گھاٹی کی حفاظت کرتا رہتا

افشین کی امرائے عساکر کو ہدایت

افشین نے بخارا خذاہ کو ہدایت کی تھی کہ اس کے اور بذ کے درمیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والی وادی میں وہ اس طرح مقیم رہا کرے جس طرح کہ خندق میں رہا جاتا ہے نیز وہ ابوسعید محمد بن یوسف کو حکم دیتا کہ اپنے دستہ کے ساتھ وہ اس وادی کو عبور کر جائے۔ جعفر الخیاط کو حکم دیتا کہ وہ اپنے دستہ کے ساتھ وہاں ٹھیرا رہے۔ اور احمد بن خلیل کو حکم دیتا کہ وہ اپنے دستہ کے ساتھ ٹھیرے اس طرح وادی کی اس جانب میں جہاں سے ان کو دشمن کے اچانک حملہ آور ہونے کا اندیشہ تھا۔ تین رستے ہو جاتے۔ دوسری جانب سے خود بابک آذین کے ہمراہ بذ سے نکل کر ان تینوں دستوں کے مقابل ایک ٹیلہ پر آ کر بیٹھتا تاکہ افشین کی کوئی فوج بذ کے دروازے تک نہ بڑھ سکے اور افشین کا ہمیشہ قصد یہی ہوتا کہ وہ بذ کے دروازے تک پہونچے۔ مگر سردست وہ اپنی فوج کو صرف یہی حکم دیتا کہ جب وہ وادی کو عبور کر لیں تو پھر آگے نہ بڑھیں وہیں ٹھیر جائیں اور جنگ نہ کریں۔

بابک کو افشین کی نقل و حرکت کا علم

بابک کو جب معلوم ہوتا کہ افشین کی فوجیں اپنی خندق سے نکل کر اس کی طرف نقل و حرکت کر رہی ہیں وہ فوراً اپنی فوج کو پوشیدہ مقامات میں گھات بٹھا دیتا۔ اور اس وجہ سے اس کے پاس بہت تھوڑے آدمی رہ جاتے۔ افشین کو بھی اس کی خبر ہوتی مگر اسے گھات کے مقام معلوم نہ تھے۔ ایک مرتبہ اسے معلوم ہوا کہ خرمیہ سب کے سب نکل آئے ہیں اور بابک کے پاس بہت ہی تھوڑی جماعت رہ گئی ہے۔

افشین کا دستور عمل

افشین کا دستور تھا کہ وہ جب اس مقام پر چڑھ آتا تو وہاں اس کے لئے پوستین بچھا دی جاتی اور ایک کرسی رکھ دی جاتی۔ وہ ایک ایسے بلند مقام پر آ کر بیٹھتا جہاں سے بذ کا دروازہ سامنے نظر آتا اور تمام اس کی فوج دستوں میں تقسیم ہو کر اپنی اپنی جگہ کھڑی ہوتی۔ ان میں سے جو اس کے ہمراہ وادی کی اس جانب ہوتی جدھر افشین ہوتا وہ اس سپاہ کو گھوڑوں سے اترنے کی اجازت دیتا۔ البتہ جو فوجیں ابوسعید جعفر الخیاط اور احمد بن خلیل کے ہمراہ وادی کی دوسری جانب نکل چکی ہوتیں۔ ان کو دشمن کے خیال سے گھوڑوں سے اترنے کی اجازت نہ ہوتی۔ وہ اپنی کوہانی بیدل سپاہ کو دشمن کے گھاتوں کی تلاش کے لئے پہاڑ کی وادیوں میں پھیلا دیتا۔ کہ شاید کسی کمین گاہ کا پتہ چل جائے۔ یہ تلاش ہر کے بعد تک جاری رہتی اس اثنا میں خرمیہ بابک کے سامنے بیٹھے ہوئے بیذ پیتے رہتے اور نوبت بجتی رہتی۔ نماز ظہر پڑھ کر افشین اپنے مقام سے اٹھ کر اپنی رود ذالرود والی خندق کو چل دیتا۔ سب سے پہلے ابوسعید ادھر روانہ ہوتا۔ اس کے بعد احمد بن خلیل پھر جعفر بن دینار اور ان کے بعد افشین پلٹ جاتا۔ اس کی اس آمد و رفت سے بابک بہت چڑ جاتا اور جب وہ واپس جانے لگتا تو بابک کی فوج ان کا استہزا کرتی اور جنگ و بگل بجانے لگتی۔ تاوقتیکہ تمام فوج بخارا خداہ کے مقام سے بخیریت گزر نہ جاتی۔ وہ گھاٹی سے نہ ہٹتا۔ سب کے بعد وہ پلٹ کر چلا جاتا۔

چند روز جب اور اسی طرح بغیر لڑائی کے گزرے تو اس نقل و حرکت اور صف بندی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاش و تفتیش سے خرمیہ تنگ آگئے

خرمیوں کا جعفر کے دستہ پر حملہ

ایک دن اور اسی طرح بغیر لڑائی کے افشین حسب عادت واپس ہو گیا۔ اور سب دستے اپنی اپنی ترتیب سے پلٹنے لگے۔ ابو سعید نے وادی کو عبور کر لیا تھا۔ احمد بن خلیل بھی عبور کر آیا تھا اور جعفر کے دستے کے کچھ لوگ بھی عبور کر چکے تھے۔ کہ خرمیہ نے اپنی خندق کا پھاٹک کھولا۔ اس میں سے دس شہسواروں نے برآمد ہو کر جعفر کی بقیہ فوج پر اس جگہ حملہ کر دیا۔ فوج میں ہنگامہ برپا ہوا جعفر خود اپنے دستے کو لے کر پھر مقابلہ پر پلٹ آیا۔ اور اس نے بذات خود ان سواروں پر حملہ کر کے ان کو بذ کے دروازے تک پسپا کر دیا۔ اس کے بعد پھر فوج میں ایک ہنگامہ برپا ہوا۔ اب افشین اور جعفر اور ان کی فوجیں اس طرف سے لڑتی ہوئی پلٹ آئیں۔ اس سے پہلے جعفر کے دستے کے بعض لوگ نکل کر جا چکے تھے۔ خود بابک بھی چند سواروں کے ساتھ لڑنے کو نکل آیا۔ اس وقت نہ افشین کے ساتھ پیدل سپاہ تھی اور نہ بابک کے ساتھ پیادے تھے صرف سوار ہی لڑ رہے تھے۔ کبھی یہ ان پر حملہ آور ہوتے اور کبھی وہ ان پر حملہ کرتے۔ بہت سے آدمی طرفین کے زخمی ہوئے۔

افشین کی جعفر سے برہمی

افشین پلٹ کر پھر اپنی جگہ آ کر ٹھیر گیا۔ اس کے لیے حسب دستور چمڑا اور کرسی رکھ دی گئی۔ وہ اسی مقام پر جہاں بیٹھا کرتا پھر بیٹھ گیا۔ اور جعفر پر برہم ہونے لگا۔ کہ تم نے میری تمام تیاری اور منصوبے غارت کر دیئے اتنے میں اور شور سنائی دیا۔ ابو دلف کے دستے میں بصرے وغیرہ کے مجاہد رضا کاروں کی بھی ایک جماعت تھی۔ جب انہوں نے جعفر کو مصروف پیکار دیکھا تو یہ رضا کار افشین کے حکم کے بغیر وادی میں اتر کر اسے عبور کر کے بذ کی سمت اتر گئے تھے۔ اور خود شہر بذ سے چمٹ کر انہوں نے اسے کچھ نقصان بھی پہونچایا تھا۔ بلکہ قریب تھا کہ فصیل پر چڑھ کر بذ میں داخل ہو جائیں۔

جعفر کا افشین کو پیغام

جعفر نے افشین سے کہلا کر بھیجا کہ آپ مجھے پانسو پیدل قادر انداز بھیجدیں۔ مجھے اللہ کی ذات سے امید ہے کہ میں بذ میں داخل ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں اپنے سامنے سوائے اس آذین کے دستے کے جسے آپ بھی دیکھ رہے ہیں اور کوئی فوج مزاحمت کرنے والی نہیں دیکھتا۔

جعفر کو مراجعت کا حکم

افشین نے اسے کہلا کر بھیجا کہ تم نے میری تمام تجویز برباد کر دی۔ رفتہ رفتہ تم اس مقام سے اپنے کو اور اپنی فوج کو باہر لے آؤ۔ اور پلٹ آؤ اسی اثنار میں جب رضا کاروں نے خود بذ پر ہو کر یورش کر دی تو ایک شور برپا ہو گیا۔ بابک کی گھات والی فوجوں نے خیال کیا کہ اب تو جنگ پوری طرح شروع ہو چکی ہے انہوں نے نعرے بلند کئے اور بخارا خداہ کی فوج کے نیچے سے ایک دم وہ برآمد ہوئے اسی طرح سے بابک کی ایک دوسری گھات اس کنوئیں کے عقب سے جس پر افشین بیٹھا کرتا تھا نکل آئی۔ ان کو دیکھ کر خرمیہ جماعت سب کی سب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرکت میں آگئی۔ مگر مسلمانوں کی فوجیں اب تک بغیر کسی اضطراب کے اور بے چینی کے اطمینان کے ساتھ اپنی اپنی جگہ جوں کی توں کھڑی رہیں۔ یہ دیکھ کر افشین نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس طرح ہمیں دشمن کے چھپنے کے مقامات کا پتہ چل گیا۔

جعفر کی افشین سے شکایت

جعفر پلٹ آیا۔ اس کی فوج اور رضا کار بھی واپس آئے۔ جعفر افشین کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرے آقا امیر المومنین نے مجھے اس جنگ کے لئے جس کا موقع آگیا تھا بھیجا ہے نہ اس لئے بھیجا ہے کہ یہاں آرام سے بیٹھا رہوں۔ آپ نے عین ضرورت کے وقت میری امداد سے دست کشی کی۔ اگر آپ صرف پانسو پیدل قادر انداز مجھے بھیج دیتے تو میں نہ صرف بذ بلکہ بابک کے گھر کے اندر داخل ہو جاتا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میرے سامنے بہت تھوڑی فوج مقابلہ کے لئے تھی۔

جعفر اور فضل بن کاؤس میں تلخ کلامی

افشین نے کہا اے عمت دیکھو کہ سامنے کون ہے۔ یہ دیکھو کہ پیچھے کس قدر ہیں۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ بخارا خداہ اور اس کی فوج پر دشمن کی ایک پوشیدہ فوج نے اپنی گھات سے نکل کر اچانک حملہ کیا تھا۔ اس پر فضل بن کاؤس نے جعفر سے کہا۔ اگر اس لڑائی کا انتظام تمہارے ہاتھ میں ہوتا تو تم سے یہ بھی نہ ہو سکتا کہ تم اس مقام تک چڑھ آتے جہاں تم اب کھڑے ہو۔ یہ کیا باتیں بناتے ہو کہ میں یہ کرتا اور یہ کرتا۔ جعفر نے کہا یہ جنگ ہے اور جس کا جی چاہے آجائے ہم اس کے لئے یہاں موجود ہیں۔ فضل نے غصے میں کہا اگر امیر یہاں نہ ہوتے تو میں تم کو بتاتا کہ تم کون ہو اس پر افشین نے دونوں کو ڈانٹا اور وہ دونوں خاموش ہو گئے۔

رضا کاروں کی واپسی کا حکم

افشین نے ابو دلف کو حکم دیا کہ رضا کاروں کو شہر کی فصیل سے واپس لے آئے اس لئے ان کو واپسی کا حکم دیا۔ ان میں سے ایک شخص ایک پتھر لئے ہوئے آیا۔ اور کہنے لگا کہ اب تم ہم کو یہاں سے واپسی کا حکم دیتے ہو جبکہ میں نے خود شہر کی فصیل سے یہ پتھر اکھیڑ لیا ہے۔ اس نے کہا جس وقت واپس چلو گے تم کو معلوم ہو گا کہ ہمارے راستے میں کون دشمن حائل ہے۔ اس سے اس کی مراد بابک کی وہ فوج ہے جس نے بخارا خداہ کے عقب سے نکل کر اس پر حملہ کیا تھا

ابو سعید کی افشین کی حکمت عملی کی تعریف

افشین نے ابو سعید سے جعفر کے روبرو کہا اللہ تم کو اس کی تمہاری اپنی اور امیر المومنین کی خیر خواہی کی جزا دے۔ میں نہیں جانتا تھا کہ تم جنگی امور اور اس کی سیاست سے اس قدر باخبر ہو کہ ہر عمامہ باندھنے والا اس کا مستحق نہیں کہ وہ رائے زنی کرے۔ کہ کس اہم اور ضروری مقام میں محض وقوف کرنا غیر ضروری مقام میں جنگ کرنے سے بہتر ہے۔ یہ آسان کام نہیں۔ اس نے اس گھات کی طرف جو پہاڑ کے نیچے تھی اشارہ کر کے کہا کہ بتاؤ اگر یہ فوج ان رضا کاروں پر جو محض کرتے پہنے ہوئے ہیں، نکل پڑتی تو ان کی اور ان کے سرداروں کی کیا گت بنتی۔ اس خدا کا شکر ہے جس نے ان کو دشمن سے بچا لیا یہاں ٹھیرے رہو۔ اور جب تک یہاں ایک آدمی بھی ہو یہاں سے حرکت نہ کرنا۔

افشین کی مقام مصاف سے مراجعت

یہ کہہ کر افشین پلٹا۔ اس کی عادت تھی کہ جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ مراجعت کرتا تو پوری فوج کا علم اور خود اس کے سوار اور پیدل واپس ہوتے۔ اس اثنار میں وہ سوار دستہ اس کے سامنے کھڑا رہتا اور ان دونوں کے درمیان صرف ایک تیر کا فاصلہ رہتا وہ اس وقت تک اس گھاٹی اور تنگ درے کے قریب نہ جاتا جب تک کہ وہ یہ نہ دیکھ لیتا کہ سامنے جانے والے دستے کے تمام آدمی وہاں سے عبور کر گئے ہیں۔ اور اس کے لئے راستہ صاف کر چکے ہیں۔ اس کے بعد وہ گھاٹی کے قریب جاتا اور پھر وہ اپنے دوسرے دستہ سیاہ کے ساتھ اپنی سواری اور پیادہ جمعیت کے ساتھ اس گھاٹی میں اترتا۔ ہمیشہ اس کا یہی دستور رہا اس نے تمام دستوں کو یہ بتا دیا تھا کہ وہ کس کے پیچھے واپس ہوا کریں۔ اس وجہ سے کوئی دستہ اپنی نوبت کے بغیر کسی پر نہ مقدم ہوتا اور نہ اس سے موخر رہتا اور اس طرح جب بخار اخذاہ کے دستہ کے علاوہ اور تمام فوجیں اس گھاٹی سے گزر جاتیں تو اب بخار اخذاہ اس گھاٹی کو چھوڑ کر اپنی خندق کو پلٹتا۔ چنانچہ آج بھی وہ اسی ترتیب سے مقام مصاف سے پلٹا۔ ابو سعید سب کے آخر میں تھا۔ ہر فوج جو بخار اخذاہ کے مورچے سے گزرتی اسے وہ گھاٹا نظر آتی۔ جہاں دشمن ان کی تاک میں چھپا ہوا تھا۔ سن کو اب اب معلوم ہوا کہ ان کے پھانسنے کے لئے کیا جال بچھایا گیا ہے۔ وہ کفار بھی اپنی اپنی راہ ہو گئے جو چاہتے تھے کہ اس مقام کو جس کی حفاظت بخار اخذاہ کے ذمے تھی، اپنے قبضے میں کر لیں۔

رضاکاروں کی افشین سے شکایت

چند روز افشین اپنی روز الروذ والی خندق میں بغیر کسی جنگی کارروائی کے خاموش بیٹھا رہا رضاکاروں نے چارہ کی قلت اور حرج اور توشہ کی کمی کی اس سے شکایت کی اس نے ان سے کہا جو تم میں صبر کر سکتا ہے وہ صبر کرے اور جو نہ کر سکتا ہو وہ خوشی سے چلا جائے میرے ساتھ سرکاری فوج موجود ہے وہ بہر حال اپنی معاشوں میں سردی اور گرمی ہر حالت میں میرے ساتھ ہیں۔ برف پڑنے تک میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا۔

رضاکاروں کی افشین کے طرز عمل پر تنقید

اس جواب کو سنکر رضاکار اس کا ساتھ چھوڑ کر چلے آئے اور کہنے لگے کہ اگر افشین ہم کو اور جعفر کو کو ہمارے حال پر چھوڑ دیتا تو ہم نے بذ فتح کر لیا ہوتا۔ یہ تو جنگ میں صرف ٹال مٹول کر رہا ہے۔ افشین کو بھی اس بات کی اطلاع ہوئی کہ یہ رضاکار اس پر خوب زبان درازیاں کر رہے ہیں۔ وہ تو کہتے ہیں کہ افشین ان سے لڑنا ہی نہیں چاہتا وہ تو معاملہ کو طول دینا چاہتا ہے۔ یہاں تک کہ کسی نے یہ بھی کہا کہ میں نے رسول اللہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجھ سے فرماتے ہیں کہ میں افشین سے کہہ دوں کہ یا تم فوراً اس شخص سے پوری مستعدی سے لڑو، ورنہ میں پہاڑوں کو حکم دوں گا کہ وہ تم کو سنگسار کر دیں۔ اس خواب کو لوگوں نے راز سمجھ کر چھپانے میں علانیہ طور پر بیان کرنا شروع کیا۔

رضاکاروں کے افسروں کی طلبی

افشین نے رضاکاروں کے سردار وں کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ جس شخص نے یہ خواب دیکھا ہے اسے میرے سامنے پیش کیا جائے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے اب دوسروں کو بھی بڑے بڑے خواب نظر آنے لگے ہیں وہ اس شخص کو ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت کے ساتھ افشین کے پاس لائے افشین نے اسے سلام کیا۔ اور اپنے قریب بلا کر بٹھایا اور کہا کہ تم بغیر کسی لحاظ اور باک کے صاف صاف اپنا خواب مجھ سے بیان کر دو۔ کیونکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ جو کچھ تم نے دیکھا ہو گا وہی تم کہو گے۔ اس نے اپنا خواب بیان کر دیا۔ افشین نے کہا ہر شخص سے پہلے اللہ ہر بات سے واقف ہے۔ اور وہی اس بات کو جانتا ہے کہ اس مخلوق سے اس کا کیا ارادہ ہے اگر اللہ کا یہ ارادہ ہو کہ وہ پہاڑوں کو کسی پر سنگساری کا حکم دے تو سب سے پہلے وہ اس کافر کو سنگسار کرا کر ہمیں اس کی طرف سے مطمئن کر دیتا تاوقتیکہ میں اس کافر کی زبان درازی اور تکلیف سے اللہ کو بے فکر نہ کر دوں۔ تاکہ اسے پھر اس بات کی ضرورت ہی نہ رہے کہ میں اس سے لڑتا پھروں۔ اس وقت تک وہ مجھے کیوں سنگسار کرنے لگا اللہ پر کوئی خفی سی خفی بات بھی پوشیدہ نہیں ہے وہ میرے قلب سے واقف ہے۔ اور جانتا ہے کہ اے مساکین! میں تمہارے ساتھ کیا کرنا چاہتا ہوں۔

ایک مجاہد کا جذبہ شہادت

اس پر ایک دیندار مجاہد نے کہا جناب والا اگر شہادت کا موقع آگیا ہے تو آپ ہمیں اس سے محروم نہ کریں۔ ہم محض اللہ کے لئے اس کی رضا جوئی اور ثواب کے لئے آئے ہیں۔ آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم آگے بڑھیں۔ مگر آپ کی اجازت کے بعد شاید اللہ تعالیٰ ہمیں فتح عطا کر دے۔

افشین کا حملہ کرنے کا فیصلہ

افشین نے کہا مجھے آپ کی نیت صادق معلوم ہوتی ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ جو بات اللہ آپ کے ساتھ کرنا چاہتا ہے وہ انشاء اللہ بہتر ہوگی آپ بھی جوشیلے ہیں اور سب لوگوں میں بھی جوش موجزن ہے۔ مگر اللہ واقف ہے کہ میری رائے یہ نہیں تھی جو اس وقت آپ کے کلام سے مترشح ہوتی ہے۔ اب البتہ مجھے اللہ کی ذات سے امید ہے کہ اس بات کا موقع آگیا ہے کہ یہ جذبہ پورا ہو جائے۔ آپ اللہ کا نام لے کر جس روز چاہیں اس کام کے لئے آمادہ ہوں۔ ہم سب چلیں گے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اس گفتگو کے بعد مجاہدین ایک دوسرے کو بشارت دیتے ہوئے اس کے پاس سے اٹھ آئے اور انہوں نے چھاؤنی میں آکر اپنے دوسرے ساتھیوں کو بشارت دی اسے سن کر جو لوگ واپسی کا ارادہ کر چکے تھے وہ ٹھیر گئے اور جو لوگ چھاؤنی سے چل کر چند دن کی مسافت پر چلے گئے تھے، وہ بھی اسے سنکر واپس آگئے۔

افشین کی بذ پر فوج کشی

افشین نے ایک دن کے لئے وعدہ کیا کہ اس روز دشمن کے مقابلہ پر کوچ ہوگا۔ اس نے تمام فوج کو رسالہ پیدل اور تمام لوگوں کو کوچ کی تیاری کا حکم دیدیا اور ظاہر کیا کہ اس مرتبہ وہ ضرور دشمن سے لڑیگا۔ چنانچہ اس ارادے سے وہ تمام مال و متاع لیکر اپنی قیامگاہ سے چلا۔ چھاؤنی میں جسقدر خچر تھے ان پر اس نے زخمیوں کے لئے محمل رکھوائے۔ طبیبوں کو ساتھ لیا۔ بسکٹ، ستو اور دوسری تمام ضروریات جنگ اور معیشت ساتھ لیں اب سب نے مشترکہ طور پر بذ پر چڑھائی کی۔ اس نے بخارا غذاء کو گھاٹی پر اسی جگہ جہاں وہ پہلے اسے متعین کیا کرتا تھا متعین کر دیا۔

افشین کو ابو دلف کو پیشقدمی کا حکم

اس کے بعد اس کے مقررہ مقام پر حسب دستور سابق چمڑہ اور

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرسی اس کے لئے بچھادی گئی اور وہ حسب عادت کرسی پر بیٹھ گیا ابو دلف سے کہا کہ رضا کاروں سے کہو کہ جو سمت تم کو سب سے سہل معلوم ہو تم صرف اسی پر اکتفا کرو اور جعفر سے کہا کہ تمام فوج تمہارے سامنے موجود ہے قادر انداز اور آگ لگانے والے بھی تمہارے سامنے ہیں اگر تم کو ان کی ضرورت ہو تو میں یہ تم کو دیئے دیتا ہوں۔ تمہاری جو حاجت ہو یا جو کچھ تم چاہو وہ میں پورا کر دیتا ہوں تم اللہ کا نام لے کر جس جگہ سے جانا چاہو بڑھو۔ جعفر نے کہا میں اس مقام پر پہنچنا چاہتا ہوں جہاں میں متعین ہوتا تھا۔ افشین نے کہا بسم اللہ جائیے۔ اس کے بعد اس نے ابو سعید کو بلایا اور کہا کہ تم اور تمہاری فوج میرے سامنے کھڑی رہے اور یہاں سے تم میں سے کوئی اپنی جگہ سے حرکت نہ کرے۔ اسحٰق احمد بن خلیل کو بھی بلا کر یہی حکم دیا کہ وہ اپنی جگہ جا رہے۔ اور جعفر اور اس کی مجاہد جماعت کو وادی عبور کر کے آگے بڑھنے دے۔ خود اپنی جگہ کھڑا رہے تاکہ اگر جعفر کو پیدل سپاہ یا سواروں کی امداد کی ضرورت ہو تو ہم ان کو کمک بھیجدیں۔

رضا کاروں کا بذ پر حملہ

اس نے ابو دلف اور اس کے رضا کار مجاہدین کو پیشقدمی کا حکم دیا۔ یہ وادی میں اتر کر پہلی مرتبہ جس جگہ اور سمت سے چڑھے تھے اس مرتبہ بھی بذ کی فصیل کی طرف چڑھنے لگے اور وہاں پہونچکر حسب سابق فصیل سے جا لپٹے۔ جعفر نے ایک شدید حملہ کر کے اس مرتبہ بھی پہلے حملہ کی طرح شہر کے دروازے پر جا کر ضرب لگائی اور وہیں ٹھہر گیا۔ خاصی دیر تک کفار بھی وہیں اس کے مقابلہ پر جمے رہے۔ افشین نے ایک آدمی کے ہاتھ دیناروں کی ایک تھیلی یہاں بھیجی۔ اور اس سے کہا کہ تو جعفر کے مجاہدین کے پاس جا اور کہہ کہ جو آگے بڑھے گا اسے ایک مٹھی بھر اشرفیاں دی جائیں گی اس نے اپنے ایک دوسرے آدمی کو ایک اور تھیلی دی اور کہا کہ تم یہ روپیہ، طوق اور کنگن لے کر رضا کاروں کے پاس جاؤ اور ابو دلف سے کہو کہ رضا کاروں اور دوسرے مجاہدوں میں تم کو جو ایسا نظر آئے جس نے جنگ میں اچھی خدمات انجام دی ہوں، اسے جو مناسب سمجھو اس میں سے دو۔ نیز اس نے مہتمم آبدار خانہ کو بلا کر حکم دیا کہ ستو اور پانی لے کر عین لڑائی میں فوج کے ساتھ جا ملو۔ اور جسے ضرورت ہو اسے یہ چیزیں دو۔ تاکہ سپاہیوں کو پیاس کی وجہ سے واپس نہ آنا پڑے۔

رضا کاروں کے لئے ستو اور پانی کی فراہمی

نیز افشین نے جعفر کی جمعیت کو بھی پانی اور ستو مہیا کرا دیا۔ اس نے کلغریہ فوج کے سردار کو بلا کر اس سے کہا کہ دوران جنگ میں جس رضا کار کے ہاتھ میں کم کو تبر نظر آئے میں اسے پچاس درہم عطا کروں گا۔ اس کے لئے اس نے درہموں کی ایک تھیلی اس کے حوالے کی جعفر کی جمعیت کے ساتھ بھی اس نے اسی سلوک کا حکم دیا۔ اور فوج کے پاس اس نے کلغریہ دستے کو روانہ کیا۔ جن کے پاس تبر تھے۔ اس نے طوق اور کنگنوں سے بھرا ہوا ایک صندوق جعفر کو بھیجا اور کہا کہ اپنے آدمیوں میں سے جسے چاہو یہ انعام دو۔ اس کے علاوہ میں بعد میں اور بھی انعام واکرام اسے پاس سے ان کو دوں گا۔ نیز جس کسی سے تم معاش کے اضافہ کا اقرار کرو میں اسے بھی پورا کروں گا۔ اور امیر المومنین کو ان کے نام لکھ بھیجوں گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرمیوں کا جعفر پر حملہ

بذ کے دروازے پر دیر تک گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی۔ آخر کار خرمیہ دروازہ کھول کر جعفر کی جمعیت پر حملہ آور ہوئے اور ان کو دروازے سے ہٹا دیا۔ نیز انہوں نے ایک دوسری سمت سے رضاکاروں پر حملہ کر دیا۔ اور ان کے دو علم چھین لئے ان کو فصیل سے دھکیل دیا اور پتھروں سے ان کو اس قدر زخمی کیا کہ وہ متاثر ہو کر جنگ سے دور ہٹ کر ٹھیر گئے۔ جعفر نے اپنی جماعت کو للکارا۔ آگے بڑھو ان میں سے تقریباً سو آدمی جھپٹ کر آگے بڑھے۔ اور وہ اپنی ڈھالوں کی آڑ میں گھستوں کے بل دشمن کو روک کر کھڑے ہو گئے۔

خرمیوں کی شدید مدافعت

اب یہ مشکل ہوئی کہ نہ یہ ان پر بڑھتے تھے اور نہ وہ ان پر پیشقدمی کرتے تھے۔ زمانہ دیر تک لڑائی کی یہی صورت قایم رہی افشین عراد سے بھی سامنے لایا تھا۔ اس نے ایک عراد جعفر کے مقابل دروازے کے سامنے نصب کیا تھا۔ اور ایک وہی کی جانب سے رضاکاروں کی جمعیت کے قریب نصب کیا تھا۔ جعفر کی سمت والے عراد کی اس نے پوری طرح مدافعت کی مگر وہ کسی طرح جعفر کی فوج اور خرمیہ کے درمیان جا پڑا۔ اور دیر تک دونوں کے بیچ میں رہا۔ مگر آخر کار جعفر کی جمعیت نے سخت جدوجہد کے بعد اسے دشمن کے نرغے سے نکالا اور پھر اسے اکھاڑ کر اصل فرودگاہ کو واپس کر دیا۔ اب تک دونوں فریق ایک دوسرے کو روکے ہوئے تھے کسی کو پیشقدمی کا موقع نہ ملا البتہ تیر اور پتھر ایک دوسرے پر چلا رہے تھے۔ جعفر کے تیر اور پتھر ان کی فصیل اور دروازے پر پڑتے اور یہ لوگ میدان میں ڈھالوں کی آڑ لئے ہوئے تھے۔

پیدل فوج کی کمک

اس کے بعد پھر لڑائی ہونے لگی پھر افشین کو یہ بات بری معلوم ہوئی کہ دشمن اس کی فوج پر دست آزدراز کرے اب اس نے اس پیدل فوج کو جسے اس نے پہلے سے تیار کر رکھا تھا۔ اور وہ رضاکاروں کی جگہ مورچہ زن تھے کمک کے لئے بھیجا اور جعفر کی کمک کے لئے ایک پیدل کا دستہ روانہ کیا۔ جعفر نے کہا فوج کی کمی کی وجہ سے مجھ پر یہ یورش نہیں ہوئی ہے۔ میرے ساتھ بڑے چابک دست بہادر ہیں۔ مگر مشکل یہ ہے کہ ان کو آگے بڑھنے کا موقع و محل ہی نہیں ہے۔ یہ جگہ اس قدر تنگ ہے کہ یہاں صرف ایک یا دو آدمی اچھی طرح سے نقل و حرکت کر سکتے ہیں۔ جنگ رک گئی۔ افشین نے کہلا کر بھیجا کہ واپس آ جاؤ۔ جعفر پلٹ آیا۔

افشین کا فوج کو مراجعت کا حکم

افشین نے اپنے محمل بردار خچر میدان میں بھیجے وہ زخمیوں کو اور ان لوگوں کو جو پتھروں کی چوٹوں سے خود چلنے سے معذور تھے ان محملوں میں بٹھا کر لے آئے۔ اب افشین نے ساری فوج کو مراجعت کا حکم دیا اور یہ سب اپنی رو ذالروذ والی خندق میں چلے آئے۔ لوگ اس سال فتح سے مایوس ہو گئے اور اس وجہ سے رضاکاروں کی ایک بڑی جماعت چھاؤنی سے چل گئی۔

پیدل تیراندازوں کو پہاڑ پر چڑھائی کا حکم

دو جمعوں کے بعد افشین نے پھر حملہ کی تیاری کی وسط شب میں اس نے ایک ہزار پیدل قادر انداز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو طلب کر کے ان میں سے ہر ایک کو چھاگل اور بسکٹ دیئے اور ان میں سے بعض کو سیاہ اور دوسرے رنگ کے جھنڈے بھی دیئے۔ اس تیاری کے بعد اس نے اس فوج کو غروب آفتاب کے وقت رہنماؤں کے ساتھ آگے روانہ کیا۔ وہ ساری رات نہایت دشوار گذار اور مکلف پہاڑوں پر عام راستے سے ہٹ کر چلتے رہے۔ اور اس طرح ان پہاڑوں کو گھوم کر وہ اس بلند پہاڑ کے پیچھے پہونچ گئے جس پر آذین آکر ٹھیرتا تھا۔ افشین نے انھیں حکم دیا تھا کہ اس قدر خاموشی سے نقل و حرکت کریں کہ کسی کو ان کی خبر نہ ہونے پائے۔ اور جب ہمارے علم تم کو نظر آئیں اور تم صبح کی نماز پڑھ چکو اور جنگ بھی ہونے لگے اس وقت تم ان جھنڈوں کو اپنے نیزوں کے سروں پر باندھ کر ہلانا، نقارے بجانا اور پہاڑ پر سے اتر کر دشمن پر پتھر اور تیر کا مینھ برسا دینا اور اگر تم کو ہمارے علم نظر نہ آئیں تو تم اپنی جگہ سے اس وقت تک جنبش نہ کرنا جب تک کہ میری اطلاع تم کو نہ موصول ہو۔

بشیر ترکی کو زیریں حصہ پر قبضہ کرنے کی ہدایت

اس جماعت نے حسب عمل کیا۔ وہ طلوع فجر کے ساتھ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے وادی میں سے ان مشکیزوں کو بھرے گئے اور پہاڑ کی چوٹی پر پہونچے۔ ابھی کچھ رات باقی تھی کہ افشین نے اپنے افسروں کو حکم بھیجا کہ سب مسلح ہو جائیں میں علی الصباح پیشقدمی کروں گا نیز ابھی رات باقی تھی کہ اس نے بشیر الترکی اور اس کی ساتھی فراغنہ جمعیت کے ایک سردار کو آگے روانہ کیا۔ اور حکم دیا کہ وہ اس وادی کے سب سے زیریں حصے میں جہاں سے لوگوں نے پانی لیا تھا، اور جو اس پہاڑ کے نیچے واقع تھی جہاں آذین آکر ٹھیرتا تھا، مسلسل چل کر پہونچ جائیں افشین کو یہ بات پہلے سے معلوم تھی کہ جب کبھی ہماری فوج بابک پر حملہ آور ہوتی ہے وہ ہمیشہ اس مقام میں اپنی جمعیت کو گھات میں بٹھا دیتا ہے۔ اس ہدایت کے بموجب بشیر اور فراغنہ اس مقام کی طرف جس کے متعلق معلوم تھا کہ وہاں بابک کی ایک فوج گھات میں بیٹھا کرتی ہے رات ہی میں چل دیئے ان کی اس روانگی کا علم خود چھاؤنی کے اکثر لوگوں کو نہ ہو سکا۔

افشین کی پیش قدمی

ان کے جانے کے بعد افشین نے تمام افسروں کو حکم بھیجا کہ وہ مسلح ہو کر سواری کے لئے تیار ہو جائیں۔ کیونکہ میں علی الصباح پیشقدمی کروں گا چنانچہ علی الصباح وہ اور تمام فوج فرودگاہ سے مسلح ہو کر چلی اس نے دستور کے مطابق مشعلیں اور مشعلچیوں کو بھی ساتھ لیا۔ نماز صبح ادا کی۔ اس کے بعد نقارے پر چوب پڑی وہ سوار ہو کر اسی جگہ آیا جہاں وہ ہر دفعہ آکر ٹھیرا کرتا تھا۔ حسب عادت وہاں اس کے لئے کھان اور کرسی رکھ دی گئی۔ بمقتضاء اپنی عادت کے مطابق اس کھائی پر آکر کھڑا ہوتا جہاں وہ ہر روز کھڑا ہوتا تھا مگر آج افشین نے اپنے مقدمۃ الجیش میں ابو سعید، جعفر الخیاط اور احمد بن خلیل کے ساتھ کر دیا۔ ایسے وقت میں اس تبدیلی کو دیکھ کر تمام فوج اچنبھے میں پڑ گئی۔

آذین والے ٹیلے کا محاصرہ

افشین نے ان سب سرداروں کو حکم دیا کہ تم اس ٹیلہ کو جس پر آذین مقیم ہے چاروں طرف سے حلقے میں لے لو۔ حالانکہ آج سے پہلے وہ ان کو اس بات سے روکا کرتا تھا۔ یہ تمام دستہ اپنے مذکورہ بالا چار سرداروں کی قیادت میں بڑھا اور اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس ٹیلے کو گھیر لیا۔ جعفر الخیاط بذ کے دروازے کے قریب تھا۔ ابوسعید اس سے ملا ہوا تھا۔ اور بخارا خذاہ اس سے متصل تھا۔ اور احمد بن خلیل بن ہشام بخارا خذاہ کے متصل تھا۔ اس طرح انہوں نے اس ٹیلے کو چاروں طرف سے اپنے حلقہ میں لے لیا۔

خرمیوں کا بشیر و فراغنہ پر حملہ

اتنے میں وادی کے اسفل سے ایک شور اٹھا کیونکہ آذین والے ٹیلے کے نیچے جو گھات تھی اس نے بشیر اور فراغنہ پر اپنی کمین گاہ سے نکل کر حملہ کر دیا تھا۔ بشیر اور اس کے ساتھی ان سے لڑنے لگے اور تھوڑی دیر تک خوب گھمسان لڑائی ہوتی رہی۔ اصل فوج نے جب شور سنا تو ان میں اضطراب پیدا ہوا۔ افشین نے حکم دیا کہ منادی کر دی جائے کہ بشیر الترکی اور فراغنہ ہیں۔ جن کو میں نے ہی اس سمت کو بھیجا ہے۔ اور انہوں نے دشمن کی گھات کو برباد کیا ہے۔ یہ وہی شور ہے لہٰذا تم لوگ اپنی جگہ اطمینان سے رہو۔ مگر جب ان قادر انداز پیدلوں نے جو پہاڑ سے پہاڑوں پر بھیجے گئے تھے، اس شور کو سنا انہوں نے افشین کی ہدایت کے مطابق اپنے علم جوڑ لوگوں نے دیکھا کہ بلند پہاڑ سے سیاہ علم آ رہے ہیں، اس فوج اور اس پہاڑ کے درمیان تقریباً ایک فر کا فاصلہ تھا۔

جعفر الخیاط کا حملہ

اب ان پیدل قادر اندازوں نے آذین کی سمت اترنا شروع کیا۔ آذین کی فوج والوں کی نظر ان پر پڑی اس نے اپنے ہمراہی بعض خرمی پیادوں کو در یا حال کے لئے ان کی طرف بھیجا ادھر افشین کی فوج میں ان کو دیکھ کر خوف و اضطراب پیدا ہوا۔ افشین نے اپنی فوج کو مطلع کیا کہ یہ ہمارے اپنے آدمی ہیں ان کو ہم نے آذین پر عقب سے حملہ کرنے کے لئے بھیجا۔ اب جعفر الخیاط اور اس کی جمعیت نے آذین اور اس کی فوج پر یورش کر دی۔ یہ پہاڑ پر چڑھ گئے اور پر جا پڑے۔ اور ایسا شدید حملہ کیا کہ آذین اور اس کی فوج کو وادی میں الٹ دیا۔

ابوسعید کے فوجی دستہ کی یورش

ابوسعید کی سمت سے ایک شخص معاذ بن محمد باہلی نے چند آدمیوں کے ساتھ آذین پر حملہ کیا۔ حملہ کے میں ان کو معلوم ہوا کہ ان کے گھوڑے کے سم تلے کنویں کھدے ہوئے ہیں۔ گھوڑوں کے اگلے ان میں پڑتے ہی ابوسعید کے شہسوار ان میں گر پڑے۔ افشین نے کلغریہ جماعت کو بھیجا تاکہ دشمن کے مکانوں کی دیواروں کو گرا کر ان کنوؤں کو پاٹ دیں۔ کلغریہ نے حسب عمل کیا اور ان کے بعد اب تمام فوج نے مل کر ایک دم ان پر حملہ کر دیا۔ پہاڑ کے اوپر حملہ آوروں کے لئے آذین چرخ تیار کر رکھا تھا جس پر ایک بہت بڑا پتھر بار تھا۔ جب فوج نے اس پر حملہ کیا اس نے چرخی سے وہ پتھر ان پر لڑھکا دیا۔ تمام لوگ اس کا راستہ چھوڑ کر ہٹ گئے یہاں تک کہ لڑھکتا ہوا گزر گیا۔ اس کے بعد سب نے ہر طرف سے اس پر یورش کر دی۔ بابک نے جب کہ میری سپاہ گھر گئی ہے وہ بند سے افشین کی سمت والے دروازے سے جہاں سے افشین ایک میل فاصلہ پر رہا ہوگا نکلا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بابک کی امان طلبی

بابک ایک جماعت کے ساتھ افشین کو دریافت کرتا ہوا سامنے آیا ابو دلف کے سپاہیوں نے پوچھا یہ کون ہے۔ جو افشین کو دریافت کرتا ہے خرمیہ نے کہا بابک ہے۔ یہ افشین سے ملنا چاہتے ہیں۔ ابو دلف نے افشین کو اس کی اطلاع بھیجی اس نے شناخت کے لیے ایک ایسے شخص کو جو بابک کو پہنچانتا تھا، اس کے پاس بھیجا۔ اس نے بابک کو دیکھ کر افشین سے آکر کہا کہ بے شک وہ بابک ہے اب افشین گھوڑے پر سوار ہو کر اس کے اس قدر قریب چلا آیا جہاں سے اسے بابک اور اس کے ہمراہیوں کی گفتگو سنائی دیتی تھی۔ اس اثنا میں آذین کی سمت میں خوب جنگ ہو رہی تھی۔ بابک نے افشین سے کہا میں امیر المومنین سے امان کی درخواست کرتا ہوں۔ افشین نے کہا جب چاہو میں امان دینے کے لیے تیار ہوں۔ اس نے کہا آپ اسی وقت مجھے امان دیں اور اتنی مہلت بھی دیں کہ میں اپنے اہل و عیال کو سوار کر دوں اور سفر کی تیاری کر لوں۔

بابک کو افشین کی امان

افشین نے کہا میں نے ایک سے زیادہ مرتبہ تمہاری بھلائی کی بات کہی ہے۔ مگر تم نے میری نصیحت آج تک نہیں مانی اور میں اب بھی تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ آج امان لے کر تمہارا یہاں سے چلا جانا اس سے بہتر ہے کہ تم کل جاؤ۔ بابک نے کہا جناب والا میں نے آپ کی نصیحت قبول کی اور میں اس پر قائم ہوں۔ افشین نے کہا۔ اچھا تو وہ یرغمال ہمارے پاس بھیج دو جن کا میں نے مطالبہ کیا ہے۔ اس نے کہا بہتر ہے۔ ان میں سے فلاں اور فلاں تو اسی ٹیلے پر موجود ہیں۔ آپ اپنی فوج کو حکم دیں کہ وہ ذرا تو قف کرے۔

افشین کا بذ پر قبضہ

افشین نے فوج کو واپس بلانے کے لیے اپنا آدمی بھیجا۔ مگر جب اس سے کہا گیا کہ فراغنہ کے جھنڈے بذ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور انہوں نے وہ جھنڈے محلوں پر چڑھا دیئے ہیں۔ افشین خود گھوڑے پر سوار ہو کر فوج کو للکارتا ہوا شہر میں داخل ہوا۔ اور تمام فوج شہر کے اندر گھس پڑی اور لوگ علم لے کر بابک کے محلوں پر چڑھ گئے۔ بابک نے اپنے ان چار محلوں میں چھ سو آدمی چھپا رکھے تھے حملہ آوروں نے ان کو جا لیا اور اپنے علم ان محلوں پر بلند کر دیئے۔ بذ کی تمام سڑکیں اور میدان آدمیوں سے بھر گیا۔ اور اب ان لوگوں نے جو ان محلوں میں چھپے بیٹھے تھے، ان کے دروازے کھولے اور ہیبل مکل کر ان سے لڑنا شروع کیا اس اثنا میں بابک اس وادی میں جو شاذ سر سے متصل ہے چلا گیا۔ اور افشین اور اس کے دوسرے تمام سردار محلوں کے دروازوں پر لڑنے میں مشغول رہے۔

بذ کی تاراجی

یہاں خرمیہ نے نہایت شدید مقابلہ اور مقاتلہ کیا۔ افشین نے آتش زن طلب کئے۔ انہوں نے ان پر آگ برسانا شروع کی۔ اور دوسرے لوگ قصر ڈھانے لگے۔ یہاں تک کہ وہ سب کے سب اس مقام پر قتل کر دیئے گئے ان میں سے کوئی بھی نہ بچ سکا۔ افشین نے بابک کی اولاد اور متعلقین کو جو بذ میں تھی گرفتار کر لیا۔ اتنے میں شام ہو گئی اس نے فوج کو واپسی کا حکم دیا۔ تمام فوج پلٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئی۔ اس وقت خرمیہ جماعت اکثر گھروں میں چھپی بیٹھی رہی۔ افشین اپنی روذ الروذ والی خندق میں واپس چلا آیا۔

افشین کی بذ سے مراجعت

بیان کیا گیا ہے کہ بابک اور اس کے ساتھ وادی میں اترنے والے لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ افشین اپنی خندق کو واپس چلا گیا ہے، وہ بذ میں پلٹ آئے۔ اور یہاں آکر انہوں نے جسقدر زادراہ ہو سکا اور مال اپنے ساتھ لیا اور پھر شاہ سر سے ملی ہوئی وادی میں اتر گئے۔

افشین کا قصروں کے انہدام کا حکم

دوسرے دن افشین اپنی خندق سے چل کر بذ آیا۔ وہ قریہ میں ٹھیر گیا۔ اور اس نے تمام قصروں کے انہدام کا حکم دیا۔ اس نے اپنے پیادے قریہ کے اطراف میں بیگار پکڑنے کے لئے بھیجے۔ مگر ان کو کوئی گنوار دستیاب نہ ہوا۔ اب افشین نے اپنی کل فوج جماعت کو اس کام کے لئے حکم دیا۔ انہوں نے قصروں کو منہدم کر کے ان کو جلا ڈالا۔ تین دن تک وہ اس کام کو کرتے رہے جس سے بابک کے تمام قصر اور دوسرے جگہ تک ہو گئے۔ ان میں ایک حجرہ یا مکان بھی بربادی سے نہ بچا۔ اس کے بعد افشین اپنی فرودگاہ کو واپس آ گیا۔

بابک کا فرار

افشین کو معلوم ہوا کہ بابک اپنے کچھ آدمیوں کے ساتھ بچ کر نکل گیا۔ اس نے ارمنیا کے رؤسا اور زمینداروں کو لکھا کہ بابک چند آدمیوں کے ساتھ بھاگ گیا ہے۔ اور وہ وادی میں سے ہو کر آرمینیا کی سمت جا رہا ہے اور ضرور تمہارے قریب سے گزریگا۔ لہذا تم تمام راستوں کی اچھی طرح نگہداشت کرو۔ کسی کو وہاں سے گذرنے نہ دو۔ جو گذرے اسے پکڑ لو۔ اور جب تک مشناخت نہ کرو آگے نہ جانے دو۔ اسی اثنا میں جاسوسوں نے افشین سے آکر کہا کہ بابک وادی میں فلاں مقام پر موجود ہے۔ اس مقام میں گھاس اور جنگل بہت ہی گھنا تھا۔ اس کا ایک طرف آرمینیا سے اور دوسرا آذربائجان سے ملا ہوا تھا۔ اور یہ ممکن نہ تھا کہ رسالہ وہاں جا سکے۔ نیز وادیوں اور جنگل کی کثرت کی وجہ سے وہاں پھینکنے والا نظر بھی نہیں آتا تھا یہ مسلسل ایک جھاڑی تھی۔ جسے غیصہ کہتے تھے۔ افشین نے ہر ایسے مقام پر جہاں سے اس جنگل میں راستہ جاتا تھا یا جہاں سے اس بات کا امکان تھا کہ اس سمت سے بابک نکل جائے گا ایک ایک دستہ فوج جس میں چار سو سے پانسو تک جنگجو تھے، متعین کر دیا۔ نیز ان سب کے ساتھ راستہ بتانے کے لئے کوہیا ہو کو بھی متعین کیا۔ اور حکم دیا کہ وہ راستوں پر ٹھیریں۔ اور رات کے وقت ان کی اچھی طرح نگہداشت کرتے رہیں تاکہ وہاں سے کوئی نکلنے نہ پائے۔ افشین نے ان تمام فوجوں کو اپنی مرکزی فرودگاہ سے اشبار سعیشت مہیا کر دیں۔

معتصم کا بابک کے لئے امان نامہ

یہ پندرہ دستے تھے یہ اسی طرح جھاڑی کو گھیرے ہوئے پڑے تھے۔ کہ امیر المومنین معتصم کا سونے سے مہر شدہ مراسلہ جس میں بابک کے لئے امان تھی۔ افشین کو موصول ہوا۔ اس نے بابک کے ان لوگوں کو جنہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے ہاں پناہ لی تھی۔ اور جس میں بابک کا سب سے بڑا لڑکا بھی تھا۔ اسے اپنے پاس بلایا۔ اور اس سے اور دوسرے قیدیوں سے کہا کہ مجھے تو اس بات کی توقع نہ تھی کہ اس حال میں امیر المومنین سے اس طرح امان دیدیں گے۔ تم میں سے جو جا سکے اس مراسلہ کو لے کر بابک کے پاس جائے۔ اس بات کے لئے ان میں سے کوئی بھی تیار نہ ہوا۔ اور کسی نے کہا جناب والا ہم میں کسی کی یہ جرات نہیں کہ وہ اس عہد امان کو لے کر اس کے سامنے جائے۔

افشین کے قاصدوں کی روانگی

افشین نے کہا اس میں کیا ہرج ہے وہ تو اس سے خوش ہوگا انہوں نے کہا جناب والا یہ صرف آپ کہتے ہیں۔ افشین نے کہا مگر بہرحال تم کو یہ کام میری خاطر انجام دینا ہوگا۔ چاہے اس میں تمہاری جان جائے۔ یہ سنکر ان میں سے دو شخص کھڑے ہوئے اور انہوں نے افشین سے کہا آپ اس بات کی ضمانت کریں کہ ہمارے بیوی بچوں کی پرورش کریں گے۔ اس نے باقاعدہ اس بات کا وعدہ کیا اب وہ دونوں خط لے کر بابک کی تلاش میں چلے اور اس جنگل میں پھرتے پھرتے کسی نہ کسی طرح بابک کے پاس پہونچ گئے۔ اور وہ خط اسے دیدیا۔

افشین کے قاصدوں کی بابک سے ملاقات

معتصم کے اس خط کے علاوہ خود بابک کے لڑکے نے بھی ایک خط ان دونوں کے ہاتھ اپنے باپ کو بھیجا تھا جس میں اسے پوری کیفیت سے مطلع کیا تھا اور درخواست کی تھی کہ وہ امان قبول کر کے مقابلہ باز آئیں۔ یہ ان کے لئے بہتر ہے۔ ان دونوں نے اس کے لڑکے کا خط بابک کو دیا۔ بابک نے اسے پڑھا پھر ان سے سوال کیا کہ اب تک تم کیا کرتے رہے۔ انہوں نے کہا جناب والا۔ آج رات میں ہمارے تمام اہل وعیال گرفتار کر لئے گئے ہمیں آپ کا پتہ معلوم نہ تھا، کہ خدمت میں حاضر ہو جاتے۔ جب ہم ایسے مقام میں ٹھہر گئے جہاں خود ہمیں اپنے قید ہونے کا اندیشہ ہو گیا تو ہم نے ان سے امان لے لی۔

افشین کے ایک قاصد کا قتل

بابک نے اس شخص سے جس کے پاس خط تھا کہا یہ میں کچھ نہیں جانتا مگر یہ بتا کہ تجھے یہ جرات کیسے ہوئی کہ تو اس فاحشہ زادے کا خط لے کر میرے پاس آیا۔ پھر بابک نے اسے پکڑ کر اس کی گردن اڑا دی۔ اور اس خط کو ویسے ہی لہرزدہ اس کے سینے پر باندھ دیا۔ اسے کھول کر بھی اس نے نہ دیکھا۔

بابک کا اپنے بیٹے کو پیغام

اور اس کے بعد اس نے دوسرے سے کہا کہ تو جا اور اس فاحشہ زادے سے جس سے اس کی مراد اس کا بیٹا تھا جا کر کہدے کہ اب تیری یہ مجال ہوئی کہ تو مجھے خط لکھنے لگا۔ نیز بابک نے اسے یہ بھی لکھا کہ اگر تو مجھ سے آ ملتا اور اس تحریک کی اس وقت تک اتباع کرتا جبکہ کسی دن تجھے حکومت ہی مل جاتی تو بیشک تو میرا بیٹا تھا۔ مگر آج مجھے معلوم ہو گیا کہ تیری ماں چھنال تھی اور تو اسی چھنال کی اولاد ہے، حرامی ہے، ممکن ہے کہ میں کل مر جاؤں تو اس وقت تو ہی رئیس کہلانا اور جہاں ہونا یا جہاں تیرا ذکر ہونا وہاں بادشاہ کے لقب سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکارا جاتا۔ مگر معلوم ہو گیا کہ تیری اصل ہی ٹھیک نہیں ہے۔ میں اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ تو میرا بیٹا نہیں ہے۔ ایک دن کی ریاست چالیس سال کی ذلت کی حالت میں زندگی سے بہتر ہے۔

بابک کی روپوشی

بابک اس کے بعد فوراً اس جگہ سے چلا گیا اس نے تین آدمی اس پیامبر کے ساتھ کر دیئے۔ جو اسے بہت سی جگہوں میں سے ایک جگہ چڑھا آئے۔ اور پھر بابک سے آملے۔ جب تک سامان معیشت ختم نہ ہو گیا۔ وہ اسی جنگل میں چھپا رہا۔ اس کے بعد اسے مجبوراً وہاں سے سفر کرنا پڑا وہ ایک ایسے راستے کے قریب سے چلا جس پر افشین کا لشکر متعین تھا۔ مگر چونکہ یہ راستہ ایک پہاڑ پر سے گزرتا تھا جہاں پانی بالکل میسر نہ تھا۔ اس لئے وہ فوج اس مقام سے پانی کے دور ہونے کی وجہ سے وہاں قیام نہ کر سکی۔ اور اسے چھوڑ کر پانی کے قریب ہٹ گئی۔ اس فوج نے اس راستہ کی نگہداشت کے لئے دو کوہبانی اور دو سوار وہاں مقرر کر دیئے اس مقام اور اصل فوج میں تقریباً ڈیڑھ میل کا فاصلہ تھا اور اس کے لئے روزانہ نوبت بدلتی رہتی تھی۔

بابک کی والدہ اور بیوی کی گرفتاری

انہیں ایام میں ایک دن عین دوپہر کے وقت بابک اور اس کی جماعت اپنی پناہ سے برآمد ہوئی۔ چونکہ ان کو یہاں کوئی نظر نہیں آیا اور نہ پہرے کے سوار اور کوہبانی دکھائی دیئے اس لئے انہوں نے خیال کیا کہ یہاں اب کوئی فوج نہیں ہے۔ لہٰذا اب بے خطر وہ اور اس کے بھائی عبداللہ اور معاویہ اس کی ماں اس کی ایک بیوی جسے ام ولد الکلدانیہ کہتے تھے، اس راستے سے برآمد ہوئے۔ اور آرمینیا کی سمت ہو گئے جب ان پہرے والوں نے ان کو دیکھا اور اپنی اصل فوج میں جو ابوالساج کی قیادت میں تھی کہلا کر بھیجا کہ ہم نے کچھ شہسوار جاتے دیکھے ہیں، مگر یہ ہم نہیں جانتے کہ وہ کون لوگ ہیں اس خبر کو معلوم ہوتے ہی تمام فوج گھوڑوں پر سوار ہو کر اس سمت چلی اور دور سے انہوں نے ان کو دیکھ لیا۔ وہ اس وقت پانی کے ایک چشمہ پر اترے ہوئے دن کا کھانا کھا رہے تھے۔ جب انہوں نے اس فوج کو دیکھا تو بابک فوراً لپک کر گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ اس کے اور بھائی بھی سوار ہو گئے اور اس طرح وہ نکل کر بچ گیا۔ البتہ معاویہ بابک کی ماں اور اس کی بیوی گرفتار کر لی گئیں بابک کے ساتھ صرف ایک غلام رہ گیا۔ ابوالساج نے ان دونوں عورتوں کو چھاؤنی میں بھیج دیا۔

بابک کی آرمینیا کے پہاڑوں میں روپوشی

بابک چلتے چلتے آرمینیا کے پہاڑوں میں داخل ہوا وہ اس وقت تمام سفر میں پہاڑوں میں چھپتا رہا اب اسے سامان خوراک کی ضرورت ہوئی۔ آرمینیا کے تمام بطریقوں نے اپنے اپنے راستوں اور ناکوں پر پہرے بٹھا دیئے تھے۔ اور تھانوں کو حکم دیدیا تھا کہ جو گذرے اسے گرفتار کر لیا جائے اور جب تک اس کی شناخت نہ ہو جائے اسے قید رکھا جائے۔ ان ہدایات اور احکام کی وجہ سے تمام چوکی دار اور تھانیدار ہر وقت مستعد اور ہوشیار تھے۔ جب بابک کو سخت بھوک معلوم ہوئی وہ اپنے کمین سے برآمد ہوا۔ وہاں ایک کسان ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترائی میں ہل چلا رہا تھا۔ بابک نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ تو دینار دو درہم لے کر اس کسان کے پاس جا اور اگر اس کے پاس روٹی ہو تو اسے لے کر یہ روپیہ اسے دیدے۔

اس کسان کا ایک دوسرا شریک بھی تھا، جو اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے گیا ہوا تھا۔ بابک کا غلام اس کسان کے پاس اتر کر آیا

بابک کے غلام کے خلاف شکایت

اس کے شریک نے بھی اور سے اس غلام کو دیکھ لیا۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ اپنے ساتھی کے پاس آتا، وہ خوفزدہ دور ہی کھڑا رہا اور دیکھتا رہا کہ دوسرا کسان کیا کرتا ہے۔ غلام نے اس کسان کو کچھ دیا۔ کسان وہاں سے آیا اور اس نے اپنی روٹی لے جا کر غلام کو دی اس کا شریک دور سے یہ معاملہ دیکھتا رہا اور اسے یہ گمان ہوا کہ یہ شخص میرے ساتھی کی روٹی زبردستی غصب کر کے لے گیا ہے۔ اسے اس کی خبر نہ تھی کہ غلام نے اسے کچھ دیا۔ اس خیال کے تحت وہ سیدھا دوڑتا ہوا تھانے گیا اور اس نے آکر اطلاع دی کہ ایک مسلح شخص نے آکر ترائی میں میرے شریک کی روٹی چھین لی۔ یہ سنتے ہی تھانے دار گھوڑے پر سوار ہو کر اس سمت لپکا۔ یہ پہاڑ ابن سنباط کے تھے۔

سہل بن سنباط اور بابک کی ملاقات

نیز اس نے سہل بن سنباط کو اس واقعہ کی اطلاع بھیجدی وہ خود بھی اپنی جمعیت کے ساتھ گھوڑوں پر سوار جھپٹا ہوا اس کسان کے پاس آگیا۔ اس وقت تک کا غلام وہاں موجود تھا۔ اس نے کسان سے دریافت کیا کیا ہوا۔ اس نے کہا اس غلام نے آکر مجھ سے روٹی مانگی میں نے اسے روٹی دیدی۔ ابن سنباط نے غلام سے پوچھا تمہارے مالک کہاں ہیں۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ وہاں موجود ہیں۔ ابن سنباط اس کے ساتھ ہو لیا۔ اور بابک کے پاس جو کہ تھیرا ہوا تھا پہنچا۔ اس کی صورت ہی سے اس نے بابک کو پہچان لیا۔ اور اس کے اعزاز میں وہ گھوڑے سے اتر کر اس کے قریب گیا اور اس کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا اے ہمارے سردار آپ کہاں کا ارادہ رکھتے ہیں۔ بابک نے کہا میں رومی علاقہ میں یا کسی اور مقام کا اس نے نام لے کر کہا کہ میں وہاں جانا چاہتا ہوں۔

سہل بن سنباط کی بابک سے درخواست

ابن سنباط نے کہا آپ کو کوئی مقام یا کوئی اور شخص ایسا نہ ملے گا جو مجھ سے زیادہ آپ کی خاطر اور حفاظت کر سکے گا۔ میں سرکار کا ماتحت نہیں ہوں اور نہ کوئی سرکاری عہدہ دار میرے ہاں دخل دیتا ہے آپ میری آزاد حالت اور میرے علاقہ سے خوب واقف ہیں جتنے بطریق یہاں ہیں وہ سب آپ کے رشتہ دار ہیں۔ ان سے آپ کی اولاد ہوئی ہے۔ واقعہ یہ تھا کہ بابک کی یہ عادت تھی کہ جب اسے یہ معلوم ہوتا کہ کسی بطریق کی بیٹی یا بہن خوب صورت ہے وہ اسے اس سے طلب کرتا۔ اگر وہ بطریق اس مطالبہ میں عورت کو بھیجدیتا تو خیر تھی ورنہ بابک اس پر اچانک حملہ کر کے اسے زبردستی چھین لیتا نیز اس کے تمام مال و متاع کو لوٹ لیتا اور اس طرح غصب کر کے اپنے شہر لے آتا۔

ابن سنباط کی بابک کو قلعہ میں قیام کی دعوت

ابن سنباط نے اس سے کہا آپ میرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس میرے قلعہ میں قیام کریں۔ وہ آپ ہی کا مکان ہے۔ اور میں آپ کا غلام ہوں۔ سردی تو آپ یہاں بسر کریں۔ اس کے بعد جیسی رائے ہو۔ چونکہ بابک بھی مصائب و شدائد سفر سے خستہ و ناتوان ہو رہا تھا، وہ ابن سنباط کی دعوت پر مائل ہو گیا۔ مگر اس نے کہا یہ تو مناسب نہیں کہ میں اور بھائی دونوں ایک جگہ رہیں۔ ممکن ہے کہ ہم میں سے ایک گرفتار ہو جائے۔ تو دوسرا تو باقی رہے۔ میں تمہارے پاس ٹھہر جاتا ہوں اور میرا بھائی عبداللہ ابن اصطفانوس کے پاس چلا جائے۔ ہم نہیں جانتے کہ انجام کیا ہو گا۔ ہمارے خلف بھی کچھ ایسے نہیں کہ جو ہماری اس تحریک کو پھر زندہ رکھیں۔ ابن سنباط نے کہا آپ کے تو بہت سی اولاد ہے۔ بابک نے کہا ان میں سے کوئی کار آمد نہیں ہے۔

ابن سنباط کی بابک کے متعلق افشین کو اطلاع

اب اس نے یہ عزم کر لیا کہ وہ اپنے بھائی کو ابن اصطفانوس کے قلعہ میں بھیج دے۔ کیونکہ یہ اس پر پورا اعتماد رکھتا تھا۔ اور خود وہ ابن سنباط کے ساتھ اس کے قلعہ میں رہ گیا۔ دوسرے دن صبح کو عبداللہ ابن اصطفانوس کے قلعہ روانہ ہو گیا۔ اور بابک ابن سنباط کے ساتھ ٹھہر گیا۔ ابن سنباط نے افشین کو بابک کے آنے کی خبر بھیجی۔ افشین نے اسے لکھا کہ اگر یہ خبر صحیح ہے تو میں اور خود امیر المومنین تم کو خوش کر دیں گے اللہ تم کو اس کی جزائے خیر دے۔ افشین نے بابک کا حلیہ اپنے ایک خاص معتمد شخص سے بیان کر کے اسے ابن سنباط کے بھیجا اور اسے لکھا کہ میں اپنے اس معتمد کو تمہارے پاس بھیجتا ہوں تاکہ یہ بابک کو خود دیکھ کر مجھے اطلاع دے۔ ابن سنباط نے اس بات کو نامناسب سمجھا کہ وہ ایک اجنبی کی موجودگی سے بابک کو پریشان خاطر کر دے۔ اس لئے اس نے اس شخص سے کہا کہ تم اسے صرف اس وقت دیکھ سکتے ہو جب وہ سر نیچا کئے دن کا کھانا کھاتا ہو۔ اور یوں اچانک سامنے جانا ممکن نہیں۔ لہٰذا جب ہم کھانا مانگیں تم ہمارے گنوار باورچیوں کا لباس پہن کر دسترخوان پر سر براہی کے لئے حاضر ہو جانا۔ اور جب وہ کھانا کھانے کے لئے جھکے اس وقت بغور اسے دیکھ لینا۔ اور پھر اپنے امیر سے جا کر بیان کر دینا۔

www.KitaboSunnat.com

بابک کی شناخت

اس شخص نے کھانے کے وقت حسب عمل کیا۔ بابک نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تو اس کے دل میں اس کی طرف سے شبہ پیدا ہو گیا۔ اس نے پوچھا یہ کون ہے؟ ابن سنباط نے کہا کہ یہ خراسان کا ایک نصرانی ہے جو عرصہ دراز سے ہمارے ہاں آ کر رہ گیا ہے۔ ابن سنباط نے یہ بات اس اشروسنی سے پہلے سے کہہ دی تھی کہ میں تمہارے متعلق ایسا کہوں گا۔

بابک نے اس شخص سے پوچھا کتنے عرصہ سے تم یہاں ہو۔ اس نے کہا فلاں سنہ سے یہاں ہوں اس نے پوچھا پھر اتنے عرصہ سے یہاں کیسے مقیم رہے اس نے کہا میں نے یہاں شادی کر لی ہے بابک نے کہا تم نے سچ کہا۔ جب کسی سے پوچھا جائے کہ اس کا وطن کہاں ہے اور وہ کہے کہ جہاں میری بیوی ہے وہی میرا مقام ہے تو یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔

ابوسعید اور بوزبارہ کو افشین کی ہدایت

اب اس نے افشین سے آ کر پورا واقعہ بیان کر دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افشین نے ابوسعید اور بوزبارہ کو اپنے ایک خط کے ساتھ ابن سنباط کے بھیجا اور ہدایت کر دی کہ جب تم ابن سنباط سے کچھ فاصلہ پر رہ جاؤ تو اپنے جانے سے پہلے یہ خط اسے بھجوا دینا۔ اور جو مشورہ اور ہدایت ابن سنباط تم کو دے اس کی ہرگز خلاف ورزی نہ کرنا۔ ان ہدایات کے ساتھ یہ دونوں چلے۔ اور انہوں نے اس پر عمل کیا۔ ابن سنباط نے ان کو لکھا کہ تم فلاں مقام میں میرے پیامبر کے آنے تک قیام کرو۔ چنانچہ یہ دونوں ابن سنباط کے بتائے ہوئے مقام میں ٹھیرے رہے۔ اس نے ان کو سامان وضروریات زندگی اپنے ہاں سے بھجوا دیں۔

بابک کی گرفتاری کا منصوبہ

ایک دن بابک کا جی شکار کھیلنے کے لئے چاہا ابن سنباط نے کہا۔ آپ اس قلعہ کی چار دیواری میں مغموم رہتے ہیں۔ باہر ایک بہت خوش فضا وادی ہے، مناسب ہوگا کہ ہم آپ باز اور شاہین اور شکار کی دوسری ضروریات لے کر فردا صبح کے وقت اس وادی میں چلیں اور کھانے کے وقت پر قلعہ میں واپس آجائیں۔ بابک نے کہا جب چاہو چلو۔ چنانچہ دوسرے دن صبح کو شکار کی ٹھیر گئی۔ ابن سنباط نے ابوسعید اور بوزبارہ کو اطلاع دیدی کہ ہم کل شکار کو آئیں گے۔ تم میں سے ایک پہاڑ کی اس جانب سے اور دوسرا دوسری جانب سے اپنی فوجوں کے ساتھ ہم کو آکر گھیر لے۔ تم لوگ نماز صبح کے ساتھ ہی چھپتے ہوئے چلے آؤ اور جب میرا آدمی تمہارے پاس آئے تم وادی کے اوپر آجانا۔ اور ہمیں دیکھتے ہی اس میں اتر پڑنا چنانچہ جب ابن سنباط اور بابک دن نکلے شکار کے لئے قلعہ سے چلے اس نے اپنا ایک آدمی ابوسعید کے پاس اور ایک بوزبارہ کے پاس بھیجدیا اور ہر ایک سے کہدیا کہ جاکر ان سے کہدو کہ تم اس مقام پر آجاؤ اور تم اس مقام پر آؤ۔ اور پھر ہمارے سامنے برآمد ہونا۔ اور جب تم ہمیں دیکھو تو کہنا یہی ہیں۔ ان کو پکڑ لو۔ اس چال سے اس کا مطلب یہ تھا کہ بابک کو اصل سازش کا راز کبھی بھی معلوم نہ ہو سکے۔ بلکہ ابن سنباط کو یہ کہنے کا موقع ملے کہ ہم کیا کریں رسالہ نے آکر ایک دم ہم کو گرفتار کر لیا وہ اپنی بدنامی کی وجہ سے یہ نہ چاہتا تھا کہ وہ خود بابک کو اپنے گھر سے ان کے حوالے کر دیتا اس لئے اس نے یہ تمام جال بچھایا تھا۔

بابک کی گرفتاری

اس کے دونوں پیامبر ابوسعید اور بوزبارہ کے پاس پہونچے اور وہی ان کو وادی کے اوپر ملے۔ جہاں بابک اور ابن سنباط موجود تھے۔ بابک کو دیکھتے ہی وہ دونوں اپنی جمعیتوں کو لئے ہوئے ایک اس طرف سے اور دوسرا دوسری سمت سے بابک کے لئے وادی میں اترے۔ اور انہوں نے اسے اور ابن سنباط کو گرفتار کر لیا۔ شاہین ان کے ساتھ تھے۔ بابک اس وقت ایک سفید کرتا پہنے اور سفید عمامہ باندھے تھا۔ اور ایک چھوٹا موزہ پہنے تھا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ خود بابک کے ہاتھ پر شاہین تھا۔ جب اس نے فوجوں کو دیکھا کہ انہوں نے اسے اب گھیر لیا ہے وہ اپنی جگہ ٹھیر گیا اور دونوں امیروں کو غور سے دیکھا انہوں نے کہا اترو۔ اس نے کہا تم کون ہو۔ ان میں سے ایک نے کہا میں ابوسعید ہوں اور دوسرے نے کہا میں بوزبارہ ہوں۔ اس نے کہا اچھا اور پھر وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاؤں موڑ کر گھوڑے سے اتر گیا۔ ابن سنباط اسے دیکھ رہا تھا، اس نے ابن سنباط کی طرف دیکھا اور اسے گالیاں دیں اور کہا تو نے مجھے گھوڑے سے مال کے عوض یہودیوں کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ اگر مجھے ایسی ہی روپیہ کی خواہش تھی اور مجھ سے طلب کرتا تو میں تجھے اس سے کہیں زیادہ دیدیتا۔ جو یہ دینے والے ہوں گے ابو سعید نے کہا کھڑا ہو اور گھوڑے پر بیٹھ جا۔ اس نے کہا اچھا۔ چنانچہ یہ سنے اس طرح قید کر کے افشین کے پاس لے آئے۔ جب وہ اس کی فرودگاہ کے قریب آگیا

بابک کی افشین سے ملاقات

افشین برزند پر چڑھا وہاں اس کے لئے ایک خیمہ نصب کر دیا گیا۔ اور اس نے تمام فوج کو حاضری کا حکم دیا۔ جو دو صفوں میں مرتب ہو گئی۔ افشین ایک میدان میں بیٹھا اب بابک کو اس کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اس نے اس موقع پر حکم دیا کہ کسی عرب کو دونوں صفوں کے درمیان نہ آنے دیا جائے۔ کہ مبادا ان میں سے کوئی اپنے کسی عزیز کی جان کے بدلے میں یا کسی اور اذیت کے عوض اسے قتل یا مجروح کر دے۔ اس سے پہلے افشین کے پاس بہت سی عورتیں اور بچے آگئے تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں بابک نے اسیر کر لیا تھا، ہم عرب اور مقامی زمینداروں کی شریف زادیاں ہیں۔ افشین نے ان کے لئے ایک علیحدہ باڑہ بنا کر اس میں ان کو ٹھہرایا اور ان کا کھانا مقرر کر دیا اور کہا کہ تم اپنے اولیا کو جہاں ہوں اپنی حالت لکھ بھیجو۔ اس اطلاع کے بعد جو شخص آکر ان کا دعویٰ کرتا اور دو آدمیوں کی شہادت پیش کرتا کہ وہ اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ یہ عورت یا بچہ یا لونڈی اسی کی ہے، یا یہ اس کی محرمات میں سے ہے۔ یا قرابت دار ہے افشین ان کو اس کے حوالے کر دیتا۔ اس طرح بہت سے آدمی تو اپنے متعلقین کو شناخت کر کے لے جا چکے تھے اور بہت سی اب بھی باقی تھیں جو اپنے اولیا کے آنے کی منتظر تھیں۔ جب یہ دن آیا جس میں افشین نے اپنی فوج کو صف بندی کا حکم دیا تھا اور بابک کے اور اس کے درمیان نصف میل کا فاصلہ رہ گیا بابک کو گھوڑے سے اتار دیا گیا۔ اور اب وہ پیادہ اپنے کرتے عمامے اور دونوں موزوں میں دونوں صفوں کے بیچ میں چلتا ہوا افشین کے سامنے پیش کیا گیا۔

بابک کی اسیری

افشین نے اسے دیکھ کر کہا۔ کہ اسے ہماری فرودگاہ لے جاؤ۔ لوگ اسے سوار کر کے وہاں لائے۔ جب ان عورتوں نے اور بچوں نے جو باڑے میں فروکش تھے، بابک کو اس حال میں دیکھا انہوں نے اپنے منہ پیٹ لئے اور آہ و بکا کا ایک شور بلند کر دیا۔ اس پر افشین نے کہا کہ کل تک تم یہ کہہ رہی تھیں کہ اس نے ہمیں اسیر کر لیا تھا اور آج اس پر روتی ہو۔ تم پر اللہ کی لعنت ہو۔ انہوں نے کہا وہ ہمارے ساتھ احسان کرتا تھا۔ افشین نے اس کے قید کر دینے کا حکم دیدیا۔ وہ ایک کوٹھری میں ٹھہرا دیا گیا۔ اور کچھ آدمی نگراں متعین کر دیئے گئے۔

بابک کے بھائی عبداللہ کی گرفتاری

اس کا بھائی عبداللہ اس کے ابن سنباط کے پاس قیام کے زمانے میں یحییٰ بن یوسف بن الصلفا کے پاس چلا گیا تھا۔ افشین نے اسے لکھا کہ تم عبداللہ کو میرے پاس بھیج دو اس نے اسے بھی افشین کے پاس بھیج دیا۔ جب وہ بھی اس کے قابو میں آگیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افشین نے اسے بھی بابک کے ساتھ ایک ہی حجرے میں قید کر دیا اور پہرہ بٹھا دیا۔ اس کے بعد اس نے معتصم کو ان دونوں کی گرفتاری کی اطلاع دی۔

بابک کی آخری خواہش

معتصم نے اسے لکھا کہ تم دونوں کو لے کر میرے پاس آؤ اور جب افشین نے عراق جانے کا ارادہ کیا۔ بابک کو کہلا بھیجا کہ میں تم کو لے کر جانے والا ہوں۔ لہٰذا علاقۂ آذربائیجان میں جس بات کی آرزو ہو پوری کر لو۔ اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ جانے سے پہلے اپنے شہر کو ایک مرتبہ اور دیکھ لوں۔ افشین نے چاندنی رات میں ایک جماعت کے ساتھ اسے بذ بھیجا۔ وہ ساری رات صبح تک شہر میں پھرتا رہا۔ اور وہاں اس نے مقتولین اور اپنے محلوں کو دیکھا۔ پھر یہ لوگ اسے افشین کے پاس لے آئے جب پہلے افشین نے اپنے ایک آدمی کو بابک پر متعین کیا تو بابک نے افشین سے درخواست کی کہ آپ اس سے مجھے معاف کر دیں۔ افشین نے پوچھا تم اسے کیوں گوارا نہیں کرتے۔ اس نے کہا یہ میرے پاس آتا ہے اور اس کے ہاتھ چکنائی سے بھرے ہوتے ہیں اور میرے سرہانے سوتا ہے۔ اس کی بدبو سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ افشین نے اس کی درخواست قبول کی اور اس شخص کو وہاں متعین نہ رہنے دیا۔

امیر حج محمد بن داؤد

۱۰ رشوال کو بابک برزند میں افشین کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بوزبارہ اور دیوزاد اسے اپنے بیچ میں لئے ہوئے تھے۔ اس سال محمد بن داؤد کی امارت میں حج ہوا۔

۲۲۳ھ کے واقعات

افشین کی روانگی سامرا

اس سال افشین ۳ رصفر جمعرات کی رات کو بابک اور اس کے بھائی کو لے کر سامرا میں معتصم کی خدمت میں حاضر ہوا جس وقت سے افشین برزند سے روانہ ہوا تھا۔ اس کے سامرا پہنچنے تک معتصم روزانہ ایک گھوڑا اور خلعت فاخرہ اسے بھیجا کرتے تھے۔

معتصم کا خبر رسانی کا انتظام

چونکہ معتصم کو بابک کے معاملہ سے خاص تعلق خاطر تھا وہ چاہتے تھے کہ اس کی خبریں ان کو جلد سے جلد معلوم ہو جایا کریں اور برف وغیرہ کی وجہ سے بھی چونکہ راستہ خراب تھا اس لئے انہوں نے سامرا سے حلوان کی گھاٹی تک ہر فرسخ پر تیز رو گھوڑوں کی خبر کے لئے ڈاک بٹھا دی تھی۔ اور ہر منزل پر ایک ہرکارہ مقرر تھا جو خبر کے موصول ہوتے ہی گھوڑے کو دوڑاتا ہوا دوسرے ڈاک رساں کو دست بدست اطلاع دیدیتا تھا۔ اور حلوان کے اس طرف سے آذربائیجان تک خبر رسانی کے لئے پہاڑی گھوڑے مقرر تھے۔ جو ایک دن یا دو دن مسلسل سفر کر کے بدل دیئے جاتے تھے۔ ان پر پہاڑی نوجوان ہر فرسخ پر باری باری سے سوار ہو کر خبر لے جاتے تھے۔ ان کی حفاظت کے لئے پہاڑوں پر پہرے مقرر تھے۔ جو دن اور رات ہوشیار رہتے تھے۔ اور ان کو یہ حکم تھا کہ جب خبر ان کو ملے وہ نہایت بلند آواز سے پکار دیں تاکہ اس آواز کو سن کر دوسری چوکی والا خبر رسانی کے لئے مستعد ہو جائے اور خبر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نقل میں دیر نہ ہونے پائے۔ چنانچہ ابھی یہ ڈاکیہ دوسری منزل پر نہیں پہنچا تھا کہ وہاں کا ہرکارہ رہستے ہی میں تیار کھڑا ہوتا اور خریطہ لے کر اپنی دوڑ پر دوڑ جاتا۔ اس انتظام سے افشین کی فرودگاہ سے سامرا میں چار دن یا اس سے بھی کم مدت میں خبر پہنچ جاتی۔

افشین کا سامرا میں استقبال

جب افشین حذیفہ کے پلوں کے پاس پہنچا یہاں ہارون بن المعتصم اور معتصم کے کنبے والوں نے اس کا استقبال کیا۔ بابک کو لے کر سامرا آجانے کے بعد افشین نے اسے اپنے منظیرہ کے قصر میں فروکش کیا۔ عین وسط شب میں احمد بن ابی داؤد ہیئت بدل کر بابک کو دیکھنے آیا۔ اور اس نے جاکر معتصم سے اس کی اطلاع کی اور شکل وصورت بیان کی۔ ان کو صبر نہیں آیا۔ اور وہ خود ہی اسی وقت سوار ہوکر حیر میں دونوں فصیلوں کے درمیان سے گزر کر صورت بدل کر بابک کے پاس آئے اور اسے خوب غور سے دیکھا بابک ان کو پہچانتا نہ تھا۔

بابک کی تشہیر

دوسرے دن صبح کو جو دوشنبہ یا جمعرات کا دن تھا، معتصم نے اس کی حاضری کے لئے دربار کیا۔ باب العامہ سے منظیرہ تک تمام لوگ صف بستہ ہوئے۔ معتصم چاہتے تھے کہ اس کی تشہیر کی جائے۔ اور سب لوگ اسے دیکھ لیں۔ انہوں نے اپنے مصاحبین سے پوچھا کہ تشہیر کے لئے مناسب طریقہ کیا ہوگا۔ حزام نے کہا امیر المومنین ہاتھی سے بڑھ کر کوئی شے اس کام کے لئے مناسب نہیں۔ معتصم نے کہا ٹھیک ہے۔ انہوں نے حکم دیا کہ اس کام کے لئے ایک ہاتھی تیار کیا جائے نیز ان کے حکم سے بابک کو دیبا کی قبا اور سمور کی گول ٹوپی پہنائی گئی۔ منظیرہ سے باب العامہ تک تمام لوگ اس کو دیکھنے کے لئے برآمد ہوئے۔

بابک کا قتل

وہ دربار میں امیر المومنین کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ ایک قصائی اس کے دست و پا قطع کرنے کے لئے بلایا گیا پھر انہوں نے حکم دیا کہ جلاد حاضر کیا جائے۔ حاجب نے باب العامہ سے باہر آکر خود کو آواز دی بابک کے جلاد کا یہی نام تھا۔ اب خود خود کا ایک شور برپا ہوگیا۔ یہاں تک کہ وہ دربار عام میں حاضر ہوگیا۔ امیر المومنین نے اسے بابک کے دست و پا قطع کردینے کا حکم دیا۔ اس نے حکم کی بجاآوری کی بابک گر پڑا۔ پھر ان کے حکم سے ایک نے اسے ذبح کرکے اس کا پیٹ چاک کردیا۔ معتصم نے اس کا سر خراسان بھیجدیا۔ اور سامرا میں گھانی کے پاس اس کے بدن کو سولی دیدی۔ جہاں اسے سولی دی گئی تھی وہ جگہ مشہور ہے۔

عبداللہ کی روانگی مدینۃ السلام

اس کے بھائی عبداللہ کے متعلق انہوں نے حکم دیا کہ اسے ابن الشروین الطبری کی حفاظت میں اسحٰق بن ابراہیم مدینۃ السلام میں ہمارے نائب کے پاس پہنچادیا جائے۔ اور وہ اس کی گردن مار دے۔ اور اس کے ساتھ وہی عمل ہو جو اس کے بھائی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اور پھر اسے سولی دیدی جائے۔ جب طبری اسے لے کر بردان آیا تو اس نے اسے وہاں کے قصر میں ٹھہرایا۔ عبداللہ نے ابن شروین سے پوچھا تم کون ہو اس نے کہا میں طبرستان کے بادشاہ شروین کا بیٹا ہوں۔ اس پر عبداللہ نے کہا اللہ کا شکر ہے کہ میرا قتل ایک میرے ہم قوم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رئیس سے متعلق کیا گیا ہے۔ اس نے کہا یہ تو دونوں تمہارے قتل کے لئے متعین کیا گیا ہے۔ اسی نے بابک کو قتل کیا تھا۔

عبداللہ کی فالودہ و شربت کی خواہش

عبداللہ نے کہا یہ تو گنوار ہے مگر میں تو تمہیں کو سمجھتا ہوں اچھا یہ کہو کہ تمہیں اس بات کی ہدایت کی گئی ہے کہ تم مجھے کچھ کھلاؤ۔ اس نے کہا ہاں جو چاہو کھا سکتے ہو اس نے کہا میرے لئے فالودہ بنواؤ۔ شروین کے حکم سے وسط شب میں اس کے لئے فالودہ تیار ہوا جسے اس نے شکم سیر ہو کر کھایا۔ اور کہا کہ اے ابو فلاں انشاء اللہ کل تم کو ثابت ہو جائے گا کہ میں پکا دھقان ہوں۔ پھر اس نے کہا کیا آپ مجھے نبیذ پلا سکتے ہیں۔ اس نے کہا ہاں مگر زیادہ نہیں۔ عبداللہ نے کہا زیادہ تو میں بھی نہیں پیا کرتا۔ چار رطل شراب منگوائی گئی وہ اسے پیئے بیٹھ گیا اور وقفہ وقفہ سے صبح ہونے تک سب پی گیا۔

عبداللہ کا قتل

علی الصباح یہ سب یہاں سے روانہ ہو کر مدینۃ السلام پہنچے اور ابن شروین اسے پل پر لے آیا۔ اسحٰق بن ابراہیم کے حکم سے اس کے دست و پا کاٹے گئے مگر اس نے آہ تک نہ کی اور ایک لفظ زبان سے نہیں نکالا۔ پھر اس کے حکم سے دونوں پلوں کے درمیان مدینۃ السلام کی شرقی جانب میں اسے سولی پر لٹکا دیا گیا۔

سہل بن سنباط کو اعزاز و انعام

طبقی بن احمد کہتا ہے کہ جب بابک سہل بن سنباط کے پاس بھاگ کر پہنچا افشین نے ابو سعید اور بوزبارہ کو اس کے پاس بھیجا انہوں نے بابک کو اس سے چھین لیا۔ سہل نے بابک کے ساتھ اپنے بیٹے معاویہ کو بھی افشین کے پاس بھیجا۔ افشین نے معاویہ کو ایک لاکھ درہم اور سہل کو دس لاکھ۔ جن کے لئے اس نے امیر المومنین سے پہلے ہی اجازت حاصل کر لی تھی۔ ایک جواہر سے مرصع ٹیکہ اور بطریقوں کا ایک تاج صلہ میں دیا۔ اسی وجہ سے سہل رؤسا میں شامل ہوا۔ بابک کا بھائی عبداللہ عیسیٰ بن یوسف رئیس بیلقان کے پاس تھا، جو ابن اخت اصطفانوس کے نام سے مشہور ہے۔

بابک کے متعلق علی بن مُر کا بیان

علی بن مر کہتا ہے کہ ایک عرب ڈاکو مطر نامی نے مجھ سے کہا کہ ابو الحسن بخدا بابک میرا بیٹا ہے۔ میں نے پوچھا کیسے۔ اس نے کہا ہم ابن الرواد کے ہمراہ تھے۔ اس کی ماں رومیہ کا فی اس کی رعایا میں سے تھی۔ میں اس کے ہاں ٹھیرا کرتا تھا وہ نہایت خوشحال تھی۔ میری خدمت کرتی تھی اور میرے کپڑے دھوتی تھی، ایک دن میری نظر اس پر پڑی۔ ایک مدت تک سفر میں رہنے اور وطن سے دور ہونے کی وجہ سے میں شہوت کی وجہ سے بیتاب ہو گیا اور اس پر چڑھ بیٹھا جس سے حمل رہ گیا۔ اس کے بعد میں ایک عرصہ تک پھر وہاں نہ رہا۔ پھر جب ہم وہاں آئے تو میں نے دیکھا کہ اس کا زمانہ ولادت قریب ہے۔ میں ایک دوسرے مکان میں ٹھیر گیا۔ وہ ایک دن میرے پاس آئی اور کہنے لگی مجھے حاملہ کر کے اب تم یہاں فروکش ہوئے ہو اور مجھے چھوڑ بیٹھے اب مجھے معلوم ہوا کہ وہ مجھ سے حاملہ ہو گئی ہے۔ میں نے کہا اگر میرا نام لیا تو میں مار ڈالوں گا۔ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھکی سے وہ خاموش ہو گئی۔ اس طرح بخدا وہ میرا بیٹا ہے۔

بابک کی کارگزاری

جب تک افشین نے بابک کے مقابلہ پر قیام کیا علاوہ معاش مراعات اور دوسرے اخراجات کے جس روز وہ سوار ہو کر مقابلہ پر بڑھتا سرکار سے اسے دس ہزار درہم یومیہ کے حساب سے دیئے جاتے۔ اور جس روز وہ اپنی فرودگاہ میں مقیم رہتا اس روز پانچ ہزار دیئے جاتے۔

بابک نے اپنی بیس سالہ مدت میں دو لاکھ پچپن ہزار پانسو آدمی قتل کئے تھے۔ یحییٰ بن معاذ عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد پر اس نے فتح پائی اور احمد بن جنید کو اس نے شکست دی اور قید کر لیا اور زریق بن علی بن صدقہ محمد بن حمید الطوسی اور ابراہیم بن اللیث بھی اس سے مغلوب ہوئے۔ بابک کے ہمراہ تین ہزار تین سو لوآدمی قید کئے گئے اور جن مسلمان عورتوں اور ان کے بچوں کو اس کے ہاتھ سے رہائی ملی ان کی تعداد سات ہزار چھ سو تھی۔ بابک کے سترہ بیٹے اور حیثیں ۲۳ بہو بیٹیاں گرفتار ہوئیں۔

افشین کو اعزاز و انعام

معتصم نے حسن خدمت کے صلہ میں افشین کو تاج پہنایا اور دو جواہر نگار عطا کئے دو کروڑ درہم نقد انعام دیا۔ اس میں سے ایک کروڑ فوج کو انعام دینے کے لئے اور ایک کروڑ خود اس کی ذات کے لئے مخصوص تھا۔ نیز اسے سندھ کا صوبہ دار مقرر کیا اور شعراء سے کہا کہ وہ جا کر اس کی شان میں قصائد پڑھیں اور ان کی مدحوں کے صلے اپنے پاس سے دیئے یہ ۱۳ ربیع الآخر جمعرات کے دن ہوا۔

توفیل کی زبطرہ و ملطیہ میں غارت گری

اس سال توفیل بن میخائیل شاہ روم نے اہل زبطرہ پر یورش کر کے ان کو اسیر کر لیا۔ اور ان کے شہر کو برباد کر ڈالا۔ اور اس کے بعد ہی اس نے فوراً وہاں سے ملطیہ جا کر اس کے باشندوں پر غارت گری کی نیز اس کے علاوہ مسلمانوں کے دوسرے قلعوں میں سے بھی چند قلعوں کے باشندوں پر غارت گری کی۔ بیان کیا گیا ہے کہ ان یورشوں میں ایک ہزار سے زیادہ مسلمان عورتوں کو رومیوں نے لونڈی بنا لیا اور جو مسلمان ان کے قبضے میں آئے ان کے دست و پا قطع کرا دیئے۔ ان کو اندھا کر دیا۔ اور ان کے کان ناک کاٹ دیئے۔

بابک کی توفیل کو بلاد اسلامیہ پر حملہ کی ترغیب

جب افشین نے بابک کو ہر طرف سے گھیر کر بالکل تنگ کر دیا اور وہ اسے ہلاکت کے قریب لے آیا۔ اور اب خود بابک کو بھی اس کے مقابلہ میں اپنی کمزوری اور ہلاکت کا یقین آگیا اس نے توفیل بن میخائیل بن جورجس بادشاہ روم کو لکھا کہ ملک العرب نے اپنی تمام فوجیں اور جنگجو میرے مقابلہ پر بھیج دیئے ہیں۔ یہاں تک کہ اس نے اپنا ورزی جس سے اس کی مراد جعفر بن دینار تھی۔ اور باد بھی۔ جس سے اس کی مراد ایتاخ تھا میرے مقابلہ پر بھیجا ہے۔ اور اب اس کے دروازے پر کوئی باقی نہیں ہے۔ اس لئے اگر تم اس پر چڑھائی کرنا چاہو تو تمہارے لئے یہ بہت اچھا موقع ہے۔ کیونکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی مہاری مزاحمت کرنے والا نہیں ہے۔ اس خط کے لکھنے سے اس کا مقصد یہ تھا کہ اگر روم کے بادشاہ نے اس وقت فوجی نقل و حرکت شروع کی تو اس کے مقابلہ پر خود جیں ہیں ان میں سے معتصم بعض کو بادشاہ روم کے مقابلہ کے لئے منتقل کر دیں گے۔ اور اس طرح اس پر سے دباؤ کم ہو جائے گا۔

زبطرہ میں عیسائیوں کا ظلم و ستم

توفیل ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ فوج کے ساتھ حملہ کے لئے بڑھا۔ اس فوج میں ستر ہزار سے کچھ زیادہ تو باقاعدہ سپاہی تھے باقی شاگرد پیشہ وغیرہ تھے۔ یہ اس لشکر کے ساتھ زبطرہ آیا۔ اس کے ہمراہ وہ محمرہ جماعت بھی تھی جس نے علاقۂ جبال میں اسلامی حکومت کے خلاف خروج کیا تھا۔ اور جب اسحٰق بن ابراہیم بن مصعب نے ان کو خوب مارا تو وہاں سے بھاگ کر وہ رومی علاقہ میں چلے گئے تھے۔ بارسیس ان کا سردار تھا۔ بادشاہ روم نے ان کے وظائف مقرر کر دیئے تھے۔ اور وہیں انہوں نے شادیاں کر لی تھیں۔ اور ان کو جنگجو سپاہ میں شمار کر کے ان سے اپنے اہم امور میں مدد لیتا تھا۔ زبطرہ میں داخل ہو کر اس نے وہاں کے مردوں کو قتل کر دیا۔ عورتوں اور بچوں کو غلام بنا لیا اور پھر اسے جلا ڈالا۔

معتصم کا رومیوں پر فوج کشی کا عزم

اس واقعہ کی اطلاع فوراً سامرا پہنچی۔ نیز اس واقعہ کی اطلاع پر سوائے ان کے جن کے پاس سواری یا اسلحہ نہ تھے شام اور جزیرہ کی سرحدی آبادی اور تمام اہل جزیرہ دشمن کے مقابلہ پر نکل کھڑے ہوئے خود معتصم اس واقعہ سے بہت متفکر ہوئے۔ اور جب ان کو اس کی نفیر پہنچی، انہوں نے خود اپنے قصر میں اس کی بانگ دی اور فوراً اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے اور اپنے پیچھے باگ ڈور لوہے کی میخ اور توبرہ باندھ لیا۔ مگر یہ بات نامناسب معلوم ہوئی کہ وہ بغیر پوری تیاری کے جنگ کے لئے نکل کھڑے ہوں۔ اس لئے انہوں نے اب دربار عام کیا اور اس میں مدینۃ السلام کے دونوں قاضی عبدالرحمن بن اسحٰق اور شعیب بن سہل کو طلب کیا نیز ان کے ہمراہ انہوں نے تین سو اٹھائیس اہل عدل و ورع کو دربار میں بلایا اور ان کو اپنی جائداد اور املاک کے وقف پر شاہد بنایا۔ اس کے تین حصے کئے ایک ثلث اپنی اولاد کو دیا۔ ایک ثلث اللہ کی راہ میں وقف کیا اور ایک ثلث اپنے موالیوں کو دیا۔

اہل زبطرہ کے لئے امدادی دستہ

اس کے بعد انہوں نے جہاد کے لئے دجلہ کے مغرب میں اپنی چھاؤنی قایم کی۔ یہ ۲ جمادی الاولیٰ دوشنبہ کا دن تھا۔ انہوں نے عجیف بن عنبسہ عمر الفرغانی اور محمد کوہ کو دوسرے اور سرداران فوج کے ساتھ زبطرہ کے باشندوں کی مدد کے لئے بھیجا۔ جب یہ وہاں پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ بادشاہ روم زبطرہ کو تباہ و برباد کر کے اپنے علاقہ میں واپس چلا گیا ہے۔ یہ سردار چند روز وہاں ٹھیرے یہاں تک کہ اس نواح کے باشندے اپنے اپنے قریوں میں واپس آ گئے۔

حملہ کے لئے عموریہ کا انتخاب

جب معتصم نے بابک کا خاتمہ کر دیا تو انہوں نے پوچھا کہ رومی شہریوں میں سب سے زیادہ مستحکم اور ناقابل تسخیر کون سا شہر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ لوگوں نے عموریہ کا نام لیا اور کہا کہ ابتدائے اسلام سے آج تک کسی مسلمان نے اس شہر سے چھیڑ چھاڑ نہیں کی ہے۔ یہ نصرانیت کی اصل اور جان ہے۔ اور عیسائی اسے قسطنطنیہ سے بھی زیادہ اشرف سمجھتے ہیں۔

اس سال معتصم رومی علاقے میں جہاد کے لئے گئے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ ۲۲۴ھ میں سامرا سے روانہ ہوئے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ ۲۲۳ھ میں بابک کو قتل کرنے کے بعد جہاد کے لئے گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۴

خلیفہ معتصم باللہ کا جہاد

اس جہاد کے لیے جس ساز و سامان، اسلحہ، آلات حرب، پکھالیں، خچر، مشک، چھاگلیں فولادی آلات اور نفط اور کثرت سپاہ کا جو انتظام اور سہر براہی معتصم نے کی تھی کسی خلیفہ نے اس سے پہلے نہیں کی۔ انہوں نے اشناس کو اپنے مقدمہ پر مقرر کیا۔ اس کے پیچھے محمد بن ابراہیم کو کیا۔ اپنے میمنہ پر ایتاخ کو اور میسرہ پر جعفر بن دینار بن عبد اللہ الخیاط کو اور قلب میں عجیف بن عنبسہ کو مقرر کیا۔

افشین حیدر کو پیشقدمی کا حکم

بلاد روم میں داخل ہو کر معتصم نہر التمس پر جو سلجوقیہ پر سمندر سے قریب واقع ہے اور اس کے اور طرسوس کے درمیان ایک دن کی مسافت ہے مقیم ہوئے۔ یہ وہی نہر ہے جس پر مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان قیدیوں کا تبادلہ ہوتا تھا۔ معتصم نے افشین حیدر بن کاؤس کو سرو ج بھیجا۔ اور حکم دیا کہ تم وہاں سے بڑھ کر درۂ حدث کی راہ فلاں دن رومی علاقہ میں داخل ہونا اور اس مسافت کا اندازہ کر کے جو ان فوجوں اور انقرہ کے درمیان تھی، جہاں اس سب کا اجتماع مقصود تھا۔

انقرہ کی تسخیر کا منصوبہ

انہوں نے افشین اور اشناس کی پیشقدمی کے لیے ایک ایک دن مقرر کر دیا۔ اس کا ارادہ یہ تھا کہ اگر اللہ انقرہ کو فتح کرا دے تو پھر وہاں سے سب مل کر عموریہ پر دھاوا کریں۔ کیونکہ بلاد روم میں یہی دو شہر اس قدر اہم اور بڑے تھے کہ جن کی تسخیر کو وہ اپنی غرض و غایت بناتے۔ انہوں نے اشناس کو طرسوس کے درے سے بڑھنے کا حکم دیا اور ہدایت کر دی کہ وہ صفصاف میں ان کا انتظار کرے۔ چنانچہ اشناس بدھ کے دن جبکہ ماہ رجب کے ختم ہونے میں آٹھ راتیں باقی تھیں اپنے مقام سے روانہ ہوا۔ معتصم نے ایک خدمت گار کو اس کے پیچھے اپنے مقدموں پر قائم بنا کر روانہ کیا۔ اور وہ خود جمعہ کے دن جبکہ ماہ رجب کے ختم ہونے میں چھ راتیں باقی تھیں اپنی فرودگاہ سے روانہ ہو گئے۔

اشناس کو مرج الاسقف میں قیام کا حکم

اشناس مرج الاسقف پہنچا تھا کہ اسے مطابر سے معتصم کا خط ملا جس میں اسے اطلاع دی گئی تھی کہ بادشاہ روم میرے سامنے ہے وہ چاہتا ہے کہ جب ہماری فوجیں لمس سے گزر جائیں تو وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دریا کے عین حصے پر ٹھیر کر ایک دم ان پر حملہ کرے۔ لہٰذا تم مرج الاسقف میں تا حکم ثانی ٹھیرے رہو۔ جعفر بن دینار معتصم کے ساتھ پر ستین تھا۔ انہوں نے اشناس کو یہ بھی اپنے خط میں لکھا کہ وہ فوج کے ساتھ کے آنے کا انتظار کرے۔ کیونکہ تمام سامان منجنیقیں اور زادراہ وغیرہ اسی فوج کے ساتھ ہے اور وہ اب تک درے کے تنگ مقام میں ہے۔ جہاں سے وہ نکل نہیں سکی ہے۔ لہٰذا تم اس وقت تک وہیں ٹھیرے رہو۔ جب تک کہ ساقہ کا سردار اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ درے کے تنگ مقام سے نکل نہ آئے اور پھر صحرا کے راستے بلا درد میں داخل ہو۔

معتصم کی اشناس کو ہدایت

اس حکم کی وجہ سے اشناس تین دن تک مرج الاسقف میں ٹھیرا رہا۔ پھر معتصم کا ایک اور خط اسے ملا جس میں اسے حکم دیا تھا کہ وہ اپنے ایک سردار کو تھوڑی جمعیت کے ساتھ ایسے کسی رومی کی تلاش میں بھیجے جس سے وہ بادشاہ روم اور اس کی فوج کی کیفیت دریافت کر سکیں

عمر الفرغانی کی مہم

اشناس نے عمر الفرغانی کو دو سو سواروں کے ساتھ اس غرض سے دشمن کے علاقے میں بھیجا۔ یہ جماعت ساری رات چل کر حصن قرہ پہونچی اور وہاں انہوں نے قلعہ کے گرد ایسے شخص کی تلاش کی مگر ان کو کامیابی نہ ہوئی۔ اور قلعداران کو بھانپ گیا۔ وہ ان کے مقابلہ کے لئے اپنے ان تمام سواروں کو لے کر جو قلعہ میں اس کے تحت موجود تھے نکلا اور قرہ اور درہ کے درمیان والے اس بڑے پہاڑ میں جو رستاق قرہ کو محیط ہے، حریف کی تاک میں گھات میں بیٹھ گیا۔ عمر الفرغانی کو بھی اس بات کا علم ہو گیا کہ دشمن نے ہمیں تاڑ لیا ہے۔ لہٰذا وہ فوراً درہ بڑھ کر وہاں رات بھر کمین گاہ میں بیٹھا رہا۔ علامات صبح نمودار ہوتے ہی اس نے اپنی جمعیت کو تین دستوں میں تقسیم کیا۔ اور ان کو حکم دیا کہ تم نہایت تیزی سے آگے ہوتے جاؤ۔ اور کسی ایسے شخص کو گرفتار کر کے حاضر کرو جس سے بادشاہ روم کی خبر و حالت معلوم ہو سکے۔ اور ان سے کہدیا کہ اس کام کو انجام دے کر تم میرے پاس فلاں مقام میں جس کی رہنماؤں نے پہلے سے نشان دہی کر دی تھی۔ اس اسیر کو لے آنا۔

شاہ روم کے متعلق عمر کو اطلاع

اس نے ہر دستے کے ساتھ دو راہنما بھی کئے۔ صبح ہوتے ہی یہ تینوں دستے تین طرف چل دیئے۔ اور انہوں نے اس دوڑ میں کئی آدمی پکڑے۔ جن میں بعض ان کے متعلقین میں سے تھے، خود عمر نے ایک رومی کو گرفتار کیا۔ جو قرہ کے بہادروں میں تھا اور اس سے خبر پوچھی اس نے بیان کیا کہ بادشاہ اور اس کی فوج تمہارے قریب ہے وہ لمس کے پیچھے چار فرسخ پر فروکش ہیں۔ اور اسی نے یہ بات بھی عمر سے کہی کہ قرہ کا قلعدار ان کو تاڑ گیا تھا۔ اور وہ ان کی تاک میں اس پہاڑ کی چوٹیوں پر کہیں چھپا بیٹھا ہے۔

عمر کی فوجی دستوں کی طلبی

عمر وہیں اسی جگہ ٹھیرا رہا جہاں اس نے اپنی دوسری جماعتوں سے آکر ملنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس نے اپنے ہمراہی راہنماؤں کو حکم دیا کہ وہ ان پہاڑوں کی چوٹیوں میں پھیل جائیں۔ اور ان دستوں کو دشمن کی گھات سے باخبر کر دیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرہ کا قلعہ اران میں سے کسی ایک رستے پر اچانک نکل کر حملہ کرے۔ ان رہنماؤں نے انھیں دیکھ لیا اور واپسی کا اشارہ کر دیا۔ وہ سب کے سب عمرو کے پاس چلے آئے۔ مگر عمرو کا یہ وہ مقام نہ تھا جہاں ملنے کا اس نے پہلے وعدہ کیا تھا۔

رومی فوجیوں کی گرفتاری

تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد یہ دستے اپنے اصل مرکز کی طرف چل دیئے۔ خود شاہ روم کی فوج کے کئی آدمی انہوں نے پکڑ لئے تھے۔ یہ ان کو لے کر اشناس کے پاس لمس آئے۔ اشناس نے ان سے خبر پوچھی۔ انہوں نے بتایا کہ بادشاہ تیس دن سے زیادہ ہو گئے ہیں کہ اس انتظار میں بیٹھا ہے کہ معتصم دریا عبور کر کے آگے بڑھیں۔ اور پھر وہ ان پر ایک دم یورش کرے۔ اس کا مقدمۃ الجیش لمس میں موجود ہے۔ نیز بادشاہ کو یہ بھی اطلاع ہو چکی ہے کہ آرمینیا سے ایک زبردست فوج اس کے علاقے میں در آئی ہے۔ اس سے مراد افشین کی فوج تھی۔ اور وہ بادشاہ کے عقب میں پہنچ گئی ہے۔ بادشاہ نے اپنے ماموں زاد بھائی کو اپنی فوج پر اپنا نائب بنایا ہے۔ اور وہ خود اپنی اصل فوج کے ایک دستے کے ساتھ افشین کی سمت چلا گیا ہے۔

معتصم کا افشین کے نام خط

اشناس نے یہ خبر سنتے ہی اس شخص کو معتصم کی خدمت میں بھیجا اس نے معتصم کو ساری بات سنا دی۔ انہوں نے اپنی فوج کے رہنماؤں سے چند کو اپنا خط دے کر افشین کے پاس بھیجا اور وعدہ کیا کہ اگر یہ خط اسے پہنچ گیا تو میں تم میں سے ہر شخص کو دس دس ہزار درہم انعام دوں گا۔

معتصم نے اس خط میں افشین کو لکھا کہ میں بھی مقیم ہوں اور تم بھی سر دست اپنی جگہ ٹھہر جاؤ ان کو اندیشہ یہ تھا کہ مبادا شاہ روم افشین کو اچانک جا لے۔ نیز انہوں نے اشناس کو لکھا کہ تم اپنے پاس سے ان راہنماؤں میں سے جو پہاڑوں اور راستوں سے واقف ہیں اور جو صورت و شکل میں رومیوں سے مشابہت رکھتے ہیں ایک قاصد بھیجو۔ اور میں اس بات کا وعدہ کرتا ہوں کہ اگر یہ خط مرسل الیہ کو پہنچا دیا گیا تو میں ان میں سے ہر شخص کو دس ہزار درہم انعام دوں گا۔ نیز انہوں نے خود اشناس کو لکھا کہ بادشاہ روم تمہارے سامنے آ گیا ہے۔ لہٰذا جب تک ہمارا دوسرا خط تم کو نہ ملے تم وہیں اپنی جگہ ٹھیرے جاؤ۔

بیابر افشین کی سمت چل دیئے مگر چونکہ وہ رومی علاقہ میں بہت دور تک گھس گیا تھا۔ اس لئے ان میں سے ایک بھی ان کے پاس نہ پہنچ سکا۔

ایک بوڑھے رومی کی پیشکش

اب معتصم کے تمام آلات حرب اور دوسرے ساز و سامان ساقہ فوج کے افسر کے ساتھ ان کی چھاؤنی میں پہنچ گیا۔ انہوں نے اشناس کو پیشقدمی کا حکم بھیجا۔ وہ آگے بڑھا اس کے پیچھے ایک منزل کے فاصلہ سے معتصم چلے جس مقام میں یہ منزل کرتے اشناس وہاں سے کوچ کرتا۔ جب تک کہ وہ انقرہ سے تین منزل نہ رہ گئے ان کو افشین کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ اس سفر میں ان کی فوج کو پانی اور چارہ کی سخت تکلیف اٹھانا پڑی۔ اپنی پیشقدمی کے اثنا میں اشناس نے چند رومیوں کو گرفتار کیا تھا۔ اس کے حکم سے ان سب کو قتل کر دیا گیا صرف ایک بہت بوڑھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص باقی رہا۔ اس نے اشناس سے کہا کہ مجھے مار کر تم کو کیا فائدہ ہوگا تم خود اس وقت پریشان ہوا در تمہاری فوج کو بھی پانی اور خوراک کی تکلیف ہے۔ یہاں کچھ لوگ بادشاہ عرب کی یورش کے خوف سے انقرہ سے چلے آئے ہیں وہ ہمارے قریب ہی فروکش ہیں، ان کے ساتھ چارہ، اشیائے خوراک اور جو کثرت سے ہے۔ آپ میرے ساتھ کچھ لوگ کر دیجئے میں ان کو ان کے حوالے کر دوں گا اور مجھے چھوڑ دیجئے۔

مالک بن اکیدر کی مہم

اشناس کے نقیب نے اعلان کیا کہ جو خوشی سے اس کام کے لئے جانا چاہے وہ سوار ہو کر چلے تقریباً پانسو شہسوار اس غرض کے لئے روانہ ہوئے۔ اشناس اپنی فرودگاہ سے چل کر ایک میل فاصلہ پر آیا اس کے ساتھ یہ جماعت بھی روانہ ہوئی وہاں سے اس نے اپنے گھوڑے کو چابک مارا اور تقریباً دو میل تک وہ اسی طرح نہایت تیز دوڑتا ہوا چلا گیا۔ اس کے بعد اس نے ٹھیر کر اپنے پیچھے نظر دوڑائی اور جو سوار اپنی سواری کی کمزوری کی وجہ سے اس کا ساتھ نہ دے سکے اس نے ان کو اصل مرکز میں واپس بھیج دیا اور اب اس قیدی کو اس نے مالک بن کیدر کے حوالے کیا اور کہا جب یہ تم کو اس قید ہونے والی جماعت اور کثیر غنیمت دکھا دے تم ہمارے وعدہ کے مطابق اسے چھوڑ دینا۔ وہ بڈھا اس جماعت کو لے کر عنانک چلتا رہا۔ ایک وادی میں لے کر اترا۔ جہاں کثرت سے گھاس تھی۔ لوگوں نے اپنے جانور چرانے کے لئے اس میں چھوڑ دیئے اور وہ خوب شکم سیر ہو گئے۔ خود سواروں نے بھی رات کا کھانا کھا لیا اور پانی سے سیراب ہو گئے۔

بوڑھے رومی کی حکمت عملی

پھر وہ بڈھا ان کو اس پڑاؤ سے لے کر آگے بڑھا دوسری طرف اشناس اپنے مقام سے انقرہ کی طرف چلا اس نے مالک بن کیدر اور اس کے ہمراہ راہنماؤں کو یہ کہہ دیا تھا کہ وہ انقرہ میں اس سے آملیں وہ رومی بڈھا جمعہ رات ان کو پہاڑ میں لئے پھرتا رہا اس پر مالک بن کیدر کے راہنماؤں نے اس کی شکایت کی۔ مالک نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ میرے راہنما یہ کہتے ہیں اس نے کہا ہاں وہ سچے ہیں۔ بات یہ ہے کہ جس جماعت پر ہم چھاپہ مارنا چاہتے ہیں وہ پہاڑ کے باہر ہے۔ مجھے یہ خوف ہے کہ اگر ہم رات ہی میں پہاڑ سے اترے تو ہمارے گھوڑوں کی چٹانوں پر ٹاپوں کی آواز سے وہ بھاگ جائیں گے۔ آپ اطمینان رکھیں اگر پہاڑ سے نکلنے کے بعد کوئی ہمیں دکھائی نہ دے تو آپ مجھے قتل کر دیں۔ میں یہی چاہتا ہوں کہ رات بھر اسی پہاڑ میں آپ کو پھراتا رہوں اور صبح ہوتے ہی یہاں سے نکل کر میں اس جماعت کو دکھا دوں تاکہ اپنے قتل سے بچ جاؤں۔ مالک نے کہا تو فضول چکر لگانے سے کیا فائدہ۔ بہتر یہ ہے کہ تم ہم کو اسی پہاڑ میں ٹھہرا دو تاکہ ہم آرام کر لیں۔ اس نے کہا آپ کی مرضی۔

مالک بن اکیدر کا انقرہ کے لشکر کا تعاقب

مالک اور اس کی فوج ایک بڑی چٹان پر اتر پڑی اور انہوں نے اپنے گھوڑوں کی لگام تھامے رکھی۔ طلوع فجر کے بعد اس بڈھے نے کہا دو شخصوں کو بھیجو کہ وہ اس پہاڑ پر چڑھ کر دیکھیں کہ وہاں کیا ہے اور جو وہاں ہو اسے پکڑ لائیں۔ چار پیادے اس کام کے لئے چڑھے وہاں ان کو ایک مرد اور ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت ملی۔ انہوں نے ان کو نیچے بلا لیا۔ اور اس بڈھے ان سے پوچھا کہ انقرہ والوں نے کس جگہ رات بسر کی۔ انہوں نے وہ مقام بتا دیا۔ اس نے مالک سے کہا کہ چونکہ ہم ان سے معافی کا وعدہ کر چکے ہیں اور اسی بنا پر انہوں نے ہمیں پتہ دیا ہے۔ آپ ان کو چھوڑ دیں مالک نے ان کو چھوڑ دیا۔ اب وہ بڈھا اس فوج کو لے کر نشان دادہ مقام کی طرف چلا اور ایسے مقام پر آیا جہاں سے انقرہ والوں کا لشکر نظر آ رہا تھا۔ وہ ایک نمک کے کارخانے کے کونے میں مقیم تھے۔ اس فوج کو دیکھتے ہی انہوں نے اپنی عورتوں اور بچوں کو للکارا کہ بھاگو وہ تو کارخانے میں گھس گئیں اور یہ حملہ آوروں کے مقابلہ کے لئے بالوں کے ڈنڈے لے کر اس کارخانے کے کھڑے ہو گئے۔ وہاں نہ پتھر تھے کہ ان سے لڑتے اور نہ میدان تھا کہ رسالہ کام کرتا ان میں سے انہوں نے کئی قیدی گرفتار کئے۔

مالک بن اکیدر کا اسیر رومیوں سے استفسار

ان میں سے ایسے بھی تھے جو پہلے سے زخمی تھے مسلمانوں نے ان سے ان زخموں کو دریافت کیا انہوں نے کہا کہ ہم بادشاہ کے ساتھ افشین کے مقابل نبرد آزما ہوئے تھے اسی لڑائی میں ہمیں زخم آئے ہیں انہوں نے ان سے کہا کہ اس جنگ کی پوری کیفیت تو بیان کرو۔ قیدیوں نے کہا کہ بادشاہ ملمس سے چار فرسخ کے فاصلہ پر فروکش تھا۔ ایک قاصد نے آکر اس سے بیان کیا کہ آرمینیاق کی سمت سے ایک زبردست فوج ہمارے علاقہ میں در آئی ہے۔

افشین کا رومیوں پر حملہ

بادشاہ نے اپنے ایک عزیز قریب کو اپنی چھاؤنی پر اپنا نائب مقرر کر دیا۔ اور اسے ہدایت کی کہ وہ یہیں ٹھیرا رہے اگر ملک عرب کا مقدمۃ الجیش اس پر حملہ آور ہو تو وہ اس کا مقابلہ کرے تاکہ اس طرح خود بادشاہ بلا مزاحمت اس فوج کے مقابلہ پر جائے جو آرمینان میں داخل ہو گئی ہے اس سے مراد افشین کی سپاہ تھی۔ اس بات کو ہمارے اس سردار نے تسلیم کر لیا۔ میں اس فوج میں جو بادشاہ کے ہمراہ اس مہم پر روانہ ہو گئی تھی، تھا۔ نماز صبح کے وقت ہم نے ان کو جا لیا۔ ان کو شکست دی ان کی تمام پیادہ فوج کو قتل کر دیا۔ ہماری فوجیں ان کے تعاقب میں غیر مرتب ہو گئیں۔

رومیوں کی شکست

ظہر کے وقت ان کے شہسواروں نے پلٹ کر ہم سے اس قدر شدید جنگ کی کہ ہمارے چھکے چھوٹ گئے انہوں نے ہماری فوج کو چیر دیا اور وہ ہم میں گڈمڈ ہو گئے ہمیں اب یہ بھی معلوم نہ تھا کہ ہمارا بادشاہ کس دستہ فوج میں ہے۔ عصر تک اسی طرح گھمسان لڑائی ہوتی رہی۔ اس کے بعد ہم اس مقام پر پلٹ کر چلے آئے جہاں بادشاہ کی فرودگاہ تھی۔ مگر چونکہ ہم نے اسے یہاں نہیں پایا اس لئے ہم اس کی اس چھاؤنی میں آئے جو قلس پر تھی۔ مگر یہاں آکر بھی ہم نے دیکھا کہ چھاؤنی درہم برہم ہو چکی ہے۔ اور تمام لوگ بادشاہ کے اس عزیز کا جسے وہ اپنا نائب بنا آیا تھا ساتھ چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ اس رات تو ہم وہیں رہے۔ صبح کے وقت خود بادشاہ ایک چھوٹی سی جماعت کے ہمراہ ہم سے آ ملا۔ اس نے دیکھا کہ اس کی فرودگاہ بالکل خراب ہو چکی ہے۔ اس نے اپنے نائب کو پکڑ کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی گردن ماردی اور تمام شہروں اور قلعوں کو حکم بھیجدیا کہ ہماری فوج کا جو مفرور وہاں آئے اُسے کوڑوں سے ہٹوا کر ہمارے پاس فلاں مقام میں واپس کر دیا جائے اس کے لئے اس نے ایک مقام متعین کر دیا تھا۔ تاکہ سب فوج وہاں جمع ہو جائے۔ اور پھر وہ ان کو لے کر بادشاہ عرب سے لڑے اس کے علاوہ اس نے اپنے ایک خدمت گار کو جو خصی تھا اس لئے انقرہ بھیجا اگر ملک العرب اس مقام پر حملہ آور ہو تو یہ وہاں کے باشندوں کی حفاظت کرے اور اس کے لئے وہیں قیام کرے۔ وہ خصی انقرہ آیا۔ ہم بھی اس کے ہمراہ تھے۔ ہم نے آکر دیکھا کہ باشندوں نے شہر خالی کر دیا ہے۔ اور وہ وہاں سے بھاگ گئے ہیں خصی نے بادشاہ کو اس کی اطلاع دی اس کے جواب میں بادشاہ نے اسے عموریہ چلے جانے کا حکم دیا۔

مالک بن اکیدر کی مراجعت

مالک بن اکیدر کہتا ہے کہ میں نے ان قیدیوں سے دریافت کیا کہ انقرہ والے کہاں چلے گئے انہوں نے بتایا کہ وہ نمک کے کارخانے میں چلے آئے۔ چنانچہ ہم نے وہیں ان کو جا لیا۔ میں نے فوج میں منادی کرا دی کہ جتنے آدمی تم نے پکڑے ہیں بس ان کو لے لو اور باقی چھوڑ دو۔ چنانچہ لوگوں نے اپنے غلام چھوڑے اور لڑائی بھی ختم کر دی اور اشناس کے پاس آنے کے لئے وہاں سے پلٹے اور راستے میں سے انہوں نے بہت سی بھیڑ بکریاں اور گائے بیل پکڑ کر اپنے ساتھ لے لئے۔

معتصم کی عموریہ کی جانب پیشقدمی

اس بڈھے کو مالک نے رہا کر دیا اور وہ قیدیوں کو لے کر اشناس کی فوج سے آملا۔ اور انقرہ پہنچ گیا۔ ایک دن اشناس نے قیام کیا دوسرے دن معتصم بھی وہاں آگئے۔ اس نے قیدی کے بیان کو معتصم سے نقل کیا۔ وہ سن کر بہت خوش ہوئے۔ تیسرے دن خود افشین کے ہاں سے اس کی خیریت کی اطلاع ان کو مل گئی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ خود انقرہ میں ان کی خدمت میں آرہا ہے۔ اس کے ایک دن کے بعد وہ معتصم کے پاس آگیا۔ چند روز یہ سب یہیں ٹھیرے رہے اس کے بعد انہوں نے اپنی طاقت کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔ میسرہ کی فوج میں اشناس، میمنہ میں افشین اور خود معتصم قلب میں رہے۔ ان فوجوں کے درمیان انہوں نے دو دو فرسخ کا فاصلہ قائم رکھا اور خود ان فوجوں کو بھی میمنہ اور میسرہ قایم کرنے کی ہدایت کی اور حکم دیا کہ اپنے راستے کے تمام دیہات جلا ڈالیں اور ان کو برباد کر دیں اور جو ملے اسے پکڑ کر غلام بنا لیں۔ اقامت کے وقت تمام دستے اپنے اپنے سرداروں اور قائدوں سے آملیں۔ انقرہ سے عموریہ تک جن کے درمیان سات منزل فاصلہ تھا، یہی انتظام عمل پذیر رہا۔ اب یہ سب فوجیں عموریہ جا پہونچیں

اہل عموریہ کی قلعہ بندی

سب سے پہلے اشناس آیا۔ یہ جمعرات کو دن چڑھے وہاں پہنچا۔ یہ عموریہ کے گرد چکر لگا کر اس سے دو میل کے فاصلہ پر ایک ایسے مقام میں جہاں پانی اور چارہ وافر تھا اتر پڑا۔ اس کے تیسرے دن افشین وہاں پہونچا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر المومنین نے شہر پر حملہ کرنے کے لئے اپنے سرداروں میں تقسیم کر دیا۔ ان کی فوج کی تعداد کو پیش نظر رکھ کر اس کے برج ان کے سپرد کر دیئے۔ اس طرح دو برجوں سے لے کر بیس برجوں تک ایک قائد کے تفویض تھے۔ اہل عموریہ نے بھی قلعہ بندی کر کے مدافعت کی تیاری کی۔

قلعہ عموریہ کے متعلق ایک مسلمان کی اطلاع

اس سے پہلے کا یہ واقعہ ہے کہ اہل عموریہ نے ایک مسلمان کو اسیر بنا لیا تھا۔ اس نے نصرانی ہو کر وہیں شادی کر لی تھی۔ اس موقع پر لڑنے کے بجائے وہ علیحدہ ہو کر چھپ گیا تھا۔ جب اس نے امیر المومنین کو دیکھا وہ نکل کر مسلمانوں میں آملا اور اس نے معتصم سے آکر بیان کیا کہ شہر کا ایک موقع ایسا ہے جہاں فصیل کو حدیا کے ایک مرتبہ شدید سیلاب نے منہدم کر دیا تھا اور بادشاہ نے عامل کو حکم دیا تھا کہ وہ اس کی مرمت کرے۔ مگر اس نے اس کی دوبارہ تعمیر میں تساہل برتا۔ مگر جب بادشاہ قسطنطنیہ سے چل کر آگے بڑھا تو اب اس عامل کو یہ خوف ہوا کہ ممکن ہے کہ اس کا گزر یہاں بھی ہو اور وہ اس حصہ فصیل کو منہدم حالت میں دیکھے اور ناراض ہو جائے اس ڈر سے اس نے خلف معمار کو اس کی فوری تعمیر پر مقرر کیا۔ اس نے باہر کے رخ ایک پتھر کی فصیل تیار کر دی اور شہر کے رخ اس میں ملبہ بھر دیا اور اس فصیل پر اسی طرح گنگورے بنا دیئے جیسے پہلے تھے۔

قلعہ عموریہ پر سنگباری

اس شخص نے معتصم کو فصیل کا وہ حصہ اچھی طرح بتا دیا۔ معتصم نے اسی کے سامنے اپنا خیمہ نصب کرایا اور وہیں منجنیقیں لگا دیں۔ ان کی وجہ سے وہاں سے فصیل کھل گئی۔ یہ دیکھ کر اہل شہر نے وہاں بڑے بڑے شہتیر ایک دوسرے سے آویزاں کر کے نصب کر دیئے۔ جب منجنیق کا پتھر ان پر گرتا اور اس شہتیر کو توڑ ڈالتا وہ دوسرا شہتیر اس کی بجائے رکھ دیتے۔ فصیل کی حفاظت کے لئے انہوں نے ان شہتیروں پر موٹے موٹے گدے پڑھائے تھے۔ مگر منجنیقوں کی مسلسل ضرب سے اس مقام کی فصیل آخر کار بالکل پاش پاش ہو گئی۔

اہل عموریہ کے قاصدوں کی گرفتاری

باطس اور خصی نے اس کی اطلاع بادشاہ کو لکھی۔ اور اپنا خط ایک رومی غلام اور ایک ایسے شخص کے ہاتھ روانہ کیا جو عربی خوب بولتا تھا۔ ان دونوں کو انہوں نے فصیل سے چلتا کیا۔ یہ خندق کو طے کر کے مسلمانوں کی فوج کے اس مقام میں بڑھے جہاں عمر الفرغانی کے ساتھ سلاطین زادے تھے۔ جب یہ خندق سے آگے نکلے انہوں نے ان کو مشتبہ نظروں سے دیکھا اور پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم تمہارے ہی آدمی ہیں۔ انہوں نے پوچھا کس جمعیت سے تعلق ہے۔ چونکہ ان کو مسلمانوں کے کسی سردار کا نام معلوم نہ تھا کہ اس کا نام بتاتے وہ چپ ہو گئے۔ اس پر سمجھ لیا کہ یہ دشمن کی جماعت کے ہیں۔ ان کو عمر الفرغانی بن ازنجا کے پاس پیش کیا گیا۔ عمر نے ان کو اشناس کے پاس بھیجا اور اس نے ان کو معتصم کی خدمت میں بھیج دیا۔ معتصم نے ان سے استفسار کیا، اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی تلاشی لی۔ ان کے پاس وہ خط برآمد ہوا جو یاطس نے بادشاہ روم کو لکھا تھا اور جس میں اسے مطلع کیا تھا کہ دشمن کی ایک کثیر فوج نے شہر کا محاصرہ کر لیا ہے اور اب ہمارے لئے یہ مقام تنگ ہے میرا یہاں آنا ہی غلط تھا۔ بہرحال اب میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ خود اور اپنے خاص آدمیوں کو ان گھوڑوں پر جو قلعہ میں ہیں سوار کر کے رات کے وقت چپکے سے قلعہ کے دروازے کھول کر نکلوں اور پھر دشمن پر حملہ کر دوں۔ اب چاہے اس میں کچھ بھی ہو جائے۔ بچ کر نکل جائیں گے وہ نکل جائیں گے اور جو مارے جائیں وہ مارے جائیں۔ اس طرح اس محاصرہ سے نکل کر آپ کے پاس آجائیں۔

رومی قاصدوں کا قبول اسلام

خط پڑھ کر معتصم نے اس شخص کو جو عربی بول رہا تھا اور اس رومی غلام کو جو اس کے ساتھ تھا ایک ایک تھیلی دلوائی۔ وہ دونوں اسلام لے آئے۔ معتصم نے ان کو خلعت سے سرفراز کیا۔ اور طلوع آفتاب کے بعد ان کے حکم سے ان کو عموریہ کے گرد گھمایا گیا۔ انہوں نے اس برج کو بتایا جہاں یاطس رہا کرتا تھا۔ معتصم کے حکم سے اسی برج کے سامنے ان دونوں کو بہت دیر تک ٹھیرا رکھا گیا۔ وہ آدمی ان درہموں کی تھیلیاں لئے ہوئے ان کے ساتھ رہے۔ معتصم کا عطا کردہ خلعت ان کے زیب تن تھا۔ اور یاطس کا خط بھی ان کے ساتھ اس ہیئت سے یاطس اور تمام رومی اصل واقعہ سمجھ گئے کہ راز افشا ہو گیا۔ اس پر فصیل سے انہوں نے ان دونوں کو گالیاں دیں۔ معتصم کے حکم سے وہ اب دونوں وہاں سے ہٹا دیئے گئے۔

قلعہ عموریہ کی فصیل کا انہدام

معتصم نے حکم دیا کہ اس مقام پر رات کے وقت پہرہ متعین کر دیا جائے۔ اس طرح کہ مسلح پہرہ دار گھوڑوں پر سوار رہ کر پہرہ دیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ رات کے وقت شہر کا دروازہ کھول کر کوئی بھی شہر سے نکل جائے۔ چنانچہ پہرہ متعین ہو گیا اور لوگ نوبت بہ نوبت اسلحہ لگائے گھوڑوں پر زین کے ساتھ رات بھر جاگتے رہے یہاں تک کہ فصیل کا وہ حصہ جو دونوں برجوں کے درمیان تھا، اور جس کی کمزوری کی معتصم کو نشان دہی کی گئی تھی بالکل منہدم ہو گیا۔ ملبہ کے گرنے کی آواز سے فوج والے سمجھے کہ شاید دشمن نے اچانک شہر سے نکل کر ہمارے کسی دستہ پر یورش کی ہے اصل حقیقت معلوم کرنے اور فوج کو مطمئن کرنے کے لئے معتصم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ تمام جھاؤنی کی گشت کر کے لوگوں کو بتائے کہ یہ فصیل کے گرنے کی آواز تھی۔ یہ معلوم کر کے وہ سب مطمئن ہو گئے۔

قلعہ عموریہ کے خندق کو پاٹنے کی کوشش

عموریہ آ کر معتصم نے دیکھا کہ اس کی خندق بہت وسیع اور فصیل بہت بڑی ہے۔ راستے میں سے وہ بے شمار بھیڑ بکریاں ساتھ لائے تھے اس لئے انہوں نے اس معاملہ میں یہ تدبیر کی کہ فصیل کی بلندی کے برابر بڑی بڑی منجنیقیں جن میں چار چار آدمی سما سکتے تھے اور جو نہایت درجہ مضبوط اور مستحکم بنائی گئی تھیں اور پہیے دار تخت پر نصب تھیں وہاں طلب کیں۔ ان بھیڑوں کو تمام فوج میں ہر شخص کو ایک کے حساب سے تقسیم کر دیا اور کہا کہ اے فتح کر کے گوشت کھالیں اور اس کی کھال میں مٹی بھر کر لائیں تاکہ ان سے خندق کو پاٹ دیا جائے اور ایسا ہی کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا اسی طرح انہوں نے بڑے بڑے گھروندے جن میں دس آدمیوں کی گنجائش تھی اور بہت ہی مستحکم بنائے گئے تھے، اس کام کے لئے طلب کئے کہ ان کو مٹی بھری کھالوں پر لڑھکا دیا جائے۔ اور اس طرح خندق پٹ جائے یہ تدبیر بھی کی گئی اور اب وہ کھالیں خندق میں ڈالی گئیں۔ مگر رسیوں کی پتھروں کی زد کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو سکا کہ وہ اوپر سے ڈالی جا سکیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ علیحدہ علیحدہ پڑیں ان کو برابر نہیں کیا جا سکا۔ اس کے لئے معتصم نے حکم دیا کہ ان پر اسقدر مٹی ڈال دی جائے کہ وہ برابر ہو جائیں۔ اس کے بعد گھروندے کو آگے لا کر ان کو ڈھکیلا گیا اس نے نصف خندق طے کی تھی کہ اس کے پہیے ان کھالوں میں الجھ گئے اور وہ وہیں رہ گیا۔ جو لوگ اس میں تھے وہ بڑی مشکل سے وہاں سے نکل سکے۔ اور وہ گھاڑی عمودیہ کی فتح تک پھر وہیں پھنسی پڑی رہی۔ کسی طرح وہاں سے نکالی نہ جا سکی۔ البتہ فتح کے بعد جب تمام منجنیقیں، سیڑھیاں اور دوسرے گھروندے وغیرہ توڑ پھوڑ کر جلا دیئے گئے تو اسے بھی جلا دیا گیا۔

قلعہ کے شگاف پر سنگباری

دوسرے دن معتصم نے رومیوں سے اسی شگاف پر لڑائی شروع کی۔ آج سب سے پہلے اشناس اور اس کی فوج نے جنگ کی ابتدا کی۔ چونکہ یہ جگہ بہت ہی تنگ تھی اس لئے وہ اچھی طرح یہاں نہ لڑ سکے۔ معتصم نے ان تمام منجنیقوں کو جو فصیل کے گرد مختلف مقامات پر نصب تھیں اسی شگاف پر جمع کیا اور برابر برابر لگا کر حکم دیا کہ اس شگاف پر سنگباری کی جائے۔

معتصم کی افشین کی جنگ کی تعریف

اس کے دوسرے دن افشین اور اس کی فوج کو لڑنا پڑا انہوں نے بہت عمدہ لڑائی لڑی اور کچھ آگے بھی بڑھے۔ معتصم اسی شگاف کے مقابل اپنے گھوڑے پر سوار کھڑے تھے۔ اشناس، افشین اور ان کے دوسرے خاص خاص فوجی سردار بھی وہاں موجود تھے۔ اور سوار تھے البتہ ان کے علاوہ دوسرے اور سردار پیادہ کھڑے تھے۔ معتصم نے کہا آج کی لڑائی خوب ہوئی اس پر عمر الفرغانی نے کہا بے شک آج کی لڑائی کل کے مقابلہ میں بہت اچھی لڑی گئی ہے۔ اس جملہ کو اشناس نے بھی سنا مگر وہ خاموش رہا۔ دوپہر کو معتصم معرکہ سے اپنے خیمہ میں چلے آئے اور انہوں نے کھانا کھایا۔ دوسرے سردار بھی کھانے کے لئے اپنے اپنے خیموں کو چلے گئے۔

اشناس کی برہمی

جب اشناس اپنے خیمہ کی طرف پہنچا تو تعظیماً حسب دستور تمام سردار اپنی سواریوں سے اتر پڑے۔ ان میں عمر الفرغانی اور احمد بن خلیل بھی تھے۔ یہ اتر کر حسب عادت اشناس کے آگے آگے خیمہ کے قریب تک چلے۔ اشناس نے ان سے کہا۔ اے حرامزادو آج تو تم اس طرح ادب کے ساتھ میرے سامنے چلتے ہو یہ نہ ہوا کہ کل دل کھول کر جنگ میں کوشش کرتے اور پھر امیر المومنین کی جناب میں حاضری کے وقت کہتے ہو کہ آج کی لڑائی کل سے بہتر ہوئی ہے گویا کل تمہارے علاوہ کوئی اور لڑنے آیا تھا۔ اپنے خیموں کو جاؤ۔

عمر والفرغانی اور احمد بن خلیل کی گفتگو

وہ دونوں وہاں سے چلے۔ ایک دوسرے سے کہنے لگا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا آج اس حرامزادے نے ہمارے ساتھ کیا گستاخی کی ہے۔ کیا ان آج کی گالیوں کے سننے سے یہ بہتر نہیں کہ ہم رومیوں کے علاقہ میں جاکر پناہ گزیں ہو جائیں۔

عمرو الفرغانی نے جسے راز کی بات معلوم تھی احمد بن خلیل سے کہا عنقریب اللہ اس حالت سے نجات دے گا۔ اطمینان رکھو۔ احمد کو گمان ہوا کہ ضرور عمرو کسی بات سے واقف ہے اس نے باصرار اس سے پوچھا کہ بتاؤ کیا بات ہے۔ عمرو نے اسے اس سازش کی اطلاع دی جس میں وہ خود شریک تھا اور کہا کہ عباس بن مامون کا معاملہ پختہ ہو چکا ہے ہم عنقریب علانیہ اس کی بیعت کریں گے معتصم اور اشناس وغیرہ کو قتل کر دیں گے میں تم کو مشورہ دیتا ہوں کہ تم پہلے سے عباس سے جا ملو۔ تاکہ تم بھی اس کے اور جانبداروں میں ابھی سے شریک ہو جاؤ۔ احمد نے کہا میرا خیال ہے کہ اس معاملہ میں کامیابی نہ ہوگی۔ عمرو کہنے لگا اجی سب کچھ ہو چکا ہے۔ تم ذرا حارث السمرقندی سے تو جاکر ملو۔ یہ سلمہ بن عبید اللہ بن الوضاح کے اقربا میں تھا۔ اور یہی شخص اس کام پر متعین تھا۔ کہ وہ لوگوں کو عباس کی خدمت میں پیش کر کے اس کے لئے ان سے بیعت لے۔ عمرو نے کہا میں تم کو اس شخص سے ملاتا ہوں تاکہ تم ہماری تحریک میں شریک ہو جاؤ۔ احمد نے کہا اچھی بات ہے میں تمہارے ساتھ ہوں۔ بشرطیکہ یہ معاملہ ہمارے درمیان آج سے دس دن کے اندر تکمیل کو پہنچ جائے۔ اور اگر اس مدت میں یہ بات نہ ہو سکی تو پھر میں بری الذمہ ہوں۔ تمہاری شرکت مجھ پر لازم نہ رہے گی۔ حارث نے عباس سے آکر کہا کہ عمرو نے احمد سے ہماری تحریک بیان کر دی ہے۔ عباس نے کہا میں نہیں چاہتا کہ وہ ہماری کسی بات سے واقف ہو۔ تم خاموش رہو۔ اور اسے ہرگز اپنے معاملہ میں ذرا سا بھی شریک نہ کرو۔ اور اب اس معاملہ کو انھیں دونوں میں رہنے دو۔ اس کے بعد انہوں نے احمد سے کوئی بات نہیں کہی۔

رومی سردار وندوا کی امداد طلبی

تیسرے دن خود امیر المومنین کی فوج خاصہ کو لڑنا پڑا۔ ان کے ساتھ اہل مغرب اور ترک بھی تھے۔ ایتاخ اس فوج کا منتظم تھا۔ انہوں نے خوب ہی داد مردانگی دی اور لڑ کر فصیل کے شگاف کو اور وسیع کر دیا۔ جنگ اسی طرح ہوتی رہی رومیوں کے ہزارہا آدمی مجروح ہو گئے۔ معتصم کے عمومیہ پر حملہ کرنے کے وقت بادشاہ روم کے سپہ سالاروں نے شہر کی مدافعت کے لئے اس کے برج آپس میں بانٹ لئے تھے ایک سردار اور اس کی جمعیت کے تفویض کئی گئی برج تھے۔ جس مقام پر فصیل میں شگاف پڑا تھا، وہ مقام وندوا نام جس کے معنے عربی میں ثور (بیل) کے ہیں، ایک رومی سردار کے تفویض تھا۔ اس نے اور اس کی فوج نے دن و رات نہایت بہادری اور جانفشانی سے اس مقام پر جنگ کی اور حملہ کا اصل دباؤ اس پر اور اس کی فوج پر ہی تھا۔ نہ یاطس نے اور نہ کسی اور رومی سردار نے اس کی کسی قسم کی مدد کی۔ وہ اکیلا لڑ تا رہا۔ جب رات ہو گئی وہ سردار رومیوں کے پاس گیا۔ اور اس نے کہا کہ جنگ کا سارا زور مجھ پر اور میری فوج پر پڑا ہے۔ اب میرے پاس کوئی سپاہی ایسا نہیں رہا جو زخمی نہ ہو چکا ہو۔ لہذا تم اپنی فوجوں کو فصیل کے شگاف پر بھیجو۔ تاکہ یہ کچھ دیر سنگباری کریں۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو سب رسوا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جاؤ گے اور شہر ہاتھ سے نکل جائے گا۔ مگر سب نے صاف جواب دیدیا کہ ہم ایک آدمی بھی تمہاری مدد کو نہیں دیتے۔ اور اس سے کہا کہ ہمارے پاس کی فصیل تو سالم ہے اور ہم اس کے لئے تم سے مدد نہیں مانگتے۔ لہذا تم جانو اور تمہارا کام۔ ہم کچھ نہیں جانتے۔

سردار وندوا کا امان طلبی کا فیصلہ

اس کورے جواب پر اس نے اور اس کی جمعیت نے تہیہ کر لیا کہ وہ امیر المومنین معتصم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی بیوی بچوں اور متعلقین کے لئے امان لے لے۔ اور اس کے معارضہ میں قلعہ کو مع تمام سامان نقد و جنس اور اسلحہ وغیرہ کے ان کے حوالے کر دے۔ چنانچہ صبح کو اس نے اپنی فوج کو شگاف کے دونوں پہلوؤں پر کھڑا کیا۔ اور خود وہاں سے نکل کر اس نے کہا کہ میں امیر المومنین سے ملنا چاہتا ہوں اور اپنی فوج کو ہدایت کر دی کہ جب تک میں واپس نہ آجاؤں وہ نہ لڑیں۔ وہ شہر سے نکل کر معتصم کی خدمت میں باریاب ہوا۔ حملہ آور اس شگاف پر بڑھتے تھے رومیوں نے ان کی مدافعت نہیں کی بلکہ ہاتھ کے اشارے سے کہتے تھے کہ آگے آؤ۔ انہوں نے نہ مانا۔ اور اصل فصیل تک جا پہنچے۔ اور اس وقت رومی سردار وندوا معتصم کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ معتصم نے ایک گھوڑا اس کے لئے منگوایا اسے اس پر سوار کیا اور وہ خود آگے بڑھا۔ یہاں تک کہ تمام فوج ان کے ہمراہ شگاف کے کنارے پہونچ گئی۔

معتصم اور وندوا میں معاہدہ

عبدالوہاب بن علی معتصم کے آگے آگے تھا۔ اس نے ہاتھ سے لوگوں کو شہر میں داخل ہونے کا اشارہ کیا۔ تمام فوج شہر میں در آئی۔ وندوا نے مڑ کر دیکھا اور اپنی داڑھی پر ہاتھ مارا۔ معتصم نے کہا۔ کیوں اس نے کہا کہ میں تو آپ سے گفتگو کرنے آیا تھا کہ آپ پہلے میری بات سنتے اور مجھے اس کا جواب دیتے مگر آپ نے میرے ساتھ بدعہدی کی۔ معتصم نے کہا جو تم کہو میں اسے منظور کر دوں گا۔ کہو کیا چاہتے ہو۔ میں تمہارے کسی مطالبہ کی مخالفت نہیں کروں گا۔ اس نے کہا جبکہ تمام فوج شہر میں داخل ہو گئی ہے اب میں کیا کہوں۔ اور کس بات کی آپ مخالفت نہ کریں گے۔ معتصم نے کہا لاؤ ہاتھ پر ہاتھ مارو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اب بھی جو تم چاہو مجھے منظور ہے۔ میں تمہارے ہر مطالبہ کو قبول کرتا ہوں۔ کہو کیا چاہتے ہو۔ یہ سنکر وہ معتصم کے خیمہ میں ٹھہر گیا

یاطس کی طلبی

یاطس اپنے ہی برج میں موجود تھا اور رومیوں کی ایک جماعت اس کے پاس تھی، اور ان کی ایک جماعت ایک بڑے کنیسہ میں جو عموریہ کے ایک نادیہ میں واقع تھا جمع تھی، انہوں نے حملہ آوروں کا سخت مقابلہ کیا اور خوب بہادری سے لڑے۔ مسلمانوں نے اس کنیسہ میں آگ لگا دی۔ جس سے وہاں کے تمام لوگ جل مرے۔ اس اثناء میں یاطس اپنے برج میں رہا۔ اس کی فوج دائیں اور دوسرے رومی اس کے گرد جمع تھے۔ یہاں مسلمانوں کی تلواریں ان پر بری طرح پڑ رہی تھیں۔ جس سے وہ مقتول و مجروح ہو رہے تھے۔ اس وقت خود معتصم سوار ہو کر یہاں آئے اور یاطس کے مقابل آکر کھڑے ہو گئے جو اشناس کی فوج کے قریب مقیم تھا۔ لوگوں نے یاطس کو بلایا کہ امیر المومنین تشریف فرما ہیں رومیوں نے برج پر سے کہا کہ یہاں یاطس نہیں ہے۔ حملہ آوروں نے کہا وہ یہیں ہے اس سے جا کر کہدو کہ امیر المومنین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ اس پر پھر رومیوں نے بھی کہا کہ یاطس یہاں نہیں ہے۔ یہ سن کر معتصم غضبناک ہو کر آگے بڑھے۔ وہ آگے بڑھے ہی تھے کہ اب رومیوں نے شور مچایا کہ یاطس ہے یاطس ہے۔ یہ سنکر معتصم پھر اس جگہ پلٹ آئے اور برج کے گرد پہنچکر کھڑے ہو گئے۔

یاطس کی گرفتاری

پھر انہوں نے ان نردبانوں کے لانے کا حکم دیا جو پہلے سے تیار تھیں۔ ایک سیڑھی اٹھا کر لائی گئی اور وہ اسی برج پر رکھی گئی۔ حسن الروی ابو سعید محمد بن یوسف کا غلام اس پر چڑھا۔ یاطس نے اس سے باتیں کیں جس نے اس سے کہا کہ یہ دیکھو امیر المومنین موجود ہیں۔ تم ان کے حکم پر اپنے کو ان کے حوالے کر دو۔ نیز حسن نے سیڑھی سے اتر کر معتصم سے کہا کہ میں نے یاطس کو دیکھا اور اس سے باتیں بھی کی ہیں۔ معتصم نے اس سے کہا کہ جا کر کہو کہ وہ تمہیں امان دے۔ حسن دوبارہ چڑھا۔ یاطس برج کے اندر سے تلوار لٹکائے برآمد ہوا۔ معتصم اسے دیکھ رہے تھے اب اس نے اپنی گردن سے تلوار نکال کر حسن کو دیدی اور پھر خود وہاں سے اتر کر معتصم کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ معتصم نے گھوڑے کو صرف اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔ اس کے بعد وہ اپنے خیمہ میں چلے آئے۔ اور کہا کہ اسے لے آؤ وہ تھوڑی دور پیدل چلا تھا کہ ان کا دوسرا آدمی اس حکم کے ساتھ آیا کہ اسے سواری پر لایا جائے۔ چنانچہ یاطس گھوڑے پر سوار معتصم کے خیمہ میں آ گیا۔

مال غنیمت کی نیلامی

اس کے بعد دوسرے مجاہدین اپنے اپنے جنگی قیدیوں اور لونڈی غلاموں کو لے کر ہر سمت سے چھاؤنی میں آنے لگے۔ جس سے پوری چھاؤنی پُر ہو گئی۔ معتصم نے بسیل مترجم کو حکم دیا کہ وہ قیدیوں کو شناخت کرے تاکہ جو ان میں ذی وجاہت اور شریف ہوں ان کو دوسرے رومیوں سے علیحدہ کر دیا جائے۔ بسیل نے اس حکم کی بجا آوری کی۔ اور ان کو شناخت کر کے علیحدہ علیحدہ کر دیا۔ پھر ان کے حکم سے تمام مال و اسباب غنیمت ان کے سپہ سالاروں کے سپرد کیا گیا۔ اشناس، افشین، جعفر الخیاط اور ایتاخ کے سپرد وہ سامان کیا گیا جو ان کی سمت سے برآمد ہوا اور ان کو حکم دیا گیا کہ سے نیلام کریں۔ احمد بن داؤد کی طرف سے ایک ایک شخص ان سب سپہ سالاروں کے ساتھ اس لئے مقرر کیا گیا کہ وہ تمام سامان و اسباب کا شمار کرے۔ پانچ روز میں جس قدر فروخت ہو سکا وہ بیچ دیا گیا باقی کو آگ لگا دی گئی اس کے بعد معتصم وہاں سے پھر زبطرہ کی طرف پلٹے۔

معتصم کی فوج میں ہنگامہ

معتصم کے روانہ ہونے سے پہلے جو دن ایتاخ کے لئے متعین کیا گیا تھا کہ اس روز وہ مال غنیمت کو فروخت کرے لوگ اس کے مفوضہ غنیمت گاہ پر لوٹنے کے لئے چڑھ دوڑے۔ یہی وہ دن بھی تھا جس دن کے لئے عجیف نے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم معتصم کو قتل کر دیں گے۔ اس ہنگامہ کو سنکر خود معتصم گھوڑا دوڑاتے ہوئے ننگی تلوار ہاتھ میں لئے اس ہنگامہ میں آئے۔ لوگ ان کو دیکھ کر ان کے سامنے سے ہٹ گئے اور انہوں نے اس غنیمت گاہ کو لوٹنے سے اپنے ہاتھ روک لئے۔ اس بندوبست کے بعد معتصم اپنے خیمہ میں پلٹ آئے۔ دوسرے دن انہوں نے حکم دیا کہ لونڈی غلاموں کو نیلام کر دیا جائے اور صرف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین آدمیوں ان پر کر دی جائیں۔ تین کے بعد جو اضافہ کرے وہ لے لے۔ ورنہ بیع منسوخ ہو گی یہ حکم انہوں نے اس لئے دیا تھا کہ بیع میں سہولت اور عجلت رہے۔ چنانچہ پانچویں دن اب اسی طرح سے بیع ہوئی۔ لونڈی غلاموں پر پانچ پانچ اور دس دس کر کے بولی ہوتی تھی۔ اور سامان اور اسباب کے بڑے بڑے انبار کو ایک دم نیلام کر دیا جاتا تھا۔

شاہ روم کے قاصد کی واپسی

عموریہ کا محاصرہ کرنے کے ابتدا ہی میں شاہ روم نے اپنا ایک نمائندہ ان کے پاس بھیجا تھا۔ مگر قبل اس کے کہ وہ ان کے پاس آئے انہوں نے اسے اس چشمۂ آب کے کنارے جہاں سے ان کی فوج پانی لیتی تھی اور جو عموریہ سے تین میل کے فاصلہ پر تھا ٹھیرا دیا تھا۔ اور جب تک انہوں نے شہر فتح نہ کر لیا اسے اپنے پاس آنے کی اجازت نہیں دی۔ اب عموریہ کی فتح کے بعد انہوں نے اسے واپس جانے کی اجازت دی۔ وہ بادشاہ کے پاس چلا گیا۔

وادی الجور میں رومی اسیروں کا قتل

معتصم وہاں سے اپنے سرحدی استحکامات کی طرف پلٹے۔ ان کو اطلاع ملی تھی کہ بادشاہ روم ان کے تعاقب میں بڑھنا چاہتا ہے یا اس کا ارادہ ہے کہ اگر اس میں کامیابی نہ ہو تو وہ فوج کو دق کرے۔ وہ شاہراہ عام پر صرف ایک منزل طے کر چکے تھے کہ پھر عموریہ پلٹ آئے اور دوسری فوجوں کو مراجعت کا حکم دیا اور اب کی مرتبہ شاہراہ چھوڑ کر وادی الجور کے راستے سے واپس روانہ ہوئے۔ انہوں نے تمام قیدیوں کو اپنے سپہ سالاروں میں تقسیم کر دیا تھا۔ ان کا ایک ایک گروہ ایک ایک قائد کے حوالے کر دیا تھا۔ تاکہ وہ ان کی حفاظت کرتے رہیں۔ سرداروں نے حفاظت کے لئے ان کو اپنے سپاہیوں کے سپرد کر دیا تھا۔ جس راستے سے یہ تمام فوج واپس آنے لگی اس میں چالیس میل ایسے آئے جہاں پانی میسر نہ تھا۔ پیاس کی شدت سے اس علاقے میں جس قیدی نے پیادہ چلنے سے انکار کیا اس کی گردن مار دی گئی۔ اس وادی الجور کے راستے میں یہ تمام فوج ایک ایسے صحرا میں پہونچی جہاں پانی کا نام و نشان نہ تھا۔ آدمی اور جانور پیاس کی شدت سے بیتاب ہو کر راستے میں گر پڑے۔ بلکہ بعض قیدیوں نے اپنے محافظ سپاہیوں کو قتل کر دیا اور بھاگ گئے۔ معتصم اصل فوج سے کچھ آگے نکل آئے تھے، وہ اپنی منزل سے پانی لے کر فوج کے پاس آگے بڑھ کر آئے بہت سے آدمی پیاس سے اس وادی میں ہلاک ہو گئے۔ فوج نے آ کر معتصم سے شکایت کی کہ ان قیدیوں نے بعض سپاہیوں کو قتل کر دیا ہے۔ معتصم نے بسیل الرومی کو حکم دیا کہ ان میں جو صاحب قدر و منزلت ہوں وہ علیحدہ کر دیئے جائیں۔ چنانچہ وہ علیحدہ کر لئے گئے باقیوں کو ان کے حکم سے پہاڑوں پر چڑھا کر کھڈوں میں ڈھکیل دیا گیا جس سے وہ سب کے سب جن کی تعداد چھ ہزار تھی ہلاک ہو گئے ان کو دو جگہ قتل کیا گیا۔ ایک وادی الجور میں اور ایک دوسرے مقام میں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معتصم کی طرسوس میں آمد

یہاں سے چل کر معتصم اپنی سرحدوں کی طرف چلے اور طرسوس میں داخل ہوئے۔ یہاں ان کی چھاؤنی کے گرد چمڑے کے حوض لگائے گئے تھے، جو پانی سے بھرے ہوئے تھے، اور یہ انتظام اب ان کے عموریہ کی فرودگاہ تک کیا گیا تھا جہاں سے سپاہی آزادی سے سیر ہو کر پانی پی لیتے اور اب ان کو پانی کی تلاش میں کوئی وقت اور زحمت باقی نہ رہی تھی۔

اس سال ماہ شعبان کے ختم ہونے میں ابھی پانچ راتیں باقی تھیں کہ جمعرات کے دن افشین اور بادشاہ روم میں بڑی سخت لڑائی ہوئی۔ معتصم نے چھ رمضان جمعہ کے دن عموریہ پر حملہ کر کے اس کا محاصرہ کر لیا اور وہ پچپن دن کے بعد اسے فتح کر کے واپس آئے۔ حسین بن الضحاک الباہلی نے اس موقع پر افشین کی مدح میں ایک قصیدہ کہا اور اس میں اس لڑائی کا ذکر کیا ہے جو اس کی بادشاہ روم سے ہوئی ہے۔ اس سال معتصم نے عباس بن مامون کو قید کر دیا اور حکم دیا کہ اس پر لعنت بھیجی جایا کرے۔

فوجی امرا کا افشین سے حسد

اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اسلامی شہر زبطرہ کی بادشاہ روم کے ہاتھوں تباہی اور قتل و غارت گری کے بعد جب معتصم نے عجیف بن عنبسہ کو رومی علاقہ میں عمرو بن ارجا الفرغانی اور محمد کوتہ کے ہمراہ روانہ کیا تو اسے اخراجات جنگ کے صرف کرنے میں وہ آزادی نہ دی تھی جو افشین کو حاصل تھی۔ نیز معتصم کو اس کے اپنے فرائض کی بجا آوری میں کوتاہی بھی نظر آئی اور انہوں نے اس کے افعال کو غیر اطمینان بخش محسوس کیا۔ اس بات کی اطلاع عجیف کو بھی ہو گئی کہ امیر المومنین اس کی طرف سے اب حسن ظن نہیں رکھتے۔

فوجی امرا کی عباس بن مامون کی حمایت

اس لئے اس نے عباس کو خوب برا بھلا کہا اور اس بات پر ملامت کی کہ کیوں اس نے مامون کی وفات کے وقت ابو اسحٰق کی بیعت کی اور اس بات پر جرات و ہمت دلائی کہ وہ اپنے کئے کی تلافی کرے۔ عباس نے یہ بات مان لی اور ایک شخص حارث السمرقندی کو جو عبید اللہ بن الوضاح کے قرابت داروں میں تھا اور جس سے عباس مانوس تھا اس نے اس کام کے لئے اپنے ساتھ لیا یہ شخص بڑا ادیب، فرزانہ اور با اخلاق اور متواضع تھا۔ عباس نے اس کو امرائے فوج کے پاس نامہ و پیام بری کے لئے اپنا قاصد بنایا۔ یہ چھاؤنی میں گشت لگاتا تھا۔ رفتہ رفتہ امرا کی ایک جماعت اس کے ساتھ ہو گئی اور اس کے خاص خاص لوگوں نے اس کی بیعت کر لی۔

معتصم اور اس کے فوجی امرا کے قتل کا منصوبہ

عباس نے معتصم کے تمام سرداروں کو ایک ایک کر کے ان بیعت کرنے والے دوستوں سے نامزد کر دیا۔ اور سپرد کر دیا اور ہدایت کر دی کہ جب میں حکم دوں تم فوراً اپنے اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی کو اچانک قتل کر دینا۔ ان سب نے اس کا عہد کر لیا اور اب بیعت اس طرح لی جاتی کہ بیعت کرنے والے سے یہ اقرار لیا جاتا کہ تم فلاں کو قتل کرو گے جب وہ اس کا اقرار کر لیتا تو بیعت کرتا معتصم کے خاص مصاحبین میں سے جس نے عباس کی بیعت کی تھی، اس نے اسی کو معتصم کے قتل کا کفیل بنایا۔ اسی طرح افشین کے خاص لوگوں میں سے جس نے عباس کی بیعت کی۔ عباس نے اسی کو افشین کے قتل کا ذمہ دیا۔ اور اشناس کے ترکوں میں سے جنہوں نے اس کی بیعت کی، عباس نے اشناس کے قتل کو انھیں کے سپرد کر دیا۔ ان سب نے اپنے مفوضہ کام کا اقرار کر لیا۔

عجیف کا مستعصم کو قتل کرنے پر اصرار

جب تمام فوج انقرہ اور عموریہ آنے کے ارادے سے درّے میں داخل ہوئی اور افشین ملطیہ کی سمت سے بلاد روم میں داخل ہونے لگا عجیف نے اس موقع پر عباس کو معتصم کے اچانک حملہ کر کے قتل کر دینے کا مشورہ دیا۔ اور کہا کہ اس وقت بہت تھوڑی فوج اس کے ساتھ ہے دوسری تمام فوجیں اس سے دُور جا پڑی ہیں، یہاں اس کا کام تمام کر کے بغداد پلٹ چلو۔ جہاد سے بچ کر اس واپسی کو تمام فوج خوشی سے قبول کرے گی۔ عباس نے نہ مانا اور کہا کہ میں اس جہاد میں فساد نہیں پیدا کرنا چاہتا۔ سب لوگ رومی علاقہ میں در آئے اور عموریہ فتح ہو گیا۔

عباس بن مامون کا عجیف کی رائے سے اختلاف

عجیف نے عباس سے اب پھر کہا کہ کب تک پڑے سوتے رہو گے عموریہ فتح ہو گیا ہے اور اب معتصم کا قتل کرنا آسان ہے۔ ایک جماعت کو چپکے سے سمجھا دو کہ وہ اس مال غنیمت کے انبار کو لوٹنے لگیں۔ معتصم اس ہنگامے کی خبر پاتے ہی فوراً یہاں آئیں گے۔ اسی وقت تم ان کو قتل کرا دینا۔ عباس نے اسے بھی نہ مانا اور کہا کہ پھر درّے کا موقع آنے دو۔ جب وہاں وہ پھر حسب سابق تنہا رہ جائیں گے اس وقت ان کا قتل کر دینا یہاں سے سہل تر ہو گا۔ مگر خود عجیف نے کچھ لوگ سامان کے انبار کو لوٹنے کے لئے متعین کر دیئے تھے۔ ایتاخ کی چھاؤنی کا کچھ سامان لٹا۔ معتصم گھوڑا دوڑاتے ہوئے وہاں آئے۔ ان کو دیکھ کر سب لوگ ٹھنڈے پڑ گئے جن لوگوں کو ان پر قاتلانہ حملہ کرنے کے لئے تیار کیا گیا تھا عباس نے ان کو ان پر ہاتھ چھوڑنے کی اجازت نہ دی۔ اس لئے انہوں نے کوئی حرکت نہیں کی اور اس بات کو نامناسب سمجھا کہ عباس کے حکم کے بغیر کچھ کر گزریں۔

عمر الفرغانی کی ایک عزیز کو نصیحت

عمرو الفرغانی کو آج کے واقعہ کی اطلاع ملی۔ اس کا ایک کمسن نوجوان عزیز معتصم کے ملازمین خاص میں تھا وہ اس کے بیٹوں کے پاس آ کر اس رات میخواری کرنے لگا اور ان سے کہا کہ آج امیر المومنین بڑی ضرورت سے جلد سوار ہو کر برآمد ہوئے۔ میں ان کے آگے آگے دوڑتا ہوا چلا وہ بہت ناراض تھے۔ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ تلوار نیام سے باہر نکال لوں اور جو سامنے آئے اسے قتل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردوں۔ عمرو نے اس نوجوان کی یہ گفتگو سن پائی اور اس ڈر سے کہ کہیں مفت میں نہ مارا جائے اس نے کہا۔ اے میرے بچے! تم احمق ہو۔ تم رات میں امیرالمومنین کے پاس نہ رہو۔ اس سے اپنے کو علیحدہ کرلو۔ اور اپنے ہی خیمہ میں شب باش ہوا کرو۔ اور اگر تم کو کبھی پھر آج کا سا شور وغوغا سنائی دے تم چپ چاپ اپنے خیمہ میں بیٹھے رہنا۔ تم ابھی بالکل ناسمجھ نوجوان ہو۔ تم کو اب تک فوجی نقل وحرکت کا حال معلوم نہیں۔ وہ نوجوان عمرو کی بات کو اچھی طرح سمجھ گیا۔

اشناس کی علالت

معتصم عموریہ سے اپنی سرحد کی طرف چلے۔ افشین نے ابن الاقطع کو معتصم کے راستے کے علاوہ دوسرے راستے پر روانہ کیا۔ اور حکم دیا کہ فلاں موضع پر غارت گری کرکے تم پھر مجھ سے آملو۔ وہ اپنی مہم پر چلا گیا۔ معتصم چلتے چلتے ایک مقام پر آئے جہاں وہ ذرا دم لینے کے لئے ٹھیر گئے اور اس لئے بھی کہ تمام فوج درے کے دشوار گذار حصے سے نکل آئے ٹھیرے رہے۔ ابن الاقطع بھیڑ بکریاں لوٹ کر پھر افشین کے ساتھ آملا۔ معتصم کی فرودگاہ علیحدہ تھی۔ اور افشین کی علیحدہ۔ اور دونوں کے درمیان دو میل یا کچھ زیادہ کی مسافت تھی۔ اشناس بیمار ہوگیا۔

معتصم وافشین کی عیادت

معتصم صبح کی نماز کے وقت خود اس کی عیادت کو اس کے خیمہ آئے اور اس کی مزاج پرسی کی۔ اب تک افشین ان سے آکر نہ مل سکا تھا۔ یہ واپس جارہے تھے کہ راستے میں وہ آتا ہوا ملا۔ انہوں نے کہا کیا ابوجعفر کی عیادت کو جاتے ہو؟ معتصم جب اشناس کی عیادت کرکے واپس آئے تو عمرو الفرغانی اور احمد بن خلیل افشین کی فرودگاہ کی طرف چلے تاکہ ابن الاقطع کی غنیمت میں لائی ہوئی لونڈیوں کو دیکھیں اور جو پسند آئے خرید لیں۔ یہ دونوں افشین کی فرودگاہ کی طرف جارہے تھے افشین اشناس کی عیادت کے لئے جارہا تھا اسے دیکھ کر وہ دونوں گھوڑوں سے اتر پڑے اور سلام کیا۔ اشناس کے حاجب نے ان کو دور ہی سے دیکھ لیا افشین اشناس کے پاس ہوکر چلا گیا۔ وہ دونوں سیدھے اس کی فرودگاہ کو ہولئے مگر چونکہ اب تک لونڈیاں باہر نہیں لائی گئی تھیں اس لئے وہ دونوں ایک طرف کو کھڑے ہوگئے کہ جب ان کا نیلام شروع ہوگا تو جو پسند آئے گی خرید لیں گے۔ اشناس کے حاجب نے اس سے جاکر کہا کہ عمرو الفرغانی اور احمد بن خلیل دونوں کا افشین سے آمنا سامنا ہوا وہ اس کی فرودگاہ کو جارہے تھے مگر اسے دیکھ کر تعظیماً گھوڑوں سے اترے اور سلام کرکے پھر اپنی راہ چلے گئے۔

عمرو الفرغانی اور احمد بن خلیل کی اشناس سے کشیدگی

اشناس نے محمد بن سعید المسعدی کو بلاکر حکم دیا کہ تم افشین کے لشکر میں جاؤ اور دیکھو کہ عمرو الفرغانی اور احمد بن خلیل کہاں ہیں کس کے پاس مقیم ہیں اور کیوں گئے ہیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ دونوں اپنے گھوڑوں پر سوار کھڑے ہوئے ہیں اس نے پوچھا آپ یہاں کیوں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم ابن الاقطع کی لائی ہوئی باندیاں کی خریداری کے انتظار میں ٹھیرے ہوئے ہیں اس نے کہا کسی اور شخص

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اس کام پر مقرر کر دیجئے کہ وہ آپ کے لئے خرید دے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ خود دیکھ کر پسند کر کے خریدیں۔ محمد بن سعید نے واپس آ کر اشناس سے یہ بات کہی۔ اس نے اپنے حاجب سے کہا کہ ان سے جا کر کہدو کہ ادھر ادھر مارے مارے پھرنے سے بہتر یہ ہے کہ تم اپنے لشکر میں رہو حاجب نے جا کر ان کو اس کی اطلاع کر دی۔ جسے سنکر وہ رنجیدہ ہوئے اور دونوں نے یہ تصفیہ کیا کہ صاحب الخبر کے پاس چل کر درخواست کریں کہ وہ ان کو اشناس کی ماتحتی سے نکال دے۔

عمرو الفرغانی اور احمد بن خلیل کی اشناس سے علیحدگی کی درخواست

چنانچہ انہوں نے اس سے جا کر کہا کہ ہم امیر المومنین کے غلام جاں نثار ہیں وہ ہمیں کسی دوسرے کے ماتحت کر دیں۔ اس شخص نے ہماری اہانت کی اور ہمیں گالیاں دیں اور دھمکی دی ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ ہم پر اقدام کرے گا۔ ہماری درخواست ہے کہ امیر المومنین دوسرے جس شخص کو پسند کریں ہمیں اس کے ماتحت کر دیں۔ صاحب الخبر نے اسی دن یہ اطلاع معتصم کو دی۔ تاز صبح کا وقت کوچ کا متعین تھا۔ اور قاعدہ یہ تھا کہ جب تمام فوج چلتی تو مختلف فوجیں اپنے اپنے دور میں بڑھتیں مگر اشناس افشین اور دوسرے سپہ سالار خود تو امیر المومنین کی فوج میں ہوتے اور ان کے نائب ان کی فوجوں کی قیادت کرتے۔ افشین میسرہ اور اشناس میمنہ میں ہوتا۔

عمرو الفرغانی کی گرفتاری

جب اشناس آج امیر المومنین کے پاس آیا تو انہوں نے اس سے کہا کہ عمرو الفرغانی اور احمد بن خلیل کو ذرا ٹھیک کر دو وہ پاگل ہو گئے ہیں۔ اشناس دوڑتا ہوا اپنی فرودگاہ میں آیا اور اس نے ان دونوں کو دریافت کیا۔ عمرو تو ملا، مگر ابن الخلیل میسرہ کے ساتھ رسیوں سے آگے نکل جانے کے لئے جا چکا تھا۔ لوگ عمرو کو اس کے پاس لائے اس نے گھوڑا منگوایا۔ عمرو بہت دیر تک ننگا کھڑا رہا۔ کوڑا ہی کوئی لا کر نہیں دیتا۔ آخر اس کے چچا نے بڑھ کر اشناس سے اس کی سفارش کی۔ اس کا چچا اعجمی تھا۔ اس وقت تک عمرو کھڑا ہوا تھا۔ اس کی سفارش پر اشناس نے حکم دیا کہ اسے لا دیا جائے اور ایک کرتا پہنا دیا جائے۔ ایک خچر پر قبہ میں لے سوار کیا گیا اور لشکر کی طرف لے چلے۔

احمد بن خلیل کی اسیری

اتنے میں احمد بن الخلیل بھی گھوڑا دوڑاتا ہوا آ پہنچا۔ اشناس نے حکم دیا کہ اسے بھی عمرو کے ساتھ قید کر دو۔ اسے بھی گھوڑے سے اتار کر خچر پر عمرو کے مقابل بٹھا دیا گیا اور دونوں کو محمد بن سعید السعدی کی حفاظت میں دیدیا گیا۔ یہ ان کے لئے میدان میں لشکر الگ تھلگ ڈیرہ لگا دیتا اور وہاں ایک حجرہ بنا دیتا دسترخوان لگا دیتا۔ گدے بچھاتا اور پانی کا حوض بنا دیتا اور ان کا اپنا سارا سامان اور غلام خود اصل چھاؤنی میں رہے۔ ان میں سے کسی چیز کو چھیڑا نہیں گیا اسی حالت میں وہ جبل الصفصاف آئے۔ اشناس ساقہ میں تھا اور بغا معتصم کے ساتھ میں تھا۔ صفصاف آ کر اس نوجوان فرغانی کو جو عمرو کا رشتہ دار تھا، عمرو کے قید کئے جانے کی خبر ہوئی۔ اس نے معتصم سے وہ گفتگو دہرائی جو اس رات کو جب یہ اس کے ہاں گیا تھا اس کی عمرو سے ہوئی تھی اور اس نے کہا تھا کہ اگر تجھے شور و غوغا سنائی دے تو اپنے خیمہ میں چپ بیٹھے رہنا باہر نہ نکلنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو الفرغانی کی ایتاخ کو حوالگی

یہ سنکر معتصم نے بغا سے کہا کہ کل صبح کو تم اس وقت تک کوچ نہ کرنا جب تک کہ اشناس یہاں نہ آجائے اور اس سے عمرو کو لے کر میرے پاس پیش کرنا۔ یہ حکم صفصاف میں دیا گیا جسے بغا کوچ کے لئے تیار اپنے نشان لئے اشناس کے انتظار میں ٹھیرا رہا۔ محمد بن سعید حس کے ہمراہ عمرو اور احمد بن الخلیل تھے آگیا۔ بغا نے اشناس سے کہا کہ امیر المومنین نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اسی وقت عمرو کو لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں وہ خچر سے اتار دیا گیا اور احمد بن الخلیل کے مقابل دوسری طرف ایک اور شخص قبہ میں بٹھا دیا گیا۔ بغا عمرو کو معتصم کے پاس لے چلا۔ احمد بن الخلیل نے اپنے ایک غلام کو عمرو کے پاس بھیجا تاکہ وہ دیکھے کہ اس کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے۔ اس نے واپس آکر احمد سے بیان کیا کہ عمرو کو معتصم کے سامنے پیش کیا گیا۔ تھوڑی دیر تک وہ ان کے روبرو کھڑا رہا۔ پھر اسے ایتاخ کے سپرد کیا گیا اس کے آنے کے بعد امیر المومنین نے اس گفتگو کو جو اس کی اس نوجوان رشتہ دار سے ہوئی تھی دریافت کیا۔ اس نے انکار کیا اور کہا کہ وہ نشہ میں بالکل سرشار تھا۔ اس لئے وہ میری بات نہیں سمجھا اور میں نے کبھی وہ بات نہیں کہی جو اس نے مجھ سے منسوب کی ہے اس پر انہوں نے اسے ایتاخ کے سپرد کر دیا۔

احمد بن خلیل کا اشناس کے نام خط

آتے آتے معتصم بندوں کی گھاٹیوں کے منہ پر آئے۔ تین دن تک اشناس چونکہ ساقہ پر تھا بندوں کی گھاٹی میں اس لئے ٹھیرا کہ امیر المومنین کی تمام فوجیں ان تنگ مقامات سے بحفاظت گزر آئیں۔ احمد بن الخلیل نے اشناس کو ایک پرچہ لکھا کہ مجھے امیر المومنین کی خیر خواہی کی ایک بات معلوم ہے۔ اشناس اب تک بندوں کی تنگ گھاٹیوں میں ٹھیرا ہوا تھا۔ اس کے جواب میں اس نے احمد بن الخصیب اور ابو سعید محمد بن یوسف کو اس کے پاس بھیجا تاکہ وہ اس بات کو اس سے پوچھ لیں۔ مگر اس نے ان کو بتانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں صرف امیر المومنین ہی سے بیان کروں گا۔ ان دونوں نے اشناس سے آکر یہ بات کہدی اس نے ان کو پھر اس کے پاس بھیجا کہ جاکر کہدو کہ امیر المومنین کی جان کی قسم ہے اگر تم مجھ سے وہ بات بیان نہ کرو گے تو میں اس قدر کوڑوں سے پٹواؤں گا کہ تم مر جاؤ گے

معتصم کے خلاف سازش کا انکشاف

انہوں نے پھر احمد بن الخلیل سے آکر یہ پیام سنایا اب اس نے ان سے معتصم کے خلاف سازش کی پوری کیفیت بیان کر دی۔ عباس کی شرکت اور حارث السمرقندی کی کارروائی تفصیل سے کہدی انہوں نے اشناس سے آکر سارا واقعہ بیان کیا۔ اشناس نے لوہار طلب کئے۔ نوح کے لوہار حاضر ہوئے اس نے ان کو لوہا دیا اور کہا کہ تم ابھی ایک بڑی احمد بن الخلیل کی بیڑی کے مماثل اس میں سے بنا دو انہوں نے وہ تیار کر دی۔ رات کے وقت اشناس کا حاجب محمد بن سعید السعدی کے ساتھ احمد بن الخلیل کے پاس شب بسر کرتا تھا۔

حارث سمرقندی کی گرفتاری و رہائی

اس رات کو جب عشا کا وقت ہوا حاجب حارث السمرقند

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خیمہ میں گیا اور اسے وہاں سے لے کر اشناس کے پاس لایا۔ اشناس نے اسے اسی وقت مقید کر کے حاجب کو حکم دیا کہ اسے ابھی امیر المومنین کے پاس لے جاؤ۔ حاجب نے حسب بجا آوری کی۔ دوسرے دن بنماز صبح کے وقت اشناس اپنے مقام سے روانہ ہو کر معتصم کی فرودگاہ آیا۔ یہاں اسے حارث معتصم کے ایک آدمی کے ہمراہ خلعت پہنے ملا۔ اشناس نے پوچھا یہ کیا ہوا۔ اس نے کہا جو بیڑی میرے پاؤں میں ڈالی گئی تھی وہ اب عباس کے ڈال دی گئی۔ واقعہ یہ ہوا تھا کہ جب وہ معتصم کے پاس آیا انہوں نے اس سے اصل واقعہ دریافت کیا اس نے صاف صاف اقرار کر لیا کہ بے شک میں عباس کا مخبر خاص تھا۔ نیز اس نے تمام کارروائی من وعن بیان کر دی۔ اور جن امرا نے اس میں شرکت کی تھی ان سب کے نام ظاہر کر دیئے۔ معتصم نے اسے نہ صرف رہا کر دیا بلکہ خلعت سے بھی سرفراز کیا۔ اسی کے ساتھ چونکہ حارث نے اس قدر کثرت سے امرا اور سرداروں کو اس سازش میں ملوث بتایا تھا کہ محض ان کے نام اور کثرت تعداد ہی سے معتصم کو ان کی شرکت کا یقین نہیں آیا وہ عباس کے معاملہ میں متحیر ہو گئے کہ کیا کریں۔ درے سے روانہ ہوتے ہوئے انہوں نے عباس کو بلا بیلے قید سے آزاد کیا اسے ممنون کیا اور اشارۃً بتا دیا کہ میں نے تمہاری خطا معاف کر دی ہے۔ نیز انہوں نے اسی کے ساتھ کھانا کھایا۔ اور اس کے خیمہ میں بھیجدیا۔ رات کو پھر بلایا اور نبیذ پینے میں شریک کیا اور اس قدر پلا دی کہ وہ بالکل بے ہوش ہو گیا اور اب اسے قسم دی کہ وہ اپنی اس سازش کی کوئی بات پوشیدہ نہ رکھے۔ عباس نے پورا واقعہ بیان کر دیا اور ان تمام لوگوں کے نام بتا دیئے جنہوں نے اس معاملہ میں تگ و دو کی تھی اور یہ بھی بتا دیا کہ کس وجہ سے ان میں سے فرداً فرداً ہر شخص اس سازش میں شریک ہوا۔ معتصم نے اس کے بیان کو قلمبند کر کے محفوظ کر دیا۔ اس کے بعد اس نے حارث السمرقندی کو طلب کر کے اس سے اس سازش کے اسباب پوچھے اس نے وہی بیان کیا جو عباس نے کہا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے پھر عباس کو قید کر دینے کا حکم دیا اور حارث سے کہا کہ میں چاہتا تھا کہ تیری زبان سے کوئی جھوٹ بات نکلے اور پھر میں اس کی پاداش میں تجھے قتل کر دوں مگر تو صاف بچ گیا۔ اس نے کہا جناب والا میں کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ معتصم نے عباس کو افشین کے سپرد کر دیا۔

عباس بن مامون کی گرفتاری

عجیف بن عنبسہ کی گرفتاری

اب معتصم نے ان سرداروں کا تعاقب شروع کیا جو اس سازش میں شریک تھے اور سب کو پکڑ لیا۔ احمد بن الخلیل کے متعلق حکم دیا کہ اسے ننگی پیٹھ بغیر زین کے خچر پر سوار کیا جائے اور جب مقام ہو اسے بغیر سایہ کے دھوپ میں ڈال دیا جایا کرے اور روزانہ صرف ایک روٹی لٹکا دی جائے۔ اور سرداروں کے ساتھ عجیف بن عنبسہ بھی گرفتار ہوا۔ یہ ان کے ساتھ ایتاخ کے حوالے ہوا اور ابن الخلیل اشناس کے حوالے ہوا۔ عجیف اور اس کے ساتھ تمام دوسرے قیدی اثنائے سفر میں بغیر گدے اور بندے کی زین کے خچروں پر لاد دیئے جاتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عجیف بن عنبسہ کا قتل

شاہ بن سہل اور یہی راس بن الراس ہے، جو خراسان کے قریب بجستان کا رہنے والا تھا، گرفتار کر کے معتصم کی جناب میں بھیجا ہوا۔ اس وقت عباس وہاں موجود تھا۔ معتصم نے اس سے کہا اے فاحشہ زادے میں نے تیرے ساتھ احسان اور نیکی کی مگر تو نے اس کا شکر ادا نہیں کیا۔ اس نے کہا اس عباس نے اگر مجھے اجازت دیدی ہوتی تو آج تجھے یہ موقع نہ ملتا کہ اس طرح دربار میں بیٹھ کر مجھے فاحشہ زادے کہتا۔ معتصم نے اس کے قتل کا حکم دیدیا اس کی گردن ماردی گئی۔ اس سازش میں سب سے پہلے یہی سردار قتل ہوا۔ حالانکہ اس کے ساتھ اس کی جمعیت والے موجود تھے۔

عباس بن مامون کی ہلاکت

معتصم نے عجیف کو ایتاخ کے حوالے کر دیا تھا اس نے عجیف کو خوب بیڑیاں پہنا کر بغیر گدے کی محمل میں خچر پر سوار کر لیا۔ عباس افشین کے ہاتھ میں تھا۔ جب معتصم منبج آئے اس نے بھوکا ہونے کی وجہ سے کھانا مانگا۔ بہت سا کھانا اس کے سامنے رکھا گیا جسے اس نے شکم سیر ہو کر کھایا۔ مگر جب اس نے پانی مانگا تو اس سے انکار کر دیا گیا۔ اور اسے موٹے کمبل میں لپیٹ دیا۔ اور اسی طرح دم گھٹ جانے سے منبج ہی میں وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کے کسی بھائی نے اس کی نماز جنازہ پڑھ دی۔

عمرو الفرغانی کا انجام

عمرو الفرغانی کا یہ حشر ہوا کہ جب معتصم نصیبین کے ایک باغ میں فروکش ہوئے انہوں نے باغ والے کو بلا کر ہاتھ کے اشارے ایک مقام پر قد آدم گڑھا کھودنے کا حکم دیا اس نے کھودنا شروع کر دیا اس کے بعد انہوں نے عمرو کو بلایا۔ وہ باغ میں بیٹھے ہوئے تھے اور کئی قدح نبیذ پی چکے تھے۔ نہ انہوں نے اس سے کوئی بات کی اور نہ عمرو نے کوئی لفظ زبان سے کہا جب یہ ان کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا انہوں نے حکم دیا کہ اسے برہنہ کر دیا جائے۔ اسے برہنہ کیا گیا۔ ترک اسے کوڑے مارنے لگے۔ وہ گڑھا اس اثنار میں کھد رہا تھا۔ مکمل ہونے کے بعد باغ والے نے معتصم کو اس کی اطلاع کی۔ اب انہوں نے حکم دیا کہ اس کے منہ اور بدن پر ڈنڈے مارے جائیں۔ اتنے ڈنڈے لگے کہ وہ گر پڑا۔ پھر حکم دیا۔ کہ اس کی ٹانگ پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ اور گڑھے میں ڈال دو۔ آج اس تمام واقعہ کے اثنا میں عمرو نے ایک لفظ زبان سے نہیں نکالا اور مر گیا اور اس گڑھے میں ڈال کر اسے توپ دیا گیا۔

عجیف بن عنبسہ کا خاتمہ

عجیف کا یہ حشر ہوا کہ وہ بلد سے کچھ ہی اوپر مقام باعینا تک پہنچ پایا تھا کہ اپنی محمل میں مر گیا۔ اسے تھانیدار کے پاس پھینک دیا گیا اور حکم دیا گیا کہ اسے دفن کر دے۔ اس نے ایک ویرانے کی دیوار کے پہلو میں اسے ڈال دیا اور پھر اسے قبر میں دفن کر دیا گیا۔

علی بن حسن الربدانی کہتا ہے کہ عجیف، محمد بن ابراہیم بن مصعب کے پاس قید تھا معتصم نے اسے دریافت کیا اور کہا کہ اب تک وہ زندہ ہے۔ محمد نے کہا امیر المومنین آج اس کا خاتمہ ہے۔ وہ اس کے خیمہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آیا اور پوچھا۔ ابو صالح کس چیز کی خواہش ہے؟ اس نے کہا اسفیدباج اور حلوائی فالودج محمد نے کہا یہ دونوں چیزیں تیار کر دی جائیں۔ عجیف نے ان کو کھایا اور پانی مانگا مگر پانی اسے نہ دیا گیا۔ اس کا پیٹ پھول گیا۔ وہ پانی مانگتا ہی رہا آخر اسی حالت میں مر گیا اور باغیناثا میں دفن کر دیا گیا۔

ترکی کی خودکشی

ترکی کا جسے عباس نے اشناس کے قتل کا ضامن بنایا تھا یہ حشر ہوا کہ اشناس اس کی بہت عزت کرتا تھا اور وہ اس کا ایسا ندیم خاص تھا کہ دن اور رات کسی وقت اس کے لئے روک ٹوک نہ تھی، معتصم کے حکم سے اشناس نے اسے اپنے ہی پاس قید کے لئے ایک کوٹھری میں دروازہ چنوا کر بند کر دیا۔ روزانہ ایک روٹی اور ایک کوزہ پانی کا اوپر سے اسے دے دیا جاتا تھا۔ اسی قید کے اثنار میں اس کا بیٹا ایک دن وہاں آیا اور ترکی نے اس سے دیوار کے پیچھے سے کہا کہ اگر تو مجھے ایک چھری لاکر دے سکے تو میں اس قید سے رہائی پا سکوں گا۔ اس کے بیٹے نے اس کام سے اسے باز رکھنے کے لئے بہت خوشامد کی مگر اس نے نہ مانا۔ اس کے بیٹے نے ایک چھری اسے پہنچا دی۔ جس سے اس نے خودکشی کر لی۔

سندی بن بجناشہ کو معافی

سندی بن بجناشہ کو معتصم نے اس کے باپ بجناشہ کی وفاداری اور جاں نثاری کی وجہ سے معاف کر دیا۔ کیونکہ بجناشہ نے عباس کی سازش میں قطعی شرکت نہیں کی تھی۔ اس لئے معتصم کہنے لگے کہ اس کے بیٹے کی وجہ سے اسے کیوں تکلیف دی جائے۔ لہٰذا انہوں نے اسے رہا کر دیا۔

احمد بن خلیل کی ہلاکت

احمد بن الخلیل کو اشناس نے محمد بن سعید السعدی کے سپرد کیا تھا۔ اس نے سامرا کے جزیرہ میں اس کے لئے ایک گڈھا کھدوایا تھا۔ ایک دن معتصم نے اسے دریافت کیا۔ اشناس نے کہا وہ محمد بن سعید السعدی کے پاس ہے۔ اس نے اسے ایک کنویں میں بند کر رکھا ہے۔ اور اس کے منہ پر صرف اس قدر سوراخ باقی رکھا گیا ہے کہ اس میں سے روٹی اور پانی دے دیا جایا کرے۔ معتصم کہنے لگے میں سمجھتا ہوں کہ باوجود اس کے وہ موٹا ہو گیا ہے۔ اشناس نے محمد بن سعید کو اس کی اطلاع کی محمد نے حکم دیا کہ اس کنویں میں اس پر اسقدر پانی ڈالا جائے جس سے وہ مر جائے اور کنواں بھر جائے پانی ڈالا جانے لگا۔ مگر جتنا پانی پڑتا تھا اسے جذب کر لیتی جس سے نہ وہ غرق ہوا اور نہ کنواں پُر ہوا۔ اشناس نے حکم دیا کہ اسے خطریف المجندی کے سپرد کر دیا جائے۔ وہ اس کے حوالے ہوا اور چند روز زندہ رہ کر مر گیا۔

ہرثمہ بن نصر کی بحالی

ہرثمہ بن نصر الخنتلی والی مراغہ کے متعلق جسے عباس نے اپنا شریک بتایا تھا۔ معتصم نے حکم دیا کہ اسے لوہے کی بیڑیاں پہنا کر حاضر کیا جائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرانشین نے اس کی سفارش کر کے ان سے اس کے لئے معافی حاصل کر لی۔ اور اسے لکھا کہ امیر المومنین نے تم کو میرے لئے بخشد یا ہے۔ جہاں تم کو میرا یہ خط ملے وہاں کی ولایت تم کو عطا کی ہے۔ یہ خط عشا کے وقت اسے دینور میں ملا۔ وہ اس وقت بیڑیوں میں جکڑا ہوا کسی سرائے میں پڑا تھا۔ رات کی تاریکی میں اسے وہ خط ملا اور صبح کو وہ دینور کا والی ہوا

عباس بن مامون کو لعین کا خطاب باقی اور فراغنہ، ترک اور دوسرے سردار جن کے نام یاد نہیں سب کے سب قتل کئے گئے۔ معتصم صحیح وسالم نہایت اطمینان اور خوشی کے ساتھ سامرا آ گئے۔ اور اسی روز عباس کو لعین کا خطاب دیا گیا۔ مامون کے وہ بیٹے جو سندس سے تھے، ایتاخ کے حوالے کئے گئے۔ اس نے ان کو اپنے مکان کے سرداب میں قید کر دیا۔ اس کے بعد وہ مر گئے۔

اس سال کے ماہ شوال میں اسحٰق بن ابراہیم اپنے ایک خدمت گار کے ہاتھ سے زخمی ہوا۔

امیر حج محمد بن داؤد اس سال محمد بن داؤد کی امارت میں حج ہوا۔

---

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۵

مازیار اور افشین کا زوال

سنہ ۲۲۴ھ کے واقعات

مازیار کی بغاوت

اس سال مازیار بن قارن بن وندا ہرمز نے طبرستان میں معتصم کے خلاف بغاوت برپا کر دی۔ اور دامن کوہ کے باشندوں اور وہاں کے شہریوں سے جنگ کی۔

مازیار اور آل طاہر میں مخاصمت

اس بغاوت کا سبب یہ ہوا کہ مازیار آل طاہر سے نفرت کرتا تھا۔ اور ان کو خراج لا کر نہیں دیتا تھا معتصم اسے لکھتے بھی تھے کہ تم عبداللہ بن طاہر کو خراج لے جا کر دو۔ مگر وہ کہتا تھا کہ میں اس کے پاس لے کر نہیں جاتا۔ امیرالمومنین کو دینے کے لئے تیار ہوں۔ چنانچہ جب وہ زر خراج ان کو بھیجتا اور وہ مال ہمدان آجاتا معتصم اس کی وصولیابی کے لئے کسی کو اپنی طرف سے بھیجدیتے۔ اور وہ ان سے وصول کر کے پھر عبداللہ بن طاہر کے آدمی کو دیدیتا جو اسے خراسان بھیجدیتا ہر سال یہی ہوتا رہا جس کی وجہ سے آل طاہر کے اور اس کے تعلقات نہایت ہی خراب ہو گئے۔ افشین کبھی کبھی معتصم کی زبان سے ایسے الفاظ سنا کرتا جس سے یہ پتہ چلتا کہ وہ آل طاہر کو برطرف کرنا چاہتے ہیں جب اس نے بابک کو شکست دیکر اسے پکڑ لیا تو اب اس کی قدر و منزلت معتصم کے ہاں اس قدر بڑھ گئی جو کسی دوسرے کو حاصل نہ تھی

مازیار کے خلاف عبداللہ بن طاہر کی شکایت

اس کے دل میں خراسان کی ولایت کی آرزو پیدا ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مازیار اور آل طاہر کے تعلقات کشیدہ ہیں۔ اس سے اس نے یہ توقع کی کہ شاید اسی وجہ سے عبداللہ بن طاہر برطرف کیا جائے۔ افشین نے خوشامد کی اور لطف آمیز خط مازیار کو لکھے اور ان میں اپنی مودت جتائی اور لکھا کہ مجھ سے خراسان کی ولایت کا وعدہ ہو چکا ہے۔ اس وجہ سے اب مازیار نے عبداللہ بن طاہر کو خراج ارسال کرنا بھی ترک کر دیا۔ اس نے معتصم کو متواتر کئی خط مازیار کی شکایت میں لکھے جس سے معتصم بہت ہی پریشان ہوئے اور مازیار پر بگڑے۔ اب مازیار نے علانیہ بغاوت ہی کر دی۔ خراج روک لیا۔ طبرستان کے تمام کوہستان اور اس کے اطراف کے سارے علاقہ پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا انتظام قائم کر دیا۔ ان تمام واقعات سے افشین دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا اور اپنے والی خراسان مقرر ہونے کی آرزو کر رہا تھا۔ معتصم نے عبداللہ بن طاہر کو مازیار سے لڑنے کا حکم دیا اور افشین نے مازیار کو عبداللہ بن طاہر سے لڑنے کی ہدایت کی۔ اور وعدہ کیا کہ معتصم کے ہاں تمام معاملہ کو میں سنبھال لوں گا۔ تم کچھ فکر نہ کرو۔ مازیار نے بھی اس پر اپنی آمادگی اسے لکھ بھیجی۔ جس سے اب افشین کو یقین تھا کہ وہ ضرور عبداللہ کا مقابلہ کرے گا اور پھر مجبوراً معتصم کو اسے یا کسی دوسرے کو اس کے مقابلہ پر بھیجنا پڑ جائے گا۔

زمینداروں کی املاک کی ضبطی

محمد بن حفص الثقفی البلعمی بیان کرتا ہے کہ جب مازیار نے حکومت سے بغاوت کا عزم کر لیا اس نے تمام لوگوں کو اپنی بیعت کے لئے طلب کیا۔ لوگوں نے ناچار بیعت کی اس نے نیک چلنی کے لئے ان سے یرغمال لئے اور ان کو اصبہذ کے برج میں مقید کر دیا۔ کاشتکاروں کو حکم دیا کہ تم زمینداروں کو قتل کر کے ان کی تمام املاک پر قبضہ کر لو۔ اس نے بابک سے بھی مراسلت کی اور اسے مقابلہ پر جمے رہنے کی ترغیب دی اور امداد کا وعدہ کیا۔

لگان کی شرح میں اضافہ

جب معتصم بابک کے قضیے سے فارغ ہوئے لوگوں نے مشہور کیا کہ وہ قراسین جا کر افشین کو مازیار سے لڑنے کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ مازیار کو ان افواہوں کی اطلاع ہوئی اس نے جدید بندوبست کا حکم دیا اور ہدایت کی کہ استمراری کاشتکاروں کے علاوہ اور سب پر تیس فیصدی لگان بڑھا دیا جائے۔ لہٰذا جو اس شرح سے کم ادا کرتے تھے ان پر اضافہ کر دیا گیا۔ مگر جو پہلے سے زیادہ ادا کرتے تھے ان کے ساتھ کمی نہیں کی گئی

مازیار کا شاذان بن الفضل کے نام خط

اس کے بعد اس نے اپنے عامل خراج شاذان بن الفضل کو خط لکھا:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مجھے یہ تواتر معلوم ہوا ہے کہ خراسان اور طبرستان کے جاہل ہمارے متعلق جھوٹی افواہیں مشہور کر رہے ہیں اور اپنی طرف سے بھی خبریں بنا کر ان کو شہرت دیتے ہیں۔ اور منتظر ہیں کہ ہماری حکومت ختم ہو۔ اور ہمارا انتظام بگڑے۔ وہ لوگ فتنہ و فساد کی توقع اور ہماری حالت کے بُرے انقلاب کے لئے ہمارے دشمنوں سے مراسلت کر رہے ہیں۔ اس طرح وہ ہماری نعمتوں کے منکر ہیں۔ اور اس امن و سلامتی اور دولت و فراغت کی کچھ بھی قدر نہیں کرتے۔ جو اللہ نے ہماری حکومت کی بدولت ان کو دے رکھی ہے۔ جو سردار یا مشرف کرتا جاتا ہے۔ یا جو چھوٹا بڑا آدمی ہمارے پاس آتا ہے اس کے آتے ہی یہ لوگ عجیب و غریب خبریں اڑاتے ہیں اور اس کی طرف اپنی گردنیں اٹھاتے ہیں انہوں نے فتنہ و فساد برپا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی کوشش کی مگر اللہ نے بار بار ان کی بری نیتوں اور امیدوں کو ملیا میٹ کر دیا مگر پھر بھی ان سے یہ نہیں ہوتا کہ وہ ایک مثال سے آئندہ کے لئے سبق لیں اور اللہ سے ڈر کر اور خود اس کے عواقب کے خوف سے آئندہ کے لئے احتراز کریں۔

ہم ان سب باتوں کو طرح دیتے ہیں اور اس کے تلخ نتائج محض اس لئے پیتے جاتے ہیں کہ ہم نہیں چاہتے کہ عام خونریزی کی جائے۔ بلکہ چاہتے ہیں کہ سب ہی صحیح و سالم امن و امان سے رہیں مگر ہماری اس مروت کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنے اس برے طرز عمل پر زیادہ مصر ہیں۔ اور ہم نے ان کی تادیب سے اب تک جو احتراز کیا اس سے وہ اور زیادہ آمادۂ فساد ہو گئے۔ اگر ہم ان کی سہولت اور آسانی کی خاطر تحصیل لگان میں تاخیر کرتے ہیں تو وہ کہنے لگتے ہیں کہ یہ شخص معزول ہو گیا ہے۔ اور اگر تحصیل میں مستعدی کرتے ہیں تو وہ کہنے لگتے ہیں کہ اس پر کوئی مصیبت نازل ہوئی ہے۔ اس کی وجہ سے یہ خراج وصول کر رہا ہے۔ غرضیکہ سختی و نرمی کسی بات کا ان پر اثر نہیں ہوتا۔

اب ہم اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں اور اسی کی طرف اپنے معاملات رجوع کرتے ہیں۔ اسی لئے ہم نے آمل اور رویان کے تعہد داروں کو لکھوا دیا ہے کہ وہ اپنے علاقہ کے خراج کی تخمینیں کر کے ختم ماہ تیر تک بیباق کر دیں تم بھی اس بات کو سمجھ لو اور اپنے ہاں کی تمام وکمال مال گزاری اس مدت میں وصول کر لو۔ ختم تیر تک ایک درہم بقایا نہ رہنے پائے۔ اگر تم نے اس کی خلاف ورزی کی تو ہم تم کو سہولی کی سزا دیں گے۔ لہٰذا اپنی جان کے خیال سے تم نہایت مستعدی کے ساتھ اپنے فرائض کو سر انجام دو۔ اور اسی کے مطابق تم خود عباس کو بھی خط لکھ دو۔ اس کی بجاآوری میں مشکلات پیش کرنے سے احتراز کرنا۔ اس حکم کی بجاآوری میں تمہاری مستعدی اور عجلت کا جو اثر نمایاں ہو اس سے اطلاع دو۔

میں سمجھتا ہوں کہ ادائی لگان کے مشغلہ میں پڑ کر ان لوگوں کو اس قسم کی بری اور جھوٹی افواہیں اڑانے کا موقع نہ ملے گا جس میں اب تک وہ مصروف رہے ہیں۔ آج کل انہوں نے یہ مشہور کر دیا ہے کہ امیر المومنین اکرمہ اللہ فرماسین آکر افشین کو کوڑے بھیجنے والے ہیں۔ بخدا اگر وہ ایسا کریں تو یہ ہمارے لئے بڑی خوشی کا باعث ہوگا۔ اور ان کی تشریف آوری باعث اطمینان ہوگی۔ ان کی سخاوت و عنایت سے جس کے ہم خوگر ہیں ہم کو اور فوائد ہوں گے اور ان کے اور ہمارے دشمنوں کے حوصلے پست ہو جائیں گے۔ اور کسی چغلخور یا جھوٹی خبروں کے اڑانے والے کی وجہ سے جو ان کے عاملوں اور خاص عہدیداروں کے لئے افواہیں شائع کرتا ہے وہ اپنے علاقوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سرحدوں کے انتظام اور تصرف میں کوئی کمی اور سستی گوارا نہ کریں گے۔ کیونکہ جب وہ کسی اپنی فوج یا امیر کو کسی مہم پر بھیجتے ہیں تو وہ ہمیشہ اسی کے مقابلہ پر بھیجا کرتے ہیں جو ان کا مخالف ہوتا ہے۔

تم ہمارے اس خط کو ان مال گزاروں کو جو تمہارے پاس موجود ہوں پڑھ کر سنا دو تاکہ وہ دوسروں کو اس سے مطلع کر دیں۔ کہ وہ اپنی کل واجب بے باق کر دیں۔ اور جو کل نہ ادا کر سکے وہ اس کی وجہ بیان کرے۔ تاکہ اس کے ساتھ اللہ کے حکم کے مطابق وہ عمل کیا جا سکے۔ جو اس ایسے دوسروں کے ساتھ مرعی رکھا گیا ہے۔ ان کے لئے اہل رے جرجان اور ان کے متعلقہ علاقوں کے باشندوں کی مثال موجود ہے کہ چونکہ خلفا کو اہل جبال کی جنگ اور گمراہ دیلموں کے جہاد میں ان سے امداد لینا پڑی۔ اس لئے انہوں نے خراج اور دوسرے ابواب مال گزاری ان کو معاف کر دیئے تھے۔ مگر اب جبکہ یہ تمام لوگ امیر المومنین کی فوج اور سپاہ ہو گئے ہیں اس لئے اب اس کی ان کو ضرورت نہیں ہے

علی بن یزداد کا فرار

مازیار کا یہ خط شاذان بن الفضل اس کے عامل خراج کو موصول ہوا۔ اس نے مال گزاری کی وصولیابی شروع کی اور دو ماہ میں ایک سال کا پورا لگان وصول کر لیا۔ پہلے یہ قاعدہ تھا کہ چار ماہ میں ایک ثلث وصول کیا جاتا تھا۔ اسی موقع پر علی بن یزداد العطار جس سے ضمانت میں برغال لے لئے گئے تھے، مازیار کے علاقہ سے بھاگ کر چلا گیا۔ ابو صالح سرخاستان کو جو مازیار کا ساریہ پر نائب تھا اس کی اطلاع دی گئی۔

علی بن یزداد کے فرار پر ابو صالح کی برہمی

اس نے شہر ساریہ کے تمام اعیان و اکابر کو جمع کیا ان کو ڈانٹنے ڈپٹنے لگا اور کہنے لگا حکومت تمہارے سہارے کیسے چل سکتی ہے اور تم پر کیونکر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ یہ دیکھو علی بن یزداد نے دوسروں کی طرح ادائی کا حلف کیا تھا، بیعت کی تھی اور ضمانت داخل کی تھی مگر پھر بھی اس نے نقض عہد کیا اور یہاں سے نکل کر بھاگ گیا۔ اس نے اپنے مرہون کو بھی چھوڑا۔ اب بتاؤ ایسی حالت میں ملک کا انتظام کیسے برقرار رہے گا۔ تم لوگ اپنی قسموں کو پورا نہیں کرتے۔ خلاف ورزی عہد کو برا نہیں جانتے تم پر کیسے اعتماد ہو اور اس حالت میں سلطنت سے جن فوائد کو تم چاہتے ہو وہ کیسے تم کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ ان میں سے کسی نے کہا ہم اس کے ضامن کو قتل کئے دیتے ہیں تاکہ آئندہ کسی دوسرے کو بھاگنے کی جرات نہ ہو سکے عامل نے کہا کیا واقعی تم اس کے لئے تیار ہو۔ انہوں نے کہا ہاں۔ اس نے صاحب الرہائن کو لکھا کہ حسن بن علی بن یزداد کو بھیج دو یہ اپنے باپ کا برغال تھا۔ جب یہ ساریہ لایا گیا تو اب اہل ساریہ اپنے اس مشورہ پر جو انہوں نے ابو صالح کو دیا تھا نادم ہوئے۔ اور اس شخص کو برا بھلا کہنے لگے جس نے اس کے قتل کا مشورہ دیا تھا۔

عبدالکریم بن عبدالرحمن کی حسن بن علی کی سفارش

سرخستان نے پھر اسے طلب کیا۔ وہاں وہ برغال بھی موجود تھا اس نے شہر والوں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا کہ تم نے ایک بات کی ضمانت کی تھی۔ یہ ضمانت موجود ہے۔ اسے قتل کر دو۔ عبدالکریم بن عبدالرحمٰن الکاتب نے عرض کیا کہ آپ نے ان لوگوں کو جو اس علاقہ سے باہر گئے ہیں دو ماہ کی مہلت دی ہے۔ یہ ضمانت آپ کے پاس موجود ہے۔ ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ اسے بھی دو ماہ کی مہلت دے دیں۔ اگر اس اثناء میں اس کا باپ پلٹ آئے تو خیر ورنہ پھر آپ جو چاہیں اس کے ساتھ عمل کریں۔

حسن بن علی بن یزداد کا خاتمہ

اس جواب پر وہ سب برہم ہوا اس نے اپنے کوتوال رستم بن بادویہ کو حکم دیا کہ اس لڑکے کو سولی پر چڑھا دے۔ اس نے درخواست کی کہ مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کی مہلت دینی چاہیے۔ اس کی اجازت ملی۔ اس نے نماز کو بہت طول دیا۔ وہ خوف سے کانپ رہا تھا۔ اور سولی کا تختہ اس کے لئے تیار ہو چکا تھا۔ ابھی اس کی نماز ختم نہ ہونے پائی تھی کہ اسے گھسیٹ کر سولی پر چڑھا دیا۔ اس کی گردن اس سے باندھ دی جس سے اس کا دم گھٹا اور وہ مر گیا۔

اہل ساریہ کی روانگی

سرخستان نے اہل ساریہ کو حکم دیا کہ تم سب آمل جاؤ اس نے تھانیداروں کو احکام بھیج دیئے کہ خندقوں کے انبار اور عرب حاضر کئے جائیں۔ چنانچہ وہ سب بھی بلائے گئے۔ سرخستان اہل ساریہ کو لے کر آمل چلا۔ اس نے ان سے کہا تھا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم کو اہل آمل کا اور ان کو تمہارا اشاہد بناؤں اور تمہاری تمام زمینیں اور مال تم کو دیدوں۔ نیز اگر تم وفادار اور سچے خیر خواہ رہو تو تم کو اپنے پاس سے اس سے دوچند دوں گا جسقدر تم سے ہم نے لیا ہے۔

اہل ساریہ کی اسیری

آمل آکر اس نے ان سب کو خلیل بن دندانسجان کے قصر میں جمع کیا اہل ساریہ کو دوسروں سے علیحدہ رکھا اور ان الکوزجان کے حوالے کر دیا۔ اس نے تمام آمل والوں کے نام لکھ لئے جس سے وہ ہر شخص سے واقف ہو گیا۔ پھر اس نے اسم وار سب کو طلب کر کے ان کی حاضری لی۔ جب سب ہی آ گئے اور کوئی باقی نہ رہا اس نے مسلح فوج سے ان کو ہر طرف سے گھیر لیا۔ ان کی صف باندھی گئی۔ اور ایک ایک آدمی پر دو مسلح سپاہی متعین کر دیئے۔ اور محافظ کو حکم دیا کہ جو پیدل چلنے سے رہ جائے۔ اس کا سر ساتھ لے لے۔ اب وہ ان کی مشکیں بند کروا کر ایک پہاڑ پر جس کا نام ہرمز داباز تھا اور جو ساریہ اور آمل سے آٹھ آٹھ فرسنگ کے فاصلہ پر واقع تھا۔ لے کر آیا اس نے ان کو بیڑیاں پہنا کر قید کر دیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ ان کی تعداد بیس ہزار تھی۔ محمد بن حفص کے بیان کے مطابق یہ ۲۲۵ھ کا واقعہ ہے۔ مگر دوسرے ارباب سیر و تاریخ نے ۲۲۴ھ کہے ہیں۔ اور ہمارے نزدیک یہ دوسرا بیان زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ مازیار ۲۲۵ھ میں قتل کر دیا گیا۔ لہٰذا اس نے اہل طبرستان کے ساتھ جو حرکت کی وہ اپنے قتل سے ایک سال قبل کی ہو گی۔

آمل کی فصیل کا انہدام

محمد بن حفص کی بیان کے مطابق اس نے دُرّی کو لکھا کہ تمہارے ساتھ مرد میں جو انبار اور عرب ہوں ان کے ساتھ بھی یہی سلوک کرو۔ اس نے ان سب کو بیڑیاں ڈلوا کر قید کر دیا اور پہرے مقرر کر دیئے جب اسے پوری طرح تسلط حاصل ہو گیا اور اس نے ان سب کا انتظام کر لیا۔ اس نے اپنے آدمی جمع کئے اور سرخستان کو آمل کی فصیل کی بربادی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا حکم بھیجا۔ سرخاستان نے بیانگ دہل اور مزاحمت فصیل کو ڈھا دیا۔ پھر وہ سار یہ آیا اور اس کے ساتھ بھی اس نے وہی سلوک کیا۔ اس کے بعد مازیار نے اپنے بھائی قوہیار کو شہر طبس بھیجا جو طبرستان ہی کے علاقہ میں جرجان کی سرحد پر واقع تھا۔ اس نے اس شہر کی فصیل منہدم کر کے شہر کو برباد کر دیا۔ اور اہل شہر کو لوٹ لیا۔ ان میں سے کچھ بھاگ گئے اور کچھ مارے گئے اس کے بعد سرخاستان طبس آیا اور قوہیار وہاں سے اپنے بھائی مازیار کے پاس پلٹ آیا۔

طبس سے سمندر تک فصیل کی تعمیر

سرخستان نے طبس سے سمندر تک بلکہ سمندر کے اندر تک تین میل لمبی فصیل بنوائی اس سے پہلے اس کو اکاسرہ نے اپنے اور ترکوں کے درمیان حد فاصل کے طور پر بنایا تھا۔ کیونکہ ان کے عہد میں ترک اہل طبرستان پر اکثر غارت گری کرتے رہتے تھے۔ اس کو بنا کر سرخستان نے طبس کو اپنی چھاؤنی قرار دیا اس کے گرد مستحکم خندق بنائی۔ اور نگہبانی کے لئے کئی برج بنائے۔ فصیل میں ایک مضبوط دروازہ قائم کیا۔ اور پہرہ بٹھایا۔

اہل جرجان کی مدافعت کے لئے امدادی فوج

اہل جرجان کو اپنی جان و مال کا خطرہ پیدا ہوا اور اندیشہ ہوا کہ ان کے شہر کو بھی برباد کر دیا جائے گا۔ وہاں سے کچھ لوگ بھاگ کر نیشاپور آئے۔ ان کی خبر عبداللہ بن طاہر اور معتصم کو ہوئی۔ عبداللہ نے اپنے چچا حسن بن الحسین بن مصعب کو اس کے مقابلے اور جرجان کی مدافعت کے لئے ایک بڑی زبردست فوج کے ہمراہ روانہ کیا۔ اور ہدایت کی کہ ہمیشہ خندق بنا کر فروکش ہو۔ حسن بن الحسین نے سرخاستان کی تیار کردہ خندق پر آ کر چھاؤنی ڈالی اور اس طرح دونوں فوجوں میں صرف خندق حائل رہ گئی نیز عبداللہ بن طاہر نے حیان بن جبلہ کو چار ہزار فوج کے ساتھ قومس بھیجا۔ تاکہ وہ شروین کی پہاڑوں کی سرحد پر جا کر فروکش ہو۔

امرائے عساکر کی پیشقدمی

معتصم نے اپنے ہاں سے اسحق بن ابراہیم کے بھائی محمد بن ابراہیم کو ایک بڑی فوج کے ساتھ اس سمت بھیجا اور سپہ سالار حسن بن قارن الطبری کو مع اس طبریہ سپاہ کے جو باب میں تھی اس کے ساتھ کر دیا۔ انہوں نے منصور بن حسن ہارصاحب دنباوند کو رے بھیجا۔ تاکہ وہ رے سے طبرستان میں داخل ہو۔ انہوں نے ابوالساج کو لازر اور دنباوند بھیجا۔

مازیار کا قیدیوں سے مطالبہ

جب رسالہ نے ہر سمت سے مازیار کو گھیر لیا اس نے اب ابراہیم بن مہران اپنے کوتوال شہر اور علی بن ابن الکاتب نصرانی کے ذریعہ ان مختلف شہروں کے باشندوں کے پاس جو اس کی قید میں تھے، یہ کہلا کر بھیجا کہ رسالہ نے مجھے ہر سمت سے آلیا ہے۔ میں نے تو تم کو صرف اس لئے قید کیا تھا کہ معتصم تمہارے بارے میں مجھے کوئی ہدایت دیں گے۔ مگر انہوں نے کوئی ہدایت نہیں بھیجی اور مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ حجاج بن یوسف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رئیس سندھ سے ایک مسلمان عورت کے بارے میں جو مسلمانوں کے ہاں سے بھگا کر سندھ کے اندرون میں پہونچا دی گئی تھی ناراض ہوا اور اس نے سندھ پر چڑھائی کر دی اس کے لئے تمام خزانے خرچ ہو گئے۔ آخر کار اس نے عورت کو چھڑا کر اس کے شہر بھجوا دیا۔ ایک عورت کی خاطر تو انہوں نے یہ کچھ کیا مگر تم بیس ہزار کی ان کو کچھ پروا نہیں اور نہ اب تک انہوں نے تمہارے بارے میں مجھ سے مراسلت کی ہے۔ میں تمہارے اپنے ہاں ہونے کی وجہ سے ان کے مقابلہ میں جنگ کی ابتدا نہیں کرنا چاہتا۔ بہتر ہے کہ تم دو سال کا خراج دیدو اور میں تم کو رہا کر دیتا ہوں۔ تم میں جو جوان قوی اور مضبوط ہو گا اس سے لڑائی میں کام لوں گا۔ جو جنگ میں میری وفاداری اور جاں نثاری کا حق ادا کرے گا اس کا تمام مال واپس کر دوں گا اور جو ایسا نہ کرے گا اس مال کو میں اس کا زر فدیہ سمجھ لوں گا۔ تم میں جو بڈھے اور ضعیف ہوں گے ان سے میں پہرہ داری اور دربانی کا کام لوں گا۔

موسیٰ بن ہرمز کی خراج کی ادائگی کی ضمانت

موسیٰ بن ہرمز زاہد نے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے بیس سال سے پانی نہیں پیا تھا، کہا کہ میں دو سال کا خراج تم کو لائے دیتا ہوں اور اس کی ضمانت کرتا ہوں کہ صاحب الحرس کے نائب نے احمد بن الصقیر سے کہا تم کیوں کچھ نہیں کہتے۔ حالانکہ تمہارا اصبہذا کے ہاں بہت رسوخ ہے اور میں نے تم کو اس کے ساتھ کھانا کھاتے اور مسند لگا کر بیٹھے ہوئے دیکھا ہے اور اس قدر عزت بادشاہ نے کسی اور کی کبھی نہیں کی۔ تم اس معاملہ کو سرانجام دینے کے لئے موسیٰ سے زیادہ اہلیت رکھتے ہو۔

احمد بن الصقیر کی پیشکش

احمد نے کہا موسیٰ ایک درہم کے وصول کرنے کی بھی قابلیت نہیں رکھتا۔ اس نے نادانی سے اس کا اقرار کر لیا ہے۔ اسے معلوم نہیں کہ اس پر اور ہم سب پر کیا مصیبت آنے والی ہے۔ اگر تمہارے آقا کو یہ معلوم ہو جاتا کہ ہمارے پاس ایک درہم بھی ہے تو وہ ہمیں قید ہی نہ کرتا۔ اس نے ہمیں قید اس وقت کیا ہے جب اس نے ہماری تمام املاک اور ذخائر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اس میں سے کچھ بھی نہیں چھوڑا۔ البتہ اگر وہ اس روپیہ کے عوض ہماری زمین لینا چاہتے ہیں تو ہم اس کے لئے تیار ہیں کہ دیدیں علی بن ابن نے جو بادشاہ کا پٹواری تھا اس سے کہا کہ تمہارے ساتھ وہ یہ سلوک کرنا نہیں چاہتا ابراہیم بن مہران نے اس سے کہا اے ابو محمد مناسب تھا کہ تم یہ بات نہ کہتے۔ اس نے کہا۔ میں تو پہلے ہی خاموش تھا۔ مگر کیا کروں اس شخص کی اس بات سے مجھے بھی بولنا پڑا۔

موسیٰ بن ہرمز کی ضمانت کا مقصد

موسیٰ زاہد کی ضمانت کو قبول کر کے بادشاہ کے فرستادے اس کے پاس چلے آئے۔ انہوں نے مازیار کو اس کی اطلاع دی۔ بہت سے ساعی موسیٰ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ فلاں دس ہزار اور فلاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیس ہزار اور دوسرے اس سے کم یا زیادہ رقم ادا کرنے کے لئے آمادہ ہیں اور اس طرح انہوں نے زمینداروں وغیرہ سے رقموں کا وعدہ لینا شروع کیا۔ اس کے چند روز کے بعد مازیار نے پھر اپنے آدمی موسیٰ الزاہد کی ضمانت کے مطابق روپیہ کی وصولیابی کے لئے ان کے پاس بھیجے۔ مگر یہاں روپیہ کی فراہمی کا کوئی پتہ نشان نہ تھا۔ اور معلوم ہوگیا کہ احمد کی بات سچ تھی۔ اس کا الزام موسیٰ پر عائد کیا گیا۔ مازیار کو معلوم ہوگیا کہ ان کے پاس دینے کو جو بھی نہیں ہے۔ اور اس ضمانت سے موسیٰ کا مطلب یہ تھا کہ مالگذار اور غیر مالگذار تاجروں اور دستکاروں میں ایک ہنگامہ برپا کر دیا جائے۔

آمل کے امیرزادوں کا قتل

سرخاستان نے اہل آمل کے ان نوجوان امیرزادوں اور دوسرے اصحاب میں سے جو بڑے دلاور اور بہادر تھے اور جن کو چن چن کر اس نے اپنے پاس نظر بند کر رکھا تھا، دو سو ساٹھ ایسے جوانمردوں کو جن کی قربت سے وہ خائف تھا اپنے محل میں مناظرہ کے بہانے سے بلایا نیز دہقانوں میں سے منتخبہ زمینداروں کو بلا بھیجا۔ ان سے کہا کہ ابناء عرب اور مسودہ جماعت سے لگاؤ رکھتے ہیں مجھے اندیشہ ہے کہ یہ غدر اور مکر کریں گے۔ میں نے ایسے تمام مشتبہ اشخاص کو جن کی قربت سے مجھے خوف تھا یہاں بلا لیا ہے تم ان سب کو قتل کر دو۔ تاکہ تم کو چین ملے اور تمہارے ہاں کوئی ایسا نہ رہے جس کی غرض تمہارے خلاف ہو اس نے ان سب کی مشکیں بندھوا دیں۔ اور رات کے وقت انھیں زمینداروں کے حوالے کر دیا۔ انہوں نے ان کو ایک قنات میں لاکر جو وہاں تھی قتل کر دیا اور اسی قنات کے اندر والے کنوؤں میں ان کی لاشیں ڈال دیں۔ اور چلے آئے جب ان کو عقل آئی تو وہ اپنی حرکت پر نادم ہوئے اور عواقب سے دہشت زدہ ہوئے۔

مازیار کا زمینداروں کے قتل کا حکم

مازیار کو جب معلوم ہوگیا کہ اس جماعت کے پاس دینے کو کچھ نہیں ہے اس نے پھر ان زمینداروں کو جو دو سو ساٹھ جوانوں کو قتل کر چکے تھے، طلب کیا اور کہا کہ ان نادہندوں میں جو صاحب جائداد ہیں ان کے مکان اور بیویاں تم کو دیتا ہوں۔ البتہ ان کی لڑکیوں میں اگر کوئی خوب صورت لڑکی ہوگی وہ بادشاہ کی ملک سمجھی جائے۔ تم جبل جاکر پہلے ان سب زمینداروں کو قتل کر دو اور اس کے بعد ان کے مکانات اور بیویوں پر جو میں تم کو دے چکا ہوں قبضہ کر لو۔ مگر ان میں سے کسی کو اس بات کی جرات نہ ہوسکی وہ خوفزدہ اور متنبہ ہو گئے اور انہوں نے اس حکم کی بجاآوری نہیں کی۔

حسن بن حسین کا فصیل پر قبضہ

سرخاستان کے جو سپاہی فصیل کی حفاظت کے لئے متعین تھے۔ وہ رات کو حسن بن الحسین بن مصعب کے سپاہیوں سے جن کے درمیان صرف خندق کا عرض حائل تھا۔ باتیں کیا کرتے تھے۔ اس طرح ان میں سے بعض میں ایک دوسرے سے موانست ہوگئی اور ان سے اور سرخستان کے آدمیوں سے یہ مشورہ ہوگیا کہ وہ فصیل کے ان کے حوالے کر دیں گے چنانچہ انہوں نے فصیل حوالے کر دی۔ حسن بن الحسین کے سپاہی اس جگہ سے سرخستان کی فرودگاہ میں داخل ہو گئے۔ اس کی اطلاع اب تک نہ حسن کو تھی اور نہ سرخستان کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ہونے پائی تھی۔ حسن کی فوج نے جب ایک جماعت کو اندر جاتے دیکھا وہ بھی ان کے ساتھ ہو گئی۔ اور وہاں جا کر جب انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو اب یلغار کر دی۔ حسن کو اس کی خبر ہوئی وہ فوراً وہاں آیا اور اس نے اپنے آدمیوں کو للکارنا شروع کیا اور منع کیا کہ اندر نہ جائیں۔ کہنے لگا مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں ابتہاوی وہی گت نہ بنے جو داؤد ان کی جماعت کی ہوئی تھی۔ مگر قیس بن رنجویہ کی جمعیت جو خود حسن کی فوج میں شامل تھی آگے بڑھتی چلی گئی۔ اور انہوں نے سرخستان کی فرودگاہ میں پہونچکر فصیل پر اپنا علم نصب ہی کر دیا۔ سرخستان کو معلوم ہوا کہ عرب اچانک فصیل توڑ کر اندر گھس آئے ہیں۔ بھاگنے کے سوا اب اور کسی بات کی اس میں ہمت نہ تھی وہ اس وقت حمام کر رہا تھا۔ فوج کے داخلہ کا شور سنتے ہی وہ صرف کرتا پہنے حمام سے نکل کر بھاگا۔ حسن جب اپنی فوج واپس نہ لا سکا اس نے دعا مانگی کہ خدا وندا انہوں نے میرے حکم سے سرتابی اور تیرے حکم کی فرماں برداری کی ہے تو ان کو محفوظ رکھ اور ان کی مدد کر۔

ابو صالح سرخستان کی قیامگاہ پر قبضہ

حسن کی سپاہ دشمن کا تعاقب کرتی ہوئی فصیل کے دروازے تک آئی اور اسے توڑ کر کھول دیا۔ اب کیا تھا حملہ آور بغیر کسی مزاحم کے اندر گھس آئے اور انہوں نے سرخستان کی تمام فرودگاہ پر قبضہ کر لیا ایک جماعت البتہ دشمن کے تعاقب میں چلی گئی۔

شہریار کی گرفتاری

زرارہ بن یوسف السجزی کہتا ہے کہ میں تعاقب میں چلا۔ ہم چلے جا رہے تھے کہ میں راستے کے بائیں جانب ایک مقام پر آیا اس میں چونکہ اندر جانے کا راستہ بنا ہوا تھا اس سے مجھے اندیشہ پیدا ہوا کہ یہاں کیا ہوگا۔ بغیر اس کے کہ مجھے وہاں کوئی نظر آیا ہو۔ میں نے اس میں اپنا نیزہ ڈالا اور اسے ہر طرف سے پھرایا۔ وہ نیزہ کسی کے لگا۔ میں نے للکارا کون ہے۔ اس پر ایک فربہ شیخ چلا اٹھا۔ زینہار یعنی امان دو۔ میں نے اس پر بڑھ کر اسے پکڑ لیا اور اس کی مشکیں باندھ لیں۔ یہ ابو صالح سرخستان سپہ سالار کا بھائی شہریار تھا۔ میں نے اسے اپنے افسر یعقوب بن منصور کے حوالے کر دیا۔ اب رات حائل ہو گئی اس لئے تعاقب چھوڑ کر ہم سب اپنی چھاؤنی میں آئے۔ شہریار کو حسن بن الحسین کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس نے اسے قتل کر دیا۔

ابو صالح کی گرفتاری

ابو صالح اپنی فرودگاہ سے فرار ہو کر پانچ فرسنگ فاصلہ پر جا رہا وہ بیمار تھا۔ اسے سخت پیاس اور کرب و بے چینی ہونے لگی وہ راستے کے داہنے جانب پہاڑ کے پہلو میں ایک گھنی جھاڑی میں اتر پڑا اس نے اپنا گھوڑا باندھ دیا۔ اور لیٹ گیا۔ اس کے ایک غلام اور ایک اور شخص جعفر بن وندامیر نے اسے دیکھ لیا۔ اور سرخستان نے بھی نیم خواب کی حالت میں اسے دیکھا اور کہا۔ جعفر مجھے سخت پیاس ہے۔ پانی پلاؤ۔ جعفر نے کہا میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ اس میں یہاں سے پانی لاؤں۔ سرخستان نے کہا میرے ترکش کا ڈھکنا لے جاؤ۔ جعفر کہتا ہے میں اپنے چند ساتھیوں کے پاس آیا اور میں نے کہا ہمیں اس شیطان نے برباد کیا ہے کیوں نہ ہم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے پکڑ کر سرکار کے حوالے کر دیں۔ اور اس طرح سرخروئی حاصل کر کے اپنے لئے امان لے لیں۔؟ انہوں نے کہا یہ کیسے ہوگا میں نے کہا وہ دیکھو سرخستان موجود ہے۔ تم تھوڑی دیر کے لئے میری مدد کرو اور پھر ہم اس پر حملہ کر کے پکڑ لیتے ہیں۔ جعفر نے ایک بہت بڑی شہ تیری۔ سرخستان لیا ہوا تھا یہ خود اس پر چڑھ گیا۔ اور سب نے اسے قابو میں کر کے اس شہ تیر سے اس کی مشکیں باندھ دیں۔

ابو صالح کا قتل

ابو صالح نے ان سے کہا کہ مجھے چھوڑ دو۔ میں اس کے عوض میں ایک لاکھ درہم دیتا ہوں۔ عرب کچھ نہ دیں گے۔ انہوں نے کہا لاؤ۔ اس نے کہا ترازو لاؤ۔ انہوں نے کہا وہ یہاں کہاں۔ اس نے کہا تو پھر روپیہ یہاں کہاں۔ میرے مکان لے چلو وہاں میں تم کو باقاعدہ دستاویز اور تحریر لکھے دیتا ہوں کہ یہ بھی دوں گا بلکہ اس سے زیادہ دیدوں گا مگر انہوں نے نہ مانا اور اسے حسن بن الحسین کے پاس چلے جانا۔ حسن کے رسالے نے اثنائے راہ ہی میں ان کو آلیا۔ اور ان کے سروں پر تلواریں مار کر سرخستان کو ان کے ہاتھ سے چھڑا لے گئے۔ جس پر بعد میں ان لوگوں کو بہت رنج ہوا۔ حسن کا رسالہ اسے حسن کے پاس لے آیا۔ جب اس نے ابو صالح کو حسن کے سامنے لا کھڑا کیا اس نے طبرستان کے سرداروں کو مثلاً محمد بن المغیرہ بن شعبۃ الازدی، عبداللہ بن محمد القطفطی النصبی اور الفتیح بن قراط وغیرہ کو بلا کر ان سے اسے شناخت کرایا۔ انہوں نے کہا بے شک یہی سرخستان ہے۔ حسن نے محمد بن المغیرہ سے کہا کہ کھڑے ہو اور اپنے بیٹے اور بھائی کے بدلے میں اسے قتل کر دو۔ محمد نے اس کے پاس جا کر اس پر تلوار ماری اس کے بعد ہی اور کئی تلواریں اس پر پڑیں اور وہ قتل کر دیا گیا۔

ابو الشاس شاعر

ابو الشاس اس شاعر جس کا نام الظریف بن حصین بن حنش ہے اہل عراق سے تھا اس نے خراسان میں نشو و نما پائی تھی۔ یہ ایک سمجھدار اور ادیب آدمی تھا۔ سرخستان نے اسے اپنا مصاحب بنا لیا تھا۔ اور وہ اس سے عربوں کے اخلاق اور آداب معلوم کیا کرتا تھا۔ جب سرخستان گرفتار ہو کر مارا گیا تو ابو الشاس اس وقت اس کی فرودگاہ میں تھا اور سواری کے جانور اور مال و اسباب اس کے ساتھ تھا۔ حسن کی فوج کی ایک بخاری جماعت نے اس پر حملہ کر کے اس تمام مال و اسباب پر جو ان کے ساتھ تھا قبضہ کر لیا۔ اس ہنگامے میں اسے بہت سے زخم آئے۔ اس نے اپنے خچر کو اپنے شانہ پر بٹھایا اور کاسہ گدائی لے کر پانی مانگتا ہوا دشمن کی آنکھ بچا کر اپنے خیمہ سے نکل بھاگا۔ مگر زخمی تھا

حسن بن حسین کی ابو الشاس سے فرمائش

جب وہ حسن بن الحسین کے پاس کے کاتب عبداللہ بن محمد بن حمید القطفطی الطبری کے خیمہ کے پاس گزرا ایک غلام نے اسے دیکھ لیا اور عبداللہ بن محمد کے خادموں نے اسے پہچان لیا۔ خچر اس کے شانے پر تھا۔ اور وہ پانی پی رہا تھا۔ یہ خدمت گار اسے اپنے خیمے میں لے آئے اور انہوں نے اپنے مالک سے جا کر اس کی اطلاع کی۔ وہ اس کے پاس پیش کیا گیا۔ عبداللہ نے اسے سواری دی۔ خلعت دیا۔ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہایت درجہ تعظیم و تکریم کی اور حسن بن الحسین نے اس کی تعریف کی اور اس سے کہا کہ تم امیر کی شان میں ایک قصیدہ لکھو۔ ابو شاس نے کہا کہ بخدا خوف کی وجہ سے میں کلام اللہ بھول گیا ہوں شعر کیا کہوں گا۔ حسن نے ابو صالح سرخاستان کے سر کو عبداللہ بن طاہر کے بھیجا مگر وہ خود اپنی فرودگاہ میں مقیم رہا۔

قارن بن شہریار کو حیان بن جبلہ کی پیشکش

محمد بن حفص نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن طاہر کا مولیٰ حیان بن جبلہ حسن بن الحسین کے ہمراہ طیس کی سمت آیا اس نے قارن بن شہریار سے مراسلت شروع کی اور اطاعت قبول کرنے کی ترغیب دی۔ اور اس بات کا وعدہ کیا کہ اس کے باپ دادا کے کوہستان اس کے تفویض کر دیئے جائیں گے یہ مازیار کا بھتیجا اور اس کے سرداروں میں تھا مازیار نے اسے اپنے بھائی عبداللہ بن قارن کے ساتھ کر کے اپنے کئی معتمد علیہ سرداروں اور رشتہ داروں کو ان دونوں کیساتھ کر دیا۔

عبداللہ بن قارن کی گرفتاری

جب حیان نے اسے اپنے ساتھ ملانا چاہا تو قارن نے اس بات کی ضمانت کی کہ وہ جرجان کی حد تک جبال کو اور شہر ساریہ کو حیان کے حوالے کر دے گا۔ بشرطیکہ اس کے باپ اور دادا کے کوہستان اس کے قبضے میں آ جائیں۔ حیان نے یہ تمام معاملہ عبداللہ بن طاہر کو لکھ بھیجا اس نے اس کے لئے باضابطہ عہد نامہ لکھ کر بھیجدیا۔ مگر ساتھ ہی حیان کو لکھا کہ تاوقتیکہ قارن کی نیک نیتی کا پورا ثبوت نہ مل جائے تم اپنی جگہ ٹھیرے رہو اور پہاڑوں میں نہ جاؤ۔ شاید قارن نے اس معاملہ کر کے کوئی چال کی ہو۔ حیان نے اس کی اطلاع قارن کو لکھ بھیجی۔ اس نے مازیار کے بھائی عبداللہ بن قارن کو بلایا اور تمام دوسرے سرداروں کو بھی کھانے کی دعوت دی۔ کھانے سے فارغ ہو کر جب انہوں نے ہتھیار اتار دیئے اور مطمئن ہو بیٹھے اس وقت اس کے مسلح جوانوں نے ان کو ہر طرف سے گھیر کر پکڑ لیا۔ اور ان کی مشکیں باندھ لیں۔ قارن نے ان کو حیان کے پاس بھیجدیا۔ اس نے ان کو بیڑیاں ڈالدیں۔ اب حیان اپنی فوج کے ساتھ سوار ہو کر قارن کے پہاڑوں میں آیا۔ مازیار کو جب اس تمام واقعہ کی خبر ہوئی اسے بہت رنج ہوا اس کے بھائی قوہیار نے اس سے کہا کہ تمہارے پاس بیس ہزار مسلمان جن میں موچی اور درزی ہیں قید ہیں۔ تم کو ان کی بھی فکر رہتی ہے۔ اب اس وقت تو خود تمہارے گھر والے اور عزیزوں نے تمہارے ساتھ یہ عذر کیا ہے اب ان کو قید میں رکھنے سے کیا ہوگا۔

مازیار کا قیدیوں کی رہائی کا حکم

مازیار نے حکم دیا کہ جسقدر قیدی ہمارے پاس ہیں وہ سب رہا کر دیئے جائیں۔ اس نے اپنے کوتوال ابراہیم بن مہران، اپنے کاتب علی بن ابن النصرانی اپنے افسر خراج شاذان بن الفضل اور میر سامان یحییٰ بن الروزبہار کو جو اہل میدان سے تھا بلا کر کہا کہ تمہارے حرم، تمہارے مکان اور زمینیں سب میدان میں واقع ہیں عرب وہاں پہنچ جائیں گے میں نہیں چاہتا کہ تم کو مصیبت میں ڈالوں۔ تم اپنے مکان چلے جاؤ۔ اور امان لے لو۔ اس کے بعد اس نے ان سب کو صلہ دیا اور واپس جانے کی بخوشی اجازت دیدی یہ اپنے اپنے گھر آ گئے اور انہوں نے امان لے لی۔

عامل ساریہ مہربستان کا فرار

جب ساریہ کے باشندوں کو معلوم ہوا کہ سرخستان پکڑا گیا اس کی چھاؤنی غارت ہوئی اور حیان بن جبلہ شروین کے پہاڑوں میں گھس آیا ہے۔ انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

از یار کے سار یہ کے عامل مہربستان بن شہریز پر ایک دم حملہ کر دیا اس نے بھاگ کر جان بچائی۔ لوگوں نے جیل کا دروازہ توڑ کر تمام قیدی چھوڑ دیئے اس کے بعد حیان شہر سار یہ آیا۔

قوہیار کی حیان سے امان طلبی

مازیار کے بھائی قوہیار کو معلوم ہوا کہ حیان سار یہ پہنچ گیا ہے اس نے محمد بن موسیٰ بن جعفص کو جو طبرستان کا عامل اور اس کے پاس قید تھا اپنی قید سے رہا کر کے زین کے ساتھ ایک خچر پر سوار کر کے حیان کے پاس بھیجا۔ تاکہ یہ اس کے لئے اس شرط پر امان لے لے کہ اس کے باپ اور دادا کے پہاڑ اس کے قبضہ میں دیدیئے جائیں گے۔ اور وہ مازیار کو اس کے حوالے کر دے گا۔ اور اس معاہدہ کے ایفاء کے لئے میں محمد بن موسیٰ بن جعفص اور احمد بن الصغیر کی ضمانت پیش کرتا ہوں۔ محمد بن موسیٰ نے حیان کو آ کر قوہیار کا یہ پیام پہنچایا۔ حیان نے پوچھا یہ احمد کون ہے اس نے کہا یہ اس تمام علاقہ کا بہت ہی معزز آدمی ہے۔ جسے خلفا اور امیر عبداللہ بن طاہر بھی جانتے ہیں۔ حیان نے اسے بلا بھیجا اور حکم دیا کہ تم محمد بن موسیٰ کے ساتھ خرتاباذ کے تھانے جاؤ۔ احمد کا ایک بیٹا اسحٰق تھا وہ مازیار سے بھاگ کر دن میں جنگلوں میں پھرتا اور رات کو ساواشریان نام جاگیر میں چلا جاتا جو اس راستے پر واقع تھا جو اصبہذ کے اس احاطہ سے جہاں مازیار کا قصر تھا گزرتا تھا۔

اسحٰق بن احمد کا بیان

یہ اسحٰق بیان کرتا ہے کہ میں اسی جاگیر میں تھا کہ مازیار کے کچھ آدمی جو گھوڑے وغیرہ لے جا رہے تھے میرے پاس سے گزرے میں ان میں سے ایک بہت ہی عمدہ اور تنومند گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر کود کر سوار ہو لیا اور اسے شہر سار یہ میں لے آیا۔ یہاں میں نے اس گھوڑے کو اپنے باپ کو دیدیا جب احمد خرتاباذ جانے کے لئے وہ اسی گھوڑے پر سوار ہو کر چلے۔ حیان کی نظر اس پر پڑی۔ اس کو وہ گھوڑا بہت پسند آیا اس نے نوجوان سے جو فارن کے ساتھیوں میں تھا مڑ کر کہا۔ یہ شیخ کیسے عمدہ گھوڑے پر سوار ہے بہت کم گھوڑے ایسے عمدہ میری نظر سے گزرے ہیں۔ اس نے کہا یہ مازیار کا گھوڑا تھا حیان نے احمد کے پاس آدمی بھیجا کہ ذرا دیکھنے کے لئے گھوڑا بھیجدو۔ اس نے بھیجدیا۔ جب اس نے غور سے اسے دیکھا اور اس کے حسن و قبح پر نگاہ بصیرت دوڑائی تو اسے اس کے دونوں اگلے پیروں میں سقم نظر آیا اس لئے اس نے اسے نہیں لیا۔ بلکہ نوجوان کے حوالے کر دیا۔ اور احمد کے آدمی سے کہدیا کہ یہ گھوڑا مازیار کا ہے اور اس کا تمام مال اب امیر المومنین کی ملکیت ہے اس آدمی نے واپس جا کر احمد سے یہ بات کہدی اس بنا پر احمد نوجوان سے ناراض ہو گیا اور اسے گالیاں کہلا بھیجیں۔ نوجوان نے کہا اس میں میری کوئی خطا نہیں ہے۔ میں کیا کرتا۔ اس نے نہ صرف وہ گھوڑا اسے واپس کر دیا بلکہ اور خراسانی اور شہری اسے بھیج دیئے۔ اور اس کے قاصد سے کہا کہ ان کو لیجاؤ اس نے وہ دونوں احمد کو لا کر دیدیئے۔

احمد بن الصغیر کی حیان سے برہمی

اب احمد کو جان کی اس حرکت پر غصہ آیا اور کہنے لگا کہ یہ بھلا ہا مجھ ایسے معزز کے ساتھ یہ حرکت کرتا ہے اس نے قوہیار کو لکھا کہ تم کیوں اپنے معاملہ میں یہ غلطی کر رہے ہو کہ براہ راست حسن بن الحسین سے جو امیر عبداللہ بن طاہر کا چچا زاد بھائی ہے یہ معاملہ نہیں کرتے اور اس رذیل جلاہے کی امان لیتے ہو۔ اور اپنے بھائی کو اس کے حوالے کر کے اپنی اہانت کر رہے ہو نیز خود حسن بن الحسین کو چھوڑ کر اس کے ایک ادنیٰ ملازم سے توسل کر کے اسے بھی اپنا دشمن بناتے ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد بن الصقیر کا قوہیار کو مشورہ قوہیار نے لکھا کیا کروں پہلے ہی مجھ سے غلطی ہو چکی ہے میں نے اس شخص سے وعدہ کر لیا ہے کہ میں پرسوں اس کے پاس حاضر ہو جاؤں گا اب اگر اس کی مخالفت کروں تو اندیشہ ہے کہ وہ مجھ پر یورش کر کے لڑنے لگے۔ اور میرے مکان غارت کرے اور تمام مال و املاک کو غصب کرے۔ اور اگر اس سے لڑوں اور اس کے سپاہیوں کو قتل کر دوں تو باقاعدہ ہم میں پھر لڑائی شروع ہو جائے گی۔ اور جس مقصد کے لئے میں نے یہ ساری کوشش کی ہے وہ رائگاں جائے گی احمد نے اسے لکھا کہ جو دن مقرر ہے اس میں تم اپنے ایک رشتہ دار کو اس کے ہاں بھیج دینا۔ اور کہلا بھیجنا کہ میری طبیعت ناساز ہو گئی ہے میں آج نہیں آ سکتا۔ تین دن تک علاج کروں گا اگر وہ معاف کر دے فبہا ورنہ محل میں سوار ہو کر اس کے پاس جانا اور ہم اس سے کہیں گے کہ وہ تمہارے عذر کو قبول کرے اور پھر تین دن کے بعد تم اس کے ہاں جاؤ۔

احمد بن الصقیر کا حسن بن حسین کے نام خط دوسری طرف احمد بن الصقیر اور محمد بن موسیٰ بن حفص نے حسن بن الحسین کو جو ملبس میں اپنی فرودگاہ میں عبداللہ بن طاہر کے حکم اور اپنے اس خط کے جواب کے انتظار میں جو اس نے سر خاسان کے قتل اور ملبس کی فتح کے اطلاع کے لئے اسے لکھا تھا مقیم تھا۔ لکھا کہ تم فوراً ہمارے پاس آؤ ہم مازیار اور کوہیان کو تمہارے حوالے کر دیں گے۔ اگر فوراً یہاں نہ آ جاؤ گے تو مازیار نکل جائے گا اور پھر ہم کسی بات کے ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

حسن بن حسین کی سار یہ میں آمد انہوں نے یہ خط شاذان بن الفضل کاتب کے ہاتھ روانہ کیا اور اسے حکم دیا کہ وہ فوراً اسے لیجا کر پہنچا دے۔ جب یہ خط حسن کو ملا وہ اسی وقت چل کھڑا ہوا اور تین دن کی مسافت ایک رات میں ختم کر کے سار یہ آیا۔ اور صبح ہو جانے کے بعد خرماباذ گیا۔ یہ وہ دن تھا جو قوہیار نے اطاعت قبول کرنے کے لئے مقرر کیا تھا۔ حیان کو حسن کے نقاروں کی آواز آئی وہ ایک فرسنگ فاصلہ پر اس کے استقبال کے لئے آیا۔

حیان کو پہاڑ پر چوکیاں قائم کرنے کا حکم حسن نے اس سے کہا کہ تم یہاں پڑے کیا کر رہے ہو اور کیوں یہاں تک آئے ہو۔ تم نے شروین کے کوہستانوں کو فتح کیا اور پھر ان کو چھوڑ کر یہاں آ رہے ہو۔ کیا اس بات کا تم کو اندیشہ ہے کہ دشمن کے دل میں برائی پیدا ہو اور وہ تمہارے ساتھ بدعہدی کر گزرے اور اس طرح اب تک جو کام تم نے کیا ہے وہ سب برباد جائے۔ تم پہاڑ کو جاؤ۔ وہاں اس کے اطراف و اکناف میں چوکیاں بٹھاؤ۔ اور ایسے بلند مقام پر اپنی فرودگاہ قائم کرو جہاں سے دشمن نیچے ہو اور نظر آتا ہو۔ تاکہ اگر اس کے دل میں بدی کا خیال بھی آئے تو وہ اسے بروئے کار نہ لا سکے۔ حیان نے کہا میں خود واپس جانے والا ہوں اور اپنے تمام مال و اسباب کو بھی لے جانا چاہتا ہوں اور پیدل سپاہ کو پہلے کوچ کا حکم دیتا ہوں۔ حسن نے کہا تم چلے جاؤ اور میں تمہارا مال و اسباب اور آدمی تمہارے پیچھے ہی بعد میں بھیجے دے رہا ہوں۔ آج رات تم سار یہ میں بسر کرو۔ اور جب وہ سب تمہارے پاس پہونچ جائیں تم پھر علی الصباح روانہ ہو جانا۔ چنانچہ حیان حسن کے حکم کے مطابق اسی وقت سار یہ روانہ ہوا۔

حیان کو قارن کے متعلق ہدایات اس کے بعد عبداللہ بن طاہر کا حکم اسے ملا کہ تم بصورہ میں فروکش ہو جاؤ۔ یہ مقام کوہستان دنماہر مز میں واقع ہے اور اس نام پہاڑی سلسلہ کا سب سے مستحکم اور ناقابل تسخیر مقام ہے مازیار کا اکثر مال یہیں تھا۔ عبداللہ نے اسے یہ بھی حکم دیا تھا کہ ان پہاڑوں اور مال میں سے قارن جو چاہے لے۔ اس سے کسی بات کا انکار نہ کیا جائے۔ چنانچہ مازیار کا جس قدر مال وہاں تھا اس سب کو قارن اٹھا لے گیا۔ اسی طرح اسپاندرہ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مازیار کے جو ذخیرے تھے ان سب پر اس نے قبضہ کر لیا۔ اور سلمان کے احاطہ میں سرخستان کا جو کچھ تھا وہ بھی قارن نے اپنے قبضے میں کر لیا۔ اس طرح اس ایک گھوڑے کی وجہ سے حیان کی ساری امیدوں کا خاتمہ ہو گیا۔

حیان بن جبلہ کی وفات اس کے بعد حیان کا انتقال ہو گیا۔ عبداللہ نے اس کی جگہ محمد بن الحسین بن مصعب کو اس کی فوج کا امیر مقرر کیا اور اسے بھی یہ ہدایت لی کہ وہ قارن کے ہاتھ کوئی چیز میں نہ رد کے۔

قوہیار کی حسن بن حسین سے ملاقات حسن بن الحسین خرما باز آیا۔ محمد بن موسیٰ بن حفص اور احمد بن الصقیر اس کے پاس آئے اور خلوت میں اس سے ملے۔ اس نے ان کی کارروائی کو سراہا۔ نیز قوہیار کو لکھا کہ مجھ سے آکر ملو۔ وہ خرما باز میں حسن کے پاس آیا۔ حسن نے اس کی بہت تعظیم و تکریم اور خاطر مدارات کی اور جو اس نے سوال کیا اسے منظور کیا۔ ایک دن دونوں کے درمیان طے پا گیا اس نے قوہیار کو پلٹا دیا۔ وہ مازیار کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ میں نے تمہارے لئے امان لے لی ہے۔ اور اس کے ایفا کے لئے عہد واثق کرا لیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں حسن بن قارن نے محمد بن ابراہیم بن مصعب کی سمت سے قوہیار سے مراسلت کی تھی اور ضمانت بھی کی تھی کہ جو تم چاہو گے اسے امیر المومنین پورا کریں گے۔ قوہیار نے اس کی بات مان لی۔ اور جو اس نے دوسروں سے وعدے کئے تھے وہی اس سے بھی کر لئے۔ اور اس کی طرف جھک پڑا۔ چنانچہ اس قرارداد کے مطابق محمد بن ابراہیم آمل سے روانہ ہوا۔ حسن بن الحسین کو بھی اس معاملہ کی خبر ہو گئی

حسن بن حسین کی روانگی ہرمز آباد ابراہیم بن مہران کہتا ہے کہ میں ابو العدی کے پاس بیٹھا باتیں کر رہا تھا جب زوال کا وقت ہوا میں اپنی قیامگاہ جانے لگا۔ میرا راستہ حسن کے خیمہ کے دروازے کے سامنے سے گزرتا تھا جب میں اس کے مقابل آیا تو میں نے دیکھا کہ حسن تنہا گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہا ہے اور اس کے تین ترک غلاموں کے علاوہ اور کوئی اس کے ساتھ نہیں۔ اسے دیکھ کر تعظیماً میں گھوڑے پر سے کودا اور میں نے سلام کیا حسن نے کہا سوار ہو لو۔ میں سوار ہو گیا۔ اس نے پوچھا آرم کا راستہ کونسا ہے میں نے کہا اس وادی پر سے ہے۔ اس نے کہا اچھا تم میرے آگے چلو میں حسب الحکم آگے ہو گیا۔ چلتے چلتے میں اس درے پر پہنچا جہاں سے آرم دو میل فاصلہ پر تھا۔ وہاں مجھ پر وحشت طاری ہوئی اور میں نے حسن سے کہا جناب والا یہ بہت ہی خطرناک جگہ ہے۔ یہاں سے صرف ایک ہزار شہسوار گزرتے ہیں۔ مناسب ہے کہ آپ واپس چلیں اور اس کے اندر داخل نہ ہوں۔ اس نے مجھے للکارا آگے بڑھ۔ میں مجبوراً آگے بڑھا۔ خوف کی وجہ سے میرے حواس گم تھے۔ مگر آرم تک ہمیں رستے میں کوئی بھی نہ ملا۔

حسن بن حسین کی ہرمز آباد میں آمد وہاں پہونچکر حسن نے مجھ سے پوچھا کہ ہرمز آباد کی راہ کون سی ہے میں نے کہا کہ اس پہاڑ پر سے یہ راستہ ہے۔ مجھ سے کہا ادھر چلو۔ میں نے کہا اللہ امیر کو ہمیشہ کو ہمیشہ غالب و منصور رکھے۔ آپ اپنی ہماری اور اس مخلوق کی جانوں کا جو آپ کے ہمراہ ہے کچھ تو لحاظ کیجئے۔ انہوں نے مجھے ڈانٹا کہ اے فاحشہ زادے چل۔ میں نے کہا جناب والا آپ میری گردن کاٹ دیں میں اس بات کو اس پر ترجیح دوں گا کہ مازیار کے ہاتھوں قتل ہوں اور امیر عبداللہ بن طاہر اس تمام واقعہ کی ذمہ داری میرے سر عائد کریں گے اس نے مجھے بہت سخت ڈانٹا جس سے میں سمجھا کہ زیادہ بولنا ٹھیک نہیں۔ ورنہ مار بیٹھے گا۔ اب میں نہایت

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوفزدہ آگے بڑھا۔ اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ ابھی ہم سب پکڑے جائیں گے اور مجھے مازیار کے سامنے پیش کیا جائے گا اور وہ مجھے دھتکارے گا اور طعنے دیگا۔ میں ہی اس تک پہنچانے کا راہبر بنا۔ انھیں خیالات میں غلطاں و پیچاں تھا کہ دھوپ میں زردی آگئی اور ہم ہرمز آباد پہونچ گئے۔ حسن نے مجھ سے پوچھا وہ جیل کہاں ہے جس میں مسلمان قید تھے۔ میں نے وہ مقام بتا دیا۔ حسن اتر پڑا اور بیٹھ گیا۔ ہم سب روزے سے تھے۔ سوار یکہ اور اور متفرق جماعتوں میں یکے بعد دیگرے وہاں پہنچنے لگے اس بے ترتیبی کی وجہ یہ تھی کہ حسن بغیر اطلاع کئے اکیلا چل کھڑا ہوا تھا۔ اس کے آنے کے بعد جیسے جیسے فوج کو معلوم ہوتا گیا وہ اس کی سمت روانہ ہوتی گئی۔

یعقوب بن منصور کو طالقانیہ جانے کا حکم یہاں حسن نے یعقوب بن منصور کو بلا کر اس سے کہا کہ اے ابو طلحہ میں چاہتا ہوں کہ تم طالقانیہ جاؤ اور ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم بن مصعب کے لشکر کو اپنے لطائف الحیل سے دو دو تین گھنٹے یا زیادہ جس قدر تم سے بن آئے روک لو۔ حسن اور طالقانیہ کے درمیان دو یا تین فرسنگ کا فاصلہ تھا۔

مازیار کی گرفتاری ہم حسن کے سامنے ایستادہ تھے اس نے قیس بن رنجویہ کو بلا کر اسے حکم دیا کہ تم ابھی بورہ کے درے جاؤ۔ یہ ایک فرسنگ سے بھی کم فاصلہ پر تھا۔ اور اپنی فوج کے ساتھ اس کے سامنے کھڑے رہو۔ جب ہم نے مغرب کی نماز پڑھ لی اور رات آگئی میں نے دو شہسوار بورہ کی راہ سے جن کے سامنے مشعلیں روشن تھیں اپنی طرف آتے دیکھے جس نے مجھ سے پوچھا ابراہیم بورہ کا راستہ کہاں ہے۔ میں نے کہا اسی راہ سے مجھے شہسوار اور روشنی آتی دکھائی دی ہے۔ میں اب تک خوف زدہ تھا۔ اور مجھے معلوم نہ تھا کہ دراصل بات کیا ہے۔ اتنے میں وہ مشعلیں پاس آپہنچیں۔ میں نے دیکھا کہ مازیار اور قوہیار آرہے ہیں۔ اتنے میں وہ آئے اور ازرے مازیار نے بڑھ کر حسن کو امیر کہہ کر سلام کیا مگر حسن نے اس کا جواب نہیں دیا۔ اور طاہر بن ابراہیم اور اوس البلخی کا حکم دیا کہ اسے اپنے پاس گرفتار رکھو

وہمیدوار بن خواہت کا قوہیار کو مشورہ وہمیدوار بن خواہت جیلان کے بھائی نے بیان کیا ہے کہ اس رات کو میں چند آدمیوں کے ہمراہ قوہیار سے جا کر ملا اور میں نے اس سے کہا اللہ سے ڈرو تم نے ہمارے سرداروں کی طرز عمل کو بالکل چھوڑ دیا۔ مجھے اجازت دو تو میں ابھی ان سب عربوں کو پکڑ لیتا ہوں میری جمعیت انتقام لینے کی بھوکی ہے اور عرب کو بھاگنے کی بھی کوئی راہ نہیں اگر تم اس کی اجازت دو تو عمر بھر تمہارا نام عزت کے ساتھ زندہ رہے گا۔ اس پر ہرگز اعتماد نہ کرو کہ عربوں نے جو وعدے تم سے کئے ہیں اسے پورا کریں گے ان میں وفا نہیں قوہیار نے کہا ایسا نہ کرو۔ معلوم ہوا کہ وہی عربوں کو تیار کر کے ہم پر چڑھا لایا ہے اس نے مازیار اور اس کے متعلقین کو محض اس لئے حسن کے حوالے کر دیا تاکہ بغیر کسی کی مخالفت اور خصومت کے ریاست و سرداری صرف تنہا اسی کو مل جائے۔

محمد بن ابراہیم کی حسن سے ملاقات صبح کے وقت حسن نے مازیار کو طاہر بن ابراہیم اور اوس البلخی کی نگرانی میں خرما باذ روانہ کر دیا اور حکم دیا کہ اسے ساریہ لے جائیں اس کے بعد خود حسن سوار ہو کر وادی بابک کی راہ کابنک کی سمت چلا گیا تاکہ محمد بن ابراہیم بن مصعب سے اثنائے راہ میں مل لے۔ دونوں کی ملاقات ہوئی۔ محمد ہرمز آباد کے قصد سے جا رہا تھا۔ تاکہ وہاں جا کر مازیار کو قبضہ میں کرے۔ حسن نے اس سے پوچھا اے ابو عبداللہ کہاں؟ اس نے کہا مازیار کے پاس۔ حسن نے کہا وہ تو ساریہ پہنچا۔ وہ میرے پاس آگیا تھا۔ میں نے اسے ساریہ بھجوا دیا ہے۔ یہ سن کر محمد متحیر ہو گیا واقعہ یہ تھا کہ قوہیار حسن سے عذر کر کے مازیار کو محمد بن ابراہیم کے حوالے کرنا چاہتا تھا۔ مگر اطلاع ہونے کی وجہ سے حسن پہلے آموجود ہوا اس کے آجانے کی وجہ سے قوہیار کو بدعہدی کی جرأت نہ ہو سکی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب اس نے دیکھا کہ حسن بہار کے بیچ میں آ پہنچا ہے اسے اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے اس کی مخالفت کی تو وہ مجھ سے لڑ پڑے گا اس لئے اس نے چپکے سے مازیار کو حسب قرارداد اس کے حوالے کر دیا۔ میرا احمد بن النصیر نے بھی توہیار کو متنبہ کر دیا تھا کہ عبداللہ بن طاہر کے ساتھ بدمعاملگی اور دورخی تمہارے لئے اب مناسب نہیں۔ کیونکہ اس قرارداد کی جو تم سے ہوئی ہے اسے باقاعدہ اطلاع ہو چکی ہے اس بنا پر توہیار اپنے ارادے سے باز آ گیا اور اس نے مازیار کو حسن ہی کے حوالے کر دیا۔ اس کے بعد محمد بن ابراہیم اور حسن بن الحسین ہرمز آباد میں آئے انہوں نے مازیار کے قصر کو جو بہاں تھا جلا ڈالا اور اس کے مال کو ضبط کر کے وہ دونوں حسن کی خرمابا ذ کی فرودگاہ میں پہلے آئے انہوں نے مازیار کے بھائیوں کو بلا کر وہیں مازیار کے محل میں ان سب کو قید کر دیا اور پہرہ بٹھا دیئے حسن شہر ساریہ آ کر وہاں قیام پذیر ہو گیا۔ اور مازیار اس کے جیسے کے قریب ہی قید کر دیا گیا جس نے محمد بن موسیٰ بن حفص سے دریافت کیا کہ وہ بیڑی کہاں ہے جو مازیار نے تم کو پہنائی تھی۔ محمد نے وہ بیڑی حسن کو بھیجدی۔ حسن نے وہی اب مازیار کو ڈلوا دی۔

مازیار کی دولت و املاک کی فہرست تیار کرنے کا حکم محمد بن ابراہیم ساریہ میں حسن کے پاس آیا تاکہ مازیار کی دولت اور اس کے خاندان کے متعلق دونوں مشورہ کریں انہوں نے اس تمام معاملہ کو عبداللہ بن طاہر کے پاس لکھ کر بھیجدیا اور اس کے حکم کے منتظر رہے۔ عبداللہ نے حسن کو لکھا کہ تم مازیار اس کے بھائیوں اور متعلقین کو محمد بن ابراہیم کے حوالے کر دو۔ تاکہ وہ ان کو امیرالمومنین معتصم کی خدمت میں لے جائے عبداللہ نے ان کی دولت کے متعلق کچھ تعارض نہیں کیا صرف یہ لکھا کہ تم مازیار کی تمام املاک کو اپنے قبضہ میں کر لو۔ احمد ان کی فروبنا ؤ حسن نے مازیار کو طلب کیا اور اس سے پوچھا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہو وہ کہدو۔ اس نے اہل ساریہ کے دس عمائد اور صلحا کا نام بتایا کہ میرا روپیہ ان لوگوں کے پاس امانت ہے۔ توہیار کو طلب کیا گیا اور ایک تحریر لکھی گئی جس میں توہیار کو اس بات کا ضامن بنایا گیا کہ وہ اس روپیہ کو وصول کر کے داخل کر دے گا جس کی نشاندہی مازیار نے کی ہے۔ مازیار نے اس کی ضمانت کی اور تحریر پر دستخط کر دیئے۔ اس کے بعد حسن نے دوسرے گواہوں کو جو وہاں بلائے گئے تھے حکم دیا کہ تم مازیار کے پاس جاؤ اور اس کے سامنے اس کے بیان پر شہادت ثبت کر دو۔ ان شاہدوں میں سے ایک شخص نے بیان کیا ہے کہ جب ہم اس کے پاس آئے تو مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ احمد بن النصیر ضرور اسے برا بھلا کہے گا میں نے احمد سے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کے خلاف کچھ نہ کہیں۔ اور اس مشورہ کا ذکر نہ کریں جو آپ نے اسے دیا تھا۔ یہ سنکر احمد خاموش ہو رہا۔

مازیار کی دولت مازیار نے کہا آپ سب لوگ شاہد رہیں کہ میرے پاس کل ۹۶ ہزار دینار ہیں۔ سترہ دانے زمرد کے ہیں سولہ والے یاقوت سرخ کے ہیں اور اٹھارہ چھڑے کے پٹارے ہیں جن میں مختلف قسم کے بیش بہا کپڑے ہیں تاج ہے جس پر سونا اور جواہر جڑے ہوئے ہیں طلائی مرصع خنجر ہے۔ ایک بڑا پٹارہ ہے اس میں جواہر بھرے ہیں مازیار نے اسے ہمارے سامنے رکھدیا تھا۔ اور پھر اس نے کہا کہ میں نے محمد بن الصباح اور توہیار کے حوالے کر دیا ہوں یہ محمد بن الصباح عبداللہ بن طاہر کا خزانچی اور فوج کا وقائع نگار تھا۔ اس معاملہ کی تکمیل کے بعد اب ہم سب پھر حسن کے پاس آئے اس نے پوچھا آپ نے دیکھا یا ہم نے کہا جی ہاں اس نے کہا میں نے ارادتاً یہ طرز عمل اختیار کیا ہے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ اس کی فروماگی اور ردی مجھے معلوم ہو۔

مازیار کے جواہرات کی قیمت علی بن ابن النصرانی کاتب نے بیان کیا ہے کہ اس پٹارے میں جس قدر جوہر تھے وہ مازیار کے لئے اس کے دادا کے لئے اور شروین اور شہریار کے لئے ایک کروڑ اسی لاکھ درہم میں خریدے تھے۔ مازیار نے یہ حسن بن الحسین کو دکھلا کر دیئے تاکہ معلوم ہو جائے کہ وہ مال اس نے کر اس کے پاس آیا ہے۔ اور حسن نے اسے اس کے مال اور ا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مان دیدی ہے اور اس کے باپ کے کوہستان اسی کے تفویض کئے ہیں۔ مگر حسن نے اس میں سے مطلقاً کچھ نہیں لیا۔ حسن تمام لوگوں میں درہم و دینار کے قبول کرنے میں نہایت درجہ پاکباز تھا۔

مازیار کی روانگی صبح کو حسن نے مازیار کو طاہر کو طاہر بن ابراہیم اور علی بن ابراہیم الحربی کی معیت میں عبداللہ بن طاہر کے پاس روانہ کیا۔ مگر عبداللہ نے لکھا کہ اسے یعقوب بن منصور کے ساتھ روانہ کیا جائے وہ لوگ مازیار کو لے کر تین منزل نکل گئے تھے حسن نے آدمی بھیجکر اسے واپس بلایا۔ اور اب یعقوب بن منصور کے ساتھ اسے روانہ کیا۔

قوہیار کا قتل حسن نے مازیار کے بھائی قوہیار کو حکم دیا کہ اب تم وہ مال لے کر پیش کرو جس کے تم ضامن ہو۔ اور اس کے لئے اس نے چھاؤنی سے خچر دیئے اور یہ بھی حکم دیا کہ فوج کا ایک دستہ حفاظت کے لئے ساتھ بھیجدیا جائے مگر قوہیار نے اسے نہ مانا۔ اور کہا کہ مجھے فوج کی کچھ ضرورت نہیں ہے وہ اور اس کے آدمی خچر لے کر چلے اور پہاڑ میں آکر انہوں نے خزانے کھول کر مال نکالا۔ ابھی انہوں نے اسے بار کرنے کے لئے آراستہ کیا تھا کہ مازیار کے دیلم غلام جو بارہ سو تھے اس پر حملہ آور ہوئے اور انہوں نے کہا تو نے ہمارے آقا کے ساتھ غدر کیا ان کو عربوں کے حوالے کر دیا اور اب تو ان کا مال لینے آیا ہے۔ انہوں نے اسے پکڑ کر بیڑیوں میں جکڑ لیا اور رات ہونے کے بعد اسے قتل کر کے اس تمام مال اور خچروں کو لوٹ لیا۔ اس کی اطلاع حسن کو ہوئی۔ اس نے قوہیار کے قاتلوں کی سرکوبی

قاتلین کوہیار کی گرفتاری کے لئے ایک فوج روانہ کی۔ قارن نے اپنی طرف سے ایک دوسری فوج ان کو گرفتار کرنے کے لئے بھیجی۔ قارن کے سردار نے ان میں سے کئی آدمی پکڑے جن میں مازیار کا چچیرا بھائی شہریار بن المصمغان بھی تھا۔ یہی ان غلاموں کا سرغنہ اور محرک تھا۔ قارن نے اسے عبداللہ بن طاہر کے پاس بھیجدیا۔ یہ قومس پہنچکر مر گیا ان دیلموں کی جو پہاڑ کے دامن اور جنگل میں پکڑے گئے تھے ایک جماعت دیلم جا رہی تھی۔ محمد بن ابراہیم بن مصعب نے ان کو تاڑا اور اپنے پاس سے طبریہ وغیرہ کی ایک جماعت ان کو روکنے بھیجی۔ انہوں نے اثنائے راہ میں آگے بڑھ کر ان کا سامنا کیا اور ان کی راہ مسدود کر دی اس طرح وہ سب کے سب گرفتار کر لئے گئے۔ محمد نے ان کو علی بن ابراہیم کے ساتھ ساریہ بھیجا۔ محمد بن ابراہیم ان پہاڑوں میں شلنبہ سے اس راستے سے داخل ہوا تھا جو رودبار ہوتا ہوا رویان جاتا ہے۔

مازیار کی بربادی کی وجہ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ مازیار کی بربادی و ہلاکت اس کے چچیرے بھائی کی وجہ سے جو طبرستان کے کوہستانوں کا مالک تھا واقع ہوئی۔ مازیار کے قبضے میں کوہستان کے دامن تھے اور یہ تقسیم ان میں متوارث چلی آرہی تھی۔

محمد بن حفص الطبری نے بیان کیا ہے کہ طبرستان میں تین کوہستان ہیں ایک وندا ہرمز کا پہاڑ جو طبرستان کے پہاڑوں کے بالکل وسط میں واقع ہے۔ ایک اس کے بھائی وندا سنجان بن الانداد بن قارن کا پہاڑ اور تیسرا شروین بن سرخاب بن باب کا پہاڑ۔

قوہیار کی نظر بندی و رہائی جب مازیار کی قوت و شوکت بڑھ گئی اس نے اپنے اسی چچیرے بھائی کو جس کے متعلق یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ اصل میں اس کا بھائی قوہیار ہے بلا بھیجا۔ اور اپنے ہاں نظر بند کر لیا۔ اور اس کے پہاڑ پر اپنی طرف سے دری کو والی بنا دیا۔ جب اسے عبداللہ بن طاہر کے مقابلہ کے لئے سپاہ کی ضرورت ہوئی اس نے اپنے چچازاد بھائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقی بھائی قوہیار کو بلا کر اس سے کہا کہ تم اپنے پہاڑ سے سب سے زیادہ واقف ہو نیز یہ بھی کہا کہ افشین ہمارے ساتھ ہے اور میری اس سے مراسلت ہو رہی ہے کہ تم پہاڑ کی کسی سمت میں ہو جاؤ اور میرے لئے اس کی حفاظت کرو۔ مازیار نے ردی کو لکھا کہ میرے پاس آؤ وہ آیا اس نے فوجیں دے کر اسے عبداللہ بن طاہر کے مقابلہ میں بھیجا۔ اپنی جگہ اسے بالکل اطمینان تھا کہ پہاڑ کی حفاظت کا میں اپنے چچیرے یا حقیقی بھائی قوہیار کے ذریعہ پورا بندوبست کر چکا ہوں کیونکہ نہایت تنگ درروں اور گھنے جنگل کی وجہ سے چونکہ وہاں کسی بڑی فوج کی نقل و حرکت ممکن نہ تھی اس لئے یہ خیال تھا کہ اس سمت سے کوئی اس پر کامیاب یورش نہ کر سکے گا۔ البتہ جن دوسرے مقامات سے دشمن کی دراندازی کا اندیشہ تھا وہاں اس نے ردی اور اس کی فوج کو متعین کر کے اس سمت سے اطمینان کر لیا تھا، اس نے ردی کے پاس دوسرے جنگجو اور خود اپنی فرودگاہ کی فوج بھیجدی تھی۔

قوہیار کی مازیار سے مخاصمت عبداللہ بن طاہر نے اپنے چچا حسن بن الحسین بن مصعب کو خراسان سے ایک زبردست فوج کے ساتھ مازیار سے لڑنے کے لئے بھیجا اور معتصم نے محمد بن ابراہیم بن مصعب کو بھیجا اس کے ساتھ انہوں نے ہادی کے مولیٰ یعقوب بن ابراہیم البوشنجی کو جو قوصرہ کے لقب سے مشہور تھا فوج کا وقائع نگار مقرر کر کے ساتھ کیا۔ محمد بن ابراہیم حسن بن الحسین سے آملا۔ اور اب یہ سب فوجیں مازیار کی طرف بڑھیں۔ پیشقدمی کرتے ہوئے یہ اس کے قریب جا پہونچے۔ مگر اب تک وہ اسی اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے اس مقام کی مقام کی حفاظت کا جہاں سے ان کو پہاڑ ملے گا پورا انتظام کر دیا ہے۔ مازیار اپنے شہر میں تھوڑی سی جماعت کے ساتھ مقیم تھا۔ اب اس کے چچازاد بھائی کے قلب میں اس کینہ اور عداوت کی آگ جو مازیار کی اس کے ساتھ بدسلوکی اور اس کے پہاڑ سے اس کی علیحدگی کی وجہ سے دبی ہوئی تھی پھر روشن ہوئی۔

قوہیار کی مازیار کے خلاف کارروائی اس نے حسن بن الحسین سے مراسلت کی اور مازیار کی فوجوں کی تمام حالت اور حقیقت سے اسے آگاہ کر دیا اور یہ بھی لکھا کہ افشین نے مازیار سے مراسلت کے ذریعہ سازباز کی ہے جس نے وہ خط عبداللہ بن طاہر کے پاس بھیجدیا۔ عبداللہ نے اسے اپنے ایک معتمد شخص کے ہاتھ معتصم کے پاس بھیجدیا۔ اور عبداللہ اور حسن نے مازیار کے چچازاد بھائی سے جس کے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ قوہیار تھا مراسلت کے ذریعہ ایک سمجھوتہ کر لیا۔ اور وعدہ کیا کہ جو وہ چاہے گا اسے متصور کر لیا جائے گا۔ اس نے عبداللہ بن طاہر کو بتایا کہ جس پہاڑ پر وہ اب فروکش ہے یہ دراصل اس کا اور اس کے آباؤ اجداد کا ہے۔ اور مازیار کی طرف سے ان کو ملا ہے۔ البتہ جب مازیار نے فضل بن سہل کو طبرستان کا والی مقرر کیا۔ اس وقت اس نے اس پہاڑ سے مجھے بے دخل کر کے اپنے ہاں نظر بند کر لیا اور اس طرح میری توہین کی۔ عبداللہ نے اس سے یہ شرط کی کہ اگر کسی ترکیب سے مازیار کو پکڑ لے تو حسب سابق وہ پہاڑ پھر اسی کو دیدیا جائے گا۔ نیز اس کے علاوہ وہ کچھ مانگے گا اس کے دینے میں دریغ نہ کیا جائے گا۔ اور نہ مخالفت کی جائے گی۔ مازیار کے بھائی نے اسے مان لیا اور اس کی بجاآوری کے لئے اس نے ایک باقاعدہ تحریر عبداللہ بن طاہر کو دیدی جس میں اس شرط کو تسلیم کر کے اس کی بجاآوری کا عہد کر لیا۔

مازیار کا محاصرہ مازیار کے چچازاد بھائی نے حسن بن الحسین اور ان کے آدمیوں سے وعدہ کیا کہ میں تم کو پہاڑ میں لے جاؤں گا۔ چنانچہ وقت مقررہ پر عبداللہ بن طاہر نے حسن کو ردی کے مقابلہ پر پیشقدمی کرنے کا حکم دیا۔ اور ایک بڑی کثیر التعداد فوج اپنے ایک سپہ سالار کی قیادت میں وسط شب میں اس غرض سے بھیجی کہ سب مازیار

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بھائی کے پاس پہاڑ میں پہنچے۔ اس نے تمام کوہستان ان کے حوالے کر کے ان کو اس میں داخل کر دیا۔ دری اپنے لشکر کے سامنے صف بستہ ہوا۔ مازیار کو اس تمام کارروائی کی اب تک کچھ خبر نہ تھی۔ وہ اطمینان سے اپنے قصر میں مقیم تھا۔ کہ یکایک پیدل ورسالہ اس کے قصر کے دروازے پر آکر ٹھیرا۔ دری دوسری فوج سے معروف پیکار تھا۔ حملہ آوروں نے مازیار کا محاصرہ کر کے اس سے امیر المومنین معتصم کے تصفیہ پر ہتھیار رکھوا لئے اور اس نے خود کو مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔

دری کی شکست و قتل عمرو بن سعید الطبری نے بیان کیا ہے کہ مازیار شکار کھیل رہا تھا اسی حالت میں رسالہ نے اسے جا پکڑا۔ پھر بزور شمشیر وہ اس کے قلعہ میں گھس گئے۔ اور ہر چیز پر جو وہاں تھی قبضہ کر لیا۔ ابو حسن بن الحسین مازیار کو لے کر چلا۔ اسوقت تک دری اپنی مقابل فوج سے مصروف پیکار تھا اور اسے معلوم نہ تھا کہ مازیار دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہو چکا ہے وہ لڑائی میں اسی طرح مشغول تھا۔ کہ یکایک عبداللہ بن طاہر کی فوج اس کے عقب میں پہنچ گئی۔ اس کی وجہ سے دری کی تمام فوجیں درہم برہم ہو گئیں۔ اس نے شکست کھائی وہ معرکہ سے دیلم کے علاقہ میں جانے کے لئے بھاگا۔ اس کے تمام ساتھی قتل کر دیئے گئے خود اس کے تعاقب میں فوج چلی اور انہوں نے اسے جا لیا۔ اس وقت اس کے ہمراہ بہت کم آدمی رہ گئے تھے وہ پلٹ کر ان سے لڑنے لگا اور مارا گیا اس کے سر کو کاٹ کر عبداللہ بن طاہر کو بھیجا گیا۔

افشین کے خطوط کے معاوضہ میں سفارش کا وعدہ اس سے پہلے ہی مازیار اس کے قبضہ میں آچکا تھا عبداللہ بن طاہر نے اس سے کہا کہ اگر تم افشین کے خط مجھے دکھا دو تو میں امیر المومنین سے سفارش کروں گا کہ وہ تم کو معاف کر دیں اور میں اس بات کو بتائے دیتا ہوں کہ مجھے ان خطوں کا علم ہے کہ وہ تمہارے پاس ہیں۔ مازیار نے ان کا اقرار کر لیا تلاش کے بعد وہ مل گئے۔ یہی خط تھے عبداللہ بن طاہر نے ان پر قبضہ کر کے انھیں مازیار کے ساتھ اسحٰق بن ابراہیم کے پاس روانہ کیا اور اسے ہدایت کی کہ سوائے امیر المومنین کے ہاتھ میں دینے کے وہ ان خطوں اور مازیار کو ہرگز اپنے ہاتھ سے نہ جانے دے۔ تاکہ کسی طرح بھی وہ کسی اور کے ہاتھ نہ پڑ جائیں۔ چنانچہ اسحٰق نے اس کی بہت احتیاط رکھی۔ اور ان خطوں کو خود معتصم کے ہاتھ میں دیدیا۔ انہوں نے مازیار سے ان کی تصدیق چاہی اس نے اقرار نہیں کیا۔ معتصم نے اسے خوب پٹوایا۔ یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ اسے بھی بابک کے پہلو میں سولی پر لٹکا دیا گیا۔

مامون جب مازیار کو خط لکھتے تو اس طرح شروع کرتے۔ یہ خط عبداللہ المامون کی جانب سے جیل جیلان اصبہذان بشواخرشاد محمد بن قارن مولیٰ امیر المومنین کے نام لکھا جاتا ہے۔

بزرجشنس کی گرفتاری بیان کیا گیا ہے کہ دری کی زوال قوت کی ابتداء یوں ہوئی کہ مازیار کی فوج کے اس کے ساتھ آ ملنے کے صدا سے معلوم ہوا کہ محمد بن ابراہیم کا لشکر دنباوند پر فروکش ہوا ہے اس نے اپنے بھائی بزرجشنس کو اس سمت بھیجا اور رستم الکلاری کے بیٹے محمد اور جعفر اور بعض سرحدی اور اہل رویان والوں کو اس کے ساتھ کیا اور ان کو حکم دیا کہ تم رویان اور رے کی سرحد پر جا کر ٹھیرو۔ اور محمد بن ابراہیم کی فوج کو روکو حسن بن قارن نے رستم کے بیٹے محمد اور جعفر کو مراسلت کے ذریعہ لالچ دلا کر اپنے ساتھ ملا لیا۔ یہ دونوں دری کے خاص امرا میں تھے غرضکہ جب دری اور محمد بن ابراہیم کی فوجوں کا مقابلہ ہوا یہ دونوں بھائی دونوں سرحدوں والے اور اہل رویان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دری کے بھائی بزرجشنس پر پلٹ پڑے اسے پکڑ کر قید کر لیا اور پھر محمد بن ابراہیم کے ساتھ شریک ہو کر اس کے مقدمہ میں متعین ہو گئے۔

محمد بن ابراہیم اور دری میں معرکہ اس وقت دری مرو نام ایک موضع میں اپنے قصر میں اہل و عیال اور اپنی پوری فوج کے ساتھ مقیم تھا جب اسے معلوم ہوا کہ خود میرے سرداروں اور فوج نے اس طرف میرے بھائی کے ساتھ دھوکہ کیا اور اسے پکڑ لیا ہے اسے اس کا سخت رنج و اندوہ ہوا اس واقعہ کا اس کی فوج پر بہت ہی برا اثر ہوا انہوں نے ہمت ہار دی اور ان کے دل اس قدر مرعوب اور پست ہوئے کہ وہ سب کے سب اس کا ساتھ چھوڑ کر اپنی جان بچانے کی فکر کرنے کے لئے چلتے بنے۔ دری نے دیلموں کو بلا بھیجا۔ چار ہزار اس کے دروازے پر اکٹھا ہو گئے اس نے ان کو بہت لالچ دلائی۔ انعام و اکرام دیا اور اب سوار ہو کر چلا۔ روپیہ بھی ساتھ لادا۔ اور اس طرح بڑھا کہ معلوم ہو کہ وہ اپنے بھائی کو محمد کے ہاتھ سے چھڑانے جا رہا ہے۔ حالانکہ دراصل اس کا ارادہ تھا کہ جس طرح ہو سکے دیلم کے علاقہ میں چلا آئے اور وہاں ان سے محمد کے خلاف مدد لے۔ مگر خود محمد ہی آگے بڑھ کر اس کے سامنے آ گیا۔ اور یہاں دونوں میں ایک نہایت شدید معرکہ ہو گیا۔

قیدیوں کا جیل سے فرار دری کے چلے جانے کے بعد جیل کے محافظ بھاگ گئے قیدیوں نے اپنی بیڑیاں توڑیں اور نکل بھاگے اور اپنے اپنے وطن چلے گئے جس روز اہل ساریہ جو مازیار کی قید میں تھے جیل خانے سے نکلے تھے عین اسی دن یہ لوگ جو دری کے ہاں قید تھے نکل گئے یہ واقعہ محمد بن حفص کے بیان کے مطابق ۱۳ شعبان ۲۲۵ھ کا ہے دوسرے راویوں نے ۲۲۴ھ بتایا ہے۔

دری کا انجام داؤد بن قحذم محمد بن رستم کے حوالے سے بیان کرتا ہے کہ پہاڑ اور جنگل کے درمیان جھیل کے کنارے جو دیلم سے بالکل ملی ہوئی تھی محمد بن ابراہیم اور دری کا مقابلہ ہوا۔ دری ایک نہایت ہی دلاور بہادر تھا وہ بذات خود محمد کی فوج پر اس بے جگری سے حملے کر رہا تھا کہ ان کو اپنے سامنے سے ہٹا دیتا تھا۔ اس کے بعد کنائی کاٹتا ہوا شکست کھائے بغیر اس گھنے جنگل میں گھسنے کے ارادے سے اس نے پھر ان پر حملہ کیا۔ مگر اس مرتبہ محمد بن ابراہیم کے ایک سپاہی فند بن حاجبہ نے اس پر حملہ کر کے اسے زندہ پکڑ لیا اور پلٹا لایا۔ فوج نے اس کے ساتھیوں کا تعاقب کیا اور جس قدر مال اسباب جانور اور اسلحہ اس کے پاس تھے، سب پر قبضہ کر لیا۔ محمد بن ابراہیم نے دری کے بھائی بزرجشنس کے قتل کا حکم دیدیا۔ اس کے بعد دری کو آواز دی گئی اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا وہ کہنی سے قطع کر دیا گیا۔ اس نے پاؤں پھیلایا اسے گھٹنے پر سے کاٹ دیا گیا۔ اسی طرح دونوں دوسرے ہاتھ پاؤں قطع کئے گئے اب وہ اپنے چوتڑ پر بیٹھ گیا مگر اس کے ضبط و تحمل کا یہ عالم تھا کہ اس تمام قطع و برید میں نہ اس نے ایک لفظ زبان سے نکالا اور نہ وہ بے چین و بے قرار نظر آیا۔ محمد کے حکم سے اس کی گردن ماردی گئی۔ محمد نے اس کے تمام ساتھیوں کو پکڑ کر ان کے بیڑیاں ڈلوا دیں۔

متفرق واقعات اس سال جعفر بن دینار یمن کا والی مقرر ہوا۔ اس سال حسن بن الافشین کی شادی اترنجہ بنت اشناس سے ہوئی اور وہ جمادی الآخر کے آخر میں معتصم کے قصر عمری میں اپنے بیوی کے پاس گیا اترنجہ کی شادی میں سامرا کے تمام باشندے مدعو تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ چاندی کے ایک بڑے کڑھاؤ میں غالیہ بھرا ہوا تھا جو تمام براتیوں کے لگایا جاتا تھا خود معتصم مہمانوں کی خاطر میں عملاً شریک تھے۔

منکجور الاشروسنی کی بغاوت اس سال عبداللہ الورثانی نے ورثان میں حکومت کے مقابلہ میں سرتابی کی۔ نیز اسی سال منکجور الاشروسنی نے جو افشین کا رشتہ دار تھا آذربائجان میں علم بغاوت بلند کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افشین جب بابک کے تعاقب سے فارغ ہو کر جبال سے واپس آیا اس نے آذربائجان پر جو اس کے تحت تھا اس منکجور کو والی مقرر کیا اسے بابک کے قریہ میں اس کے ایک مکان میں بہت بڑی دولت ملی جسے اس نے خود ہی رکھ لیا۔ نہ افشین کو اس کی اطلاع کی اور نہ معتصم کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن ایک شیعہ آذربائجان کا عامل پٹہ تھا۔ اس نے معتصم کو اس مال کی خبر لکھ بھیجی۔ منکجور نے اس کی تکذیب کی اس طرح اس میں اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن میں منافرہ ہو گیا۔ منکجور نے اسے قتل کر دینا چاہا۔ اس نے اہل اردبیل کے ہاں پناہ لی۔ انہوں نے اس کے دینے سے انکار کر دیا۔ منکجور ان سے لڑ پڑا۔ معتصم کو اس کی اطلاع ہوئی۔ انہوں نے افشین کو حکم دیا کہ وہ کسی شخص کو بھیج کر اسے برطرف کرے۔ افشین نے اپنے ایک سردار کوز بر دست فوج کے ساتھ اس غرض سے بھیجا۔ منکجور کو اس فوج کی آمد کا علم ہوا۔ اس نے بغاوت کا اعلان کر دیا اور بہت سے ڈاکو اس کے پاس جمع ہوئے۔ یہ اردبیل سے نکلا تھا کہ اس سردار نے اسے دیکھ لیا اور فوراً حملہ کر دیا۔ منکجور نے شکست کھائی۔

منکجور کی گرفتاری وہ بھاگ کر آذربائجان کے ایک مستحکم قلعہ میں جو ایک بلند اور دشوار گزار پہاڑ میں واقع تھا اور جسے بابک نے برباد کر دیا تھا۔ پناہ گزیں ہوا۔ اس نے قلعہ کی مرمت کی اسے پھر بنا لیا۔ اور وہیں متحصن ہو گیا۔ ایک ماہ سے کم گزرا تھا کہ خود اس کے ہمراہیوں نے اسے پکڑ کر افشین کے سردار کے حوالے کر دیا۔ وہ اسے سامرا لایا۔ معتصم نے اسے قید کر دیا اور اس کے معاملہ کی وجہ سے وہ افشین سے بدظن ہو گئے۔ بیان کیا گیا ہے کہ جس سردار کو اس کے مقابلہ کے لئے بھیجا گیا تھا۔ وہ خود بغا الکبیر تھا۔ اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اسے دیکھتے ہی خود منکجور امان لیکر اس کے پاس چلا آیا تھا۔

متفرق واقعات اس سال یاقلس الرومی مرگیا اسے بابک کے پہلو میں سامرا میں سولی پر لٹکا دیا گیا۔ اس سال رمضان میں ابراہیم بن المہدی کا انتقال ہوا معتصم نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

امیر حج محمد بن داؤد اس سال محمد بن داؤد کی امارت میں حج ہوا۔

۲۲۵ھ کے واقعات

متفرق واقعات اس سال محرم میں ورثانی امان لے کر معتصم کی خدمت میں حاضر ہو گیا اس سال بغا منکجور کو سامرا لے آیا۔ اس سال معتصم بن گئے اور انہوں نے اشناس کو اپنا نائب بنایا۔ اس سال ربیع الاول میں انہوں نے اشناس کو ایک کرسی پر بٹھایا خود اس کے روبرو ہوئے اور اپنے ہاتھ سے بکلوس باندھا اس سال عنا المرتد کو جلا یا گیا۔

جعفر دینار پر عتاب اس سال معتصم جعفر بن دینار سے اس لئے خفا ہو گئے کہ اس نے ان کے ایک خاص خدمتگار پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ انہوں نے اسے پندرہ دن اشناس کے ہاں قید رکھا۔ اسے یمن کی ولایت سے علیحدہ کر کے اس کی جگہ ایتاخ کو والی یمن مقرر کیا مگر پھر انہوں نے جعفر کی خطا معاف کر دی اور خوش ہو گئے۔ اس سال افشین فوج خاصہ کی امارت سے علیحدہ کر دیا گیا۔ معتصم نے اس منصب پر اسحٰق بن یحییٰ بن معاذ کو مقرر کیا۔

دربار عام میں مازیار اور افشین کی طلبی اس سال عبداللہ بن طاہر نے مازیار کو بارگاہ خلافت میں روانہ کیا اسحٰق بن ابراہیم دسکرہ تک لینے آئے اور شوال میں وہ مازیار کو سامرا میں لے کر آیا۔ معتصم نے حکم دیا کہ اسے ہاتھی پر سوار کر کے لایا جائے۔ مگر مازیار نے اس پر سوار ہونے سے انکار کر دیا اور اب وہ خچر پر پالان میں بٹھا کر لایا گیا۔ ۵ ذی قعدہ کو معتصم نے دربار عام کیا اور حکم دیا کہ اسے اور افشین کو ایک وقت میں حاضر کیا جائے۔ اس سے ایک روز پہلے افشین قید کر دیا گیا تھا۔ مازیار نے اس بات کا اقرار کیا کہ افشین سے میری مراسلت ہوتی تھی اور افشین میری بغاوت کو حق بجانب ٹھیراتا تھا اور اغوا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا تھا معتصم نے افشین کے متعلق حکم دیا کہ اسے پھر اس کے قید خانے میں واپس لے جاؤ اور مازیار کو پٹوایا۔ چار سو پچاس کوڑے اس کے لگے۔ اس نے پانی مانگا اور پیتے ہی اسی وقت وہ مر گیا۔ اس سال معتصم افشین سے ناراض ہوئے۔ اور انہوں نے اسے قید کر دیا۔ افشین کی یہ عادت تھی کہ بابک کی جنگ اور اس کے علاقہ میں قیام کے زمانے میں اہل آذربائیجان

افشین کے قاصدوں کی جامہ تلاشی

جو ہدایا اُسے بھیجتے وہ اسے براہ راست اشروسنہ روانہ کر دیتا۔ چونکہ وہ چیزیں عبداللہ بن طاہر کے ہاں سے گزرتیں اس کو ان کا علم ہو جاتا وہ معتصم کو اس کی اطلاع لکھ بھیجتا۔ معتصم ہدایت کرتے کہ افشین جس قدر ہدایا اشروسنہ بھیجے تم ان سب کو قلم بند کر لو۔ عبداللہ اس پر کاربند ہوا۔ افشین کا یہ طریقہ تھا کہ جب اس کے پاس رسم مہیا ہو جاتی وہ دیہاتیوں کی ہمیانیاں بقدر برداشت اپنے آدمیوں کی کمر میں بندھوا دیتا۔ اس طرح ایک شخص ایک ہزار یا اس سے زیادہ دینار اپنی کمر میں باندھ کر لے جاتا۔ عبداللہ کو اس کی بھی خبر کر دی گئی انھیں دنوں میں افشین کے قاصد مال لئے ہوئے نبشا پور اترے تھے۔ عبداللہ بن طاہر نے ان کو گرفتار کرا کر ان کی جامہ تلاشی لی ان کی کمر میں ہمیانیاں پائی گئیں۔ عبداللہ نے ان پر قبضہ کر لیا اور پوچھا کہاں سے ملیں انہوں نے کہا یہ افشین کے نذرانے اور اس کا

عبداللہ بن طاہر کا افشین کے مال پر قبضہ

مال ہے۔ عبداللہ نے کہا تم جھوٹ کہتے ہو۔ اگر میرے بھائی افشین اس قدر روپیہ بھیجنا چاہے تو وہ مجھے ضرور اس کے متعلق لکھ دیتے۔ تاکہ میں اس کی حفاظت اور بدرقہ کا انتظام کرتا۔ یہ تو بڑی رقم ہے۔ تم چور معلوم ہوتے ہو۔ عبداللہ بن طاہر نے وہ روپیہ لے کر اپنی فوج میں جو اس کے پاس اس وقت تھی تقسیم

مال کے متعلق افشین سے استفسار

کر دیا اور افشین کو لکھا کہ اس روپیہ کے متعلق ان لوگوں نے یہ بات کہی ہے کہ وہ تم نے بھیجا ہے۔ میں اس بات کو باور نہیں کرتا کہ تم اس قدر کثیر رقم اشروسنہ بھیجو اور اس کے متعلق مجھے نہ لکھو۔ اور نہ اس کی حفاظت کے لئے کوئی بدرقہ ساتھ کرو۔ اگر وہ روپیہ تمہارا نہ تھا تو میں نے اسے اس روپے کے بجائے جو سالانہ امیر المومنین مجھے بھیجا کرتے ہیں فوج میں تقسیم کر دیا ہے۔ اگر وہ تمہارا ہے، جیسا کہ ان لانے والوں کا بیان ہے تو جب امیر المومنین کے ہاں سے رقم آئے گی میں تم کو واپس کر دوں گا ورنہ اگر اس کے علاوہ کچھ اور بات ہے تو امیر المومنین اس مال کے سب سے زیادہ مستحق ہیں میں نے اسے ان کی فوج کو دیدیا ہے کیونکہ میں اسے ترکوں کے علاقے میں بھیجنا چاہتا ہوں۔ افشین نے جواب میں لکھا کہ میرا اور امیر المومنین

افشین کی قاصدوں کو رہا کرنے کی سفارش

کا ایک ہی مال ہے اس میں کچھ فرق نہیں۔ تم ان لوگوں کو چھوڑ دو۔ کہ وہ اشروسنہ چلے جائیں عبداللہ نے ان کو جانے دیا وہ چلے گئے۔ اس واقعہ سے افشین اور عبداللہ کے تعلقات خراب ہو گئے۔ اور اب عبداللہ اس کی کمزوریوں کی تلاش میں لگ گیا۔

افشین کی سازش کا انکشاف

افشین گاہے گاہے معتصم کی زبان سے کچھ ایسی باتیں سنا کرتا تھا جس سے مترشح ہوتا تھا کہ وہ آل طاہر سے بددل ہو گئے ہیں۔ اور ان کو خراسان سے علیحدہ کرنا چاہتے ہیں اس سے خود اس کے دل میں خراسان کی ولایت کی طمع پیدا ہوئی۔ اسی منصوبہ کی وجہ سے اس نے مازیار سے سازباز شروع کی اسے حکومت کی مخالفت پر برانگیختہ کیا اور اطمینان دلایا کہ خلیفہ کو میں تمہاری طرف سے ہموار کر کے بازر کھوں گا۔ اس خیال پر کہ اگر مازیار نے بغاوت کر دی تو معتصم مجبوراً اسی کو اس کے مقابلے کے لئے بھیجیں گے اور عبداللہ بن طاہر کو خراسان کی ولایت سے علیحدہ کر کے اس کو مقرر کر دیں گے۔ مگر مازیار کا جو حشر ہوا وہ گزر چکا ہے۔ منکجور کا آذربائیجان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جو حشر ہوا اسے بھی ہم بیان کر آئے ہیں۔ ان تمام واقعات سے معتصم کو افشین کی خفیہ سازش، نازبار سے مراسلت اور منکجور کا اغوا اچھی طرح ثابت ہو گیا۔ اور ان کو معلوم ہوا کہ یہ سب کچھ در پردہ افشین کے حکم اور اشارے سے ہوا ہے۔ وہ افشین سے کبیدہ خاطر ہو گئے اسے بھی اس تغیر کا احساس ہوا۔ مگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئی کہ کیا کرے

افشین کا فرار ہونے کا منصوبہ آخر کار اس نے ارادہ کر لیا کہ اپنے قصر میں بہت سے بیڑے تیار رکھے ہیں اور جس معتصم اور ان کے امرا شغل میں ہوں وہ کسی حیلہ سے موصل کی راہ لے اور دریائے زاب کو ان بیڑوں پر عبور کر کے آرمینیا ہوتا ہوا بلاد خزر میں جا پہنچے۔ مگر یہ بات بھی اس سے نہ بن پڑی۔ اس کے بعد اس نے بہت سا زہر مہیا کیا اور ارادہ کیا کہ معتصم اور ان کے امرا کی کھانے کی دعوت کرے اور پھر ان کو زہر دیدے اور اگر معتصم خود دعوت قبول نہ کریں تو جس روز وہ شغل میں ہوں اس روز وہ ان سے اجازت لیکر ان کے ترک امرا و اشناس اور ایتاخ وغیرہ کو کھانے کی دعوت میں بلائے ان کو کھلا پلا کر زہر دے۔ جب وہ اس کے پاس سے چلے جائیں وہ اول شب میں روانہ ہو اور بیڑے اور دریا کے عبور کرنے کے اور سامان کو جانوروں پر بار کر کے ساتھ لے دریائے زاب پہنچ کر اپنا تمام اسباب و سامان تو ان بیڑوں پر عبور کرلے اور ممکن ہو تو سواری کے جانور دریا کو تیر کر عبور کریں پھر ان بیڑوں کو آگے بھیجے تاکہ انھیں کے ذریعہ وہ دجلہ کو عبور کر سکے۔ اور وہاں سے وہ آرمینیا میں جس کی ولایت اسی کے تفویض تھی داخل ہو۔ اور وہاں سے ان لے کر خزر کے علاقے میں آئے اور وہاں سے گھوم کر بلاد ترک ہوتا ہوا بلاد اشروسنہ پہنچ جائے۔ اور پھر وہ خزر کو مسلمانوں کے خلاف اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرے۔

واجس کو افشین سے خطرہ وہ اس ارادے کی تکمیل میں مصروف رہا مگر اس میں دیر لگی جس کی وجہ سے اس سے یہ بھی نہ ہو سکا افشین کے سردار حسب دستور دربار نوبت بہ نوبت معتصم کے ہاں حاضر رہتے تھے واجس الاشروسنی اور ایک دوسرے سردار کے درمیان جو افشین کے منصوبے سے آگاہ تھا، اس کے متعلق گفتگو ہوئی اور واجس نے سن کر کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ وہ ایسا کر سکے گا اور یہ بات پوری نہ ہو گی۔ اس نے واجس کا یہ قول افشین سے جا کر بیان کیا افشین کے ان خدمت گاروں میں سے جو واجس سے اچھے تعلقات رکھتے تھے۔ ایک شخص نے وہ بات سن لی جو واجس کے متعلق کہی۔ جب واجس رات میں کسی وقت اپنی نوبت سے گھر واپس آیا افشین کے خدمت گار نے اس کے پاس آکر اس سے بیان کیا کہ تمہاری بات افشین کو پہنچ گئی ہے۔ واجس کو اپنی جان خطرہ میں نظر آئی۔

ایتاخ کو واجس کی حوالگی وہ اسی وقت سوار ہو کر نصف شب میں امیر المومنین کے محل آیا معتصم سو چکے تھے وہ ایتاخ کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ میں امیر المومنین کے فائدے کی ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ ایتاخ نے کہا ابھی تو تم یہاں سے گئے ہو امیر المومنین سو چکے ہیں۔ اس نے کہا میں صبح تک انتظار نہیں کر سکتا۔ ایتاخ نے ایک شخص کو دستک دیکر بیدار کیا اس نے واجس کی بات معتصم سے جا کر کہدی۔ معتصم نے کہا واجس سے کہو کہ اب تو وہ گھر جائے علی الصباح حاضر ہو۔ واجس نے کہا۔ اگر اب رات کو میں واپس ہوا تو میری جان جائے گی۔ معتصم نے ایتاخ کو حکم بھیجا کہ تم آج رات اسے اپنے پاس رکھو۔ ایتاخ نے اسے سلا لیا۔ صبح تڑکے نماز کے وقت اس نے واجس کو پیش کر دیا۔ اس نے معتصم سے پورا واقعہ جس کی اسے اطلاع ملی تھی بیان کیا۔ انہوں نے محمد بن حماد بن دلقش اپنے کاتب کو افشین کے بلا لانے کے لئے بھیجا۔

افشین کی گرفتاری افشین سیاہ لباس پہن کر حاضر ہوا۔ معتصم نے حکم دیا کہ یہ لباس اتار لیا جائے اور اسے قید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیا جائے۔ اسے محل میں قید کر دیا گیا۔ پھر محل کے اندر ہی اس کے لئے ایک مرتفع منزل بنائی گئی۔ بولوہ اس کا نام رکھا جو بولوہ افشین کے نام سے مشہور ہے۔ معتصم نے عبداللہ بن طاہر کو لکھا کہ تم کسی طرح حسن بن الافشین کو گرفتار کرو۔ حسن کے متعدد خط عبداللہ کے پاس آچکے تھے۔ جس میں اس نے نوخ بن اسد کی شکایت کی تھی۔ کہ وہ میری جائداد اور علاقے پر چیرہ دستی کرتا ہے آپ اس کا تدارک کریں۔

حسن بن افشین کی گرفتاری عبداللہ نے نوح بن اسد کو حسن کے متعلق امیرالمومنین کے منشا سے آگاہ کیا اور حکم دیا کہ تم اپنی تمام جمعیت اکٹھا کر کے تیار رہو جب حسن بن الافشین اپنی ولایت کا پروانہ لے کر آئے اسے گرفتار کر کے میرے پاس بھیج دو۔ دوسری طرف اس نے حسن بن الافشین کو لکھا کہ میں نوح بن اسد کو برطرف کر کے اس کی جگہ تم کو مقرر کرتا ہوں یہ اس کی برطرفی کا مراسلہ ہے۔ حسن اس اطمینان پر صرف چند آدمیوں اور معمولی طور پر مسلح ہو کر نوح بن اسد کے پاس آیا اسے یقین تو تھا کہ اب میں اس علاقہ کا والی ہوں مگر نوح نے اسے پکڑ کر بیڑیاں ڈال دیں۔ اور عبداللہ بن طاہر کے پاس بھجوا دیا نے اسے معتصم کے پاس بھجوا دیا

افشین کے لئے جو قید خانہ بنایا گیا تھا وہ مناورہ کے مشابہ تھا۔ اس کے وسط میں صرف اتنی وسعت تھی کہ وہ بیٹھ سکے۔ اس کے نیچے سپاہیوں کا پہرہ مقرر تھا۔ جب وہ گھومتا تھا تو پہرہ بدل دیا جاتا تھا۔

افشین کا مقدمہ ہارون بن عیسیٰ بن المنصور کہتا ہے کہ میں معتصم کے ہاں آیا وہاں احمد بن ابی دائود، اسحٰق بن ابراہیم بن مصعب اور محمد بن عبدالملک الزیات موجود تھے۔ افشین کو حاضر کیا گیا۔ جواب بہت سخت قسم کے قید میں نہ تھا۔ کچھ اعیان و عمائد بلائے گئے تاکہ افشین سے مقابلہ کرایا جائے منصور کے بیٹوں کے علاوہ اہل مراتب میں سے کسی کو محل میں بیٹھنے نہیں دیا گیا۔ سب لوگ اٹھا دیئے گئے۔ محمد بن عبدالملک الزیات نے اس سے جواب و سوال شروع کیا۔ جن لوگوں کو تحقیق الزامات کے لئے بلایا گیا تھا، ان میں طبرستان کا رئیس مازیار تھا۔ موبذ تھا۔ مرزبان بن ترکش سغد کا ایک رئیس اور اہل سغد کے دو اور آدمی تھے۔ محمد بن عبدالملک نے ان آخر الذکر سغدیوں کو آواز دی ان پر روئی کے موٹے لبادے پڑے تھے۔ اس نے

سغدی امام و موذن کی گواہی نے پوچھا یہ کیوں پہنے۔ انہوں نے اپنی پیٹھ کھول کو دکھائی جس پر گوشت مطلق نہ تھا۔ محمد نے افشین سے پوچھا ان کو جانتے ہو اس نے کہا ہاں ایک موذن ہے اور ایک امام ہے۔ ان دونوں نے اشروسنہ میں ایک مسجد بنائی تھی۔ میں نے ان دونوں کو ہزار ہزار کوڑے لگوائے کیونکہ میرے اور روسار سغد کے درمیان یہ معاہدہ ہو چکا تھا کہ کسی کے مذہب میں مداخلت نہ کی جائے جو جس مذہب کا پیرو ہے وہ آزادانہ طریقہ پر اس پر عمل پیرا رہے۔ مگر ان دونوں نے اہل اشروسنہ کے بت خانے میں گھس کر بتوں کو نکال پھینکا اور اسے مسجد بنا لیا۔ اس قانون اور معاہدہ سے تجاوز اور اہل اشروسنہ کو ان کے بت خانے سے بے دخل کرنے کی پاداش میں میں نے ان کو یہ سزا دی۔

کتاب کے متعلق افشین سے استفسار محمد بن عبدالملک الزیات نے پوچھا وہ کتاب کیا ہے جسے تم نے مذہب اور مرصع کر کے دیباچ میں اپنے پاس رکھ چھوڑا ہے جس میں اللہ کا انکار ہے۔ افشین نے کہا یہ کتاب مجھے اپنے باپ سے ورثہ میں ملی ہے۔ اس میں عجم کے آداب میں سے ایک ایک ادب کا ذکر ہے۔ تم نے کفر کا ذکر کیا ہے تو ہوا کرے میں تو صرف اس کے ادب سے مستفید ہوتا ہوں مجھے اس کے ماسوا سے کیا مطلب۔ جب وہ کتاب مجھے ملی تھی اسی حالت میں ملی تھی۔ مجھے اس کی ضرورت کبھی داعی نہ ہوئی کہ میں ایسی بیش قیمت اشیا کو فروخت کرتا۔ اس لئے جس طرح کلیلہ دمنہ اور مزدک کی کتاب تمہارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکان میں موجود ہے اسی طرح یہ کتاب میرے پاس رہی میں سمجھتا ہوں کہ اس سے کوئی شخص اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا

موبذ مجوسی کے افشین پر الزامات اس کے بعد موبذ آگے بڑھا اس نے کہا کہ یہ گردن مروڑے ہوئے جانور کا گوشت کھایا کرتا تھا اور مجھے بھی اس کے کھانے کی ترغیب دیتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ ذبیحہ سے یہ زیادہ لذیذ ہے۔ یہ ہر چہار شنبہ کے دن ایک سیاہ بکری مارتا تھا اس کی کمر پر تلوار مار کر اس کے دو حصے کر دیتا اور پھر انہیں روند کر اس کا گوشت کھاتا۔ اس نے ایک دن مجھ سے یہ بات بھی کہی کہ ان مسلمانوں کی وجہ سے مجھے وہ تمام کام کرنا پڑے جن کو میں ناپسند کرتا ہوں ان کی وجہ سے میں نے زیتون کھایا اونٹ پر بیٹھا اور جوتا پہنا حالانکہ اب تک نہ میں نے بال مونڈھے اور نہ ختنہ کرائی۔

افشین کی موبذ سے جرح افشین نے کہا مجھے یہ بتایئے کہ جو شخص ان باتوں کو بیان کر رہا ہے کیا وہ اپنے مذہب کی رو سے ثقہ ہے؟ یہ موبذ مجوسی تھا اس کے بعد مستوکل کے ہاتھ پر اسلام لایا۔ اور ان کا ندیم ہوا) لوگوں نے کہا ہم اسے قابل وثوق نہیں سمجھتے افشین نے کہا تو پھر اس کی شہادت کے قبول کرنے کا کیا مطلب ہوا جس شخص کو تم قابل وثوق سمجھتے ہو اور نہ اسے عادل جانتے ہو اس کی شہادت کیوں قبول کرتے ہو اس کے بعد اس نے موبذ کو خطاب کر کے کہا کیا کبھی میرے اور تمہارے گھر کے بیچ میں کوئی دروازہ یا کھڑکی تھی جہاں سے تم میری خانگی زندگی کا مشاہدہ کرتے تھے۔ اس نے کہا نہیں افشین نے کہا کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ میں تم کو اپنے پاس بلاتا تھا اپنا دلی راز کہتا عمومی مذہب کو بیان کرتا اور اس مذہب اور اہل مذہب سے اپنے میلان طبع کا اظہار کرتا۔ اس نے کہا ہاں۔ افشین نے کہا تو جب تم نے میرے راز کو جس کا میں نے تم کو امین بنایا تھا افشا کر دیا۔ تو معلوم ہوا کہ نہ تم اپنے دین میں پکے ہو اور نہ اپنے عہد کے ایفا میں پورے ہو۔ اس کے بعد موبذ الگ ہو گیا۔ اور اب مرزبان بن ترکش

مرزبان بن ترکش کا افشین پر الزام آگے بڑھا۔ لوگوں نے افشین سے پوچھا اسے جانتے ہو؟ اس نے کہا نہیں مرزبان سے پوچھا گیا کہ اسے پہچانتے ہو اس نے کہا ہاں یہ افشین ہے۔ لوگوں نے افشین سے کہا کہ یہ مرزبان ہے۔ مرزبان نے اس سے کہا اے زمانے بھر کے عیار تو کب تک نفاق اور ظاہر داری برتے گا۔ افشین نے کہا اے دراندیش کیا کہتا ہے۔ اس نے کہا بتاؤ تمہاری رعایا کس طرح تم کو خطاب کرتی ہے۔ افشین نے کہا اسی القاب و آداب کے ساتھ جس طرح وہ میرے باپ اور دادا کو کرتے تھے۔ مرزبان نے کہا تو زبان سے کہو۔ افشین نے کہا میں نہیں کہتا مرزبان نے کہا۔ کیا وہ اشروسنہ زبان میں تم کو اس طرح خطاب نہیں کرتے۔ اس نے کہا ہاں۔ مرزبان نے کہا۔ کیا عربی میں اس کے معنے یہ نہیں ہیں الی الہ الا الٰہۃ من عبدہ فلاں بن فلاں اس نے کہا ہاں محمد بن عبدالملک الزیات نے کہا کہ جب مسلمان اس بات کو گوارا کرنے لگے کہ ان کو یہ الفاظ لکھے جائیں تو اب فرعون کی کیا خطا رہ گئی۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا۔ انا ربکم الاعلیٰ۔ افشین نے کہا میرے باپ دادا کا یہی دستور تھا۔ اور اسلام لانے سے پہلے خود میرا یہی آئین تھا۔ مسلمان ہونے کے بعد میں نے اس بات کو مناسب نہ سمجھا کہ اپنے کو ان کے سامنے فروتر کروں۔ کیونکہ پھر وہ میرے قابو میں نہ رہتے۔ اسحٰق بن ابراہیم نے اس سے کہا۔ حیدر! جب تم کو بھی وہی دعویٰ ہے جو فرعون کا تھا تو پھر کیوں تم ہمارے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہو اور ہم کیوں تم کو مسلمان سمجھیں۔ اور تمہاری قسم کو باور کریں۔ افشین نے کہا اے ابوالحسین اسی سودہ کو محمد نے علی بن ہشام کے سامنے پڑھا تھا۔ آج اسے تم مجھے سنا رہے ہو۔ اب دیکھو کہ کل کون تم کو یہ سناتا ہے۔

افشین کے خلاف مازیار کی گواہی اس کے بعد طبرستان کا رئیس مازیار آگے بڑھا۔ افشین سے پوچھا گیا تم اسے جانتے ہو اس نے کہا ہاں یہ افشین ہے اب افشین کو بتایا گیا کہ یہ مازیار ہے۔ افشین نے کہا ہاں اب میں نے اسے پہچانا۔ افشین سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال ہوا کیا تم نے اس سے خط و کتابت کی ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ مازیار سے پوچھا گیا کیا اس نے تم کو خط لکھا تھا اس نے کہا ہاں افشین کے بھائی خاش نے میرے بھائی توہیار کو یہ بات لکھی تھی کہ اس لہارے دین بیفا کی مدد میرے تمہارے اور بابک کے سوا کوئی نہیں کر سکتا تھا۔ ہم میں سے بابک تو اپنی حماقت کی وجہ سے مارا گیا حالانکہ میں نے کوشش کی تھی کہ وہ موت سے بچ سکے مگر اس کی حماقت نے نہ مانا اور آخر کار اسی وجہ سے مارا گیا۔ اب اگر تم نے مخالفت کا اعلان کر دیا تو یہ ہمارے دشمن ضرور مجھے تمہارے مقابلہ پر بھیجیں گے۔ میرے ساتھ نہایت جوانمرد اور شہسوار شجاع ہیں اگر میں تمہارے پاس چلا آیا تو اب یہاں یہ صرف تین قومیں ہم سے لڑنے کے لئے رہ جائیں گی۔ عرب مغربی اور ترک عربوں کو میں کنے کے برابر سمجھتا ہوں ہڈی کا ٹکڑا ڈال کر ڈنڈے سے سر کچل دوں گا۔ یہ کھیاں یعنی مغربی ان کی کیا حقیقت ہے۔ یہ ایک لقمہ ہیں۔ اب رہ گئے یہ شیاطین کے بچے ترک تو یہ صرف ایک گھڑی کے مرد ہیں۔ جہاں ان کے تیر ختم ہوئے رسالہ کے ایک ہی حملہ میں ان کا بالکل صفایا سمجھو پھر ہمارے دین کو وہی عروج حاصل ہو جائے گا جو عجم کے عہد میں تھا۔

مازیار کے متعلق افشین کا بیان افشین نے کہا اس کا دعویٰ اس کے اپنے بھائی اور میرے بھائی پر ہے۔ اس کی ذمہ داری مجھ پر کیسے عاید ہو سکتی ہے۔ اگر خود میں نے یہ بھی خطا سے اس غرض سے لکھا ہوتا کہ وہ میری طرف مائل ہو کر مجھ پر اعتماد کرنے لگے تو اس میں بھی کوئی ہرج نہ تھا جبکہ میں نے اپنے زور بازو سے خلیفہ کی مدد کی تو میرے لئے یہ بات بالکل زیبا ہوتی کہ میں اپنے تدبر اور ہوشیاری سے اب بھی ان کی مدد کروں اس طرح میں اس کی گدی پکڑ کر سے ان کی خدمت میں حاضر کر دیتا اور جس طرح عبداللہ بن طاہر نے اسے گرفتار کر کے خلیفہ کے ہاں اپنی بات بڑھائی ہے میں بھی اپنا رسوخ اور اثر بڑھاتا۔ اب مازیار کو بلایا گیا

افشین کا غیر مختون ہونے کا اعتراف جب افشین نے مرزبان الفرغانی اور اسحٰق بن ابراہیم کو دندان شکن جواب دیئے تو ابن ابی داؤد نے افشین کو ڈانٹا۔ افشین نے اس سے کہا اے ابوعبداللہ جب تم اپنا چوغا ہاتھ سے اٹھا کر اپنے شانے پر ڈالتے ہو، تو ایک جماعت کو قتل کر دیتے ہو۔ ابن ابی داؤد نے اس سے پوچھا تم مطہر ہو اس نے کہا نہیں۔ ابن ابی داؤد نے پوچھا اب تک تم نے یہ کیوں نہیں کیا حالانکہ اس سے اسلام کی تکمیل ہوتی ہے اور اسی سے نجاست سے کامل طہارت حاصل ہوتی ہے۔ افشین نے کہا کیا اسلام میں تقیہ جاری نہیں۔ اس نے کہا ہاں ہے۔ افشین نے کہا تو اس وجہ سے مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر میں اپنے اس عضو کو اپنے بدن سے قطع کر دوں گا مر جاؤں گا۔ اس نے کہا یوں تو تم نیزہ زنی اور شمشیر زنی کے خوف سے کبھی لڑائی سے باز نہیں رہتے اور محض ایک زائد کھال کے کٹوا دینے سے اس قدر خائف ہوا افشین نے کہا جنگ ایک ضرورت ہے کہ جب مجھ پر پڑ جاتی ہے مجھے لامحالہ لڑنا پڑتا ہے اور ختنہ ایسی بات ہے کہ اس کی تکلیف میں خود اپنے ہاتھوں یوں مجھے اندیشہ ہے کہ اس کے ساتھ ہی میری جان نکل جائے گی اور اس بات کا مجھے علم نہیں کہ اگر میں غیر مختون رہوں تو اسلام سے خارج ہو جاؤں گا۔

افشین کی قید خانہ میں واپسی ابن ابی داؤد نے بغا الکبیر ابوموسیٰ الترکی کو آواز دی کہ بغا اب اس کا سارا حال تم پر منکشف ہو چکا ہے تم اسے سنبھالو۔ بغا نے ہاتھ بڑھا کر افشین کا کمربند کھینچ لیا۔ اس نے کہا میں تاج سے پہلے سے تمہارے اس سلوک کا متوقع تھا۔ بغا نے اس کی قبا کا دامن پلٹ کر اس کے سر پر ڈالا۔ قبا کے دونوں حصوں کے ملنے کی جگہ سے اس کی گردن تھامی اور پھر باب الوزیری سے نکال کر اسے اس کے محبس میں لے آئے۔

اس سال عبداللہ بن طاہر نے حسن بن افشین اور اترنجہ بنت اشناس کو گرفتار کر کے سامرا بھیجدیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر حج محمد بن داؤد اس سال محمد بن داؤد کی امارت میں حج ہوا۔

۲۲۶ھ کے واقعات

رجاء ابن ابی الضحاک کا قتل اس سال علی بن اسحٰق بن یحییٰ بن معاذ نے جو صول ارمینیہ کی جانب سے دمشق میں ناظم کو توالی تھا اچانک رجاء ابن ابی الضحاک پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور پھر باغل بن گیا۔ احمد بن ابی داؤد نے اس کی سفارش کی اور وہ جیل سے رہا کر دیا گیا۔ حسن بن رجا سامرا کے راستے میں اسے حالت جنون میں دیکھا کرتا تھا۔

اس سال محمد بن عبداللہ بن طاہر بن الحسین کا انتقال ہوا محمد کے مکان میں معتصم نے اس کی نماز پڑھی۔

افشین کو نئے پھلوں کا تحفہ حمدون بن اسمٰعیل نے بیان کیا ہے کہ جب نئے پھل آئے معتصم نے فصل کے ان نئے پھلوں کو ایک طباق میں رکھ کر اپنے بیٹے ہارون الواثق سے کہا کہ تم خود ان کو افشین کے پاس لے کر جاؤ اور اسے دو۔ واثق ان پھلوں کو اٹھا کر لؤلؤہ لایا۔ جہاں افشین قید تھا۔ افشین نے طباق دیکھا اس میں بلم یا آلو بخارے میں سے کوئی ایک پھل موجود نہ تھا۔ افشین نے واثق سے کہا کہ طباق تو بہت ہی عمدہ ہے مگر اس میں نہ آلو بخارا ہے اور نہ بلم واثق نے کہا میں اب جا کر وہ بھی بھیجدوں گا اس سال افشین مر گیا۔

افشین کی معتصم کے معتمد علیہ سے ملاقات کی خواہش افشین نے ان پھلوں میں سے کسی کو ہاتھ نہ لگایا اور جب وہ جانے لگا افشین نے اس سے کہا۔ آپ میرے آقا کو میرا سلام کہیں اور عرض کریں کہ وہ اپنے ایک معتمد علیہ کو میرے پاس بھیجدیں تاکہ جو میں کہوں اسے وہ اُن کے گوش گذار کر دے۔ معتصم نے حمدون بن اسمٰعیل کو حکم دیا کہ تم اس کے پاس جاؤ۔ یہ حمدون بن اسمٰعیل متوکل کے عہد میں اسی افشین کے محبس میں سلیمان بن وہب کی نگرانی میں قید ہوا اور قید ہی کے زمانے میں اس نے اس واقعہ کو بیان کیا ہے۔ حمدون نے بیان کیا کہ معتصم نے مجھے اس کے پاس بھیجا اور کہدیا کہ وہ طول طویل گفتگو کریگا۔ تم زیادہ نہ ٹھیرنا۔ میں اس کے پاس آیا۔ پھلوں کا طباق سامنے رکھا تھا۔ ان میں سے اس نے اب تک کسی کو ہاتھ نہ لگایا تھا۔ کھانا تو درکنار رہا۔ مجھ سے کہا بیٹھو۔ میں بیٹھ گیا۔ اب اس نے خوشامدانہ طویل تقریر شروع کی۔ میں نے کہا کلام کو طول نہ دو۔ امیر المومنین نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں زیادہ دیر تک یہاں نہ ٹھیروں جو کہنا ہو مختصراً کہدو۔ اس نے کہا امیر المومنین سے کہو کہ آپ نے میرے اوپر بڑے احسانات کئے ہیں میری عزت افزائی کی

افشین کی معتصم سے رحم کی درخواست کی ہے اور مجھے تمام امرا پر مقدم کیا۔ مگر پھر آپ نے میری شکایت میں جو باتیں آپ سے بیان کی گئیں ان کو بغیر تحقیق کئے اور خود سوچے سمجھے ہوئے کہ بھلا میں کیونکر ان کا ارتکاب کر سکتا تھا باور کر لیا آپ کو یہ بتا گیا ہے کہ میں نے منکجور کو بغاوت پر اندرونی طور پر ابھارا آپ نے اسے باور کر لیا۔ آپ سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس سپہ سالار کو میں نے اس کے مقابلہ کے لئے بھیجا تھا اسے ہدایت کر دی تھی کہ وہ منکجور سے جنگ نہ کرے۔ اور کوئی بہانہ کرے اور یہ کہ اگر ہماری قوم کا کوئی شخص اس کے مقابل آجائے تو وہ اس کے سامنے بغیر لڑے ہوئے خود پسپا ہو جائے۔ آپ خود جنگ کا تجربہ رکھتے ہیں آپ لڑ چکے ہیں، آپ نے فوجوں کی قیادت اور سیادت کی ہے کیا کسی سپہ سالار کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ اپنی فوج سے یہ کہدے کہ دشمن کے مقابل آنے ہی تم یہ کرنا اور یہ کرنا۔ اور وہ بات ایسی جو کسی سپاہی کو بھی گوارا نہ ہو اور اگر یہ ممکن بھی ہو تو اب بھی اس الزام کو آپ کا میرے دشمن کی زبان سے سن کر جس کے سبب سے آپ خود واقف ہیں قبول کرنا زیبا نہ تھا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ میرے مالک اور آقا ہیں میں آپ کا اونی غلام اور ساختہ پرداختہ ہوں میری اور آپ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک گوسالہ پالا تھا اسے خوب کھلا کر موٹا کیا وہ بڑا ہوا اور اب اس کی حالت بہت عمدہ ہو گئی اس شخص کے دوست بھی تھے جو اس گوسالہ کے گوشت کو کھانا چاہتے تھے انہوں نے اس سے کہا کہ اسے ذبح کر دو مگر اس شخص نے نہ مانا۔ تب ان سب نے آپس میں سازش کر کے ایک دن اس شخص سے کہا کہ آپ اس شیر کو کیوں پال رہے ہیں یہ تو خونخوار درندہ ہے اور درندہ جب بڑا ہو جاتا ہے وہ پھر درندوں میں مل جاتا ہے۔ اس شخص نے کہا یہ کیسا کہتے ہو یہ تو گوسالہ ہے درندہ نہیں ہے انہوں نے کہا جناب والا یہ درندہ ہے آپ ہم میں سے جس سے چاہیں دریافت کر سکتے ہیں اور اس سے پہلے ہی انہوں نے آپس میں ساز باز کر لیا تھا جس سے دریافت کیا جائے وہ اس گوسالہ کو درندہ بتائے۔ چنانچہ اس شخص نے اب جس سے پوچھا کہ دیکھو یہ کیسا خوبصورت گوسالہ ہے اس نے کہا آپ یہ کیا کہتے ہیں یہ تو درندہ ہے۔ شیر ہے۔ آخر کار اس شخص نے اسے ذبح کرا دیا۔ میں وہی گوسالہ ہوں۔ میں شیر کیونکر ہو سکتا ہوں۔ میں اپنے معاملہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ اس پر غور فرمائیں میں آپ ہی کا ساختہ پرداختہ ہوں آپ میرے آقا اور مالک ہیں۔ میں اللہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ آپ کے قلب کو میرے لئے نرم کر دے۔

اس گفتگو کے بعد میں اس کے پاس سے اٹھ کر چلا آیا۔ وہ پھلوں کا طباق اسی طرح اس کے سامنے رکھا ہوا تھا۔ اس میں سے کسی پھل کو بھی اس نے ہاتھ نہ لگایا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد کسی نے کہا کہ وہ دم توڑ رہا ہے۔ یا ختم ہو چکا ہے۔ معتصم نے کہا کہ اسے اس کے بیٹے کو دلا دو۔ اسے قید خانے سے نکال کر اس کے بیٹے کے سامنے رکھا گیا۔ اس نے اس کی ڈاڑھی اور سر کے بال نوچ لئے پھر معتصم کے حکم سے اسے اتاخ کے مکان میں پہونچا دیا گیا۔ یہی راوی بیان کرتا ہے کہ اس سے پہلے احمد بن ابی داؤد نے اس کو دیوان عام میں

افشین کے غیر مختون ہونے کے اعتراف کی وجہ طلب کر کے پوچھا جیدر امیر المومنین کو اطلاع ملی ہے کہ تم اب تک غیر مختون ہو۔ اس نے کہا جی ہاں۔ اس سے ابو احمد بن ابی داؤد کا مقصد یہ تھا کہ اس کے خلاف ایک جرم ثابت کیا جائے اور توہین کی جائے اگر انکار کر کے اپنا ستر کھولے تو اس سے اس کی بے حیائی اور بے شرمی ظاہر ہو اور اگر اپنا ستر نہ کھولے تو یہ ثابت ہو جائے کہ وہ غیر مختون ہے۔ افشین نے جواب دیا کہ ہاں میں غیر مختون ہوں۔ اس روز دیوان عام میں تمام فوجی سردار اور عام لوگ جمع تھے۔ یہ واقعہ واثق کے اس کے پاس پھل لے جانے اور میرے اس کے پاس جانے سے پہلے کا ہے۔

میں نے اپنی ملاقات کے وقت اس سے پوچھا کیا واقعی تم اب تک غیر مختون ہو جیسا کہ تم نے سب کے سامنے بیان کیا ہے۔ اس نے کہا مجھے ایسی مشکل میں دیدہ و دانستہ ڈالا گیا تھا کہ اس کے اقرار کے سوا چارہ نہ تھا تمام امرا اور عوام الناس جمع تھے ان کے سامنے مجھ سے یہ سوال ہوا۔ مقصد یہ تھا کہ میری فضیحت ہو۔ اگر میں کہتا کہ میں مختون ہوں تو میری بات مانی نہ جاتی۔ اور کہا جاتا کہ ستر کھول کر دکھاؤ۔ اس طرح سب کے سامنے میری فضیحت ہوتی۔ اس سے تو موت بہتر ہے کہ میں ایسے مجمع میں ننگا ہوں۔ البتہ اگر تم دیکھنا چاہتے ہو تو میں برہنہ ہو کر دکھا سکتا ہوں کہ میں مختون ہوں۔ مگر میں نے اس سے کہا کہ چونکہ میں تم کو صادق القول سمجھتا ہوں اس لئے میں نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتا کہ تم ستر کھولو۔

افشین کا انتقال اس کی ملاقات سے واپس آکر حمدون نے اس کا پیام معتصم کو پہنچایا۔ انہوں نے قدر قلیل کے سوا اس کا کھانا بند کرا دیا۔ چنانچہ اب روزانہ صرف ایک روٹی اسے دی جاتی تھی۔ اسی حالت میں وہ مر گیا مرنے کے بعد اسے اتاخ کے گھر لے گئے وہاں سے اسے باہر لا کر باب العامہ پر سولی پر لٹکا دیا گیا۔ تاکہ سب لوگ دیکھ لیں۔ اس کے بعد مع سولی کی لکڑی کے باب العامہ پر سے گرا دیا گیا اور اسے جلا کر اس کی راکھ دجلہ میں بہا دی گئی۔

افشین کے قصر کے مال و متاع کی فہرست تیار کرنے کا حکم معتصم نے جب افشین کو قید کر دیا انہوں نے ایک شب میں سلیمان بن وہب الکاتب کو اس لئے بھیجا کہ وہ افشین کے قصر میں جس قدر مال و متاع ہو اسے قلمبند کرے۔ افشین کا قصر مطیرہ میں تھا۔ اس کے قصر میں انسان کی شکل کا ایک لکڑی کا بت ملا جس پر کثرت سے زیور اور جواہر لدے ہوئے تھے اس کے کانوں میں دو سفید پتھر جن پر سونا جڑا تھا، آویزاں تھے۔ سلیمان کے ہمراہیوں میں سے کسی ایک نے ان پتھروں کو جواہر سمجھ کر لے لیا چونکہ رات تھی اسے اس کی اصلیت معلوم نہ ہو سکی۔ صبح کو جب اس نے اس پر سے سونے کا پرت اتارا، تو اسے سیپ کی قسم کا ایک پتھر جسے جرون کہتے ہیں ملا۔ یہ سیپ کی قسم بوق کا ایک پتھر تھا۔ اس کے مکان سے بھیانک شکل کے پیکر، بت، دوسری مورتیں اور لکڑی کے وہ کٹہرے جن کو اس نے بھاگنے کے لئے تیار کیا تھا برآمد ہوئے۔ وزیر یہ میں اس کی کچھ ملک تھی وہاں سے بھی ایک دوسرا بت برآمد ہوا۔ اس کی کتابوں میں مجوسیوں کی مذہبی کتاب زرادشت برآمد ہوئی نیز اور کئی کتابیں برآمد ہوئیں جن میں عبادت کے طریقے اور منتر درج تھے۔ جس سے وہ اپنے دیوتا کی پوجا کرتا تھا۔ شعبان ۲۲۶ھ میں افشین کی موت واقع ہوئی۔

اشناس کی سامرا سے حرمین تک کی ولایت اس سال محمد بن داؤد نے اشناس کے حکم سے حج میں امارت کی۔ اشناس خود اس سال حج کرنے گیا تھا۔ معتصم نے اسے ہر اس شہر کا جہاں وہ جائے والی مقرر کیا تھا اسوجہ سے سامرا سے حرمین تک جتنی بستیوں سے وہ گذرا وہاں نماز میں منبر پر اس کے لئے دعا مانگی گئی۔ کوفہ میں محمد بن عبدالرحمٰن بن عیسیٰ بن موسیٰ نے اس کے لئے دعا مانگی۔ فید کے منبر پر ہارون بن محمد بن ابی خالد المروروذی نے اس کے لئے دعا مانگی۔ مدینہ کے منبر پر محمد بن ایوب بن جعفر بن سلیمان نے اور مکہ کے منبر پر محمد بن داؤد بن

امیر حج محمد بن داؤد عیسیٰ بن موسیٰ نے اس کے لئے دعا مانگی اس تمام علاقہ میں امیر کہہ کر اسے سلام کیا گیا۔ یہ ولایت اس کی سامرا کی واپسی تک تھی۔

۲۲۷ھ کے واقعات

ابوحرب مبرقع کا خروج اس سال ابوحرب المبرقع الیمانی نے فلسطین میں خروج کیا اور حکومت سے بغاوت کی حکومت سے اس کی بغاوت کی وجہ یہ ہوئی کہ اس کی عدم موجودگی میں ایک سپاہی نے اس کے گھر میں اترنا چاہا۔ مکان اس وقت اس کی بیوی یا بہن تھی اس نے سپاہی کو منع کیا۔ سپاہی نے عورت کے کوڑا مارا اس نے اسے ہاتھ پر روکا اور اس طرح کوڑے کا نشان ہاتھ پر پڑ گیا۔ جب ابوحرب مکان آیا۔ عورت روئی اور اس نے اس حرکت کی شکایت کی اور وہ نشان دکھایا۔ ابوحرب اپنی تلوار لے کر اس سپاہی کی طرف چلا وہ اس وقت گھوڑا دوڑا رہا تھا۔ ابوحرب نے تلوار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اس کا کام تمام کر دیا اور بھاگ گیا۔ نیز شناخت سے بچنے کے لئے اس نے اپنے چہرے پر برقع ڈال لیا یہ بھاگ کر اردن کے ایک پہاڑ میں گم گیا۔ اگرچہ حکومت نے اس کی تلاش اور جستجو کی مگر اس کا پتہ نہ چلا۔ اب اس نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ دن کے وقت وہ اسی پہاڑ پر نقاب ڈالے کسی نمایاں مقام میں بیٹھ جاتا۔ کوئی شخص اسے دیکھ کر اگر اس کے پاس آتا یہ اسے پند و وعظ کرتا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی دعوت دیتا حکومت کی اپنی رعایا کے ساتھ بدسلوکی اور ظلم کی شکایت کر کے ان کو بغاوت پر ابھارتا

ابوحرب مبرقع کی جماعت میں اضافہ ایک مدت کی کوشش کے بعد اس نواح کے کچھ کاشتکار اور دیہاتی اس کے ساتھ ہو گئے۔ اس نے اپنے اموی ہونے کا ادعا کیا تھا۔ اس وجہ سے اس کے پیرو کہتے ہیں کہ یہی وہ سفیانی ہے جب ادنیٰ درجہ کے لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس کے ساتھ ہو گئی تب اس نے اس نواح کے سرکردہ اور عمائد کو اپنے ساتھ شرکت کی دعوت دی۔ یمانی سرداروں کی ایک جماعت اس کے ساتھ ہو گئی۔ ان میں ایک شخص ابن بہیس تھا۔ اس کا یمنیوں پر بڑا اثر اور اقتدار تھا۔ دو شخص اور دمشق کے رہنے والے تھے۔ اس کی اطلاع معتصم کو ہوئی۔ وہ اپنے مرض

رجا بن ایوب کی ابوحرب مبرقع پر فوج کشی الموت میں مبتلا تھے۔ انہوں نے رجا بن ایوب الحضاری کو تقریباً ایک ہزار باقاعدہ سپاہ کے ساتھ اس کے مقابلہ پر بھیجا۔ اس کے پاس پہونچکر رجا نے دیکھا کہ ایک خلقت اس کے ساتھ ہے اپنی قلت تعداد کو محسوس کر کے رجا نے اس بات کو مناسب نہ سمجھا کہ وہ خود اس پر حملہ کرتا مگر وہ اس کے سامنے فروکش ہو گیا اور مقابلہ کو ٹالتا رہا جب زمینداروں اور کاشتکاروں کے لئے زراعت کی پہلی فصل آئی تو وہ سب کے سب ابوحرب کا ساتھ چھوڑ کر اپنی کاشت کرنے چلے گئے ابوحرب کے پاس اب تقریباً ایک ہزار یا دو ہزار آدمی رہ گئے اب موقع پا کر رجا نے اس پر یورش کی اور دونوں فوجوں میں لڑائی چھڑ گئی۔ مڈبھیڑ کے بعد رجا نے مبرقع کی فوج کو غور سے جانچا اور پھر اپنی فوج سے مخاطب ہو کر کہا۔ مجھے اس کی تمام فوج میں اس کے سوا اور کوئی بہادر نظر نہیں آتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ خود ہی اپنی فوج پر اپنی شجاعت کا سکہ بٹھانے کے لئے کچھ مردانگی دکھائے گا۔ لہٰذا تم لوگ تھوڑی دیر ذرا چپ چاپ رہو اور عجلت کر کے اس پر حملہ نہ کرو۔

ابوحرب مبرقع کی گرفتاری رجا کے خیال کے مطابق اب خود ابوحرب نے اس کی فوج پر بڑھ کر حملہ کیا۔ رجا نے اپنی فوج سے کہا کہ سامنے سے ہٹ جاؤ وہ ہٹ گئے وہ ان کو چیرتا ہوا آگے نکل گیا۔ جب اس نے واپسی میں پھر یورش کی تو رجا نے پھر اپنی فوج سے کہا کہ اسے نہ روکو راستہ دیدو۔ چنانچہ وہ ان سے گذر کر اپنی فوج میں چلا گیا۔ رجا نے پھر تاخیر کی اور اپنی فوج سے کہا کہ میرا خیال ہے کہ یہ دوبارہ تم پر حملہ کرے گا۔ جب سامنے آئے ہٹ جانا۔ اور جب واپس جانے لگے تو راستہ روک لینا اور پکڑ لینا۔ مبرقع نے اس مرتبہ بھی حملہ کیا۔ رجا کی فوج سامنے سے ہٹ گئی وہ ان سے گزر کر آگے نکل گیا اور واپسی میں حملہ آور ہوا۔ اس مرتبہ رجا کی فوج نے ہر طرف سے گھیر کر پکڑ لیا اور گھوڑے سے اتار لیا۔

معتصم کے قاصد کی گرفتاری جب رجا نے مبرقع سے آتے ہی جنگ شروع نہ کی اور وہ وقت ٹالنے کے لئے اس کے مقابل فروکش ہوا تو اس وقت معتصم نے ایک شخص کو اس کے پاس بھیجا کہ وہ اسے جنگ پر آمادہ کرے مگر رجا نے اس کی بات نہ مانی بلکہ اسے اپنے پاس قید کر دیا۔ البتہ جب اسے ابوحرب کے مقابلہ میں کامیابی ہو گئی جسکو ہم بیان کر چکے ہیں تب اس نے معتصم کے فرستادے کو رہائی دی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رجا بن ایوب کی حملہ میں تاخیر کی وضاحت رجا ابو حرب کو لے کر معتصم کی خدمت میں حاضر ہوا معتصم نے اسے اس سلوک پر جو اس نے ان کے قاعدہ کے ساتھ کیا تھا ملامت کی۔ رجا نے کہا امیر المومنین میں آپ پر نثار آپ نے مجھے ایک ہزار فوج کے ساتھ ایک لاکھ کے مقابلہ پر بھیجا تھا میں نے مناسب نہ سمجھا کہ اس حالت میں دشمن سے جنگ چھیڑ دوں ورنہ میں بھی ہلاک ہو جاتا اور میری فوج بھی ہلاک ہوتی۔ اور اس سے مجھے کوئی فائدہ نہ ہوتا۔ میں نے ارادتاً تاخیر کی جب اس کے ساتھیوں کی تعداد کم ہو گئی تب مجھے اس سے لڑنے کا موقع اور محل نظر آیا میں نے اس پر یورش کی اب اس کی طاقت کمزور ہو چکی تھی اور مجھے قوت حاصل تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ میں اسے اسیر کر کے آپ کے پاس لے آیا ہوں۔

رجا اور بزبقع کی جنگ کی دوسری روایت اس واقعہ کے متعلق مذکورہ بالا بیان کے علاوہ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ حرب نے ۲۲۶ھ میں فلسطین یا رملہ میں خروج کیا تھا۔ لوگوں نے کہا یہی سفیانی ہے پچاس ہزار یمنی اور دوسرے قبائل اس کے ساتھ ہو گئے تھے ابن بیہس اور رواد اور دمشقیوں نے بھی اس کا ساتھ دیا معتصم نے رجا الحضاری کو ایک بڑی زبردست فوج کے ساتھ اس کے مقابلہ پر بھیجا۔ اس نے دمشق میں ان پر حملہ کیا۔ ابن بیہس اور اس کے دونوں دوستوں کے پانچ ہزار آدمی جنگ میں کام آئے۔ ابن بیہس پکڑا گیا۔ اس کے دونوں ساتھی مارے گئے اس کے بعد رجا نے رملہ میں ابو حرب پر حملہ کیا اس کے تقریباً بیس ہزار آدمی قتل کر دیئے اور ابو حرب کو پکڑ کر سامرا لے آیا۔ ابن بیہس جیل میں قید کر دیا گیا۔

متفرق واقعات اس سال جعفر بن دینار جیش الکردی نے بغاوت کی معتصم نے ماہ محرم میں ایتاخ کو اس کی سرکوبی کے لئے موصل کے پہاڑوں میں بھیجا۔ مگر خود جعفر کے ایک آدمی نے اچانک اسے قتل کر دیا۔ اس سال ماہ ربیع الاول میں مبشر بن حارث الحلبی نے انتقال کیا۔ ان کا اصل وطن مرو تھا۔ اس سال ۱۰ ربیع الاول جمعرات کے دن دوگھڑی دن چڑھے معتصم کا انتقال ہو گیا

معتصم کی علالت یکم محرم کو انہوں نے سینگیاں لی تھیں۔ اسی وقت وہ بیمار پڑ گئے۔ زنام فن موسیقی کے ماہر نے بیان کیا کہ اسی علالت کے اثناء میں جس میں ان کا انتقال ہوا۔ ایک دن معتصم کی طبیعت ذرا سنبھلی انہوں نے حکم دیا کہ زلال تیار کی جائے ہم کل اس میں سوار ہوں گے۔

معتصم کی زنام سے گانے کی فرمائش وہ اس میں بیٹھے، میں بھی ان کے ساتھ ہوا ہم دجلہ میں سیر کرتے ہوئے ان کے محلات کے سامنے سے گزرنے لگے مجھ سے فرمایا کہ یہ اشعار باجہ میں ادا کرو:۔

یا منزلا لم تبل اطلالہ حاشی لاطلالک ان تبلی

اے فرودگاہ جس کے بلند پائے اب تک پرانے نہیں ہوئے اور خدا کرے کہ کبھی وہ ایسے نہ ہوں۔

لم ابک اطلالک لکننی بکیت عیشی فیک اذ ولی

میں نے تیرے بلند ٹیلوں پر گریہ نہیں کیا ہے بلکہ میں نے اپنے اس عیش پر نوحہ کیا ہے جس کا لطف میں نے تجھ میں اٹھایا ہے۔ اور چونکہ اب وہ گزر گیا۔

والعیش اولی ما بکاہ الفتی لابد للمحزون ان یسلی

ایک شریف کو حرف عیش گزشتہ ہی پر رونا زیبا ہے مگر اس سے کیا محزون کو صبر کے سوا چارہ نہیں

میں ان کو بجاتا رہا انہوں نے ایک رطلیہ صراحی منگوائی اس میں سے ایک پیالہ انہوں نے نوش کیا میں اب تک برابر وہی گت بجاتا رہا اور بار بار اسے ادا کرتا رہا۔ انہوں نے رومال اٹھایا جو سامنے رکھا تھا۔ اب وہ زار و قطار رو رہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے اور رومال سے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔ اسی حالت میں وہ اپنے مکان پلٹ آئے اور اس صراحی کو پورا نہ پی سکے۔

معتصم کی وفات علی بن الجعد کہتا ہے کہ جب معتصم پر عالم احتضار طاری ہوا کہنے لگے اب کوئی حیلہ دفعیہ کا نہیں رہا یہ کہتے کہتے خاموش ہو گئے۔ اس راوی کے علاوہ دوسرے صاحبوں نے یہ بیان کیا ہے کہ اس وقت وہ کہہ رہے تھے کہ اس سب خلقت میں سے کبھی کرے لیا گیا۔ خود معتصم سے یہ بات مروی ہے کہ آخر وقت میں انہوں نے کہا۔ اگر میں جانتا کہ میری عمر اس قدر کم ہے تو کبھی میں یہ اور یہ نہ کرتا۔

مدت خلافت مرنے کے بعد سامرا میں دفن کئے گئے۔ آٹھ سال آٹھ ماہ دو دن مدت خلافت ہوئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ وہ شعبان ۱۸۰ھ میں پیدا ہوئے تھے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ ۱۸۳ھ میں پیدا ہوئے تھے،

معتصم کا حلیہ و عمر پہلے بیان کے مطابق ان کی عمر ۴۸ سال ۸ ماہ اور ۸ دن ہوئی۔ دوسرے بیان کے مطابق ان کی عمر ۴۷ سال ۲ ماہ ۸ دن ہوئی۔ ان کا رنگ گورا مائل بسرخی تھا۔ سرخ داڑھی تھی اور طویل تھی۔ نیچے سے چوکور تھی۔ خوب صورت آنکھیں تھیں خلد میں پیدا ہوئے تھے

ایک راوی کہتا ہے کہ وہ ۱۸۰ھ میں آٹھویں مہینے پیدا ہوئے تھے وہ خلفائے عباسیہ میں آٹھویں تھے، اور عباس کی آٹھویں پشت میں تھے اڑتالیس سال عمر ہوئی آٹھ بیٹے اور آٹھ بیٹیاں بعد میں چھوڑیں اور ۸ سال ۸ ماہ خلیفہ رہے۔

محمد بن عبدالملک الزیات اور مروان بن ابی الجنوب ابن ابی حفصہ نے ان کے مرثیے لکھے۔

معتصم باللہ کی سیرت ایک مرتبہ ابن ابی داؤد نے معتصم باللہ کا ذکر شروع کیا پھر دیر تک ان کا ذکر کرتا رہا۔ ان کی بہت تعریف و توصیف کی ان کی وسعت اخلاق۔ شرافت۔ طینت، خوبی مزاج، تواضع اور مروت کی تعریف کی اور کہا کہ جب ہم عموریہ میں تھے، انہوں نے مجھ سے پوچھا۔ اے ابوعبداللہ گدرے کھجوروں کو کیسا سمجھتے ہو۔ میں نے کہا امیر المومنین ہم روی علاقہ میں ہیں اور نیم پختہ کھجور عراق میں ہیں یہاں کہاں میسر آ سکتے ہیں۔ فرمانے لگے۔ ہاں ٹھیک کہتے ہو۔ میں نے مدینۃ السلام آدمی بھیجے تھے وہ دو ٹوکریاں کھجوروں کی لائے ہیں۔ اور میں یہ جانتا تھا کہ تم ان کو بہت شوق سے کھاتے ہو۔ اتباخ ان میں سے ایک ٹوکری لا۔ اتباخ ٹوکری لے آیا۔ انہوں نے خود اپنے ہاتھ سے ٹوکری میں سے کھجور نکالے اور مجھ سے کہا تم کو میری زندگی کی قسم ہے تم ان کو میرے ہی ہاتھ سے کھاؤ۔ میں نے کہا میں آپ پر نثار آپ ان کو رکھدیں میں جب جی چاہے گا کھالوں گا۔ کہنے لگے یہ نہ ہوگا تم کو میرے ہاتھ سے کھانا پڑے گا۔ چنانچہ اب وہ برابر کلائی تک ہاتھ کھولے ہتھیلی پھیلائے رہے۔ میں اس میں سے کھجور لے کر کھاتا رہا۔ اور جب اس میں کوئی کھجور باقی نہ رہا تب انہوں نے ہاتھ اٹھایا۔ جب وہ سفر کرتے میں اکثر ان کے ساتھ سواری میں دوسری طرف سوار ہوتا۔ ایک دن میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ اپنے کسی مولیٰ یا خاص بے تکلف کو اپنا شریک بنالیں۔ تو مناسب ہو۔ اس طرح کبھی آپ ان کی صحبت سے لطف اندوز ہوں اور کبھی مجھ سے۔ اس سے آپ کا دل بھی خوش ہوگا آپ مسرور ہوں گے اور آپ کو زیادہ آرام ملے گا کہنے لگے سیما الدشتی آج میرے ساتھ سواری میں شریک ہوگا۔ تمہارے ساتھ کون بیٹھے گا میں نے کہا حسن بن بوشنس۔ کہنے لگے مناسب ہے۔

میں نے حسن کو بلایا اور وہ میرے ساتھ سواری میں بیٹھ گیا۔ اس روز معتصم خچر پر سوار ہوئے اور تنہا ہی بیٹھے۔ اب وہ میرے اونٹ کی چال سے چلنے لگے۔ جب مجھ سے وہ کوئی بات کرنا چاہتے تو اپنا سر میری طرف اٹھاتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور میں ان سے باتیں کرنا چاہتا تو اپنے سر کو جھکا دیتا۔ اسی طرح ہم ایک ندی پر آئے جس کی گہرائی سے ہم واقف نہ تھے۔ فوج کو ہم نے پیچھے چھوڑ دیا تھا، معتصم نے مجھ سے کہا اپنی جگہ ٹھیرے رہو۔ میں آگے جاتا ہوں اور پہلے پانی کا عمق دریافت کرتا ہوں۔ تم میرے پیچھے آنا۔ وہ بڑھ کر ندی میں گھسے۔ اور ایسے مقام کو پہنچے جہاں پانی کم ہو۔ کبھی وہ اپنے داہنی جانب مڑتے کبھی بائیں جانب اور کبھی سامنے چلتے۔ میں ان کے پیچھے پیچھے تھا۔ اسی طرح ہم نے اس ندی کو عبور کیا۔

اہل شاش کے لئے ابن ابی داؤد کی سفارش میں نے ان سے اہل شاش کے لئے بیس لاکھ درہم لئے تاکہ اس نہر کو پھر کھدوا دوں جو ابتدائے اسلام میں پٹ گئی تھی اور اس کی خرابی سے ان کو تکلیف تھی مجھ سے کہنے لگے۔ اے ابو عبداللہ تم کو کیا ہو گیا ہے۔ تم اہل شاش اور فرغانہ کے لئے میرا مال لے رہے ہو۔ میں نے کہا امیر المومنین وہ آپ کی رعایا ہیں۔ اور امام کی نظر عطوفت میں دور اور قریب کے یکساں ہیں۔

معتصم کا غصہ ابن ابی داؤد کے علاوہ ایک اور شخص نے بیان کیا ہے کہ جب معتصم کو غصہ آتا تھا۔ اس وقت ان کو بالکل خیال نہ رہتا تھا کہ کس کو انہوں نے قتل کیا یا کیا کام کر گزرے۔

فضل بن مروان کہتا ہے کہ عمارت کی آرائش اور زیبائش سے ان کو دلچسپی نہ تھی۔ وہ استحکام چاہتے تھے کسی کام میں وہ اس قدر بے دریغ روپیہ صرف نہ کرتے تھے جس قدر کہ لڑائی میں خرچ کر ڈالتے تھے۔

معتصم کی اسحٰق بن ابراہیم سے چوگان کھیلنے کی فرمائش ابوالحسین اسحٰق بن ابراہیم سے مروی ہے کہ ایک دن امیر المومنین معتصم نے مجھے بلایا۔ میں حاضر ہوا۔ اس وقت وہ ایک کام کی ہوئی صدری پہنے تھے۔ سونے کا پٹکہ لگائے تھے۔ اور ممرخ جوتا پہنے تھے۔ مجھ سے کہا۔ اسحٰق میں تمہارے ساتھ چوگان کھیلنا چاہتا ہوں مگر میری زندگی کی قسم ہے تم کو بھی ایسا ہی لباس جیسا کہ میں پہنے ہوں پہننا پڑے گا۔ میں نے اس کے پہننے سے معافی مانگی مگر انہوں نے نہ مانا۔ میں نے ان کا لباس پہن لیا۔ ایک گھوڑا جس پر سونے کا زین اور سامان تھا ان کے لئے لایا گیا۔ وہ سوار ہوئے۔ اب ہم دونوں میدان میں کھیلنے آئے۔

معتصم اور اسحٰق بن ابراہیم کا غسل تھوڑی دیر کھیلنے کے بعد انہوں نے مجھ سے کہا میں تم کو کسلمند پاتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ یہ لباس تم کو پسند نہیں۔ میں نے کہا جی ہاں واقعہ تو یہی ہے۔ یہ سن کر وہ اتر پڑے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے ساتھ لئے ہوئے حمام کے حجرے میں آئے مجھ سے کہا اسحٰق میرے کپڑے اتارو۔ میں نے کپڑے اتارے وہ برہنہ ہو گئے۔ پھر مجھے کپڑے اتارنے کا حکم دیا میں نے اس کی بجا آوری کی۔ اب ہم دونوں حمام میں داخل ہوئے ہمارے ساتھ کوئی غلام بھی نہ تھا میں نے ان کا بدن ملا۔ اور پھر انہوں نے میرا بدن ملا۔ اگرچہ میں برابر یہ کہتا رہا کہ آپ ایسا نہ کریں مگر انہوں نے نہ مانا۔ حمام سے نکلے، تو میں نے ان کے کپڑے ان کو دیئے اور خود اپنے کپڑے پہن لئے۔ اب پھر انہوں نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور چلے۔ اسی طرح ہم ان کے ایوان میں آئے مجھ سے کہا اسحٰق دو تکیے اور مصلی لا دو۔ میں نے لا دیئے۔ وہ تکیے رکھ کر لیٹ گئے پھر مجھ سے کہا ایک مصلی اور دو تکیے اور لاؤ۔ میں لے آیا مجھ سے کہا تکیے رکھ کر میرے برابر تم بھی سو جاؤ۔ میں نے قسم کھا کر کہا کہ یہ مجھ سے نہ ہو سکے گا۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا۔ ایتاخ الترکی اور اشناس آئے۔ معتصم نے ان سے کہا۔ اس وقت یہاں سے جاؤ۔ میں آواز دوں تو آجانا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معتصم کے اپنے امرا کے متعلق تاثرات اس کے بعد مجھ سے کہا اسحٰق میرے دل میں ایک بات ہے میں عرصہ سے اس پر غور و فکر کر رہا ہوں۔ آج میں نے تم کو خواجگاہ میں اسی لئے بلایا ہے کہ تم سے وہ بات کہہ دوں۔ میں نے کہا شوق سے فرمایئے۔ میں آپ کا ادنیٰ غلام اور غلام زادہ ہوں انہوں نے کہا میں نے اپنے بھائی مامون کی حالت پر غور کیا۔ انہوں نے جن چار آدمیوں کو خاص طور پر اپنا بنایا تھا وہ اپنی وفاداری میں پورے اترے۔ میں نے بھی چار آدمیوں کو اپنا بنایا مگر ان میں سے ایک بھی کارآمد ثابت نہ ہوا۔ میں نے پوچھا کہ آپ کے بھائی نے کن آدمیوں کو اپنا بنایا تھا؟ کہنے لگے طاہر بن الحسین جسے تم دیکھ چکے ہو۔ اور جس کے حالات سن چکے ہو۔ عبداللہ بن طاہر وہ ایسا شخص ہے جس کی نظیر نہیں۔ تیسرے تم خود۔ بخدا سلطان کو تمہارا مثل نہیں مل سکتا۔ اور تمہارے بھائی محمد بن ابراہیم جس کی نظیر نہیں اس کے مقابلہ میں میں نے افشین کو اپنا بنایا تم کو اس کا انجام معلوم ہے۔ اشناس وہ نہایت نکما اور بزدل ہے۔ ایتاخ وہ کچھ نہیں اور وصیف وہ بھی ناکارہ ہے۔ میں نے کہا امیر المومنین میں آپ پر نثار اگر آپ خفا نہ ہوں تو عرض کروں۔ انہوں نے کہا کہو۔ میں نے کہا امیر المومنین آپ کے بھائی نے اصول کو دیکھا اس سے کام لیا اس کا بھلا اچھا ہوا۔ آپ نے محض فروع سے کام لیا۔ چونکہ ان کی اصلی اچھی نہ تھی اس لئے وہ بار آور نہ ہو سکے۔ کہنے لگے اسحٰق اس تمام مدت میں جو تکلیف مجھے اس خیال سے ہوئی ہے وہ بخدا تمہارے اس جواب سے میرے لئے سہل تھی۔

اسحٰق بن ابراہیم الموصلی کی معتصم کی مغنیہ باندی کی تعریف اسحٰق موصلی نے بیان کیا ہے کہ ایکدن میں امیر المومنین معتصم باللہ کی خدمت میں حاضر ہوا ایک جوان باندی جسے وہ بہت چاہتے تھے ان کے پاس تھی اور گانا گا رہی تھی میں جب سلام کر کے اپنی جگہ بیٹھ گیا تو اس سے کہا جو اس سے پہلے گا رہی تھی پھر سنا۔ وہ گانے لگی۔ مجھ سے کہا اسحٰق اس کا گانا پسند آیا؟ میں نے کہا امیر المومنین کیوں نہیں اس کی تانیں اور گنگری نہایت عمدہ ہیں۔ وہ ایک سے دوسری راگنی کی طرف ترقی کرتی ہے۔ اس کی آواز کے ٹکرے مروارید کے ہار سے جو خوبصورت سینے پر پڑا ہو زیادہ خوب صورت اور دلفریب ہیں کہنے لگے اسحٰق تمہاری یہ تعریف اس سے اور اس کے گانے سے کہیں بہتر ہے۔ پھر اپنے بیٹے ہارون سے کہا اس کلام کو غور سے سن لو

اسحٰق بن ابراہیم موصلی کا بیان اسحٰق بن ابراہیم الموصلی نے بیان کیا کہ میں نے معتصم سے ایک بات کے متعلق کچھ کہا تھا انہوں نے مجھ سے کہا۔ اسحٰق جب انسان پر خواہش غالب ہوتی ہے اس کی عقل معطل ہو جاتی ہے۔ میں نے عرض کیا امیر المومنین میں چاہتا تھا کہ کاش میری جوانی ہوتی تو میں آپ کی وہ خدمت کر سکتا جو میں چاہتا ہوں۔ کہنے لگے تم اب بھی اپنی کوشش سے میری خدمت کرتے ہو لہٰذا تمہاری جوانی اور پیری میں کچھ فرق نہیں۔

معتصم کی والدہ ابوحسان نے بیان کیا ہے کہ ابو اسحٰق المعتصم کی ماں ماردہ نام کرنے کی پیدائش تھی۔

فضل بن مروان نے بیان کیا ہے کہ ان کی ماں ماردہ سغدیہ تھی اس کے باپ کا نام غالباً بندکین تھا سواد میں نشو و نما پائی تھی۔ ان کے علاوہ ماردہ سے رشید کی اور بھی اولاد تھی ابو اسمٰعیل ارام حبیب اور دو اور لڑکیاں جن کے نام معلوم نہیں۔

معتصم کی سخاوت ابن ابی داؤد نے بیان کیا ہے کہ معتصم نے میرے ہاتھوں اور میرے ذریعہ سے صدقے اور خیراتیں ایک کروڑ درہم خرچ کئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۶

خلیفہ ہارون الواثق باللہ

بیعت خلافت معتصم کے انتقال کے دن یعنی چہار شنبہ ۸ ربیع الاول ۲۲۷ھ ان کے بیٹے ہارون الواثق بن محمد المعتصم کی بیعت خلافت ہوئی۔ ابو جعفر ان کی کنیت تھی۔ ان کی ماں ایک رومی ام ولد قراطیس نام تھی۔

اس سال توفیل بادشاہ روم مرگیا۔ بارہ سال اس نے حکومت کی تھی۔ اس کے بعد چونکہ اس کا لڑکا میخائیل بالکل بچہ تھا، اس کی بیوی تدورہ روما کی ملکہ بنی۔

امیر حج جعفر بن المعتصم اس سال جعفر بن المعتصم کی امارت میں حج ہوا واثق کی ماں بھی حج کے لئے اس کے ہمراہ تھی۔ مگر ۴ ذی قعدہ کو حیرہ میں اس کا انتقال ہوگیا۔ اور وہ کوفہ میں داؤد بن عیسیٰ کے محل میں دفن کردی گئی۔

۲۲۸ھ کے واقعات

متفرق واقعات اس سال کے رمضان میں واثق نے اشناس کی یہ عزت افزائی کی کہ اسے سامنے بٹھا کر دو ہار جواہر کے پہنائے۔

اس سال ابوالحسن المدائنی کا اسحٰق بن ابراہیم الموصلی کے گھر میں انتقال ہوا نیز اس سال مشہور شاعر حبیب بن اوس ابو تمام الطائی کا انتقال ہوا۔

اس سال عبداللہ بن طاہر نے حج کیا۔ اس سال مکہ کے راستے میں اشیائے خوراک کا نرخ بہت گراں ہوگیا ایک رطل روٹی ایک درہم میں اور پانی کی ایک مشک چالیس درہم میں ملنے لگی۔ عرفات میں پہلے نہایت شدید گرمی ہوئی جس سے حاجیوں کو سخت تکلیف برداشت کرنا پڑی اسی گھڑی پھر شدید بارش اور ژالہ باری سے حاجیوں کو سخت مصیبت اٹھانا پڑی قربانی کے دن منیٰ میں اس قدر شدید بارش ہوئی کہ اس کی نظیر نہیں۔ جمرہ عقبہ میں پہاڑ کے ایک ٹکڑے کے گر جانے سے کئی حاجی ہلاک ہوگئے۔

امیر حج محمد بن داؤد اس سال محمد بن داود کی امارت میں حج ہوا۔

۲۲۹ھ کے واقعات

واثق کا اہلکاروں پر عتاب اس سال واثق نے اپنے اہلکاروں کو قید کردیا۔ اور ان کے ذمے بہت سا روپیہ عائد کیا انہوں نے احمد بن اسرائیل کو اسحٰق بن یحییٰ بن معاذ فوج خاصہ کے سردار کے سپرد کیا اور حکم دیا کہ اسے روزانہ دس کوڑے مارے جائیں چنانچہ تقریباً ایک ہزار کوڑے مارے گئے تو اس نے اسی ہزار دینار ادا کئے۔ سلیمان بن وہب ایتاخ کے میر منشی سے چار لاکھ دینار وصول کئے گئے۔ حسن بن وہب سے چودہ ہزار دینار، احمد بن الخصیب اور اس کے ماتحت اہلکاروں سے دس لاکھ دینار ابراہیم بن رباح اور اس کے تحت منشیوں سے ایک لاکھ دینار، نجاح سے ساٹھ ہزار دینار اور ابوالوزیر سے سمجھوتہ کے ساتھ ایک لاکھ چالیس ہزار دینار وصول کئے گئے۔ عاملوں سے ان کی خدمت کے نذرانے میں جو وصول کیا گیا وہ ان رقموں سے علاوہ تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن ابی داؤد و نظمار نوجداری کے خلاف مقدمہ محمد بن عبدالملک نے ابن ابی داؤد اور دوسرے تمام نظماء نوجداری سے عداوت ٹھان لی۔ ان کی تحقیقات ہوئی اور وہ قید کئے گئے۔ اسحٰق بن ابراہیم کو ان کے حالات کی تحقیقات کے لئے عدالت عام میں اجلاس کا حکم ہوا۔ اس نے ان کی تحقیقات کی ان کو سب کے سامنے ملزم کی حیثیت سے کھڑا کیا۔ اور اس طرح ان کو ہر طرح کی تکلیف اور ذلت اٹھانا پڑی۔

عزون بن عبدالعزیز انصاری کا بیان عزون بن عبدالعزیز الانصاری نے بیان کیا کہ اس سال ہم ایک شب میں واثق کی خدمت میں حاضر تھے، انہوں نے خود ہی کہا آج مجھے نیند کی خواہش نہیں ہے مگر آؤ آج ہم باتیں کریں۔ وہ ایوان ہارونی کے بیچ کے دالان میں اس پہلی ہی ہوئی عمارت میں جسے ابراہیم بن رباح نے بنوایا تھا بیٹھ گئے۔ اس دالان کی ایک شق میں ایک سربفلک سفید گنبد تھا۔ جو سوائے ایک گز کے جس میں نظر گھوم سکتی تھی بالکل انڈا معلوم ہوتا تھا۔ اس کے وسط میں منقش ساگوان جس پر لاجوردی اور سنہرا کام لگا ہوا تھا۔ اسے قبہ منطقہ کہتے تھے اسی مناسبت سے اس دالان کو قبہ منطقہ والا دالان کہتے تھے۔

برامکہ کے زوال کے متعلق واثق کا استفسار ہم تمام رات بیٹھے باتیں کرتے رہے واثق نے کہا تم میں سے کون اس سبب سے واقف ہے جس کی وجہ سے میرے نامدار رشید نے برامکہ کا خاتمہ کیا۔ میں نے کہا میں اس کا پورا قصہ بیان کرتا ہوں۔ رشید کو معلوم ہوا کہ عون ورزی کی ایک بہت عمدہ جاریہ ہے رشید نے اسے بلا بھیجا اور اسے بغور دیکھا اس کا حسن و جمال عقل و تمیز ان کو پسند آئی انہوں نے عون سے اس کی قیمت دریافت کی اس نے کہا امیر المومنین میں نے جو قیمت اس کی مختص کی ہے اسے سب جانتے ہیں میں نے قسم کھائی ہے کہ ایک لاکھ دینار سے ایک پیسہ کم نہ لوں گا ورنہ میرے تمام مملوک اور یہ آزاد ہے۔ اور میرا تمام مال اللہ کی راہ میں صدقہ ہوگا۔ اس کے لئے میں نے ایسی قسم کھائی ہے کہ اس سے مجال مفر نہیں۔ اور اس پر میں نے صادق القول اور نیک کرداروں کو شاہد کیا ہے۔ تاکہ میں کسی طرح اس عہد کی خلاف ورزی نہ کر سکوں۔ لہٰذا اب میرے پاس کوئی حیلہ اس قسم کی خلاف ورزی کرنے کا نہیں ہے۔ یہ اس کی قیمت ہے۔ ہارون نے کہا اچھا ہم نے ایک لاکھ دینار میں اسے خرید لیا۔

یحییٰ کو جاریہ کی قیمت ادا کرنے کا حکم اس کے بعد انہوں نے یحییٰ بن خالد کو اس واقعہ کی اطلاع بھیجی اور حکم دیا کہ ایک لاکھ دینار بھیجدو۔ یحییٰ نے سن کر کہا یہ برائی کی ابتداء ہے اگر وہ صرف ایک جاریہ کی قیمت ادا کرنے کے لئے ایک لاکھ درہم طلب کرتے ہیں تو آئندہ اسی طرح اور مانگتے رہیں گے۔ اس خیال سے اس نے رشید کو اطلاع دی کہ اس قدر ممکن نہیں۔ رشید اس پر برہم ہو گئے اور کہنے لگے کیا میرے خزانے میں ایک لاکھ دینار بھی نہیں ہیں۔ انہوں نے دوبارہ یحییٰ سے اس رقم کا مطالبہ کیا اور کہا جس طرح ممکن ہو بھیجدی جائے۔ یحییٰ نے اپنے ملازمت اہلکاروں سے کہا کہ اس رقم کو درہموں کی شکل میں ان کے پاس لے جاؤ تاکہ اسے دیکھ کر ان کو معلوم ہو کہ ایک لاکھ دینار کیا ہوتے ہیں۔ اور شاید وہ اتنی بڑی رقم دیکھ کر اس جاریہ کو پلٹا دیں اور نہ خریدیں۔ چنانچہ اب اس نے ایک لاکھ دینار کے درہم ان کو بھیجے۔ اور کہا کہ یہ لاکھ دینار کی قیمت ہے۔ اس نے یہ بھی حکم دیا تھا کہ اس روپے کو اس دالان میں رکھا جائے جہاں سے وہ نماز ظہر کے لئے وضو کرنے نکلیں گے تاکہ خود دیکھ لیں۔

بیت المال العروس تعمیر کرنے کا حکم رشید ظہر کے وقت برآمد ہوئے تو ان کو تھیلیوں کے پہاڑ نظر آئے پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا کہ اس جاریہ کی قیمت ہے۔ چونکہ دینار موجود نہ تھے، اس لئے ان کی قیمت کے درہم حاضر ہیں۔ رشید کو وہ رقم بہت کثیر معلوم ہوئی۔ انہوں نے اپنے ایک خادم کو آواز دی اور کہا کہ اس کو لے کر میرے لئے ایک خاص توشہ خانہ بنا دو تاکہ جس قدر رقم میں چاہوں وہاں رکھ سکوں اور اس کا نام انہوں نے بیت المال العروس رکھا اور حکم دیا کہ وہ جاریہ عون کو واپس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دی جائے۔

ہارون الرشید کا ابوالعود کو انعام دینے کا حکم اب انہوں نے روپیہ کی تفتیش شروع کی۔ معلوم ہوا کہ تمام سرکاری زر کو برامکہ برباد کر چکے ہیں انہوں نے برامکہ کی جانب سے بے رخی شروع کی اور ان کو مشتبہ نظروں سے دیکھنے لگے۔ برامکہ کے علاوہ اپنے دوسرے مصاحبین اور ادبا کو اپنے پاس بلا کر ان سے باتیں کرتے اور انھیں کے ہمراہ رات کا کھانا کھاتے۔ ان لوگوں میں ایک ایسا شخص تھا جو ادب میں مشہور تھا اور اپنی کنیت ابوالعود سے معروف تھا۔ وہ دوسرے درباریوں کے ساتھ ایک رات وہ بھی حاضر ہوا اس کی گفتگو رشید کو بہت پسند آئی انہوں نے اپنے ایک خدمت گار کو حکم دیا کہ تم صبح کو یحییٰ بن خالد کے پاس جا کر ہماری طرف سے کہنا کہ ابوالعود کو تیس ہزار درہم دیدیے جائیں خدمتگار نے یحییٰ سے کہدیا اس نے ابوالعود سے کہا کہ میں تم کو دوں گا مگر آج کچھ نہیں ہے۔ روپیہ آجائے تو انشاء اللہ تم کو دوں گا۔

ابوالعود کی یحییٰ سے مخاصمت اس کے بعد یحییٰ اس سے وعدے کر کے ٹالتے رہا اسی طرح ایک مدت گزر گئی۔ اب ابوالعود کے دل میں برامکہ کی عداوت پیدا ہوئی اور وہ ایسے موقع کی تلاش میں لگ گیا کہ جب وہ رشید کو ان کے خلاف برہم کرے اس سے پہلے ہی لوگوں میں اس بات کی شہرت ہو چکی تھی کہ رشید برامکہ کو اچھا نہیں سمجھتے۔ ابوالعود ایک رات ان کی خدمت میں حاضر ہوا باتیں ہونے لگیں سلسلہ کلام کو وہ اپنی چال سے عمر و بن ابی ربیعہ کے ان اشعار پر لے آیا جو اس نے ان کو سنا دیئے۔

وعدت ھندٌ وما کانت تعد لیت ھندًا انجزتنا ما تعد

واستبدت مرۃً واحدۃً انما العاجز من لا یستبد

ترجمہ، ہند نے وعدہ کر لیا حالانکہ وہ کسی سے وعدہ نہیں کرتی۔ کاش وہ اس وعدہ کو ہمارے لئے ایفا کرے۔ اور صرف ایک مرتبہ اس نے اپنی رائے پر اصرار کیا اور جو شخص اپنی رائے پر عمل نہیں کرا سکتا عاجز ہوا کرتا ہے، رشید نے کہا ہاں نکما ہی اپنی رائے پر عمل نہیں کرا سکتا۔ جلسہ برخاست ہو گیا۔

ابوالعود کو رقم کی ادائیگی یحییٰ نے رشید کے خدمتگاروں میں سے ایک خدمت گار کو دربار کی خبریں پہنچانے کے لئے متعین کیا تھا صبح کو یحییٰ رشید کے پاس گیا۔ رشید نے کہا کل شب حاضرین میں سے ایک صاحب نے مجھے بعض شعر سنائے۔ میرا ارادہ تھا کہ اسی وقت تم کو بلا بھیجوں مگر پھر میں نے مناسب نہ سمجھا کہ تم کو دق کروں۔ اب وہ شعر سنو۔ یحییٰ نے کہا کیا خوب کہا ہے مگر وہ اپنے دل میں سمجھ گیا کہ ان اشعار سے کیا مراد ہے۔ پھر آکر اس نے اپنے مخبر خدمتگار کو بلایا اور پوچھا کہ یہ شعر کس نے پڑھے تھے؟ اس نے کہا ابوالعود نے۔ یحییٰ نے اسے بلایا اور کہا کہ آپ کے روپے کی ادائی میں بیشک ہم نے دیر کی مگر اب روپیہ آگیا ہے۔ پھر اپنے ایک خادم سے کہا کہ ان کو تیس ہزار درہم تو امیر المومنین کے خزانے سے دو اور بیس ہزار میری طرف سے اس تاخیر کے معاوضہ میں دو۔ جو ان کا رقم کی ادائی میں ہم نے کی ہے۔ نیز فضل اور جعفر سے جا کر کہو کہ یہ شخص احسان کا مستحق ہے۔ امیر المومنین نے ان کو روپیہ دلوایا تھا میں نے دینے میں تاخیر کی۔ اب روپیہ آگیا ہے تو میں نے نہ صرف امیر المومنین کا عطیہ بیباق کیا بلکہ اپنے پاس سے بھی صلہ دیا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم دونوں بھی ان کو صلہ دو انہوں نے پوچھا یحییٰ نے کیا دیا ہے؟ اس نے وہ رقم بتائی جو یحییٰ نے دی تھی۔ ان دونوں نے بھی بیس بیس ہزار درہم دے دیئے یہ اس سب روپیہ کو لیکر اپنے گھر آگیا رشید نے ان کی گرفت میں پوری کوشش کی اور ایک دم سب کو گرفتار کر لیا ان کا اقتدار اور اقبال تمام ختم ہو گیا رشید نے جعفر کو قتل کر دیا اور جو کچھ کیا وہ سب کو معلوم ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاتبوں کے خلاف کارروائی قصہ سن کر واثق کہنے لگے میرے دادا سچے ہیں۔ بیشک جو شخص اپنی رائے پر عمل نہ کرا سکتا ہو وہ عاجز ہے۔ اس کے بعد وہ خیانت کا ذکر کرنے لگے اور کہنے لگے کہ خائن اس سزا کے مستحق ہوتے ہیں۔ عزدن کہتا ہے کہ اسی وقت میرے دل میں یہ بات جم گئی تھی کہ یہ بہت جلد اپنے کاتبوں کے خلاف سخت کارروائی کریں گے۔ چنانچہ ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ انہوں نے ان سب کو پکڑ لیا۔ ابراہیم بن رباح، سلیمان بن وہب، ابو الخزیرا احمد بن الخصیب اور ان کی ساری جماعت گرفتار کر لی گئی۔

سلیمان بن وہب سے مطالبہ کی وصولی واثق نے ایتاخ کے کاتب سلیمان بن وہب کو گرفتار کر کے اس پر دو لاکھ درہم یا دینار کا مطالبہ عائد کیا۔ اسے قید کر دیا گیا اور ملاحوں کا کرتا پہنا دیا گیا۔ اس نے ایک لاکھ درہم تو اسی وقت دے دیئے اور باقی کے لئے بیس ماہ کی مہلت مانگی۔ واثق نے اس کی یہ بات مان لی اسے رہا کر کے پھر ایتاخ کی مسند پر بحال کر دیا اور حسب دستور سیاہ لباس پہننے کی اجازت دی۔

امارت یمن پر شار بامیان کا تقرر اس سال ایتاخ کی طرف سے شار بامیان یمن کا والی ہو کر ربیع الآخر میں یمن کو روانہ ہوا

امیر حج محمد بن داؤد اس سال محمد بن صالح بن العباس مدینہ کا والی ہوا۔ اس سال محمد بن داؤد کی امارت میں حج ہوا۔

۲۳۰ھ کے واقعات

اس سال واثق نے بغاء الکبیر کو ان بدویوں کی سرزنش کے لئے جنہوں نے حوالی مدینہ میں ہنگامہ برپا کر رکھا مدینہ بھیجا۔

بنی سلیم کے اطراف مدینہ میں شورش بنی سلیم نے مدینہ کے اطراف میں عرصہ سے ایک اودھم مچا رکھا تھا اور لوگوں کو پریشان کر رکھا تھا۔ حجاز کے جس ہاٹ میں ان کا گزر ہوتا وہ جس طرح چاہتے اجناس کو لے لیتے۔ رفتہ رفتہ ان کی جرات اتنی بڑھی کہ انہوں نے جمادی الآخر ۲۳۰ھ میں مقام جار میں بنی کنانہ اور بنی باہلہ کی ایک جماعت پر حملہ کر کے ان کو لوٹ لیا اور ان میں سے بعض کو قتل بھی کر دیا۔ ان کا سرغنہ عزیزہ بن قطاب السلمی تھا۔ محمد بن صالح بن العباس الہاشمی اس وقت کے عامل مدینہ نے حماد بن جریر الطبری کو جسے واثق نے دو سو جندارمہ کے ساتھ مدینہ کی بدویوں کی دستبرد سے چوکیداری کے لئے مدینہ بھیجا تھا، ان کی سرزنش کے لئے بھیجا۔

حماد بن جریر کا بنی سلیم پر حملہ حماد باقاعدہ سپاہ، اہل مدینہ کے قریش، انصار ان کے موالیوں اور دوسرے رضا کاروں کے ساتھ ان کے مقابلہ کے لئے چلا۔ ان کے طلائع ملے۔ اگرچہ بنی سلیم لڑائی سے کترا رہے تھے، مگر حماد بن جریر نے ان سے لڑنے کے لئے اپنی فوج کو حکم دیدیا اور مقام رویثہ پر جو مدینہ سے تین منزل فاصلہ پر ہے، ان پر حملہ آور ہوا۔ بنی سلیم اعمان کی کمک کی جو انھیں صحرا سے ملی تھی، کل تعداد چھ سو پچاس تھی۔ ان میں زیادہ تعداد جو لڑنے آئی تھی، وہ بنی سلیم کے قبیلہ بنی عوف کے لوگ تھے۔ اشہب بن دویکل بن یحییٰ بن حمیر العوفی اس کا چچا سلمہ بن یحییٰ اور بنی لبید کا غریزہ بن القطاب اللبیدی ان کے ساتھ اور ان کے قائد تھے۔ ان میں کل ایک سو پچاس سوار تھے۔ حماد اور اس کی جماعت نے ان سے جنگ شروع کی۔ اثنائے جنگ میں بنی سلیم کے اہل وطن سے جس کا نام اعلی الرویثہ تھا اور جو مقام جنگ سے چار میل تھا پانسو کی اور کمک ان کو پہنچ گئی۔ اب وہ نہایت بے جگری سے لڑے۔

حماد بن جریر کا قتل مدینہ کے جتنے نام لوگوں کو لے کر میدان کارزار سے بھاگ گئے۔ مگر حماد اس کی جمعیت والے، قریش اور انصار بدستور مقابلہ پر جمے رہے۔ اور انہوں نے آتش جنگ کا پورا مزا چکھا۔ حماد اور اس کی جمعیت قتل ہو گئی۔ قریش اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصار ے جو لوگ میدان جنگ میں ثابت قدم رہے تھے ان کی ایک معقول تعداد تھی۔ بنو سلیم نے تمام مویشی اسلحہ اور کپڑوں پر قبضہ کر لیا۔ اس جنگ سے ان کی شوکت بہت بڑھ گئی۔ انہوں نے مکہ اور مدینہ کے درمیان کے تمام قریوں اور پانی کے چشموں کو لوٹ لیا۔ کوئی شخص اس راہ سے گزر نہیں سکتا تھا۔ انہوں نے آس پاس کے دوسرے قبائل عرب پر بھی شبخون مارے۔

بغاء الکبیر کی بنی سلیم پر فوج کشی واثق نے بغاء الکبیر ابو موسیٰ الترکی کو زرہ پوش فوج ترکوں اور مغربیوں کے ساتھ ان کی سرزنش کے لئے حجاز بھیجا وہ شعبان ۲۳۰ھ میں وہاں آ گیا۔ ابھی شعبان کے کچھ دن باقی تھے کہ وہ حرہ بنی سلیم کی طرف چلا اس کے مقدمۃ الجیش پر طرخان الترکی سردار تھا۔ اس نے ان کو حرہ کے ایک چشمہ پر آ لیا اور اس کے ایک پہلو میں سوار قبیہ سے اور دوسرے پہلو میں جان کا وہ قصبہ تھا، جہاں وہ دشمن سے بھاگ کر پناہ گزیں ہوتے تھے، اور یہ بہت سے قلعے تھے، جنگ ہوئی جو جماعتیں ان کے مقابل ہوئیں ان میں سے بیشتر حصہ بنی عوف کا تھا۔ ان میں غریزہ بن القطاب اور اشہب بھی تھے جو آج دونوں سپہ سالاری کر رہے تھے۔

بنی عوف کی شکست و فرار بغاء نے ان کے تقریباً پچاس آدمی قتل کر دیئے اور اتنے ہی قید کر لئے۔ بقیہ نے شکست کھا کر راہ فرار اختیار کی۔ اس واقعہ سے بنو سلیم زد میں آ گئے لڑائی کے بعد بغاء نے ان کو امیر المومنین واثق کی خدمت میں حاضری کی شرط پر امان کی دعوت دی اور خود وہ سوار قبیہ میں قیام پذیر ہو گیا۔

بنو سلیم کی اطاعت بنو سلیم اس کے پاس آنے لگے اور جمع ہوئے اس نے ان کو دس دو پانچ اور ایک کر کے جمع کیا ان کے علاوہ جو دوسرے لوگ وہاں جمع ہوئے اس نے ان کو گرفتار کر لیا۔ البتہ بنی سلیم کے بدمعاش اکثر بھاگ گئے اور بہت کم اس کے ہاتھ آئے۔ یہی لوگوں کو زیادہ ستاتے اور راہزنی کرتے تھے۔ جو لوگ اس کے ہاتھ آئے ان میں اپنی ثابت قدمی کی وجہ سے زیادہ تر بنی عوف تھے۔ آخری آدمی جو پکڑا گیا وہ بنی سلیم کے خاندان بنی عبش کا ایک شخص تھا۔ اس طرح جس جس کے شریر اور مفسد ہونے کی اسے اطلاع ملی تھی، اس نے ان سب کو پکڑ لیا۔ ان کی تعداد ایک ہزار کے قریب تک پہنچی۔ ان کے علاوہ اس نے دوسروں کو رہا کر دیا۔

بغاء الکبیر کی مدینہ میں آمد اب بغا سوار قبیہ سے بنی سلیم کے قیدی اور دوسرے امان گیروں کو لے کر ذی القعدہ ۲۳۰ھ میں مدینہ آیا۔ یہاں اس نے ان سب کو یزید بن معاویہ کے مکان میں قید کر دیا۔ ذی الحجہ میں حج کے ارادے سے مکہ روانہ ہوا۔ حج کے بعد ذات عرق آیا۔ اس نے بنی ہلال کو بھی بنی سلیم کی طرح امان کی دعوت بھیجی وہ اس کے پاس آئے اس نے ان کے تقریباً تین سو بدمعاش سرکشوں کو گرفتار کر کے باقی چھوڑ دیئے۔ پھر وہ ذات عرق سے جو لیلان سے ایک منزل اور مکہ سے دو منزل ہے چلا آیا۔

عبداللہ بن طاہر کا انتقال اس سال دوشنبہ کے دن ۱۱ ربیع الاول کو نیشاپور میں ابو العباس عبداللہ بن طاہر کا اشناس کی موت سے صرف نو دن بعد انتقال ہوا۔ مرنے کے وقت وہ جنگ، شرط، علاقہ سواد، خراسان اس کے توابع، رے، طبرستان اور اس کا ملحقہ علاقہ اور کرمان کا والی تھا۔ اس تمام علاقہ کا خراج چار کروڑ اسی لاکھ تھا۔ اس کے بعد واثق نے ان تمام خدمتوں پر اس کے بیٹے طاہر کو سرفراز کر دیا۔

امیر حج اسحٰق بن ابراہیم اس سال اسحٰق بن ابراہیم بن مصعب نے حج کیا اور اس کا انتظام اسی کے تفویض تھا مگر حج محمد بن داؤد کی امارت میں ادا ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنہ ۲۳۱ھ کے واقعات

اس سال محرم میں مسلمانوں اور رومیوں میں زر فدیہ کی ادائی کے بعد قیدیوں کا تبادلہ خاقان خادم کے ہاتھ سرانجام پایا مسلمانوں کی تعداد ۳۶۲ ہو گئی تھی۔ اس سال وہ تمام بنی سلیم جن کو بغا نے قید کیا تھا مارے گئے۔

بنو ہلال کی گرفتاری جب ذات عرق میں بنو ہلال بغا کے پاس آئے اور اس نے ان میں سے اتنے لوگوں کو جو ہم بیان کر چکے ہیں پکڑ لیا تو وہ محرم کے عمرہ کو ادا کرنے روانہ ہوا۔ اور پھر مدینہ پلٹ آیا۔ اور یہاں اس نے ان بنو ہلال کو بھی جن کو اس نے پکڑ لیا تھا، مدینہ آ کر بنی سلیم ہی کے ساتھ یزید بن معاویہ کے محل میں قید کر دیا۔ اور سب کو بیڑیاں ڈلوا دیں۔ بنو سلیم اس سے چند ماہ پہلے پکڑے جا چکے تھے۔

بنو سلیم اور بنو ہلال کی فرار ہونے کی کوشش اس کے بعد اب بغا بنو مرہ کی طرف چلا اس وقت مدینہ میں تقریباً تیرہ سو آدمی بنی سلیم اور بنو ہلال کے قیدی تھے انہوں نے بھاگنے کے لئے اس محل میں نقب لگائی اہل مدینہ کی ایک عورت نے اس کو دیکھ لیا اور سب کو آواز دی۔ تمام اہل مدینہ وہاں آ گئے دیکھا کہ قیدیوں نے پہرہ داروں پر حملہ کر کے ایک یا دو کو قتل بھی کر دیا ہے۔ اور کچھ یا ایک بڑی تعداد نے جیل سے نکل کر اپنے پہرہ داروں کے ہتھیار سنبھال لئے ہیں۔

بنو سلیم و بنو ہلال کے قیدیوں کا قتل اس خطرناک حالت کو محسوس کر کے تمام مدینہ والے جن میں شرفا اور غلام سب تھے، ان کے مقابلہ میں آمادہ ہو گئے۔ عبداللہ بن احمد بن داؤد الہاشمی اس وقت مدینہ کا عامل تھا۔ مدینہ والوں نے ان کو قید سے نکل بھاگنے سے روک دیا اور ساری رات صبح تک اس محل کا محاصرہ کئے رہے۔ ان قیدیوں نے جمعہ کی رات میں یہ اقدام کیا تھا۔ اور یہ اس لئے کہ عزیزہ بن القطاب نے ان سے کہا تھا کہ میں سنیچر کو اپنے لئے منحوس پاتا ہوں۔ اہل مدینہ برابر ان سے چمٹ کر لڑتے رہے بنو سلیم نے بھی مقابلہ کیا مگر مدینہ والوں کو ان پر غلبہ حاصل ہوا اور اب انہوں نے ان سب کو قتل کر دیا۔ عزیزہ یہ رجز پڑھ رہا تھا:۔

لابد من زخم وان صاق الباب — انی انا عزیزۃ بن القطاب
للموت خیر للفتی من العاب — ھذا وربی عمل للبواب

ترجمہ: اگرچہ دروازہ تنگ ہو مگر اس میں گھسنا ضرور ہے۔ میں عزیزۃ بن القطاب ہوں نامردی سے جوانمرد کے لئے موت بہتر ہے۔ بخدا میں پہرہ داروں کے ساتھ یہی کرتا ہوں

بڑی جسے اس نے توڑ لیا تھا اس کے ہاتھ میں تھی، وہی اس نے ایک شخص کو پھینک ماری جس سے وہ بیہوش ہو کر گر پڑا۔ جس قدر قیدی اس گھر میں تھے، وہ بلا استثنا، سب ہی قتل کر دیئے گئے۔ مدینہ کے حبشیوں نے اس موقع سے بہت فائدہ اٹھایا کہ جو بدی سامان معیشت خریدنے مدینہ آئے تھے ان میں سے جسے انہوں نے شہر کی گلی کوچوں میں پایا قتل کر دیا۔ یہاں تک کہ ایک اعرابی جو قبر نبی سے نکل رہا تھا، اسے بھی ان حبشیوں نے قتل کر دیا یہ بنی ابوبکر بن کلاب کے خاندان میں عبدالعزیز بن زرارہ کی اولاد میں تھا۔ بغا وہاں موجود نہ تھا جب واپس آیا تو اس نے دیکھا کہ وہ سب کے سب قتل ہونے پڑے ہیں۔ یہ بات اسے بہت ہی ناگوار معلوم ہوئی۔ اور اسے اس قتل عام کا نہایت ہی سخت رنج ہوا۔

قیدیوں کے رجزیہ اشعار بیان کیا گیا ہے کہ محافظ نے رشوت لے کر ان سے دروازہ کھول دینے کا وعدہ کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ مگر اس کی میعاد سے پہلے ہی یہ لوگ نکل پڑے۔ وہ لڑتے جاتے تھے اور رجز میں یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

الموت خیرٌ للفتیٰ من العار قد اخذ الجواب الف دینار

ترجمہ: جوانمرد کے لئے موت ذلت سے بہتر ہے۔ محافظ جیل نے ایکہزار دینار لئے ہیں۔

جب بغا نے ان کو پکڑا تھا اس وقت وہ یہ کہہ رہے تھے:

یا بغیۃ الخیر وسیف المنتبہ وجانب الجور البعید المشتبہ

ترجمہ: اے امید گاہ خیر اور چونکا دینے والی تلوار اور ایسے افعال سے علیحدہ رہنے والے جس میں دور دراز کا بھی ظلم کا شبہ ہوتا ہو۔

من کان مناجاتا فلست بہ افعل ھداک اللہ ما امرت بہ

ترجمہ: ہم میں جو مجرم ہو میں اس کے ساتھ نہیں ہوں۔ اللہ تم کو ہدایت دے جو تم کو حکم دیا گیا ہے اس کی بجاآوری کرو۔

بغا نے کہا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تم کو قتل کر دوں۔

غزیہ بن القطاب کا قتل غزیہ بن القطاب بنی سلیم کا سرگروہ اپنے ساتھیوں کے قتل کے بعد ایک کنوئیں میں جا چھپا تھا۔ ایک مدنی نے وہاں پہنچ کر اسے قتل کر دیا۔

موذن کی قبل از وقت اذان جس رات مدینہ والے بنی سلیم کی نگہبانی کے لئے بیدار رہے تھے ان کے موذن نے رات ہی میں صبح کی اذان کہدی تاکہ طلوع فجر سے بنی سلیم غفلت میں نہ جائیں اس پر اعرابی ہنسنے لگے اور کہنے لگے۔ اے ستو پینے والو! تم ہمیں رات کے متعلق وقت بتاتے ہو ہم رات کو تم سے زیادہ جانتے ہیں۔

بنی فزارہ اور بنی مرہ پر بغا الکبیر کی فوج کشی چونکہ بغا بنی فزارہ اور بنی مرہ کی ان جماعتوں سے لڑنے جنہوں نے فدک پر غاصبانہ قبضہ کر لیا تھا گیا ہوا تھا اس لئے وہ یہاں ان لوگوں کی نگرانی کے لئے موجود نہ تھا۔ فدک کے قاصدین کے سامنے پہونچکر اس نے بنی فزارہ کے ایک شخص کو ان کے پاس بھیجا تاکہ اس کی طرف سے وہ امان پیش کرے اور اس کے نتیجہ سے آکر اطلاع دے اس فزاری نے ان کے پاس آکر انھیں بغا کی سطوت سے ڈرایا اور کہا کہ بہتر یہ ہے کہ یہاں سے بھاگ جاؤ ورنہ مارے جاؤ گے۔ ان میں سے اکثر تو فدک کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور صحرا میں چلے گئے۔ چند رہ گئے ان کا قصد تھا کہ خیبر جنفا اور اس کے اطراف میں بھاگ کر چھپ جائیں۔ ان میں سے بعض کو اس نے گرفتار کر لیا بعض کو امان دی اور بقیہ اپنے سردار رکاض کی قیادت میں یہاں سے بھاگ کر بلقا چلے گئے۔ جو دمشق کے علاقہ میں ہے۔ بغا موضع جنفار میں جو شام اور حجاز کی سرحد پر واقع ہے تقریباً چالیس راتیں مقیم رہا اور پھر ان بنی مرہ اور فزارہ کو لے کر جو اس کے ہاتھ آگئے تھے، مدینہ پلٹا۔

بنی کلاب کی گرفتاری اس سال بنی غطفان، فزارہ اور اشجع کے خاندانوں کی ایک جماعت بغا کے پاس آئی، اس نے ان کے پاس اور بنی ثعلبہ کے پاس اپنے آدمی بھیجے تھے، ان کے آنے کے بعد بغا نے محمد بن یوسف الجعفری کو حکم دیا کہ وہ ان سے سخت حلف دے کر اس بات کا عہد لے کہ جب وہ ان کو طلب کرے گا وہ آنے سے انکار نہ کریں گے۔ انہوں نے قسمیں کھا کر یہ عہد کر لیا۔ اس کے بعد بغا بنی کلاب کی تلاش میں خیر سپتہ روانہ ہوا اس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے پیامبران کے پاس بھیجے۔ ان کے تقریباً تین ہزار آدمی اس کے پاس آگئے۔ ان میں سے اس نے تیرہ سو بغاروں کو پکڑ کر باقی کو چھوڑ دیا۔ وہ ان کی مدد کے لیے ۲۳۱ھ میں مدینے آیا اور یہاں آکر اس نے ان کو یزید بن معاویہ کے مکان میں قید کر دیا۔ اس کے بعد بغا کہ روانہ ہوا اور وہاں حج کے زمانے تک قیام پذیر رہا۔ بغا کی خبر موجودگی کے زمانے میں بنی کلاب جیل میں پڑے سڑ رہے ہیں۔ اور اس مدت میں کسی قسم کی معاش ان کو نہیں دی گئی۔ مدینہ واپس آکر اس نے ثعلبہ، ابی بکر اور فزارہ کے ان لوگوں کو جنہوں نے قسمیں کھا کر اطاعت کا عہد کیا تھا، طلب کیا، مگر وہ نہ آئے اور متفرق علاقوں میں منتشر ہو گئے۔ بغا نے ان کی گرفتاری کے لیے مہم بھیجی۔ مگر ان میں سے کچھ زیادہ ہاتھ نہ لگے۔

احمد بن نصر کی بغاوت اس سال بغداد میں عمرو بن العطاء کے محلہ میں ایک جماعت نے حکومت کے خلاف حرکت کی اور انہوں نے احمد بن نصر الخزاعی کے لیے بیعت کی۔

احمد بن نصر مالک بن الہیثم الخزاعی کا جو بنی عباس کا ایک نقیب تھا پوتا تھا۔ محدثین میں سے یحییٰ بن معین، ابن الدورقی اور ابن خیثمہ جیسے اصحاب اس سے ملنے جاتے تھے، باوجود اس بات کے کہ اس کے باپ کا بنی عباس کی حکومت سے خاص تعلق تھا اور اسے اس حکومت میں خاص منزلت حاصل تھی، مگر یہ قرآن کو مخلوق ماننے والوں کے سخت مخالف تھا اور ان کے خلاف بہت نازیبا الفاظ استعمال کیا کرتا تھا۔ اس کے برخلاف واثق ایسے لوگوں کے بہت ہی مخالف تھے انہوں نے ایسے سب لوگوں کا امتحان لیا تھا اور احمد بن ابی داؤد نے احمد بن نصر پر مباحثہ میں غلبہ پایا تھا۔

احمد بن نصر کی خلق قرآن ماننے والوں سے مخالفت ایک صاحب نے بیان کیا کہ میں ایک دن اسی زمانے میں احمد بن نصر کے پاس گیا۔ بہت سے لوگ اس کے پاس بیٹھے تھے۔ کسی نے واثق کا ذکر کیا۔ نام سنتے ہی احمد بن نصر کہنے لگا اس خنزیر نے ایسا کیا یا اس کا فر نے کہا۔ یہ بات ظاہر ہو گئی اسے لوگوں نے حکومت کی گرفت سے ڈرایا۔ اور کہا امیر المومنین کو تمہارے کاموں کی اطلاع ہو چکی ہے۔ احمد بن نصر ان کی طرف سے خوفزدہ ہو گیا۔ جو لوگ اس سے ملنے آیا کرتے تھے، ان میں ایک ابو ہارون السراج تھا، دوسرے کا نام طالب تھا، اور ایک اور خراسانی تھا جو اسحٰق بن ابراہیم بن مصعب کو توال کی جمعیت سے تعلق رکھتا تھا۔ اور یہ بھی عقائد میں اس کا ہم خیال تھا۔ بغداد کے جو محدث اور خلق قرآن کے منکر اس کے پاس آمد و رفت رکھتے تھے انہوں نے احمد کو

احمد کو خلق قرآن کی علانیہ انکار کرنے کی ترغیب ترغیب دی کہ وہ خلق قرآن سے علانیہ انکار کرے۔ چونکہ اس کے باپ دادا کا دولت بنی عباس میں ایک خاص اثر تھا اور خود اس کا بغداد میں بہت اثر و نفوذ تھا اس لیے دوسروں کو چھوڑ کر صرف اسی کو اس مقصد کے لیے آمادہ کیا گیا۔ نیز اس وجہ سے بھی کہ ۲۱۰ھ میں جب مدینۃ السلام میں بدمعاشوں کی کثرت ہوئی اور اس وقت فتنہ و فساد برپا ہوا جبکہ مامون ابھی تک خراسان میں تھے، اس کے ہاتھ پر بھی بغداد کے مشرقی والوں نے نیکی کی تلقین کی اور برائی سے بچنے کے لیے بیعت کی تھی۔ اس تمام واقعہ کو ہم پہلے بیان کر آئے ہیں اس وقت مامون کے ۲۱۰ھ ہجری میں بغداد آنے تک اس کے اثر کا وہی حال تھا۔ انھیں اسباب کی وجہ سے لوگوں نے اب بھی یہ امید کی کہ اگر یہ متحرک ہو گا تو عوام اس کے ساتھ ہو جائیں گے۔

واثق کے خلاف بغاوت کرنے کا منصوبہ چنانچہ جب اس سے یہ بات کہی گئی اس نے اسے مان لیا۔ مذکورہ بالا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں شخص لوگوں میں اس کی تحریک پھیلاتے پھرتے تھے۔ انہوں نے ایک قوم کو بہت سا روپیہ بھی دیا۔ ان کے ہر شخص کو ایک ایک دینار تقسیم کیا۔ اور یہ قرارداد ہو گئی کہ فلاں رات نقارہ بجے اس کی صبح میں سب لوگ جمع ہو کر حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ طالب بغداد کی سمت غربی میں اپنے ساتھ دینے والوں کے ساتھ اور ابوہارون جانب شرقی میں مقیم تھا۔ جہاں ان دونوں نے دوسروں کو دینار دیئے تھے۔ وہاں ابوہارون نے تقسیم کرنے کے لئے ابوالاشرس انقائد کے خاندان کے دو شخصوں کو بہت سے دینار دیئے تھے۔ تاکہ وہ اسے اپنے ہمسایوں میں بانٹ دیں۔

سازش کا انکشاف ان میں سے ایک نے خوب نبیذ پی تھی اور بھی کئی شخص نبیذ پینے کے لئے اس کے پاس جمع ہو گئے اور جب نشہ نے ان کو مدہوش کر دیا انہوں نے بدھ کی رات میں شب میعاد سے ایک رات قبل ہی اجتماع کے لئے نقارہ بجا دیا۔ حالانکہ اس کے لئے ۲۷ شوال ۲۳۱ھ جمعرات کی رات مقرر کی گئی تھی۔ مگر یہ بے ہوش اسی خیال میں رہے کہ آج ہی وہ رات ہے جو خروج کے لئے مقرر ہے اس لئے وہ مسلسل نقارہ بجاتے رہے۔ مگر کوئی بھی ان کی بانگ پر برآمد نہ ہوا۔ اس وقت اسحٰق بن ابراہیم کو نوال شہر بغداد سے باہر گیا ہوا تھا۔ اور اس کا بھائی محمد بن ابراہیم اس کی نیابت کر رہا تھا۔ اس نے اپنے غلام رخش کو ان کے پاس بھیجا۔ اس نے ان کے پاس آ کر پوچھا یہ کیا ہے اور کون نقارہ بجا رہا ہے۔ مگر کسی نے ان کا پتہ نہیں دیا۔

عیسیٰ الاعور کی گرفتاری آخر کار اس نے پتہ چلا کر ایک کانے عیسیٰ الاعور کو جو اکثر حماموں میں پھرا کرتا تھا گرفتار کیا۔ اور اسے مار کی دھمکی دی۔ اس نے بھی اشرس کے دونوں شخصوں، احمد بن نصر بن مالک اور بعض اور لوگوں کے نام بتائے کہ یہ ان کی سازش ہے رخش نے اسی رات ان سب کی تلاش کی اور ان میں سے بعض کو گرفتار کر لیا۔

طالب اور ابوہارون کی گرفتاری اس نے طالب کو جس کا مکان سمت شرقی میں تھا اور ابوہارون السراج کو جس کا مکان سمت غربی میں تھا گرفتار کیا۔ اور جن کے نام عیسیٰ الاعور نے بتائے تھے ان کو انھیں دنوں اور رات کو میں تلاش کر کے پکڑا اور جو جس سمت کا تھا اور جہاں گرفتار ہوا تھا اسے اسی سمت میں قید کر دیا۔ اس نے ابوہارون اور طالب کے پیروں میں ستر ستر رطل کی فولادی بیڑیاں ڈلوائیں اشرس کے دونوں بیٹوں کے مکانوں میں اثنا تفتیش میں دو سبز علم ملے جو ایک کنویں میں چھپائے گئے تھے۔ محمد بن عباس عامل سمت غربی کے ایک سپاہی نے اسے کنویں سے نکالا۔ اس وقت سمت شرقی کا عامل عباس محمد بن جبرئیل الفائد الخراسانی تھا۔

احمد بن نصر کی گرفتاری پھر احمد بن نصر کا ایک خواجہ سرا گرفتار کیا گیا اور جب اس کو سزا کی دھمکی دی گئی اس نے عیسیٰ الاعور کے بیان کی تصدیق کی رخش احمد بن نصر کے پاس آیا وہ حمام میں تھا۔ اس نے حکومت کے ملازمین سے کہا میرا یہ مکان موجود ہے اس کی تلاشی لے لو۔ اگر یہاں تم کو کوئی نشان سامان یا ہتھیار جس سے فتنہ کی تیاری ثابت ہوتی ہو دستیاب ہو تو میرے مکان کی ضبطی اور میرا قتل تمہارے لئے حلال ہے۔ اس کے مکان کی تلاشی لی گئی۔ مگر کوئی مشتبہ شے وہاں سے برآمد نہ ہوئی۔ یہ لے محمد بن ابراہیم بن مصعب کے پاس لائے انہوں نے اس کے دو خواجہ سرا، دو بیٹے اور ایک اور شخص اسماعیل بن محمد بن معاویہ بن بکر الباہلی کو جس کا مکان سمت شرقی میں تھا اور جو اس کے پاس آمد و رفت رکھتا تھا، گرفتار کر لیا۔ یہ چھ آدمی امیرالمومنین واثق کی خدمت میں بغیر خود کے زین کے خچروں پر سوار کر کے سامرا بھیج دیئے گئے۔ احمد بن نصر کو دہرمی بیڑیاں ڈالی گئی تھیں یہ بغداد سے جمعرات کے دن جبکہ ماہ شعبان ۲۳۱ھ کے ختم ہونے میں صرف ایک شب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہ گئی تھی، سامرا پہونچے۔

احمد بن نصر سے خلق قرآن کے متعلق استفسار واثق کو ان کی گرفتاری کی اطلاع ہو چکی تھی اور انہوں نے ابن ابی داؤد اور ان کے دوستوں کو اپنے پاس بلا لیا تھا۔ ان کے آنے کے بعد انہوں نے ان کے عقائد کے امتحان اور تحقیقات کے لئے دربار عام منعقد کیا۔ سب لوگ حاضر ہو گئے۔ احمد بن ابی داؤد ظاہر میں اس کے قتل سے پہلو بچانا چاہتا تھا اسی لئے جب احمد بن نصر کو دربار میں پیش کیا گیا تو واثق نے اس سے اس کی غداری یا بغاوت کے ارادہ کے متعلق جس کی ان کو شکایت پہنچی، کوئی سوال نہیں کیا۔ بلکہ پوچھا احمد قرآن کے متعلق کیا کہتے ہو۔ اس نے کہا وہ اللہ کا کلام ہے۔ احمد نہا دھو کر خوشبو لگا کر اس یقین کے ساتھ کہ ضرور قتل کیا جاؤں گا دربار میں آیا تھا واثق نے پوچھا یہ بتاؤ کہ قرآن مخلوق ہے اس نے کہا میں صرف یہ جانتا ہوں کہ وہ اللہ کلام ہے۔

احمد بن نصر کی بے باکی واثق نے پوچھا اس مسئلہ میں تمہاری کیا رائے ہے کیا تم اپنے رب کو قیامت میں دیکھو گے اس نے کہا امیر المومنین رسول اللہ صلعم سے یہ اثر مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے رب کو قیامت میں اسی طرح دیکھو گے جس طرح چاند کو بغیر کسی تکلیف کے دیکھتے ہو۔ ہم رسول اللہ کی اس خبر کو مانتے ہیں۔ مجھ سے سفیان بن عیینہ نے یہ حدیث مرفوع بیان کی کہ انسان کا قلب اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے جسے وہ پھیرتا رہتا ہے۔ اسی لئے رسول اللہ صلعم دعا کرتے تھے اے مقلب القلوب تو میرے قلب کو اپنے دین پر قایم رکھ۔ اسحٰق بن ابراہیم نے اس سے کہا۔ ذرا سوچکر بات کہو۔ اس نے کہا جو تم نے ہدایت کی تھی وہی کہہ رہا ہوں۔ اسحٰق نے کہا یہ کیا کہا۔ میں نے کب تجھے ایسی بات کے کہنے کی ہدایت کی تھی۔ اس نے کہا تم نے مجھ سے کہا تھا کہ امیر المومنین سے خلوص برتوں اور صحیح بات کہوں۔ میں امیر المومنین کی بھلائی اس میں سمجھتا ہوں کہ وہ رسول اللہ کی حدیث کی مخالفت نہ کریں۔

عبدالرحمٰن اور ابو عبداللہ کا احمد کے قتل پر اصرار واثق نے پاس والوں سے پوچھا اس کے متعلق کیا رائے ہے۔ لوگوں نے خوب خوب دل کھول کر اس کے خلاف زہر اگلا۔ عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے جو جانب غربی کا پہلے قاضی تھا، اور پھر برطرف کر دیا گیا تھا، اور اس وقت دربار میں موجود تھا اور احمد بن نصر کا خاص دوست تھا، کہا۔ امیر المومنین اس کا خون حلال ہو گیا ابو عبداللہ الارمنی ابن ابی داؤد کے دوست نے کہا امیر المومنین اس کا خون حلال سمجھ بلا بحث واثق نے کہا۔ ہاں ایسا ہی ہو گا۔ اعیان رکھو۔ ابن ابی داؤد نے جو اس بات کو نہ چاہتا تھا کہ محض ایک عقیدے کی وجہ سے قتل کر دیا جائے کہا کہ امیر المومنین یہ کافر ہے اس سے توبہ کرائی جائے۔ ممکن ہے کہ کسی مرض یا تغیر عقل کی وجہ سے اس کا یہ خیال ہو۔ واثق نے کہا جب میں اس کی طرف بڑھوں تو تم میں سے کوئی اپنی جگہ سے نہ بڑھے۔ کیونکہ میں ان تک چل کر اپنے قدم شمار کروں گا۔

صمصامہ شمشیر کی تلاش انہوں نے عمرو بن معدیکرب الزبیدی کی مشہور تلوار صمصامہ طلب کی۔ یہ تلوار سرکاری توشہ خانے میں موجود تھی یہ موسیٰ الہادی کو کسی نے تحفہ میں دی تھی۔ انہوں نے مشہور شاعر مسلم الخاسر سے کہا کہ اس کی تعریف میں شعر کہو اس نے شعر کہے۔ ہادی نے اس کا صلہ دیا۔

احمد بن نصر کا قتل واثق نے صمصامہ اٹھائی۔ وہ چوڑی تھی نیچے کے حصے میں جوڑ لگا ہوا تھا جو نیل کیلوں سے جڑا ہوا تھا۔ واثق تلوار لے کر اس کی طرف بڑھے وہ صحن کے وسط میں تھا۔ انہوں نے چمڑا منگوایا جو اس کی کمر میں لپیٹ

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا گیا اور رسی منگوائی جس سے اس کا سر باندھا گیا۔ اب رسی کھینچی گئی۔ واثق نے خود تلوار ماری۔ مگر وہ شانے پر پڑی اس کے بعد انہوں نے دوسرا ہاتھ مارا۔ پھر سیما الدمشقی نے اپنی تلوار نیام سے نکالی اور اس کی گردن مار کر سر کاٹ لیا

احمد بن نصر کے قتل کی دوسری روایت یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ بغا الشرابی نے دوسرا ہاتھ مارا تھا۔ اور واثق نے تلوار کی نوک کو اس کے پیٹ میں بھونک دیا۔ پھر اسے لپیٹ کر اٹھا کر اس احاطہ میں لے آئے جہاں بایک مصلوب تھا اسے بھی یہاں سولی پر لٹکا دیا گیا۔ اس وقت تک دہری بیڑیاں اس کے پاؤں میں پڑی ہوتی تھیں اور پاجامہ اور کرتا اس کے بدن میں تھا۔

احمد بن نصر کے سر کی تشہیر اس کے سر کو بغداد لا کر پہلے چند روز تک سمت شرقی میں نصب کر دیا گیا۔ پھر سمت غربی میں چند روز نصب رہا اس کے بعد پھر اسے سمت شرقی ہی میں منتقل کر دیا گیا۔ اس کے گرد ایک احاطہ گھیر دیا گیا اور وہاں حمیہ نصب کر کے پہرہ بٹھا دیا گیا۔ یہ مقام راس احمد بن نصر کے نام سے مشہور ہو گیا۔ ایک پرچہ پر یہ عبارت لکھ کر اسے اس کے کان میں آویزاں کر دیا گیا۔

"یہ سر کافر مشرک گمراہ احمد بن نصر کا ہے۔ اللہ نے اسے عبداللہ ہارون الامام واثق باللہ امیر المومنین کے ہاتھ سے خلق قرآن اور ذات الٰہی سے نفی تشبیہ پر اس کے خلاف حجت قائم کرنے اور اسے توبہ کرنے اور رجوع الی الحق کا موقع دینے کے بعد جس سے اس نے انکار کر کے صاف طور پر اپنے معاندانہ عقائد کا اقرار کیا قتل کرایا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے اسے جلد ہی اپنی دوزخ اور دردناک عذاب کی طرف کھینچ لیا۔ امیر المومنین نے ان امور کا اس سے استفسار کر لیا تھا۔ اور جب اس نے تشبیہ کا اقرار کر لیا اور کفر بکا امیر المومنین نے اس کا خون حلال سمجھا اور اس پر لعنت کی۔

احمد بن نصر کے ساتھیوں کی گرفتاری واثق نے حکم دیا کہ جن لوگوں کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ اس کے پیرو اور مصاحب تھے ان سب کو پکڑ لیا جائے چنانچہ ان سب کو قید کر دیا گیا اس طرح تقریباً بیس آدمی جرائم کے جیل میں ڈال دیئے گئے اور قیدیوں کو جو صدقہ ملتا تھا اس سے بھی ان کو محروم کر دیا گیا نیز جو لوگ ان سے ملنے جاتے قیدیوں کو ان سے ملنے کی بھی ممانعت کر دی گئی۔ اور بھاری بیڑیاں ان کے ڈلوا دی گئیں۔ ابو ہارون السراج اور ایک دوسرے شخص کو اس کے ہمراہ سامرا لائے۔ پھر ان کو بغداد واپس کر کے جیل میں قید کر دیا گیا۔

ایک دھوبی کی مخبری احمد بن نصر کے سلسلے میں اتنے اشخاص کی گرفتاری کی وجہ یہ ہوئی کہ اس محلے کے ایک دھوبی نے اسحٰق بن ابراہیم بن مصعب سے آ کر کہا کہ میں آپ کو احمد بن نصر کے دوستوں کا پتہ بتاتا ہوں۔ اس نے اپنے آدمی ان لوگوں کی تلاش اور گرفتاری کے لئے اس دھوبی کے ساتھ کر دیئے۔ مگر جب سب اکٹھا ہو گئے تو خود اس دھوبی کا ایسا جرم ثابت ہوا کہ اس کی پاداش میں وہ بھی ان کے ساتھ قید کر دیا گیا۔ ہزار بیس اس کے کھجور رکھتے، وہ قطع کر دیئے گئے اور اس کے مکان کو ضبط کر لیا گیا۔ اس کی وجہ سے عمرو بن اسفندیار کی اولاد میں سے کچھ لوگ قید کئے گئے تھے یہ سب حالت قید ہی میں ہلاک ہو گئے

واثق کا ارادہ حج و التوا اس سال واثق نے حج کا ارادہ کیا اور اس کے لئے تیار ہوئے۔ انہوں نے عمرو بن الفرج کو راستے کو درست کرانے کے لئے آگے روانہ کیا۔ اس نے واپس آ کر اطلاع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی کہ راستہ میں پانی کی قلت ہے۔ اس خیال سے واثق نے حج کا ارادہ ملتوی کر دیا۔

بغاء الکبیر کا حج اس سال واثق نے جعفر بن دینار کو یمن کا والی مقرر کیا۔ جعفر شعبان میں یمن روانہ ہوا۔ اس لئے اور بغاء الکبیر نے اس سال حج کیا۔ اس زمانے میں موسم حج میں قیام امن و امان کا والی بغاء الکبیر تھا۔ جعفر چار ہزار شہسوار اور دو ہزار پیدل سپاہ کے ساتھ یمن روانہ ہوا۔ اسے ۶ ماہ کی معاش دی گئی تھی۔

امارت یمامہ و بحرین پر اسحٰق بن ابراہیم کا تقرر اس سال محمد بن عبدالملک الزیات نے اسحٰق بن ابراہیم بن ابی خمیصہ اہل اضاخ کے بنی قشیر کے مولیٰ کو یمامہ بحرین اور اس مکہ کے راستے کا جو بصرہ سے ملا ہوا ہے، دار الخلافہ میں بیٹھ کر والی مقرر کیا۔ محمد بن عبدالملک الزیات کے علاوہ کسی اور شخص کے متعلق یہ بات اب تک نہیں سنی گئی تھی جس نے خلیفہ کے سوا دار الخلافہ میں ایسا منصب کسی کو دیا ہو۔

دیوان عام کے خزانے میں چوری اس سال چوروں نے دیوان عام کے خزانے میں جو قصر کے بالکل وسط میں واقع ہے نقب زنی کر کے ۴۲ ہزار درہم اور کچھ دینار چرا لئے۔ مگر وہ پکڑ لئے گئے۔ ایتاخ کے خلیفہ یزید الحلوانی کوتوال نے ان کو ڈھونڈھ کر گرفتار کیا تھا۔

اس سال محمد بن عمرو الخارجی نے جو بنی زید بن تغلب سے تھا، تیرہ آدمیوں کے ساتھ دیار ربیعہ میں خروج کیا غانم بن ابی مسلم بن حمید الطوسی موصل کا سپہ سالار اتنے ہی آدمی ساتھ لے کر اس کے مقابلہ کے لئے نکلا اس نے خارجیوں کے چار آدمی قتل کر دیئے اور محمد بن عمرو کو زندہ گرفتار کر لیا اور سامرا بھیج دیا۔ پھر اسے بغداد کے سرکاری جیل میں منتقل کر دیا گیا۔ اور اس کے ساتھیوں کے سر اور ان کے نشان بابک کی سولی کے تختے کے پاس نصب کر دیئے گئے۔

وصیف الترکی کی کارگزاری اس سال وصیف الترکی اصبہان، جبال اور فارس سے دار الخلافہ آیا یہ ان کردوں کی تلاش میں گیا تھا جنہوں نے ان اطراف میں لوٹ مار مچا رکھی تھی۔ یہ اپنے ساتھ پانسو نفوس قیدی جن میں چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے، بیڑیاں اور ہتھکڑیاں پہنا کر لایا تھا۔ واثق نے ان سب کو قید کر دیا اور ۷۵ ہزار دینار نقد ایک تلوار اور خلعت وصیف کو انعام دیا۔

اس سال مسلمانوں اور بادشاہ روم کے درمیان قیدیوں کا تبادلہ بہ ادائی زر فدیہ سرانجام پایا مسلمان اور رومی دریائے لامس پر جو سلوقیہ پر طرسوس سے ایک دن کی مسافت پر واقع ہے جمع ہوئے۔

ابو وہب ناظم فوجداری کی برطرفی احمد بن ابی قحطبہ رشید کے خادم خاقان کے دوست نے جس نے سرحد میں نشوونما پائی تھی بیان کیا کہ یہ خلقان واثق کے پاس آیا اس کے ساتھ اہل طرسوس وغیرہ کے چند عمائد بھی تھے۔ انہوں نے اپنے ناظم فوجداری کی جس کی کنیت ابو وہب تھی شکایت کی اسے دربار میں بلایا گیا۔ محمد بن عبدالملک الزیات دربار برخاست ہونے کے بعد دوشنبہ اور پنجشنبہ کو اسے اور انھیں دیوان عام میں سماعت مقدمہ کے لئے بلاتا تھا۔ اور ظہر تک اجلاس کرنے کے بعد عدالت برخاست ہو جاتی تھی۔ طویل کارروائی کے بعد وہ شخص اپنی خدمت سے برطرف کر دیا گیا۔

سرحدی وفد کی مراجعت واثق نے حکم دیا کہ ان اہالی سرحد کا قرآن کے متعلق عقیدہ پوچھ لیا جائے چار آدمیوں کے سوا اور سب نے قرآن کے مخلوق ہونے کا اقرار کیا۔ جن چار آدمیوں نے اس کا اقرار نہیں کیا تھا واثق نے ان کو قتل کرا دیا۔ واثق نے ان لوگوں کو خاقان کی رائے کے مطابق انعام و خلعت سے سرفراز کیا۔ وہ لوگ تو جلدی اپنی سرحدوں کو پلٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے۔ خاقان ان کے بعد کچھ روز امیر المومنین کے ہاں ٹھیرا رہا۔

شاہ روم کی قیدیوں کے تبادلہ کی تجویز اسی اثنا میں بادشاہ روم میخائیل بن توفیل بن میخائیل بن ایون بن جورجس کے سفرا واثق کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے پاس جو مسلمان قیدی ہیں ان کا تبادلہ کر لیجیے۔ واثق نے خاقان کو اس کام کے لیے بھیجا دیا۔ چونکہ اس نے رومی سفرا سے اس کام کے لئے محرم کی دسویں تاریخ کو ملاقات کرنے کا اقرار کیا تھا۔ اس لیے وہ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ ۲۳۰ھ کے آخر میں اس کام کے لئے دار الخلافہ سے روانہ ہو گیا۔ اس کے بعد واثق نے احمد بن سعید بن سلم بن قتیبۃ الباہلی کو سرحدی چوکیوں اور قلعہ بند شہروں کا والی مقرر کیا۔ اور حکم دیا کہ وہ بھی قیدیوں کے تبادلہ کے وقت موجود رہے۔ چنانچہ وہ سترہ ڈاک کے گھوڑوں پر اس کام کے لئے چلا۔

جو سفرا تبادلہ کے لئے آئے تھے، ان میں اور ابن الزیات میں اس معاملہ میں اختلاف رائے ہو گیا تھا وہ یہ کہتے تھے کہ ہم بوڑھوں اور بچوں کو معاوضہ میں قبول نہ کریں گے چند روز یہ بحث رہی آخر کار انہوں نے اس بات کو مان لیا کہ ایک نفس کو ایک کے عوض میں دیا جائے۔

واثق کی ابن ابی داؤد کو ہدایت واثق نے بغداد اور رقہ اپنے آدمی روانہ کئے تاکہ وہاں جو غلام بکنے آئیں یہ ان کو خرید لیں۔ اس طرح بہت سے غلام خرید لئے گئے مگر جب ان سے بھی تعداد پوری نہ ہو سکی تو واثق نے اپنے قصر سے رومی بڑھیوں وغیرہ کو نکالا اور اس طرح تعداد پوری ہو سکی۔ انہوں نے ابن ابی داؤد کے ہمراہ یحییٰ بن آدم الکرخی، ابو بلہ اور جعفر بن الحدا کو ساتھ کیا اور ان کے ساتھ پیشی کے کاتب طالب بن داؤد کو بھیجا اور حکم دیا کہ وہ اور جعفر مسلمان قیدیوں کا امتحان لیں جو قرآن کے مخلوق ہونے کا قائل ہو اسے فدیہ دیکر رہا کرا لیا جائے اور جو اس سے انکار کرے اسے رومیوں کے ہاتھ میں چھوڑ دیا جائے۔ واثق نے پانچہزار درہم طالب کو دلوائے اور حکم دیا کہ فدیہ کے معاوضہ میں جو لوگ آزاد کئے جائیں ان میں ہر شخص کو جو قرآن کے مخلوق ہونے کا قائل ہو ایک ایک دینار اس روپے میں سے دیا جائے جو اس غرض سے اس کے ساتھ کیا گیا تھا۔ ہدایات کے بعد یہ جماعت اب اس کام کے لئے روانہ ہوئی

مسلم قیدیوں کے عقائد کا امتحان لینے کا حکم خدمت گار خاقان کے دوست ابن ابی تحلبہ نے جو مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان تبادلہ اساری کے لئے سفیر بنا کر بھیجا گیا تھا اور جو معاوضہ کے سرانجام ہونے سے پہلے مسلمان قیدیوں کی تعداد معلوم کرنے کے لئے روم بھیجا گیا تھا۔ بیان کیا ہے کہ میں بادشاہ روم کے پاس آیا اور میں نے مسلمانوں کی تعداد دریافت کی ان کی تعداد نین ہزار کم و بیش سو عورتیں ہوئی۔ واثق نے ان کے تبادلہ کا حکم دیا اور احمد بن سعید کو فوراً ڈاک کے ذریعہ اس غرض سے روانہ کر دیا تاکہ تبادلہ کی کارروائی اس کے ہاتھوں عمل پائے نیز انہوں نے بعض لوگوں کو مسلمانوں کے عقائد کا امتحان لینے کی غرض سے بھی اس وفد کے ساتھ کیا کہ یہ سب کا امتحان لیں۔ جو قرآن کے مخلوق ہونے کا قائل ہو اور اس بات کو مانتا ہو کہ اللہ عزوجل کو آخرت میں دیکھا نہ جائے گا اس کا معاوضہ دیکر تبادلہ کرا لیا جائے۔ اور جو ان عقائد کا قائل نہ ہو، اسے بدستور رومیوں کے پاس چھوڑ دیا جائے۔ محمد بن زبیدہ کے زمانے ۱۹۳ھ یا ۱۹۵ھ کے بعد سے اب تک اور کوئی معاوضہ کی کارروائی نہیں ہوئی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رومی مسلم وفود کا لامس میں اجتماع ۱۰ محرم ۲۳۱ھ کے دن مسلمان اپنے ساتھ کے کافروں کو لئے ہوئے اور رومیوں کے دو سردار انقاس اور طلسوس مقام لامس پر جمع ہوئے۔ مسلمانوں کی تعداد مع رضا کاروں کے چار ہزار تھی جس میں سوار اور پیدل دونوں تھے۔ محمد بن احمد بن سعید بن سلم بن قتیبہ الباہلی نے بیان کیا کہ میرے باپ کا خط میرے پاس آیا جس میں انہوں نے لکھا کہ مسلمانوں کے چار ہزار چھ سو آدمی رومیوں سے رہا کرائے گئے ان میں مسلمانوں کے ذمی بھی تھے۔ چھ سو عورتیں اور بچے تھے اور پانسو سے کم ذمی تھے۔ باقی تمام ممالک کے مرد تھے۔

قیدیوں کی تعداد ابو محلب نے جسے خاقان نے بادشاہ روم کے پاس مسلمان قیدیوں کی تعداد معلوم کرنے اور پتہ چلانے بادشاہ روم کی اس کارروائی کے اصل مقصد و غرض کو دریافت کرنے روم بھیجا تھا، بیان کیا جاتا ہے کہ تبادلہ سے قبل قسطنطنیہ وغیرہ میں تین ہزار مرد اور پانسو عورتیں اور بچے رومیوں کے ہاں قید تھے، ان میں محمد بن عبداللہ الطرسوسی اور دوسرے وہ لوگ جنکو رومی پہلے ہی لے آئے تھے شامل نہیں ہیں۔ احمد بن سعید بن سلم اور خاقان نے محمد بن عبداللہ الطرسوسی کو اور عامد کے ساتھ جو رومیوں کے ہاں قید تھے، اور اب آزاد ہو کر آئے تھے، وفد کی شکل میں واثق کی خدمت میں بھیجا انہوں نے ان میں سے ہر شخص کو ایک گھوڑا اور ایک ہزار درہم عطا کئے۔

محمد بن عبداللہ کا بیان خود یہ محمد بن عبداللہ بیان کرتا ہے کہ میں تیس سال رومیوں کے ہاں قید رہا میں رامیہ کے جہاد میں قید ہوا چونکہ میں بہر سائی کی جمعیت میں تھا پکڑ لیا گیا اور اب اس معاوضہ کے وقت مجھے بھی رہائی ملی۔ ۱۰ محرم کو لامس کے کنارے جو سلجوقیہ پر سمندر سے قریب واقع ہے، ہمارا تبادلہ ہوا ہم کل چار ہزار چار سو ساٹھ آدمی تھے۔ ان میں آٹھ عورتیں، بیوہاں اور بچے اور تنہا کچھ زیادہ ذمی تھے۔ ایک نفس کے عوض ایک نفس کا تبادلہ عمل میں آیا۔ اب اس میں چاہے کوئی بڑا ہو یا چھوٹا اس کا کوئی لحاظ نہیں کیا گیا۔ خاقان نے جس قدر مسلمان تمام رومی سلطنتوں میں تھے، اور جن کا پتہ اسے معلوم ہو سکا تھا ان سب کو آزاد کرایا۔

قیدیوں کا تبادلہ جب باہمی تبادلے سب جمع ہو گئے مسلمان دریا کے مشرقی کنارے اور رومی دریا کے مغربی کنارے پر ٹھیر گئے۔ دریا پایاب تھا۔ اب یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ ایک طرف سے مسلمان رومیوں کی جانب سے اور دوسری طرف سے رومی مسلمانوں کی جانب سے دریا میں گھسے اور دریا کے وسط میں ملاقی ہوتے جب مسلمان مسلمانوں کے ہاتھ میں آتا وہ نعرۂ تکبیر بلند کرتے اس کے مقابلہ میں رومی بھی تکبیر کی طرح کوئی نعرہ لگاتے۔

حسین خدمت گار کے مولیٰ سندی نے بیان کیا کہ اس دریا پر مسلمانوں نے ایک پل باندھا تھا اور رومیوں نے ایک پل باندھا تھا۔ ہم رومی کو ادھر سے اپنے پل سے روانہ کرتے اور رومی مسلمانوں کو اپنے پل سے ہمارے پاس بھیج دیتے اس کا حساب رعوں میں آیا۔

اس راوی نے لوگوں کے دریا میں گھس کر اسے عبور کرنے سے انکار کیا ہے۔

مسلم قیدیوں کے عقائد کا امتحان محمد بن کریم کہتا ہے کہ جب ہم مسلمانوں کے پاس آگئے جعفر اور یحییٰ نے ہمارے عقائد کا امتحان لیا۔ ہم نے اظہار کر دیا۔ اس پر ہمیں دو دینار دیئے گئے جو دو بطریق مسلمان قیدیوں کو معاوضہ کے لئے کر آئے تھے۔ ان کے برتاؤ میں کوئی بات قابل اعتراض نہ تھی۔ پہلے تو رومی اپنی قلت اور مسلمانوں کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کثرت دیکھ کر خائف تھے، مگر خاقان نے ان کو اس سے بالکل اطمینان دلا دیا اور معاہدہ کیا کہ چالیس دن تک جب تک کہ رومی اطمینان سے اپنے مقامات کو واپس نہ چلے جائیں گے مسلمانوں کی جانب سے کوئی کارروائی نہ کی جائیگی چاروں میں تبادلہ سرانجام پایا۔ جن رومیوں کو مسلمانوں کے معاوضہ میں دینے کے لیے امیر المومنین نے مہیا کیا تھا ان کی ایک بڑی تعداد تبادلہ کے بعد خاقان کے پاس فاضل بچ گئی۔ ان میں سے خاقان نے سو رومی اپنی طرف سے بلا معاوضہ اس لئے رومی سردار کو دیدیئے تاکہ انتقضائے مدت تک اب وہ کسی مسلمان کو قید نہ کریں۔ بقیہ طرسوس لاکر فروخت کر دیئے۔ تبادلہ کے لیے ہمارے ساتھ تیس مسلمان ایسے بھی آئے تھے جو رومیوں کے علاقہ میں نصرانی ہو گئے تھے۔ ان کا بھی تبادلہ کیا گیا

احمد بن سعید کی مہم کی ناکامی جب چالیس دن کی عارضی صلح کی مدت ختم ہوئی احمد بن سعید بن سلم بن قتیبہ نے موسم سرما میں جہاد شروع کر دیا۔ مگر برف و بارش نے ان کو آلیا۔ اور نقریباً دو سو فوس اس سے ہلاک ہو گئے۔ بہت سے دریائے بدندون میں غرق ہو گئے نقریباً دو سو رومیوں کے ہاتھ میں اسیر ہو گئے۔ امیر المومنین واثق باللہ اس وجہ سے اس سے سخت ناراض ہوئے اس تمام کارروائی میں پانسو آدمی مختلف اسباب سے ہلاک ہو گئے

احمد بن سعید کی برطرفی احمد بن سعید جس کے ہمراہ سات ہزار فوج تھی جب اس کے مقابلہ پر رومیوں کا ایک بڑا بیڑا آیا وہ اس کے مقابلہ سے کنائی کاٹ گیا۔ اس پر فونہ کے حاکم نے اس سے کہا کہ جس لشکر میں سات ہزار جوانمرد ہوں اس کے لئے کوئی خوف نہیں۔ اگر آپ اس کے سامنے نہیں بڑھتے تو دوسری سمت سے ان کے علاقوں پر یورش کیجئے۔ یہ یوں ہی لیت و لعل میں رہا۔ وہ بیڑا اس کی تقریباً ایک ہزار گائیں اور دس ہزار بکریاں پکڑ کر چلتا بنا۔ واثق نے اسے برطرف کر کے سہ شنبہ کو جبکہ اس سال کے ماہ جمادی الاولیٰ کے ختم میں چھ راتیں باقی رہ گئی تھیں، نصر بن حمزۃ الخزاعی کو سپہ سالار مقرر کیا۔

متفرق واقعات اس سال رمضان میں طاہر بن الحسین کے بھائی حسن بن الحسین کا طبرستان میں انتقال ہوا۔ اس سال خلاب بن وجہ الفلس کا انتقال ہوا۔ اس سال ابو عبداللہ ابن الاعرابی راویہ نے اسی سال کی عمر بدھ کے دن ۱۳ شعبان کو وفات پائی۔ اس سال علی بن موسیٰ الرضا کی بہن ام حبیبہ بنت موسیٰ نے انتقال کیا اس سال مشہور گویا مخارق، ابو نصر احمد بن حاتم اصمعی کے راوی عمرو بن ابی عمرو الشیبانی اور محمد بن سعدان النحوی نے انتقال کیا۔

۲۳۲ھ کے واقعات

اس سال بغا نے بنی نمیر پر یورش کر کے ان کو سخت سزا دی۔

عمارہ بن عقیل کی بنی نمیر کے خلاف شکایت اس سلسلہ میں ہمارا اپنا سلسلۂ بیان تو کچھ اور ہے البتہ احمد بن محمد بن خالد نے جو اس مہم میں بغا کے ہمراہ رہا تھا اور جس نے اس کارروائی کی سب سے زیادہ تفصیل دی ہے یہ بیان کیا کہ بنی نمیر کے خلاف بغا کی یورش کا سبب یہ ہوا کہ عمارہ بن عقیل بن بلال بن جریر بن الخطفی نے وائل کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا اور دربار میں بار پا کر اسے ان کو سنایا واثق نے تیس ہزار درہم انعام دیا اور بیڑا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہمان بنایا اس سے بنی نمیر کی وائل سے شکایت کی گئی اور کہا کہ انہوں نے اپنے نواح میں ایک اودھم مچا رکھا ہے۔ فساد برپا کر رکھا ہے لوگوں کو لوٹ لیتے ہیں اور غوریانہ اور اس کے آس پاس کے علاقہ پر غارتگری کرتے رہتے ہیں۔ اس شکایت پر وائل نے بغا کو حکم بھیجا کہ تم بنی نمیر کو جا کر سزا دو۔

بغا کی بنی نمیر پر فوج کشی مدینہ سے روانہ ہوتے ہوئے اس نے ماہیری کے لئے محمد بن یوسف الجعفری کو ساتھ لے لیا اور اب یمامہ روانہ ہو گیا۔ شریف ہران کی ایک جماعت سے مڈبھیڑ ہوئی۔ طرفین میں لڑائی ہوئی بغا نے ان کے پچاس سے زیادہ آدمی قتل ہو گئے اور تقریباً چالیس گرفتار کر لئے۔ وہاں سے وہ حنظیان آیا اور پھر یمامہ کے علاقہ میں بنی تمیم کے قریہ مراۃ نام آ کر وہاں فروکش ہو گیا۔ اب اس نے مسلسل کئی سفیر بنی تمیم کے پاس بھیجے۔ تاکہ وہ ان کو وعدۂ امان دیکر حکومت کی اطاعت و فرماں برداری کی دعوت دیں مگر وہ برابر اس کی اطاعت قبول کرنے سے انکار کرتے اور اس کے سفراء کو گالیاں دیتے رہتے۔ اور ادھر ادھر سے اس سے لڑنے کے لئے جمع ہوتے رہے۔

بغا کے قاصد کا قتل سب کے آخر میں بغا نے دو آدمیوں کو جن میں ایک قبیلہ تمیم کے خاندان بنی عدی سے تعلق رکھتا تھا اور دوسرا بنی نمیر سے تعلق رکھتا تھا۔ ان کے پاس سمجھانے بجھانے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے تمیمی کو قتل کر ڈالا۔ اور نمیری کو زخمی کر دیا۔ اس کے بعد بغا ماہ سے یکم صفر ۲۳۲ھ کو ان کی طرف چلا اور بطن نخل میں ٹھہرتا ہوا نخیلہ آیا۔ یہاں سے پھر اس نے ان کے پاس اپنے آدمی بھیجے۔ تاکہ تم میرے پاس چلے آؤ۔ مگر بنی نمیر کے بنی عبسہ نے اس کے حکم کو نہ مانا۔ اور اپنے پہاڑوں پر جو جبال السود کے جو یمامہ کے پیچھے واقع ہے بائیں جانب واقع ہے چڑھ گئے اس کے اکثر باشندے باہلہ تھے۔ بغا نے ان کو بلا بھیجا مگر انہوں نے آنے سے انکار کیا۔ بغا نے ایک سریہ ان کے مقابلہ پر بھیجا مگر ان کو نہ پا سکا پھر اس نے کئی مہمیں روانہ کیں جنہوں نے ان کو قتل بھی کیا اور قید بھی کیا ۔ اس کے بعد خود بغا نے اپنی ہمراہی جمعیت کے ساتھ جس کی تعداد تقریباً ایک ہزار تھی ان میں وہ ناتوان اور خدمتگار شامل نہ تھے جو پڑاؤ میں رہ گئے تھے، پیش قدمی کی۔

بغا کی پیشقدمی اس کے مقابلہ کے لئے بنی نمیر بھی بڑی تعداد میں سب طرف سے سمٹ کر تقریباً تین ہزار کی تعداد میں روضۃ الابان اور بطن السر میں جو العرنین سے دو منزل کے فاصلہ پر واضح سے ایک منزل پر ہے جمع ہوئے تھے، انہوں نے بغا کے مقدمہ کو مار بھگایا۔ اور اس کے میسرہ کو ہٹا دیا۔ اور اس کے اکیس بیس یا اکتیس آدمی قتل کر دیئے اس کی چھاؤنی کے تقریباً سات سو اونٹ اور سو گھوڑے فتح کر ڈالے اس کے سامان کو لوٹ لے گئے۔ نیز اس کثیر مجمع میں سے جو اس کے ساتھ تھا کچھ لے گئے۔

بغا اور بنی نمیر کی جنگ بغا کی اس ناکامی کی وجہ احمد نے یہ بیان کی ہے کہ مقابلہ ہوتے ہی بغا نے ان پر حملہ کر دیا اتنے میں رات ہو گئی بغا ان کو اللہ کا واسطہ دیکر امیر المومنین کی اطاعت قبول کرنے کی دعوت دینے لگا محمد بن یوسف الجعفری ان سے تقریر کرتا تھا۔ انہوں نے اس کے جواب میں کہا اے محمد بن یوسف بخدا تم ہماری اولاد ہو مگر تم نے اپنی اس قرابت کا کوئی خیال نہیں کیا اور پھر تم ان غلاموں اور گنواروں کو ساتھ لے کر ہم سے لڑنے آئے ہو تھا ہم تم کو اس کی قابل عبرت سزا دیں گے۔ یا اسی مفہوم کا کوئی جملہ کہا۔ صبح کے قریب محمد بن یوسف نے بغا سے کہا صبح کی روشنی پھیلنے سے پہلے ہی تم ان پر حملہ کر دو ورنہ یہ ہماری تعداد کی کمی دیکھ کر ہم پر چیرہ دست ہو جائیں گے۔ بغا نے یہ بات نہ مانی جب صبح ہوئی اور بغا کو بغا کی جمعیت نظر آ گئی۔ انہوں نے اپنی جماعت کی ترتیب یہ رکھی تھی کہ سب سے آگے پیدل تھے، ان کے پیچھے سوار ان کے پیچھے ان کے جانور

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور موسیٰ تھے اب انہوں نے ہم پر حملہ کیا۔ اور شکست دی۔ ہم بھاگے اور وہ بڑھتے ہوئے ہماری فرودگاہ تک چلے آئے۔ نوبت یہ آئی کہ ہم کو اپنی ہلاکت کا یقین آ گیا۔

بنی نمیر کا فرار بغا کو اطلاع ملی تھی کہ ان کا رسالہ ان کے علاقہ کے کسی مقام میں موجود ہے۔ اس نے اپنے تقریباً دو سو شہسوار اس کے مقابلہ کے لیے بھیجے تھے ہم اسی مایوسی کی حالت میں تھے، بغا اور اس کی فوج کو شکست ہو چکی تھی، عین اسی وقت یہ دو سو شہسواروں کی جماعت جن کو بغا نے بنی نمیر کے رسالہ کے مقابلہ کے لیے بھیجا تھا، وہاں سے پلٹ کر عین ان کے عقب میں برآمد ہوئی وہ بغا اور اس کی جمعیت کو مار کر بھگا چکے تھے۔ مگر اس رسالہ نے وہاں آتے ہی اپنے بگل بجائے۔ ان کی آواز سن کر جب بنی نمیر نے دیکھا کہ دشمن نے ان کو عقب سے آلیا ہے وہ کہنے لگے بخدا اس غلام (بغا) نے اپنی شکست کی تلافی کر دی۔ اور اب وہ بغیر لڑے منہ موڑ کر میدان سے فرار ہو گئے ان کا رسالہ جواب تک پوری طرح اپنے پیدلوں کی حفاظت کرتا رہا تھا ایک دم ان کو دشمن کی زد میں چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ چنانچہ پیدلوں میں سے کوئی بھی نہ بچ کر بھاگ سکا۔ سب کے سب وہیں کھیت رہے۔ البتہ سوار گھوڑوں پر بیٹھ کر چلتے بنے۔

بنی نمیر کے مقتولین کی تعداد احمد بن محمد کے علاوہ دوسرے راویوں نے بیان کیا ہے کہ ۱۴ جمادی الآخر ۲۳۲ ہجری سہ شنبہ کے دن صبح سے نصف النہار تک بغا اور اس کی جمعیت شکست کھاتی رہی اس کے بعد بنی نمیر لوٹ مار اور اونٹ گھوڑوں کے ذبح کرنے میں مصروف ہو گئے اتنے میں بغا کی شکست خوردہ جماعتیں اور وہ لوگ جو اس سے دور ہو گئے تھے پھر اس کے پاس اکٹھا ہو گئے۔ اب اس نے اپنی جمعیت کے ساتھ دشمن پر جوابی حملہ کیا۔ اور مار بھگایا۔ اس نے زوال سے لے کر عصر کے وقت تک بنی نمیر کے پندرہ سو آدمی قتل کر دیئے۔ اس کے بعد بغا موقع کا رزار پر جو پانی پر واقع اور بطن السر کے نام سے مشہور تھا ٹھہر گیا۔ یہاں تک کہ بنی نمیر کے مقتولین کے تمام سر اس کے پاس جمع کئے گئے اور تین دن تک اس نے اور اس کی فوج نے یہاں آرام کیا۔

بنی نمیر کے قیدی احمد بن محمد کہتا ہے کہ بنی نمیر کے ان سواروں نے جو اس لڑائی سے بھاگ نکلے تھے، بغا کے پاس امن کی درخواست بھیجی۔ جسے اس نے قبول کر لیا اور اس کے پاس چلے آئے۔ اور اس نے ان کو قید کر کے اپنے ہمراہ لے لیا۔

اس راوی کے علاوہ دوسروں نے یہ بات بیان کی ہے کہ موقع جنگ سے بنا لوگوں کی تلاش میں جو اس سے علیحدہ ہو گئے تھے، چلا مگر اسے صرف کمزور اور ناتوان جن میں مقابلہ کی طاقت نہ تھی، اور کچھ مویشی اور اونٹ دستیاب ہوئے۔ اور وہ حصن بابلہ پلٹ آیا۔ بنی نمیر میں سے بنو عبداللہ بن نمیر، بنو کبرہ، بنو معجاج، بنو قطن، بنو سلاء، بنو شریح اور ان کے جانشینوں کے دوسرے خاندان بغا سے لڑنے آئے تھے، اس جنگ میں اس قبیلہ بنو نمیر کے بنو عامر کی بہت ذرا سی جماعت تھی۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ بنو عامر کاشتکار اور چرواہے تھے۔ غارتگر نہ تھے۔ بنو نمیر میں قبیلہ بنو عبداللہ بن نمیر سے عربوں کی ہمیشہ لڑائی رہتی تھی۔

بنی نمیر کے قیدیوں پر عتاب احمد بن محمد کہتا ہے کہ بنو نمیر کے ان لوگوں نے جو بغا کی امان لے کر اس کے پاس آ گئے تھے، اور جن کو قید کر کے بغا نے اپنے ہمراہ لیا تھا، راستے میں ہنگامہ برپا کیا اور بیڑیاں توڑ کر فرار ہو جانا چاہا۔ بغا نے حکم دیا کہ ان کو ایک ایک کر کے میرے پاس پیش کیا جائے۔ چنانچہ جب ان میں سے کوئی سامنے آتا وہ اسے چار سو سے پانسو تک یا اس سے کم کوڑے لگواتا۔ اس کے متعلق ایک ایسے شخص نے جو اس وقت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود تھا بیان کیا ہے کہ باوجود اس قدر مار کے ان میں سے ایک نے بھی تکلیف سے اف نہیں کیا۔ اسی سلسلہ میں ان کا ایک ضعیف العمر شخص جس کے گلے میں قرآن پڑا ہوا تھا پیش کیا گیا۔ محمد بن یوسف بغا کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا اسے دیکھ کر وہ خوب ہنسا اور اس نے بغا سے کہا اللہ آپ کو توفیق دے یہ اپنے گلے میں قرآن لٹکا کر آیا ہے، ان میں سب سے زیادہ پاجی معلوم ہوتا ہے۔ بغا نے اسے چار سو یا پانسو کوڑے لگوائے مگر اس نے آہ کی نہ فریاد۔

اس لڑائی میں بنی نمیر کے ایک بہادر کا جو یحنون کہلاتا تھا، بغا سے مقابلہ ہو گیا۔ اس نے بغا کے نیزہ مارا۔ مگر ایک ترک نے اس کو تیر مار کر میدان جنگ سے بھگا دیا مگر وہ تین دن زندہ رہ کر اس تیر کے زخم سے ہلاک ہو گیا۔

بغا کا حصن باہلہ میں قیام واصل الاشروسنی الصغدی سات سو اشروسنی اور اشتیخنی سپاہیوں کے ساتھ اس کی مدد کے لیے آ گیا۔ بغا نے اسے اور محمد بن یوسف الجعفری کو ان کے تعاقب میں بھیجا۔ بنی نمیر دور دراز علاقہ میں بھاگ گئے بتالہ اور اس کے متصل لین کے حدود میں جا گھسے۔ اور واصل کے ہاتھ نہ آئے۔ وہ پلٹ آیا۔ صرف چھ سات بنی نمیر کے آدمی اس کے ہاتھ لگ سکے تھے۔ اور اب بغا حصن باہلہ میں مقیم ہو گیا۔ یہاں سے بنی نمیر کے کوہستان اور میدان بلان اور السود وغیرہ کو جو یمامہ کے علاقہ میں واقع ہیں ان لوگوں سے لڑنے کے لیے جنہوں نے باوجود امان حاصل کرنے کے اب تک اطاعت قبول نہیں کی تھی، مہمیں روانہ کیں۔ انہوں نے ان میں سے بعض کو قتل کر دیا اور بعض کو قید کر لیا۔

بنی نمیر کے چند سرداروں کی امان طلبی ان کے چند سردار صرف اپنے اور اپنے خاندان کے لیے امان لینے بغا کی خدمت میں آئے۔ بغا نے ان کو امان دی۔ اور ان کو آئندہ کے لیے بالکل مطمئن کر دیا۔ وہ اس وقت تک وہاں ٹھیرا رہا جب تک کہ وہ تمام اشخاص جن کے متعلق یہ خیال تھا کہ وہ اس نواح میں تھے اس کے پاس آ نہ گئے۔ اس نے ان کے تقریباً آٹھ سو آدمی پکڑ لیے اور ان کو خود ان کی بیڑیاں پہنا کر ذی القعدہ ۲۳۲ھ میں بصرہ بھیج دیا اور صالح العباسی کو مدینہ لکھا کہ تمہارے پاس وہاں جو بنی کلاب، مرہ، فزارہ اور ثعلبہ وغیرہ قبیلہ ہیں ان کو لے کر میرے پاس آ جاؤ۔ چنانچہ صالح العباسی بغداد میں بغا سے آ ملا اور اب یہ سب محرم ۲۳۳ھ میں سامرا آ گئے۔ صرف ان عربوں کی تعداد جن کو بغا اور صالح العباسی زندہ گرفتار کر کے اپنے ساتھ لائے تھے دو ہزار دو سو تھی۔ ان میں بنو نمیر، کلاب، مرہ، فزارہ ثعلبہ اور طے تھے۔ اور جو لوگ ان لڑائیوں میں جن کو ہم بیان کر چکے ہیں مارے گئے۔ بھاگ گئے یا اپنی موت مرے۔ وہ اس کے علاوہ تھے۔

متفرق واقعات اس سال حاجیوں کو واپسی میں ربذہ تک چار منزل میں پانی کی کمیابی سے سخت تکلیف اٹھانا پڑی۔ ایک پیاس پانی کی قیمت کئی کئی دینار ہو گئی۔ اور بیشمار مخلوق پیاس سے ہلاک ہو گئی۔ اس سال محمد بن ابراہیم بن مصعب عامل کا والی مقرر ہوا۔ اس سال واثق نے سمندر کی کھیتوں سے عشر کی تحصیل موقوف کر دی۔ اس سال بارخ مارچ کو اس قدر شدید سردی ہوئی کہ پالی جم گیا۔ اس سال واثق کا انتقال ہو گیا۔

واثق کی وفات واثق کو استسقا ہو گیا تھا۔ ان کا علاج یہ کیا گیا کہ گرم تنور میں ان کو بٹھایا گیا اس سے ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مرض میں کچھ کمی ہوئی۔ دوسرے دن پھر یہی عمل کیا گیا۔ مگر آج تنور کو زیادہ گرم کیا گیا اور کل کے مقابلہ میں آج ان کو اور زیادہ دیر تک اس میں بٹھایا گیا جس سے ان کے دماغ پر گرمی چڑھ گئی۔ اس سے نکال کر ان کو لحاف میں لٹا دیا گیا۔ فضل بن اسحٰق الہاشمی اور عمر بن فرج وغیرہ تو پہلے سے ان کے پاس موجود تھے۔ پھر ابن الزیات اور ابن ابی داؤد بھی آ گئے کسی کو اب تک علم نہ تھا کہ ان کا انتقال ہو گیا ہے۔ البتہ جب لحاف چہرے پر سے ہٹا دیا گیا تب سب کو معلوم ہو گیا کہ ان کا انتقال ہو چکا ہے۔

واثق کی تجہیز و تکفین بیان کیا گیا ہے کہ احمد بن ابی داؤد ان کے پاس موجود تھا۔ ان کی پتلی اوپر چڑھ گئی اور اور ان کا وقت تمام ہو گیا۔ اس نے ان کی آنکھیں بند کیں اور ان کو سیدھا کر دیا۔ ماہ ذی الحجہ کے ختم ہونے میں چھ راتیں باقی تھیں کہ ان کا انتقال ہوا۔ وہ اپنے ہارونی والے قصر میں دفن کئے گئے۔ اسی نے ان کے دفن کا سارا انتظام کیا نماز جنازہ پڑھی اور قبر میں آتارا۔

احمد بن داؤد کی امامت چونکہ واثق بہت بیمار تھے، اور عیدگاہ نہ جا سکے اور اسی علالت سے ان کا انتقال ہوا، انہوں نے اس سال عید الاضحیٰ کی نماز میں امامت کے لئے احمد بن داؤد کو حکم دیا اور اسی نے اس سال عیدگاہ میں نماز پڑھائی۔

واثق کا حلیہ، عمر اور عہد خلافت سرخی مائل گورا رنگ تھا۔ خوب صورت چہرہ، سڈول اور خوب صورت جسم تھا۔ بائیں آنکھ ابھری ہوئی تھی۔ اس میں سفید نکتے تھے۔ ۳۶ سال عمر ہوئی۔ بعض نے ۳۲ سال بتائی ہے پہلے بیان کے مطابق ۱۹۶ھ میں پیدا ہوئے۔ پانچ سال پانچ ماہ نو دن خلافت کی۔ بعض نے سات دن بارہ گھنٹے بیان کئے ہیں۔ یہ مکہ کے راستے میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کی ماں ایک ام ولد رومیہ قراطیس نام تھی۔ نام ہارون تھا۔ کنیت ابو جعفر تھی۔

واثق کی عمر کے متعلق نجومیوں کی پیشینگوئی بیان کیا گیا ہے کہ جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے اور استسقاء ہو گیا، نجومیوں کو طلب کیا۔ حسن بن سہل، فضل بن سہل کا بھائی الفضل بن اسحٰق الہاشمی، اسمٰعیل بن نوبخت، محمد بن موسیٰ الخوارزمی المجوسی القطربلی محمد بن الہیثم کا دوست سند اور دوسرے نجوم دیکھنے والے حاضر ہوئے اور انہوں ان کی بیماری، طالع اور پیدائش کو دیکھ کر کہا کہ یہ ابھی بہت عرصہ تک زندہ رہیں گے۔ بلکہ ابھی پچاس سال ان کی زندگی کے اور بتائے مگر اس حکم کو ابھی صرف دس دن گزرے تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا۔

واثق کے دربار کا پہلا دن حسن بن ضحاک نے بیان کیا کہ میں واثق کی خدمت میں حاضر ہوا۔ معتصم کو مرے ہوئے چند ہی روز گزرے تھے، اور واثق نے آج پہلا دربار کیا تھا۔ سب سے پہلے جو گانا ان کو سنایا گیا وہ یہ شعر تھے جو ابراہیم بن المہدی کی جاریہ شاریہ نے گا کر سنائے:

ما وری الحاملون یوم استقلوا نعشہ للثوا ام للفناء

ترجمہ: جس روز اٹھانے والے اس کی نعش کو اٹھا لے گئے ان کو معلوم نہ تھا کہ وہ اسے قیام دوام کے لئے لے جا رہے ہیں یا فنا کیلئے۔

فلیقل فیک باکیاتک ما شئن صباحا ووقت کل مساء

ترجمہ۔ اب صبح شام تیری رونے والیاں جو چاہیں تیرے بارے میں کہتی رہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان اشعار کو سن کر واثق رونے لگے ہم ان کے ساتھ رو پڑے۔ اور اس قدر ماتم ہوا کہ کسی کو اس کا خیال ہی نہ رہا کہ ہم کیوں جمع ہوئے تھے، پھر کسی اور گویئے نے یہ شعر گایا:

وَدِّعْ هريرة ان الركب مرتحل وهل تطيق وداعًا ايها الرجل

ترجمہ قافلہ جانے والا ہے اب ہریرہ کو وداع کر دے مگر یہ وداع تجھ سے ہو سکتا ہے

یہ شعر سن کر واثق اور زیادہ رونے لگے میں نے اس سے پہلے کبھی کسی باپ کی موت کی ایسی دلپذیر تعزیت نہیں سنی تھی۔ اس کے بعد واثق مجلس سے اٹھ کر چلے گئے۔

علی بن الجہم کا قصیدہ واثق کے خلیفہ ہونے کے بعد علی بن الجہم نے ان کی شان میں یہ شعر کہے:

قد فاز فی الدنیا وذی الدین بدولة الواثق الهارون

ترجمہ: دین دار اور دنیا دار دونوں ہارون الواثق کی حکومت میں کامیاب ہوئے

اناض من عدل ومن فاضل ما احسن الدنیا مع الدین

ترجمہ:۔ اس نے عدل و جود کو بہا دیا ہے۔ دین کے ساتھ اس کی دنیا کس قدر عمدہ ہے۔

قد عمّ بالاحسان فی فضله فالناس فی عیش وفی لین

ترجمہ: اس کے فضل میں احسان شریک ہے اور اس وجہ سے تمام لوگ عیش و راحت سے زندگی بسر کر رہے ہیں

واکثر الداعی له بالبقا واکثر السائل بالآمین

ترجمہ:۔ کس قدر لوگ اس کی بقائے عمر کے لئے دعا گو ہیں اور کس قدر اس دعا پر آمین کہہ رہے ہیں۔

اسی شاعر نے یہ شعر بھی ان کی شان میں کہے تھے:

وثقت بالملک الوا ثق بالله المتون

ترجمہ واثق باللہ نے لاکھوں جانیں بچالیں۔

ملک یشقی به المـا ل ولا یشقی الجلیس

ترجمہ:۔ وہ بادشاہ ہے جو مال کو جدا کر دیتا ہے مگر دوست کو محروم نہیں کرتا

انس السیف به واستوحش العلق النفیس

ترجمہ: تلوار ہر وقت اس کی انیس ہے، مگر بیش بہا مال کو اس سے وحشت ہے کہ کبھی پاس نہیں ٹھیرتا۔

اسدٌ تضحک عن شدّاته الحرب العبوسُ

ترجمہ:۔ وہ ایسا بہادر ہے کہ نہایت سخت لڑائی اس کے حملوں سے کمسیانی ہو جاتی ہے۔

یا بنی العباس یابی الله الا ان تسودوا

ترجمہ:۔ اے بنی عباس اللہ کو صرف مقصود ہی یہ ہے کہ تم جہانبانی کرو۔

صالح بن عبدالوہاب کی جاریہ قلم نے حسب ذیل دو شعر اور محمد بن کناسہ کے شعروں کو راگ میں بٹھا کر ادا کیا:

فی انقباض وحشمة فادا جالستُ اهل الوفا والکرم

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:۔ حالت انقباض اور شرم میں جب میں اہل وفا اور اہل کرم کی محبت میں ہوتا ہوں

ارسلت نفسی علی سجیتہا وقلت ماشئت غیر محتشم

ترجمہ:۔ میں اپنی طبیعت کو آزادی دے دیتا ہوں اور بیباکانہ جو چاہتا ہوں کہہ دیتا ہوں

واثق نے ان کو گوا کر سنا اور پسند کیا۔ ابن الزیات کو بلا کر پوچھا جانتے ہو یہ صالح بن عبدالوہاب کون ہے

صالح بن عبدالوہاب اور اس کی جاریہ کی طلبی تم اس کو بلا کر ہمارے سامنے بھیجو اور کہو کہ وہ اپنی جاریہ کو بھی ساتھ لائے۔ دوسرے دن صبح کو صالح جاریہ کو لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ ان کے سامنے پیش ہوئی اس نے گانا سنایا واثق نے اسے پسند کیا اور صالح سے پچھوایا کہو اس کی کیا قیمت ہے اس نے کہا ایک لاکھ دینار اور مصر کی ولایت۔ اس قیمت کو انہوں نے نہ مانا اور اس جاریہ کو واپس کر دیا۔

احمد بن عبدالوہاب کے اشعار صالح کے بھائی احمد بن عبدالوہاب نے یہ شعر واثق کے لئے کہے۔

ابت دار الاحبۃ ان تبینا اجدک ما رایت لہا معینا

ترجمہ:۔ مجلس احباب اس بات کو پسند نہیں کرتی کہ وہ جدا ہو تم اس باب میں اس کی اعانت نہیں کرتے

تقطع حسرۃ من حب لیلی نفوسا لا تبین ولا جزینا

ترجمہ:۔ لیلیٰ کی محبت میں بہت سے نفوس جن کو کوئی صلہ اور اجر نہیں ملا ہے حسرت سے پاش پاش ہو رہے ہیں۔

صالح بن عبداللہ کا واثق کو اپنی جاریہ کا نذرانہ صالح کی جاریہ قلم نے اسے خاص راگ میں بٹھا کر ادا کیا اور پھر زرزر الکبیر نے وہ راگ واثق کو گا کر سنایا۔ واثق نے پوچھا یہ کس کا گانا ہے اس نے کہا قلم نے گایا ہے۔ واثق نے ابن الزیات کو حکم بھیجا اس نے صالح اور اس کی جاریہ کو بلا بھیجا جب وہ اس کے پاس پیش ہوئی انہوں نے پوچھا کیا یہ تمہارے اشعار ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں۔ واثق نے کہا اللہ تجھے برکت دے۔ اور صالح سے کہلا کر بھیجا کہ یہ معاملہ ختم کر اور اتنی قیمت کہو کہ جو آسانی سے تم کو مل جائے۔ اس نے کہلا کر بھیجا کہ میں اس جاریہ کو امیر المومنین کی نذر کرتا ہوں کہ وہ آپ کو مبارک ہو۔ واثق نے کہا میں نے اسے قبول کر لیا اور پھر محمد بن عبدالملک کو کہا کہ اسے پانچ ہزار دینار دیدو۔

انتباط کی صالح کو رقم نہ ملنے کی شکایت واثق نے اس کا نام انتباط رکھا۔ ابن الزیات نے اس قیمت کے ادا کرنے میں تاخیر کی۔ اس جاریہ نے دوبارہ یہ راگ "ابت دار الاحبۃ" واثق کو سنایا۔ خوش ہو کر انہوں نے کہا تجھ پر اور تیرے پرورش اور تربیت کرنے والے پر اللہ کی برکت نازل ہو۔ اس نے کہا اے میرے مالک میرے پرورش کرنے والے کو کیا نفع ہوگا۔ آپ نے اسے کچھ دلوایا تھا مگر اب تک وہ اسے نہیں ملا۔ واثق نے سیماہ سے کہا دوات دینا اور پھر اسی وقت اپنے ہاتھ سے ابن الزیات کو لکھا کہ صالح بن عبدالوہاب کو وہ پانچ ہزار دینار جو ہم نے انتباط کی قیمت میں اسے دلوائے ہیں ابھی اسے مضاعف کر کے دیدو۔

صالح کو رقم کی ادائیگی صالح کہتا ہے کہ میں ابن الزیات کے پاس گیا۔ اس نے مجھے اپنے پاس بٹھایا اور کہا کہ یہ پانچ ہزار سابقہ تو ابھی لے لو دوسرے پانچ ہزار جمعہ کے بعد میں تم کو دیئے دیتا ہوں اگر اس اثنا میں اس کے متعلق تم سے پوچھا جائے تو تم یہی کہہ دینا کہ وہ رقم مجھے وصول ہو گئی ہے۔ مگر اس بات کو اچھا نہ سمجھ کر کہ مجھے خلاف واقعہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقرار کرنا پڑے میں اپنے گھر میں چھپا بیٹھا رہا۔ یہاں تک کہ اس نے وہ بقیہ رقم بھی مجھے دے دی۔ سلیمانہ نے مجھ سے پوچھا کہ وہ روپیہ تم کو وصول ہو گیا میں نے کہا ہاں۔

واثق کو اعتباط سے اس قدر لطف اور دلچسپی ہوئی کہ انہوں نے سلطنت کا کام چھوڑ دیا اور اب خود کسی امر میں حصہ نہ لیتے تھے۔ اسی طرح ان کا انتقال ہو گیا۔

---

www.KitaboSunnat.com

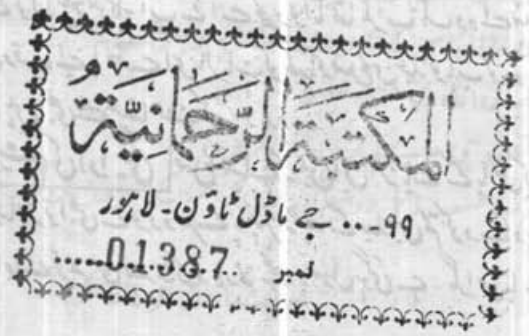

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ طبری

حصہ ہشتم



ہارون الرشید اور اس کے جانشین

تصنیف: ابی جعفر محمد بن جریر الطبری
ترجمہ: سید محمد ابراہیم ایم۔اے

نفیس اکیڈمی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ